بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعتیہ کلام۔ رسول اللہؐ

از ریحانؔ اعظمی

لفظ آپ کے شایان کہاں سے لاؤں
ابو طالبؑ کا قلمدان کہاں سے لاؤں

لوگ کہتے ہیں کروں آپ کی مدحت آقا — اور میں لہجۂ قرآن کہاں سے لاؤں
آپ کی آل کی پہچان نہیں دنیا کو — دیدۂ بوذرؓ و سلمانؓ کہاں سے لاؤں
آپؐ کے حکم کو جو حکمِ خدا مانتے تھے — آج میں ایسے مسلمان کہاں سے لاؤں
آج من گنت سے انکاری ہے امت تیری — ڈھونڈ کر منبر پالان کہاں سے لاؤں
آپؐ کی نعت تو لکھنا ہے مگر سوچتا ہوں — میں بھلا دوسرا قرآن کہاں سے لاؤں
جلتے جلتے درِ زہراؑ نے صدا دی ہوگی — بضعت منی کا فرمان کہاں سے لاؤں
کھو گیا عشقِ محمدؐ میں بڑی دیر ہوئی
اپنا دل ڈھونڈ کے ریحانؔ کہاں سے لاؤں

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

زمیں پہ آسماں اترا محمدؐ کے قدم آئے
وہ اپنے ساتھ لیکر عرش سے لوح و قلم آئے

بدل دوں گا میں تقدیرِ بشر کردار سے اپنے
محمد مصطفیٰؐ دنیا میں کھا کر یہ قسم آئے

کبھی احمدؐ کبھی حیدرؑ کبھی بیتِ خدا آیا
حفاظت میں ابو طالبؑ کے سب بالا حشم آئے

درود آیا سلام آیا نبیؐ کی ذاتِ اقدس پر
سلامی کو فرشتے ان کے در پر دم بدم آئے

شبِ معراج تھا اک شور بزمِ ماہ و انجم میں
چلو تعظیم کی خاطر رسولؐ محترم آئے

مدینے کی فضاؤں نے میرے بوسے لئے بڑھ کر
مدینے کربلا ہوتے ہوئے جس وقت ہم آئے

بچھا کر فرشِ مجلس منتظر تھا مومنو کا میں
اچانک یوں لگا گھر میں میرے شاہِ امم آئے

نویدِ فتح دی جبریلؑ نے آ کر محمدؐ کو
سرِ میداں علیؑ جس دم لئے تیغ و علم آئے

مدینے کی طلب میں میں کسی صورت نہ ٹھہروں گا
میرے رستے میں چاہے بارہا باغِ ارم آئے

نبیؐ کی نعت میں نادِ علیؑ جیسا اثر دیکھا
کبھی ریحانؔ جب نزدیک میرے رنج و غم آئے

--ریحانؔ اعظمی--

افسر عباس صاحب کا کلام

اُنہی کے نور سے روشن یہ چاند تارے ہیں — انہی کے واسطے یہ اہتمام سارے ہیں
کتاب و مصحف و عرش و سراج و لوح و قلم — یہ سب جمالِ محمدؐ کے استعارے ہیں

--افسر عباس--

بیکار ہے سوال ہی ان کے جواب کا — وہ ہیں مجسمہ کرم بے حساب کا
دنیائے ممکنات میں سب کچھ سہی مگر — ہمسر نہیں ہے کوئی رسالتمآبؐ کا

--افسر عباس--

انہی کے صدقے میں چشمِ کرم کے جاری ہیں — انہی کا فیض ہے یہ برکتیں جو ساری ہیں
وہ قدسیانِ فلک ہوں کہ جن و انس و ملک — درِ رسولِ خداؐ کے سبھی بھکاری ہیں

--افسر عباس--

کبھی امام کبھی وہ رسولؐ ہوتا ہے — پیامِ حق کا اسی سے وصول ہوتا ہے
بشر کی شکل میں آتا ہے آسمان سے وہ — کلامِ پاک کا یوں بھی نزول ہوتا ہے

--افسر عباس--

ذات جس کی وجہ خلقِ عالمِ ایجاد ہے — جس کے صدقے میں جہانِ کن فکاں آباد ہے
اسکو یہ جبریل کیا آ کر پڑھائے گا سبق — جس کے شاگردوں میں خود جبریل کا استاد ہے

--افسر عباس--

سرکار کا جہان میں ہمسر نہیں کوئی — ہم پایۂ برادرِ حیدر نہیں کوئی
سچ تو یہ کہ کارگہِ کائنات میں — رتبہ میں مصطفیٰؐ کے برابر نہیں کوئی

--افسر عباس--

فرشتہ در پہ بصد احترام آتا ہے — خدا کے بعد تمہارا ہی نام آتا ہے
کلیم ہوں گے تمہیں کیا کلیم سے نسبت — تمہارے گھر پہ خدا کا کلام آتا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ---طالب دعا--سید نذر عباس ۲ جون ۲۰۰۲-انٹرکانٹ-دبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۷ رجب معراج

اک رات محمدؐ ہوا مہمان جلی کا خالق سے ہوئی بات یہ کہنا ہے ولی کا
پردے میں خدا تھا کہ نہیں تھا اسے معلوم سرورؐ نے بتایا ہے کہ لہجہ تھا علیؑ کا

--شوکت رضا شوکتؔ--

کمال و رفعت کی منزلوں پہ سدا خدا کے ولی کو دیکھا
جدھر جدھر بھی نظر اٹھائی وہاں پہ نور جلی کو دیکھا
جہاں بھی مشکل پڑی خدا و نبیؐ کو حیدرؑ ہی کام آیا
وہاں بھی شب میں علیؑ کو دیکھا یہاں بھی شب میں علیؑ کو دیکھا

--شوکتؔ--

محبوب سے الفت کی گرہ کھول رہا ہے ہر لفظ میں صد شہد و شکر گھول رہا ہے
معراج میں ہر بات ہے لہجہ میں علیؑ کے انسان کے پردے میں خدا بول رہا ہے

کبھی تو کعبے میں دوش رسولؐ پر دیکھا کبھی تو عرش علا سے قریب تر دیکھا
جو پوچھو اہل نظر سے نظر تو یہ بولے علیؑ علیؑ نظر آئے جدھر جدھر دیکھا

اپنے بچوں کے محرم ۱۴۲۳ میں پڑھنے کے لئے لکھا۔ طالب دعا سید نثار عباس۔ ۸ مارچ ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیاں ۔ رسول اللہؐ

کیا سمجھ سکتے فرشتے صبح ہے یا شام ہے
کس کو کہتے ہیں زمیں اور عرش کس کا نام ہے
پہلے نورِ مصطفیٰؐ اس واسطے پیدا کیا
اب اندھیرے کا نہیں ہے، روشنی کا کام ہے

خود پرست انسان تھا یا بندہء اصنام تھا
جو بھی تھا دنیا میں وہ ناواقفِ اسلام تھا
مصطفیٰؐ جبتک نہ آئے تھے یہ جبکی بات ہے
بت ہی بت کعبے میں تھے آگے خدا کا نام تھا

نبی سب آئے رسالتمآبؐ سے پہلے
کہ جیسے کم سنی کے دن شباب سے پہلے
قمر نکلنے کو جب آفتاب ہوتا ہے
شعائیں پھیلتی ہیں آفتاب سے پہلے

کوئی نورِ مجسم آرہا ہے — اندھیرا کفر کا گھبرا رہا ہے
عرب میں ہے تجلی ہی تجلی — مدینہ جگمگایا جارہا ہے

پہلا انہی کا سجدہ سنتے ہیں رب کے آگے
کون ومکاں بنے ہیں شاہِ عرب کے آگے
دونوں جہاں کے ناظم جیسی جہاں ضرورت
دنیا میں سب سے پیچھے، محشر میں سب سے آگے

(استاد قمر جلالوی کی رباعیاں اپنے بچوں کے لئے جمع کی۔ طالب دعا سید نذر عباس)

اک ایک شئے کو دو عالم میں دکھایا ہوگا
بعد میں آنے کا حکم اِس لئے پایا ہو گا
پہلے تو حق کی محبت میں رکے ہوں گے رسولؐ
پھر سوا لاکھ پیمبر کو پڑھایا ہو گا

نہ ہوا تجھ سا حسیں تیری قسم تیرے بعد
حسن میں پایا نہ یہ جاہ وحشم تیرے بعد
غور سے دیکھ کے تصویر سراپا تیری
رکھ دیا کاتبِ قدرت نے قلم تیرے بعد

حق تو کیا ہٹتا بھلا اپنے کسی دستور سے
پاس تھا اس بات کا آیا ہے موسیٰ دور سے
طور پر آخر کو نورِ مصطفیٰؐ دکھلا دیا
اور کس کا نور مل جاتا خدا کے نور سے

جیسے احمدؐ تھے کوئی مختارِ کار ایسا نہ تھا
تھے ہزاروں انبیاء لیکن وقار ایسا نہ تھا
وہ تو کچھ محبوب کے کہنے سے امت بخش دی
مان جاتا اور کی ، پروردگار ایسا نہ تھا

طے منزل حیات کی رہبر کے ساتھ ساتھ
محشر میں پہنچا شافعِ محشر کے ساتھ ساتھ
دیکھو وہ جارہا ہے قمر جھومتا ہوا
کوثر کی سمت ساقیء کوثر کے ساتھ ساتھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علام فرقانی صاحب کا نعتیہ کلام

نعتِ رسول پاک ﷺ کا کس کو خیال ہے

مداح جن کا خود بخدا ذوالجلال ہے

وہ واجب الوجود ہے ہم ممکن الوجود

دونوں کا اک مقام پہ ہونا محال ہے

۔۔علامہ فرقانی امروہوی۔۔

ہے مجھ کو عشق شافعِ روز جزا کے ساتھ

دعوائے ہمسری نہیں لیکن خدا کے ساتھ

باتیں بھی کیں دکھا دیا پردہ سے ہاتھ بھی

گویا علیؑ بھی عرش پہ تھے مصطفےٰ ؐ کے ساتھ

۔۔علامہ فرقانی امروہوی۔۔

سلامِ ملائک، درودِ خلائق یہ رتبہ شہِ انبیا اللہ اللہ

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔۔۔سیدزعباس۔۔۔۲۴۔۱۰۔۲۰۰۲م)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعتیہ کلام۔ رسول اللہ ؐ

افسر عباس صاحب کا کلام

اُنہی کے نور سے روشن یہ چاند تارے ہیں انہی کے واسطے یہ اہتمام سارے ہیں
کتاب و مصحف و عرش و سراج و لوح و قلم یہ سب جمالِ محمدؐ کے استعارے ہیں

--افسر عباس--

بیکار ہے سوال ہی ان کے جواب کا وہ ہیں مجسمہ کرم بے حساب کا
دنیائے ممکنات میں سب کچھ سہی مگر ہمسر نہیں ہے کوئی رسالتمآبؐ کا

--افسر عباس--

انہی کے صدقے میں چشمِ کرم کے جاری ہیں انہی کا فیض ہے یہ برکتیں جو ساری ہیں
وہ قدسیانِ فلک ہوں کہ جن و انس و ملک درِ رسولِ خداؐ کے سبھی بھکاری ہیں

--افسر عباس--

کبھی امام کبھی وہ رسولؐ ہوتا ہے پیامِ حق کا اسی سے وصول ہوتا ہے
بشر کی شکل میں آتا ہے آسمان سے وہ کلامِ پاک کا یوں بھی نزول ہوتا ہے

--افسر عباس--

ذات جس کی وجہ خلقِ عالمِ ایجاد ہے جس کے صدقے میں جہانِ کن فکاں آباد ہے
اسکو یہ جبریلؑ کیا آکر پڑھائے گا سبق جس کے شاگردوں میں خود جبریل کا استاد ہے

--افسر عباس--

سرکار کا جہان میں ہمسر نہیں کوئی ہم پایہِ برادرِ حیدر نہیں کوئی
سچ تو یہ کہ کارگہِ کائنات میں رتبہ میں مصطفیٰؐ کے برابر نہیں کوئی

--افسر عباس--

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ۔۔۔طالب دعا۔۔سیدزعباس ۲ جون ۲۰۰۲۔انٹرکانٹ۔دبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلام علیک یا رسولؐ اللہ

محسن نقوی مرحوم کا کلام

خاموش گر رہے تو خدا کی کتاب ہے

اور بولنے لگے تو رسالت مآبؐ ہے

ہر صبح مکافات کی شاموں کیلئے ہے دنیا دل نادار کے کاموں کے لئے ہے

اعدائے نبوت کا ٹھکانہ ہے جہنم جنت تو محمدؐ کے غلاموں کے لئے ہے

--محسن نقوی--

نازاں ہوں مقدر پہ ہے احسان محمدؐ ہوں آئینہ بردار غلامان محمدؐ

اعدائے نبوت کا ٹھکانہ ہے جہنم جنت تو محمدؐ کے غلاموں کے لئے ہے

--محسن نقوی--

آپ کی دید کے ارمان چلے آتے ہیں دل سلامت رہے تو مہمان چلے آتے ہیں

میں اگر جاؤں مدینے تو نہ واپس آؤں جانے کیوں جا کے مسلمان چلے آتے ہیں

--محسن نقوی--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رفیق رضوی صاحب کا نعتیہ کلام

جو تم کہنا تو اس تیور سے نعت مصطفیٰ کہنا

درء جنت سے رضواں خود پکار اٹھے کہ کیا کہنا

بہت آسان ہے صلے علیٰ کا ورد کرنا

بہت مشکل ہے دل سے یا محمدؐ مصطفیٰ کہنا

رسولؐ ء خدا بن کے آئے محمدؐ صداقت کا پیغام لائے محمدؐ

جو بستر سے اٹھے تو سب نے یہ دیکھا علیؑ سو رہے ہیں بجائے محمدؐ

قمر کو شق تو ستارے کو گھر بلائے رسولؐ جو سوچ بھی نہ سکیں ہم وہ کر دکھائے رسولؐ

عظیم خلق اچھوتی زباں بلند افکار ڈھلی ہے عدل کے سانچے میں ہر ادائے رسولؐ

کہاں کہاں پہ زمانے نے ٹھوکریں کھائیں کہاں کہاں پہ زمانے کو یاد آئے رسولؐ

جو دل ملول ہوئے مقتدر صحابہ سے علیؑ کا ذکر کیا اور مسکرائے رسولؐ

کہاں میں اور یہ مدح وثناء کہاں رضوی

کہاں تھا اور کہاں مجھ کو کھینچ لائے رسولؐ

--رفیق رضوی--

کوئی پابندی نہیں جو مانگنا ہے مانگ لے بزم ء میلاد محمدؐ مصطفیٰ ہے مانگ لے

اے زہے قسمت دیار مصطفیٰ ہے مانگ لے دینے والا تجھ کو اے رضوی خدا ہے مانگ لے

کیا طلب کیا آرزو کیا مدعاء ہے مانگ لے ہاں یہی وقت دعا وقت دعاء ہے مانگ لے

بوذرؓ و سلمانؓ کی تقلید کیوں کرتا نہیں

زندگی ختم الرسل کے زیر پاء ہے مانگ لے

یہ اعجاز نعت ء محمدؐ تو دیکھو کہ پڑھتا ہوں میں اور فضا جھومتی ہے

خدا کی قسم ذکر آل ء نبیؐ پر عطا تو عطا ھل اتیٰ جھومتی ہے

--رفیق رضوی--

نعتِ رسول ﷺ

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

فرشتہ در پہ بصد احترام آتا ہے — خدا کے بعد تمہارا ہی نام آتا ہے
کلیم ہوں گے تمہیں کیا کلیم سے نسبت — تمہارے گھر پہ خدا کا کلام آتا ہے

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
جیسے منہ سے بولتا قرآن ، وہ تقریر ہے
سوچتی ہے دل میں دنیا مصطفےٰؐ کو دیکھ کر
وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے

تصور آپ کا اے رحمت اللعالمینؐ آیا
تو مایوسان رحمت کو بھی بخشش کا یقیں آیا
مدینے کی گدائی پر میں قرباں اس کو کر دوں گا
اگر ملک سلیمانؑ بھی میرے زیر نگیں آیا

یٰسین کو جس کر جو قضا کرتے ہیں — حق الفت احمدؐ کا ادا کرتے ہیں
یٰسین ہے نبیؐ کا نام سوزع کے وقت — اس نام پہ جان اپنی فدا کرتے ہیں

نام خدا کے ساتھ محمدؐ کا نام ہے — اتنی بلند منزل خیر الانام ہے
اللہ کا شریک تو کوئی نہیں مگر — ان کے بغیر کلمہ حق نا تمام ہے

اُس حلقہ ارباب وفا میں ہوتے — انصار میں ہوتے رفقاء میں ہوتے
سنتے ہیں کہ ہر نبیؑ کو حسرت یہ رہی — ہم امت محبوبؐ خدا میں ہوتے

انسان کا ذریعہ نجات آ ہی گیا — منشور ہدائے کائنات آ ہی گیا
تبلیغ تھی نا تمام قرآں کے بغیر — وہ آخری دستور حیات آ ہی گیا

کیا قامت احمدؐ نے ضیا پائی ہے — چہرے میں عجب نور کی زیبائی ہے
مصحف پہ نہ کیوں فخر ہو اس صورت کو — قرآن سے پہلے یہ کتاب آئی ہے

محمدؐ محمدؐ محمدؐ پیارے — بنے ہو تمہیں عاصیوں کے سہارے
قدم ڈگمگاتے ہیں دہشت ہے غالب — علیؑ سے کہو پار پل سے اتارے
میں بے کس بھی بے بس بھی نادار بھی ہوں
دکھا دو مدینے کے مجھ کو نظارے

دعا بن کے آئے دوا بن کے آئے — خدا جانے دنیا میں کیا بن کے آئے
جدھر دیکھئے اس جہاں میں ہے جلوہ — محمدؐ وہ نور خدا بن کے آئے

کفر باطل ہو گیا وہ حق نما پیدا ہوئے — یعنی دنیا میں محمد مصطفےٰؐ پیدا ہوئے
مومنو ستر ہ ربیع الاول بھی کیسی نیک ہے — آمنہؑ کے گھر میں محبوب خدا پیدا ہوئے
رحمۃ اللعالمیں جن کو خدا نے کہہ دیا
اُمت عاصی کے بن کر آسرا پیدا ہوئے

جب نعت مصطفےٰؐ کا اثر بولنے لگے — پتھر بھی سامنے اگر بولنے لگے
نعت رسول پاک کا یوں حق ادا کرو — کٹ جائے گر زباں تو نظر بولنے لگے
پتھر کو رزق نطق ملے جس کے ہاتھ سے — حیرت ہے اس کو لوگ بشر بولنے لگے
اللہ رے خوشبوئے جسد پاک مصطفےٰؐ — گزرے جدھر سے راہ گزر بولنے لگے
سورج انہیں سلام کرے جب یہ حکم دیں — انگلی کی جنبشوں میں قمر بولنے لگے
عرفان یہ حسینیؑ کے نانا کا فیض ہے — ہم جیسے بے ہنر بھی اگر بولنے لگے
(عرفان حیدر عابدی مرحوم)

رتبے میں فرشتوں کے مراتب سے بڑے ہیں — پیشانیوں پہ گوہر نایاب جڑے ہیں
ہر نقش قدم ان کا ہے معراج عبادت — دہلیز محمدؐ پہ جو دیوانے پڑے ہیں
(بلال جعفری)

یہ مانا حسن یوسفؑ زمانے سے سوا ٹھہرا — محمدؐ کے مقابل میں کوئی کیسے بھلا ٹھہرا
مقابل حضرت یوسفؑ کا کیسا حسن مرسل سے — وہ محبوب ءذولیخہ تھے یہ محبوب خدا ٹھہرے

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہی تو ہو — ہم جس میں بس رہے ہیں وہ تمنا تم ہی تو ہو
جلتے ہیں جبرائیلؑ کے پر جس مقام پر — اس کی حقیقتوں کے شناسا تم ہی تو ہو
دنیا میں رحمت دو جہاں اور کون ہے
جس کی نہیں مثال وہ تمنا تم ہی تو ہو

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ سید نذر عباس۔ ۱۷ دسمبر ۲۰۰۱ م۔ ۲ شوال ۱۴۲۲ھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

فرشتہ در پہ بصد احترام آتا ہے — خدا کے بعد تمہارا ہی نام آتا ہے
کلیم ہوں گے تمہیں کیا کلیمؑ سے نسبت — تمہارے گھر پہ خدا کا کلام آتا ہے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
جیسے منہ سے بولتا قرآن ، وہ تقریر ہے
سوچتی ہے دل میں دنیا مصطفےٰؐ کو دیکھ کر
وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

تصور آپ کا اے رحمت اللعالمیںؐ آیا
تو مایوسان رحمت کو بھی بخشش کا یقیں آیا
مدینے کی گدائی پر میں قرباں اس کو کر دوں گا
اگر ملک سلیمانؑ بھی میرے زیر نگیں آیا

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

یٰسن کو سُن کر جو رضا کرتے ہیں
حق الفت احمدؐ کا ادا کرتے ہیں
یٰسن ہے نبیؐ کا نام سو نزع کے وقت
اس نام پہ جان اپنی فدا کرتے ہیں

نامِ خدا کے ساتھ محمدؐ کا نام ہے
اتنی بلند منزلِ خیرالانام ہے
اللہ کا شریک تو کوئی نہیں مگر
ان کے بغیر کلمہ حق ناتمام ہے

دعا بن کے آئے دوا بن کے آئے
خدا جانے دنیا میں کیا بن کے آئے

جدھر دیکھئے اس جہاں میں ہے جلوہ
محمدؐ وہ نورِ خدا بن کے آئے

اُس حلقۂ ارباب ولا میں ہوتے
انصار میں ہوتے رفقاء میں ہوتے
سنتے ہیں کہ ہر نبیؑ کو حسرت یہ رہی
ہم امت محبوبؐ خدا میں ہوتے

انسان کا ذریعہ نجات آ ہی گیا
منشورِ خدائے کائنات آ ہی گیا
تبلیغ تھی نا تمام قرآں کے بغیر
وہ آخری دستورِ حیات آ ہی گیا
کیا قامت احمدؐ نے ضیاء پائی ہے
چہرے میں عجب نور کی زیبائی ہے
مصحف پہ نہ کیوں فخر ہو اس صورت کو
قرآن سے پہلے یہ کتاب آئی ہے

محمدؐ محمدؐ محمدؐ پیارے — بنے ہو تمہیں عاصیوں کے سہارے
قدم ڈگمگاتے ہیں دہشت ہے غالب — علیؑ سے کہو پار پل سے اتارے
میں بے کس بھی بے بس بھی نادار بھی ہوں
دکھا دو مدینے کے مجھ کو نظارے

کفر باطل ہو گیا وہ حق نما پیدا ہوئے — یعنی دنیا میں محمد مصطفےٰؐ پیدا ہوئے
مومنو ستر ہ ربیع الاول بھی کیسی نیک ہے — آمنہؑ کے گھر میں محبوب خدا پیدا ہوئے
رحمۃ اللعالمیں جن کو خدا نے کہہ دیا
اُمت عاصی کے بن کر آسرا پیدا ہوئے

جمع کردہ۔۔سیدزعباس۔۔۲ستمبر۲۰۰۲م

یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم ہی غربت میں ہوئے حضرت آدمؑ کے کفیل　　حصرت نوحؑ کی کشتی کو بچایا تم نے
تم نے آتش کو براھیمؑ پہ گلزار کیا　　موت کے پنجے سے یونسؑ کو چھڑایا تم نے
انبیاؑ کہتے ہیں کچھ کہتی ہے مخلوق کچھ اور　　ناخدا کہتا ہے کوئی، کوئی کہتا ہے خدا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم ہی اعلان نبوت کی تھے شرط اول　　تم سے تھا احمدؑ مرسل کی نبوت کا بھرم
دوش سدرا پہ قدم رکھے محمدؐ نے مگر　　تم وہ ہو جس نے رکھے دوش محمدؐ پہ قدم
علم کہتا ہے نبوت پہ نہیں تم فائز　　عقل کہتی ہے نبوت سے ہو درجے میں سوا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم وہ ہو جس کے اشارے کا ہے تابع خورشید　　در پہ واللہ تمہارے ہی ستارا اترا
وہ تمہارا ہی تو ہے نفس کہ جس کی خاطر　　اپنی مرضی کو بھی خالق نے تمہیں سونپ دیا
سوچتا ہوں کہ خدائی میں رہا کیا باقی　　تم ہی مرضی ہو خدا کی تم ہی ہو نفس خدا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

عبد ہو کر بھی ہو تم مظہر ذات باری　　ہوئے واجب کا گماں جس پہ وہ امکان ہو تم
انبیاءؑ سارے ہیں تعمیل مشیت کے لئے　　حق ہے شاھد کہ مشیت کا تو ارمان ہو تم
جانے کیا ربط ہے دراصل خدا سے تم کو　　آج تک گھر میں خدا کے کوئی پیدا نہ ہوا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم ہو صناعی خلاق دوعالم کا غرور　　ناخدائی پہ تمہاری ہے خدائی کو بھی ناز
نازش لہجہ قرآں ہے تمہارا لہجہ　　حق کی آواز ہے واللہ تمہاری آواز
کہتے ہیں احمد مختارؐ کہ معراج کی شب　　عرش کے پردے سے آتی تھی تمہاری ہی صدا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

زندگی بھر کی کمائی چھین لی　　سب تمہاری خود نمائی چھین لی
قابل صد حیف ہے یہ اے بتو　　ایک بندے نے خدائی چھین لی

★★★★★

یا علیؑ مظہر آیات تجھے جان گئے　　حد سے جو گزرے نصیری تو خدا مان گئے
لاکھ ڈالے تیری تصویر پہ تیرے پردے　　پھر بھی پہچاننے والے تجھے پہچان گئے

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچوں تن
محمدؐ، علی، فاطمہؑ، حسینؑ، حسنؑ

رباعیات علیؑ ابن ابی طالبؑ

جنت کی جستجو میں کہاں چل دیئے حضور
جنت کا راستہ تو علیؑ کی گلی سے ہے

★★★★★

علیؑ کو فاتح بدر و حنین کہتے ہیں　　حسنؑ کو نور شہء مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزل آخر کا نام ہے عباسؑ　　کمال ء صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

★★★★★

جب انساں کو جکڑ لیتی ہیں ناکامی کی زنجیریں　　نہ دولت کام آتی ہے نہ کام آتی ہیں تدبیریں
اگر ایسی گھڑی آئے تو گھبرانا نہیں خاکی　　علیؑ کا نام لینے سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

●●●●●

دل سے پکاریئے تو ابھی ہو علاج ء دل　　ہر درد لا دوا کی دوا ہے علیؑ علیؑ

●●●●●

حب ء حیدرؑ میں باغ خلد ملا　　اور ہوا دل بھی باغ باغ الگ
بغض حیدرؑ میں دوزخی بھی ہوئے
اور مل گیا نسل کا سراغ الگ

★★★★★

جو مدحت حیدر کو بیکار سمجھتے ہیں　　ہم ایسے دماغوں کو بیکار سمجھتے ہیں

قائم ——— ۱۰ دسمبر ۱۹۹۶ء

مصطفےٰ لرننگ سٹی ہیں اور حیدرؑ گیٹ ہے　　اس سے وابستہ پیام کبریا کا فیٹ ہے
لب پہ ہو نام علیؑ اور دل میں بغض پنجتن　　وہ اوریجنل ہو نہیں سکتا ڈوپلیکیٹ ہے

★★★★★★★★

حب حیدرؑ کا مزا اہل ولا سے پوچھئے　　مصطفےٰؐ سے پوچھئے اپنے خدا سے پوچھئے
یوں علیؑ کا مرتبہ کیسے سمجھ سکتے ہیں آپ　　آئے کعبے میں دوش مصطفےٰ سے پوچھئے

کل ایماں مرضی رب جانشین مصطفےٰ　　شیر حق نادِ علیؑ کہہ کے سمجھانا پڑا　　پھر بھی ہم سے پوچھتے ہی جب رہے اوصاف اور　　لب پہ گھبرا کر نصیری کا خدا لانا پڑا

اب کیا بتائیں وسعت دست کرم کو ہم　　انگشتری نے جب کے سلیماں بنا دیا　　جو بھی مہم ہے رہتی ہے وہ کیوں علیؑ کے ہاتھ　　بس اس جلن نے بہتوں کو شیطاں بنا دیا

★★★★★

صبر و قوت کے لئے ایمان و عرفاں کے لئے　　لوگ کس کس کی نہ جانے زندگی پڑھتے رہے　　لیکن اکثر ہر قدم پر اور ہر ہر موڑ پر　　ہم نے یہ دیکھا نبیؐ نادِ علیؑ پڑھتے رہے

امیرالمومنیں اپنے کو کہلانا تو آساں ہے　　پسینے چھوٹتے سن کے لیکن قول ربانی　　بحکم حق امیرالمومنیں اس دن سے ہیں آقا　　نہ تھا جب تک وجود حضرت آدمؑ بھی جسمانی
صراط حق علیؑ ہیں بس سمجھ لے ہر کس و ناکس
کیا تھا کچھ جو پیش و پس تو غچہ کھا گئے ثانی

★★★★★★★★★

10 APR 2000

آئے علیؑ تو کعبہ کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

★★★★

اصحاب نے پوچھا جو نبیؐ کو دیکھا — معراج میں حضرتؐ نے کس کو دیکھا
کہنے لگے مسکرا کے محبوبِ خدا — واللہ جہاں دیکھا علیؑ کو دیکھا

★★★★★

کعبہ کو یداللہ نے آباد کیا — بت توڑ کے مصطفےٰ کا دل شاد کیا — اللہ رے جلال اسم اعلائے علیؑ — اصنام کو اس نام نے برباد کیا

★★★★★

دیدار دمِ نزع دکھاتے ہیں علیؑ — ایذا سے محبوں کو بچاتے ہیں علیؑ — منظور ہے شیعوں پہ نہ ہو سختیِ موت — پہلے ملک الموت سے آتے ہیں علیؑ

محبوبِ خدا کا جانشیں حیدر ہے — قندیلِ سرِ عرشِ بریں حیدرؑ ہے — رکھے کعبہ میں یاس دوسرا داشِ نبیؐ — لو مہرِ نبوت کا نگیں حیدرؑ ہے؟؟؟

؟؟؟؟؟؟

منتظم کعبہ کا آ پہنچا صفائی کے لئے — اے بتو اب اور گھر ڈھونڈو خدائی کے لئے
آئے کعبہ کی زمیں پہ جب سے حیدرؑ کے قدم — جائے سجدہ بن گئی ساری خدائی کے لئے
چیرتے ہیں کلۂ اژدر کو جھولے میں علیؑ — آج پہلی مشق ہے خیبر کشائی کے لئے
دو کیا مرحب کو حیدرؑ نے تو بولی ذوالفقار
ہاتھ ایسا چاہیئے تیغ آزمائی کے لئے

★★★★★

بن بن کے ہزار بار آئی دنیا — پر چشمِ علیؑ میں نہ سمائی دنیا — جتنا کہ اٹھایا درِ خیبر کو بلند — نظروں سے اسی قدر گرائی دنیا

—— دبیر ——

سب کے در دولت سے تم اکراہ کرو — ہاں گھر میں درِ علوم کے راہ کرو — کعبہ درِ حیدرؑ ہے نہ ششدر ہو دبیر — جاؤ بیٹھو بھی اللہ اللہ کرو

—— دبیر ——

رہ جاتا ہوں انگشت بدنداں ہو کر — حیدرؑ کو کہا ابر سخنداں ہو کر — مانا کہ گہر بخش ہے نیساں بھی مگر — وہ دیتا ہے رو رو کے یہ خنداں ہو کر

—— دبیر ——

جبریلؑ نے دیکھا تھا جو تارا پہلے — اس سے بھی تھا امام ہمارا پہلے — آئے جو برائے سیر دنیا میں علیؑ — اللہ نے اپنے گھر اتارا پہلے

—— دبیر ——

کہنے سے اذاں کے دین سب ملتا ہے — پر نام علیؑ نہ لو تو کب ملتا ہے — اعدادِ محمدؐ و علیؑ کو گن لو — یہ دونوں جو باہم ہوں تو رب ملتا ہے

—— دبیر ——

حیدرؑ کو جو خالق کا ولی کہتا ہے — شاباش قدیرِ ازلی کہتا ہے — کہتے ہیں نصیری تو علیؑ کو اللہ — بندہ اللہ کو علیؑ کہتا ہے

—— دبیر ——

کعبہ کا نشاں علیؑ کے گھر سے پایا — معدن ایماں کا اس گہر سے پایا — پہلے تو علی ملے خدا کے گھر سے — پھر ہم نے خدا کو ان کے گھر سے پایا

—— دبیر ——

خورشید سرِ شام کہاں جاتا ہے — روشن ہے دبیر پر جہاں جاتا ہے — مغرب ہی کی جانب تو ہے قبر حیدرؑ — یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

10 APR 2000

نذرانہ امیرالمومنینؑ (رباعیات)

خلوص دل سے علیؑ کا جو نام لیتا ہے — وہی تو لذت عمر دوام لیتا ہے
علیؑ کا نام ہے وجہ سکون قلب و جگر — علیؑ کا نام تو گرتوں کو تھام لیتا ہے

بلغ کا تاج سر پہ ہے امت کا شاہ ہے
بیعت علیؑ کی سب نے کی، خدا گواہ ہے

★★★★★

سلمانؑ سے پوچھئے نہ ابوذرؓ سے پوچھئے — کعبے میں جو کھلا تھا نہ اس در سے پوچھئے
گیتی میں خود رسولؐ سے بعد ان کے عرش پر — رتبہ علیؑ کا خالق اکبر سے پوچھئے

خیبر میں ہے یہ دھوم کہ جرار آیا — افواج محمدؐ کا علمدار آیا
فی النار ہوا کفر تو کافر فرار — میدان میں جب حیدرؑ کرار آیا

اے دوست چھوڑ دشمن آل عباؑ کا ہاتھ — وہ ہاتھ جو ہے مکر و فریب و ریاء کا ہاتھ
آ میں بتاؤں ڈھونڈنے والے بغور سن — مشکل پڑے تو تھام لے مشکل کشاؑ کا ہاتھ

میں کیا بتاؤں علیؑ کو کدھر کدھر دیکھا — جدھر جدھر بھی نظر کی ادھر ادھر دیکھا
زمیں پہ یہ علیؑ عرش پر علی العظیم — علیؑ علیؑ نظر آئے جدھر جدھر دیکھا

تجھ کو طا رسول کا بستر جو یا علیؑ — تیری حیات مل گئی حق کی حیات میں
ہجرت کی شب تھی طالع اسلام کی سحر — دین خدا کے پھر گئے دن ایک رات میں

نبوت ان کی امامت ان کی ازل کے دن سے ملی جلی ہے — خدا کے اک نور کے ٹکڑے کوئی نبی ہے کوئی ولی ہے
نبیؐ نہ ایسا ہوا نہ ہوگا نہ ایسا پایا وصیؑ کسی نے — فلک پہ ذکر علیؑ علیؑ ہے زمیں پہ ذکر علیؑ علیؑ ہے

داماد رسول کی شہادت ہے آج — معصوموں پہ فاطمہؑ کے آفت ہے آج
اس ماہ میں آقا کو تمہارے مارا — خاتون قیامت پہ قیامت ہے آج

اے مومنو لازم ہے تمہیں شور و شین — ماہ رمضاں میں ہوئی بنت زہرا بے چین
اس ماہ میں بے پدر ہوئے ہیں حسنینؑ — جنت میں تڑپتے ہیں رسول الثقلینؐ

بیٹھا ہے مشکلات کے رستے پہ ہار کے — او بدنصیب دیکھ علیؑ کو پکار کے
ہے بستر رسولؐ پہ حیدرؑ یہ کب کھلا — انگڑائی جب کہ لی شب ہجرت گزار کے
مرحب کا قتل بھی کوئی خیبر میں قتل تھا — پھینکا تھا ذوالفقار کا صدقہ اتار کے
خیبر کے در نے کھل کے اشارہ یہ کر دیا — مظہر یہی ہیں قوت پروردگار کے

10 APR 2000

تاریخ خونء شاہ چھپائے تو کس طرح　　یہ نقش رکھ گئی ہے جو زینبؑ ابھار کے
لیلی کے دل کو دیکھ رہے ہیں شہ زمن　　اکبرؑ کو رن میں بھیجا ہے گیسو سنوار کے
اصغرؑ جگر کو تھام کے روتی ہے فوج شام　　تم تیر کھا کے آئے ہو یا تیر مار کے

اکبر تمہارا باغ جوانی اجڑ گیا　　لیلی نے چار دن بھی نہ دیکھے بہار کے
روباہء جنگء عونؑ و محمدؑ یہ کہتے تھے　　یہ شیر جانے چھوٹ گئے کس کچھار سے
تاریکیاں یہ شام غریباں کی اے قمر
تارے بھی چھپ گئے فلکء کج مدار کے

علیؑ نے کر دیا ثابت کہ حیدرؑ ایسے ہوتے ہیں　　بہادر ایسے ہوتے ہیں　　دلاور ایسے ہوتے ہیں
وہی عادت وہی جرء ات وہی قدرت وہی حکمت　　پیمبر کے وصی بعد از　　پیمبر ایسے ہوتے ہیں

وہ کون دوش نبی پہ دیکھو قدم رکھے مسکرا رہا ہے
ابھر کے مہر رسول بولی علیؑ علیؑ ہے علیؑ علیؑ ہے

کونین پہ روشن ہے کمالء حیدرؑ　　ہے کون شجاعت میں مثالء حیدرؑ
اک انگلی سے چاہیں تو الٹ دیں کونین　　خالق کا جلال ہے جلالء حیدرؑ

ذکر علیؑ ہر ذکر سے اعلیٰ دیکھا　　اسی بول کو ہر بول سے بالا دیکھا
ہم نے تو اسی ذکر سے اے نور　　سو بار اندھیرے میں اجالا دیکھا

جو علیؑ کا غلام ہو جائے　　خلد اس کا مقام ہو جائے　　یا علیؑ یا علیؑ ہی کرتے رہو　　صبح ہو جائے شام ہو جائے
اے خدا انکے ذکر کے صدقے　　زندگی کو دوام ہو جائے　　جو بھی حیدرؑ کے نام پر ہو فدا　　میرا ان پر سلام ہو جائے
ذرہ خورشید کی طرح چمکے　　ان کا جب فیض عام ہو جائے　　اے خدا ان کے ذکر کے صدقے　　زندگی کو دوام ہو جائے

علیؑ سے پیار کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولا　　ہمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولا
درء شاہء نجف کو چھوڑ دیں جنت کے بدلے میں　　یہ سودا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولا

علیؑ کا مد مقابل کہاں سے لاؤ گے　　زمیں سے لاؤ گے یا آسماں سے لاؤ گے
رسولؐ عالم انساں میں سب سے افضل ہیں　　خدا خدا ہے اگر لامکاں سے لاؤ گے
سوا دو کے نہیں تیسرا کوئی بہتر
وہ پست ہو گا جسے درمیاں سے لاؤ گے

●●●●●

10 APR 2000

ساقیء ماہوش مہ خم غدیر لا　　مومن کو جو بناتی ہے روش ضمیر لا　　جسکو کہیں ولائے جناب امیرؑ لا
ھم کو نہ محتسب نہ شیخ جی کا ڈر　　ہم پینے والے ہیں اسے مسجد میں بیٹھ کر　　پگڑی اچھالیں شیخ کی ڈالے جو بد نظر
واعظ کی روک تھام کا ھم پر نہیں اثر　　دیرینہ ایک رسم بجالا رہے ہیں ہم　　روز ازل سے پیتے چلے آرہے ہیں ہم

یا علیؑ مظہر آیات تجھے جان گئے　　حد سے جو گزرے نصیری تو خدا مان گئے
لاکھ ڈالے تیری تصویر پہ تیرے پردے　　پھر بھی پہچاننے والے تجھے پہچان گئے

●●●●●

زندگی بھر کی کمائی چھین لی　　سب تمہاری خود نمائی چھین لی　　قابل صد حیف ہے اے بتو　　ایک بندے نے خدائی چھین لی

★★★★★

مصطفےٰ لرننگ سٹی ہیں اور حیدر گیٹ ہیں　　اس سے وابستہ پیام کبریا کا فیٹ ہے
لب پہ ہو نام علیؑ اور دل میں بغض پنجتن
وہ اور یجنل ہو نہیں سکتا ڈوپلیکیٹ ہے

شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار　　لافتیٰ الا علیؑ لاسیف الاذوالفقار
اسلحے کے ساتھ ایک لائسنس چاہیئے　　کیا ملا کسکو ملا یہ سب ہوا اس سے آشکار
آئی قدرت کی صدا لائسنس پڑھو جبرائیل
لافتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

★★★★★

کشتیء دین کی پتوار سنبھالی جائے　　بت پرستی سے مخلوق بچالی جائے
آؤ کعبے میں ہوا حکم علیؑ کی ماں کو　　یہ نہیں مادرء عیسیٰ کہ نکالی جائے

●●●●●

بھر بھر کے جام الفت حیدرؑ پیا کرو　　مشکل پڑے تو نام علیؑ کا لیا کرو
گر چاہتے ہو خلد میں اونچا ملے مقام　　زہراؑ کے دشمنون پہ تبرا کیا کرو

معراج عبادت کی طرف بڑھتا ہوں　　جبریل کے ساتھ عرش پہ چڑھتا ہوں
پاتا ہوں نبیؐ کی ہم زبانی کا شرف　　جس وقت کہ میں نادِ علیؑ پڑھتا ہوں

★★★★★

بندہ کوئی اسرار خدا کیا جانے　　طاعت واجب ہے دل سے اتنا جانے　　اللہ و محمدؐ و علیؑ ہیں مولا　　مولا مولا کا فرق مولا جانے

●●●●●●●●●●●●●

پہلے یہ مان لے کہ ہیں مشکل کشا علیؑ　　پھر دیکھ تیرے واسطے کرتے ہیں کیا علیؑ
ہماری تو ٹل جاتی ہیں ساری مصیبتیں　　جب ہم کبھی خلوص سے کہتے ہیں یا علیؑ

★★★★★

10 APR 2000

چمکتا ہے کہاں افلاک پر مہر مبیں ایسا　　کہاں ہوگا ولایت کی انگوٹھی میں نگیں ایسا
خدا محفوظ رکھے چشم بد سے حسن حیدرؑ کو　　بڑی مشکل سے پایا ہے نبی نے جانشیں ایسا

★★★★★★★★

ہے افسر دیں تاج سکندر حیدرؑ　　اور بعد نبیؐ سب سے ہیں بہتر حیدرؑ
ہے تجھ سے دعا میری اے رب غفور　　جاری ہو میری زباں پہ حیدرؑ حیدرؑ

رک گیا کیوں روداد اوصاف جلی کہتے ہوئے　　کیوں جھجکتا ہے ولی کو تو ولی کہتے ہوئے
جب اسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے تو پھر　　موت کیوں آتی ہے تجھ کو یا علیؑ کہتے ہوئے

★★★★★

زباں پہ اصل حقیقت کا اعتراف نہیں　　ذرا بھی دیدہ و دل کا غبار صاف نہیں
بدن پہ جامہ احرام دل میں بغض علیؑ　　تیرے نصیب کا چکر ہے یہ طواف نہیں

●●●●●

علی سے اگر لو لگائی نہیں　　تیرے حق میں ناصح بھلائی نہیں　　علیؑ کی محبت نبیؐ کی محبت　　علیؑ اور نبیؐ میں جدائی نہیں

★★★★★★★★★★★★★★★

جھوم اٹھے کون و مکاں کس کی یہ انگڑائی ہے　　کون آیا جو محبت کی فضا چھائی ہے
کل تلک یہ بھی تھا خاموش محمدؐ کی طرح　　آج کعبے کے بھی ہونٹوں پہ ہنسی آئی ہے

●●●●●

وہ کب ہیں گردش دوراں سے ہارنے والے　　قدم قدم پہ علیؑ کو پکارنے والے
ہماری سمت بھی ہو جائے اک نگاہ کرم　　نبیؐ کے دین کی قسمت سنوارنے والے

★★★★★

جو بھی مشکل کشا سے جلتا ہے　　اسکا مشکل سے دم نکلتا ہے　　رات بھر جاگے کل علم کے لئے　　آج چھونے سے دم نکلتا ہے

●●●●●●●●●●●

یکتا ہے جو مداح مدام اس کا ہوں　　واحد ہے جو عبد نیک نام اس کا ہوں
پوچھیں گے نکیرین تو کہہ دوں گا انہیں　　قنبر کا جو مولا ہے غلام اس کا ہوں

★★★★★

کریں گے جب کہ نکیرین آ کے مجھ سے کلام　　کہ کون رب ہے تیرا کون نبی و امام
کہونگا رب ہے میرا ذوالجلال والاکرام　　محمدؐ عربی ہے میرے نبیؐ کا نام
علیؑ امام من است و من غلام علیؑ
ہزار جان گرامی فدائے نام علیؑ

★★★★★

جو رتبہ احمدؐ کے وصی کا دیکھا　　ہم نے نہیں یہ رتبہ کسی کا دیکھا　　کہتے ہیں نبیؐ جب ہوئی معراج مجھے　　پہنچا جو وہاں ہاتھ علیؑ کا دیکھا

●●●●●

10 APR 2000

ہم ہیں حیدرؑ کے پرستار بتا دو انکو — جس سے بھن جائے کلیجہ وہ سزا دو اں کو
گر منافق کو اٹھانا ہے بھری محفل سے — مدحت حیدرؑ کرار سنا دو ان کو

★★★★★

کسی کو نگہ پاک باز دتنا ہے — کسی کو نعمت عمر دراز دتنا ہے
بطور خاص مگر جس پہ مہرباں ہو خدا — علیؑ کے عشق سے اس کو نواز دتنا ہے

★★★★★★★★

در جناں پہ بھی حکم امام چلتا ہے — ان ہی کے فیض سے سارا نظام چلتا ہے
وہ لکھ کے دیں گے تو جنت میں داخلہ ہو گا — وہاں بھی ان کی سفارش سے کام چلتا ہے

★★★★★

نہ باغ دولت و ثروت کی سیر مانگتا ہوں — نہ مملکت کوئی مانند غیر مانگتا ہوں
شہ نجف میں تیری بارگاہ عالی سے — بس اپنے حسن عقیدت کی خیر مانگتا ہوں

★★★★★

نہ تخت رکھتے ہیں کوئی نہ تاج رکھتے ہیں — وقار حق کی مگر پھر بھی لاج رکھتے ہیں
جو خسروان جہاں کو نصیب ہو نہ سکا — قلندران علیؑ وہ مزاج رکھتے ہیں

●●●●

فضائے گلشن جنت کی سیر چاہتا ہے — اور احترام علیؑ کے بغیر چاہتا ہے
علاج کر لے کچھ اپنی شر پسندی کا — بروز حشر اگر اپنی خیر چاہتا ہے

★★★★★

دست نبیؐ و شیر خدا یا علیؑ مدد — انسانیت کے رہنما یا علیؑ مدد — ہم نے کہا تو مورد الزام ہو گئے — خیبر میں خود نبیؐ نے کہا یا علیؑ مدد

★★★★★

دل کو جان چمن پہ وار کے دیکھ — پھر سے آئیں گے دن بہار کے دیکھ — دور ہوویں گی مشکلیں ساری — پھر علیؑ کو ذرا پکار کے دیکھ

★★★★★

حالت عجب تھی خانہء رب ء جلیل کی — یعنی کہ پھل نہ لائی تھی محنت خلیل کی
حاجت نہیں یہاں کسی لمبی دلیل کی — آمد ہوئی خدا و نبیؐ کے وکیل کی
آئے علیؑ تو کعبہ کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

●●●●●

جس کو اللہ بنائے وہ ولی بنتا ہے — مظہر شان خدا شیر جلی بنتا ہے
بکھرے ہوئے اوصاف نبیوں کے تمام — یکجا کئے جائیں تو علیؑ بنتا ہے

★★★★★

10 APR 2000

نبیؑ آئے ولی آئے کوئی بن کے وصی آئے　　خدا کے نیک بندے جس قدر آئے سبھی آئے
مگر ہر آنے والا اپنے اپنے گھر سے آیا ہے　　خدائے لم یزل کے گھر سے آئے تو علیؑ آئے

★★★★★

معراج میں گر حیدر کرارؑ کی ذات نہ ہوتی　　طالب سے کبھی مطلوب کی بات نہ ہوتی
خالق کی زباں بنتے نہ گر حیدر کرارؑ　　ہو جاتی ملاقات مگر بات نہ ہوتی

●●●●●

قدرت کا جو کاتب ہے علیؑ شیر خدا ہے　　روشن ہے زمانے پہ علیؑ دست خدا ہے
دونوں جہاں میں یہی مختار کا رہے　　حق سے نہ یہ جدا ہے نہ حق اس سے جدا ہے

★★★★★

خورشید سر شام کہاں جاتا ہے　　روشن ہے دبیر پر جہاں جاتا ہے
مغرب ہی کی جانب ہے قبر حیدرؑ　　یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

●●●●●

سرور ہیں شہر علم علیؑ اس کا باب ہے　　حیدرؑ فضیلتوں کی مکمل کتاب ہے
قیصر جس انجمن میں ہو علیؑ کا تذکرہ　　اس انجمن میں سانس بھی لینا ثواب ہے

★★★★★

تخیل سے بھی بڑھ کر ہے بڑائی میرے کی　　میاں محتاج ہے ساری خدائی میرے مولا کی
جہاں سے رزق بندوں کو خدا تقسیم کرتا ہے　　وہاں پر بھی نظر آئی کلائی میرے مولا کی

●●●●●

قطرے کو علیؑ چاہیں تو دریا کر دیں　　ادنےٰ پہ کریں مہر تو اعلیٰ کر دیں
نسخہ کیسا مزاج کہتے ہیں کسے　　بیمار کو چاہیں تو مسیحا کر دیں

★★★★★

نور حق شان خدا وجہ خدا عین خدا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم تھے موجود خدائی میں ازل سے پہلے　　ہاتھ درکار تھا صناعیء قدرت کے لئے
اپنے اوصاف سے وحدت نے سنوارا تم کو　　ایک مظہر کی ضرورت جو تھی وحدت کے لئے
راز کیا ہے سمجھ میں نہیں آتا کچھ بھی　　نہ جدا تم ہو خدا سے نہ خدا تم سے جدا

یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

ذات ءواجب سے ہے ماخوذ تمہاری ہستی　　نور ءواحد کی تجلی ہوئی ظاہر تم سے
خالق و مالک کونین کا منشا ہو تم　　ان کا ہر حکم ہوا دہر میں صادر تم سے
مظہر کن فیکوں پردہء رازء وحدت　　تم کو بندہ میں کہوں یا کہہ دوں تم ہی کو میں خدا

نور حیدرؑ کو یہاں نور جلی کہنے لگے — جو ولا رکھتے تھے وہ بھی حق کا ولی کہنے لگے
کہہ رہے تھے جو بدعت ان پہ حیرت ہے ہمیں — مشکلوں میں پڑ کے وہ بھی یا علیؑ کہنے لگے

★★★★★

ساقیء ماہوش مہء خمء غدیر لا — پی کر جسے جواں ہو ہر مرد و پیر لا
مومن کو جو بناتی ہے روشن ضمیر لا — جس کو کہیں ولائے جناب امیرؑ لا
ہم کو نہ محتسب نہ شیخ جی کا ڈر — ہم پینے والے ہیں اسے مسجد میں بیٹھ کر
پگڑی اچھالیں شیخ کی ڈالے جو بد نظر — واعظ کی روک تھام کا ہم پر نہیں اثر

دیرینہ ایک رسم بجا لا رہے ہیں ہم
روز ازل سے پیتے چلے آ رہے ہیں ہم

★★★★★

ازل میں مانگنے والے بھی تھے اور دینے والا بھی — کسی نے مال و زر مانگا کسی نے کیمیا لے لی
میرا مقسوم سوچا ہی کیا مانگوں تو کیا مانگوں — عقیدت نے بڑھا کر ہاتھ خاک کربلا لے لی

★★★★★

خرد کے باغ کی چن لی کلی کلی میں نے — بجایا دین کا ڈنکا گلی گلی میں نے
قدم قدم پہ پکارا علیؑ علیؑ میں نے — سنیں زمانے کی باتیں بری بھلی میں نے
نہ چھوڑا ہاتھ سے پر دامن علیؑ میں نے — ہر اک سوال کا لب پر میرے جواب رہا
میں امتحان محبت میں کامیاب رہا

●●●●●

محسن نقوی — ہیبت ءناد علیؑ میں یہ قرینہ دیکھا — رقص کرتے ہوئے خشکی پہ سفینہ دیکھا
جب بھی مشکل میں لیا نام علیؑ گھبرا کر
میں نے مشکل کی جبیں پہ پسینہ دیکھا

★★★★★★★★★

مرتبہ رتبہ شناسوں کا ولی تک پہنچا — اس کو مل گئے محمدؐ جو علیؑ تک پہنچا
بو ترابی ہوں زمیں نے میری جھولی بھر دی — جب میرا دست دعا ناد علی تک پہنچا

(محسن ـــــ نقوی ـــــ اوپر والی رباعیاں)

کعبے کی حرمتوں میں اجالا علیؑ سے ہے — یعنی خدا کے گھر میں اجالا علیؑ سے ہے
اس کو بھی شرک کہہ دو وسیلے کے منکرو — خیرات مانگتا جو فرشتہ علیؑ سے ہے
آکر در علیؑ پہ ستارہ یہ کہہ گیا
روشن مقدروں کا ستارہ علیؑ سے ہے

★★★★★

سنعر۔۔۔ ۲۲ ستمبر ۱۹۹۹م۔۔۔

10 APR 2000

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳ رجب کے لئے مختلف شعراء کی رباعیاں

علیؑ کی جائے ولادت بھی بے مثالی ہے
خدا سے فاطمہؑ بنت اسدؑ سوالی ہے
کہاں رکھوں تیری اس بے بہا امانت کو
ملا جواب ہمارا مکان خالی ہے

المرسلہ سیدہ زعباس (شاعر کا نام نہیں معلوم)

شک نہیں جس میں کوئی وہ تیری یکتائی ہے
کچھ بہکتا ہے نصیری تو وہ سودائی ہے
لم یلد پر میرا ایمان ہے لیکن یا رب
تیرے گھر سے کسی بچے کی صدا آئی ہے

المرسلہ حسنین جعفری صاحب یکم اکتوبر ۲۰۰۱ء

مندرجہ ذیل رباعیاں عبدالحسین حسنین صاحب نے دبئی سے روانہ کی

مرضی حق ہے کہ اعجاز دکھایا جائے
راستہ دوسرا کعبے کا بنایا جائے
میرے اس بندہ مخصوص کو میرے گھر میں
بت پرستوں کے ہی رستے سے نہ لایا جائے

خدا نے مرتبہ اعلیٰ کیا ہے علیؑ کو گھر کا رکھوالا کیا ہے
کوئی یہ سنگ اسود سے تو پوچھے بتوں کا کس نے منہ کالا کیا ہے

کعبے کے گرد آج ہجوم کثیر ہے
ساغر کی آرزو میں ہر طفل و پیر ہے
اس میں غریب بادہ کشوں کا قصور کیا
سب نے یہ سن لیا ہے ساقی امیر ہے

تیرا رجب کو یہ کس کے آنے کی دھوم ہے
کعبے کے در پہ کس لئے اتنا ہجوم ہے
پوچھا جو شہر علم سے کس کا ہے اشتیاق
فرمایا آج آمد باب علوم ہے

علیؑ سے پہلے عبادت کا انتظام نہ تھا
ادب رسولؐ کا خالق کا احترام نہ تھا
نماز ہوتی بھی قائم تو کس طرح ہوتی
خدا کا گھر تو تھا مگر امام نہ تھا

مسلمانوں پہ حج فرض عیاں ہے
طواف کعبہ اک راز نہاں ہے
حرم کے گرد پھر کر ڈھونڈتے ہیں
بتوں کا توڑنے والا کہاں ہے

یہ نظم ہے کہ بلا گل بہار باغ نہیں
جبھی تو دامن قدرت پہ کوئی داغ نہیں
علیؑ نہ آتے حرم میں تو حق سے کہتے خلیل
کہ گھر تو آپ نے بنوا لیا چراغ نہیں

(اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے مختلف شعراء کی یہ رباعیاں جمع کی گئی۔۔۔۔طالب دعاء۔۔۔
سیدہ زعباس ۔۔۔۔۱۳ رجب ۱۴۲۲ھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳ رجب کے لئے
مختلف شعراء کی رباعیاں

علیؑ کی جائے ولادت بھی بے مثالی ہے
خدا سے فاطمہؑ بنت اسدؑ سوالی ہے
کہاں رکھوں تیری اس بے بہا امانت کو
ملا جواب ہمارا مکان خالی ہے

المرسلہ سیدنذر عباس (شاعر کا نام نہیں معلوم)

شک نہیں جس میں کوئی وہ تیری یکتائی ہے
کچھ بہکتا ہے نصیری تو وہ سودائی ہے
لم یلد پر میرا ایمان ہے لیکن یا رب
تیرے گھر سے کسی بچے کی صدا آئی ہے

المرسلہ حسنین جعفری صاحب کم اکتوبر ۲۰۰۱ء

مندرجہ ذیل رباعیاں عبدالحسین حسنین صاحب نے دبئی سے روانہ کی

مرضی ءحق ہے کہ اعجاز دکھایا جائے
راستہ دوسرا کعبے کا بنایا جائے
میرے اس بندہ ءمخصوص کو میرے گھر میں
بت پرستوں کے ہی رستے سے نہ لایا جائے

خدا نے مرتبہ اعلیٰ کیا ہے علیؑ کو گھر کا رکھوالا کیا ہے
کوئی یہ سنگ اسود سے تو پوچھے بتوں کا کس نے منہ کالا کیا ہے

کعبے کے گرد آج ہجوم ءکثیر ہے
ساغر کی آرزو میں ہر طفل و پیر ہے
اس میں غریب بادہ کشوں کا قصور کیا
سب نے یہ سن لیا ہے ساقی امیر ہے

تیرا رجب کو یہ کس کے آنے کی دھوم ہے
کعبے کے در پہ کس لئے اتنا ہجوم ہے
پوچھا جو شہر علم سے کس کا ہے اشتیاق
فرمایا آج آمد ءباب ءعلوم ہے

علیؑ سے پہلے عبادت کا انتظام نہ تھا ادب رسولؐ کا خالق کا احترام نہ تھا
نماز ہوتی بھی قائم تو کس طرح ہوتی خدا کا گھر تو تھا مگر امام نہ تھا

مسلمانوں پہ حج فرض ءعیاں ہے
طواف ءکعبہ اک راز ءنہاں ہے
حرم کے گرد پھر کر ڈھونڈتے ہیں
بتوں کا توڑنے والا کہاں ہے

یہ نظم ہے کہ بلا گل بہار باغ نہیں
جبھی تو دامن قدرت پہ کوئی داغ نہیں
علیؑ نہ آتے حرم میں تو حق سے کہتے خلیل
کہ گھر تو آپ نے بنوا لیا چراغ نہیں

عارف شان ءرسالت بخدا ہیں حیدرؑ عظمت ءدین محمدؐ کی بقا ہیں حیدرؑ
ثمر بخت رجب برج شرف میں آیا للہ الحمد کہ تمہید ءوفا ہیں حیدر

(اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے مختلف شعراء کی یہ رباعیاں جمع کی گئی۔۔۔۔طالب دعاء۔۔۔
سیدنذر عباس ۔۔۔۔۱۳ رجب ۱۴۲۲ھ)

۱۳ رجب کے لئے مختلف شعراء کی رباعیاں

علیؑ کی جائے ولادت بھی بے مثالی ہے خدا سے فاطمہؑ بنت اسدؑ سوالی ہے
کہاں رکھوں تیری اس بے بہا امانت کو ملا جواب ہمارا مکان خالی ہے

المرسلہ سیدنذر عباس (شاعر کا نام نہیں معلوم)

شک نہیں جس میں کوئی وہ تیری یکتائی ہے
کچھ بہکتا ہے نصیری تو وہ سودائی ہے
لم یلد پر میرا ایمان ہے لیکن یا رب
تیرے گھر سے کسی بچے کی صدا آئی ہے

المرسلہ حسنین جعفری صاحب بحرکتو، ۲۰۰۱م

مندرجہ ذیل رباعیاں عبدالحسین حسنین صاحب نے دبئی سے روانہ کی

مرضی حق ہے کہ اعجاز دکھایا جائے رامتہ دوسرا کعبے کا بنایا جائے
میرے اس بندہ مخصوص کو میرے گھر میں بت پرستوں کے ہی رستے سے نہ لایا جائے

خدا نے مرتبہ اعلیٰ کیا ہے علیؑ کو گھر کا رکھوالا کیا ہے
کوئی یہ سنگ اسود سے تو پوچھے بتوں کا کس نے منہ کالا کیا ہے

کعبے کے گرد آج ہجوم کثیر ہے ساغر کی آرزو میں ہر طفل و پیر ہے
اس میں غریب بادہ کشوں کا قصور کیا سب نے پیا ہے یہ سن لیا ہے ساقی امیر ہے

تیرا رجب کو یہ کس کے آنے کی دھوم ہے کعبے کے در پہ کس لئے اتنا ہجوم ہے
پوچھا جو شہر علم سے کس کا ہے اشتیاق فرمایا آج آمد باب علوم ہے

علیؑ سے پہلے عبادت کا انتظام نہ تھا ادب رسولؐ کا خالق کا احترام نہ تھا
نماز ہوتی بھی قائم تو کس طرح ہوتی خدا کا گھر تو تھا مگر امام نہ تھا

مسلمانوں پہ حج فرض عیاں ہے طواف کعبہ اک راز نہاں ہے
حرم کے گرد پھر کر ڈھونڈتے ہیں بتوں کا توڑنے والا کہاں ہے

یہ لطف ہے کہ بلا گل بہار باغ نہیں جبھی تو دامن قدرت پہ کوئی داغ نہیں
علیؑ نہ آتے حرم میں تو حق سے کہتے خلیل کہ گھر تو آپ نے بنوا لیا چراغ نہیں

(اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے مختلف شعراء کی یہ رباعیاں جمع کی گئی۔۔۔۔طالب دعاء۔۔۔سیدنذر عباس ۔۔۔۔۱۳ رجب ۱۴۲۲ھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جز حبِ علیؑ جرم و خطا کوئی نہیں

(از جناب سید فیاض مھدی صاحب۔کینیڈا)

کعبہ کا شرف اس سے بڑا کوئی نہیں ہے
دیوار میں در ایسا کھلا کوئی نہیں ہے

مالک ہے یہ مولود یا کعبے کی فضیلت
پیدا کبھی کعبے میں ہوا کوئی نہیں ہے

ممکن نہیں اونچا ہو کوئی دوش نبیؐ سے
اب اس سے بلندی کی جگہ کوئی نہیں ہے

وہ جن کی محبت کو کہا اجرِ رسالت
ان لوگوں میں جز اہلِ کساء کوئی نہیں ہے

اسلام کی بنیاد ہیں عمران و خدیجہؑ
ان دونوں کی محنت کا صلہ کوئی نہیں ہے

کیوں جور و جفا ڈھاتے ہو شیعانِ علیؑ پر
کیا خوفِ نبیؐ خوفِ خدا کوئی نہیں ہے

ہر دور میں اک ظلم نیا ٹوٹا ہے ہم پر
کیا قاتلِ مسلم کی سزا کوئی نہیں ہے

بغداد ہو لبنان کراچی کہ بامیان
جز حبِ علیؑ جرم و خطا کوئی نہیں ہے

سو بار بھی مارو تو یہی ورد رہے گا
مولا میرا حیدرؑ کے سوا کوئی نہیں ہے

وہ لات ہو عزیٰ ہو گوسالہ کہ خلیفہ
ہادی تو بنانے سے بنا کوئی نہیں ہے

غزوات میں اصحاب نے وہ ریس لگائی
خیبر ہو کہ خندق ہو رکا کوئی نہیں ہے

نصرت کو پیمبرؐ کی علیؑ تیرے علاوہ
خاتمؐ کا مددگار ہوا کوئی نہیں ہے

تا حشر یوں ہی گونجے گی جبریل کی آواز
جز حیدرِ صفدرؑ کے فتیٰ کوئی نہیں ہے

دوزخ کے طالبان نے اسلام کی گھتی
الجھائی ہے ایسی کہ سرا کوئی نہیں ہے

صدام، ملا عمر اور اسامہ
امریکی ہیں سب مردِ خدا کوئی نہیں ہے

ظالم کو سزا ملنے میں کچھ دیر ہو لیکن
اللہ کی لاٹھی سے بچا کوئی نہیں ہے

اکثر جہان سے وہ سدھارے ہیں اس طرح
قبروں کا بھی کچھ ان کے پتہ کوئی نہیں ہے

کوثر کی طلب ساقیٔ کوثر کو چھوڑ کر
وہ مرض ہے کہ جس کی دوا کوئی نہیں ہے

محروم رکھنا دل کو مودت سے آلؑ کی
ایسا عمل ہے جس کی قضا کوئی نہیں ہے

ایماں عمل بغیر، شفاعت بھی فری میں
فیاضؔ بری اس سے بلا کوئی نہیں ہے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ
علیک علیک علیک علیک علیک

سفر --- یکم اکتوبر ۲۰۰۱م (موجودہ حالات کے تناظر میں اسی طرح ۱۳ رجب ۱۴۲۲)

مصرع طرح بمقام مشی گن۔امریکہ (کعبے کی دیوار میں خود راستہ بن جائے گا) ۔۲۰۰۲ء

گود میں عمران کی جو مصطفےٰ بن جائے گا
اس کے ہاتھوں کا پلا پھر مرتضےٰ بن جائے گا

یہ جو سمٹے گا تو نقطہ تحتِ با بن جائے گا
پھیل کر ہر ہر شرف کی انتہا بن جائے گا

لشکرِ اسلام کا یہ آسرا بن جائے گا
اور جواں ہو کر جوانِ لافتیٰ بن جائے گا

ہر معرکے میں محمد کی دعا بن جائے گا
فتح و نصرت بس علی کا معجزہ بن جائے گا

معرکہ خیبر کا ایسا معرکہ بن جائے گا
فاتحِ بدر و احد، خیبر کشا بن جائے گا

سو کہ بستر پر رسولِ دوسرا بن جائے گا
اور نصیری جیسے مشرک کا خدا بن جائے گا

دشمنوں کے واسطے زہرِ وغا بن جائے گا
اور نبی کے واسطے مشکل کشا بن جائے گا

بانیء شر کو ہلاکت سے بچائے گا یہی
غاصبِ حق کے لئے بھی رہنما بن جائے گا

آئے گا وہ تاجدارِ اوصیاء و اولیاء
رہبری کا تا قیامت سلسلہ بن جائے گا

فاطمہ جب کعبہء ایماں کو لے کر آئیں گی
کعبے کی دیوار میں خود راستہ بن جائے گا

وہ بلندی کا لکیں آئے گا ارضِ خاک پر
جو کہ انسانوں کی وجہِ ارتقاء بن جائے گا

ہے ظہورِ حضرتِ استادِ جبریل امیں
نعرہ اب جبریل کا صد مرحبا بن جائے گا

بچپنے میں کلہ اژدر کو پھاڑے گا علی
دستِ حیدر اس طرح دستِ خدا بن جائے گا

مار کھائی جب علی سے بول اٹھے لات و منات
کیا خبر تھی کعبہ اپنا مقبرہ بن جائے گا

ذکرِ حیدر سے سجیں گی مومنوں کی محفلیں
اور منافق کے لئے یہ مرثیہ بن جائے گا

دیکھنا جس کو عبادت ہو پیمبر کے بقول
وجہِ حیدر وہ جمالِ کبریاء بن جائے گا

فخرِ محنت اور مباہاتِ عمل کا تاج ور
کھیت میں چل کر علی کا بیلچہ بن جائے گا

دور ہوگا جو بھی در سے حیدر کرار کے
ایسا ہر بے قاعدہ القاعدہ بن جائے گا

سب مسلمانوں نے مل کر ووٹ ڈالے تھے اسے
کیا خبر تھی بش کا بچہ کیا سے کیا بن جائے گا

خامنہ ای اور خمینی ہیں ولایت کے امیں
جو ولایت سے بچے گا من چلا بن جائے گا

ہے قیامِ حق بھی لازم ہر حسینی کے لئے
بس عبادت سے نہ کوئی پارسا بن جائے گا

جب تلک سارے مقدس مآب گھر میں قید ہیں
یہ سیاست رہزنوں کا مشغلہ بن جائے گا

جوار ادے سے لٹائے اپنی جاں اسلام پر
ان کا ذمہ دار شاہِ کربلا بن جائے گا

کم نفر ہونے سے ہم کو کوئی مایوسی نہیں
ایک اک کر کے ہی اپنا قافلہ بن جائے گا

ہر عمل فیاض خالص ہو خدا کے واسطے
خود بخود جنت کا اپنی راستہ بن جائے گا

عالم میں کوئی ساقیء کوثر ہو تو لاؤ
کونین میں داماد پیمبر ہو تو لاؤ
مزدور کا ثانی جو میسر ہو تو لاؤ
باندھے ہوئے جو پیٹ پہ پتھر ہو تو لاؤ
مجبور بھی لاچار بھی اور عقدہ کشا بھی
اک بندہء عاجز بھی نصیری کا خدا بھی

کونین کی تخلیق کا عنوان علی ہیں
حافظ ہے خدا جس کا وہ قرآن علی ہیں
حق یہ ہے کہ ایمان کی میزان علی ہیں
مخلوق پر اللہ کا احسان علی ہیں
کونین میں اونچا بنی آدم کا علم ہے
یہ ہیں، تو فرشتوں میں بھی انساں کا بھرم ہے

اک وقت میں غازی بھی، نمازی بھی، جری بھی
اوصاف الٰہی بھی، صفات بشری بھی
اسلام کی حرمت کے لیے چارہ گری بھی
اور بانئ اسلام کی سینہ سپری بھی
واللہ کہ حیدر کی اگر ذات نہ ہوتی
اسلام جو ہوتا بھی تو وہ بات نہ ہوتی

قدرت کے کوئی ناز اٹھائے تو علی ہے
نبیوں کو مصیبت سے چھڑائے تو علی ہے
اسلام کی بگڑی کو بنائے تو علی ہے
اور خون کے دریا میں نہائے تو علی ہے
پتے کو لہو کر دیا۔ خوں کر دیا جی کا
واللہ کہ یہ دل، یہ کلیجہ ہے علی کا

طوفان بھی معراج نظارہ ہے علی کو
ہر موج بلاخیز کنارا ہے علی کو
کب غیر کی تکلیف گوارا ہے علی کو
مشکل میں رسولوں نے پکارا ہے علی کو
حیدر کی اگر چشم عنایات نہ ہوتی
یعقوب سے یوسف کی ملاقات نہ ہوتی

وہ کھیت، وہ مزدور، وہ باغات ذرا دیکھ
وہ فاقہ کشی، رنج والم، صبر و رضا دیکھ
وہ بخششیں، وہ رحمتیں، وہ جود و سخا دیکھ
انسان کے جلووں میں وہ آیات خدا دیکھ
پیہم جو کئی روز سے محروم غذا ہے
وہ گرسنہ مزدور، نصیری کا خدا ہے

ہے یاد مجھے خانہء کعبہ کا وہ منظر
وہ شیر خدا، دوش پیمبر کا وہ ممبر
خاکم بدہن، عرض کروں آپ سے کیونکر
یہ کون ہے زیر قدم فاتح خیبر
یہ شان ہے، یہ مرتبہ ہے جس کی یہ جا ہے
کیا کہتے نصیری جو نہ کہتے کہ خدا ہے

وہ جسکو سمجھنے میں فرشتوں سے خطا ہو
اعجاز نمائی میں مسیحا سے سوا ہو
کعبہ میں ولادت ہو تو مسجد میں قضا ہو
جو بات ہو بندوں کی طریقت سے جدا ہو
سچ کہیئے نصیری اسے کیا کیا نہ بنا دے
اللہ کے گھر کو جو زچہ خانہ بنا دے

بیمار محبت بھی دو عالم کی دوا بھی
مشہور زمانہ بھی، زمانے سے جدا بھی
جوتوں کی مرمت بھی حکومت کی قضا بھی
اک عقدہء دشوار بھی اور عقدہ کشا بھی
ادراک تحیر میں تھا ہر ایک ادا سے
ورنہ کوئی کاوش تھی نصیری کو خدا سے

ممبر پہ مقرر تو مصلے پہ نمازی
مسجد میں جو مسکین تو میدان میں غازی
مالی کبھی گلشن میں کبھی شاہ حجازی
صد غیرت محمود کبھی فخر ایازی
ہر حال میں ہر بھیس میں یکتا و یگانہ
بدنام نصیری ہوئے اے وائے زمانہ

یہ موم کا دل رکھتے ہیں پتھر کا جگر بھی
یہ خود ہی شناور بھی ہیں دریا بھی گوہر بھی
ملاح بھی کشتی بھی کنارہ بھی بھنور بھی
مشہود بھی شاہد بھی نظارہ بھی نظر بھی
خود جنس محبت ہیں، خریدار بھی خود ہیں
بازار بھی خود صاحب بازار بھی خود ہیں

سنتے ہیں صدا زحمت گفتار سے پہلے
دیتے ہیں دوا پرسش بیمار سے پہلے
گاہک انہیں مل جاتے ہیں بازار سے پہلے

جاگو طلوعِ شمسِ امامت کا وقت ہے

مصرع طرح ۱۳ رجب ۱۴۲۴ھ۔مرکز المہدی ٹورنٹو۔سید فیاض مہدی

اعلیٰ علیؑ ہے اور جہاں سارا پست ہے
شیطاں پکارتا ہے سب ہی کو پئے مدد

کعبے میں اس کا آنا تو کعبے کا بخت ہے
بش ابن بش عراق میں اب تنگدست ہے

ہے در نیا یہ مادرِ حیدرؑ کے واسطے
طاقت جو کل سُپر تھی، صفر لگ رہی ہے آج

اوروں کے واسطے تو یہ دیوار سخت ہے
فوجیں پکارتی ہیں کہ یہ خونی دشت ہے

اٹھو بتو! فرار کرو دارِ حق سے آج
دامن پہ تیرے دھبّے ہیں خونِ حکیمؑ کے

جاگو طلوعِ شمسِ امامت کا وقت ہے
لائے گا انقلاب یہ زہراؑ کا لخت ہے

میں لکھ رہا ہوں ساقیٔ کوثر کا تذکرہ
ابّا الیکشن ہارا تھا جنگ جیتنے کے بعد

میرا قلم بھی ساتھ میرے مست مست ہے
تیرا بھی اے یزید مقدّر شکست ہے

خیبر کا در ہے حیدرِ صفدر کے ہاتھ پر
راہِ علیؑ پہ کیسے چلیں اپنے حکمراں

حیدرؑ کا ہاتھ قادرِ مطلق کا دست ہے
مقصودِ نظر دولتِ دنیا و تخت ہے

افسوس انتظارِ دفن بھی نہ کر سکے
اب تک ڈٹا ہوا ہے جو باطل کے سامنے

کرسی پہ شیخ کیسی لگائی یہ جست ہے
رہبر وہی ہے دنیا میں جو حق پرست ہے

روزِ احد کھُلی تھی فضیلت صحابہ کی
حفظِ نظام واجبِ اوّل ہے دوستو!

رفتار بعض کی تو قیامت کی رفت ہے
یومِ غدیر اپنا تو یومِ الست ہے

بغضِ علیؑ کا آیئے لے لیجیئے انعام
فیاضؔ کو حوادثِ دُنیا سے ڈر نہیں

دوزخ کے در پہ اک یہی تحریر ثبت ہے
کیونکہ یقین ہے کہ کوئی سرپرست ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغا سروش کا کلام

ذوالفقار ایسا کہیں دوسرا ہتیار کہاں　　یا علیؑ آپ نے بنوائی یہ تلوار کہاں
ہم کہاں منقبتِ حیدرِ کرارؑ کہاں　　ہاں بلا لاؤ کہ ہیں میثمِ تمار کہاں
کچھ خبر ہے تجھے اے لیلیٰ ءشامِ ہجرت　　سو رہے ہیں تیرے زلفوں کے گرفتار کہاں
ہم نے دل سب کے ٹٹولے ہیں خبر ہے ہم کو　　سب نصیری ہیں مگر جراءت اظہار کہاں
مانتا ہوں کہ میں خاکِ قدمِ یوسفؑ ہوں　　مصر کے لوگ کہاں میرے خریدار کہاں

--آغا سروشؔ--

میثمؓ کو زورِ زباں دینے والے　　مجھے بھی زباں دے زباں دینے والے
کہاں یہ زمانہ کہاں آلِ احمدؐ　　کہاں لینے والے کہاں دینے والے
علیؑ کی ولایت سے انکار کیسا　　زباں دے چکے ہیں زباں دینے والے
درِ سیدہؑ پر دعائے ملک ہے　　سلامت رہیں روٹیاں دینے والے
بتائیں کہاں ہیں وہ شامِ ہجرت　　نبیؐ کے اشاروں پہ جاں دینے والے
اٹھاتے نہیں کیوں جنازہ نبیؐ کا　　کہاں مر گئے بیٹیاں دینے والے

فدک تو امامِ زمانہ ہی لیں گے
بھلا ایسے دیں گے کہاں دینے والے

--آغا سروش صاحب کا کلام صادق امام صاحب نے عنایت کیا--

اگر کوئی ٹائپ کی غلطی ہو تو مطلع کریں

طالب دعا۔سیدزعباس۔۲نومبر۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغا سروش کا کلام

اس شرط پر خدا سے ہوئی زندگی کی بات
ہم عمر بھر کریں گے ولائے علی کی بات

ہے تم کو اختیار کرو تم کسی کی بات
میں بندہء علیؑ ہوں کروں گا علیؑ کی بات

بھولی نہیں ہے آج بھی اپنے مکین کو
دیوارِ کعبہ کرتی ہے اب تک علیؑ کی بات

مشکل میں ہر نبیؐ کے وردِ زباں رہی
خیبر میں کچھ نئی نہ تھی نادِ علیؑ کی بات

اعلان کر رہا ہے ستارہ زمین پر
طے ہو گئی بتول سے عقدِ علیؑ کی بات

میثم ولا کے جوش میں پہنچے ہیں دار پر
اب ان بلندیوں سے بھی ہو گی علیؑ کی بات

پاکیزگی ماں کی نہیں جس میں اے سروشؔ
مر جائے گا مگر نہ کرے گا علیؑ کی بات

طالب دعا۔ سیدز رعباس۔ ۲ نومبر ۲۰۰۲

اے تشنہ لبو ! خضرؑ نہ الیاسؑ ملیں گے
دریا پہ اب حضرتِ عباسؑ ملیں گے

قرآن میں جو ڈھونڈو گے تو تم کو میرے مولا
الحمد سے تا سورۃِ والناس ملیں گے

حیدر کے عدو لاکھ رکھیں دولتِ دنیا
ذہنوں میں مگر غربت و افلاس ملیں گے

تم جب بھی ملو شہ کے عزادار سے تم کو
پلکوں پہ چمکتے ہوئے الماس ملیں گے

قرآن میں کھو جاؤ تو تم کو میرے مولا
الحمد سے تا سورۃِ والناس ملیں گے

کچھ دیر کو گر سوئیں بھی شہ کے عزادار
حرؑ ہی کی طرح جاگتے احساس ملیں گے

حرؑ بن کے چلو یا کہ حبیب ابنِ مظاہر
شبیرؑ سے پہلے تمہیں عباس ملیں گے

میں مدحِ علیؑ آنکھوں سے لکھوں گا کفن پر
مرقد میں کہاں خامہ و قرطاس ملیں گے

الرسلہ۔ سیدز رعباس۔ ۲۷ نومبر ۲۰۰۲ م

ہر پھول کي قسمت میں گلستاں نہیں ہوتا
ہر سنگ کے حصے یں بدخشاں نہیں ہوتا
ہر کوہ نشیں موسي عمراں نہیں ہوتا
جو تخت پہ بیٹھے وہ سلیماں نہیں ہوتا
ہر شمع کي قسمت میں پروانہ نہیں ہے
اللہ کا گھر سب کا زچہ خانہ نہیں ہے

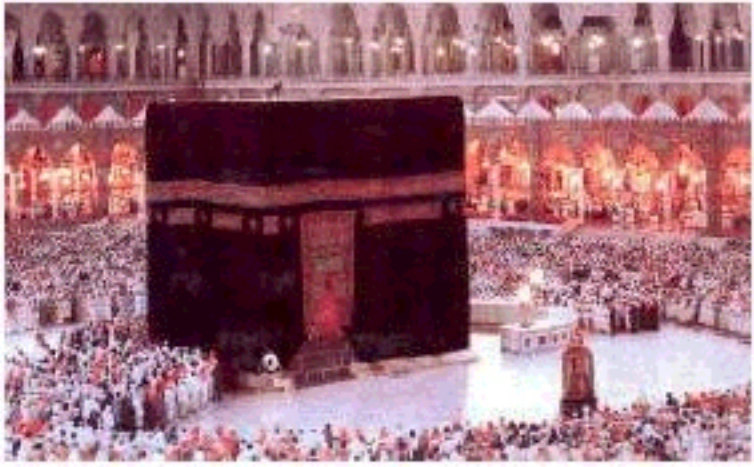

Congratulation to All Momeeneen & Mominat

13th Rajab The Birthday Of

MOLOODE-KAABA

الامام علي المرتضى(ع)

دعاؤں کا طلبگار

سید حسن مہدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علیؑ کا سہرا

ہو گیا حاصلِ ایمان علیؑ کا سہرا
آجتک پڑھتا ہے قرآن علیؑ کا سہرا

فخر سے گوندھ کے طوبیٰ کی گھنی چھاؤں میں
خلد سے لایا ہے رضوان علیؑ کا سہرا

سج گیا آیتوں سے بنتِ نبیؐ کا آنچل
اور بھی ہوگیا ذیشان علیؑ کا سہرا

نیگ میں آیہ تطہیر بھی اور کوثر بھی
کر گیا دین کو دیندار علیؑ کا سہرا

مظہرِ شانِ امامت ہیں یہ بارہ لڑیاں
نورِ وحدت کی ہے پہچان علیؑ کا سہرا

سرخرو ہوگئے خود اپنے لہو سے سب پھول
کربلا میں چڑھا پروان علیؑ کا سہرا

فاطمہؑ بنتِ اسد تیری دعاؤں کی طرح
ابو طالبؑ کا ہے ارمان علیؑ کا سہرا

دھڑکنیں پھر دلِ بلقیس کی کچھ تیز ہوئیں
گنگناتے ہیں سلیمانؑ علیؑ سہرا

حسنِ یوسفؑ سے زلیخہ کی نظر ہٹنے لگی
دے گیا عشق کو عرفان علیؑ کا سہرا

ہیں کہیں لولو و مرجان، کہیں مرج البحرین
بن گیا سورۂ رحمٰن علیؑ کا سہرا

یہ بھی ہے ان کی عطا نیرؔ و عامرؔ ورنہ
کیا کہے گا کوئی انسان علیؑ کا سہرا

(جلالپور اوراتر ورہ کے شعرا کا یہ کلام سیدنذر عباس نے بواسطہ سید سلمان رضا آف محمد آباد حاصل کیا)

۳۱ دسمبر ۲۰۰۴م

علیؑ آگئے / سیّد سبطِ جعفر

جب خدا کو پکارا علیؑ آگئے ، جب علیؑ آگئے زندگی آگئی
زندگی بندگی روشنی آگئی ، روشنی آگئی ، آگہی آگئی

موت اِنکے محبوں کو آتی نہیں، آبھی جائے تو پھر بچ کے جاتی نہیں
موت کا کیا خطر، موت سے کیا حذر، اِس سے بچنا بھی کیا! آگئی، آگئی

غسلِ میّت نہ کہنا مرے غسل کو، اُجلے ملبوس کو مت کفن نام دو
میں چلا ہوں علیؑ سے ملاقات کو، جس کی تھی آرزو وہ گھڑی آگئی

جبرئیلؑ اور قنبرؑ پہ کیا منحصر ، در ترا چھوڑ کر کوئی جاتا نہیں
جو غُلامی کا تیری مزہ پاگیا ، راس جس کو تری نوکری آگئی

"جس کا مولا تھا میںؐ اُس کا مولا علیؑ" جب نبیؐ نے کہا دین کامل ہُوا
مرحبا مصطفیٰؐ رب بھی راضی ہُوا ، وہ جو آنا تھی آیت وہی آگئی

تیری مسند پہ غیروں کو بٹھلا دِیا ، نائبِ مصطفیٰؐ مظہرِ کبریا
تو وصی و ولی و علیؑ ہی رہا ، منزلت میں تری کیا کمی آگئی

مسلکِ عشق میں مانگنا عیب ہے، میں بھی خاموش ہوں وہ بھی خاموش ہیں
اُن کو سب ہے خبر اسلئے چپ ہوں میں، کیا ہُوا آنکھ میں گر نمی آگئی

خمس دینا مودّت کی ایک شرط ہے اور نہ دینا بھی مثلِ فدک ہے گناہ
حقِ سادات و زہراؑ کے مقروض سے ، جب تبرا سُنا تو ہنسی آگئی

منتظم کعبے کا آ پہنچا صفائی کے لئے
اے بُتو ، اب اور گھر ڈھونڈو خدائی کے لئے

چیرتے ہیں کلۂ اژدر کو جھولے میں علیؑ
آج پہلی مشق ہے خیبر کشائی کے لئے

دو کیا مرحب کو حیدرؑ نے تو بولی ذوالفقار
ہاتھ ایسا چاہئے تیغ آزمائی کے لئے

کہتے تھے عباسؑ ، میں سقّہ ہوں فوجِ شاہؑ کا
خون کے دریا بہا دوں گا ترائی کے لئے

اے عروسِ تیغِ قاسمؑ رَن میں گھونگٹ تو اُٹھا
سَر لئے لاکھوں کھڑے ہیں رُونمائی کے لئے

چونک اُٹھتی تھی سکینہؑ نام سُن کر شاہؑ کا
جب کبھی روتی تھی زینبؑ اپنے بھائی کے لئے

ابنِ ملجم نے لگائی جب علیؑ کے سَر پہ تیغ
عرش سے اُترے ملائک بھی دُہائی کے لئے

کردیا کیوں ابنِ ملجم ، ایسے مولاؑ کو شہید
تھا جو اِک مشکل کشا ساری خدائی کے لئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ مولا علیؑ

رضا صاحب کا قصیدہ برادر قمر الحسن نے دیا

جوعلیؑ کا غلام ہوجائے

خلداس کا مقام ہوجائے

یاعلیؑ یاعلیؑ ہی کرتے رہو صبح ہوجائے شام ہوجائے

ان کی چشم کرم کی دیر ہے بس

غم زدہ شاد کام ہوجائے

یوں ہی کرتے رہیں گے ذکرعلیؑ صبح ہو جائے شام ہو جائے

ذرہ خورشید کی طرح چمکے

انکا جب فیض عام ہوجائے

اے خدا ان کے ذکر کے صدقے زندگی کو دوام ہو جائے

پھر مٹائے بھی مٹ نہیں سکتا

نقش گر تیرا نام ہوجائے

جو بھی حیدرؑ کے نام پر ہوفدا میرا ان پر سلام ہوجائے

دل نجف میں یہ چاہتا ہے رضا

اور کچھ دن قیام ہو جائے

منقبت از ظہور جارچوی

مدینے سے خیبر شجاع غضنفر

رسولؐ خدا کا مددگار آیا

علیؑ مرد میداں علیؑ شیر یزداں

علیؑ غیر فرار کرار آیا

علیؑ کو ہے الفت خدا و نبیؐ سے

خدا و نبیؐ کو ہے الفت علیؑ سے

خدا و نبیؐ و علیؑ کا ہے پیارا

علیؑ سے میسر جسے پیار آیا

جو شہر علوم خدا ہیں پیمبرؐ

تو دروازہ شہر ہیں صرف حیدرؑ

سلام نبیؐ کو جو اک بار آیا

علیؑ کی سلامی کو دوبار آیا

علیؑ ایلیا ہیں علیؑ مرتضیٰ ہیں علیؑ انما ہیں علیؑ قل کفیٰ ہیں

علیؑ ناخدا کو پکارا جو ہم نے جہاز اپنا طوفاں سے پار آیا

وہ طوق و سلاسل وہ تیغوں کے سائے

سب اعضائے تن خاک وخوں میں نہائے

گراں بار اجرء رسالت اٹھائے

عجب شان و شوکت سے بیمار آیا

ہوئی شاد پتھراؤ کرکر کے امت

لہو میں نہائی پیمبرؐ کی عترت

خبردار زینبؑ پھر آئی قیامت

ہوا ختم بازار دربار آیا

یہ شاعر یہ ذاکر ظہورؔ و امانتؔ

کئے جارہے ہیں جو مولا کی مدحت

کہیں گے یہ کوثر پہ اہل ءمودت

وہ مے نوش آیا وہ مے خوار آیا

---بشکریہ برادر حسن مجتبیٰ نقوی---

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا...طالب ءدعا...سید نزر عباس

۲۳اپریل ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳ رجب کے لئے چند رباعیاں

یہ بھید کوئی کیا سمجھے گا یہ راز کوئی کیا جانے گا　　گھر بند رہے گا کعبے کا اور آنے والا آئے گا
یہ بنت اسد ہیں بنت اسدؑ کیا روک سکیں گی دیواریں　　معصوم نگاہیں پڑتے ہی دیوار میں در بن جائے گا

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

کشتیء دین کی پتوار سنبھالی جائے　　بت پرستی سے مخلوق بچالی جائے
آؤ کعبے میں ہوا حکم علیؑ کی ماں کو　　یہ نہیں مادر عیسیٰؑ کہ نکالی جائے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

جھوم اٹھے کون و مکاں کس کی یہ انگڑائی ہے　　کون آیا جو محبت کی فضا چھائی ہے
کل تلک یہ بھی تھا خاموش محمدؐ کی طرح　　آج کعبے کے بھی ہونٹوں پہ ہنسی آئی ہے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

حالت عجب تھی خانہء رب ء جلیل کی　　یعنی کہ پھل نہ لائی تھی محنت خلیل کی
حاجت نہیں یہاں کسی لمبی دلیل کی　　آمد ہوئی خدا و نبیؐ کے وکیل کی

آئے علیؑ تو کعبے کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

نبی آئے ولی آئے کوئی بن کے وصی آیا　　خدا کے نیک بندے جس قدر آئے سب ہی آئے
مگر ہر آنے والا اپنے اپنے گھر سے آیا ہے　　خدائے لم یزل کے گھر سے آئے تو علیؑ آئے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

نورء حق شانء خدا عینء خدا　　یا علی تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں　　عبد ہو کر بھی ہو تم مظہر ذات عباری
ہوئے واجب کا گماں جس پہ وہ امکان ہو تم　　انبیاء سارے ہیں تعمیل مشیت کے لئے　　حق ہے شاہد کہ مشیت کا تو ارمان ہو تم
جانے کیا ربط ہے دراصل خدا سے تم کو　　آج تک گھر میں خدا کے کوئی پیدا نہ ہوا

یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

(طالب دعا۔۔۔سید نذر عباس۔۔۔۔ ۲۷ ستمبر ۲۰۰۱ء)

ہم سے ہو مدحت اغیار یہ ناممکن ہے
ہم ہوں باطل کے پرستار یہ ناممکن ہے
اور جو کہیئے وہ اے نُور ہے ممکن لیکن
بن سکے ریت کی دیوار یہ ناممکن ہے

خالی کوئی سائل نہ گیا اُس در سے
جو آیا بھریں جھولیاں سیم و زر سے
مانگو تو خدا سے مانگو۔ لیکن
ملتا ہے تو ملتا ہے علیؑ کے گھر سے

ظلم و ستم کرے۔ کوئی جور و جفا کرے
اے نُور اُس کے دل میں جو آئے کیا کرے
لیکن نہ بند ہوگی عزادارئے حسینؑ
"وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے"

دنیا پہ بے حساب ہیں احسان مرتضیٰؑ
جز مصطفےٰ نہ سمجھا کوئی شان مرتضیٰؑ
دنیا و دیں کی نعمتیں حاصل ہوئیں اُسے
آیا جو زیرِ سایۂ دامانِ مرتضیٰؑ

علیؑ امین ہے قدرت کے سب خزینوں کا
ہے ناخدا یہی ایمان کے سفینوں کا
علیؑ کے قبضۂ قدرت میں آسماں ہیں تمام
ہے بوترابؑ ہی مختار کل زمینوں کا

علیؑ ہے بندوں کے دل حق سے جوڑنے والا
طلسمِ کفر و ضلالت کو توڑنے والا
نہ بت پرست ہی باقی رہے نہ بُت خانے
بُتوں کی آیا جو گردن مروڑنے والا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات

علیؑ کو خالقِ اکبر کا عین کہتے ہیں
حسنؑ کو قلبِ رسالت کا چین کہتے ہیں
لٹا کے گھر کو جو دینِ خدا کی لاج رکھ لے
زبانِ عشق میں اس کو حسینؑ کہتے ہیں

--مندرجہ ذیل رباعیاں ڈاکٹر صاحب نے لکھوائی--

مرا دحبِ علیؑ سے وصول ہوتی ہے
اور علیؑ کے صدقے دعا قبول ہوتی ہے
علیؑ کے ذکر سے خوش ہیں محبّ لیکن
منافقوں کی طبیعت ملول ہوتی ہے

بیکار زندگی ہے حب علیؑ بغیر
جیسے چمن ویراں ہو پھول و کلی بغیر
اعمال سبھی نیک ہونگے تیرے حساب میں
بخشش کبھی نہ ہوگی حق کے ولی بغیر

خدا کے مدِ مقابل عوام بن بیٹھے
اور کسی کے تخت کے مالک غلام بن بیٹھے
جنہیں شعور نہ تھا بات کرنے کا
غضب تو یہ ہے وہ بھی امام بن بیٹھے

ہر سوز کو ہم سوزِ بلالی نہیں کہتے
ہر مرد کو ہم مردِ حلالی نہیں کہتے
حیدر کی امامت کا جو منکر ہے نظیر
ہم ایسے حرامی کو حلالی نہیں کہتے

قبلہ گاہ میں آ گئے علیؑ مرتضےٰ
ملائکوں میں دھوم ہے۔ یہ تو درِ علوم ہے
جو بن کے آ گئے ہیں وصی مصطفےٰؐ
قبلہ گاہ میں آ گئے علیؑ مرتضےٰ

گماں ہوا یہ فاطمہؑ کو در قفیل ہے
ظہورِ مرتضیٰؑ کا وقت بھی قلیل ہے
یہ حکم ایزدی ہوا دیوار کو کہ در بنا
پلٹ نہ جائے گھر کہیں علیؑ کی والدہ
قبلہ گاہ میں آ گئے علیؑ مرتضےٰ

کچھ اس طرح صنم پہ ان کا رعب چھا گیا
لرز گئے کہ سامنے یہ کون آ گیا
شرم لئے نگاہوں میں
گرے ادب سے پاؤں میں
حرم میں ٹوٹ ٹوٹ کے
کفار کے خدا
قبلہ گاہ میں آ گئے علیؑ مرتضےٰ

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ سیدز عباس۔ ۳۰ ستمبر ۲۰۰۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولا علیؑ اور خیبر

تشویش بڑھی جب خیبر میں آئی یہ ندا اے پیارے نبیؐ

تم نادِ علیؑ کا ورد کرو ہم کام تمہارا کرتے ہیں

--کرمانی--

کرے چاند ٹکڑے نبیؐ کا اشارہ تو پلٹائے سورج وصیؑ کا اشارہ

ظہورؔ ایک خیبر کا دروازہ کیا ہے زمیں کو الٹ دے علیؑ کا اشارہ

--ظہور جارچوی--

خیبر میں یہ ہے دھوم کہ جرار آیا افواجِ محمدؐ کا علم دار آیا

فی النار ہو اکفر تو کافر فرار میدان میں جب حیدرِؑ کرار آیا

بیٹھا ہے مشکلات کے رستے پہ ہار کے

او بد نصیب دیکھ علیؑ کو پکار کے

مرحب کا قتل بھی کوئی خیبر میں قتل تھا

پھینکا تھا ذوالفقار کا صدقہ اتار کے

خیبر کے در نے کھل کے اشارہ یہ کر دیا

مظہر یہی ہیں قوتِ پروردگار کے

ہیں بستر رسولؐ پہ حیدرؑ یہ کب کھلا

انگڑائی جب کہ لی شبِ ہجرت گزار کے

تاریکیاں یہ شام غریباں کی اے قمرؔ

تارے بھی چھپ گئے فلکِ کج مدار کے

--قمر جلالوی مرحوم--

کروں توصیف کن الفاظ میں آقائے قنبر کی

نرالی شان دیکھی اللہ اللہ زورِ حیدرؑ کی

ہلایا اور اکھاڑا پھر اٹھایا تول کر پھینکا

حقیقت کھول کر رکھ دی علیؑ نے بابِ خیبر کی

فتح خیبر ۔ ۲۴ رجب

پڑا رعب اس قدر دنیا کے دل پر فتح خیبر سے

مسلمانوں نے یورپ کر لیا سر فتح خیبر سے

فدک والوں نے رستے میں دیا نذرانہ خود آ کر

ہوا حاصل حقِ بنتِ پیمبرؐ فتح خیبر سے

جنابِ عائشہ اکثر یہ سچی بات کہتی تھیں

ملیں ہم کو کھجوریں پیٹ بھر کر فتح خیبر سے

صحابہ کے سروں سے ٹل گئی مشکل رہائش کی

بنے بے گھر غریبوں کے لئے گھر فتح خیبر سے

مسلمانوں کے بچے کھیلے سونے کے کھلونوں سے

ملا تھا بے زروں کو اس قدر زر فتح خیبر سے

ظہورؔ اسلام کی تاریخ ہے اس امر کی شاہد

ہوئے اعدائے دیں کے حال ابتر فتح خیبر سے

--ظہورؔ جارچوی--

جب کسی سے بھی مرحب نہ مارا گیا

میرے مولا علیؑ کو پکارا گیا

کان میں پہنچی جس دم نبیؐ کی صدا جلد خیبر میں عمراں کا پیارا گیا

سست رفتار دلدل بحکمِ علیؑ مثل طیارہ بھر کر طرارہ گیا

کیسے ان کو بہادر کوئی مان لے ایک بھی جن سے کافر نہ مارا گیا

ہو کے گستاخ بولا پیمبرؐ سے جو اس کا ایمان سارے کا سارا گیا

حق یہی ہے کہ ہم بھی پکاریں اسے جس کو قرآں میں ناصر پکارا گیا

ڈھونڈتا آ گیا میرے مولا کے گھر آسماں سے جو تارا اتارا گیا

جو امامِ زماں سے نہ واقف ہوا دوزخی کفر کی موت مارا گیا

اٹھ رہے تھے جو سجدے سے مولا علیؑ سر پہ تلوار کا ہاتھ مارا گیا

رہ گئے روتے اہلِ تولا ظہورؔ

حوضِ کوثر پہ مولا ہمارا گیا

(اپنے بچوں کیلئے جمع کیا--سید نزر عباس-۲۴ رجب-۱-۱۰-۲۰۰۲)

رباعیات علیؑ ابن ابی طالبؑ

جنت کی جستجو میں کہاں چل دیئے حضور
جنت کا راستہ تو علیؑ کی گلی سے ہے

*****

علیؑ کو فاتح بدر و حنین کہتے ہیں　　حسنؑ کو نور شہء مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزل آخر کا نام ہے عباسؑ　　کمال ء صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

*****

جب انساں کو جکڑ لیتی ہیں ناکامی کی زنجیریں　　نہ دولت کام آتی ہے نہ کام آتی ہیں تدبیریں
اگر ایسی گھڑی آئے تو گھبرانا نہیں خاکی　　علیؑ کا نام لینے سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

●●●●●

دل سے پکاریئے تو ابھی ہو علاج ء دل　　ہر درد لا دوا کی دوا ہے علیؑ علیؑ

●●●●●

حب ء حیدرؑ میں باغ خلد ملا　　اور ہوا دل بھی باغ باغ الگ
بغض حیدرؑ میں دوزخی بھی ہوئے
اور مل گیا نسل کا سراغ الگ

*****

جو مدحت حیدرؑ کو بیکار سمجھتے ہیں　　ہم ایسے دماغوں کو بیکار سمجھتے ہیں

قائم ——— ۱۰ دسمبر ۱۹۹۶ء

مصطفےٰ لرننگ سٹی ہیں اور حیدرؑ گیٹ ہے　　اس سے وابستہ پیام کبریا کا فیٹ ہے
لب پہ ہو نام علیؑ اور دل میں بغض پنجتن　　وہ اور یجنل ہو نہیں سکتا ڈوپلیکیٹ ہے

****

حب حیدرؑ کا مزا اہل ولا سے پوچھئے　　مصطفےٰؐ سے پوچھئے اپنے خدا سے پوچھئے
یوں علیؑ کا مرتبہ کیسے سمجھ سکتے ہیں آپ　　آئے کعبے میں دوش مصطفےٰ سے پوچھئے

کل ایماں مرضی رب جانشین مصطفےٰ　　شیر حق نادِ علیاً کہہ کے گنگنانا پڑا　　پھر بھی ہم سے پوچھتے ہی جب رہے اوصاف اور　　لب پہ گھبرا کر نصیری کا خدا لانا پڑا

اب کیا بتائیں وسعت دست کرم کو ہم　　انگشتری نے جب کے سلیماں بنا دیا　　جو بھی ہم ہے رہتی ہے وہ کیوں علیؑ کے ہاتھ　　بس اس جلن نے بتوں کو شیطاں بنا دیا

*****

صبر و قوت کے لئے ایمان و عرفاں کے لئے　　لوگ کس کس کی نہ جانے زندگی پڑھتے رہے　　لیکن اکثر ہر قدم پر اور ہر ہر موڑ پر　　ہم نے یہ دیکھا نبیؐ نادِ علیؑ پڑھتے رہے

امیر المومنیں اپنے کو کہلانا تو آساں ہے　　لیسنے چھوٹے سن کے لیکن قول ربانی　　بحکم حق امیر المومنیں اس دن سے ہیں آقا　　نہ تھا جب تک وجود حضرت آدمؑ بھی جسمانی
صراط حق علیؑ ہیں بس سمجھ لے ہر کس و ناکس
کیا تھا کچھ جو بیش و بس تو فچھ کھا گئے ثمانی

****

بیزار علیؑ کو مال و زر سے پایا　　طاعت ء الٰہی میں شام و سحر پایا
اللہ نے تیغ دی نبیؐ نے دختر　　رتبہ یہ ادھر سے وہ ادھر سے پایا

*****

ایمان پایا تو علی کے گھر سے پایا　　رتبہ پایا تو کس بشر سے پایا
طوبیٰ کو ثر بہشت آرام ء لحد　　جو کچھ پایا علی کے در سے پایا

*****

دست نبیؐ و شیر خدا یا علیؑ مدد　　انسانیت کے رہنما یا علیؑ مدد
ہم نے کہا تو مورد الزام ہو گئے　　خیبر میں خود نبی نے کہا یا علیؑ مدد
دست یزید عصر میں ہے پھر نظام ء دہر　　ہر ہر قدم ہے کرب و بلا یا علیؑ مدد
چھینی ہوائے غرب نے فیشن کے نام پر　　سیدانیوں کے سر کی ردا یا علیؑ مدد
کہرام ہے خیام صداقت میں آج بھی　　آتی ہے العطش کی صدا یا علیؑ مدد
مشکل نہیں ہے ایسی کہ جس کا حل نہ ہو
دل سے کوئی کہے تو ذرا یا علیؑ مدد

●●●●●عاشور کاظمی●●●●● ۱۹ فروری ۲۰۰۰●●●●●

جہان والے جسے آفتاب کہتے ہیں　　ہم اس کو عکس رخ بو تراب کہتے ہیں
نہیں جو دوست علی کا خدا کا دشمن ہے　　جناب ء من یہ رسالت مآب کہتے ہیں

پلٹ کے حکم علیؑ سے شتاب آتا ہے　　کبھی شباب کبھی آفتاب آتا ہے
سلام کس کو کیا عرش پہ نبیؐ تم نے　　یہ کس کے لہجے میں کس کا جواب آتا ہے

****

علیؑ

آپ ہیں مولود کعبہ آپ باب ء شہر علم ہیں　　آپ ہیں اللہ کی تلوار یا مشکل کشا
یا علی کہہ کر گزر جاتے تھے ہر مشکل سے ہم　　چپ رہے تو لٹ گئے اس بار یا مشکل کشا

****

شریک کار مصطفےٰ علیؑ علیؑ علیؑ　　امین دین مصطفےٰ علیؑ علیؑ علیؑ
بلندیوں کا سلسلہ علیؑ علیؑ علیؑ　　فضیلتوں کی انتہا علیؑ علیؑ علیؑ
وہ غازی و سعید بھی مجاہد و شہید بھی　　خدائے دین ء کبریا علیؑ علیؑ علیؑ

*****

دیکھ کر مولود کو روشن حرم ہو جائے گا　　نور مہر و ماہ کے چہرے کا کم ہو جائے گا
وہ فسردہ خاطری ہو یا تکان ء زندگی　　یا علیؑ کہتے ہی انساں تازہ دم ہو جائے گا

یہ بھید کوئی کیا سمجھے گا یہ راز کوئی کیا پائے گا
در بند رہے گا کعبے کا اور آنے والا آئے گا
یہ بنت اسد ہیں بنت اسد کیا روک سکیں گی دیواریں
معصوم نگاہیں پڑتے ہی دیوار میں در بن جائے گا

دونوں کی نگاہوں میں الفت کے گلے ہوں گے — ہونٹوں پہ تبسم کے کچھ پھول کھلے ہوں گے
کعبے سے کوئی پوچھے اس وصل کے منظر کو — جب نور کے دو ٹکڑے آپس میں ملے ہوں گے

*****

وہ کب ہیں گردش دوراں سے ہارنے والے — قدم قدم پہ علیؑ کو پکارنے والے
ہماری سمت بھی ہو جائے اک نگاہ کرم — نبیؐ کے دین کی قسمت سنوارنے والے

●●●●●

ہزار بار جئیں اور ہزار بار مریں — علیؑ علیؑ ہی کہے جائیں گے خدا کی قسم
یہ موت کیا ہے ہماری نظر میں ہے ایک کھیل — غلام شاہ شہیداں کربلا کی قسم

○○○○○

قطرے کو علیؑ چاہیں تو دریا کر دیں — ادنیٰ پہ کریں مہر تو اعلیٰ کر دیں
نسخہ کیسا مزاج کہتے ہیں کسے — بیمار کو چاہیں تو مسیحا کر دیں

****

خرد کے باغ کی چن لی کلی کلی میں نے — بجایا دین کا ڈنکا گلی گلی میں نے
سنی زمانے کی باتیں بری بھلی میں نے — نہ چھوڑا ہاتھ سے پردامن علیؑ میں نے
ہر اک سوال کا لب پھ میرے جواب رہا
میں امتحان محبت میں کامیاب رہا

*****

جنگل پہاڑ کہتے ہیں نادِ علیؑ علیؑ — مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ
حیدرؑ کا نام سن کے میں آیا ہوں دور سے — کشتی کو میری بھر دو محمدؐ کے نور سے

*****●●●●●*****

کیوں ضرورت پر مدد مانگوں کسی ہم جنس سے — کون کس کے کام آتا ہے خدا کا نام لو
ہم کو حیدرؑ نے پیمبرؐ نے بتایا ہے یہ راز
جب کبھی مشکل پڑے مشکل کشا کا نام لو

۱۸ فروری ۲۰۰۰ سنعر

ع سے عین عبادت کا سرانجام ہوا — ل وعلام کہ جس لام سے اسلام ہوا
ی سے یاور ہوئے ہر شخص کی مشکل میں — صدقے اس نام کے کیا خوب علیؑ نام ہوا

*****

اس زمانے میں بنے گا حیدر کرارؑ کون — شہ پر جبریلؑ تک لے جائے گا تلوار کون
یادگار فاطمہؑ بنت اسدؑ کعبے میں ہے — جوڑ سکتا ہے بھلا ٹوٹی ہوئی دیوار کون

*****

خندق میں ایک ضرب علیؑ اس طرح چلی — دونوں جہاں نثار ہیں اس ایک وار پر
تھم تو گئی تھی آ کے پر جبرائیل پر — تیور بدل گئے تھے مگر ذوالفقار

*****

امکاں کی سرحدوں سے تیرا مرتبہ بلند — تو بھی بلند اور تیرا سلسلہ بلند
ہر اس جگہ پہ اب بھی تیرا اقتدار ہے — جس جس جگہ ہے پرچم صدق و صفا بلند

*****

اللہ کا گھر سجا سجایا کہو — اب حاصل کونین کو پایا کہو
کل ایماں آگیا جب کعبے میں — اکملت لکم دینکم آیا کہو

*****

معراج عبادت کی طرف بڑھتا ہوں — جبریلؑ کے ساتھ عرش پہ چڑھتا ہوں
پاتا ہوں نبیؐ کی ہم زبانی کا شرف — جس وقت کہ میں نادِ علی پڑھتا ہوں

*****

نگاہ جس کی وسیع و بلند ہوتی ہے — طلب اسی کی کبھی بہرہ مند ہوتی ہے
دل نجس میں سمائی کبھی نہ حب علیؑ — کہ یہ بہت ہی نفاست پسند ہوتی ہے

*****_____*****_____*****

نجم آفندی

کیا تجھ کو امیرالمومنینؑ سے نسبت — پہلے پیدا تو کر کہیں سے نسبت
جو کھائی ہیں عمر بھر وہ ایسا تھا امیر — تجھ کو بھی ہے کچھ نان جویں سے نسبت

رہبر کوئی جز فکر خدا ساز نہ لے — ہاں قرض کسی کے طرز و انداز نہ لے
آقا ہے تیرا علیؑ سا مافوق بشر — جبریلؑ بھی دے تو پر پرواز نہ لے

تکلیف میں دم کسی کا بھرنا کیسا — غفلت میں کوئی نفس گزرنا کیسا — ہر سانس میں ہو ورد زباں نام علیؑ — یہ وقت پڑے پہ یاد کرنا کیسا

حق کی قوت سے کام لینا ہوگا — ہم دیتے ہیں جو پیام لینا ہوگا — گرتا ہوں یوں کوئی نہ سنبھلا اب تک — دنیا کو علیؑ کا نام لینا ہوگا

دل میں تیرے درد کی لے ہے کہ نہیں — کردار میں ملتی ہے کوئی شے کہ نہیں
ہے حب علیؑ سفینہ نوحؑ مگر — تیری بھی سفینہ میں جگہ ہے کہ نہیں

____ نجم ____

شیر خدا کی شان میں نذرانہ عقیدت از افسر عباس

زباں پہ حسنِ حقیقت کا اعتراف نہیں — حجابِ دیدہ و دل کا غبار صاف نہیں
بدن پہ جامۂ احرام دل میں بغضِ علیؑ — تیرے نصیب کا چکر ہے یہ طواف نہیں

*****

رک گیا رو داد و صاف جلی کہتے ہوئے — کیوں جھجکتا ہے ولی کو تو ولی کہتے ہوئے
جب اسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے تو پھر — موت کیوں آتی ہے تجھ کو یا علیؑ کہتے ہوئے

●●●●●

نگاہ جس کی وسیع و بلند ہوتی ہے — فقط اسی کی طلب بہرہ مند ہوتی ہے
دل نجس میں سمائی کبھی نہ حب علیؑ — کہ یہ بہت ہی نفاست پسند ہوتی ہے

*****

دل ان کا مقابل کی طرف بڑھتا تھا — اور جوشِ عقیدت کا اسے چڑھتا تھا
جب سامنے آتا تھا علیؑ کے قرآں — معلوم نہیں کون کسے پڑھتا تھا

●●●●●

متاعِ شوق کو خود سے جدا نہیں کرتا — وہ اپنے دل پہ کبھی یہ جفا نہیں کرتا
علیؑ کا عشق اک ایسی نماز ہے جس کو — قضا کے وقت بھی مومن قضا نہیں کرتا

*****

علیؑ مرتضےٰ کا جس کو دیوانہ سمجھتا ہوں — اسی کو عاقل و ہشیار و فرزانہ سمجھتا ہوں
مئے حب علیؑ کا جس کو مستانہ سمجھتا ہوں — اسے دنیا و مافیہا سے بیگانہ سمجھتا ہوں
جو خاکی ہو میں اس کو نائب نوری نہیں کہتا — فسانے کو حقیقت سے جدا گانہ سمجھتا ہوں
مصیبت میں جو کام آئے اسے کہتا ہوں میں اپنا — جو تنہا چھوڑ جائے اس کو بیگانہ سمجھتا ہوں
جو پیغمبر کے بدلے سو گیا تیغوں کی چھاؤں میں — اسے شمع رسالتؐ کا میں پروانہ سمجھتا ہوں
علیؑ مرتضےٰ کے ذکر سے زینت نہ ہو جس کی — میں ایسی ہر بھری محفل کو ویرانہ سمجھتا ہوں
وصیِ مصطفےٰ کے حسن عالم تاب کا افسر
جو دیوانہ نہیں میں اس کو دیوانہ سمجھتا ہوں

****

نہ گدا گری نہ تونگری نہ سکندری نہ قلندری — ہے عزیز مجھ کو جہاں میں فقط اک فریضۂ قنبری
میں خلوص قلب و نگاہ سے ہوں فدائے عظمت مرتضےٰ — میرے چاکروں میں ہے قیصری میری ٹھوکروں میں سکندری

****

تجھے اے علیؑ کے دشمن کوئی فائدہ نہ دے گا — یہ قیام آخر شب یہ سجود صبح گاہی
جسے منتخب کرے حق وہی جانشین جائز — کہ نیابت محمدؐ ہے عطیۂ الٰہی

●●●●●●●●

خورشید سے ذرہ تک مہتاب سے تا ماہی — حیدرؑ کی وزارت ہے احمد کی شہنشاہی
ہے جس کے مقدر میں کج بینی و گمراہی — لاحق ہے اسی دل کو بغضِ اسد اللہی
مخلوق نہیں چنتی خالق کا نمائندہ — مانگے سے نہیں ملتے اوصاف یداللہی
خاصانِ الٰہی کی منزل ہے بہت اعلیٰ — رہ جاتا ہے رستے میں جبریل سا ہمراہی

*****

میرے حدود معرفت میرے وسائل شرف — کرب و بلا و سامرہ مشہد و یثرب و نجف
نوح سے ہے بلند تر مرتبہ ابوالحسن — ان کے پسر ہیں باشرف ان کا پسر تھا ناخلاف

●●●●●

لب واعظ پہ ہے العظمۃ للہ کا نعرہ — مگر دل میں بتانِ شیطنت کا رقص جاری ہے
تجھے اے دشمن حق ہادیِ امت سے کیا نسبت — وہ عرشی ہے تو فرشی ہے وہ نوری ہے تو ناری ہے
کرم فرما ہمارا ہے قسیم نار و الجنۃ
اسی باعث تو ہم کہتے ہیں کہ جنت ہماری ہے

*****

جو مشکلاتِ رسالت کا کارساز نہیں — وہ فرد شاں نیابت سے سرفراز نہیں
کلام پاک میں جس کا کوئی جواز نہیں — قسم خدا کی وہ قول شہ حجاز نہیں
خلیفہ ساز خلیفہ سے گر نہیں بہتر
تو پھر خدا کی قسم وہ خلیفہ ساز نہیں

●●●●●

مولا میں انہی کو تو سمجھتا ہوں جہاں میں — جن کا تیرے آقا کو ہے اقرار غلامی
بے مثل تھی بے مثل ہے بے مثل رہے گی — پیغمبر اسلام کی شائستہ کلامی

○○○○○

جو آشنائے مقام ابوتراب نہیں — حقیقتوں کی تحمل کی اس کو تاب نہیں
عطا کیا ہے خدا نے علیؑ کو ذوق نظر — یہ علم وہ ہے جو ممنون اکتساب نہیں
امام کیوں نہ لٹائے کمال کے گوہر
کہ وہ علوم کا گرداب ہے سراب نہیں

*****

میں سجدہ ریز باب علم ہوں میری نگاہوں میں — نہیں جچتا مقام رازی و سینا و فارابی
در علم خدا سے دور رہنے کا نتیجہ ہے — زمانے میں حقیقت آشنا ذہنوں کے کمیابی

●●●●●

دیگر شعراء کے کلام

اک نظر ظاہر کی دل کی ترجماں ہوتی ہے ایک — بات اک رہتی ہے مخفی داستاں ہوتی ہے ایک

یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

*****

منکرین کا دل لبھانا پڑے گا — علیؑ کا قصیدہ سنانا پڑے گا — جو ہونا ہے شامل ہماری خوشی میں — جدارہ حرم مسکرانا پڑے گا
چلو ہو تو کچھ جنتیں ساتھ رکھ لو — فقیروں کو دینا دلانا پڑے گا — عجب شان سے ہوگی معراج حیدرؑ — نہ جانا پڑے گا نہ آنا پڑے
بچانا ہوا گر دین حق شام ہجرت — علیؑ کو پیمبرؐ بنانا پڑے گا — سوئے خلد کیا سوچ کر آرہے ہو — یہاں داغ ماتم دکھانا پڑے
مجھے بے سہارا سمجھتی ہے دنیا — سر و تن اب علیؑ کو بلانا پڑے گا

سنعر — ازمدینہ منورہ — ۱۱ فروری ۲۰۰۰ء

مولا ہے تو امیر ہے تو مرتضےٰ ہے تو — اللہ گواہ ہے کہ شیر خدا ہے تو
قرباں ہو میری جاں اے شاہ لافتیٰ — سب مشکلوں کا حل ہے کہ مشکل کشا ہے تو

*****

یہ کون سی جناب ہے — بلا کی آب و تاب ہے — اجل بھی آب آب ہے — حرم کا آفتاب ہے
جوان بے نظیر ہے — یہ قدسیوں کا پیر ہے — امیر کیا امیر ہے — نبیؐ کا یہ وزیر ہے
خدا کا انتخاب ہے — یہی تو بو تراب ہے

سنعر — ۱۵ فروری ۲۰۰۰ء

مولود جو وہاں حکم قدر سے پایا — کعبے نے شرف علیؑ کے در سے پایا
ہاتھوں پہ لے نبیؐ یہ کہتے نکلے — لو ہم نے وصی خدا کے گھر سے پایا

*****

جبرائیل نے دیکھا تھا جو نارا پہلے — اس سے بھی تھا امام ہمارا پہلے
آئے جو برائے سیر دنیا میں علیؑ — اللہ نے اپنے گھر میں اتارا پہلے

●●●●●

کہنے سے اذاں کے دین سب ملتا ہے — پر نام علی نہ لو تو کب ملتا ہے
اعداد محمدؐ و علیؑ کو گن لو — یہ دونوں جو باہم ہوں تو رب ملتا ہے

*****

بن بن کے ہزار بار آئی دنیا — پر چشم علیؑ میں نہ سمائی دنیا
جتنا کہ اٹھایا در خیبر کو بلند — نظروں سے اسی قدر گرائی دنیا

OOOOO

قطرے کو علیؑ چاہیں تو دریا کر دیں — ادنیٰ پہ کریں مہر تو اعلیٰ کر دیں
نسخہ کیسا مزاج کہتے ہیں کسے — بیمار کو چاہیں تو مسیحا کر دیں

*****

پتھر پہ علم دین کا گاڑا کس نے — للکار کے مرحب کو پچھاڑا کس نے
اصحاب پیمبر تو سب ہی تھے موجود — بولو بولو در خیبر کو اکھاڑا کس نے

*****

نذرانہ امیر المومنینؑ (رباعیات)

خلوص دل سے علیؑ کا جو نام لیتا ہے — وہی تو لذت عمر دوام لیتا ہے
علیؑ کا نام ہے وجہ سکوں قلب و جگر — علیؑ کا نام تو گرتوں کو تھام لیتا ہے

بلغ کا تاج سر پہ ہے امت کا شاہ ہے
بیعت علیؑ کی سب نے کی بخا گواہ ہے

*****

سلماںؑ سے پوچھئے نہ ابو ذرؓ سے پوچھئے — کعبے میں جو کھلا تھا نہ اس در سے پوچھئے
گیتی میں خود رسولؐ سے بعد ان کے عرش پر — رتبہ علیؑ کا خالق اکبر سے پوچھئے

خیبر میں ہے یہ دھوم کہ جرار آیا — افواج محمدؐ کا علمدار آیا
فی النار ہوا کفر تو کافر فرار — میدان میں جب حیدرؑ کرار آیا

اے دوست چھوڑ دشمن آل عباؑ کا ہاتھ — وہ ہاتھ جو ہے مکر و فریب و ریاء کا ہاتھ
آ میں بتاؤں ڈھونڈنے والے بغور سن — مشکل پڑے تو تھام لے مشکل کشاؑ کا ہاتھ

میں کیا بتاؤں علیؑ کو کدھر کدھر دیکھا — جدھر جدھر بھی نظر کی ادھر ادھر دیکھا
زمیں پر یہ علیؑ عرش پر علی العظیم — علیؑ علیؑ نظر آئے جدھر جدھر دیکھا

تجھ کو ملا رسول کا بستر جو یا علیؑ — تیری حیات مل گئی حق کی حیات میں
ہجرت کی شب تھی طالع اسلام کی سحر — دین خدا کے پھر گئے دن ایک رات میں

نبوت ان کی امامت ان کی ازل کے دن سے ملی جلی ہے — خدا کے اک نور کے ٹکڑے کوئی نبی ہے کوئی ولی ہے
نبیؐ نہ ایسا ہوا نہ ہوگا نہ ایسا پایا وصیؑ کسی نے — فلک پہ ذکر علیؑ علیؑ ہے زمیں پہ ذکر علیؑ علیؑ ہے

داماد رسول کی شہادت ہے آج — معصوموں پہ فاطمہؑ کے آفت ہے آج
اس ماہ میں آقا کو تمہارے مارا — خاتون قیامت پہ قیامت ہے آج

اے مومنو لازم ہے تمہیں شور و شین — ماہ رمضاں میں ہوئی بنت زہرا بے چین
اس ماہ میں بے پدر ہوئے ہیں حسنینؑ — جنت میں تڑپتے ہیں رسول الثقلینؐ

بیٹھا ہے مشکلات کے رستے پہ ہار کے — او بد نصیب دیکھ علیؑ کو پکار کے
ہے بستر رسولؐ پہ حیدرؑ یہ کب کھلا — انگڑائی جب کہ لی شب ہجرت گزار کے
مرحب کا قتل بھی کوئی خیبر میں قتل تھا — پھینکا تھا ذوالفقار کا صدقہ اتار کے
خیبر کے در نے کھل کے اشارہ یہ کر دیا — مظہر یہی ہیں قوت پروردگار کے

آئے علیؑ تو کعبہ کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

****

اصحاب نے پوچھا جو نبیؐ کو دیکھا — معراج میں حضرتؐ نے کس کو دیکھا
کہنے لگے مسکرا کے محبوبِ خدا — واللہ جہاں دیکھا علیؑ کو دیکھا

*****

کعبہ کو یداللہ نے آباد کیا — بت توڑ کے مصطفےٰ کا دل شاد کیا — اللہ رے جلال اسم اعلائے علیؑ — اصنام کو اس نام نے برباد کیا

*****

دیدار دم نزع دکھاتے ہیں علیؑ — ایذا سے محبوں کو بچاتے ہیں علیؑ — منظور ہے شیعوں پہ نہ ہو سختیِ موت — پہلے ملک الموت سے آتے ہیں علیؑ

محبوبِ خدا کا جانشیں حیدر ہے — قندیل سرہ عرشِ بریں حیدرؑ ہے — رکھے کعبہ میں یا اس دوسرداش نبیؐ — لو مہر نبوت کا نگیں حیدرؑ ہے

؟؟؟؟؟؟

منتظم کعبہ کا آ پہنچا صفائی کے لئے — اے بتو اب اور گھر ڈھونڈو خدائی کے لئے
آئے کعبہ کی زمیں پہ جب سے حیدرؑ کے قدم — جائے سجدہ بن گئی ساری خدائی کے لئے
چیرتے ہیں قلعہ اژدر کو جھولے میں علیؑ — آج پہلی مشق ہے خیبر کشائی کے لئے
دو کیا مرحب کو حیدرؑ نے تو بولی ذوالفقار
ہاتھ ایسا چاہیئے تیغ آزمائی کے لئے

*****

بن بس کے ہزار بار آئی دنیا — پر چشم علیؑ میں نہ سمائی دنیا — جتنا کہ اٹھایا در خیبر کو بلند — نظروں سے اسی قدر گرائی دنیا

—دبیر—

سب کے در دولت سے تم آکر اہ کرو — ہاں گھر میں در علوم کے راہ کرو — کعبہ در حیدرؑ ہے نہ ششدر ہو دبیر — جاؤ بیٹھو بھی اللہ اللہ کرو

—دبیر—

رہ جاتا ہوں انگشت بدنداں ہو کر — حیدرؑ کو کہا ابر سخنداں ہو کر — مانا کہ گہر بخش ہے نیساں بھی مگر — وہ تنا ہے رو رو کے یہ خنداں ہو کر

—دبیر—

جبریلؑ نے دیکھا تھا جو نارا پہلے — اس سے بھی تھا امام ہمارا پہلے — آئے جو برائے سیر دنیا میں علیؑ — اللہ نے اپنے گھر اتارا پہلے

—دبیر—

کہنے سے اذاں کے دین سب ملتا ہے — پر نام علیؑ نہ لو تو کب ملتا ہے — اعداد محمدؐ و علیؑ کو گن لو — یہ دونوں جو باہم ہوں تو رب ملتا ہے

—دبیر—

حیدرؑ کو جو خالق کا ولی کہتا ہے — شاباش قدیرہ ازلی کہتا ہے — کہتے ہیں نصیری تو علیؑ کو اللہ — بندہ اللہ کو علیؑ کہتا ہے

—دبیر—

کعبہ کا نشاں علیؑ کے گھر سے پایا — معدن ایماں کا اس گہر سے پایا — پہلے تو علی ملے خدا کے گھر سے — پھر ہم نے خدا کو ان کے گھر سے پایا

—دبیر—

خورشید سر شام کہاں جاتا ہے — روشن ہے دبیر پر جہاں جاتا ہے — مغرب ہی کی جانب تو ہے قبر حیدرؑ — یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

تاریخ خونِ شاہ چھپائے تو کس طرح — یہ نقش رکھ گئی ہے جو زینبؑ ابھار کے
لیلی کے دل کو دیکھ رہے ہیں شہ زمن — اکبرؑ کو رن میں بھیجا ہے گیسو سنوار کے
اصغرؑ جگر کو تھام کے روتی ہے فوج شام — تم تیر کھا کے آئے ہو یا تیر مار کے

اکبر تمہارا باغ جوانی اجڑ گیا — لیلی نے چار دن بھی نہ دیکھے بہار کے
روباہ جنگ عونؑ و محمدؑ یہ کہتے تھے — یہ شیر جانے چھوٹ گئے کس کچھار سے
تاریکیاں یہ شام غریباں کی اے قمر
تارے بھی چھپ گئے فلک کج مدار کے

علیؑ نے کر دیا ثابت کہ حیدرؑ ایسے ہوتے ہیں — بہادر ایسے ہوتے ہیں دلاور ایسے ہوتے ہیں
وہی عادت وہی جرات وہی قدرت وہی حکمت — پیمبر کے وصی بعد از پیمبر ایسے ہوتے ہیں

وہ کون دوش نبی پہ دیکھو قدم رکھے مسکرا رہا ہے
ابھر کے مہر رسول بولی علیؑ علیؑ ہے علیؑ علیؑ ہے

کونین پہ روشن ہے کمال حیدرؑ — ہے کون شجاعت میں مثال حیدرؑ
اک انگلی سے چاہیں تو الٹ دیں کونین — خالق کا اجلال ہے جلال حیدرؑ

ذکر علیؑ ہر ذکر سے اعلیٰ دیکھا — اسی بول کو ہر بول سے بالا دیکھا
ہم نے تو اسی ذکر سے اے نور — سو بار اندھیرے میں اجالا دیکھا

جو علیؑ کا غلام ہو جائے — خلد اس کا مقام ہو جائے — یا علیؑ یا علیؑ ہی کرتے رہو — صبح ہو جائے شام ہو جائے
اے خدا انکے ذکر کے صدقے — زندگی کو دوام ہو جائے — جو بھی حیدرؑ کے نام پر ہو فدا — میرا ان پر سلام ہو جائے
ذرہ خورشید کی طرح چمکے — ان کا جب فیض عام ہو جائے — اے خدا ان کے ذکر کے صدقے — زندگی کو دوام ہو جائے

علیؑ سے پیار کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولا — ہمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولا
در شاہ نجف کو چھوڑ دیں جنت کے بدلے میں — یہ سودا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولا

علیؑ کا مد مقابل کہاں سے لاؤ گے — زمیں سے لاؤ گے یا آسماں سے لاؤ گے
رسولؐ عالم انساں میں سب سے افضل ہیں — خدا خدا ہے اگر لامکاں سے لاؤ گے
سوا دو کے نہیں تیسرا کوئی بہتر
وہ پست ہو گا جسے درمیاں سے لاؤ گے

●●●●●

چمکتا ہے کہاں افلاک پر مہر مبیں ایسا　　کہاں ہوگا ولایت کی انگوٹھی میں نگیں ایسا
خدا محفوظ رکھے چشم بد سے حسن حیدرؑ کو　　بڑی مشکل سے پایا ہے نبی نے جانشیں ایسا

****

ہے افسر دیں تاج سکندر حیدرؑ　　اور بعد نبیؐ سب سے ہیں بہتر حیدرؑ
ہے تجھ سے دعا میری اے رب غفور　　جاری ہو میری زباں پہ حیدرؑ حیدرؑ

رک گیا کیوں روداد اوصاف جلی کہتے ہوئے　　کیوں تجھ کتا ہے ولی کو تو ولی کہتے ہوئے
جب اسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے تو پھر　　موت کیوں آتی ہے تجھ کو یا علیؑ کہتے ہوئے

*****

زباں پہ اصل حقیقت کا اعتراف نہیں　　ذرا بھی دیدہ و دل کا غبار صاف نہیں
بدن پہ جامہ احرام دل میں بغض علیؑ　　تیرے نصیب کا چکر ہے یہ طواف نہیں

●●●●●

علی سے اگر لو لگائی نہیں　　تیرے حق میں ناصح بھلائی نہیں　　علیؑ کی محبت نبیؐ کی محبت　　علیؑ اور نبیؐ میں جدائی نہیں

****

جھوم اٹھے کون و مکاں کس کی یہ انگڑائی ہے　　کون آیا جو محبت کی فضا چھائی ہے
کل تلک یہ بھی تھا خاموش محمدؐ کی طرح　　آج کعبے کے بھی ہونٹوں پہ ہنسی آئی ہے

●●●●●

وہ کب ہیں گردش دوراں سے ہارنے والے　　قدم قدم پہ علیؑ کو پکارنے والے
ہماری سمت بھی ہو جائے اک نگاہ کرم　　نبیؐ کے دین کی قسمت سنوارنے والے

*****

جو بھی مشکل کشا سے جلتا ہے　　اسکا مشکل سے دم نکلتا ہے　　رات بھر جاگے کل علم کے لئے　　آج چھونے سے دم نکلتا ہے

●●●●●●●●●●●●

یکتا ہے جو مداح مدام اس کا ہوں　　واحد ہے جو عبد نیک نام اس کا ہوں
پوچھیں گے نکیرین تو کہہ دوں گا انہیں　　قنبر کا جو مولا ہے غلام اس کا ہوں

*****

کریں گے جب کہ نکیرین آ کے مجھ سے کلام　　کہ کون رب ہے تیرا کون نبی و امام
کہونگا رب ہے میرا ذوالجلال والاکرام　　محمدؐ عربی ہے میرے نبیؐ کا نام
علیؑ امام من است و من غلام علیؑ
ہزار جان گرامی فدائے نام علیؑ

*****

جو رتبہ احمدؐ کے وصی کا دیکھا　　ہم نے نہیں یہ رتبہ کسی کا دیکھا　　کہتے ہیں نبیؐ جب ہوئی معراج مجھے　　پہنچا جو وہاں ہاتھ علیؑ کا دیکھا

●●●●●

ہم ہیں حیدرؑ کے پرستار بتا دو انکو　　جس سے بھن جائے کلیجہ وہ سزا دو ان کو
گر منافق کو اٹھانا ہے بھری محفل سے　　مدحت حیدرؑ کرار سنا دو ان کو

*****

کسی کو ننگ پاک باز دتنا ہے　　کسی کو نعمت عمر دراز دتنا ہے
بطور خاص مگر جس پہ مہرباں ہو خدا　　علیؑ کے عشق سے اس کو نواز دتنا ہے

****

زباں سے نام شہ ذوالفقار لیتا ہوں　　نبیؐ کا اسم حسیں بار بار لیتا ہوں
کسی بلا کا ہو جیسے ہی سامنا افسر　　میں اپنے مولا کو فوراً پکار لیتا ہوں

در جناں پہ بھی حکم امام چلتا ہے　　ان ہی کے فیض سے سارا نظام چلتا ہے
وہ لکھ کے دیں گے تو جنت میں داخلہ ہوگا　　وہاں بھی ان کی سفارش سے کام چلتا ہے

*****

نہ باغ دولت و ثروت کی سیر مانگتا ہوں　　نہ مملکت کوئی مانند غیر مانگتا ہوں
شہ نجف میں تیری بارگاہ عالی سے　　بس اپنے حسن عقیدت کی خیر مانگتا ہوں

*****

نہ تخت رکھتے ہیں کوئی نہ تاج رکھتے ہیں　　وقار حق کی مگر پھر بھی لاج رکھتے ہیں
جو خسروان جہاں کو نصیب ہو نہ سکا　　قلندران علیؑ وہ مزاج رکھتے ہیں

●●●●●

فضائے گلشن جنت کی سیر چاہتا ہے　　اور احترام علیؑ کے بغیر چاہتا ہے
علاج کر لے کچھ اپنی شر پسندی کا　　بروز حشر اگر اپنی خیر چاہتا ہے

*****

دست نبیؐ و شیر خدا یا علیؑ مدد　　انسانیت کے رہنما یا علیؑ مدد　　ہم نے کہا تو مورد الزام ہو گئے　　خیبر میں خود نبیؐ نے کہا یا علیؑ مدد

*****

دل کو جان چمن پہ وار کے دیکھ　　پھر سے آئیں گے دن بہار کے دیکھ　　دور ہوویں گی مشکلیں ساری　　پھر علیؑ کو ذرا پکار کے دیکھ

*****

حالت عجب تھی خانہء رب جلیل کی　　یعنی کہ پھل نہ لائی تھی محنت خلیل کی
حاجت نہیں یہاں کسی لمبی دلیل کی　　آمد ہوئی خدا و نبیؐ کے وکیل کی
آئے علیؑ تو کعبہ کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

●●●●●

جس کو اللہ بنائے وہ ولی بنتا ہے　　مظہر شان خدا شیر جلی بنتا ہے
بکھرے ہوئے اوصاف نبیوں کے تمام　　یکجا کئے جائیں تو علیؑ بنتا ہے

*****

ساقی ماہوش مہ خم غدیر لا　　مومن کو جو بناتی ہے روش ضمیر لا　　جسکو کہیں ولائے جناب امیرؑ لا
ہم کو نہ محتسب نہ شیخ جی کا ڈر　　ہم پینے والے ہیں اسے مسجد میں بیٹھ کر　　پگڑی اچھالیں شیخ کی ڈالے جو بد نظر
واعظ کی روک تھام کا ہم پر نہیں اثر　　دیرینہ ایک رسم بچالا رہے ہیں ہم　　روز ازل سے پیتے چلے آرہے ہیں ہم

یا علیؑ مظہر آیات تجھے جان گئے　　حد سے جو گزرے نصیری تو خدا مان گئے
لاکھ ڈالے تیری تصویر پہ تیرے پردے　　پھر بھی پہچاننے والے تجھے پہچان گئے

●●●●●

زندگی بھر کی کمائی چھین لی　　سب تمہاری خود نمائی چھین لی　　قابل صد حیف ہے اے بتو　　ایک بندے نے خدائی چھین لی

★★★★★

مصطفےٰ لرننگ سٹی ہیں اور حیدر گیٹ ہیں　　اس سے وابستہ پیام کبریا کا فیٹ ہے
لب پہ ہو نام علیؑ اور دل میں بغض پنجتن
وہ اور بجنل ہو نہیں سکتا ڈوپلیکیٹ ہے

شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار　　لافتیٰ الا علیؑ لاسیف الاذوالفقار
اسلحے کے ساتھ ایک لائسنس چاہیئے　　کیا ملا کسکو ملا یہ سب ہوا اس سے آشکار
آئی قدرت کی صدا لائسنس پڑھو جبرائیل
لافتی الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

★★★★★

کشتی دین کی پتوار سنبھالی جائے　　بت پرستی سے مخلوق بچالی جائے
آؤ کعبے میں ہوا حکم علیؑ کی ماں کو　　یہ نہیں مادر عیسیٰ کہ نکالی جائے

●●●●●

بھر بھر کے جام الفت حیدرؑ پیا کرو　　مشکل پڑے تو نام علیؑ کا لیا کرو
گر چاہتے ہو خلد میں اونچا ملے مقام　　زہراؑ کے دشمنوں پہ تبرا کیا کرو

معراج عبادت کی طرف بڑھتا ہوں　　جبریل کے ساتھ عرش پہ چڑھتا ہوں
پاتا ہوں نبیؐ کی ہم زبانی کا شرف　　جس وقت کہ میں نادِ علیؑ پڑھتا ہوں

★★★★★

بندہ کوئی اسرار خدا کیا جانے　　طاعت واجب ہے دل سے اتنا جانے　　اللہ و محمدؐ و علیؑ ہیں مولا　　مولا مولا کا فرق مولا جانے

●●●●●●●●●●●●●

پہلے یہ مان لے کہ ہیں مشکل کشا علیؑ　　پھر دیکھ تیرے واسطے کرتے ہیں کیا علیؑ
ہماری ٹوٹل جاتی ہیں ساری مصیبتیں　　جب ہم کبھی خلوص سے کہتے ہیں یا علیؑ

★★★★★

نبیؐ آئے ولی آئے کوئی ان کے وصی آئے　　خدا کے نیک بندے جس قدر آئے سبھی آئے
مگر ہر آنے والا اپنے اپنے گھر سے آیا ہے　　خدائے لم یزل کے گھر سے آئے تو علیؑ آئے

★★★★★

معراج میں گر حیدر کرارؑ کی ذات نہ ہوتی　　طالب سے کبھی مطلوب کی بات نہ ہوتی
خالق کی زباں بنتے نہ گر حیدر کرارؑ　　ہو جاتی ملاقات مگر بات نہ ہوتی

●●●●●

قدرت کا جو کاتب ہے علیؑ شیر خدا ہے　　روشن ہے زمانے پہ علیؑ دست خدا ہے
دونوں جہاں میں یہی مختار کار ہے　　حق سے نہ یہ جدا ہے نہ حق اس سے جدا ہے

★★★★★

خورشید سر شام کہاں جاتا ہے　　روشن ہے دبیر پر جہاں جاتا ہے
مغرب ہی کی جانب ہے قبر حیدرؑ　　یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

●●●●●

سرور ہیں شہر علم علیؑ اس کا باب ہے　　حیدرؑ فضیلتوں کی مکمل کتاب ہے
قیصر جس انجمن میں ہو علیؑ کا تذکرہ　　اس انجمن میں سانس بھی لینا ثواب ہے

★★★★★

تخیل سے بھی بڑھ کر ہے بڑائی میرے کی　　میاں محتاج ہے ساری خدائی میرے مولا کی
جہاں سے رزق بندوں کو خدا تقسیم کرتا ہے　　وہاں پر بھی نظر آئی کلائی میرے مولا کی

●●●●●

قطرے کو علیؑ چاہیں تو دریا کر دیں　　ادنےٰ پہ کریں مہر تو اعلیٰ کر دیں
نسخہ کیسا مزاج کہتے ہیں کسے　　بیمار کو چاہیں تو مسیحا کر دیں

★★★★★

نور حق شان خدا وجہ خدا عین خدا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم تھے موجود خدائی میں ازل سے پہلے　　ہاتھ درکار تھا صناع قدرت کے لئے
اپنے اوصاف سے وحدت نے سنوارا تم کو　　ایک مظہر کی ضرورت جو تھی وحدت کے لئے
راز کیا ہے کچھ میں نہیں آتا کچھ بھی　　نہ جدا تم ہو خدا سے نہ خدا تم سے جدا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

ذات واجب سے ہے ماخوذ تمہاری ہستی　　نور واحد کی تجلی ہوئی ظاہر تم سے
خالق و مالک کونین کا منشا ہو تم　　ان کا ہر حکم ہوا دہر میں صادر تم سے
مظہر کن فیکوں پردہ راز وحدت　　تم کو بندہ میں کہوں یا کہہ دوں تم ہی کو میں خدا

یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم ہی غربت میں ہوئے حضرت آدمؑ کے کفیل — حصرت نوحؑ کی کشتی کو بچایا تم نے
تم نے آتش کو براھیمؑ پہ گلزار کیا — موت کے پنجے سے یونسؑ کو چھڑایا تم نے
انبیاؑ کہتے ہیں کچھ کہتی ہے مخلوق کچھ اور — ناخدا کہتا ہے کوئی، کوئی کہتا ہے خدا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم ہی اعلان نبوت کی تھے شرط اول — تم سے تھا احمدؐ مرسل کی نبوت کا بھرم
دوش سدرا پہ قدم رکھے محمدؐ نے مگر — تم وہ ہو جس نے رکھے دوش محمدؐ پہ قدم
علم کہتا ہے نبوت پہ نہیں تم فائز — عقل کہتی ہے نبوت سے ہو درجے میں سوا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم وہ ہو جس کے اشارے کا ہے تابع خورشید — در پہ واللہ تمہارے ہی ستارا اترا
وہ تمہارا ہی تو ہے نفس کہ جس کی خاطر — اپنی مرضی کو بھی خالق نے تمہیں سونپ دیا
سوچتا ہوں کہ خدائی میں رہا کیا باقی — تم ہی مرضی ہو خدا کی تم ہی ہو نفس خدا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

عبد ہو کر بھی ہو تم مظہر ذات باری — ہوئے واجب کا گماں جس پہ وہ امکان ہو تم
انبیاؑ سارے ہیں تعمیل مشیت کے لئے — حق ہے شاھد کہ مشیت کا تو ارمان ہو تم
جانے کیا ربط ہے دراصل خدا سے تم کو — آج تک گھر میں خدا کے کوئی پیدا نہ ہوا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم ہو صناعی خلاق دو عالم کا غرور — ناخدائی پہ تمہاری ہے خدائی کو بھی ناز
نازش لہجہ قرآں ہے تمہارا لہجہ — حق کی آواز ہے واللہ تمہاری آواز
کہتے ہیں احمد مختارؐ کہ معراج کی شب — عرش کے پردے سے آتی تھی تمہاری ہی صدا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

زندگی بھر کی کمائی چھین لی — سب تمہاری رخ دو نمائی چھین لی
قابل صد حیف ہے یہ اے بتو — ایک بندے نے خدائی چھین لی

*****

یا علیؑ مظہر آیات تجھے جان گئے — حد سے جو گزرے نصیری تو خدا مان گئے
لاکھ ڈالے تیری تصویر پہ تہرے پردے — پھر بھی پہچاننے والے تجھے پہچان گئے

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچوں تن
محمدؐ ، علی ، فاطمہؑ ، حسینؑ ، حسنؑ

نور حیدرؑ کو یہاں نور جلی کہنے لگے — جو ولا رکھتے تھے وہ بھی حق کا ولی کہنے لگے
کہہ رہے تھے جو بدعت ان پہ حیرت ہے ہمیں — مشکلوں میں پڑ کے وہ بھی یا علیؑ کہنے لگے

*****

ساقی ماہوش مہ خم غدیر لا — پی کر جسے جواں ہو ہر مرد و پیر لا
مومن کو جو بناتی ہے روشن ضمیر لا — جس کو کہیں ولائے جناب امیرؑ لا
ہم کو نہ محتسب شیخ جی کا ڈر — ہم پینے والے ہیں اسے مسجد میں بیٹھ کر
پگڑی اچھالیں شیخ کی ڈالے جو بد نظر — واعظ کی روک تھام کا ہم پر نہیں اثر
دیرینہ ایک رسم بجالا رہے ہیں ہم
روز ازل سے پیتے چلے آ رہے ہیں ہم

*****

ازل میں مانگنے والے بھی تھے اور دینے والا بھی — کسی نے مال و زر مانگا کسی نے کیمیا لے لی
میرا مقسوم سوچا ہی کیا مانگوں تو کیا مانگوں — عقیدت نے بڑھا کر ہاتھ خاک کربلا لے لی

*****

خرد کے باغ کی چن لی کلی کلی میں نے — بجایا دین کا ڈنکا گلی گلی میں نے
قدم قدم پہ پکارا علیؑ علیؑ میں نے — سنیں زمانے کی باتیں بری بھلی میں نے
نہ چھوڑا ہاتھ سے پردامن علیؑ میں نے — ہر اک سوال کا لب پر میرے جواب رہا
میں امتحان محبت میں کامیاب رہا

●●●●●

محسن نقوی — ہیبت مناد علیؑ میں یہ قرینہ دیکھا — رقص کرتے ہوئے خشکی پہ سفینہ دیکھا
جب بھی مشکل میں لیا نام علیؑ گھبرا کر
میں نے مشکل کی جبیں پہ پسینہ دیکھا

****

مرتبہ رتبہ شناسوں کا ولی تک پہنچا — اس کو مل گئے محمدؐ جو علیؑ تک پہنچا
بو ترابی ہوں زمیں نے میری جھولی بھر دی — جب میرا دست دعا ناد علی تک پہنچا

(محسن ــــــ نقوی ــــــ اوپر والی رباعیاں)

کعبے کی حرمتوں میں اجالا علیؑ سے ہے — یعنی خدا کے گھر میں اجالا علیؑ سے ہے
اس کو بھی شرک کہہ دو وسیلے کے منکرو — خیرات مانگتا جو فرشتہ علیؑ سے ہے
آکر در علیؑ پہ ستارہ یہ کہہ گیا
روشن مقدروں کا ستارہ علیؑ سے ہے

*****

سفر ــــ ۲۲ ستمبر ۱۹۹۹ء ــــ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیاں جو اوسط صاحب نے ایک مجلس میں پڑھی

کربلا رکھتے ہیں ہم باغِ ارم رکھتے ہیں ہم
دو جہاں کی نعمتیں سُن لیں بہم رکھتے ہیں ہم
راہِ حق میں اس لئے ٹھوکر کبھی کھاتے نہیں
یا علیؑ کہتے ہیں پہلے پھر قدم رکھتے ہیں ہم

میدانِ غدیر تو بتا کیا ہے علیؑ — اتنا مجمع ہے اس میں تنہا ہے علیؑ
اے معنیٔ مولا میں الجھنے والو — جو تم نہیں بن سکتے وہ مولا ہے علیؑ

علیؑ کا خانۂ حق میں قیام ہے کہ نہیں — بتوں کا درہم و برہم نظام ہے کہ نہیں
ارے خدا کے بعد محمدؐ کا نام ہے کہ نہیں — علیؑ وصیِ رسولؐ انام ہے کہ نہیں
جہاں علیؑ کی ولادت ہوئی مسلمانو — بتاؤ سجدہ گاہِ خاص و عام ہے کہ نہیں
خدا کے گھر میں ذرا آ کے دیکھ لے دنیا
نبیؐ کے دوش پہ میرا امام ہے کہ نہیں

اکبرؑ نے کہا بابا عبث روتے ہو — زخمی مجھے دیکھ کے جاں کھوتے ہو
فرمایا کہ کس طرح نہ روؤں بیٹا — اٹھارہ برس پالا تھا جدا ہوتے ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انا مدینۃ العلم و علیؑ بابھا (حدیث رسولؐ)

(افسر عباس صاحب کلام)

جستجو دوست کی کرتے نہیں دشمن کی طرح
پیش پھولوں سے تو آتے نہیں آہن کی طرح
چھوڑ کر علم کا در نزدِ محمدؐ کیا تو
جائے گا توڑ کے دیوار ، نقب زن کی طرح

چہرہ فکر ونظر کی خوش جمالی دیکھ لی
دعویٰ حقانیت کی بے مثالی دیکھ لی
علم کا در چھوڑ کر بیٹھے ہیں بابِ جہل پر
ہم نے حضرت آپ کی روشن خیالی دیکھ لی

کہتا ہے کون منزلِ انوار آئے گی
ہر اک قدم پہ وادی پُرخار آئے گی
جو سوئے شہر جائے گا دروازہ چھوڑ کر
ہر بار اُس کے سامنے دیوار آئے گی

سوئے گورستاں رواں غم کا جنازہ ہوگیا
چہرہ ءہمت کو حاصل اور غازہ ہوگیا
حضرتِ افسر خدا محفوظ رکھے آپ کو
آپ کے اشعار سے ایمان تازہ ہوگیا

کرے جو ظلم وہ شاہی تجھے مبارک ہو
نشیبِ پست نگاہی تجھے مبارک ہو
علیؑ کے عشق کی راہِ ثواب سے ہے گریز
تو پھر عذاب الٰہی تجھے مبارک ہو

نبیؐ کی آل سے تو دل میں بیر رکھتا ہے
اور اس کے ساتھ غمِ عشق غیر رکھتا ہے
یہ شر پسندی مسلسل عزیز ہے تجھ کو
پھر اُس پہ حق سے تو امیدِ خیر رکھتا ہے

توہین جلوہ گاہ ءرسالت نہ کیجئے
ظلم وستم بنامِ عدالت نہ کیجئے
ہمکو ستا لیں جتنا ستا سکتے ہیں حضور
لیکن یزید کی تو وکالت نہ کیجئے

اپنی انا کی اتنی رعایت نہ کیجئے
بے جان فیصلوں کی حمایت نہ کیجئے
اپنا امام آپ بنا بیٹھے ہیں جناب
مذہب پہ اس قدر بھی عنایت نہ کیجئے

زندہ کو باتوں باتوں میں لاشہ بنا دیا
ماشہ کو تولہ تولے کو ماشہ بنا دیا
ہر گام پر بدل دیا اپنا اصول خود
مذہب کو مسخروں نے تماشہ بنا دیا

منکرِ مرتبہ حیدرِ کرارؑ بھی ہے
لئے سینے میں غم ءالفتِ فرار بھی ہے
مالکِ خلد سے رکھتا ہے عداوت دل میں
اور پھر اُس تو جنت کا طلبگار بھی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کلام افسر عباس ۔۔۔ الرسلہ ۔۔۔ سیدنزر عباس ۔ ۱۲۴ اگست ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انا مدینۃ العلم و علیؑ بابھا (حدیث رسولؐ)

(ظہور جارچوی صاحب کلام)

بغض کیوں اے حضور ہے در سے آنا جانا ضرور ہے در سے
اس کو دیتا ہے شہر علم پناہ ارتباط ظہور ہے در سے

صلی اللہ علیک یا علی

جو فیض پا رہا ہو شہر علم کے در سے وہ خیر خواہ بشر کیسے زیر ہو شر سے
جو اوج چاہتے ہیں ہر مقام پر اپنا بلند ہو نہ سکیں گے ظہورؔ حیدرؑ سے

صلی اللہ علیک یا علی

ولا کے خم کدے میں نعمتوں کی بارش ہے جمال مظہر معبود کی نمائش ہے
دل محبؑ ہوا روشن، جلا دل حاسد ظہور حیدر کرار کی یہ بخشش ہے

صلی اللہ علیک یا علی

جو شہر علوم خدا ہیں پیمبرؐ تو دروازہ شہر ہیں صرف حیدرؑ
سلام نبیؐ کو جو اک بار پہنچا علیؑ کی سلامی کو دو بار آیا

صلی اللہ علیک یا علی

رباعیات المرسلہ حسنین جعفری صاحب

علیؑ والے ہیں شہر علم کا ہم در بھی رکھتے ہیں
ہو خیبر سامنے تو فاتح ء خیبر بھی رکھتے ہیں
محمدؐ اور علیؑ شبیرؑ اور شبرؑ ۔ فاطمہ زہراؑ
ارے ہم پنجتن جیسے سپر پاور بھی رکھتے ہیں

صلی اللہ علیک یا علی

چپ تھے سرکار رسالتؐ ہمنوا کوئی نہ تھا
کس سے کہتے درد دل درد آشنا کوئی نہ تھا
اے ابو طالبؑ کے بیٹے زندہ و پائندہ باد
تو نہ ہوتا تو گواہ ء مصطفےؐ کوئی نہ تھا
کیوں چلے آتے ہیں سائل ایک فاقہ کش کے گھر
کیا مدینے بھر میں دروازہ کھلا کوئی نہ تھا
اے روایت کے اسیرو لو ذرا اس کی خبر
سب غنی تھے نام کے حاجت روا کوئی نہ تھا

صلی اللہ علیک یا علی

بشکریہ سید حسنین جعفری بزریعہ انٹرنیٹ میل مورخہ ۱۱ اکتوبر ۲۰۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انا مدینۃ العلم و علیؑ بابھا (حدیث رسولؐ)

(افسر عباس صاحب کلام)

جستجو دوست کی کرتے نہیں دشمن کی طرح
پیش پھولوں سے تو آتے نہیں آہن کی طرح
چھوڑ کر علم کا در نزدِ محمدؐ کیا تو
جائے گا توڑ کے دیوار ، نقب زن کی طرح

چہرہ فکر ونظر کی خوش جمالی دیکھ لی
دعویٰ حقانیت کی بے مثالی دیکھ لی
علم کا در چھوڑ کر بیٹھے ہیں بابِ جہل پر
ہم نے حضرت آپ کی روشن خیالی دیکھ لی

کہتا ہے کون منزلِ انوار آئے گی
ہر اک قدم پہ وادی پُر خار آئے گی
جو سوئے شہر جائے گا دروازہ چھوڑ کر
ہر بار اُس کے سامنے دیوار آئے گی

سوئے گورستاں رواں غم کا جنازہ ہوگیا
چہرہ ءہمت کو حاصل اور غازہ ہوگیا
حضرتِ افسر خدا محفوظ رکھے آپ کو
آپ کے اشعار سے ایمان تازہ ہوگیا

کرے جو ظلم وہ شاہی تجھے مبارک ہو
نشیبِ پست نگاہی تجھے مبارک ہو
علیؑ کے عشق کی راہِ ثواب سے ہے گریز
تو پھر عذاب الٰہی تجھے مبارک ہو

نبیؐ کی آل سے تو دل میں بیر رکھتا ہے
اور اس کے ساتھ غمِ عشق غیر رکھتا ہے
یہ شر پسندی مسلسل عزیز ہے تجھ کو
پھر اُس پہ حق سے تو امیدِ خیر رکھتا ہے

توہین جلوہ گاہ ءرسالت نہ کیجئے
ظلم وستم بنامِ عدالت نہ کیجئے
ہمکو ستا لیں جتنا ستا سکتے ہیں حضور
لیکن یزید کی تو وکالت نہ کیجئے

اپنی انا کی اتنی رعایت نہ کیجئے
بے جان فیصلوں کی حمایت نہ کیجئے
اپنا امام آپ بنا بیٹھے ہیں جناب
مذہب پہ اس قدر بھی عنایت نہ کیجئے

زندہ کو باتوں باتوں میں لاشہ بنا دیا
ماشہ کو تولہ تولے کو ماشہ بنا دیا
ہر گام پر بدل دیا اپنا اصول خود
مذہب کو مسخروں نے تماشہ بنا دیا

منکرِ مرتبہ حیدرِ کرارؑ بھی ہے
لئے سینے میں غم ءالفتِ فرار بھی ہے
مالکِ خلد سے رکھتا ہے عداوت دل میں
اور پھر اُس تو جنت کا طلبگار بھی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مندرجہ بالا رباعیاں جناب افسر عباس کی ہیں۔۔۔افسر۔۔۔سیدزعباس
۱۴ مئی ۲۰۰۲ م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات امام علیؑ

کعبے کے در پہ آج ہجومِ کثیر ہے
ساغر کی آرزو میں ہر اک طفل و پیر ہے
اس میں غریب بادہ کشوں کا ہے کیا قصور
سب نے یہ سن رکھا ہے ساقی امیر ہے

پورا نبیؐ کے دل کا ارمان کر رہا ہے
مشکل کشا ہے مشکلیں آسان کر رہا ہے
سورہ علیؑ سے سن کر فرما رہے ہیں احمدؐ
قرآن کی تلاوت قرآن کر رہا ہے

فرشتو! خوف مجھے کیا جواب کا ہوگا
غلام کس کا ہوں یہ تو تمہیں پتہ ہوگا
لحد میں پوچھ رہے ہو سوال مشکل کے
جو آ گئے میرے مشکل کشا تو کیا ہوگا

سوال قبر کے قصے مٹا دیئے ہوں گے
مرے حضورؐ نے جلوے دکھا دیئے ہوں گے
جبھی فرشتے یہ کہہ کر گئے ہیں تربت سے
تجھے جواب علیؑ نے بتا دیئے ہوں گے

یہی نہیں کہ جہاں کی روایتیں چپ ہیں
علیؑ کے عدل کو سُن کر عدالتیں چُپ ہیں
مجال کس کی ہے جو اُن کے حکم میں بولے
کہ جن کے سامنے گیارہ امامتیں چُپ ہیں

ہیں علیؑ مثل محمدؐ مصطفٰے تنویر میں
لحن داؤدی کا ہوتا ہے گماں تقریر میں
زہد عیسیٰؑ ہیبتِ موسیٰؑ، جمالِ یوسفیؑ
سارے پیغمبر نظر آتے ہیں اک تصویر میں

کرم غیبت میں بھی وہ کس پہ فرمایا نہیں کرتے
میرے سرکار لیکن سامنے آیا نہیں کرتے
تجھے جو مانگنا ہے دل میں مانگ اے مانگنے والے
یہ وہ در ہے جہاں پر ہاتھ پھیلایا نہیں کرتے

خبر جو خاص تھی اب عام میں ہے اے ساقی
کشش عجیب ترے نام میں ہے اے ساقی
تری نماز کی خاطر جو لوٹ آیا تھا
وہ آفتاب مرے جام میں ہے اے ساقی

عجیب حالتِ جبریلؑ پائی جاتی ہے
خبر یہ کہہ کے نبیؐ کو سنائی جاتی ہے
نہ دیر کیجئے اب اعلان میں خدا کیلئے
حضور! بات نبوت پہ آئی جاتی ہے

تارک الدنیا بھی دنیا بھر کے غم معلوم بھی
عابدِ گوشہ نشیں بھی دو جہاں میں دھوم بھی
جُو علیؑ ہم نے کسی میں بھی نہ دیکھیں یہ صفات
سینکڑوں کفار کے قاتل بھی اور معصوم بھی

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید نذر عباس۔ ۱۴ مئی ۲۰۰۵ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات جناب امیرؑ

علیؑ سے پہلے عبادت کا انتظام نہ تھا
ادب رسولؐ کا، خالق کا احترام نہ تھا
نماز ہوتی بھی قائم تو کس طرح ہوتی
خدا کا گھر تو بنا تھا مگر امام نہ تھا

بتوں نے کعبے سے کب اپنے رخ کو پھیرا ہے
پھر اُس پہ کفر کی تاریکیوں نے گھیرا ہے
علیؑ حرم میں نہ آئیں تو پھر کہاں آئیں
وہیں چراغ جلے گا جہاں اندھیرا ہے

حسن کمال دیکھو مولودِ مہ جبیں کا
چمکا دیا ستارہ کعبے کی سرزمیں کا
حیرت میں ہر نجومی کیونکر نہ اے قمرؔ ہو
تاریخ تیرھویں ہے اور چاند چودھویں کا

ہم علیؑ کہتے ہیں یا عقدہ کشا کہتے ہیں
آگے اللہ کو معلوم ہے کیا کہتے ہیں
مطمئن روز جزا سے ہیں کہ تم اپنے ہو
اور تمہیں منتظمِ روزِ جزا کہتے ہیں

خدا کا حکم ہے کعبے میں در بنا جو چکے
فرشتہ دیکھ لے مہمان کا قدم نہ رکے
بلند ہو قد آدم سے اتنا دروازہ
بتوں کے سامنے بنتِ اسد کا سر نہ جھکے

شریک اس جنگ میں جب تک نہ شیر کبریا ہوگا
پریشاں لشکرِ اسلام کل سے بھی سوا ہو گا
ہوا ہے بند یہ ہر ایک سے کہہ کر درِ خیبر
کہ وہ آ کر مجھے کھولے گا جو مشکل کشا ہوگا

آمدِ حیدرؑ کی دنیا بھر میں شہرت ہوگئی
اک نظر دیدار کی، ہر اک کو حسرت ہو گئی
مصطفےٰؐ پہنچے مکاں سے، عرش سے روح الامیں
خانہ کعبہ کو گھر بیٹھے زیارت ہو گئی

مل گیا جبریلؑ سے جب آنے والے کا سراغ
کھِل گیا کعبہ خوشی سے ہوگیا دل باغ باغ
اے قمرؔ اللہ کے گھر میں اندھیرا دیکھ کے
فاطمہؑ بنت اسدؑ نے کردیا روشن چراغ

جگا کر کہہ رہی ہے ماں یہ بیت اللہ کے در پر
اب آنکھیں کھول دو، ڈالو نظر روئے پیمبرؐ پر
شبِ ہجرت پڑی ہے، مطمئن ہو کر وہاں سونا
بڑے آرام سے نیند آئے گی احمد کے بستر پر

زمانہ اب جو کہتا ہے تجھے وہ جب کہاں کہتا
محیطِ کُل نہ کہتا بلکہ محدود جہاں کہتا
بہت اچھا ہوا تُو نے علیؑ کو دے دیا کعبہ
مکاںؐ ہوتا تو کوئی بھی نہ تجھ کو لامکاں کہتا

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سیدنز رعباس۔ ۸ مئی ۲۰۰۵ ر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات امام علیؑ

نہ شیخ کو نہ کسی برہمن کو ڈھونڈتے ہیں
یہ اہل حج کسی رازِ کہن کو ڈھونڈتے ہیں
طواف کعبے کا کرتے ہیں ہیں بے مقصد
حرم کے چاروں طرف بت شکن کو ڈھونڈتے ہیں

تو نے یوں تعمیر ابراھیمؑ کی تطہیر کی
جیسے تاریکی پہ ہو جائے ظفر تنویر کی
خانہء معبود میں جب ٹوٹتا تھا کوئی بُت
تیغ کی جھنکار دیتی تھی صدا تکبیر کی

گھر میں خالق کے ہو، کیا جانئے کیا کہہ دیں گے
ڈر تو اس بات کا ہے حد سے سوا کہہ دیں گے
اب بھی کعبے سے نکل آؤ یہی بہتر ہے
ورنہ کچھ لوگ ہیں ایسے کہ خدا کہہ دیں گے

فکر انساں دمِ بخود پیدائش حیدرؑ میں ہے
آج تک قوم نصیری بھی اسی چکر میں ہے
اک تو گھر اللہ کا پھر نام بھی نام خدا
لوگ سمجھیں گے کہ اپنے گھر کا مالک گھر میں ہے

کام پاتا ہے ہر اک انجام اپنے ہاتھ سے
دستِ حق نے توڑے خود اصنام اپنے ہاتھ سے
خانہء حق میں نہ چھوڑا نام کو بھی کوئی بت
اس کو کہتے ہیں کہ اپنا کام اپنے ہاتھ سے

نبیؐ کی گود میں جو گلبدن معلوم ہوتا ہے
ابھی سے شیرِ ربِ ذوالمنن معلوم ہوتا ہے
ہے مٹھی بند جیسے قبضہء شمشیر مٹھی میں
یہ بچہ ہو نہ ہو خیبر شکن معلوم ہوتا ہے

آغوشِ مصطفیٰؐ میں جب ان کو دیا گیا
کیا جانے مسکرانے میں کیا کیا کہا گیا
ننھے سے منہ کو چوم کے کہنے لگے رسولؐ
پہلا گواہ میری رسالت کا آ گیا

سوال بہر دعا جب پئے ولی نکلا
جواب بھی بخدا کس قدر جلی نکلا
زمانہ میرے تصور کا ہو گیا قائل
خدا کا نام بھی قرآن میں علی نکلا

نہ آیا ذہن بشر میں ملک سمجھ نہ سکا
زمین ہو گئی قاصر ملک سمجھ نہ سکا
کہیں تو کیا کہیں تم کو کہ جز خدا و نبیؐ
خطا معاف کوئی آج تک سمجھ نہ سکا

نفس محبوب خدا بھی ہے خدا والا بھی ہے
عالم علم لدنی علم میں اعلیٰ بھی ہے
جز علیؑ رازِ رسولِ حق سمجھ سکتا ہے کون ؟
بھائی کا بھائی بھی ہے، آغوش کا پالا بھی ہے

(یہ رباعیاں اپنے بچوں کے لئے جمع کیں۔ نذر عباس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات امام علیؑ

مسلمانوں پہ فرض حج عیاں ہے
طواف کعبہ اک راز نہاں ہے
حرم کے گرد پھر کر ڈھونڈتے ہیں
بتوں کا توڑنے والا کہاں ہے

حق کہ بیرونِ حرم تکلیف فرمانے نہ دے
خانہ زادی کا بجز حیدرؑ شرف پانے نہ دے
اے نصاریٰ کہتے ہو عیسیٰؑ کو تم فرزندِ حق
کیسا بیٹا ہے جسے گھر میں پدر آنے نہ دے

خدا نے مرتبہ اعلیٰ کیا ہے علیؑ کو گھر کا رکھوالا کیا ہے
کوئی یہ سنگِ اسود سے تو پوچھے بتوں کا کس نے منہ کالا کیا ہے

ساقی پلا دے اتنی کہ میں جھومنے لگوں
مثلِ طوفِ خانہء حق گھومنے لگوں
جھک جائے اتنا بارِ کرم سے سرِ نیاز
ہاتھوں کے بدلے تیرے قدم چومنے لگوں

یہ نظم ہے کہ بلا گل بہار نہیں
جبھی تو دامنِ قدرت پہ کوئی داغ نہیں
علیؑ حرم میں نہ ہوتے تو حق سے کہتے خلیلؑ
کہ گھر تو آپ نے بنوالیا چراغ نہیں

نماز کھوئی ہوئی ذہن ہر بشر میں تھی
یہ بات خالقِ کونین کی نظر میں تھی
علیؑ مکان پیمبرؐ ہوتے کیوں پیدا
امام کی تو ضرورت خدا کے گھر میں تھی

جس کو اعزاز نبوت کا عطا ہوتا ہے
اس کا ہر کام بہ مرضی خدا ہوتا ہے
دوشِ معصوم پہ معصوم نہیں بے ادبی
رکھ دو قرآن پہ قرآن تو کیا ہوتا ہے

اس لئے کعبہء خالق ہے علیؑ کی منزل
جس طرح سینہء معصوم میں پُر نور ہو دل
روشنی محفلِ عالم میں برابر ہو جائے
اس لئے بیچ میں رکھا ہے چراغِ محفل

علیؑ کی خانہ ء کعبہ میں سن کر جلوہ آرائی
نہ جانے، تھے نصیری کب سے اس دن کے تمنائی
نیا درد دیکھ کر بولے مکاں کی کھل گئی قسمت
بڑی مدت میں گھر والے کو اپنے گھر کی یاد آئی

حل کرو مشکل جہاں مشکل کشا کہنے لگے
فتح خیبر ہو تو دنیا لافتیٰ کہنے لگے
بندہ پرور تین دن گھر میں خدا کے ہو گئے
کیا ہو، در پردہ اگر کوئی خدا کہنے لگے

--اپنے بچوں کیلئے جمع کیں۔سیدنذر عباس--

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات امام علیؑ

ذاتِ حق ذات نبیؐ مداحِ حیدرؑ میں ہے
جوشرف کعبے میں ہے وہ قصرِ پیغمبرؐ میں ہے
جائے حیرت کیا نصیری گر خدا کہنے لگے !
وہ یہ سمجھے تھے کہ اپنے گھر کا مالک گھر میں ہے

وہ معراج کی ذات مبہم نہیں ہے
ثنا سائی آواز کی کم نہیں ہے
یہاں پیش احمدؐ ذرا مسکرا دو
یہ کعبہ ہے عرش معظم نہیں ہے

جو بھی ہے دونوں میں ملک دینِ حق کا شاہ ہے
ایک ان میں حق نما ہے ایک حق آگاہ ہے
دستِ احمدؐ پر نظر آتے ہیں یوں مشکل کشا
سورہ ء الحمد پر جیسے کہ بسم اللہ ہے

تلاش فاتح خیبر جو اہل شب کو ہوئی
پکار اُٹھے پر جبریل لافتیٰ ہیں علیؑ
کچھ ایسے لہجے میں کی گفتگو شبِ معراج
رسولؐ سمجھے سرِ عرش کبریا ہیں علیؑ

دو جہاں حق نے بنائے اِن کے جد کے واسطے
جب ازل کے واسطے تھے اب ابد کے واسطے
یا حسینؑ ابنِ علیؑ کہہ کر جو ہم آواز دیں
باپ بیٹے دونوں آجائیں مدد کے واسطے

مباہلے کی رباعیاں

مباہلے کے لئے آئے جب اُدھر والے
مگر یہ بات بھی ہے ، تھے بہت نظر والے
ہر اک کو دیکھا۔کہا اب مقابلہ نہ کرو
رسولؐ چھانٹ کے لائے ہیں اپنے گھر والے

غضب کے کیف میں ڈوبی ہوئی ہے انگڑائی
علیؑ کا نام لیا تن بدن میں جان آئی
سب اپنے اپنے گھروں کے قمر جلائیں چراغ
مباہلے کی سرِ بزم پھر گھڑی آئی

اُدھر کی کیا خبر یہ پانچ تو محکوم داور ہیں
نبیؐ ہیں فاطمہؑ ہیں شبرؑ و شبیرؑ و حیدرؑ ہیں
ہر اک کو دیکھ کر آپس میں کہتے تھے یہ نصرانی
یہ کیسا کارواں ہے جسمیں سب رہبر ہی رہبر ہیں

سدا بہار ہو ایسے چمن کو لے آئے
جہاں سب ایک ہوں اس انجمن کو لے آئے
مباہلہ ہے نصاریٰ سے آج بھی تو قمر
کہو کہ ملتِ حق پنجتنؑ کو لے آئے

--اپنے بچوں کیلئے جمع کیں۔سید نذر عباس۔۱۵ مئی ۲۰۰۵م--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولا علیؑ اور خیبر

کرے چاند ٹکڑے نبیؐ کا اشارہ

تو پلٹائے سورج وصیؑ کا اشارہ

ظہورؔ ایک خیبر کا دروازہ کیا ہے

زمیں کو الٹ دے علیؑ کا اشارہ

۔۔ظہور جارچوی۔۔

خیبر میں یہ ہے دھوم کہ جرار آیا

افواجِ محمدؐ کا علم دار آیا

فی النار ہو اکفر تو کافر فرار

میدان میں جب حیدرِ کرار آیا

۔۔۔۔

بیٹھا ہے مشکلات کے رستے پہ ہار کے

او بد نصیب دیکھ علیؑ کو پکار کے

مرحب کا قتل بھی کوئی خیبر میں قتل تھا

پھینکا تھا ذوالفقار کا صدقہ اتار کے

خیبر کے در نے کھل کے اشارہ یہ کر دیا

مظہر یہی ہیں قوتِ پروردگار کے

ہیں بسترِ رسولؐ پہ حیدرؑ یہ کب کھلا

انگڑائی جب کہ لی شبِ ہجرت گزار کے

تاریکیاں یہ شام غریباں کی اے قمر

تارے بھی چھپ گئے فلکِ کج مدار کے

۔۔قمر جلالوی مرحوم۔۔

سید کرامت علی بخاری کا کلام

وہ نعرے سے ارض و سما تک ہلا دیں

وہ خیبر کے دیوار و در سب گرا دیں

ہو ان کا اشارہ سحر ہو دوبارہ

سرِ شام سورج کو واپس بلا دیں

ہے بے مثل ہمت شہ بحر و بر کی

وہ اپنے ہی قاتل کو شربت پلا دیں

اے جنت کے آقا اے کوثر کے مولا

کوئی جام اس نیم جاں کو پلا دیں

۔۔کرامت۔۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔سید زرعباس۔۲۔۸۔۲۰۰۲م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقد امیر المومنینؑ

(ظہور جارچوی صاحب کا کلام)

یکم ذوالحجہ

زمانے کو عظمت دکھا دی علیؑ کی
محمدؐ نے عزت بڑھا دی علیؑ کی
خدا نے فلک سے جو تارا اتارا
تو زہرا سے شادی رچا دی علیؑ کی

--ظہور جارچوی--

خوش جو ہیں جبریلؑ کے استاد آج
انس و جن حور و ملک ہیں شاد آج
فاطمہؑ زہرا سے شادی ہو گئی
گھر علیؑ کا ہو گیا آباد آج

--ظہور جارچوی--

سجائی جا رہی ہے بزمِ شادی مصطفیٰ کے گھر میں
چلے ہیں ساکنانِ عرش فخرِ انبیاء کے گھر
رسولؐ اللہ کی بیٹی کی شادی ہونے والی ہے
اسی نوشاہ سے پیدا ہوا تھا جو خدا کے گھر

--ظہور جارچوی--

کب کوئی لائق دامادی سرورؐ نکلا
صرف مولودِ حرم خاصہ داورؑ نکلا
تولا میزان شرف میں تو علیؑ کا پلہ
نسبتاً بنتِ پیمبرؐ سے بھی برتر نکلا

--ظہور جارچوی--

مدعی ایک نہ ہم پلہِ حیدرؑ اترا
عقل نے تولا تو ہر وزن سبک تر اترا
تارا خالق نے اتارا جو علیؑ کے گھر میں
دلِ حاسد میں چمکتا ہوا خنجر اترا

--ظہور جارچوی--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی--طالب دعا سید نذر عباس--۲۴ مئی ۲۰۰۴ م)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیاں جو انٹرنیٹ کی آڈیو سائٹ سے لکھیں

وہ کرنے لگے جب رسن و دار کی باتیں
میں کرنے لگا میثمؑ ء تمار کی باتیں
ہو جائے گی پہچان منافق کی تمہیں بھی
ہنس ہنس کے کرو حیدرؑ کرار کی باتیں

کسی نے کچھ بھی مانا ہو مجھے اس سے غرض کیا ہے
محمدؐ کا علیؑ کو میں نے تنہا جانشیں مانا
کسی کو یا کسی کو یا کسی کو آج تک میں نے
قسم لے لو نہیں مانا نہیں مانا نہیں مانا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعات عیدِ غدیر

ظہور جارچوی صاحب کا کلام

مبارک ہو یہ جشن یہ گرم جوشی مبارک ہو یہ کیف یہ بادہ نوشی
مبارک ہو تم سب کو ایمان والو شہنشاہِ اسلام کی تاج پوشی

--ظہور جارچوی--

ازل سے اٹھایا تھا بارِ رسالت ابد تک رہے گی بہارِ رسالت
یہ ہم حکمِ بلغ کے تیور سے سمجھے امامت پہ ہے انحصارِ رسالت

--ظہور جارچوی--

رب سبحان کی قسم محبوب سبحان کی قسم
بات سچی کہہ رہا ہوں آل و قرآن کی قسم
بخش کر نوروز کے دن کو شرف اللہ نے
کر دیا سلام کامل کل ایماں کی قسم

--ظہور جارچوی--

اپنا نہیں اللہ کا فرمان سنایا
قرآن اٹھائے ہوئے قرآن سنایا
ہر روز سناتے تھے علیؑ میرا وصی ہے
نوروز تھا جس روز بہ اعلان سنایا

--ظہور جارچوی--

نہ کہنا بھول کر سہواً بنایا یہ کہہ سکتے ہو مجبوراً بنایا
خدا حکم پاتے ہی نبیؐ نے علیؑ کو جانشیں فوراً بنایا

--ظہور جارچوی--

نہ پوچھو کیوں بنایا کیا بنایا یہ سمجھو خود بنے وہ یا بنایا
بحکمِ حق علیؑ کو مصطفےٰؐ نے بنایا جو کچھ آپ ایسا بنایا

--ظہور جارچوی--

شرف علیؑ کے بڑھائے گئے بحکمِ خدا حضورِ بزم اٹھائے گئے بحکمِ خدا
خمِ غدیر کے اجلاس میں علیؑ مولا بنے نہیں تھے بنائے گئے بحکمِ خدا

--ظہور جارچوی--

کہہ رہے ہیں جو محمدؐ مان لو شکلِ مولا دیکھ لو پہچان لو
حسبنا قرآن کہنا ہے اگر بولتے قرآن سے قرآن لو

--ظہور جارچوی--

بہم فہرست کیسے ہو بتائیں نام کس کس کا
علیؑ مولا ہے اس اس کا نبیؐ مولا ہے جس جس کا
کہو مولا علیؑ ڈالو نظر حضارِ محفل پر
کھلے چہرے بتا دیں گے علیؑ مولا ہے اس اس کا

--ظہور جارچوی--

بچتا ہے بھاگتا ہے جو عقلِ رسا سے دور
مشکل میں گھر کے رہتا ہے مشکل کشا سے دور
رہ آس پاس بیٹھنے والوں کے ساتھ ساتھ
لیکن یقین کر لے کہ تو ہے خدا سے دور

--ظہور جارچوی--

سمجھتے ہیں جو رسولؐ قدیر کی عظمت
انہی دلوں میں ہے اس کے وزیر کی عظمت
بھٹک رہے ہیں وہی راہرو ترا ہے پر
جو بھول بیٹھے ہیں راہِ غدیر کی عظمت

--ظہور جارچوی--

خدا کا حکم جہاں کو سنانے والے نے غضب کی دھوپ میں محفل سجانے والے نے
ظہورؔ رہ گئے دشمن علیؑ کا منہ تکتے بنا دیا انہیں مولا بنانے والے نے

--ظہور جارچوی--

بگاڑتا ہے عبث کام آنے والے سے صراط و نار سقر سے بچانے والے نے
علیؑ سے بغض نہ رکھ خود بنے وہ کب مولا جو حوصلہ ہے بگڑ جا بنانے والے سے

--ظہور جارچوی--

خود بنے مولا اگر تو مرتضیٰ کو چھوڑ دے خود بنایا ہے اگر تو مصطفیٰ کو چھوڑ دے
حکم تاکیدی خدا کا تھا نبیؐ کا تھا عمل تیری مرضی چھوڑ دے ضد یا خدا کو چھوڑ دے

--ظہور جارچوی--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی۔۔ طالب دعا۔ سید نزر عباس۔۔ ۲۳ مئی ۲۰۰۲ م)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿قطعات عیدِ مباھلہ﴾

☆ظھورؔ جارچوی صاحب کا کلام☆

حسنؑ حسینؑ علیؑ و بتولؑ آئے ہیں
ریاضِ ختمِ رسالت کے پھول آئے ہیں
دلوں پہ خوف نصاریٰ کے ہوگیا طاری
جو دیکھا آل کو لے کر رسولؐ آئے ہیں

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

گئے جب آل کو لے کر رسولؐ میداں میں کیا نصاریٰ نے جذیہ قبول میداں میں
ادب سے جھک گئے مریم کے ماننے والے مباھلے کو جب آئیں بتولؑ میداں میں

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

وہ جان لے جو طلبگار ہے صداقت کا ہمارے سامنے شہکار ہے صداقت کا
جو چاہے اپنی صداقت کو جانچ لے اس پر مباہلہ نہیں معیار ہے صداقت کا

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

مقابلے میں تو دیکھا ہے اہلِ عالم نے مجادلے میں جو آتے تو مان لیتے ہم
کہاں تھے آپ چنے جب رسولؐ نے بچے مباہلے میں جو آتے تو مان لیتے ہم

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

راہرو منزلِ مقصود نہیں ہو سکتا کوئی عابد کوئی معبود نہیں ہو سکتا
حق جتایا تھا تو ابلیس نے پایا تھا خواب پیشوا دین کا مردود نہیں ہو سکتا

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

نظر آتے جو ممتاز خلائق اور بھی ہوتے نبیؐ لاتے اگر قرآنِ ناطق اور بھی ہوتے
مدینے میں بہت تھے نام کے صدیق و صدیقہ اسی میدان میں ہوتے جو صادق اور بھی ہوتے

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

رد ہوئے سارے ترے قلب حق آگاہ کے مل گئے دو رہبر کامل خدا کی راہ کے
دی شھادت آیہ انما نے اے ظھورؔ شبرؑ و شبیرؑ بیٹے ہیں رسولؐ اللہ کے

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

محمد مصطفیٰ کے گھر کے بچے ایسے ہوتے ہیں نصاریٰ گر پڑے قدموں پہ بچے ایسے ہوتے ہیں
ظھورؔ اکثر منافق شبرؑ و شبیرؑ کی عظمت کبھی سنتے نہیں کانوں کے کچے ایسے ہوتے ہیں

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

محمدؐ آل کو جب لائے میدانِ صداقت میں نصاریٰ دیکھ کر گھبرائے میدانِ صداقت میں
مسلمانوں میں تھے یوں تو بہت صدیق و صدیقہ مگر کل پانچ تن ہی آئے میدانِ صداقت میں

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

مان لینا شرط ہے پہچان بھی کافی نہیں بے اطاعت مومنو ایمان بھی کافی نہیں
آل کو بھیجا خدا نے اپنے پیغمبرؐ کے ساتھ جب یہ ثابت ہوگیا قرآن بھی کافی نہیں

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

جان محفل میں اگر پہچان میں آجائیے نام پیدا کیجئے قرآن میں آجائیے
چھوڑئے قرآن وہ منزل دور ہے دشوار ہے کوئی بھی میدان ہو میدان میں آجائیے

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

دلوں پہ صدق کی معصوم چوٹ دے کے گئے ذرا سی بات میں یاری کے سارے ٹھیکے گئے
مباہلے میں یہ کیا کر گئے رسول اللہؐ انہیں تو لے گئے حضرت انہیں نہ لے کے گئے

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

قدم راہِ حق میں جماؤ تو جانیں
ڈٹے ہیں نصاریٰ ہٹاؤ تو جانیں

ہے عیسائیت حملہ آور دینِ حق پر بہادر ہو تو فتح پاؤ تو جانیں
تمہارے بہت کام اسلام آیا تم اسلام کے کام آؤ تو جانیں
بچائی ہیں جانیں تو ہر معرکے میں کبھی دینِ حق بھی بچاؤ تو جانیں
سنا ہے خدا و نبیؐ کے ہو پیارے دعا کے لئے ہاتھ اٹھاؤ تو جانیں
بہت ہاتھ پاؤں چلاتے رہے ہو زباں راہِ حق میں چلاؤ تو جانیں
ہے میدان میں امتحانِ صداقت خدا سے سند آج پاؤ تو جانیں
سند یافتہ صادقوں کو دبایا جو ان کاذبوں کو دباؤ تو جانیں
ہیں اسلام کی سمت سے پانچ صادق نصاریٰ کو بڑھ کر گھٹاؤ تو جانیں
نہ مانیں گے ہم پھر کبھی تم کو سچا یہی وقت ہے آج آؤ تو جانیں

نصاریٰ پہ اسلام نے فتح پائی
ظھورؔ آج خوشیاں مناؤ تو جانیں

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

نبیؐ کس شان سے میدان میں اللہ اکبر ہیں علیؑ ہیں فاطمہ ہیں ساتھ میں شبیرؑ و شبرؑ ہیں
نصاریٰ کہہ رہے ہیں دیکھ کر ایک اک کو آپس میں یہ کیسا کارواں ہے جس میں سب رہبر ہی رہبر ہیں

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی۔۔طالب دعا۔سید نثار عباس۔۔۲۵ مئی ۲۰۰۴ م)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولا علیؑ اور غدیر خم

غدیر خم میں علیؑ علیؑ ہے — نبیؐ کا بازو علیؑ ولی ہے
شعار جن کا علیؑ ولی ہے — خوشی سے جھومے کلی کلی ہے
لو آیا جبریلؑ آسماں سے — پیام لایا جلی جلی ہے
کہو محمدؐ رئیس جس کا — اسی کا رہبر علیؑ علیؑ ہے
بہار آئی غدیر خم میں — صبائے الفت چلی چلی ہے

پیام، جاوید میرا لے لے
سلام الفت علیؑ علیؑ ہے

--جاوید اقبال قزلباش--

منقبت غدیر ز جناب زائر نقوی

بناؤ کعبہ دل جب مرتضیٰؑ کے لئے
کہ یہ سبیل ہے خوشنودی خدا کے لئے
علیؑ کا ذکر عبادت ہے جب بقول نبیؐ
علیؑ کا تذکرہ کرتے رہو خدا کے لئے
نبیؐ حبیبِ خدا ہیں علیؑ حبیبِ نبیؐ
یہ بات سمجھو تو کھولو زباں ثناء کیلئے
غدیر، آیہ بلغ نبیؐ علیؑ ولی
یہ ذکر چاہیے ایمان کی جلا کیلئے
پھرے جو حج سے نبی حق کا یہ پیام آیا
رکیں غدیر پہ اس فرض کی ادا کے لئے
علیؑ کو سونپ دیں کل اقتدارِ مولائی
یہ کام کرنا ہے مرضیء کبریاء کیلئے
بلند کر کے علیؑ کو کہا یہ اُمت سے
وصی ہے یہ میرا اسلام کی بقا کیلئے
وہی ہیں آلِ محمدؐ یہ جان لے دُنیا
کہ جن کو چُن لیا قدرت نے حل اتی کیلئے
عمل سے پنجتن پاکؑ کے یہ ثابت ہے
سخا تھی ان کے لئے اور یہ سخا کے لئے
ملی وہ ذہن کو زائرؔ کے مدح سے پرواز
کہ بامِ عرش پہ مضموں ملے تو جا کے لئے

اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔ سیدز رعباس۔ ۱۸ دسمبر ۲۰۰۲م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منقبت مولا علیؑ

رب کو علیؑ کہوں کہ علیؑ کو خدا کہوں
میں شافعیؒ کی طرح پریشاں ہوں کیا کہوں

ٹھوکر سے جان و جسم کے رشتوں کا جوڑنا
کارِ خدا کہوں کہ اسے معجزہ کہوں

بڑھتی ہی جا رہی ہے نصیری کی چھیڑ چھاڑ
میں چپ رہوں تو کیسے کہوں بھی تو کیا کہوں

حاجت روا خدا و نبیؐ کا جو ہے وفا
کیسے میں اپنے واسطے حاجت روا کہوں

--وفا--

پریشانیوں میں سوائے علیؑ کے جہاں میں کوئی بھی سہارا نہیں ہے
کہ مشکل گھڑی میں سوائے علیؑ کے نبیؐ نے کسی کو پکارا نہیں ہے
پتہ یہ چلا ہے ہمیں مصطفیٰؐ سے مصیبت میں مانگو مدد مرتضیٰؑ سے
لیا نام جس نے علیؑ مرتضیٰ کا مصیبت نے آنا دوبارہ نہیں ہے
یہ مجھ سے بھی پہلے یہاں آ گیا ہے بتا دو مجھے راز اس میں یہ کیا ہے
تو آواز آئی کہ پل کی جدائی علیؑ کو تمہاری گوارا نہیں ہے
تو جنت کی وادی میں جائے گا کیسے تو بغض علیؑ کو پکارے گا کیسے
تو بغض علیؑ کو چھپائے گا کیسے؟
علیؑ کے ملنگوں کی بستی ہے جنت ،خدا کی قسم گھر تمہارا نہیں ہے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

--علمدار سلمہ نے مئی ۲۰۰۲ میں کینیڈا کی ایک محفل میں پڑھا--

مریم کے جو بیٹے کی ولادت کا دن آیا
قبلے میں ٹھہرنے کے لئے حکم نہ پایا
پر مادر حیدرؑ کا شرف حق نے بڑھایا
دیوار حرم شق ہوئی اندر کو بلایا
تو لو تو ذرا عیسیٰؑ و حیدرؑ کو نظر میں
جنگل میں وہ پیدا ہوں یہ اللہ کے گھر میں

--نسیم امروہوی--

مدح مولا علیؑ از ریحانؔ اعظمی

جس سر میں تیرے عشق کا سودا نہیں ہوگا
اس سر سے ادا ہو کے بھی سجدا نہیں ہوگا

جس آنکھ میں اس نور کا جلوہ نہیں ہوگا — وہ آنکھ کو بشر مانے تو شکوہ نہیں ہوگا
جب تک نہ علیؑ آئیں گے اے پالنے والے — گھر تیرا صنم خانہ ہے کعبہ نہیں ہوگا
مت مان میرے مولا کو تو نور کا پیکر — مرغانہ اذاں دے تو سویرا نہیں ہوگا
کیوں سنتا نہیں نام علیؑ کا تو اذاں میں — اس نام کے سن لینے سے بہرا نہیں ہوگا
بے حب علیؑ تو نے پڑھی ہیں جو نمازیں — ماتھے سے تیرے دور سیدھا نہیں ہوگا
تم بنت اسد تو نہیں اے مادر عیسیٰؑ — کعبہ تو کس طور کیسا نہیں ہوگا
تم لاکھ مٹاتے رہو دیوار کے شق کو — یہ خام خیالی ہے کہ چرچا نہیں ہوگا
بغض اسد اللہ کی بیماری سے بچنا — اس مرض کا یہ ہے تو اچھا نہیں ہوگا
وہ جس کے قدم مہر نبوت پہ پڑے ہوں — جز نور سید رتبہ تو بشر کا نہیں ہوگا
اک نور کے دو ٹکڑے نبیؐ اور علیؑ ہیں — میں کیسے بشر مان لوں ایسا نہیں ہوگا
مر جاؤں اگر ذکر علیؑ میں تو خوشی ہے — میری تو لحد میں بھی اندھیرا نہیں ہوگا
فرمان محمدؐ ہے میرے مولا کے حق میں — جو تیرا نہیں ہوگا وہ میرا نہیں ہوگا

معمور ہے ریحانؔ یہ دل ذکر علیؑ سے
میرا تو کفن بھی کبھی میلا نہیں ہوگا

--ریحانؔ اعظمی--

اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا ۲۰ اگست ۲۰۰۲--طالب دعا سیدز عباس

مولانا السیّد منظور حسین نقوی

یہ واقعہ عجیب کتابوں میں ہے لکھا
تھا مکّہ مکرّمہ میں ایک اژدھا
پہچان کا تھا ایک ذریعہ بنا ہوا
بچّہ حلال زادہ ہے یا کہ حرام کا

اژدر نے جس کو سونگھ لیا نطفۂ حرام
اس کے حرامی ہونے میں کوئی نہ تھا کلام
اژدر نے جس کی سمت نہ دیکھا وہ نیک نام
بچّہ حلال زادہ ہے کہتے تھے خاص و عام

پیدا خدا کے گھر میں جو شیرِ خدا ہوئے
بچپن میں دیدنی تھے جوانی کے ولولے
گہوارہ میں ابھی تھے کہ جو دیکھا آپ نے
اِک اژدہا ہے آرہا منہ کھولے سامنے

گہوارہ کے قریب جونہی اژدہا ہوا
حیدرؑ اُٹھے کہ اُن کو ذرا بھی نہ خوف تھا
اژدر کے منہ میں اُنگلیاں ڈالیں بس اک ذرا
دو ٹکڑے کر کے خاک پہ پھینکا وہ اژدہا

غل پڑ گیا یہ شہر میں لوگو غضب ہوا
دو ٹکڑے اژدہا ہوا لو اب بنے گا کیا
تقریق اب حلالی حرامی میں ہو گی کیا
چہ چاہر ایک شخص کے لب پر تھا برملا
اللہ کے کام کا نہ

حیدرؑ سے جو پھرا
فرمایا یوں رسولِ خدا نے بحکمِ رب
اے لوگو خواہ مخواہ کا تمہیں ہے غم و تعب
میرا وصی علیؑ ہے جسے جانتے ہیں سب
پہچان و امتیاز کا ہو گا یہ اب سبب

حادثے جب بھی مجھے رہ سے ہٹانے آئے
لوگ جب بھی مجھے مشکل میں ستانے آئے
میں نے گھبرا کے کہا مولا علیؑ ادرکنی
انبیاء بڑھ کے مرا ہاتھ بٹانے آئے

کس نے کہا کہ مفتی و ملا کے شر میں آ؟
یا دشمن علیؑ کی حدودِ اثر میں آ
جنت خریدنے کو چلا ہے تو جانِ من!
بہلول کے سجے ہوئے ''نیلام گھر'' میں آ

کیوں کہہ رہے ہو رین بسیرا ہے زندگی
صحرائے کربلا کا سویرا ہے زندگی
ڈرتی ہے ان سے موت کہ جن کی نگاہ میں
عباسؑ کے علم کا پھریرا ہے زندگی

لڑکھڑائی جو زباں، نطق جلی یاد آیا
کوئی مشکل جو پڑی حق کا ولی یاد آیا
زندگی بھر تو سخن کہہ کے مکرنا سیکھا
موت جب سامنے آئی تو علیؑ یاد آیا

قرطاسِ شفاعت کے سوا اور بھی کچھ مانگ
محشر میں مودت کی جزا اور بھی کچھ مانگ
جنت کا ہر اک گھر تیری جاگیر ہے لیکن
شبیر کے ماتم کا صلا اور بھی کچھ مانگ

پڑا جو رعب تو سب قیل و قال بھو گئے
چلا دماغ کچھ ایسا کہ چال بھول گئے
لحد میں ہم نے جو مولا علیؑ کا نام لیا
قسم خدا کی فرشتے سوال بھول گئے

بدلی مصیبتوں کی جو چھائی تھی چھٹ گئی
مشکل مری حیات کے رستے سے ہٹ گئی
میں نے علیؑ کا نام لیا جب جلال میں
گھبرا کے میری موت بھی واپس پلٹ گئی

نبضیں لرز رہی ہیں ضمیر حیات کی
سانسیں اکھڑ رہی ہیں دل کائنات کی
عباسؑ کے غضب کا اثر ہے کہ آج تک
ساحل سے دور دور ہیں موجیں فرات کی

چھلنی تھا ظلم و جور سے جادہ حسینؑ کا
اپنے لہو میں تر تھا لبادہ حسینؑ کا
لیکن اصول دیں کو بچانے کے واسطے
باطل پہ چھا گیا ہے ارادہ حسینؑ کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب شیخ ناظم صاحب کی رباعیاں

یا علیؑ آقا عظمت آپ کی، کا قرآن قصیدہ خوان ہے
شجاعت آپ کی ، کا شاھد سارا جہان ہے
حسنینؑ کی خدمت کے لئے سید الملائکہ دربان ہے
اور طہارت آپ کی، کا خدائے لم یزل پاسبان ہے
قلم اٹھا ہے اب مدح ثنائے محمدؐ و آل محمدؐ میں
اے اللہ اب تو ہی ہمارا محافظ و نگہ بان ہے

بچپن سے اک درس پکایا ہے
حیدرؑ کو اپنا مولا بنایا ہے
ماں کی شیرینی نے یہ کیسا ناظمؔ
حیات جاوداں کا دوٹوک فیصلہ سنایا ہے

ہر کوئی تلاش منزل میں بڑھا جائے
کڑی سے کڑی ملائے آگے چلا جائے
رکتے نہیں قدم علیؑ کے چاہنے والوں کے
ہر منزل میں یہی منزل قد آور نظر آئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سننے کو سنانے کو نام حیدرؑ کافی ہے
دنیا و آخرت کے بنانے کے لئے یہی نام کافی ہے
جس کو چاہیئے ہو بخشش اللہ سے ناظمؔ
اس کو بنالے وسیلہ یہی نام کافی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھو حسینؑ اس جگ کا کتنا حسین پھول ہے
وہ برادر حسنؑ اور جگر گوشہء بتولؑ ہے
بابا کائنات کا مشکل کشاء اور نانا رسولؐ ہے
اور امامت دینُ الاسلام کا اصل الاصول ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حسینؑ نانا تیرا رسولؐ اور نام تیرا کتنا حسین ہے
بس بابا جس کا ہو حیدرؑ اور مادر الزھراؑء

فرمایا پاک رسولؐ نے الحسین منی وانا من الحسینؑ
بس اُس گود میں پل کر الاسلام کتنا حسین ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حسینؑ تیرا نام کتنا پیارا ہے
رحمۃ للعالمینؐ کی آنکھ کا تارا ہے
دین الاسلام کا اقویٰ سہارا ہے
بنت الرسولؐ کا راج دلارا ہے
ہر مومن کی زباں پر یہی نعرہ ہے
جیسے ڈوبتی کشتی کو کنارا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ناظم بھائی نے اپنے بچوں کے لئے پڑھنے کے لئے عنایت کیا۔ اللہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور زور قلم عطا فرمائے۔ آمین

طالب دعا۔۔۔ سید نزر عباس۔۔۔ ۲۴ فروری ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ امیر المومنینؑ

سلمانؓ سے پوچھئے نہ ابو ذرؓ سے پوچھئے کعبے میں جو کھلا تھا نہ اس در سے پوچھئے
گیتی میں خود رسولؐ سے، بعدان کے عرش پر رتبہ علیؑ کا خالقِ اکبر سے پوچھئے

اے دوست چھوڑ دشمنِ آلِ عبا کا ہاتھ وہ ہاتھ جو ہے مکر و فریب و ریا کا ہاتھ
آ میں بتاؤں، ڈھونڈنے والے بغور سن مشکل پڑے تو تھامے مشکلکشا کا ہاتھ

میں کیا بتاؤں علیؑ کو کدھر کدھر دیکھا جدھر جدھر بھی نظر کی ادھر اُدھر دیکھا
زمیں پہ یہ علیؑ عرش پر علی العظیم علیؑ علیؑ نظر آئے جدھر جدھر دیکھا

تجھکو ملا رسولؐ کا بستر جو یا علیؑ تیری حیات مل گئی حق کی حیات میں
ہجرت کی شب تھی طالعِ اسلام کی سحر دیں خدا کے پھر گئے دن ایک رات میں

یہ گلستانِ پیمبری میں علیؑ امامت کی ایک کلی ہے
کھلیں گے پھول اس کلی سے گیارہ ازل سے اس کی خبر ملی ہے
وہ کون دوش نبیؐ پہ دیکھو قدم رکھے مسکرا رہا ہے
اُبھر کے محور نبوت رسولؐ بولی علیؑ علیؑ ہے علیؑ علیؑ ہے

نشانِ حیدرؑ سجانے والو علیؑ کا نعرہ نہ بھول جانا
نبیؐ کا فرمان ہے یہ نعرہ اسے خدارا نہ بھول جانا
نبیؐ کا فرمان حکمِ رب ہے خدا کے بندو یقین کرلو
علیؑ صفاتِ خدا کا مظہر یہ اک اشارہ نہ بھول جانا

--دیجان اعظمی--

یا علیؑ آپ کو جو نفسِ نبیؐ مانتے ہیں کب کسی اور کو وہ حق کا ولی مانتے ہیں
جن کو بہلول کی دانائی نے بخشا ہے شعور وہ تو جنت کو نجف ہی کی گلی مانتے ہیں

--دیجان اعظمی--

علیؑ ولی سے محبت بڑی ضروری ہے
میرے رسولؐ کی سنت بڑی ضروری ہے
خدا کے شیر سے رکھو محبتیں ساری اگر سمجھتے ہو جنت بڑی ضروری ہے

اگر ہے عشقِ پیمبرؐ جاگزیں دل میں تو پھر وصیؐ سے مودت بڑی ضروری ہے
حسنؑ حسینؑ علیؑ فاطمہؑ محمدؐ سے بغرض اولیٰ عقیدت بڑی ضروری ہے
ہجومِ غم سے اگر دل فرار مانگے تو علیؑ کے ذکر کی عادت بڑی ضروری ہے
ہو دل میں بغضِ علیؑ اور زباں پہ مولا علیؑ پھر ایسے شخص کی درگت بڑی ضروری ہے
جو مصطفیٰؐ کی غلامی عزیز ہے عامرؔ
تو مرتضیٰؑ سے بھی نسبت بڑی ضروری ہے

--عامر مقصود--

اک دن میرے لئے یہ ہوا مثلِ برق تھی اور جانِ مشکلات کے دریا میں غرق تھی
بے ساختہ لبوں سے جو نکلا علیؑ کا نام دیکھا تو مشکلوں کی جبیں عرق عرق تھی

--شوکت رضا شوکتؔ--

محمدؐ سے علیؑ کی ذات کا عرفان لیتے تھے اور اک لمحے میں وہ ساری حقیقت جان لیتے تھے
رسالت کے زمانے میں صحابہ کی یہ عادت تھی منافق کو علیؑ کے بغض سے پہچان لیتے تھے

--شوکتؔ--

دل میں اگر ابلیس کی مورت ہی نہ ہوتی ذہنوں میں کبھی حق کی کدورت ہی نہ ہوتی
کرتے سبھی انسان اگر پیار علیؑ سے دوزخ کو بنانے کی ضرورت ہی نہ ہوتی

--شوکتؔ--

علیؑ سمجھتا ہے رحمٰن کے ارادوں کو علیؑ کا کام نبھانا نبیؐ کے وعدوں کو
علیؑ کا پیار نہیں ہر بشر کی قسمت میں ملی یہ نعمتِ عظمیٰ حلال زادوں کو

--شوکتؔ--

منکر کے دل پہ ضربِ خدا یا علیؑ مدد مومن کو کبریا کی عطا یا علیؑ مدد
بسم اللہ جس نے جب بھی کہا اور جہاں کہا در اصل اس بشر نے کہا یا علیؑ مدد

--شوکتؔ--

قرآن پڑھ کے دیکھ لے ہجرت کی رات کو رب نے رضائیں بیچ دیں اپنے ولی کے ہاتھ
راضی خدا کو کرنا ہے راضی علیؑ کو کر کونین کی نجات ہے مولا علیؑ کے ہاتھ

--شوکتؔ--

علیؑ ولی سا نہیں ہے کوئی نبیؐ کے سوا یہی عقیدہ حقیقت میں اک سعادت ہے
تمہارے پاس عبادت گزار ہوں گے مگر علیؑ وہ ہے کہ جسے دیکھنا عبادت ہے

--شوکتؔ--

نمود پھول سے پہلے کلی ہونا ضروری ہے زمانے پر حکومت کو ولی ہونا ضروری ہے
مسلمانوں کا رب ہو یا نصیری کا خدا شوکتؔ خدا کا ہو گماں جس پر علی ہونا ضروری ہے

--شوکتؔ--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے یہ دعائیں جمع کی۔۔طالب دعا سید نذر عباس ۲۰ جولائی ۲۰۰۴)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نذرِ امیر المومنینؑ

مزدور بھی سلطان بھی اور عقدہ کشا بھی
مخلوق کا مولا بھی، اور خالق کی رضا بھی
اک وقت میں دو قیمتی منصب ہیں علیؑ کے
اللہ کا بندہ بھی، نصیری کا خدا بھی

--شوکت رضا شوکت--

یا علیؑ تیرا حسیں نام بھلا لگتا ہے
تیری نسبت سے یہ اسلام بھلا لگتا ہے
لوگ کہتے ہیں ترے عشق میں کافر مجھ کو
اور مرے دل کو یہ الزام بھلا لگتا ہے

--شوکت--

نگر نگر میں چمن چمن میں کلی کلی میں علیؑ کی باتیں
مرا وظیفہ ہے روز کرنا گلی گلی میں علیؑ کی باتیں
علیؑ کی مجلس علیؑ کا جلسہ کیا کرو مسجدوں میں لوگو
سرور آئے گا جب بھی ہوں گی علیؑ کے گھر میں علیؑ کی باتیں

--شوکت--

جنہیں خبر نہ ہو اشرف ہے بس علیؑ کا شہر
وہ باب علم سے لینے شرف نہیں جاتے
ترے عمل سے اے نادر یہ آشکار ہوا
کوئی بھی دور ہو کتے نجف نہیں جاتے

--شوکت--

نماز روزہ زکوٰۃ حج اور جہاد ہیں سب کے سب ہی واجب
مگر قیامت کے روز لوگو ولا کا رتبہ بلند ہوگا
صراط سے پرسکون ہو کر گزر سکے گا فقط وہ بندہ
کہ جس کے ہاتھوں میں حشر کے دن علیؑ کا لکھا جواز ہوگا

--شوکت--

قبر مومن میں سجا ہوگا ولا کا گلشن
گل ولایت کے کھلیں گے تو مزہ آئے گا
ہم بھی مومن ہیں فرشتے بھی موالی شوکت
یا علیؑ کہہ کے ملیں گے تو مزہ آئے گا

--شوکت--

بدلی مصیبتوں کی جو چھائی تھی چھٹ گئی
مشکل مری حیات کے رستے سے ہٹ گئی
میں نے علیؑ کا نام لیا جب جلال میں
گھبرا کے میری موت بھی واپس پلٹ گئی

--محسن نقوی--

ہیبت نادِ علیؑ میں یہ قرینہ دیکھا
رقص کرتا ہوا خشکی پہ سفینہ دیکھا
جب بھی مشکل میں لیا نامِ علیؑ گھبرا کر
میں نے مشکل کی جبیں پر بھی پسینہ دیکھا

--محسن نقوی--

نشانِ حیدرؑ سجانے والو علیؑ کا نعرہ نہ بھول جانا
نبیؐ کا فرمان ہے یہ نعرہ اسے خدارا نہ بھول جانا
نبیؐ کا فرمان حکم رب ہے خدا کے بندو یقیں کر لو
علیؑ صفاتِ خدا کا مظہر یہ اک اشارہ نہ بھول جانا

---ریحان---

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے یہ دعائیں جمع کی--طالب دعا سید نذر عباس ۲۰ جولائی ۲۰۰۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نزرِ امیر المومنینؑ

کونین پہ روشن ہے کمالِ حیدرؑ ہے کون شجاعت میں مثالِ حیدرؑ
اک انگلی سے چاہیں تو الٹ دیں کونین خالق کا جلال ہے جلالِ حیدرؑ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

زیبائشِ قرآن ہے بیانِ حیدرؑ معراجِ حدیث ہے زبانِ حیدرؑ
جتنے کتبِ خدا ہوئے ہیں نازل ہے شانِ نزول سب کی شانِ حیدر

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

اے صلِ علیٰ شوکت و شانِ حیدرؑ ہے عرشِ الٰہی پہ مکانِ حیدرؑ
قُم کہہ کے ہزاروں ہی جلائے مردے گویا ہے زبانِ حق زبانِ حیدرؑ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

یا شیرِ خدا خدا کے نائب تم ہو یکساں بہ خدا حاضر و غائب تم ہو
مہماں ہوئے اک وقت میں چالیس جگہ ظاہر ہے کہ مظہر العجائب ہو تم

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

بیزارِ علیؑ کو مال و زر سے پایا طاعت ہی میں ہر شام سحر سے پایا
اللہ نے دی تیغ، نبیؐ نے دختر رتبہ یہ اُدھر سے، یہ اِدھر سے پایا

--انیسؔ--

شاہانِ جہاں سب ہیں گدائے حیدرؑ ہے ابرِ کرم دستِ سخائے حیدرؑ
یعقوبؑ و خلیلؑ و یوسفؑ و آدمؑ و نوحؑ سب کے مشکل میں کاسم آئے حیدرؑ

--انیسؔ--

دل سیر ہے گدائے جنابِ امیر کا خالی کبھی رہا نہیں کاسہ فقیر کا
کیا پوچھتے ہو نام میرے دستگیر کا دامن نہ چھٹنے پائے جنابِ امیرؑ کا
خیبر کا در اکھاڑ لے وہ جل شانہ ٹکڑا نمک سے کھائے جو نانِ شعیر کا
حکمِ خدا سے قاسمِ رزاقِ خلق ہیں
سب ہاتھ دیکھتے ہیں مرے دستگیر کا

--انیسؔ--

حیدرؑ کو غنی سب کو غرض مند کہوں بے حد ہیں شرف ان کے میں تا چند کہوں
ہے شیرِ خدا میں بخدا شانِ خدا اُس بندے کو سو بار خداوند کہوں

--انیسؔ--

قرآن میں ہے جا بجا ثنائے حیدرؑ ہے واردِ ہل اتیٰ عطائے حیدرؑ
دو چیزیں ہیں عقبیٰ کے لئے دنیا میں اک یادِ خدا ایک ولائے حیدرؑ

--انیسؔ--

دیدار دمِ نزع دکھاتے ہیں علیؑ ایذا سے محبوں کو بچاتے ہیں علیؑ
منظور ہے شیعوں پہ نہ ہو سختیٔ موت پہلے ملک الموت سے آتے ہیں علیؑ

--انیسؔ--

یہ جود و سخا حاتمِ طائی میں نہیں مثل ان کے کوئی عقدہ کشائی میں نہیں
معبود کے ہیں عبدِ نصیری کے خدا بندہ کوئی حیدرؑ سا خدائی میں نہیں

--انیسؔ--

اسلام یہ کہتا ہے کہ قرآن ہے تو سب کچھ ہے قرآن کا دعویٰ ہے ایماں ہے تو سب کچھ ہے
محبوبِ الٰہی سے ایمان کو جب پوچھا فرمایا کہ حیدرؑ کا عرفاں ہے تو سب کچھ ہے

--ظہور جارچوی--

علیؑ کو ہے الفت خدا و نبیؐ سے خدا و نبیؐ کو ہے الفت علیؑ سے
خدا و نبیؐ و علیؑ کا ہے پیارا علیؑ سے میسر جسے پیار آیا

--ظہور جارچوی--

علیؑ ایلیا ہیں علیؑ مرتضیٰ ہیں علی انما ہیں علی قل کفیٰ ہیں
علی ناخدا کو پکارا جو ہم نے جہاز اپنا طوفاں سے پار آ گیا

--ظہور جارچوی--

منزل کے طلبگار نہ راہوں میں بھٹک آنکھیں ہیں تو دیکھ نورِ واحد کی جھلک
احسان فراموش نہ بن اے منکر ہیں ہم عدد اسمائے علیؑ اور نمک (۱۱۰)

--ظہور جارچوی--

بتا دیا متفکر کو یہ تجسس نے بچائے رکھا انہیں موت سے تقدس نے
اگلنا پڑ گیا مچھلی کو آ کے ساحل پر علیؑ علیؑ جو کہا بار بار یونسؑ نے

--ظہور جارچوی--

قتل کرنے کو جو شیدائے تو ہم پہنچے گردِ پا تک بھی نہ اجزائے تلاطم پہنچے
دار پر جانے سے پہلے ہی جنابِ عیسیٰؑ یا علیؑ کہہ کے سرِ چرخِ چہارم پہنچے

--ظہور جارچوی--

باحشم پہنچے بہ زیب و زین پہنچے مصطفیٰؐ جس جگہ پہنچے مع نعلین پہنچے مصطفیٰؐ
بڑھ سکے سدرہ کی منزل سے نہ آگے جبرائیلؑ یا علیؑ کہہ کر سرِ قوسین پہنچے مصطفیٰؐ

--ظہور جارچوی--

غیر کے گھر نہیں ہوتا کبھی پھیرا میرا درِ حیدرؑ پہ رہا کرتا ہے ڈیرا میرا
بھیک ان ہاتھوں سے ملتی ہے شب و روز ظہورؔ جن کے نزدیک بری بات ہے تیرا میرا

--ظہور جارچوی--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے یہ رباعیاں جمع کی۔۔طالب دعا سید نزر عباس)

۲۴ مئی ۲۰۰۲ م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولائے بوترابؑ

(نسیم امروہوی صاحب کا کلام ان کے بیٹے اور پوتے نے عنایت کیا)

ہے اگر دل میں ترے صادق ولائے بوترابؑ
خاکساری سے جھکا لے سر برائے بوتراب

طرہء دستار بسم اللہ بائے بوترابؑ سورۃ الحمد ہے محو ثنائے بوترابؑ

اس ولی حق کے پیرو کیوں نہ ہوں روشن ضمیر
سرمہء عین الیقیں ہے خاک پائے بوترابؑ

ابن مریمؑ قم باذن اللہ کہتے ہی رہیں
قم باذنی کہہ کے جب ٹھوکر لگائے بوترابؑ

بغض حیدرؑ بغض احمدؐ بغض احمدؐ بغضِ رب
عشق رب عشقِ نبیؐ یعنی ولائے بوترابؑ

تول کانٹے میں نظر کے احمدؐ و حیدرؑ کی قدر
اجر ہے ان کی رسالت کا ولائے بوترابؑ

مدح مولا میں کہوں میں انما کے بعد کیا
جب زبان حق سے ہے گویا ثنائے بوترابؑ

مصطفیٰؐ کے واسطے بنکر رسالت کی سند
مثل قرآن عرش سے کعبے میں آئے بوترابؑ

وہ بڑھاپے میں ڈرے اور جھولے میں یہ حیدرؑ بنے
انتہا موسیٰؑ کی وہ، یہ ابتدائے بوترابؑ

مزہ تھا نان جویں اور نہ جانے کیا کشش
ھل اتیٰ آیا ہے سن سن کر عطائے بوتراب

دم بدم آئیں گی جنت کی ہوائیں اے نسیم
لطف دکھلائے گی تربت میں ولائے بوتراب

--نسیم امروہوی--

علیؑ کی مدح میں کچھ جذب دل جو کام آئے
تو ہم درود پڑھیں، عرش سے سلام آئے

کلام حق میں جو ہیں حاصل کلام آئے
علیؑ کی مدح میں آئے ہیں وہ تمام آئے

ہوا نہ ایک بھی شافع نبی مدام آئے
وہی تو خوب ہے جو وقت بد میں کام آئے

علی کے دوست نکیرین سے ڈریں گے بھلا
یہ پختہ کار ہیں، پھر کیاں خیال خام آئے

مٹائے ماہِ فلک منہ کی جھائیاں پہلے
زباں پہ تب کفِ پائے علیؑ کا نام آئے

عدوئے آل کو برزخ ہی جب کہ دوزخ ہے
تو کیا ضرور کہ اب روزِ انتقام آئے

عجب رجب کا مبارک ہے چاند صل علیٰ
کہ جس کے پہلے ہی دن پانچویںؑ امام آئے

علیؑ کے گھر میں میں ولادت ہوئی محمدؐ کی
نبیؐ کی سمت سے جابر پئے سلام آئے

دیا کریم نے دسواں امام چوتھی کو
جہاں میں آئی جو دسویں نویں امام آئے

وہ تیرھویں کو ہوا چودھویں کا چاند طلوع
اب آئے کل سے تو گھٹ کر مہ تمام آئے

رجب میں آئے جو باقرؑ تقیؑ حیدر تو چار بار زمیں پر ملک تمام آئے
غضب ہے دختر عقدہ کشا ہو جو بی بی رسن میں بندھ کے مقتل سے تا شام آئے

سر بریدہ نے قرآن پڑھا جو نیزے پر
حسینؑ مر کے بھی دین نبیؐ کے کام آئے

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا ۔طالب دعا۔سید نذر عباس۔۱۴۔اکتوبر ۲۰۰۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ جناب امام علی النقی علیہ السلام ولادت ۱۵ رجب

(از جناب سید فیاض مھدی صاحب۔کینیڈا)

علیؑ یہ دوسرا آیا ہے اس مہینے میں — ہوا ہے شور جو صلوات کا مدینے میں
تیرا کرم ہے کہ تو نے بنائے چار علیؑ — کمی نہیں ہے کرم کی تیرے خزینے میں
کرم خدا کا سمجھنا ہے تو بجھاؤ اسے — لگی ہے آگ جو بغض علیؑ کی سینے میں
جگایا جعلی خلیفہ کو خواب غفلت سے — گیا تھا ہوش سے مدھوش وہ تو پینے میں
ہزار طرح کے الزام جو لگائے گئے — ملا نہ کوئی بھی عصمت کے اس نگینے میں
کسی علیؑ کو بھی میداں میں مات دے نہ سکے — نہیں ہے ہمت وطاقت کسی کمینے میں
خدا کے واسطے نسبت نہ دے صحابہ سے — ملا نہ خون کو سرکارؐ کے پسینے سے
نجات کے لئے تعریف ہو چکی ہے بہت — بس اب سوار بھی ہو جایئے سفینے میں

ہماری نظروں سے اوجھل ہے آپ کا ہونا
مزا کہاں رہا فیاضؔ ایسے جینے میں

مجاھدؔ رضوی کا نذرانہ عقیدت

جو طفل گھر میں شہ لافتیٰ کے پلتے ہیں
وہ جنگ کے لئے گہوارے میں مچلتے ہیں
خیال آتا ہے جب کربلا کے پیاسوں کا — کمل کے قلب وجگر آنسوؤں میں ڈھلتے ہیں
یہاں تو بات ہے زخم گلوئے اصغرؑ کی — وگرنہ تیر تو ہنگام جنگ چلتے ہیں
سوال آب پر گردن سے تیر پار ہوا — پدر کے ہاتھوں پہ اصغرؑ ہوا کے پلتے ہیں
نہیں قبول زمیں کو فلک کو ہے انکار — لہو صغیر کا رخ پر حسینؑ ملتے ہیں
مجاھدؔ اب یہ شکایت بھی ہے زمانے کو
غم حسینؑ میں آنسو بہت نکلتے ہیں

کربلا میں وہ تیری جنگ الاماں اصغرؑ — تیغ لب سے باطل کی کاٹ دی زباں اصغرؑ
سرخیٔ شہادت ہے تیری داستاں اصغرؑ — ہائے ننھا لوں کے میرِ کارواں اصغرؑ
سن یہ چھ مہینے کا یہ شباب کا عالم — ننھے ننھے قدموں پر کر لیا جہاں کو خم
ہنس رہا تھا تو لیکن چشم ظلم تھی پرنم — کر دیا قیامت تک خم یزید کا پرچم
دو جہاں پہ بھاری ہے تیری ایک قربانی — تو بڑا بہادر تھا اے حسینؑ کے جانی
تجھ کو چھیڑ کر کی تھی حرملہ نے نادانی — بہہ رہا تھا تیرا خون ہر تھی اس کی پیشانی
حرملہ لرز اٹھا تن کے جب کیا نعرہ — تیر کھا کے جیتے تم، وہ تیر مار کر ہارا

ایک حشر بپا تھا، گونجتا تھا رن سارا — پھر علیؑ کے پوتے نے کل کفر کو مارا
کربلا کے میداں میں تو اگر جواں ہوتا — جرأت وشجاعت کا بڑھ کے آسماں ہوتا
تول کر علیؑ کی تیغ رن کو جب رواں ہوتا — اس جہاں کے نقشے پر شام پھر کہاں ہوتا

تو کمال آدم ہے تو کمال انسانی
تیری فکر لامحدود تیرا عزم لافانی

--سید علی محمد رضوی تپچی مرحوم--

ولادت امیر المومنینؑ

کر کے اللہ نے دونور کو شاہی دے دی — ایک کو دوسرے کی پشت پناہی دے دی
شق ہوا چاند محمدؐ کی شہادت کے لئے — کھل کے دیوار نے حیدرؑ کی گواہی دے دی

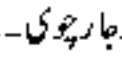

شرف یہ مادر حیدرؑ نے پایا — ولادت گاہ کعبے کو بنایا
یہ کعبے میں ہوئیں داخل وہاں سے — جہاں سے کوئی آئے گا نہ آیا

جو تیرہ بخت ہیں وہ کریں تیرگی کی بات — ہم روشنی مزاج کریں روشنی کی بات
پیوند کاریوں کے تسلسل کے باوجود — دیوار کعبہ کرتی ہے اب تک علیؑ کی بات

--ریحانؔ اعظمی--

ہر اک مومن کا شر آیا نصیری کا عدا آیا — رجب کی تیرھویں تاریخ دیں کا آسرا آیا
ملے دونور کے لکڑے زمیں پر روشنی پھیلی — کہ پہلے مصطفیٰؐ آئے تھے لو اب مرتضیٰؑ آئے
امامت کا وہ منبع ہے ولایت کا ہے سرچشمہ — مبارک ہو مسلمانو امام الاولیاء آئے

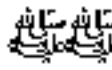

آمد شاہ ولایت ہے خدا کے گھر میں
میرے مولا کی ولادت ہے خدا کے گھر میں
آج کعبے میں ہے اس ناصر کل کی آمد جس نے ہر دور میں کی طالب نصرت کی مدد
جس کی عظمت کا احاطہ ہے نہ کوئی سرحد — در بنا لیجئے دیوار کو اے بنت اسدؑ
آپ کی آج ضرورت ہے خدا کے گھر میں
مرتضیٰؑ سر پہ رکھے حق کی رضاؤں کا تاج — لینے آیا ہے شجاؤں کی شجاعت کا خراج
اس کو اللہ نے بخشا ہے محمدؐ کا مزاج — مختصر اس کا تعارف یہ ہے اسلام کی لاج
تذکرہ اس کا عبادت ہے خدا کے گھر میں

--ظہور جارچوی--

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہادت امیر المومنینؑ

داماد رسولؐ کی شہادت ہے آج
معصوموں پہ فاطمہؑ کے آفت ہے آج
جنت میں تڑپتے ہیں رسولؐ الثقلین
خاتونِ قیامت پہ قیامت ہے آج

اے مومنو لازم ہے تمہیں شیون و شین
ماہِ رمضاں میں ہوئی زہراؑ بے چین
اس ماہ میں آقا کو تمہارے مارا
اس ماہ میں بے پدر ہوئے ہیں حسنین

غل گھر میں علیؑ کے نالہ و آہ کا ہے
بیٹوں میں بیاں حیدرؑ ذیجاہ کا ہے
اے حیدریو بہاؤ تم بھی آنسو
باقی ابھی چہلم اسد اللہ کا ہے

عباسؑ کی ماں کی کفنی کالی ہے
زینبؑ کو بھی بیہوشی و بے حالی ہے
اس عید کو کیوں خاک سے ہم منہ نہ بھریں
فریاد کہ مسندِ علیؑ خالی ہے

ہے آج وہ دن کہ انبیاء روتے ہیں
گردوں پہ ملک اشکوں سے منہ دھوتے ہیں
دنیا سے محمدؐ کا وصیؑ اٹھتا ہے
بن باپ کے سبطین نبیؐ ہوتے ہیں

گھر سے جو پئے نماز باہر نکلے
مرنے پہ کمر باندھ کے حیدرؑ نکلے
واللہ کہ حق خانہ زادی یہ ہے
نکلے جو خدا کے گھر سے مر کر نکلے

بست و یکم ماہِ مبارک ہے ہے آہ
زہراؑ روتی ہے حال احمدؐ ہے تباہ
بن باپ کے ہوتے ہیں یتیم ِ زہراؑ
جاتے ہیں سوئے خلد بریں شیر الٰہ

کعبے میں جسے حق نے اتارا ہوگا
مرحب سے جواں کو جس نے مارا ہوگا
تلوار سے اک شقی کی سبحان اللہ
سجدے میں اسی کا سر دو پارہ ہوگا

--انیسؔ--

ہے آج وہ دن کہ انبیاء روتے ہیں
گردوں پہ ملک اشکوں سے منہ دھوتے ہیں
دنیا سے محمدؐ کا وصیؑ اٹھتا ہے
بن باپ کے سبطین نبیؐ ہوتے ہیں

--انیسؔ--

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔۔سیدہ زہرا عباس۔ ۱۰ جولائی ۲۰۰۲۔راولپنڈی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت امیر المومنینؑ

ظہور جارچوی صاحب کا کلام

آمد شاہِ ولایت ہے خدا کے گھر میں

میرے مولا کی ولادت ہے خدا کے گھر میں
آج کعبے میں ہے اس ناصر کل کی آمد
جس نے ہر دور میں کی طالبِ نصرت کی مدد
جس کی عظمت کا احاطہ ہے نہ کوئی سرحد
در بنا لیجئے دیوار کو اے بنتِ اسدؑ
آپ کی آج ضرورت ہے خدا کے گھر میں
مرتضیٰؑ سر پہ رکھے حق کی رضاؤں کا تاج
لینے آیا ہے شجاؤں کی شجاعت کا خراج
اس کو اللہ نے بخشا ہے محمدؐ کا مزاج
مختصر اس کا تعارف یہ ہے اسلام کی لاج
تذکرہ اس کا عبادت ہے خدا کے گھر میں

--ظہور جارچوی--

آج کعبے میں ظہور شہ مرداں ہوگا
جس جگہ بھی کوئی بت ہوگا وہ لرزاں ہوگا
کلمہ پڑھوائے گا دنیا کو محمدؐ کا کرم
فیض حیدرؑ سے منافق بھی مسلماں ہوگا
لب کھلے کعبہ پکارا کہ وہ قبلہ آیا
جس کا آنا میری تطہیر کا عنواں ہوگا
دے گا خود دست درازوں کو سزا ہاتھ کے ہاتھ
اب ید اللہ محمدؐ کا نگہباں ہوگا
اب تو کفار بھی جھکتے ہیں علیؑ کے آگے
ان کا دشمن کبھی ہرگز نہ مسلماں ہوگا

--ظہور جارچوی--

یوں محمد مصطفےٰؐ آئے علیؑ مولا کے پاس
جیسے بحر بیکراں پہنچے کسی دریا کے پاس
فاطمہؑ بنت اسد کی گود میں جو آج ہے
لال ایسے دو ملیں گے فاطمہؑ زہرا کے پاس
دے دیا بنتِ اسدؑ کے ہاتھ سے محبوب کو
تحفہ یکتا علیؑ تھے خالق یکتا کے پاس
اپنے ہاتھوں پر محمدؐ نے علیؑ کو یوں لیا
رکھ لیا ہو جیسے آئینہ رخ زیبا کے پاس
جان کے بدلے ضدائی کا جو سودا کر لیا
بخش دی ہر شی علیؑ کو جو بھی تھی داتا کے پاس

نذر اے مولود کعبہ کوئی لائے بھی تو کیا جان بھی اپنی نہیں مولا ترے شیدا کے پاس
دور سے نور خدا ان کو نظر آیا نہ تھا حضرت بوجہل نے دیکھا تماشہ جا کے پاس
آپ کے لطف و کرم کی دور تک ہیں بارشیں
مشکلیں حل کیجئے مولا کسی دن آ کے پاس

--ظہور جارچوی--

کر کے اللہ نے دونوں کو شاہی دے دی
ایک کو دوسرے کی پشت پناہی دے دی
شق ہوا چاند محمدؐ کی شہادت کے لئے
کھل کے دیوار نے حیدرؑ کی گواہی دے دی

--ظہور جارچوی--

ظاہر اعمال سے ہوتی ہے خرد کی عظمت
آل کرتی ہے نمایاں اب وجد کی عظمت
خانہ کعبہ کی دیوار بتاتی ہے ظہورؔ
مادر شیر خدا بنت اسدؑ کی عظمت

--ظہور جارچوی--

شرف یہ مادر حیدرؑ نے پایا
ولادت گاہ کعبے کو بنایا
یہ کعبے میں ہوئیں داخل وہاں سے
جہاں سے کوئی آئے گا نہ آیا

--ظہور جارچوی--

موجزن میدان میں دریائے رحمت دیکھ کر
جھومتے ہیں اہل دل سامان فرحت دیکھ کر
پھر رہی ہے اپنی آنکھوں میں رجب کی تیرہویں
آج پھر دست رسالت پر امامت دیکھ کر

--ظہور جارچوی--

جو تیرہ بخت ہیں وہ کریں تیرگی کی بات
ہم روشنی مزاج کریں روشنی کی بات
پیوند کاریوں کے تسلسل کے باوجود
دیوار کعبہ کرتی ہے اب تک علیؑ کی بات

--ریحان اعظمی--

ہر اک مومن کا شر آیا نصیری کا خدا آیا
رجب کی تیرھویں تاریخ دیں کا آسرا آیا
ملے دو نور کے لکڑے زمیں پر روشنی پھیلی
کہ پہلے مصطفےٰؐ آئے تھے لو اب مرتضیٰؑ آئے
امامت کا وہ منبع ہے ولایت کا ہے سرچشمہ
مبارک ہو مسلمانو امام الاولیاء آئے
نوید صبح ہو، مسلماں جھوم اٹھے مسرت سے
لو وہ خیبر شکن آیا، ہو شیر خدا آیا
میری سب مشکلیں حل ہو گئیں آفات بھاگ اٹھیں
علیؑ کا نام جب لب پر بوقت ابتلاء آیا
سلونی کا کیا دعویٰ علیؑ ہی نے زمانے میں
وہ جب آیا سر منبر خطابت کا مزا آیا
علی مظہر بھی ہے عباسؔ مظہر یہ حقیقت ہے
کہ اس کے ہر قصیدے میں علیؑ کا تذکرہ آیا

--چوہدری مظہر عباس-لاہور--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی--طالب دعا-سید زعباس--۲۴ مئی ۲۰۰۴ م)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت امیر المومنینؑ

ظہور جارچوی صاحب کا کلام

منائیں جشن علیؑ کے غلام کعبے میں

ہوئے ہیں آج بہم خاص و عام کعبے میں
علیؑ کے آنے کی ہے دھوم دھام کعبے میں

درود حق کا جو ہے اہتمام کعبے میں ہوا ہے کفر کا درہم نظام کعبے میں
منا رہے ہیں ملک جشن عام کعبے میں کیا ہے شاہ ارم نے قیام کعبے میں
خدا کے گھر میں نہ شب باش ہو سکا کوئی رکیں رہا تو ہمارا امام کعبے میں

بلند نعرہ ہو الا الہ الا اللہ
کیا خدا کی زباں نے کلام کعبے میں

--ظہور جارچوی--

۱۳ رجب ۱۴۲۲ھ کے لئے رباعیاں

علیؑ کا نام نہ لوگے اگر دعاؤں میں
گھرے رہوگے خدا کی قسم بلاؤں میں
محبتِ شاہِ مرداں وہاں نہ ڈھونڈ ووفا
خیانتوں کا جہاں سلسلہ ہو ماؤں میں
--وفا--

بے رنگ تھا حیات کا نقشہ تیرے بغیر
خاموش تھا رسولؐ ہمارا تیرے بغیر
اے قلب مصطفیٰؐ کی تمنا خوش آمدید
صدیوں سے بے قرار تھا کعبہ تیرے بغیر

بہر تصدیقِ پیمبرؐ دوسرا کوئی نہ تھا
حق تو تھا موجود لیکن حق نما کوئی نہ تھا

کیسے آتی وحی خالق، کیسے ہوتی حق کی بات
شہر تھا موجود لیکن راستہ کوئی نہ تھا

سر مرحب و انتر کا قلم کون کرے گا
اونچا تیری رحمت کا علم کون کرے گا
دے دے کسی بندے کو ید اللہ کا منصب
ورنہ تیرے بندوں پہ کرم کون کرے گا

حسنین جعفری صاحب نے جدہ سے روانہ کیا۔ ۱۳ رجب ۱۴۲۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت امیر المومنینؑ

حیدرؑ نے ہر اقلیم کو تسخیر کیا مالک نے انہیں مالکِ شمشیر کیا
قابل جو ولادت کے نہ تھا کوئی گھر گھر حق کا خلیلِ حق نے تعمیر کیا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

گہہ عرش پہ پاؤں مرتضیٰؑ نے رکھا زانو کبھی احمدؐ کے سرہانے رکھا
کیا بندہء مقبولء خدا ہیں حیدرؑ اس بندہ کا نام اپنا خدا نے رکھا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

دینداروں نے امن کفر و شر سے پایا کعبے نے شرف ایسے گہر سے پایا
ہاتھوں پہ علیؑ کو لے کے احمدؐ نے کہا یہ دُرِ نجف خدا کے گھر سے پایا

--انیسؔ--

کعبے کو یداللہ نے آباد کیا بت توڑ کے مصطفےٰؐ کا دل شاد کیا
اللہ رے جلالِ اسم اعلائے علیؑ اصنام کو اس نام نے برباد کیا

--انیسؔ--

عالم میں مرتضےٰؑ کی ولادت کی دھوم ہے کعبے کے گرد قدسیوں کا اک ہجوم ہے
غل تہنیت کا، شام سے لے تا بہ روم ہے کس دبدبے سے آمد باب علوم ہے
ہر چند تھے مقربِ حق اور بھی نبی پیدا ہوا نہ تھا اس جا بجز علیؑ
عیسیٰؑ کی والدہ کو نہ مطلق رضا ملی بنتِ اسدؑ کو پر ہوا فرمانِ ایزدی
کب رتبہ تھا یہ اور پیمبرؐ کے واسطے
دیوارِ کعبہ شق ہوئی حیدرؑ کے واسطے

--انیسؔ--

ظہور جارچوی صاحب کا کلام

نرالی شان سے آتا ہے اب وہ کروفر والا
لرز جاتا ہے جس کا نام سن کر ہر جگر والا
بتو اٹھو چلو نکلو ذرا جلدی بڑھو ورنہ
وہ آ پہنچا پکڑ کر گردنیں توڑے گا گھر والا

--ظہور جارچوی--

کعبے میں ہوا جب کہ ظہورِ حیدرؑ اصنام گرے ڈر کے حضورِ حیدرؑ
مجرے کے لئے خم ہوا طاقِ کسریٰ اے صلِ علیٰ وفورِ نورِ حیدرؑ

--ظہور جارچوی--

راہبر کو راہ میں ہمرازِ منزل مل گیا چند دن رہ کر جدا پھر نورِ کامل مل گیا
ہیں بہت خوش مصطفیٰؐ اللہ کے گھر میں ظہورؔ مرتضیٰؑ کیا مل گیا بچھڑا ہوا دل مل گیا

--ظہور جارچوی--

مقام اصنام ہوتا کعبہ اللہ کا پاک گھر نہ ہوتا
خلیلؑ کی یادگار ہوتی مقدس ایسا مگر نہ ہوتا
نبیؐ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا یہ سچ ہے لیکن ظہورؔ سمجھو
نہ ہوتا دینِ رسولؐ کامل ظہورِ حیدرؑ اگر نہ ہوتا

--ظہور جارچوی--

چشمِ حساد ہو گئی خیرہ جگمگایا جو نورِ حیدرؑ کا
ظلمتِ کفر ہو گئی روپوش ہر طرف ہے ظہورِ حیدرؑ کا

--ظہور جارچوی--

جہاں پہ چھائی ہوئی تھی ظلمت حجاب میں جب تھا نورِ حیدرؑ
یہ نورِ خالق تھے کیا ٹھہرتا کوئی اندھیرا حضورِ حیدرؑ
ہیں سر بسجدہ رسولِ اکرمؐ بدل گیا ہے نظامِ عالم
مبارک اسلام دینِ اعظم خدا کے گھر میں ظہورِ حیدرؑ

--ظہور جارچوی--

کیا بتائیں کون ہے کیا نام ہے اہلِ دل کہتے ہیں دل آرام ہے
آج آغوشِ محمدؐ میں ظہورؔ کل ایماں اور کل اسلام ہے

--ظہور جارچوی--

یہ سامانِ طرب اے صاحبانِ دل مبارک ہو یہ بزمِ منقبت یہ نور کی محفل مبارک ہو
مبارک ہو ولادت ساقیِ کوثر کی اے رندو چمک اٹھا تمہارا حال و مستقبل مبارک ہو

--ظہور جارچوی--

آ گئے ہیں جس قدر مینوش بیت اللہ میں ہو رہے ہیں پی کے سب مدہوش بیت اللہ میں
جشن ہے ساقیِ کوثر کی ولادت کا ظہورؔ بڑھ رہا ہے میکشوں کا جوش بیرت اللہ میں

--ظہور جارچوی--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی۔۔طالب دعا۔سید نزر عباس۔۔۲۴ مئے ۲۰۰۲م)

جناب مرزا مصطفےٰ علی ہمدانی



یا علیؑ مدد

اَدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کی دل افزا اور روح پرور نوید جہاں مُہ ا ر فیاض کی طرف سے ملی وہاں بنیادی آداب دُعا وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ کی بھی آگاہی دی گئی۔ اور اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہ کا فرمان صادر فرما کر کارفرمائی اور کارسازی کے لیے اِنَّمَا کا حصار قائم فرمایا گیا۔ لہٰذا مومن کے لیے صریحی بات ہے کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ سے بڑھ کر کوئی وسیلہ بارگاہِ ایزدی میں استغفار و طلبِ رحمت کا نہیں ہے۔ یہ نظم ایک پاکیزہ عرضداشت ہے۔ روا ئے حاجات و دفع بلیات کے لیے روزانہ پڑھیے۔ اور دیکھیے کیسی، کامیابیاں ہوتی ہیں:

ہوں مُبتلائے رنج و بَلا یا علیؑ مدد — مَیں پا بہ گل ہوں دستِ خُدایا علیؑ مدد
سرتاج اتقیا ہے تو سرخیل اصفیا — اے تیرا نام صلے علےٰ ، یا علیؑ مدد
منہاجِ عدل ، پیرِ طریقت ، رواجِ دیں — جان وفا و صدق و صفا ، یا علیؑ مدد
کوہِ وقار قطبِ شجاعت ، مدارِ علم — بحرِ کرم ، محیطِ سخا ، یا علیؑ مدد
کانِ کرم ، نشانِ شرافت ، منارِ فضل — عمان جود و بذل و عطا ، یا علیؑ مدد
شاہِ نجف ، وصی نبیؐ ، اوّلینِ امام — اے بادشاہِ ہر دوسرا ، یا علیؑ مدد
یعسوبِ دیں ، امامِ مُبیں ، فخرِ اولیاؑ — نفسِ رسولؐ وجہِ خُدا ، یا علیؑ مدد
اے تاجدارِ ملکِ ولایت پناہِ خلق — اے جاں نشیں شاہِ ہُدیٰ ، یا علیؑ مدد
اے نائب و برادر سردارِ انبیاؑ — مہر و سپہر مجد و علا ، یا علیؑ مدد
اے پاسبان دین و شریعت ، امامِ دہر — حاجت روائے خلقِ خُدا ، یا علیؑ مدد
عقدے تمام حل ہوئے اس خوش نصیب کے — جس نے خلُوصِ دل سے کہا ، یا علیؑ مدد
صبح و شام ہے وردِ زباں تیرا نام پاک — میرا وظیفہ ، میری دُعا ، یا علیؑ مدد
شاعر ہوں مَیں مگر سگِ کوئے رسولؐ ہوں — تیرے ہی دَر کا ہوں میں گدا ، یا علیؑ مدد

دل میں ہے میرے اُلفت اولادِ فاطمہؑ — جنت میری ہے تیری ولا ، یا علیؑ مدد
اللہ رکھے تیرے سلامت خُم سبو — اے ساقیِ غدیر پلا ، یا علیؑ مدد
کس کو سُناؤں تیرے سوا غم کی داستان — کس کو پُکاروں تیرے سوا ، یا علیؑ مدد
مشکل کے وقت نام تیرا بہترین سپر — ہر دَرد لا دوا کی دَوا ، یا علیؑ مدد
سیلاب فتنہ ارض ... سے ہے موج خیز — مولودِ کعبہ ! قبلہ نما ، یا علیؑ مدد
فریاد کر رہی ہے فلسطین کی سرزمیں — ملّت پہ ہے ہجومِ بلا ، یا علیؑ مدد
ہے آج اپنا قبلۂ اوّل بھی پائمال — طوفان ظلم و جور و جفا ، یا علیؑ مدد

درپیش پھر ہیں خیبر و خندق کے مرحلے — اے یاورِ حبیبِ خُدا ، یا علیؑ مدد
زوروں پہ پھر ہے مرحب و عنتر کی سرکشی — دُلدل سوار ، قلعہ کشا ، یا علیؑ مدد
پھر ہو رہی ہے آتشِ نمرود شعلہ بار — اے وارثِ خلیلِ خُدا ، یا علیؑ مدد
ہے تیری ذاتِ نُور محمدؐ سے متصل — ہے تیرا نام ، نامِ خُدا ، یا علیؑ مدد
بہر محمدؐ عربی مقتدائے خلق — ہاں اے نصیروں کے خُدا ، یا علیؑ مدد
بہر جناب فاطمہؑ بضعت الرسولؐ — زوجِ بتولؑ ، شیرِ خُدا ، یا علیؑ مدد
بہر حسنؑ امام دوم ، آیتِ کرم — بہر شہید کرب و بَلا ، یا علیؑ مدد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات از علامہ ذیشان جوادی مرحوم

علیؑ کو کر کے پیدا اپنے گھر میں کہد یا حق نے
مبارک ہو میرے بندے مرا گھر تھا ترا گھر ہے
وہ عیسیٰؑ ہے کرے جو مہد میں انجیل کا دعویٰ
سنا دے جو صحیفے سب اسی کا نام حیدرؑ ہے

---کلیم--

ابو طالبؑ! مسلماں جس حرم کے آج ہیں خادم
خدا شکر ہے وہ بھی تمہارے لال کا گھر ہے
طوافِ بیت کرتے ہیں مکاں سے دور رہتے ہیں
طواف اس کو نہیں کہتے ہیں یہ قسمت کا چکر ہے
کلیم اپنے عقیدے میں علیؑ ہیں باپ امت کے
ہمیں یہ فخر ہے۔کعبہ ہمارے باپ کا گھر ہے

---کلیم--

کسی نے نام علیؑ گر نہیں لیا اب تک
کوئی نجات کا ساماں نہیں کیا اب تک
نشان ملتا نہیں تختِ شام کا لیکن
ہر ایک گھر میں ہے حیدرؑ کا بوریا اب تک

---کلیم--

ہے کیا یہ سارا جہاں بتاؤ نبیؐ کا صدقہ اگر نہیں ہے
جو منحرف ان کی آل سے ہو وہ شر تو ہوگا بشر نہیں ہے
عجیب اندھے ہیں یہ مسلماں نہیں ہے عترت پہ جنکا ایماں
بتاؤ یہ بھی نظر ہے کوئی کہ جس میں نورِ نظر نہیں ہے

---کلیم--

دنیا میں جب علیؑ کا دل و جان آ گیا
گویا بشر کی شکل میں ایمان آ گیا
ہوگا نبیؐ پہ بعد میں آیات کا نزول
اور فاطمہ کی گود میں قرآن آ گیا

---کلیم--

مٹی کو اتنا ارفع و اعلیٰ بنا دیا
نقشِ قدم کو صورتِ کعبہ بنا دیا
کل جس زمیں کو کہتے تھے صحرائے کربلا
اس کو بھی کربلائے معلیٰ بنا دیا

---کلیم--

کہتے ہو تم کہ تمکو ہے ذکر خدا پسند
پھر کیوں نہیں ہے تذکرہ ءمرتضیٰؑ پسند
ذکرِ حسنؑ ہے ذکر نبیؐ ذکر کبریاء
بتلاؤ صاف اسمیں ہے کیا تمکو ناپسند

---کلیم--

حضرتِ عباسؑ کا ہے کیا اعلیٰ مقام
عزت آدم ہے وہ اور غیرت حوا ہے یہ
حیدرؑ و زہرا سے پہچانا ان کا مرتبہ
ثانی ءحیدرؑ ہے وہ اور ثانی ءزہرا ہے یہ

---کلیم--

کمال زینبؑ و عباسؑ یوں ہوا روشن
ہے شیر جان پدر زینتِ پدر عباسؑ
علیؑ کے خون کی تاثیر حضرت عباسؑ
تو شیر فاطمہ زہراؑ ہے اثر زینبؑ

---کلیم--

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔سیدہ زعباس۔۲۴ ستمبر ۲۰۰۴ م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳ رجب کے لئے

یومِ ولادت امیر المومنینؑ

حالت عجب تھی خانہءرب جلیل کی
یعنی کہ پھل نہ لائی تھی محنت خلیلؑ کی
حاجت نہیں یہاں کسی لمبی دلیل کی
آمد ہوئی خدا و نبیؐ کے وکیل کی
آئے علیؑ تو کعبے کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جھوم اٹھے کون و مکاں کس کی یہ انگڑائی ہے
کون آیا جو محبت کی فضا چھائی ہے
کل تلک یہ بھی تھا خاموش محمدؐ کی طرح
آج کعبے کے بھی ہونٹوں پہ ہنسی آئی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چمکتا ہے کہاں افلاک پر مہر مبیں ایسا
کہاں ہوگا ولایت کی انگوٹھی میں نگیں ایسا
خدا محفوظ رکھے چشم بد سے حُسن حیدرؑ کو
بڑی مشکل سے پایا ہے نبیؐ نے جانشیں ایسا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زباں پہ اصل حقیقت کا اعتراف نہیں
ذرا بھی دیدہ و دل کا غبار صاف نہیں
بدن پہ جامہءاحرام دل میں بغض علیؑ
تیرے نصیب کا چکر ہے یہ طواف نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زندگی بھر کی کمائی چھین لی
سب تمہاری خودنمائی چھین لی
قابلِ صد حیف ہے یہ اے بتو
ایک بندے نے خدائی چھین لی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جستجو منزلِ مقصود پہ لا سکتی ہے
دل میں مولا کی فضیلت بھی سما سکتی ہے
کون کعبے میں نئی راہ بنا کر آیا
مسکراتی ہوئی دیوار بتا سکتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے بچوں کے لئے سیدہ عیاں جمع کی۔طالب دعا۔۔۔سیدہ رعباس۔۔۔۲۱ جنوری ۲۰۲۴ م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات ۱۳ رجب

نومبر ۲۰۰۰ میں مختلف رسالوں سے یہ رباعیاں جمع کی

منقبت عاصم گیلانی

میرے چمن میں الٰہی وہ انقلاب آئے
کہ پھول پھول سے خوشبوئے بوترابؑ آئے

حضورؐ علم کی بستی علیؑ ہیں دروازہ
جو در سے گزرے وہی ہو کے باریاب آئے

کرے جو قتل پلائیں اسی کو شربت بھی
نہ تھا شعار کہ قاتل پہ بھی عتاب آئے

سکوں جو چاہو تو نادِ علیؑ کا ورد کرو
وہ نام کیا جسے لیتے ہوئے حجاب آئے

در بہشت پہ لکھا ہوا ہے یہ عاصمؔ
جو مانتا ہے علیؑ کو وہ بے حساب آئے

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر مظہر عباس

۱۳ رجب کی رات وہ کعبے میں آ گیا
جس کا وجود سارے زمانے سجا گیا

امر خدا سے ہوتی تھی بنت نبیؐ کے ساتھ
تزویج جس کی زہرا ستارا بتا گیا

جس کے حسنؑ حسینؑ ہیں جنت کے بادشاہ
جس کا گھرانہ خلد کا رستہ دکھا گیا

کوئی بھی دور آئے علیؑ بادشاہ رہے
مومن دلوں میں ایسی حکومت بسا گیا

مظہر زہے نصیب کہ مجھ سے فقیر کی
نس نس میں عشق حیدرؑ و صفدرؑ سما گیا

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

ہو مبارک مومنو شاہ ہدا پیدا ہوئے
قاسم عنا روجناں دست ہدا پیدا ہوئے
اخر جی اے مادر عیسےٰ ندا ھاتف نے دی
جوف کعبہ میں مگر قبلہ نما پیدا ہوئے
کہہ رہے ہیں آج یہ لوگوں سے یہ خوش ہو کر نبیؐ
لو یہ کعبے میں علیؑ مشکل کشا پیدا ہوئے
کہہ اٹھے کعبے کے بت اب تو خدائی چھن گئی
آج دنیا میں نصیری کے خدا پیدا ہوئے

---سیدہ عاصمہ علی عصمی---

کیا گھڑی کیسا لمحہ حسیں آ گیا — لامکاں کے مکاں میں مکیں آ گیا
یا علیؑ تیری تصدیق کے واسطے — پل جھپکتے ہی روح الامیں آ گیا
مصطفیٰؐ جن کو مہر نبوت ملی — مرتضیٰؑ بن کے اس کا نگیں آ گیا
تیری تعریف کا فیض شمشاد کو
مل گیا تو کہیں سے کہیں آ گیا

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

جس کو اللہ بنائے وہ ولی بنتا ہے
حکم خالق سے محمدؐ کا وصی بنتا ہے
ہمسری حیدر کرارؑ کی ہے ناممکن
سارے نبیوں کے تقدس سے علیؑ بنتا ہے

خانہ زادِ لامکاں مولا علیؑ
عظمتوں کا آسماں مولا علیؑ

کل قرآں میں عیاں مولا علیؑ — ایک نقطے میں پنہاں مولا علیؑ
پیشوائے دو جہاں مولا علیؑ — حکمران انس و جاں مولا علیؑ
فکر دنیا فکر عقبیٰ ہم کو کیا — ہے یہاں مولا علیؑ اور وہاں مولا علیؑ
چوم لی فرشتوں نے میری زباں — تھا میرے وردِ زباں مولا علیؑ
مجھ کو اخترؔ بے کسی کی فکر کیا
دست گیرِ بے کساں مولا علیؑ

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

طالب دعا۔ سید نزر عباس۔ ستمبر ۲۰۰۲ م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نزرءامیر المومنین ۔۔علی علیہ السلام

جس کو اللہ بنائے وہ ولی بنتا ہے
مظہرءشان ءخدا شیرءجلی بنتا ہے
بکھرے ہوئے اوصاف نبیوں کے تمام
یکجا کئے جائیں تو علیؑ بنتا ہے

ہم ہیں حیدرؑ کے پرستار تادوان کو جس سے بھن جائے کلیجہ وہ مزادوان کو
گر منافق کو اٹھانا ہے بھری محفل سے مدحت ءحیدرؑ کرار سنادو ان کو

کسی کو نگہء پاک باز دیتا ہے کسی کو نعمت ءعمرء دراز دیتا ہے
بطور خاص مگر جس پہ مہرباں ہو خدا علیؑ کے عشق سے اس کو نواز دیتا ہے

زباں پہ نام ءشہ ذوالفقار لیتا ہوں نبیؐ کا اسم ءحسینؑ بار بار لیتا ہوں
کسی بلا کا جیسے ہی سامنا ہو افسرؔ میں اپنے مولا کو فوراً پکار لیتا ہوں

---افسر عباس---

درجناں پہ بھی حکم امام چلتا ہے ان ہی کے فیض سے سارا نظام چلتا ہے
وہ لکھ کے دیں گے تو جنت میں داخلہ ہوگا وہاں بھی ان کی سفارش سے کام چلتا ہے

علیؑ افسر علیؑ

نہ باغ دولت وثروت کی سیر مانگتا ہوں نہ مملکت کوئی مانند غیر مانگتا ہوں
شہء نجف میں تیری بارگاہ ءعالی سے بس اپنے حسن ءعقیدت کی خیر مانگتا ہوں

---افسرؔ--

نہ تخت رکھتے ہیں کوئی نہ تاج رکھتے ہیں وقار ءحق کی مگر پھر بھی لاج رکھتے ہیں
جو خسروان ءجہاں کو نصیب ہو نہ سکا قلندران ءعلیؑ وہ مزاج رکھتے ہیں

---افسر---

فضائے گلشن ءجنت کی سیر چاہتا ہے اور احترام ءعلیؑ کے بغیر چاہتا ہے
علاج کر لے کچھ اپنی شر پسندی کا بروز حشر اگر اپنی خیر چاہتا ہے

---افسر---

ہے افسر دیں تاج سکندر حیدرؑ اور بعد نبیؐ سب سے ہیں بہتر حیدرؑ
ہے تجھ سے دعا میری اے رب غفور جاری ہو میری زباں پہ حیدرؑ حیدرؑ

---افسر---

رک گیا کیوں رودار وصاف جلی کہتے ہوئے کیوں جھجکتا ہے ولی کو تو ولی کہتے ہوئے
جب اسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے تو پھر موت کیوں آتی ہے تجھ کو یا علیؑ کہتے ہوئے

---افسر---

وہ کب ہیں گردش دوراں سے ہارنے والے قدم قدم پہ علیؑ کو پکارنے والے
ہماری سمت بھی ہو جائے اک نگاہ ءکرم نبیؐ کے دین کی قسمت سنوارنے والے

--افسر--

علی سے اگر لو لگائی نہیں تیرے حق میں ناصح بھلائی نہیں
علی کی محبت نبیؐ کی محبت علیؑ اور نبیؐ میں جدائی نہیں

وہ کب ہیں گردش دوراں سے ہارنے والے قدم قدم پہ علیؑ کو پکارنے والے
ہماری سمت بھی ہو جائے اک نگاہ ءکرم نبیؐ کے دین کی قسمت سنوارنے والے

کریں گے جب کہ نکیرین آ کے مجھ سے کلام کہ کون رب ہے تیرا کون نبی وامام
کہوں گا رب ہے میرا ذوالجلال والاکرام محمدؐ عربی ہے میرے نبیؐ کا نام
علیؑ امام ءمن است ومن غلام ءعلیؑ
ہزار جان ءگرامی فدائے نام ءعلیؑ

یکتا ہے جو مداح ءمدام اس کا ہوں واحد ہے جو عبد ءنیک نام اس کا ہوں
پوچھیں گے نکیرین تو کہہ دوں گا انیسؔ قنبر کا جو مولا ہے غلام اس کا ہوں

کیا نام خدا بہ شد و مد کہتے ہیں کہتے ہیں تو بے حساب وعد کہتے ہیں
بھولے سے بھی کسی کی خود بھی کرتے ہیں مدد دن رات جو یا علیؑ مدد کہتے ہیں

--نجم آفندی--

کس برتے پہ توحیدری کہلاتا ہے اپنی ہستی میں کیا جھلک پاتا ہے
تیرا دل بھی نہیں ہے تیرے بس میں مغرب سے وہ آفتاب پلٹاتا ہے

--نجم آفندی--

دل کو جان ءچمن پہ وار کے دیکھ پھر سے آئیں گے دن بہار کے دیکھ
دور ہوویں گی مشکلیں ساری پھر علیؑ کو پکار کے دیکھ

یا علیؑ مظہر آیات تجھے جان گئے حد سے جو گزرے نصیری تو خدا مان گئے
لاکھ ڈالے تیری تصویر پہ تہرے پردے پھر بھی پہچاننے والے تجھے پہچان گئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امیر المومنین ۔۔علی علیہ السلام

علیؑ کا نام نہ لو گے اگر دعاؤں میں
گھرے رہو گے خدا کی قسم بلاؤں میں
سنو بغور تو محسوس ہونے لگتی ہے
علیؑ کے نام کی سرگوشیاں ہواؤں میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نورِ حیدرؑ کو یہاں نورِ جلی کہنے لگے
جو لار کہتے تھے وہ بھی حق کا ولی کہنے لگے
کہہ رہے تھے جو بدعت ان پہ حیرت ہے ہمیں
مشکلوں میں پڑ کے وہ بھی یا علیؑ کہنے لگے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تکلیف میں دم کسی کا بھرنا کیسا
غفلت میں کوئی نفس گزرنا کیسا
ہر سانس میں ہو ورد زباں نامِ علیؑ
یہ وقت پڑے پر یاد کرنا کیسا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خرد کے باغ کی چن لی کلی کلی میں نے — بجایا دین کا ڈنکا گلی گلی میں نے
قدم قدم پہ پکارا علیؑ علیؑ میں نے — سنیں زمانے کی باتیں بری بھلی میں نے
نہ چھوڑا ہاتھ سے پردامنِ علیؑ میں نے — ہر اک سوال کا لب پر میرے جواب رہا
میں امتحانِ محبت میں کامیاب رہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مولا ہے تو امیر ہے تو مرتضیٰ ہے تو — اللہ گواہ ہے کہ شیرِ خدا ہے تو
قرباں ہو میری جاں اے شہ لافتیٰ — سب مشکلوں کا حل ہے کہ مشکل کشا ہے تو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساقی مہ وشِ مہ خمِ غدیر لا — پی کر جسے جواں ہو ہر مرد و پیر لا
مومن کو جو بناتی ہے روشن ضمیر لا — جس کو کہیں ولائے جنابِ امیرؑ لا
ہم کو نہ محتسب نہ شیخ جی کا ڈر — ہم پینے والے ہیں اسے مسجد میں بیٹھ کر
پگڑی اچھالیں شیخ کی ڈالے جو بد نظر — واعظ کی روک تھام کا ہم پر نہیں اثر
دیرینہ ایک رسم بجا لا رہے ہیں ہم
روزِ ازل سے پیتے چلے آ رہے ہیں ہم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قدرت کا جو کاتب ہے علیؑ شیرِ خدا ہے — روشن ہے زمانے پہ علیؑ دستِ خدا ہے
دونوں جہاں میں یہی مختار کار ہے — حق سے نہ یہ جدا ہے نہ حق اس سے جدا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطرے کو علیؑ چاہیں تو دریا کر دیں — ادنیٰ پہ کریں مہر تو اعلیٰ کر دیں
نسخہ کیسا مزاج کہتے ہیں کسے — بیمار کو چاہیں تو مسیحا کر دیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورؐ ہیں شہرِ علم علیؑ اس کا باب ہے — حیدرؑ فضیلتوں کی مکمل کتاب ہے
قیصر جس انجمن میں ہو علیؑ کا تذکرہ — اس انجمن میں سانس بھی لینا ثواب ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تخیل سے بھی بڑھ کر ہے بڑائی میرے مولا کی
میاں محتاج ہے ساری خدائی میرے مولا کی
جہاں سے رزق بندوں کو خدا تقسیم کرتا ہے
وہاں پر بھی نظر آئی کلائی میرے مولا کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خورشید سرِ شام کہاں جاتا ہے — روشن ہے دہر پر جہاں جاتا ہے
مغرب ہی کی جانب ہے قبرِ حیدرؑ — یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

------طالب دعا--سیدزرعباس------

جناب ساجد رضوی صاحب

اسد سے آنکھ ملانا کوئی مذاق نہیں
فنونِ جنگ دکھانا کوئی مذاق نہیں
دہل رہے ہیں کلیجے لرز رہی ہے نظر
علیؑ کے سامنے آنا کوئی مذاق نہیں

اب آغاز کرتا ہوں سجدوں کا ساجد
مجھے مل گئے نقشِ پائے محمدؐ
یادِ علیؑ میں سجدۂ خالق ادا کیا
ساجد یہ عشق کی ہے وہ بندگی کی بات
تری تسبیح کی گردش سے تقدیریں بدلتی ہیں
مجھوں نے یہ ہر مشکل میں دیکھا فاطمہ زہراؑ
جہادِ نفس نے تیرے یہ کر دیا ثابت
ہے ذوالفقار سے بھی بڑھ کے صبر کی شمشیر!
تھا جو کارِ اجتماعی انبیاؑ کا اے حسینؑ
تُو نے اِک دن میں کیا وہ کام تنہا اے حسینؑ

مشرق سے روز گوشۂ مغرب تک آفتاب
پھرتا ہے نقشِ پائے علیؑ ڈھونڈتا ہوا

نبیؐ کی آزمودہ قوتوں سے کام لیتا ہوں
سنبھل! اے گردشِ دوراں علیؑ کا نام لیتا ہوں

کہیں پر صبح کرتے ہیں کہیں پر شام کرتے ہیں
سلیقہ سے برابر وقت پر سب کام کرتے ہیں
بشارت پا چکے ہیں خاتمہ بالخیر ہونے کی
علیؑ والے کہیں اندیشۂ انجام کرتے ہیں

شیخ صاحب اپنی پیدائش کا کچھ کہیئے تو حال
کس طرح پیدا ہوئے ارشاد کچھ تو کیجئے
ہم وسیلے کا جبھی مانیں گے تارک آپ کو
والدِ ماجد کا اپنے نام ہی مت لیجئے

انکارِ نبوتؐ کرتے ہو انکارِ رسالت کرتے ہو
اور پھر بھی مسلماں بنتے ہو کیسی یہ قیامت کرتے ہو
قرآن کو جس کے کہنے سے پیغامِ ہدایت مانا ہے
انکار اُسی کے رُتبے سے کیا دین کی خدمت کرتے ہو

کُل یُوں تو کئی آئے گُلِ تر نہیں آیا
اکملتؐ کے اعزاز کا رہبر نہیں آیا
اُمت میں ہوں محسُوب رسولانِ سَلف بھی
اِس شان کا دُنیا میں پیمبرؐ نہیں آیا

آلام و مصائب میں بھی وہ شاد رہے گا
جو صاحبِ ایماں ہے وہ آباد رہے گا
قرآن میں اَبتر کے اشارے سے ہے ثابت
دشمن جو محمدؐ کا ہے برباد رہے گا

اِس راز سے واقف ہیں غلامانِ محمدؐ
اِسلام ہے دراصل اِک احسانِ محمدؐ
اللہ جسے چاہے اُسے دے یہ سعادت!
ہر شخص کو ہوتا نہیں عرفانِ محمدؐ

نہیں ہے رُوح تو انسان رہ نہیں سکتا
بغیر معنیٰ کے قرآن رہ نہیں سکتا
علیؑ کو چھوڑنے والے خبر بھی ہے تجھ کو
علیؑ سے ہٹتے ہی ایمان رہ نہیں سکتا

rubaiyat from sajid rizvi .collected by nazar abbas,rd-18-11-2004

جناب ساجد رضوی صاحب

قطعات

علیؑ نوشتۂ تقدیر کو بدلتے ہیں
علیؑ سے کام خدائی کے سارے چلتے ہیں
یہ معجزہ ہے ذرا آپ بھی تو سُن لیجے
علیؑ کے نام سے گرتے ہوئے سنبھلتے ہیں

مُنافقت سے کوئی فیض پا نہیں سکتا
چراغِ حق کو زمانہ بجھا نہیں سکتا
سیاستِ اُمویّہ پسند ہو جس کو
علیؑ کا نام زباں پر وہ لا نہیں سکتا

اُمورِ حق میں کہاں کس کا زور چلتا ہے
کہیں نوشتۂ تقدیر بھی بدلتا ہے
یہ بات میری سمجھ میں نہ آسکی اب تک
علیؑ کے ذکر سے کیوں دِل کسی کا جلتا ہے

علیؑ سے بُغض ہے دِل میں نبیؐ سے اُلفت ہے
عجیب ہے یہ طبیعت، عجیب فطرت ہے
پکارتا ہے جہنّم اِدھر چلے آؤ
مخالفینِ علیؑ کی یہاں ضرورت ہے

مَیں جانتا ہوں کہ فطرت بدل نہیں سکتی
جو پھانس دل میں چُبھی ہے نکل نہیں سکتی
علیؑ کی بزم ہے اتنا سمجھ لیں دشمنِ دیں
یہاں سیاستِ شیخین چل نہیں سکتی

علیؑ سے عشق جو اے شیخ کر نہیں سکتا
صراط سے وہ سلامت گذر نہیں سکتا
ہزار بار نہیں لاکھ بار قتل کرو!
علیؑ کے عشق کا مارا تو مر نہیں سکتا

یہ بات سب پہ اچھی طرح آشکار ہے
پھُولوں کے دَم قدم سے چمن پُربہار ہے
اے دشمنِ خدا تجھے شاید خبر نہیں
ذکرِ علیؑ سے ذکرِ خدا کا وقار ہے

دُنیا کو سہارا ہے ہر اِک گامِ علیؑ کا
کام آنا ہے ہر کام میں بس کام علیؑ کا
ثابت ہی نُصیری پہ نہیں کُفر کا الزام
جو نام خدا کا ہے وہی نام علیؑ کا

ہر اِک پہ کرم ہے سحر و شام علیؑ کا
مُشکل میں لیا کرتے ہیں سب نام علیؑ کا
یہ دستِ خدا، نفسِ خدا، عینِ خدا ہیں
معبُود ہی کا کام ہے ہر کام علیؑ کا

اِسلام کے حُدود میں داخل نہیں رہا
ایماں کے دائرے میں وہ شامل نہیں رہا
نامِ علیؑ کو لازمِ کلمہ نہ جو کہے
وہ منبرِ رسُولؐ کے قابل نہیں رہا

کیا کوئی بتا سکتا ہے امکان علیؑ کا
ہر شخص کو ہوتا نہیں عرفان علیؑ کا
اے دشمنِ ایماں تجھے کیا یہ نہیں معلوم
ایمان کی شہ رگ پہ ہے احسان علیؑ کا

برائے نام مُسلم ہے، مسلماں جو بظاہر ہے
نگاہِ اہلِ ایماں میں تو وہ فاسق ہے فاجر ہے
علیؑ تو کُلِ ایماں ہیں جوابِ کُفر کُل بھی ہیں
علیؑ کو جُزوِ ایماں جو نہیں کہتا وہ کافر ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حق کا عرفان جو پایا تو علیؑ یاد آیا

دل میں قرآن سمایا تو علیؑ یاد آیا

خود بہادر تھے مگر لڑنا نہیں جانتے تھے

شیرِ یزداں کو بہادر جو نہیں مانتے تھے

اُن کو مرحب نے ڈرایا تو علیؑ یاد آیا

اپنے گھر سے میں چلا کر کے ارادہ حج کا

میری نیت تھی کروں گا میں طوافِ کعبہ

کعبہ جب سامنے آیا تو علیؑ یاد آیا

شبِ معراج محمدؐ جو چلے عرش عُلا

گفتگو کرتا رہا اپنے پیمبرؐ سے خدا

ہاتھ پردے سے اٹھایا تو علیؑ یاد آیا

المرسلہ۔۔۔میاں محمد شفیق اویسی۔لاہور ۔ نزد عباس۔۔۔۷فروری ۲۰۰۳م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳ رجب کے لئے
مختلف شعراء کی رباعیاں

علیؑ کی جائے ولادت بھی بے مثالی ہے　　خدا سے فاطمہؑ بنت اسدؑ سوالی ہے
کہاں رکھوں تیری اس بے بہا امانت کو　　ملا جواب ہمارا مکان خالی ہے

المرسلہ سیدہ زعباس (شاعر کا نام نہیں معلوم)

شک نہیں جس میں کوئی وہ تیری یکتائی ہے
کچھ بہکتا ہے نصیری تو وہ سودائی ہے
لم یلد پر میرا ایمان ہے لیکن یا رب
تیرے گھر سے کسی بچے کی صدا آئی ہے

المرسلہ حسنین جعفری صاحب بحرین ۲۰۰۱ء

مندرجہ ذیل رباعیاں عبدالحسین حسنین صاحب نے دبئی سے روانہ کی

مرضی حق ہے کہ اعجاز دکھایا جائے　　راستہ دوسرا کعبے کا بنایا جائے
میرے اس بندہ مخصوص کو میرے گھر میں　　بت پرستوں کے ہی رستے سے نہ لایا جائے

خدا نے مرتبہ اعلیٰ کیا ہے　　علیؑ کو گھر کا رکھوالا کیا ہے
کوئی یہ سنگ اسود سے تو پوچھے　　بتوں کا کس نے منہ کالا کیا ہے

کعبے کے گرد آج ہجوم کثیر ہے　　ساغر کی آرزو میں ہر طفل و پیر ہے
اس میں غریب بادہ کشوں کا قصور کیا　　سب نے یہ سن لیا ہے ساقی امیر ہے

طالب دعا۔ سید زعباس۔ ۱۳ رجب ۱۴۲۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳ رجب کے لئے
مختلف شعراء کی رباعیاں

تیرا رجب کو یہ کس کے آنے کی دھوم ہے کعبے کے در پہ کس لئے اتنا ہجوم ہے
پوچھا جو شہر علم سے کس کا ہے اشتیاق فرمایا آج آمد ء باب ء علوم ہے

علیؑ سے پہلے عبادت کا انتظام نہ تھا ادب رسولؐ کا خالق کا احترام نہ تھا
نماز ہوتی بھی قائم تو کس طرح ہوتی خدا کا گھر تو تھا مگر امام نہ تھا

مسلمانوں پہ حج فرض ءعیاں ہے طواف ءکعبہ اک راز ءنہاں ہے
حرم کے گرد پھر کر ڈھونڈتے ہیں بتوں کا توڑنے والا کہاں ہے

نظم ہے کہ بلا گل بہارِ باغ نہیں
جبھی تو دامن قدرت پہ کوئی داغ نہیں
علیؑ نہ آتے حرم میں تو حق سے کہتے خلیل
کہ گھر تو آپ نے بنوا لیا چراغ نہیں

(اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے مختلف شعراء کی یہ رباعیاں جمع کی گئی۔ ۱۳ رجب ۱۴۲۱ھ۔ سید نذر عباس)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منقبت مولا علیؑ

آغا سروش کا کلام

علیؑ خدا کے گھر میں انقلاب لے آئے
جہاں چراغ نہ تھا آفتاب لے آئے

رسولؐ عرشِ خدا کا جواب لے آئے　　علیؑ کے عشق کا پورا نصاب لے آئے
علیؑ کا ذکر سرِ شام چھیڑ کر ہم بھی　　طلوع ہوتا ہوا آفتاب لے آئے
کتاب سے نہ ہوئی مات جب نصاریٰ کو　　نبیؐ خلاصہِ ام الکتاب لے آئے

ہمیشہ دشمنِ حیدرؑ سے دور دور رہو
عجب نہیں کہ یہ کوئی عذاب لے آئے

جو جبرائیلؑ نے تیار کی تھی یوم الست　　غدیر میں وہ پرانی شراب لے آئے
علیؑ کے غیروں سے کیا ٹوٹتا درِ خیبر　　جو خواب ٹوٹ چکے تھے وہ خواب لے آئے
ہمارے آگے فرشتوں نے دم نہیں مارا　　کہ ہم جواب کے پیچھے جواب لے آئے
سنی جو حشر میں تعریفِ کوثر و تسنیم　　گنہگار بھی چشمِ تر اب لے آئے
نہ تھا رسولؐ کے انصار و اقرباء کا جواب　　مگر حسینؑ عجب انتخاب لے آئے
جہادِ کرب و بلا کے لئے علی اکبرؑ　　رسولِ پاکؐ کا عہدِ شباب لے آئے

علیؑ کے لطف و کرم کی جو بارشیں ہوں سروشؔ
تو سنگ لاخ زمیں بھی گلاب لے آئے

(جناب آغا سروش صاحب کا کلام اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔ طالب دعا سید نذر عباس ۱۴ دسمبر ۲۰۰۲ م)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت مولا علیؑ

مختلف شعراء کا کلام

مانندِ موم سنگ بھی گھلتے چلے گئے　　دھبے قبائے رنج کے دھلتے چلے گئے
مشکل کشا کا نام جو آیا زبان پر　　مشکل کے جتنے بند تھے کھلتے چلے گئے

عیسیٰؑ کے مسیحا ہو دو عالم کی شفا ہو　　اعجاز نما، راہ نما، عقدہ کشا ہو
کس نام سے اے شاہِ نجف مدح ثناء ہو　　گر کفر نہ ہوتا تو یہ کہتا کہ خدا ہو

لبِ بیمارِ مسیحا پہ مسیحا کی ثنا　　زندگی بخش ہے ہر دور میں آقا کی ثنا
جانے کیا چیز ہے یہ کیفِ مودت اے حسنؔ　　ہم سرِ راہ بھی کرتے ہیں مولا کی ثنا

(سید باعیاں اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔طالب دعا سیدز عباس ۱۵ جنوری ۲۰۰۳م)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعات عیدِ غدیر

ظہور جارچوی صاحب کا کلام

مبارک ہو یہ جشن یہ گرم جوشی مبارک ہو یہ کیف یہ بادہ نوشی
مبارک ہو تم سب کو ایمان والو شہنشاہِ اسلام کی تاج پوشی

--ظہور جارچوی--

ازل سے اٹھایا تھا بارِ رسالت ابد تک رہے گی بہار رسالت
یہ ہم حکمِ بلغ کے تیور سے سمجھے امامت پہ ہے انحصارِ رسالت

--ظہور جارچوی--

رب سبحان کی قسم محبوب سبحان کی قسم بات سچی کہہ رہا ہوں آل و قرآن کی قسم
بخش کر نوروز کے دن کو شرف اللہ نے کر دیا سلام کامل کل ایماں کی قسم

--ظہور جارچوی--

اپنا نہیں اللہ کا فرمان سنایا قرآن اٹھائے ہوئے قرآن سنایا
ہر روز سناتے تھے علیؑ میرا وصی ہے نوروز تھا جس روز یہ اعلان سنایا

--ظہور جارچوی--

نہ کہنا بھول کر سہواً بنایا یہ کہہ سکتے ہو مجبوراً بنایا
خدا حکم پاتے ہی نبیؐ نے علیؑ کو جانشیں فوراً بنایا

--ظہور جارچوی--

نہ پوچھو کیوں بنایا کیا بنایا یہ سمجھو خود بنے وہ یا بنایا
بحکمِ حق علیؑ کو مصطفیٰؐ نے بنایا جو کچھ آپ ایسا بنایا

--ظہور جارچوی--

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ ۲۲۔۱۱۔۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعات عیدِ غدیر

ظہور جارچوی صاحب کا کلام

شرف علیؑ کے بڑھائے گئے بحکمِ خدا حضورِ بزم اٹھائے گئے بحکمِ خدا
خمِ غدیر کے اجلاس میں علیؑ مولا بنے نہیں تھے بنائے گئے بحکمِ خدا

--ظہور جارچوی--

کہہ رہے ہیں جو محمدؐ مان لو شکلِ مولا دیکھ لو پہچان لو حسبنا قرآن کہنا ہے اگر بولتے قرآن سے قرآن لو

--ظہور جارچوی--

بہم فہرست کیسے ہو بتائیں نام کس کس کا علیؑ مولا ہے اس اس کا نبیؐ مولا ہے جس جس کا
کہو مولا علیؑ ڈالو نظر حضارِ محفل پر کھلے چہرے بتادیں گے علیؑ مولا ہے اس اس کا

--ظہور جارچوی--

بچتا ہے بھاگتا ہے جو عقل رسا سے دور مشکل میں گھر کے رہتا ہے مشکل کشا سے دور
رہ آس پاس بیٹھنے والوں کے ساتھ ساتھ لیکن یقین کرلے کہ تو ہے خدا سے دور

--ظہور جارچوی--

سمجھتے ہیں جو رسولؐ قدیر کی عظمت انہی دلوں میں ہے اس کے وزیر کی عظمت
بھٹک رہے ہیں وہی راہرو ترا ہے پر جو بھول بیٹھے ہیں راہِ غدیر کی عظمت

--ظہور جارچوی--

خدا کا حکم جہاں کو سنانے والے نے غضب کی دھوپ میں محفل سجانے والے نے
ظہورؔ رہ گئے دشمن علیؑ کا منہ تکتے بنادیا انہیں مولا بنانے والے نے

--ظہور جارچوی--

بگاڑتا ہے عبث کام آنے والے سے صراط و نار سقر سے بچانے والے نے
علیؑ سے بغض نہ رکھ خود بنے وہ کب مولا جو حوصلہ ہے بگڑ جا بنانے والے سے

--ظہور جارچوی--

خود بنے مولا اگر تو مرتضیٰ کو چھوڑ دے خود بنایا ہے اگر تو مصطفیٰ کو چھوڑ دے
حکم تاکیدی خدا کا تھا نبیؐ کا تھا عمل تیری مرضی چھوڑ دے ضد یا خدا کو چھوڑ دے

--ظہور جارچوی--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی--طالب دعا-سیدنذر عباس--۲۳ مئی ۲۰۰۴ م)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آڈیو کیسٹ سے مختصر سلام اور نوحے

یا علیؑ مدد

حیدرؑ نے ڈالیں جب درِ خیبر میں انگلیاں
تو چاروں طرف سے شور اٹھا یا علیؑ مدد

تاریخ خیبری میں ہے اب تک لکھا ہوا
ہر درد لا دوا کی دوا یا علیؑ مدد

آزاد اس وجہ سے فلسطیں نہ ہو سکا
چالیس سال میں میں نہ کہا یا علیؑ مدد

چالیس دن کا تجربہ خیبر میں دیکھ کر
اب تک نہ آیا لب پہ ذرا یا علیؑ مدد

پرچم خدا کا ہاتھ میں اور دم بدم شکست
تو نے نہ کہا شیرِ خدا یا علیؑ مدد



میں کیوں نہ کہوں دل سے صدا یا علیؑ مدد
خیبر میں جب نبیؐ نے کہا یا علیؑ مدد
زنجیریں مشکلات کی سب کٹ کے گر گئیں
جیسے ہی میرے دل نے کہا یا علیؑ مدد
بدعت نہیں ہے سنت پیغمبری ہے یہ
ہے کامیابیوں کا صلہ یا علیؑ مدد
بے مرضیء خدا سے کبھی کچھ ہوتا نہیں
واللہ رکن دیں ہے صدا یا علیؑ مدد





لا فتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

اے شجاعت کے وحید اے عزم کے پروردگار
دونوں عالم کی عبادت کے تیری ضربت نثار

لا فتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

آسماں میں گونجتی ہے اب بھی قدسی کی پکار
غیرتِ انساں نتیجہ ہے تیری للکار کا
غیرتِ اسلام صدقہ ہے تیری تلوار کا

لا فتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

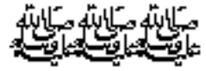

امام رضاؑ کی برکت

کیا امام رضاؑ کی برکت ہے — ملکِ ایران ایک جنت ہے
موجزن دل میں گر ہو حبِ علیؑ — زندگی پھر ہزار نعمت ہے
ایک جو نعرہء رسالت ہے — بارہ تکبیروں کی بدولت ہے
ایک معصوم اور ایک معصومہ — اس زمیں پر یہ کتنی نعمت ہے
دیکھ آیا ہوں آپ کا روضہ — پھر زیارت کی دل میں حسرت ہے

ارضِ مشہد ہو یا ہو ارضِ نجف
یہ بھی جنت ہے وہ بھی جنت ہے



دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

نفس مہ ءو لا شدم — حیدری ام قلندرم — علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ
قلب و نظر کشیدہ ام — خون و جگر چشیدہ ام — پردہ جاں دریدہ ام — رخ یار دیدہ ام

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

نزھت و شاہ پیام ءاُو — در دل و ما خیام ءاُو — شیر ءِ خدا سنام اُو
عرش ءِ علیٰ مقام ءاُو — مولود ءِ پاک ءاو حرم

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

طاہر و پاک کا نجوم — تا بہ فلک جس کی ہے دھوم — جس پہ فدا ہیں سب نجوم
باب ءِ مُعنی ءِ مدینۃ العلوم

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

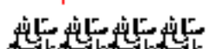

یہ تم کو حق ہے شوق سے تم لو کسی کا نام
نام ءِ نبیؐ کے بعد میں لوں گا علیؑ کا نام

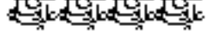

(آڈیو کیسٹ اور انٹرنیٹ سے اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔۔۔۔۔سیدنذر عباس)

kfpu ۳۰ جنوری ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خیبر شکن ۔۔علیؑ ابن ابی طالبؑ

کروں توصیف کن الفاظ میں آقائے قنبر
نرالی شان دیکھی اللہ اللہ زورء حیدرؑ کی
ہلایا اور اکھاڑا پھر اٹھایا تول کر پھینکا
حقیقت کھول کر رکھدی علیؑ نے باب ءخیبر کی

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

بچپن میں جو ڈرا نہیں اژدر کو دیکھ کر
وہ کیا ڈرے گا مرحب وانتر کو دیکھ کر
شب بھر دعائیں مانگیں کہ پرچم ملے ہمیں
چہروں کے رنگ اڑ گئے حیدرؑ کو دیکھ کر

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

دست نبیؐ و شیر خدا یا علیؑ مدد
انسانیت کے راہ نما یا علیؑ مدد

ہم نے کہا تو موردء الزام ہو گئے
خیبر میں خود نبیؐ نے کہا یا علیؑ مدد

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

سورج نے تھرتھرا کے کہا یا علیؑ مدد
تارے نے گھر میں آ کے کہا یا علیؑ مدد
پردے میں کون تھا شب ءمعراج اے حضور
خالق نے گھر بلا کے کہا یا علیؑ مدد
ہجرت میں مصطفےٰؐ نے کہا یا علیؑ مدد
میں کیا بتاؤں طالب ءنفرت تھا کون کون
خیبر میں کبریاء نے کہا یا علیؑ مدد

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

اے منکرء حیدرؑ تجھے حیدرؑ نہ ملے گا

محشر میں شفاعت کا پیمبرؐ نہ ملے گا
در علم کا حیدرؑ ہے نبیؐ علم کا گھر ہے
جو در سے نہ گزرے گا اسے گھر نہ ملے گا

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

جو بھی مشکل کشا سے جلتا ہے
اس کا مشکل سے دم نکلتا ہے
رات بھر جاگے کل علم کے لئے
آج چھونے سے دم نکلتا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

طالب ءدعا ۔۔۔۔۔ سید نزر عباس ۔۔۔۔ ۲۱ جنوری ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علیؑ کو زیب دیتا ہے نبیؐ کا جانشیں ہونا

منظرؔ حسنین صاحب کا کلام

شب اسریٰ نبیؐ کا زینتِ عرشِ بریں ہونا

وہاں حیدر کا بھی پردے کے پیچھے جاگزیں ہونا

ولایت پر علیؑ کی منحصر تکمیلِ دیں ہونا

اسی اعلان سے دیں کا مقدر آفریں ہونا

غدیرِ خم ہے رندانِ مودت محوِ مدحت ہیں

ہے شرطِ مے کشی اس دم تخیل کا حسیں ہونا

علیؑ میں ہوگئیں سب انبیاء کی عظمتیں یکجا

علیؑ کو زیب دیتا ہے نبیؐ کا جانشیں ہونا

بدل کر حکم کے تیور کہا جاتا ہے لم تفعل

مشیت چاہتی ہے کام کا فوراً وہیں ہونا

علیؑ کے سر پہ رکھ کر تاج مَن کُنتُ یہ بتلایا

ہوا مفروض اب ہر ایک پر زیرِ نگیں ہونا

رضیتُ کی سند دے کر وہ اتمامِ نعم کرنا

یہاں مطلوبِ داور ہے بشر کی خم جبیں ہونا

نہیں الجھا کوئی مفہومِ مولا میں ہوا ثابت

خلیفہ ہیں علیؑ بے فصل ایمان و یقیں ہونا

زمانے نے بھلا ڈالا کسی کا جل کے یہ کہنا

میرے مولا مبارک ہو امیر المومنینؑ ہونا

ولایت کی بحث سے شیخ جی گھبرا گئے سوچا

عذابِ سنگ ہی آنا ہے حاصل کچھ نہیں ہونا

بنی نوعِ بشر کا آسرا ہے بس یہی مولا

ولایت کے افق پہ آپ کا مہر مبیں ہونا

تیری عادت نہ جانے کس قدر مرغوبِ خالق ہے

غذا تیری دو عالم کے ولی نان جویں ہونا

بھلا سکتا نہیں لشکر جسے اُس پار چھوڑا تھا

پسرِ عمرانؑ کے خندق میں تیرا حبلُ المتیں ہونا

عجائب کا ہے مظہر جنگِ خیبر اس کی شاھد ہے

کہیں پر چھوڑنا مشکل کشا بن کر کہیں ہونا

علم کی چاہ میں بے چین کوئی، مطمئن کوئی

کسی کا سرخرو ہونا کسی کا دل حزیں ہونا

نکل کر ہاتھ کا پردے سے اور پھر لمس ہو جانا

اسے کہتے ہیں ہم قوسین کی صورت قریں ہونا

سلونی کا کیا دعویٰ یہ ثابت کر کے دکھلایا

مقام اپنا فلک ہونا زمانے کا زمیں ہونا

سند ایمان کی سلمان و بوذر کی طرح لے لو

نہیں کافی نکل کر ساتھ ہونا ہم نشیں ہونا

ہے کس میں حوصلہ کفار کو اسباب لوٹائے

علیؑ تم ہی نبیؐ کی ہر امانت کے امیں ہونا

دلیلِ عظمتِ انسان اس سے بھی سوا کچھ ہے

ابو طالبؑ کی زوجہ کا خدا کے گھر مکیں ہونا

بجا لائے ہیں یہ آدابِ زیارت تم نے اے منظرؔ

نجف کی خاک سے چہرہ سجانا سرمہ گیں ہونا

(سفر ۔۱۳فروری ۲۰۰۳م)

اس طرح قبر میں میرے لیے حیدرؑ بولے

(در مدح مولا علیؑ)

اس طرح قبر میں میرے لیے حیدرؑ بولے
جیسے قطرے کی حمایت میں سمندر بولے

آگیا جس کا ہے گھر بھاگ چلو کعبے سے
منہ کے بل گر کے صنم کعبے کے اندر بولے

کل علم اس کو ملے گا کہ ہے جو مرد خدا
نامراد آئے پہ یاروں سے پیمبرؐ بولے

کل علم دو نکا اُسے تیغ ملی رب سے جسے
بزدلی دیکھ کے یاروں سے پیمبرؐ بولے

مار کے مرحب خودسر کو پکارے مُولا
لے "تمام میرا ہے علیؑ ماں مجھے حیدر بولے"

لافتی الا علیؑ آج تو سب کہتے ہیں
جنگ خیبر میں تو جبریلؑ کے شہ پر بولے

اس کی توصیف میں کیا کوئی زباں کھولے گا
جس کی تعریف میں قرآن برابر بولے

یا علیؑ آپ کو کیا کہہ کے پکاریں ہم لوگ
کوئی رب بولے کوئی ساقی کوثر بولے

کتنا خوش بخت ہے ریحانؔ کہ ساری دنیا
تیرے مولا کا تجھے خاص سخنور بولے

(۱) سچے بھائی کی منقبت کا مصرع

جز علیؑ کوئی بھی مولودِ حرم ہو نہ سکا

(در مدحِ مولا علیؑ)

جز علیؑ کوئی بھی مولودِ حرم ہو نہ سکا
اتنا قدرت کا کسی پر بھی کرم ہو نہ سکا

دستِ حیدرؑ میں جب آیا تو بڑی شان بڑھی
یہ علم غیر کے ہاتھوں سے علم ہو نہ سکا

یہ بھی کوشش تھی کہ بت خانہ بنادیں کعبہ
خوابِ کفار حقیقت سے بہم ہو نہ سکا

مستقل چلتا رہا راہِ خیانت پہ قلم
مرتبہ حیدرِ کرار کا کم ہو نہ سکا

دستِ حیدرؑ میں کہ وہ دستِ علمدار میں ہو
دَور کوئی ہو علم دین کا خم ہو نہ سکا

جز علیؑ مہرِ نبوت پہ قدم کس نے رکھا
ایسا پاکیزہ کوئی نقشِ قدم ہو نہ سکا

جتنے اوصافِ علیؑ ہیں وہ مکمل لکھتا
سرخرو آج تلک کوئی قلم ہو نہ سکا

کتنی صدیوں سے لکھے جاتے ہیں اوصافِ علیؑ
پھر بھی یوں لگتا ہے کچھ بھی تو رقم ہو نہ سکا

یہ شرف بھی ابوؑ طالبؑ کے پسر ہی کو ملا
کوئی بھی مالکِ تسنیم و ارم ہو نہ سکا

جاؤں صدقے ترے مولودِ حرم تیرے سبب
کعبہ کعبہ ہی رہا بیتِ صنم ہو نہ سکا

شکر معبود کہ ریحانؔ کسی دور میں بھی
غیر کی مدح سے آلودہ قلم ہو نہ سکا

—❁—

قلم اور تلوار

اس کو کہتے ہیں اختیار امام
جائے مدفن کو بھی ارم سے لیا
باپ کی تیغ کو نہ دی زحمت
کام تلوار کا قلم سے لیا

—❁—

تو کیا ہے

جز علیؑ اپنی گفتگو کیا ہے
سجدہ کیا چیز ہے وضو کیا ہے
ہے مقدر سے شاعر شبیرؑ
ورنہ ریحان سوچ تو کیا ہے

QAMAR JALALVI

سلام

منتظم کعبہ کا آپہونچے اصفائی کے لئے
لے بتوں اب گھر ڈھونڈو خدائی کے لئے

آئے کعبہ کی زمین پر جب سے حیدر کے قدم
جائے سجدہ بن گئی ساری خدائی کے لئے

چیرتے ہیں کلۂ اژدر کو جھولے میں علی
آج پہلی مشق ہے خیبر کشائی کے لئے

اے عروسِ تیغِ قاسمؑ رُخ سے گھونگھٹ تو اُٹھا
سر لئے لاکھوں کھڑے ہیں رونمائی کے لئے

کہتے تھے عباسؑ میں سقہ ہوں فوجِ شاہ کا
خون کے دریا بہادوں گا ترائی کے لئے

دو کیا مرحب کو جب حیدرؑ نے بولی ذوالفقار
ہاتھ ایسا چاہیے تیغ آزمائی کے لئے

مجھ سے جو چاہیں لحد میں پوچھیں اب منکر نکیر
آگئے مولا مرے مشکل کشائی کے لئے

چونک اُٹھتی تھی سکینہؑ نام سُنکر شاہ کا
جب کبھی روتی تھیں زینبؑ اپنے بھائی کے لئے

کہہ کے روتی تھی سکینہؑ دیکھ کر سوئے فلک
تازیانے اور مرے بیمار بھائی کے لئے

کس کے گھر اُترے ستارہ عرش سے دیکھو قمرؔ
یہ نشاں ہے فاطمہؑ کی کتخدائی کے لئے

کربلا جانے کو دل بیتاب رہتا ہے قمرؔ
جس طرح تڑپے کوئی طائر رہائی کے لئے

سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کیلئے شعراء کا نذرانہ

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتول تھیں — پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

حلق سرور پہ جو شمشیر چلائی ہوگی — خلد سے فاطمہؑ زہرہ نکل آئی ہوگی
رن کو سرور جو چلے آئی یہ زہرہؑ کی صدا — آج ضائع میری محنت کی کمائی ہوگی

مرکز ہر ایک حسن ء خفی و جلی کا ہے — باغ جہاں میں ساری مہک اس کلی کا ہے
خود سیدہ ہے باپ نبیؐ اور پسر امامؑ — کتنی بلند مرتبہ زوجہ علیؑ کی ہے

کیوں یہ عمل حضورؐ کو اتنا پسند ہے — ناکام اس میں فکر بشر کی کمند ہے
کی عمر بھر حضور نے تعظیم فاطمہؑ — بیٹی کا گویا باپ سے رتبہ بلند ہے

جس قدر اسلام پر احسان ہے شبیرؑ کا — اس میں حصہ ہے مساوی زینبؑ دلگیر کا
تربیت کا ماں کی دونوں میں برابر ہے اثر — کربلا ہے کارنامہ فاطمہؑ کے شیر کا

کہتے ہیں جس کو شافع محشر وہ فاطمہؑ — ہے جو حسنؑ و حسینؑ کی مادر وہ فاطمہؑ
بیٹے کا جس کے آہ کٹا سر وہ فاطمہؑ — بیٹی کی جس کی چھن گئی چادر وہ فاطمہؑ
کیا کیا مصیبتیں سہی امت کے واسطے — آئیں گی روز حشر شفاعت کے واسطے

گھر فاطمہؑ زہرا کا عجب شاں کا گھر ہے — یہ وحی کی منزل ہے یہ قرآن کا گھر ہے
اسلام کے ماحول میں ایمان کا گھر ہے — مومن کی منافق کی یہ پہچان کا گھر ہے

کچھ لوگ مرے جاتے ہیں اس رنج و محن میں
اس گھر کا جو دروازہ ہے مسجد کے صحن میں

اللہ نے اس گھر کو نبوت سے نوازا — دنیا میں اسے دین شریعت سے نوازا
عصمت سے امامت سے ولایت سے نوازا — ہر فرد کو قرآن کی آیت سے نوازا

سانچے میں مشیت کے یہ افراد ڈھلے ہیں
سب چادر ء تطہیر کے سائے میں پلے ہیں

یہ عزم کے فولاد اسی گھر میں ملیں گے — یہ نور کے اجساد اسی گھر میں ملیں گے
جبریل کے استاد اسی گھر میں ملیں گے — اس سطح کے افراد اسی گھر میں ملیں گے

مخلوق کی بس آخری سرحد نظر آیا
جس فرد کو دیکھا وہ محمدؐ نظر آیا

ممکن نہیں امت کا قیاس آل ء نبیؐ پر — یہ لوگ الگ لوگ ہیں یہ گھر ہے الگ گھر
اس گھر کے تو بچے بھی بدل دیتے ہیں اکثر — انسانوں کی تقدیر فرشتوں کے مقدر

راہب کو کئی لال اسی گھر سے ملے ہیں
فطرس کو پر و بال اسی گھر سے ملے ہیں

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ـــــ طالب دعاء ـــــ سنعر ـــــ ۷ اگست ۱۹۹۹م

10 APR 2000

مسند نشین بزم طہارت ہے فاطمہؑ — درء یتیمء تاجء شفاعت ہے فاطمہؑ
نفسء نفیس جسم رسالت ہے فاطمہؑ — اصل واصولء نخل امامت ہے فاطمہؑ

شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریم کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں

مریم بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو — آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو — جاؤ مباہلے میں نصاری سے پوچھ لو

زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

نبیؐ کی بیٹی علیؑ کی زوجہ، خدا کا ناطق کلام تو ہے — بجز محمدؐ تمام نبیوں میں وہ بلند مقام تو ہے
جو تم نہ ہوتیں بتا نہ سکتا کوئی مسائل کبھی نساء کو — تمام دنیا کی عورتوں میں رسول تو ہے امام تو ہے

★★★★★

تو ہے ایماں کا شرف تو لاالہ کا راز ہے — دہر میں تیری خطابت کا نیا انداز ہے
تیرا ایک خطبہ بقائے دین کا ضامن — تو ہے وہ پردہ نشیں جس پر خدا کو ناز ہے

●●●●●

اسلام فاطمہؑ کی سیرت کا نام ہے — تطہیر فاطمہؑ کی طبیعت کا نام ہے
ایمان صبر و شکر کی عادت کا نام ہے — زہراؑ کتاب درد کی آیت کا نام ہے

★★★★★

قندیل عرش، عظمت انساں ہے فاطمہؑ — شکل بشر میں آیت یزداں ہے فاطمہؑ
شوہر ملا خدا سے شرافت رسولؐ سے — عصمت سمجھ میں آتی ہے نام بتول سے

★★★★★

تسکین دیں، قرار پیمبرؐ ہے فاطمہؑ — کوثر ہے آلؑ، منبع کوثر ہے فاطمہؑ
ان سے عطائے خالق کل کا پتہ چلا — یہ آگئیں تو نام رسولؐ خدا چلا

یہ ذات یوں کتاب کی تفسیر بن گئی
لفظوں میں ڈھل کے آیہء تطہیر بن گئی

★★★★★

سیدہ وہ طاہرہ ہے طہارت کو ناز ہے — سیدہؑ وہ صادقہ ہے صداقت کو ناز ہے
سیدہؑ وہ عابدہ ہے عبادت کو ناز ہے

افسوس کے جو مالک کوثر ہوئے — پانی نہ دم ذبح میسر ہوئے
ماں چادر تطہیر کی ہووے مختار — ور دا سر زینبؑ پہ نہ چادر ہوئے

طالب ★★★★★ دعا سنعر ۲۱ اگست ۱۹۹۹

★★★★★

فاطمہؑ کعبہ عصمت ہے خدا جانتا ہے　　روح مفہوم طہارت ہے　　خدا جانتا ہے
فاطمہؑ جزوے رسالت ہے خدا جانتا ہے　　دین کی دوہرے ضرورت ہے خدا جانتا ہے
محور آیہء تطہیر مدارء عصمت　　مخزن　　زور نبوت ہے خدا جانتا ہے

یہ وہ معصومہ کونین ہیں جس کی آغوش
تربیت گاہء امامت ہے خدا جانتا ہے

فقر و فاقے میں ہر ایک شکر کا سجدہ اس کا　　افتخارء صمدیت ہے خدا جانتا ہے
کم نہیں چادر زہراؑ ورق قرآں سے　　اس کے دامن میں بھی آیت ہے خدا جانتا

ہاتھ سے ہاتھ ملاتے ہیں برابر والے　　دست زہراؑ ید قدرت ہے خدا جانتا ہے

روز محشر کا مجھے خوف نہیں کرمانی
مجھ کو زہرا سے جو نسبت ہے خدا جانتا ہے

●●●●●●●●

مریم سے بھی بتول کو رتبہ سوا ملا　　بابا اسے رسولؐ ساخیرالوریٰ ملا　　بیٹا ہر اک شہید رہ کبریا ملا　　شوہر ملا تو خلق کا عقدہ کشا ملا
ہر ایک اپنے رتبے میں انتخاب ہے　　زہرا ہے بے نظیر علیؑ لاجواب ہے

یہ ہنس کے کہہ رہے ہیں بام و در اللہ کے　　جہاں میں دو محافظ آگئے پیمبرؐ کے
ہے ایک وارث نبیؐ کا ایک وارث ہے زہراؑ　　مگر وارث ہیں دونوں اللہ اکبر کے

سیدہ طاہراؑ پر درود و سلام　　بنت خیرالوریٰ پر درود و سلام　　خلقت آسماں و زمیں فاطمہؑ　　مظہر کبریا پہ درود و سلام
مدح خواں جس کا خالق ہے اے مومنو　　راضیہ مرضیہ پر درود　　جس کو خاتون ء جنت بنایا ہے رب نے　　عابدہ زاہدہ پر درود و سلام
اٹھے تعظیم کرنے خدا کے رسولؐ　　عظمت ء فاطمہؑ پر درود و سلام　　جس کا شوہر دو عالم کا مشکل کشا　　بی بی خیرالنساء پر درود و سلام
میری بی بی کے فرزند حسنؑ و حسینؑ　　شوکت ء سیدہ پر درود و سلام
معرفت سیدوں کو عطا کیجئے
آپکے معجزوں پر درود و سلام

مدینہ ـــــ سفر ـــــ ۷ جنوری ۲۰۰۰

دین خدا کبھی بھی مٹایا نہ جائے گا　　رتبہ علیؑ ولی کا گھٹایا نہ جائے گا
دل میں نبیؐ نبیؐ ہے زباں پر علیؑ علیؑ　　اس راستے سے ہم کو ہٹایا نہ جائے گا
لوٹی ہے جس نے دولت ء سرکارء فاطمہؑ
حق کی سزا سے اس کو چھڑایا نہ جائے گا

مدینہ

سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کیلئے شعراء کا نذرانہ

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتول تھیں　　پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

مرکز ہر ایک حسن ء خفی و جلی کا ہے　　باغ جہاں میں ساری مہک اس کلی کا ہے
خود سیدہ ہے باپ نبیؐ اور پسر امامؑ　　کتنی بلند مرتبہ زوجہ علیؑ کی ہے

★★★★★

کیوں یہ عمل حضورؐ کو اتنا پسند ہے　　ناکام اس میں فکر بشر کی کمند ہے
کی عمر بھر حضور نے تعظیم فاطمہؑ　　بیٹی کا گویا باپ سے رتبہ بلند ہے؟

★★★★★

جس قدر اسلام پر احسان ہے شبیرؑ کا　　اس میں حصہ ہے مساوی زینبؑ و لگیر کا
تربیت کا ماں کی دونوں میں برابر ہے اثر　　کربلا ہے کارنامہ فاطمہؑ کے شیر کا

کہتے ہیں جس کو شافع محشر وہ فاطمہؑ　　ہے جو حسنؑ و حسینؑ کی مادر وہ فاطمہؑ
بیٹے کا جس کے آہ کٹا سر وہ فاطمہؑ　　بیٹی کی جس کی چھن گئی چادر وہ فاطمہؑ
کیا کیا مصیبتیں سہی امت کے واسطے　　آئیں گی روز حشر شفاعت کے واسطے

گھر فاطمہؑ زہرا کا عجب شان گھر ہے　　یہ وحی کی منزل ہے یہ قرآن کا گھر ہے
اسلام کے ماحول میں ایمان کا گھر ہے　　مومن کی منافق کی یہ پہچان کا گھر ہے
کچھ لوگ مرے جاتے ہیں اس رنج و محن میں
اس گھر کا جو دروازہ ہے مسجد کے صحن میں

اللہ نے اس گھر کو نبوت سے نوازا　　دنیا میں اسے دین شریعت سے نوازا
عصمت سے امامت سے ولایت سے نوازا　　ہر فرد کو قرآن کی آیت سے نوازا
سانچے میں مشیت کے یہ افراد ڈھلے ہیں
سب چادر ء تطہیر کے سائے میں پلے ہیں

یہ عزم کے فولاد اسی گھر میں ملیں گے　　یہ نور کے اجساد اسی گھر میں ملیں گے
جبریل کے استاد اسی گھر میں ملیں گے　　اس سطح کے افراد اسی گھر میں ملیں گے
مخلوق کی بس آخری سرحد نظر آیا
جس فرد کو دیکھا وہ محمدؐ نظر آیا

ممکن نہیں امت کا قیاس آل ء نبیؐ پر　　یہ لوگ الگ لوگ ہیں یہ گھر ہے الگ گھر
اس گھر کے تو بچے بھی بدل دیتے ہیں آثر　　انسانوں کی تقدیر فرشتوں کے مقدر
راہب کو کئی لال اسی گھر سے ملے ہیں
فطرس کو پر و بال اسی گھر سے ملے ہیں

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ـــــ طالب دعا ـــــ شعرے اگست ۹۹ء م

nazar abbas collection

مسند نشین بزم طہارت ہے فاطمہؑ — درِ یتیم و تاجِ شفاعت ہے فاطمہؑ
نفس نشیں جسمِ رسالت ہے فاطمہؑ — اصل و اصولِ نخلِ امامت ہے فاطمہؑ

شوہر خلیلِ عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریم کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں

مریم بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو — آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو — جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو

زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

نبیؐ کی بیٹی علیؑ کی زوجہ، خدا کا ناطق کلام تو ہے — بجز محمدؐ تمام نبیوں میں وہ بلند مقام تو ہے
جو تم نہ ہوتیں بتا نہ سکتا کوئی مسائل کبھی نساء کو — تمام دنیا کی عورتوں میں رسول تو ہے امام تو ہے

★★★★★

تو ہے ایماں کا شرف تو لا الہ کا راز ہے — دہر میں تیری خطابت کا نیا انداز ہے
تیرا ایک خطبہ بقائے دین کا ضامن — تو ہے وہ پردہ نشیں جس پر خدا کو ناز ہے

●●●●●

اسلام فاطمہؑ کی سیرت کا نام ہے — تطہیر فاطمہؑ کی طبیعت کا نام ہے
ایمان صبر و شکر کی عادت کا نام ہے — زہراؑ کتاب درد کی آیت کا نام ہے

★★★★★

قندیلِ عرش، عظمتِ انساں ہے فاطمہؑ — شکلِ بشر میں آیتِ یزداں ہے فاطمہؑ
شوہر ملا خدا سے شرافت رسولؐ سے — عصمت سمجھ میں آتی ہے نامِ بتول سے

★★★★★

تسکین دیں، قرارِ پیمبرؐ ہے فاطمہؑ — کوثر ہے آلؑ، منبعِ کوثر ہے فاطمہؑ
ان سے عطائے خالقِ کل کا پتہ چلا — یہ آگہی تو نامِ رسولؐ خدا چلا

یہ ذات یوں کتاب کی تفسیر بن گئی
لفظوں میں ڈھل کے آیۂ تطہیر بن گئی

★★★★★

سیدہ وہ طاہرہ ہے طہارت کو ناز ہے — سیدہؑ وہ صادقہ ہے صداقت کو ناز ہے
سیدہؑ وہ عابدہ ہے عبادت کو ناز ہے

افسوس کے جو مالکِ کوثر ہوئے — پانی نہ دم نزع میسر ہوئے
ماں چادرِ تطہیر کی ہووے مختار — دردا سرِ زینبؑ پہ نہ چادر ہوئے

مسند نشین بزم طہارت ہے فاطمہؑ — درِ یتیم و تاجِ شفاعت ہے فاطمہؑ
نفس نشیں جسمِ رسالت ہے فاطمہؑ — اصل و اصولِ نخلِ امامت ہے فاطمہؑ

شوہر خلیلِ عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریم کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں

مریم بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو — آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو — جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو

زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

نبیؐ کی بیٹی علیؑ کی زوجہ، خدا کا ناطق کلام تو ہے — بجز محمدؐ تمام نبیوں میں وہ بلند مقام تو ہے
جو تم نہ ہوتیں بتا نہ سکتا کوئی مسائل کبھی نساء کو — تمام دنیا کی عورتوں میں رسول تو ہے امام تو ہے

★★★★★

تو ہے ایماں کا شرف تو لا الہ کا راز ہے — دہر میں تیری خطابت کا نیا انداز ہے
تیرا ایک خطبہ بقائے دین کا ضامن — تو ہے وہ پردہ نشیں جس پر خدا کو ناز ہے

●●●●●

اسلام فاطمہؑ کی سیرت کا نام ہے — تطہیر فاطمہؑ کی طبیعت کا نام ہے
ایمان صبر و شکر کی عادت کا نام ہے — زہراؑ کتاب درد کی آیت کا نام ہے

★★★★★

قندیلِ عرش، عظمتِ انساں ہے فاطمہؑ — شکلِ بشر میں آیتِ یزداں ہے فاطمہؑ
شوہر ملا خدا سے شرافت رسولؐ سے — عصمت سمجھ میں آتی ہے نامِ بتول سے

★★★★★

تسکین دیں، قرارِ پیمبرؐ ہے فاطمہؑ — کوثر ہے آلؑ، منبعِ کوثر ہے فاطمہؑ
ان سے عطائے خالقِ کل کا پتہ چلا — یہ آگہی تو نامِ رسولؐ خدا چلا

یہ ذات یوں کتاب کی تفسیر بن گئی
لفظوں میں ڈھل کے آیۂ تطہیر بن گئی

★★★★★

سیدہ وہ طاہرہ ہے طہارت کو ناز ہے — سیدہؑ وہ صادقہ ہے صداقت کو ناز ہے
سیدہؑ وہ عابدہ ہے عبادت کو ناز ہے

افسوس کے جو مالکِ کوثر ہوئے — پانی نہ دم نزع میسر ہوئے
ماں چادرِ تطہیر کی ہووے مختار — دردا سرِ زینبؑ پہ نہ چادر ہوئے

جنت علیؑ کے سجدہ وافر کی ہے زکواۃ
دوزخ تو فاطمہؑ کی ہی رنجش کا نام ہے

رضی

انسانیت کی اوج شرافت ہیں فاطمہؑ — ہر دور میں بشر کی ضرورت ہیں فاطمہؑ
بعد از خدا بزرگ ہے یہ قصہ مختصر — بعد رسولؐ لائق مدحت ہیں فاطمہؑ
تطہیر ہو ہل آتا ہو کہ کوثر ہو دیکھ لو — خود مالک جہاں کی تلاوت ہیں فاطمہؑ
مادر کی جگہ بیٹی نے لے لی پئے رسولؐ — مانو نہ مانو مادر ملت ہیں فاطمہؑ
پل کر ان ہی کی گود میں معراج پا گئے — گیارہ امامتوں کی مشیت ہیں فاطمہؑ
جس کو رسولؐ بضعتو منی کا نام دیں — وہ جزوء دین حق شریعت ہیں فاطمہؑ
بیٹی کے احترام میں احمدؐ کھڑے رہے — نہ قابل بیان عبادت ہے فاطمہؑ
ناداں سمجھ کے باپ کی جاگیر کھا گئے — سچ ہے شکار دور سیاست ہیں فاطمہؑ

کیا سیدہؑ کی شان میں لکھے رضی
خالق گواہ مبداء خلقت ہیں فاطمہؑ

——— رضی نے تہران میں دیا ———

ایوانِ فاطمہؑ

کتنی بلندیوں پہ ہے ایوانِ فاطمہؑ
رُوح الامیں ہے صُورتِ دربانِ فاطمہؑ

حاصل کہاں دماغ کو عرفانِ فاطمہؑ؟
خُلدِ بریں ہے نقشۂ امکانِ فاطمہؑ

کیا سوچیے بہارِ گلستانِ فاطمہؑ
حسنینؑ جب ہوں سُنبل و ریحانِ فاطمہؑ!

کچھ اس لیے بھی مجھ کو تلاوت کا شوق ہے
قرآں ہے لفظ لفظ ثنا خوانِ فاطمہؑ

نبیوں پہ حکم ہے کہ نگہ رُو برُو رہے
توحید حشر میں ہے نگہبانِ فاطمہؑ

اِس کو مٹا سکیں گی نہ باطل کی سازشیں
اسلام پر ہے سایۂ دامانِ فاطمہؑ

کرتے پھریں زمیں پہ تجارت بہشت کی
اپنے گداگروں پہ ہے فیضانِ فاطمہؑ

ہر نقشِ پا میں جذب ہے فتحِ مُبین کی مُہر
دیکھے "مباہلہ" میں کوئی شانِ فاطمہؑ

ختمِ رُسُل کی گود ہے عصمت کی جا نماز
چہرہ علیؑ ولی کا ہے قرآنِ فاطمہؑ

مفہومِ "ماتشاؤن" کی قسم کائنات میں
فرمانِ کردگار ہے فرمانِ فاطمہؑ

وہ کل بھی "پنجتن" میں صدارت مقام تھی
منصب یہی ہے آج بھی شایانِ فاطمہؑ

ہے کُفر اِس کے قول پہ حاجت گواہ کی
ایمانِ کُل ہے شاہدِ ایمانِ فاطمہؑ

اِس انتظار میں ہے قیامت رُکی ہوئی
شاید ابھی کچھ اور ہو فرمانِ فاطمہؑ

کیسے کروں تمیز حسنؑ اور حسینؑ میں
اِک رُوح فاطمہؑ ہے تو اِک جان فاطمہؑ

رُومالِ فرق تر ہے گواہی اِس امر کی
بخشش کی سلسبیل ہے احسانِ فاطمہؑ

اولادِ فاطمہؑ نہ ہو دیں پر نثار کیوں؟
نقصانِ دیں ہے اصل میں نقصانِ فاطمہؑ

باب بتولؑ ہو کہ درِ حسینہ حسینؑ
ہر دور میں لُٹا سر و سامانِ فاطمہؑ

میں سوچتا ہوں کچھ دُکھ و فا کے نصاب میں
فضہؑ کا نام شمعِ شبستانِ فاطمہؑ

اِک مرثیہ ہے خُونِ شہیداں کی بُوند بُوند
بکھرا ہُوا ہے ریت پہ دیوانِ فاطمہؑ

نیزے کی نوک پر ہے مجھے رحل کا گماں
اُس پر سرِ حسینؑ ہے قرآنِ فاطمہؑ

دیکھ اے مزاجِ منصفِ ناحق کی برہمی
شعلوں کی زد میں سُورۂ رحمٰنِ فاطمہؑ

فوجِ ستم کے سامنے کب ہے علیؑ کا لال؟
شمشیر کے مقابلے میں ہے یقینِ فاطمہؑ

باب بہشت پر مجھے روکے گا کیوں کوئی؟
محسنؑ میں ہوں غلامِ غلامانِ فاطمہؑ!!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرتاج فاطمہؑ ثمرِ شجرہ خلیل اللہ کی زمین پہ اللہ کی دلیل

(علامہ عرفان عابدی مرحوم کے مرثیہ فاطمہ زہراؑ سے چند اشعار۔ ۳ جمادی الثانی کے لئے)

حوا جھکا رہی ہے ادب سے سرِ نیاز سارہ و آسیہ کی فضیلت کا ہیں یہ راز
فضہ کے واسطے قدمِ پاک جا نماز عیسیٰؑ کی ماں ہیں ان کی کنیزی سے سرفراز
یہ مرتبے ہیں فرش پہ بنت ِ رسول ﷺ کے
حوروں کے گیسوؤں پہ قدم ہیں بتولؑ کے

چادر میں آیتوں کے ستارے جڑے ہوئے جبرئیلؑ ان کے در پہ ادب سے کھڑے ہوئے
زیرِ قدم ہیں جنت و کوثر پڑے ہوئے معصوم ان کی نسل میں چھوٹے بڑے ہوئے
تزئین نسل پاک ِ اب و جد بنا دیا
پالا جسے بھی اس کو محمد ﷺ بنا دیا

سرکار سیدہؑ میں ادب سے کروں مقال اے شہزادی ِ شرف و عزت و جلال
کھا کر پلے جو بی بی خدیجہؑ کا رزق و مال کیوں اپنے حق کا آپ نے ان سے کیا سوال
آل ِ رسول ﷺ کے لئے انجان تو نہ تھے
یہ کلمہ گو نصارائے نجران تو نہ تھے

ٹکراؤ لاکھ حکم ِ رسالت مآب سے آل ِ نبیؐ جدا نہیں ہوگی کتاب سے
شیطان دور رہتا ہے راہ ِ ثواب سے غاصب کبھی بچا نہ خدا کے عذاب سے
کیا کر لیا اگر نہ گواہی قبول کی
بنت نبیؐ تو اب بھی ہے وارث رسولؐ کی

یہ کیا کہ جس سے دین ملا رامتہ ملا عزت ملی، وقار ملا، مرتبہ ملا
قرآں ملا، نماز ملی ، ضابطہ ملا جس مصطفیؐ کے در سے خدا ملا
دونوں جہاں میں جن کو خدا محترم کرے
اس مصطفیؐ کی آل پہ امت ستم کرے

گھر میں علیؑ کے ہائے وہ منظر تھا دل خراش زہراؑ کی بیٹیوں کے جگر غم سے پاش پاش
حسنینؑ کے وہ بین وہ بنت نبی ﷺ کی لاش ناگاہ آیا لاشہ ِ زہراؑ میں ارتعاش
جب پیٹتے تھے سر کو نواسے رسولؐ کے
نکلے کفن سے ہاتھ جناب ِ بتولؑ کے

عرفاں قلم کو روک یہ رقت کا وقت ہے زہراؑ کے گھر پہ آج قیامت کا وقت ہے
آفت کی ہے یہ رات مصیبت کا وقت ہے گھر سے علیؑ کے بی بیؑ کی رخصت کا وقت ہے
تابوت میں جنازہ ِ بنتؐ رسول ﷺ ہے
فرطِ الم سے ہر دلِ مومن ملول ہے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

-----طالب دعاء سیدنذر عباس---۲۴ اگست ۲۰۰۱ء یکم جمادی ثانی ۱۴۲۲ھ-----

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنت کی شاہزادی سسرال جا رہی ہے

چاروں طرف فضا میں خوشبوئی چھا رہی ہے

جنت کی شاہزادی سسرال جا رہی ہے

ہاتھوں میں ہل اتی کا کنگنا بندھا ہوا ہے — ماتھے پہ قل کفیٰ کا جھومر سجا ہوا ہے

چہرے پہ لافتیٰ ' کا غازہ ملا ہوا ہے — پائل سے انما کی جھنکار آ رہی ہے

جنت کی شاہزادی سسرال جا رہی ہے

جھلمل ہوئے ستارے والنجم کی عبا میں — جھالر ہے غربتوں کی چاروں طرف قبا میں

کون و مکاں کے فاتے پیوند ہیں ردا میں — چکی تلاوتوں کی لے گنگنا رہی ہے

جنت کی شاہزادی سسرال جا رہی ہے

جنت کے پھول لائے طوبیٰ کی آئی ڈالی — کانوں میں جھلملائی شرم و حیا کی بالی

معراج میں ملی ہے نتھ کیوں نہ ہو ہلالی — تسبیح صداقتوں کی گردن میں آ رہی ہے

جنت کی شاہزادی سسرال جا رہی ہے

والفجر کے صدقہ رخسار کا اتارے — واللیل کے گیسو شام و سحر سنوارے

والشمس والقمر کے کانوں میں گوشوارے — والتین کی ہر آیت صندل لگا رہی ہے

جنت کی شاہزادی سسرال جا رہی ہے

دو پھول عصمتوں کے گلشن میں کھل رہے ہیں — الحمد اور کوثر دو سورے مل رہے ہیں

بحرین یہ ازل سے ہی متصل رہے ہیں — قدرت بھی اس ملن پر خود مسکرا رہی ہے

جنت کی شاہزادی سسرال جا رہی ہے

فخرِ جناں دولھن ہے شاہِ زمن ہے دولھا — عصمت زباں دولھن ہے قرآں سخن ہے دولھا

خیر النساء دولھن ہے خیبر شکن ہے دولھا — تطہیر آیتوں کی ڈولی سجا رہی ہے

جنت کی شاہزادی سسرال جا رہی ہے

عزم خلیل خوش ہیں مسرور زبدِ عیسیٰ ' آدم کے سر پہ حق نے خلعت کا تاج رکھا — موسیٰ کو وجد آئے داؤد پڑھے سہرا — کونین کی رسالت موتی لٹا رہی ہے

مشکل ہوئی حراساں نادِ علیؑ کے دم سے — الفاظ ایسے نکلے تیرے قلم سے — عامر کی دھن ہے ، فطرت بھی مسکرا رہی ہے

جنت کی شاہزادی سسرال جا رہی ہے

(جلالپور اوراتر ورہ کے شعرا نیر اور عامر کا یہ کلام سیدنذر عباس نے بواسطہ سید سلمان رضا آف محمد آباد حاصل کیا تا کہ ہمارے بچے مستفید ہو سکیں ۔۳۱ دسمبر ۲۰۰۴ م)

*****

فاطمہؑ کعبہ عصمت ہے خدا جانتا ہے روح مفہوم طہارت ہے خدا جانتا ہے
فاطمہؑ جزوے رسالت ہے خدا جانتا ہے دین کی دوہرے ضرورت ہے خدا جانتا ہے
محور آیہء تطہیر مدارء عصمت مخزن زور نبوت ہے خدا جانتا ہے
یہ وہ معصومہ کونین ہیں جس کی آغوش
تربیت گاہء امامت ہے خدا جانتا ہے
فقر و فاقے میں ہر ایک شکر کا سجدہ اس کا افتخارء صمدیت ہے خدا جانتا ہے
کم نہیں چادر زہراؑ ورق قرآں سے اس کے دامن میں بھی آیت ہے خدا جانتا
ہاتھ سے ہاتھ ملاتے ہیں برابر والے دست زہراؑ ید قدرت ہے خدا جانتا ہے
روز محشر کا مجھے خوف نہیں کرمانی
مجھ کو زہرا سے جو نسبت ہے خدا جانتا ہے

●●●●●●●●●

مریم سے بھی بتول کو رتبہ سوا ملا بابا اسے رسولؐ سا خیر الوری ملا بیٹا ہر اک شہید رہ کبریا ملا شوہر ملا تو خلق کا عقدہ کشا ملا
ہر ایک اپنے رتبے میں انتخاب ہے زہرا ہے بے نظیر علیؑ لاجواب ہے

یہ ہنس کے کہہ رہے ہیں بام و در اللہ کے جہاں میں دو محافظ آگئے پیمبرؐ کے
ہے ایک وارث نبیؐ کا ایک وارث ہے زہراؑ مگر وارث ہیں دونوں اللہ اکبر کے

سیدہ طاہراؑ پر درود و سلام بنت خیر الوری پر درود و سلام خلقت آسماں و زمیں فاطمہؑ مظہر کبریا پہ درود و سلام
مدح خواں جس کا خالق ہے اے مومنو راضیہ مرضیہ پر درود جس کو خاتونء جنت بنایا ہے رب نے عابدہ زاہدہ پر درود و سلام
ٹھے تعظیم کرنے خدا کے رسولؐ عظمتء فاطمہؑ پر درود و سلام جس کا شوہر دو عالم کا مشکل کشا بی بی خیر النساء پر درود و سلام
میری بی بی کے فرزند حسنؑ و حسینؑ شوکتء سیدہ پر درود و سلام
معرفت سیدوں کو عطا کیجئے
آپکے معجزوں پر درود و سلام

مدینہ سنعر ۷ جنوری ۲۰۰۰

دین خدا کبھی بھی مٹایا نہ جائے گا رتبہ علیؑ ولی کا گھٹایا نہ جائے گا
دل میں نبیؐ نبیؐ ہے زباں پر علیؑ علیؑ اس راستے سے ہم کو ہٹایا نہ جائے گا
لوٹی ہے جس نے دولتء سرکارء فاطمہؑ
حق کی سزا سے اس کو چھڑایا نہ جائے گا

مدینہ

جلوہء نمائے شمع حقیقت ہیں فاطمہؑ آئینہء کمالء نبوت ہیں فاطمہؑ
یہ مانتے ہیں ان کو رسالت نہیں ملی لیکن شریک کارء رسالت ہیں فاطمہؑ

*****

لے کر درء دولت کا سہارا اترا پا کر یدء قدرت کا اشارا اترا
اللہ رے زہراؑ کی عبادت کا شرف تسبیح بنانے کو ستارا اترا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب فاطمہ سیدہؑ

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتولؑ تھیں
پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

--نسیم امروہوی--

مرکز ہر ایک حسن خفی وجلی کی ہے باغ جہاں میں ساری مہک اس کلی کی ہے
خود سیدہ ہے، باپ نبیؐ، اور پسر امام کتنی بلند مرتبہ زوجہ علیؑ کی ہے

--اختر عباس--

کیوں یہ عمل حضور کو اتنا پسند ہے ناکام اس میں فکر بشر کی کمند ہے
کی عمر بھر حضورؐ نے تعظیم فاطمہؑ بیٹی کا گویا باپ سے رتبہ بلند ہے؟

--اختر عباس--

کہتے ہیں جس کو شافع محشر وہ فاطمہؑ
ہے جو حسنؑ حسینؑ کی مادر وہ فاطمہؑ
بیٹے کا جس کے آہ کٹا سر وہ فاطمہؑ
بیٹی کی جس کی چھن گئی چادر وہ فاطمہؑ

کیا کیا مصیبتیں سہیں امت کے واسطے
آئیں گی روز حشر شفاعت کے واسطے

مسند نشین بزم طہارت ہیں فاطمہؑ در یتیم تاج شفاعت ہیں فاطمہؑ
نفس نفیس جسم رسالت ہیں فاطمہؑ اصل واصول نخل امامت ہیں فاطمہؑ

شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریم کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں

مریم بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہؑ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو

زہرا سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

--نسیم امروہوی--

سمت شرق سے دبے پاؤں وہ آتی ہے سحر خانہ احمد مختارؐ کی جانب ہے نظر
بہر معصومہ کونین یہ طرز احسن کشتی نور میں لاتی ہے طلائی زیور
کون معصومہ کونین نبیؐ کی بیٹی جن کی تعظیم کو اٹھتے تھے پیمبر اکثر

جز عبادت جنہیں دنیا میں کوئی کام نہ تھا روز و شب مرضی معبود پہ رہتی تھی نظر
جنکی پیشانی اقدس پہ نشان سجدہ فرق پر جن کے تھی عصمت کی مقدس چادر

کام آئی یہ تری مدح سرائی محسنؔ
ورنہ تو اور یہ شہزادی کونین کا در

--محسن اعظم گڑھی--

جگر کی جز نہیں جز و رسولؐ کہتے ہیں
جو اہل حق ہیں وہ باب قبول کہتے ہیں
جو ہر طرح کی نجاست سے پاک ہو شوکتؔ
اسے زبان وحی میں بتولؑ کہتے ہیں

--شوکتؔ--

وہ بیٹی محمدؐ کو خدیجہؑ سے ملی ہے تاریخ نے لکھا ہے جسے اصل محمدؐ
ہاں بنت خدیجہؑ ہی کے بیٹے ہیں وہ شوکتؔ قرآن بتاتا ہے جنہیں نسل محمدؐ

--شوکتؔ--

کیوں نہ عصمت کے جہاں کی ہو ملکہ شوکتؔ جسکی تعظیم شہنشاہ عرب کرتے تھے
کب اٹھا کرتے تھے بیٹی کیلئے میرے نبیؐ وہ تو اک جز و رسالت کا ادب کرتے تھے

--شوکتؔ--

صبت علی مصائب لو انہا صبت علی الایام صرت لیالیا
دفن پردہ دار در پردہ سرا رات میں بدلا ہے روز جانیہ
فاطمہؑ زہرا شہید ظلم ہیں اشک بہتے ہیں شار عالیہ
تیری تربت کا نشاں ملتا کہیں اشک کے موتی لٹاتا بے بہا
بیت ایسا حزن کا تعمیر کر تا قیامت یاد آئے سیدہؑ
زندگی جاویدؔ ماتم ہے تیری
سیدہؑ مظلوم ہے آنسو بہا

--جاویدؔ اقبال قزلباش--

وجہ بقائے عالم نسواں بتولؑ ہیں عصمت ہے ایک راز نگہباں بتولؑ ہیں
قرآں علیؑ ہیں معنی قرآں بتولؑ ہیں ہر ماں سلام کرتی ہے وہ ماں بتولؑ ہیں
عزت کرے فلک وہ فلک احتشام ہیں
یہ وہ ہیں جن کی نسل میں گیارہ امام ہیں

--وحیدؔ الحسن ہاشمی--

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا---۱۸ جولائی ۲۰۰۲ لاہور)

طالب دعا--سید زمرعباس

سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کیلئے شعراء کا نذرانہ

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتول تھیں　　پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

حلق سرور پہ جو شمشیر چلائی ہوگی　　خلد سے فاطمہؑ زہرہ نکل آئی ہوگی
رن کو سرور جو چلے آئی یہ زہراؑ کی صدا　　آج ضائع میری محنت کی کمائی ہوگی

مرکز ہر ایک حسن ء خفی و جلی کا ہے　　باغ جہاں میں ساری مہک اس کلی کا ہے
خود سیدہ ہے باپ نبیؐ اور پسر امامؑ　　کتنی بلند مرتبہ زوجہ علیؑ کی ہے

کیوں یہ عمل حضورؐ کو اتنا پسند ہے　　ناکام اس میں فکر بشر کی کمند ہے
کی عمر بھر حضور نے تعظیم فاطمہؑ　　بیٹی کا گو یا باپ سے رتبہ بلند ہے

جس قدر اسلام پر احسان ہے شبیرؑ کا　　اس میں حصہ ہے مساوی زینبؑ دلگیر کا
تربیت کا ماں کی دونوں میں برابر ہے اثر　　کربلا ہے کارنامہ فاطمہؑ کے شیر کا

کہتے ہیں جس کو شافع محشر وہ فاطمہؑ　　ہے جو حسنؑ و حسینؑ کی مادر وہ فاطمہؑ
بیٹے کا جس کے آہ کٹا سر وہ فاطمہؑ　　بیٹی کی جس کی چھن گئی چادر وہ فاطمہؑ
کیا کیا مصیبتیں سہی امت کے واسطے　　آئیں گی روز حشر شفاعت کے واسطے

گھر فاطمہؑ زہرا کا عجب شاں کا گھر ہے　　یہ وحی کی منزل ہے یہ قرآن کا گھر ہے
اسلام کے ماحول میں ایمان کا گھر ہے　　مومن کی منافق کی یہ پہچان کا گھر ہے
کچھ لوگ مرے جاتے ہیں اس رنج و محن میں
اس گھر کا جو دروازہ ہے مسجد کے صحن میں

اللہ نے اس گھر کو نبوت سے نوازا　　دنیا میں اسے دین شریعت سے نوازا
عصمت سے امامت سے ولایت سے نوازا　　ہر فرد کو قرآن کی آیت سے نوازا
سانچے میں مشیت کے یہ افراد ڈھلے ہیں
سب چادر تطہیر کے سائے میں پلے ہیں

یہ عزم کے فولاد اسی گھر میں ملیں گے　　یہ نور کے اجساد اسی گھر میں ملیں گے
جبریل کے استاد اسی گھر میں ملیں گے　　اس سطح کے افراد اسی گھر میں ملیں گے
مخلوق کی بس آخری سرحد نظر آیا
جس فرد کو دیکھا وہ محمدؐ نظر آیا

ممکن نہیں امت کا قیاس آل ء نبیؐ پر　　یہ لوگ الگ لوگ ہیں یہ گھر ہے الگ گھر
اس گھر کے تو بچے بھی بدل دیتے ہیں اکثر　　انسانوں کی تقدیر فرشتوں کے مقدر
راہب کو کئی لال اسی گھر سے ملے ہیں
فطرس کو پر و بال اسی گھر سے ملے ہیں

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ــــــ طالب دعا ــــــ سنعر ۷ اگست ۱۹۹۹ء

10 APR 2000

مسند نشین بزم طہارت ہے فاطمہؑ　　درء یتیم ء تاج ء شفاعت ہے فاطمہؑ
نفس ء نفیس جسم رسالت ہے فاطمہؑ　　اصل و اصول ء نخل امامت ہے فاطمہؑ
شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریم کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں

مریم بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو　　آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو　　جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو
زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

نبیؐ کی بیٹی علیؑ کی زوجہ، خدا کا ناطق کلام تو ہے　　بجز محمدؐ تمام نبیوں میں وہ بلند مقام تو ہے
جو تم نہ ہوتیں بتا نہ سکتا کوئی مسائل کبھی نساء کو　　تمام دنیا کی عورتوں میں رسول تو ہے امام تو ہے

*****

تو ہے ایماں کا شرف تو لا الہ کا راز ہے　　دہر میں تیری خطابت کا نیا انداز ہے
تیرا ایک خطبہ بقائے دین کا ضامن　　تو ہے وہ پردہ نشیں جس پر خدا کو ناز ہے

●●●●●

اسلام فاطمہؑ کی سیرت کا نام ہے　　تطہیر فاطمہؑ کی طبیعت کا نام ہے
ایمان صبر و شکر کی عادت کا نام ہے　　زہراؑ کتاب درد کی آیت کا نام ہے

*****

قندیل عرش، عظمت انساں ہے فاطمہؑ　　شکل بشر میں آیت یزداں ہے فاطمہؑ
شوہر ملا خدا سے شرافت رسولؐ سے　　عصمت کچھ میں آتی ہے نام بتول سے

*****

تسکین دیں، قرار پیمبرؐ ہے فاطمہؑ　　کوثر ہے آلؑ، منبع کوثر ہے فاطمہؑ
ان سے عطائے خالق کل کا پتہ چلا　　یہ آگئیں تو نام رسولؐ خدا چلا
یہ ذات یوں کتاب کی تفسیر بن گئی
لفظوں میں ڈھل کے آیہ ء تطہیر بن گئی

*****

سیدہ وہ طاہرہ ہے طہارت کو ناز ہے　　سیدہؑ وہ صادقہ ہے صداقت کو ناز ہے
سیدہؑ وہ عابدہ ہے عبادت کو ناز ہے

افسوس کے جو مالک کوثر ہوئے　　پانی نہ دم ذبح میسر ہوئے
ماں چادر تطہیر کی ہووے مختار　　وردا سر زینبؑ پہ نہ چادر ہوئے

طالب ★★★★★ دعا سنعر ۲۱ اگست ۱۹۹۹

جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہراؑ

وحید الحسن ہاشمی

روشن ہے ان کے نور سے خورشید کا طبق
دیکھے جو ان کا در تو فلک ہو عرق عرق
قرآن ان کو گھر میں سناتا رہا سبق
کہئے انھیں کساء کے صحیفے کا سرورق
شاہد مباہلے کا بیاں ان کی ذات پر
آیات ناز کرتی ہیں زہرا کی بات پر

یہ رحمتِ خدائے دو عالم کی جان ہیں
یہ نسلِ مصطفےٰ کی بقا کا نشان ہیں
یہ غایتِ نماز ہیں وجہِ اذان ہیں
لفظِ نساؤنا کی یہی ترجمان ہیں
تکمیل مدعائے نبوت انہی سے ہے
دنیا میں اعتبارِ سیادت انہی سے ہے

وجہِ بقائے عالم نسواں بتول ہیں
عصمت ہے ایک راز نگہباں بتول ہیں
قرآں علی ہیں معنی قرآں بتول ہیں
ہر ماں سلام کرتی ہے وہ ماں بتول ہیں
عزت کرے فلک وہ فلک احتشام ہیں
یہ وہ ہیں جن کی نسل میں گیارہ امام ہیں

حق کی نظر میں جان حدیث کسا ہیں یہ
قلبِ نبی مراد ہے حرفِ دعا ہیں یہ
قرباں حقیقتیں وہ حقیقت رسا ہیں یہ
قبلہ نبی کی ذات ہے قبلہ نما ہیں یہ
آج اور بڑھ گئے ہیں مدارج رسول کے
تطہیر کی ردا میں پدر ہیں بتول کے

حشمت پکارتی ہے یہ ہیں صاحبِ حشم
عالم میں ان کی وجہ سے ایماں ہے محترم
ڈالے نظر جو غیر نکل جائے اس کا دم
مٹھی میں ان کی خلد ہے زیرِ قدم ارم
جلوے تمام ان کی حدودِ نظر میں ہیں
وحدت کے جتنے چاند ہیں سب ان کے گھر میں ہیں

بس یہ ہیں صدرِ بزمِ خواتینِ کائنات
پردہ ہے مثلِ رمزِ حروفِ مقطعات
ہونٹوں پہ فخر کرتی ہیں آیاتِ بیّنات
ہے ان کے چار سمت ہجومِ تجلیات
دیکھا جو دور سے اثر قلبِ صاف کو
اترا انہی کے گھر پہ ستارہ طواف کو

اللہ رے فیضِ آمدِ بنتِ رسولِ دہر
معدوم ہو کے رہ گیا دختر کشی کا زہر
اُٹھی عرب میں شانِ عدالت کی ایک لہر
جاری ہر ایک گھر میں ہوئی نعمتوں کی نہر
انساں پہ یہ بھی حق کے کرم کا نزول ہے
زندہ ہیں بیٹیاں تو یہ فیض بتول ہے

زہرا وجودِ شرع میں ہیں جان کی طرح
درسِ نجات دیتی ہیں قرآن کی طرح
ذہنوں کو فتح کرتی ہیں احسان کی طرح
قلبِ محمدی میں ہیں ایمان کی طرح
پوچھے کوئی یہ بات خدا کے حبیب سے
ملتی ہے کائنات میں دختر نصیب سے

دختر کشی کی رسم شریعت پہ بار تھی
یہ رسم زندگی کی شرافت پہ بار تھی
نوعِ بشر کی دائمی حرمت پہ بار تھی
یہ رسم تو مزاجِ نبوت پہ بار تھی
خالق نے آبروئے مشیت بنا دیا
بنتِ نبی کو جزوِ رسالت بنا دیا

اُمّ الائمہ جناب فاطمۃ الزّہراء

سیّد حیدر نقوی

کیا پیش خُدا صاحب توقیر ہے زہراؑ
خاتونِ جہاں صاحب تطہیر ہے زہراؑ

اُم الحسنؑ و مادرِ شبیرؑ ہے زہراؑ
سرتا بہ قدم نُور کی تصویر ہے زہراؑ

شوہر کو جو پوچھو تو شہنشاہ عرب ہے
بیٹی ہے نبی کی یہ حسب اور نسب ہے

ماں باپ پہ واجب نہیں فرزند کی تعظیم
اس امر میں زہراؑ کو ہے سب خلق پہ تقدیم

لکھا ہے کہ جب آتی تھیں زہراؑ پئے تسلیم
خود اُٹھ کے رسولِ عربی کرتے تھے تعظیم

اس بی بی کے رُتبے ہیں فزوں سارے جہاں سے
کوثر سے وضو کرے تو لے نام زباں سے

کیا رُتبے ہیں اس بی بی کے خالق کی نظر میں
بیٹے بھی وہ پائے کہ جو سردارِ جہاں ہیں

شوہر وہ ملا جس پہ خدائی کے گماں ہیں
ایسے بھلا رُتبے کی بی بی کے کہاں ہیں

افضل کوئی اِس بی بی سے ہوگا نہ ہوا ہے
یہ ظلم جو ان پر ہوا وہ حد سے سوا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدح جناب سیدہ سلام اللہ علیہا

(جناب ریحانؔ اعظمی کا کلام)

ولادت ۲۰ جمادی الثانی

نبیؐ نے گڑگڑا کر جب دعا کی
تو رب نے سیدہؑ بیٹی عطا کی

ہے جس کے نام سے منسوب آیت
وہ چادر ہے جناب سیدہؑ کی

یہ خاتون جناں خاتون محشر
تو یوں جنت ہوئی اہل عزا کی

فرشتے ان کے در پہ بھیک مانگیں
کوئی حد ہی نہیں جود وسخا کی

علیؑ کرتے ہیں حل ہر اک کی مشکل
مدد کرتی ہیں یہ مشکل کشا کی

جب ان کی گود میں شبیرؑ آئے
تو قسمت جاگ اٹھی کربلا کی

وفا نے بھی وفا سیکھی انہیں سے
مگر دنیا نے ان سے کب وفا کی

نہیں ہے شک وہ دوزخ میں جلیں گے
رہیں ہیں سیدہؑ جس جس سے شاکی

دلہن اک دن تو جنت بھی بنی تھی
عروسی تھی جناب سیدہؑ کی

جہاں ہے پنجتنؑ کا نور یکجا
نہ کیوں تعظیم ہو ایسی ردا کی

ستارہ ان کی چوکھٹ پر اتر کر
زیارت کر رہا ہے نقش پا کی

دعا جس قوم کی مانگی انہوں نے
خوشا تاثیر ہیں ہم اس دعا کی

یہاں وعدہ کیا بچوں سے اپنے
وہاں پوشاک جنت میں سلا کی

علیؑ ہے تاج مخدومہ کے سر کا
کوئی دیکھے بلندی مرتضیٰؑ کی

وہ جس نے فاطمہؑ کا دل دکھایا
رہا امت میں کب وہ مصطفیٰؐ کی

نہ کیوں ہوں انبیاؑ محو سماعت
یہ محفل ہے جناب سیدہؑ کی

مبارز جس سے وہ ہیں جب ہی تو
سند حق نے عطا کی انما کی

انہوں نے روٹیاں خیرات کی تھیں
ملی بدلے میں آیت ہل اتیٰ کی

لکھا قرآن میں کوثرؑ کا سورہ
خدا نے اس طرح ان کی ثنا کی

چلو ریحانؔ اس آب و ہوا میں
جہاں خوشبو بسی ہو کربلا کی

--ریحان اعظمی--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا سید زعباس۔ ۲۱ اگست ۲۰۰۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرحوم سچے بھائی کا نذرانہ ٔ عقیدت

بحضور سیدہ کونینؑ

جن کی ولادت ۲۰ جمادی الثانی کو ہوئی

یہ سیدہؑ ہے باغ نبوت کا پھول ہے
کار پیمبریؐ میں شریک رسولؐ ہے
اس دور کو پا کے خواہش جنت فضول ہے
جنت تو اہلبیت کے قدموں کی دھول ہے
شامل ہے ان کا نام عبادت کے رکن میں
ان پر درود ہے تو عبادت قبول ہے
اک اک ادا ہے سانچہ ٔ حق میں ڈھلی ہوئی
ہر ہر عمل پہ آیہ ٔ حق کا نزول ہے
دل میں نہیں اگر ان کی مؤدت تو پا خدا
روزہ نماز و حج و زیارت فضول ہے

المرسلہ : سید نذر عباس ۔ ۲۶ اگست ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسند نشین بزمِ طہارت ہیں فاطمہؑ

(حضرت نسیم امروہوی کا کلام)

مسند نشین بزم طہارت ہیں فاطمہؑ
دُرِ یتیم تاجِ شفاعت ہیں فاطمہؑ
نفس نفیس تاج شفاعت ہیں فاطمہؑ
اصل اصول نخل امامت ہیں فاطمہؑ
شوہر خلیل عصرؑ تو بیٹے ذبیحؑ ہیں
مریمؑ کا ایک آپ کے گیارہ مسیحؑ ہیں

مریم بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہؑ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو

زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختمِ رسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

چمکا وجود فاطمہؑ سے پنجتنؑ کا نور نفس نبیؐ کا نور، رسولِ زمنؐ کا نور
قائم ہے تا قیام حسینؑ و حسنؑ کا نور وجہِ بقا بنا ہے علیؑ کی دلہن کا نور

جلوے سے دین کے جو زمیں رشکِ طور ہے
یہ فاطمہؑ کے نور کا سارا ظہور ہے

صورت سے آشکار ہے سیرت رسولؐ کی میراث میں ملی ہے کرامت رسولؐ کی
باتیں رسولؐ کی، تو فصاحت رسولؐ کی تطہیر فاطمہؑ ہے طہارت رسولؐ کی

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتولؑ تھیں
پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

بی بی پہ ہے طہارت و عصمت کا خاتمہ شوہر پہ ہے شجاعت و ہمت کا خاتمہ
بابا وہ ہے کہ جس پہ رسالتؐ کا خاتمہ بیٹا وہ ہے کہ جس پہ امامتؑ کا خاتمہ

زہراؑ نہ ہوں تو دین کا قصہ تمام ہے
نامِ خدا انہیں سے محمدؐ کا نام ہے

--نسیم امروہوی--

گھر فاطمہؑ زہرا کا عجب شان کا گھر ہے
یہ وحی کی منزل ہے یہ قرآن کا گھر ہے
اسلام کے ماحول میں ایمان کا گھر ہے
مومن کی منافق کی یہ پہچان کا گھر ہے
کچھ لوگ مرے جاتے ہیں اس رنج و محن میں
اس گھر کا جو دروازہ ہے مسجد کے صحن میں

اللہ نے اس گھر کو نبوت سے نوازا
دنیا میں اسے دینِ شریعت سے نوازا
عصمت سے امامت سے ولایت سے نوازا
ہر فرد کو قرآن کی آیت سے نوازا
سانچے میں مشیت کے یہ افراد ڈھلے ہیں
سب چادرِ تطہیر کے سائے میں پلے ہیں

یہ عزم کے فولاد اسی گھر میں ملیں گے
یہ نور کے اجساد اسی گھر میں ملیں گے
جبریلؑ کے استاد اسی گھر میں ملیں گے
اس سطح کے افراد اسی گھر میں ملیں گے
مخلوق کی بس آخری سرحد نظر آیا
جس فرد کو دیکھا وہ محمدؐ نظر آیا

ممکن نہیں امت کا قیاس آلِ نبیؐ پر
یہ لوگ الگ لوگ ہیں یہ گھر ہے الگ گھر
اس گھر کے تو بچے بھی بدل دیتے ہیں اکثر
انسانوں کی تقدیر فرشتوں کے مقدر
راہب کوئی لال اسی گھر سے ملے ہیں
فطرس کو پر و بال اسی گھر سے ملے ہیں

(۲۰ جمادی الثانی ۱۴۳۳ھ یوم ولادت جناب سیدہؑ کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا سید زعباس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات سیدہ زہراؑ

مدح جب ربِ نیک نام کرے
کیوں نہ جبریلؑ پھر سلام کرے
اللہ اللہ ، رتبہء زہرا
باپؐ خود اُٹھ کے احترام کرے

جو بھی اس گھر میں ہے وہ ذیشان ہے
در پہ روح الامیں سا دربان ہے
باپ کل انبیاء کا ہے سردار
بیٹی گیارہ امام کی ماں ہے

پدر محبوبِ حق، مشکل کشائے خلق شوہر ہے
جوانانِ جناں فرزند ہیں عظمت بھرا گھر ہے
بہر صورت مراتب کم نہیں ہیں باپ بیٹی کے
پیمبر گر نہیں ہے فاطمہؑ خونِ پیمبرؐ ہے

دن پیمبرؐ کے لئے تو زہراؑ کے لئے راتیں ہیں
کیسی کیسی تیری خاطر کے لئے ذاتیں ہیں
عرش سے آتے ہیں جبریلؑ جھلانے کے لئے
سچ تو یہ ہے بڑے گھر کی بڑی باتیں ہیں

دینِ نبویؐ کو جس نے شہرت دے دی
بدلے میں خدا نے اس کو عظمت دے دی
اسلام پہ دولت کی خدیجہؑ نے جو خرچ
اللہ نے فاطمہؑ سی دولت دے دی

نگاہِ خلق میں عالی مقام ہو جائے
شریکِ آلِ رسولؐ انام ہو جائے
قمر خدا نے وہ رتبہ دیا ہے زہراؑ کو
جسے یہ دودھ پلا دیں امام ہو جائے

بیٹی زہراؑ سی جو خالق نے عطا فرما دی
آئے ہیں جن و ملک بہر مبارک بادی
کہہ رہے ہیں شہِ لولاکؐ سے جبریلؑ امیں
ہو مبارک میرے سردار کو یہ شہزادی

مہرباں ہے فاطمہ زہراؑ پہ کتنا کردگار
جس کو دو بیٹے دئے دونوں کے دونو ذی وقار
حاملِ دینِ پیمبرؐ ، حافظِ قرآنِ حق
وارثِ تختِ امامت، دوشِ احمدؐ کے سوار

اے خدیجہؑ دو جہاں کی تم کو عظمت مل گئی
حشر تک جو کام آئے گی وہ دولت مل گئی
فاطمہؑ زہرا سی بیٹی تم کو حق نے کی عطا
گھر کی جنت ہو گئی، خاتونِ جنت مل گئی

دعا قبول نہ اس کی کیوں کارساز کرے
کہ جس کی نسل کا خود سلسلہ دراز کرے
کسی رسولؐ کو بیٹی نہ فاطمہؑ سی ملی
بہشت کیوں نہ قمر روزِ حشر ناز کرے

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید نذر عباس۔ ۱۴ مئی ۲۰۰۵ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات جناب فاطمہؑ

اس قدر نور کی بھر مار ہوئی جاتی ہے
شام سے صبح نمودار ہوئی جاتی ہے
اے خدیجہؑ رخ زہراؑ پہ اُڑھا دو چادر
شمع کی روشنی بے کار ہوئی جاتی ہے

حکم خدائے پاک جو پاتی ہیں فاطمہؑ
فہرست جبر و ظلم کی لاتی ہیں فاطمہؑ
اپنے پرائے اب رہیں ہشیار اے قمرؔ
میزان بن کے حشر میں آتی ہیں فاطمہؑ

فاطمہؑ حُسن میں اللہ کی ایک قدرت ہے
جس کو دربارِ الٰہی میں بڑی قدرت ہے
شاہد اس بات کے جبریلؑ ہیں، احمدؐ ہیں گواہ
لے کے آیا جسے قرآن یہ وہ صورت ہے

ماں وہ ماں ہو امیری میں جو یکتا ہو جائے
باپ ایسا ہو کہ محبوب جو حق کا ہو جائے
خود ہو خاتون جناں، شوہر و فرزند امام
جمع ہوں اتنے جب اوصاف تو زہراؑ ہو جائے

ماں کی خدمت میں شب و روز رہا کرتی ہے
فاطمہؑ باپ کی اُمت کی دعا کرتی ہے
دین و دنیا میں جو ماں باپ کے کام آئے قمرؔ
ایسی اولاد مقدر سے ملا کرتی ہے

اُن پہ اتنا مہرباں کیوں خالقِ اکبر نہ ہو
کوئی بھی جس کے پدر کے بعد پیغمبرؐ نہ ہو
منتظر ہوں خاتمِ مرسل شفاعت کے لئے
فاطمہؑ جب تک نہ آئیں پُرسشِ محشر نہ ہو

کون و مکاں میں غل ہے شہرت ہے بحر و بر میں
بیٹی ہوئی ہے پیدا خیر الوریٰ کے گھر میں
تعظیم کی نبیؐ نے یہ تو ہے سب پہ ظاہر
در پردہ مرتبے ہیں اللہ کی نظر میں

عقدِ زہراؑ کا ہوا حیدرؑ سے اے صلِ علیٰ
ہے بنی خاتونِ جنت ساقیءِ کوثر بنا
نور کے رشتے میں اللہ اور پیغمبرؐ شریک
اک چراغِ کعبہ ہے اک شمع بیتِ مصطفیٰؐ

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید نذر عباس۔ ۸ مئی ۲۰۰۵ء)

جناب ساجد رضوی صاحب

قطعات

غدیرِ خُم میں نیا اِنقلاب آیا ہے
اِک آفتاب پسِ آفتاب آیا ہے
بلند کر کے علیؑ کو نبیؐ یہ کہتے ہیں
یہ میرا مثل یہ میرا جواب آیا ہے

علیؑ کو بھی فاقوں میں دی ہے تسلّی!
علیؑ کی بھی مُشکلکُشا فاطمہؑ ہے

جو اقتدارِ نبیؐ ہے وہ اقتدارِ بتولؑ
امامِ وقت سے کچھ کم نہیں وقارِ بتولؑ
نبوّت اور امامت کا ہیں یہی مرکز
اب اِس سے بڑھ کے بھی کیا ہوگا اعتبارِ بتولؑ

جو اصلِ محمّدؐ ہے وہی اصل ہے تیری
کہتے ہیں تجھے اہلِ نظر جُزوِ رسالت
تُو ایک بڑے باپ کی بیٹی بخدا ہے
اے فخرِ پدر ہے تجھے حاصل وہی عظمت

جگر گوشۂ مصطفٰےؐ فاطمہؑ ہے
خدیجہؑ کے دِل کی دُعا فاطمہؑ ہے
نبوّت کا مقصد امامت کا حاصل
سمجھنا ہے دُشوار کیا فاطمہؑ ہے
طہارت مُسلّم ہے مریمؑ کی لیکن
وہ ہے ابتدا، اِنتہا فاطمہؑ ہے
نبیؐ اور علیؑ جیسے خیر البشر ہیں
اُسی طرح خیر النسا فاطمہؑ ہے
حقیقت جو پُوچھو تو بعدِ رسالت
امامت کا اِک آسرا فاطمہؑ ہے

محمّدؐ ہیں گو مُدّعائے دو عالم
محمّدؐ کا بھی مُدعا فاطمہؑ ہے
بظاہر نبیؐ تو نہیں ہے یہ لیکن
نبوّت کا اِک ارتقا فاطمہؑ ہے
علیؑ کو بھی فاقوں میں دی ہے تسلّی
علیؑ کی بھی مُشکل کُشا فاطمہؑ ہے
اگر پردے میں رُوئے انور نہ ہوتا
نصیری یہ کہتے خدا فاطمہؑ ہے

خدا کے سوا فاطمہؑ کو جو کہیئے
مَیں کہتا ہُوں اُس سے سوا فاطمہؑ ہے
سمجھتا ہُوں ساجدؔ میں سجدہ اسی کو
زباں پر مری فاطمہؑ فاطمہؑ ہے

اے فاطمہؑ سرمایۂ اسرارِ حقیقت
نازاں ہے تری ذات پہ توحید و رسالتؐ
یہ مرتبہ خالق نے ترے گھر کو دیا ہے
اِک سمت رسالت ہے تو اِک سمت امامت
نازل اسی منزل میں ہوئی آیۂ تطہیرؑ
قرآن سے پوچھے کوئی اس گھر کی طہارت
اِس گھر کے مکیں رازِ الٰہی کے اَمیں ہیں
کرتے ہیں یہ اسلامِ حقیقی کی اشاعت
ہے کوئی پیمبرؐ تو امامؑ اِن میں ہے کوئی
اے بنتِ نبیؐ ہے یہ ترے گھر کی فضیلت
تُو حاصلِ اسلام ہے تُو حاصلِ ایماں
باقی ہیں تری ذات سے احکامِ شریعت
مانا کہ نہ تھی مالِ خدیجہؑ کی کوئی حد
دَر اصل مگر تُو ہی خدیجہؑ کی ہے دولت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علیؑ مرتضیٰ کا بیاہ ہے

آج دنیا میں علیؑ مرتضیٰ کا بیاہ ہے
مرتضیٰؑ سے بنتِ محبوبِؐ خدا کا بیاہ ہے

حیدرِ صفدرؑ ہیں دولھا، فاطمہ زہراؑ دولھن
گلشنِ عالم میں وہ نورِ خدا کا بیاہ ہے

ہاشمی خوش آج ہیں سب، شاد ہیں مسکیں تمام
ابنِ بُو طالب سے بنتِ مصطفیٰؐ کا بیاہ ہے

شادماں سارے ہیں مسکین و یتیم اور سب اسیر
کہہ رہے ہیں بادشاہِ ھل اتیٰ کا بیاہ ہے

صاحب شمشیر ہیں جتنے جواں آفاق میں
کہہ رہے ہیں آج شاہِ لافتیٰ کا بیاہ ہے

آج یہ شب ہے مبارک، ہے مبارک کل کا دن
سرورِ شمس الضحیٰ، بدرالدجیٰ کا بیاہ ہے

حق نے تارے کو اتارا جس کے قصرِ پاک میں
شکر صد شکر آج اس نجم الھدیٰ کا بیاہ ہے

بہر خدمت آئے ہیں کروبیاں اور قدسیاں
کہہ رہے ہیں یہ ہمارے بادشاہ کا بیاہ ہے

ہے زمیں سے آسماں تک شور غل پھیلا یہی
کشتیِ ارض و سماں کے ناخدا کا بیاہ ہے

کہتے ہیں الیاسؑ صدقے ساقیِ کوثر کے میں
خضرؑ کہتے ہیں ہمارے رہنما کا بیاہ ہے

کر کے زیبِ تن قبائے سرخ جبریلِ امیںؑ
کہہ رہے ہیں ثانیِ آلِ عبا کا بیاہ ہے

گلشنِ عالم میں نہ خوش کیونکر ہو ہر امیر
یہ وزیرِ بادشاہِ ھل اتیٰ کا بیاہ ہے

خوش ہو ناجیؔ دور سارے ہو گئے رنج و الم
مشکلیں آساں ہوئیں مشکل کشا کا بیاہ ہے

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

جمع کردہ۔ سید نزر عباس برائے یکم ذوالحجہ ۱۴۲۳ھ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علیؑ مرتضیٰ کا بیاہ ہے

آج دنیا میں علیؑ مرتضیٰ کا بیاہ ہے
مرتضیٰؑ سے بنتِ محبوبِؐ خدا کا بیاہ ہے

حیدرِ صفدرؑ ہیں دولھا، فاطمہ زہراؑ دولھن
گلشنِ عالم میں وہ نورِ خدا کا بیاہ ہے

ہاشمی خوش آج ہیں سب، شاد ہیں مسکیں تمام
ابنِ بُو طالب سے بنتِ مصطفیٰؐ کا بیاہ ہے

شادماں سارے ہیں مسکین و یتیم اور سب اسیر
کہہ رہے ہیں بادشاہِ ھل اتیٰ کا بیاہ ہے

صاحب شمشیر ہیں جتنے جواں آفاق میں
کہہ رہے ہیں آج شاہِ لافتیٰ کا بیاہ ہے

آج یہ شب ہے مبارک، ہے مبارک کل کا دن
سرورِ شمس الضحیٰ، بدرالدجیٰ کا بیاہ ہے

حق نے تارے کو اتارا جس کے قصرِ پاک میں
شکر صد شکر آج اس نجم الھدیٰ کا بیاہ ہے

بہر خدمت آئے ہیں کروبیاں اور قدسیاں
کہہ رہے ہیں یہ ہمارے بادشاہ کا بیاہ ہے

ہے زمیں سے آسماں تک شور غل پھیلا یہی
کشتیِ ارض و سماں کے ناخدا کا بیاہ ہے

کہتے ہیں الیاسؑ صدقے ساقیِ کوثر کے میں
خضرؑ کہتے ہیں ہمارے رہنما کا بیاہ ہے

کر کے زیبِ تن قبائے سرخ جبریلِ امیںؑ
کہہ رہے ہیں ثانیِ آلِ عبا کا بیاہ ہے

گلشنِ عالم میں نہ خوش کیونکر ہو ہر امیر
یہ وزیرِ بادشاہِ ھل اتیٰ کا بیاہ ہے

خوش ہو ناجیؔ دور سارے ہو گئے رنج و الم
مشکلیں آساں ہوئیں مشکل کشا کا بیاہ ہے

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

جمع کردہ۔ سید نزر عباس برائے یکم ذوالحجہ ۱۴۲۳ھ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدہ فاطمہ زہراؑ بنت رسولؐ اللہ

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتول تھیں
پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

نبیؐ کی بیٹی علیؑ کی زوجہ، خدا کا ناطق کلام تو ہے
بجز محمدؐ تمام نبیوں میں وہ اعلیٰ مقام تو ہے
جو تم نہ ہوتیں بتا نہ سکتا کوئی مسائل کبھی نساء کو
تمام دنیا کی عورتوں میں رسول تو ہے امام تو ہے

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ

مسند نشین بزم طہارت ہے فاطمہؑ — درِ یتیم و تاج شفاعت ہے فاطمہؑ
نفس، نفیس، جسم رسالت ہے فاطمہؑ — اصل و اصول، نخل و امامت ہے فاطمہؑ
شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریم کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں
مریم بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو — آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو — جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو
زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

****

تو ہے ایماں کا شرف تو لا الہ کا راز ہے — دہر میں تیری خطابت کا نیا انداز ہے
تیرا ایک خطبہ بقائے دین کا ضامن — تو ہے وہ پردہ نشیں جس پر خدا کو ناز ہے

اسلام فاطمہؑ کی سیرت کا نام ہے — تطہیر فاطمہؑ کی طبیعت کا نام ہے
ایمان صبر و شکر کی عادت کا نام ہے — زہراؑ کتاب، درد کی آیت کا نام ہے

****

قندیل عرش عظمت انساں ہے فاطمہؑ — شکل بشر میں آیت یزداں ہے فاطمہؑ
شوہر ملا خدا سے شرافت رسولؐ سے — عصمت سمجھ میں آتی ہے نام بتول سے

****

لے کر درِ دولت کا سہارا اترا — پا کر یدِ قدرت کا اشارہ اترا
اللہ رے زہراؑ کی عبادت کا شرف — تسبیح بنانے کو ستارہ اترا

---نجم آفندی---

دین خدا کبھی بھی مٹایا نہ جائے گا — رتبہ علیؑ ولی کا گھٹایا نہ جائے گا
دل میں نبیؐ نبیؐ ہے زباں پر علیؑ علیؑ — اس راستے سے ہم کو ہٹایا نہ جائے گا
لوٹی ہے جس نے دولت و سرکار فاطمہ
حق کی سزا سے اس کو چھڑایا نہ جائے گا

مرکز ہر ایک حسن خفی و جلی کا ہے — باغ جہاں میں ساری مہک اس کلی کا ہے
خود سیدہ ہے باپ نبیؐ اور پسر امامؑ — کتنی بلند مرتبہ زوجہ علیؑ کی ہے

کیوں یہ عمل حضورؐ کو اتنا پسند ہے — ناکام اس میں فکر بشر کی کمند ہے
کی عمر بھر حضورؐ نے تعظیم فاطمہؑ — بیٹی کا گویا باپ سے رتبہ بلند ہے

کہتے ہیں جسکو شافع محشر وہ فاطمہؑ — ہے جو حسنؑ و حسینؑ کی مادر وہ فاطمہؑ
بیٹے کا جس کے آہ کٹا سر وہ فاطمہؑ — بیٹی کی جس کی چھن گئی چادر وہ فاطمہؑ
کیا کیا مصیبتیں سہی امت کے واسطے
آئیں گی روز حشر شفاعت کے واسطے

معصومہ جو شغل آسیا کرتی تھیں — حیدرؑ کی اطاعت میں قدم دھرتی تھیں
تقسیم علی کرتے تھے روزی ہر صبح — گندم سے یہ پتھر کا شکم بھرتی تھیں

---دبیر---

کیا صاحب فقر بنت پیغمبرؐ ہے — عفت ہے لباس نور حق زیور ہے
فضہؑ ہے کنیز اور ابوذر ہیں غلام — گھر میں یہ برائے نام سیم و زر ہے

---دبیر---

جمع کردہ ---سید زر عباس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب فاطمہ سیدہؑ

بضعتہ منی کہا جب صاحبِ لولاکؐ نے — کر دیا ما ینطق نے حق ادا تصدیق کا
خالق کون و مکاں فاتح جسے کہتی ہے خلق — فاطمہؑ ہے نام اس کے جوہر تخلیق کا

--فاتح واسطی--

مقامء برگ یہی ہے کہ پھول راضی ہو — وہ خوش نصیب ہے جس سے رسولؐ راضی ہو
جسے جسے کہو مانوں گا میں رضی اللہ — مگر یہ شرط ہے پہلے رسولؐ راضی ہو

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

پلے ہو تم بھی تو آلء نبیؐ کے ٹکڑوں پر — نمک حلال اگر ہو نمک کی بات کرو
کہاں ہو بابری مسجد کے مانگنے والو — کبھی تو ہم سے بھی باغ فدک کی بات کرو

صلی اللہ علیہ وسلم بتول راضی ہو صلی اللہ علیہ وسلم

مَل لی ہے کربلا کی جبیں پر اٹھا کے خاک
پوچھے گا مجھ سے قبر میں اب کوئی آ کے خاک

وابستہ جو بتولؑ کے در سے نہیں اسے — ہاتھ آئے گا رسولؐ کے روضے پہ جا کے خاک
دیتا وہ کیا، رسول کی بیٹی کا حق بھلا — میت کو دے سکا جو، نہ اس کی اٹھا کے خاک
اللہ اور رسولؐ کو کیا منہ دکھائے گا — جس نے کیا بتولؑ کے گھر کو جلا کے خاک

سالار جس کا پشت، دکھا جائے وقتِ جنگ
میدان میں وہ فوج، لڑے بھی تو جا کے خاک

--سید علی محمد سچے مرحوم--

(یہ اشعار اپنے بچوں کیلئے جمع کیا--سید نزر عباس-جولائی ۲۰۰۲م)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب فاطمہ سیدہؑ

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتولؑ تھیں
پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

--نسیم امروہوی--

مرکز ہر ایک حسن خفی وجلی کی ہے باغ جہاں میں ساری مہک اس کلی کی ہے
خود سیدہؑ ہے، باپ نبیؐ، اور پسر امام کتنی بلند مرتبہ زوجہ علیؑ کی ہے

--افسر عباس--

کیوں یہ عمل حضور کو اتنا پسند ہے ناکام اس میں فکر بشر کی کمند ہے
کی عمر بھر حضورؐ نے تعظیم فاطمہؑ بیٹی کا گویا باپ سے رتبہ بلند ہے؟

--افسر عباس--

کہتے ہیں جس کو شافع محشر وہ فاطمہؑ ہے جو حسنؑ حسینؑ کی مادر وہ فاطمہؑ
بیٹے کا جس کے آہ کٹا سر وہ فاطمہؑ بیٹی کی جس کی چھن گئی چادر وہ فاطمہؑ

کیا کیا مصیبتیں سہیں امت کے واسطے
آئیں گی روز حشر شفاعت کے واسطے

مسند نشینِ بزم طہارت ہیں فاطمہؑ در یتیمِ تاج شفاعت ہیں فاطمہؑ
نفس نفیس جسمِ رسالت ہیں فاطمہؑ اصل واصول نخل امامت ہیں فاطمہؑ

شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریمؑ کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں

مریمؑ بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہؑ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو

زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

--نسیم امروہوی--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب فاطمہ سیدہؑ

جگر کی جز نہیں جزوءِ رسولؐ کہتے ہیں　　جو اہلِ حق ہیں وہ باب قبول کہتے ہیں
جو ہر طرح کی نجاست سے پاک ہو شوکتؔ　　اسے زبانِ وحی میں بتولؑ کہتے ہیں

--شوکتؔ--

وہ بیٹی محمدؐ کو خدیجہؑ سے ملی ہے　　تاریخ نے لکھا ہے جسے اصلِ محمدؐ
ہاں بنتِ خدیجہؑ ہی کے بیٹے ہیں وہ شوکتؔ　　قرآن بتاتا ہے جنہیں نسلِ محمدؐ

--شوکتؔ--

کیوں نہ عصمت کے جہاں کی ہو ملکہ شوکتؔ　　جس کی تعظیم شہنشاہِ عرب کرتے تھے
کب اٹھا کرتے تھے بیٹی کے لئے میرے نبیؐ　　وہ تو اک جزوءِ رسالت کا ادب کرتے تھے

--شوکتؔ--

سمت مشرق سے دبے پاؤں وہ آتی ہے سحر
خانہ احمد مختارؐ کی جانب ہے نظر

بہرِ معصومہ کونینؑ بہ طرزِ احسن　　کشتیءِ نور میں لاتی ہے طلائی زیور
کون معصومہ کونینؑ نبیؐ کی بیٹی　　جن کی تعظیم کو اٹھتے تھے پیمبرؐ اکثر
جز عبادت جنہیں دنیا میں کوئی کام نہ تھا　　روز و شب مرضیءِ معبود پہ رہتی تھی نظر
جنکی پیشانیءِ اقدس پہ نشانِ سجدہ　　فرق پر جن کے تھی عصمت کی مقدس چادر

کام آئی یہ تری مدح سرائی محسنؔ
ورنہ تو اور یہ شہزادیءِ کونین کا در

--محسن اعظم گڑھی--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب فاطمہ سیدہؑ

وجہ بقائے عالمِ نسواں بتولؑ ہیں عصمت ہے ایک راز نگہباں بتولؑ ہیں
قرآں علیؑ ہیں معنیٔ قرآں بتولؑ ہیں ہر ماں سلام کرتی ہے وہ ماں بتولؑ ہیں

عزت کرے فلک وہ فلک احتشام ہیں
یہ وہ ہیں جن کی نسل میں گیارہ امام ہیں

--وحیدؔ الحسن ہاشمی--

صبت علی مصائب لوانہا صبت علیٰ الایام صرت لیالیا
دفن پردہ دار در پردہ سرا رات میں بدلا ہے روز جانیہ
فاطمہؑ زہرا شہید ظلم ہیں اشک بہتے ہیں نثارِ عالیہؑ

تیری تربت کا نشاں ملتا کہیں اشک کے موتی لٹاتا بے بہا
بیت ایسا حزن کا تعمیر کر تا قیامت یاد آئے سیدہؑ

زندگی جاویدؔ ماتم ہے تیری
سیدہؑ مظلوم ہے آنسو بہا

--جاویدؔ اقبال قزلباش--

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا---۱۸ جولائی ۲۰۰۲ لاہور)

طالب دعا--سید زعباس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرحوم سچے بھائی کا نذرانہ ء عقیدت

بحضور سیدہ کونینؑ

جن کی ولادت ۲۰ جمادی الثانی کو ہوئی

یہ سیدہؑ ہے باغ نبوت کا پھول ہے

کار پیمبریؐ میں شریک رسولؐ ہے

اس در کو پا کے خواہش جنت فضول ہے

جنت تو اہلبیت کے قدموں کی دھول ہے

شامل ہے ان کا نام عبادت کے رکن میں

ان پر درود ہے تو عبادت قبول ہے

اک اک ادا ہے سانچہء حق میں ڈھلی ہوئی

ہر ہر عمل پہ آیہء حق کا نزول ہے

دل میں نہیں گر ان کی مؤدت تو با خدا

روزہ نماز و حج و زیارت فضول ہے

المرسلہ : سید فدا عباس ۔ ۲۶ اگست ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعات بنام جناب سیدہ سلام اللہ علیہا

از جناب صابر نصاریلی

سیاہی سنگِ اسود کی ملاکر آبِ کوثر میں ثنائے سیدہؑ لکھتا ہوں میں جبریلؑ کے پر سے
نظر آتا ہے اک اک حرف میں اب طور کا جلوہ مسلسل وحی کا اک سلسلہ ہے عرشِ داور سے

احمدِ مرسلؐ کے ہاتھوں سے ہوا آغازِ دیں فاطمہؑ کی نسل سے اس دین کا انجام ہے
دین کا پیغام پہچانا نبیؐ کا کام تھا حشر تک اس کو بچانا فاطمہؑ کا کام ہے

نبی خوش ہیں کہ یہ اک مژدہ اتمامِ نعمت ہے نہ زہراؑ کی فقط، گیارہ اماموں کی ولادت ہے
رسالت اس لئے ہے شادماں بی بی کی آمد پر انہی کے نور سے قائم قیامت تک امامت ہے

رسولؐ پاک کی بیٹی چلی بابا کی سیرت پر نہایت فخر تھا ان کو رسالت کی وراثت پر
نہ مال وزر کی کثرت پر نہ اس دنیا کی دولت پر مدار راحت زہراؑ تھا فاقوں میں قناعت پر

نورِ خلاقِ نبیؐ کی سر بسر تنویر ہے مصطفیٰؐ اک زندگی ہیں، فاطمہؑ تفسیرہ
صنفِ نسواں کے لئے زہراؑ ہے حق کا آئینہ یعنی پیغمبرؐ کی بیٹی باپ کی تصویر ہے

تو نے جھولوں میں جو بچوں کو سنائیں لوریاں ان کے صدقے میں ابھی تک نعرہء تکبیر ہے
کربلا کی فتح تیری تربیت کا ہے اثر جذبہء ایثار تیرے دودھ کی تاثیر ہے

(اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے ماہنامہ پیام عمل لاہور ستمبر ۲۰۰۰ صفحہ ۳۶ سے نوٹ کیا۔ طالب دعا سید نذر عباس۔ ۳ شوال ۱۴۲۳ھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدہ فاطمہ زہراؑ بنت رسولؐ اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیدہؑ طاہرہ پر درود و سلام بنت خیر الوریٰ پر درود وسلام

خلقت آسماں وزمیں فاطمہؑ مظہر کبریا پر درود وسلام

مدح خواں جنکا خالق ہے اے مومنو راضیہ مرضیہ پر درود وسلام

جسکو خاتون جنت بنایا ہے رب نے عابدہ زاہدہ پر درود وسلام

اٹھے تعظیم کے لئے خدا کے رسولؐ عظمت فاطمہؑ پر درود وسلام

جسکا شوہر دو عالم کا مشکل کشا بی بی خیر النساء پر درود وسلام

میری بی بی کے فرزند حسنؑ و حسینؑ شوکت سیدہؑ پر درود وسلام

معرفت سیدوں کو عطا کیجئے

آپکے معجزوں پر درود وسلام

کرمانی صاحب کا ذرافہ عقیدت

فاطمہؑ کعبہ عصمت ہے خدا جانتا ہے

روح مفہوم طہارت ہے خدا جانتا ہے

فاطمہؑ جزوہ رسالت ہے خدا جانتا ہے دین کی دوہری ضرورت ہے خدا جانتا ہے

محور آیہ تطہیر مدار عصمت مخزن زور نبوت ہے خدا جانتا ہے

یہ وہ معصومہ کونین ہیں جن کی آغوش تربیت گاہ امامت ہے خدا جانتا ہے

فقر و فاقے میں ہر ایک شکر کا سجدہ دین کا افتخار صمدیت ہے خدا جانتا ہے

کم نہیں چادر زہراؑ ورق قرآن سے

اس کے دامن میں بھی آیت ہے خدا جانتا ہے

ہاتھ سے ہاتھ ملاتے ہیں برابر والے دست زہراؑ یدقدرت ہے خدا جانتا ہے

روز محشر کا مجھے خوف نہیں کرمانی

مجھکو زہراؑ سے جو نسبت ہے خدا جانتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گھر فاطمہؑ زہراؑ کا عجب شان کا گھر ہے

یہ وحی کی منزل ہے یہ قرآن کا گھر ہے

اسلام کے ماحول میں ایمان کا گھر ہے مومن کی منافق کی یہ پہچان کا گھر ہے

کچھ لوگ مرے جاتے ہیں اس رنج و محن میں

اس گھر کا جو دروازہ ہے مسجد کے صحن میں

اللہ نے اس گھر کو نبوت سے نوازا دنیا میں اسے دین و شریعت سے نوازا

عصمت سے امامت سے ولایت سے نوازا ہر فرد کو قرآن کی آیت سے نوازا

سانچے میں مشیت کے یہ افراد ڈھلے ہیں

سب چادر تطہیر کے سائے میں پلے ہیں

یہ عزم کے فولاد اسی گھر میں ملیں گے یہ نور کے اجساد اسی گھر میں ملیں گے

جبریل کے استاد اسی گھر میں ملیں گے اس سطح کے افراد اسی گھر میں ملیں گے

مخلوق کی بس آخری سرحد نظر آیا

جس فرد کو دیکھا وہ محمدؐ نظر آیا

ممکن نہیں امت کا قیاس آل نبیؐ پر یہ لوگ الگ لوگ ہیں یہ گھر ہے الگ گھر

اس گھر کے تو بچے بھی بدل دیتے ہیں اکثر انسانوں کی تقدیر فرشتوں کے مقدر

راہب کو کئی لال اسی گھر سے ملے ہیں

فطرس کو پر و بال اسی گھر سے ملے ہیں

طالب دعا ۔۔۔ سید نثار عباس ۔۔۔ ۲۲ جنوری ۲۰۰۲

مصرع طرح۔ کون تھا جُو مرتضیٰؑ زہراءؑ سے نسبت کے لیئے۔ ۱۴۲۳ھ

المہدی اسلامک سینٹر ٹورنٹو ۔ سیّد فیاض مہدی

ہے شرف یہ معتبر انساں کی عظمت کے لیئے
جب قلم اٹھے تو اٹھے اُن کی مدحت کے لیئے

اور قدم اٹھے فقط حق کی حمایت کے لیئے
جان بھی جائے تو جائے دیں کی نصرت کے لیئے

خون دیتے ہیں حسینی راہ میں اسلام کی
اِس جماعت کے لیئے نہ اُس جماعت کے لیئے

نہ تو دوزخ بانٹنے اور نہ ہی جنت کے لیئے
منبرِ مظلوم ہے حق کی اشاعت کے لیئے

حق بچانے کو بچانی ہے ہمیں کرب و بلا
نہ فقط زردہ و بریانی و شربت کے لیئے

آ !! نشانِ راہِ مولا پر قدم تُو بھی جما
اس قدر کیوں ہے پریشاں تُو شفاعت کے لیئے

ایک گورے کو جو مومن کر سکیں مغرب میں ہم
تب یہ سمجھیں کچھ کیا روزِ قیامت کے لیئے

ایک ریوڑ ہے یہ امت اور بقولِ مرتضیٰؑ
ایک رہبر چاہیے اس کی قیادت کے لیئے

فاطمہؑ کے در پہ پیغمبرؐ سلامی صبح و شام
اور فرشتے عرش سے آتے ہیں خدمت کے لیئے

فاطمہؑ کی شان میں آیات کافی ہیں مگر
آیہء تطہیر ہی کافی ہے عصمت کے لیئے

کس سے ہوتا عقد زہراءؑ جاہلوں کے درمیاں
جو وسیلہ چاہتے تھے بس خلافت کے لیئے

مشرکوں کی گود کے پالے کُجا زہراءؑ کُجا
کون تھا جُو مرتضیٰؑ زہراءؑ کی نسبت کے لیئے

پہلے تو حکمِ خدا سے پڑھ دیا عقدِ بتولؑ
پھر رسالت نے کئی بوسے امامت کے لیئے

مردہ باد امریکہ کا ہے شور مکّے میں بپا
آئے ہیں حاجی پئے شیطاں برأت کے لیئے

جا رہا ہے دفن ہونے مشرقِ وسطیٰ میں وہ
قبر جس نے کھودی ہے اپنی ہلاکت کے لیئے

ہم اگر فیاضؔ ہوتے، سب لٹاتے دین پر
ہر گھڑی تیار رہتے پھر شہادت کے لیئے

بے جرم مسلماں نے مارا ہے حسنؑ کو
تیروں سے کر دیا ہے ہائے سرخ کفن کو

زینبؑ کے چومے بازو اور رو دیئے حسنؑ
ان بازوؤں میں بندھتے دیکھا ہے رسن کو

بازاروں سے گزرا جو شبرؑ کا جنازہ
پردے سے چلا تیر لگا شاہءِ زمن کو

پہلے زہر سے ٹکڑے کر ڈالا جگر کو
امت نے چھید ڈالا پھر سارے بدن کو

طالب یہ سقیفے کی ہے دوسری سازش
امت نے مار ڈالا زہراؑ کے حسنؑ کو

امام حسنؑ ـــ سبط نبیؐ اکبر

خبر سنی جو امام حسنؑ کے آنے کی — فضائیں ہونے لگیں صلح کن زمانے — نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوش صلح حسنؑ
زمانہ لاکھ کرے کوشش مٹانے کی

خدا نے ناز اٹھائے ہیں جس گھرانے کے — ہمارے دل میں ہے عظمت اسی گھرانے کی — علیؑ کی جنگ، ہو صلح حسنؑ کہ صبر حسینؑ
یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی

علیؑ کی چشم عنایت جو ہے نظر ہم پر — مجال کس کی ہے ہم سے نظر ملانے کی

بحکم حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے — کہیں پر جنگ خاموشی جواب جنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے — کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

اک روز جناب حسنؑ اور حضرت شبیرؑ — نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر
ہم دونوں ہی گرچہ ہیں قرآن کی تفسیر — پر آپ کو منظور بہت کس کی ہے توقیر
فرمایا کہ تم معنی قرآن ہو دونو
واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونو

*****

دشمنوں کے جوابات ہٹا کر دیکھو — تاریخ کا ہر باب اٹھا کر دیکھو
بنیاد میں کربلا کے ہے صلح حسنؑ — سوچو سمجھو نظر جما کے دیکھو

جب روح غم و رنج سے گھبراتی ہے — تسکین کسی طرح نہیں پاتی ہے
ظلمات میں اک چشمہ حیواں کی طرح — چپکے سے حسنؑ کی یاد آتی ہے

تیروں کی زد میں آگیا زہراؑ کا گل بدن — سرمایہ رسولؐ ہے شہزادہ امنؑ
پوشاک جس کی خلد سے لائے تھے جبرائیلؑ — اب اس کے ہی بدن پہ ہے زخموں کا پیراہن
برسے ہیں تیر اتنے لاش حسنؑ پہ یوں — رنگین ہے لہو میں معصوم کا کفن
کوئی مصطفےٰ سے اس کو کیسے جدا کرے — ممکن نہیں ہے اس کے تکمیل پنجتن
اک تو ہی تو حسنؑ کا نوکر نہیں امیر
ہر مرد باوفا کا سرتاج ہے حسنؑ

*** سنعر ماض ـ ۴ مارچ ۲۰۰۰ ***

حسنؑ کی مدح سرائی جو اختیار کرے — وہ اپنی دنیا کو عقبےٰ سے ہمکنار کرے — حسنؑ کی شان کو دنیا گھٹائے گی کیسے — رسولؐ دوش پہ اپنے جسے سوار کرے
شجاعت اس کی تواریخ سے مسلم ہے — یہ مصلحت یہ صلح گرچہ اختیار کرے — جناں کا سید و سردار شہزادہ حسنؑ — لسان صدق نبیؐ جسکو آشکار کرے
کہ جس کی شان میں اتری تھی آیہ تطہیر — یہ چار میں جسے ذات احد شمار کرے — اسے شریک نفوس مباہلہ دیکھو — کہ فتح ان کے قدم پر خدا نثار کرے
درود ذات گرامی پہ وہ عبادت ہے — خدائے پاک بھی یہ ذکر بار بار کرے
جزاء مدح حسنؑ حق سے مانگ لے ناصر
خدا بقیع کا زائر تجھے شمار کرے

*****

10 APR 2000

بے جرم مسلماں نے مارا ہے حسنؑ کو — تیروں سے کر دیا ہے ہائے سرخ کفن کو
زینبؑ کے چوبے بازو اور رو دیئے حسنؑ — ان بازوؤں میں بندھتے دیکھا ہے رسن کو
بازاروں سے گزرا جو شبیرؑ کا جنازہ — پردے سے چلا تیر لگا شاہ زمن کو
پہلے زہر سے ٹکڑے کر ڈالا جگر کو — امت نے چھید ڈالا پھر سارے بدن کو
طالب یہ سقیفے کی ہے دوسری سازش
امت نے مار ڈالا زہراؑ کے حسنؑ کو

امام حسنؑ ___ سبط نبیؐ اکبر

خبر سنی جو امام حسنؑ کے آنے کی — فضائیں ہونے لگیں صلح کن زمانے — نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوش صلح حسنؑ
زمانہ لاکھ کرے کوشش مٹانے کی

رانے نازاٹھائے ہیں جس گھرانے کے — ہمارے دل میں ہے عظمت اسی گھرانے کی — علیؑ کی جنگ ہو صلح حسنؑ کہ صبر حسینؑ
یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی

علیؑ کی چشم عنایت جو ہے نظر ہم پر — مجال کس کی ہے ہم سے نظر ملانے کی

بحکم حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے — کہیں پر جنگ خاموشی جواب جنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے — کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

اک روز جناب حسنؑ اور حضرت شبیرؑ — نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر
ہم دونوں ہی گرچہ ہیں قرآن کی تفسیر — پر آپ کو منظور بہت کس کی ہے تو قیر
فرمایا کہ تم معنی قرآن ہو دونو
واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونو

*****

ذہنوں کے حجابات ہٹا کر دیکھو — تاریخ کے ابواب اٹھا کر دیکھو
بنیاد میں کربلا کے ہے صلح حسنؑ — سوچو سمجھو نظر جما کے دیکھو

جب روح غم و رنج سے گھبراتی ہے — تسکین کسی طرح نہیں پاتی ہے
ظلمات میں اک چشمہء حیواں کی طرح — چپکے سے حسنؑ کی یاد آتی ہے

تیروں کی زد میں آگیا زہراؑ کا گل بدن — سرمایہء رسولؐ ہے شہزادہء امنؑ
پوشاک جس کی خلد سے لائے تھے جبرائیلؑ — اب اس کے ہی بدن پہ ہے زخموں کا پیراہن
برسے ہیں تیر اتنے لاشء حسنؑ پہ یوں — رنگین ہے لہو میں معصوم کا کفن
کوئی مصطفےٰ سے اس کو کیسے جدا کرے — ممکن نہیں ہے اس کے تکمیلء پنجتن
اک تو ہی تو حسنؑ کا نوکر نہیں امیر
ہر مردہ بادفا کا سرجدار ہے حسنؑ

*** سنعریاض ۔ ۴ مارچ ۲۰۰۰ ***

مدح سرائی جو اختیار کرے — وہ اپنی دنیا کو عقبے سے ہمکنار کرے — حسنؑ کی شان کو دنیا گھٹائے گی کیسے — رسولؐ دوش پہ اپنے جسے سوار کرے
اس کی تواریخ سے مسلم ہے — بہ مصلحت یہ صلح گرچہ اختیار کرے — جناں کا سید و سردار شہزادہء حسنؑ — لسان صدق نبیؐ جسکو آشکار کرے
شان میں اتری تھی آیہ تطہیر — یہ چار میں جسے ذات احد شمار کرے — اے شریک نفوسء مباہلہ دیکھو — کہ فخر ان کے قدم پر خدا نثار کرے
درود ذاتء گرامی پہ وہ عبادت ہے — خدائے پاک بھی یہ ذکر بار بار کرے
جزاء مدح حسنؑ حق سے مانگ لے ناصر
خدا بقیع کا زائر تجھے شمار کرے

*****

10 APR 200

بے جرم مسلماں نے مارا ہے حسنؑ کو — تیروں سے کر دیا ہے بائے سرخ کفن کو
زینبؑ کے چومے بازو اور روئے حسنؑ — ان بازوؤں میں بندھتے دیکھا ہے رسن کو
بازاروں سے گزرا جو شبرؑ کا جنازہ — پردے سے چلا تیر لگا شاہء زمن کو
پہلے زہر سے ٹکڑے کر ڈالا جگر کو — امت نے چھید ڈالا پھر سارے بدن کو
طالب یہ سقیفے کی ہے دوسری سازش
امت نے مار ڈالا زہراؑ کے حسنؑ کو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

قربان حسنؑ کے رخِ نورانی پر
رویت ہے مہِ عید کی پیشانی پر
یوں شانِ علیؑ ختم ہے ان پر جیسے
مطلع ہو تمام مصرعِ ثانی پر

بحکم حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے — کہیں پر جنگ خاموشی جوابِ جنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے — کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

باپ کی شمشیر کا ہمسر ہے بیٹے کا قلم — بازوئے حیدر کی طاقت خامۂ شبرؑ میں ہے
فتح خیبر میں ہے مضمر مقصدِ صلحِ حسن — مقصدِ صلحِ حسن فتحِ درِ خیبر میں ہے

عجب کمال کا حامل ہے فاطمہؑ کا پسر — نبیؐ کا خلق حسنؑ ہے علیؑ کا فکر و نظر
نبیؐ کی صلح کے مقصد کو زندگی دینے — خدا کے فضل سے دنیا میں آ گئے شبرؑ

شبرؑ نے مجتبیٰ نے قضا کی غضب ہوا — شیعوں کے پیشوا نے قضا کی غضب ہوا
مدرو نے مدلقا نے قضا کی غضب ہوا — ہادی نے رہنما نے قضا کی غضب ہوا
جو پوچھتا ہے کہتے ہیں شبیرؑ لٹ گئے
ہے ہے ہم آج اپنے برادر سے چھٹ گئے

جناب ریحانؔ عظمی کا کلام

ثناءِ شبرؑ کی اور میری زباں ہے
یہ محرابِ عقیدت میں اذاں ہے
کروں میں ذکر ان کے منکروں کا
عقیدے میں یہ گنجائش کہاں ہے
میری آنکھوں کے دروازے سے آئیں
میرا دل آپ کا مولاؑ مکاں ہے
حسنؑ کی منزلت پوچھو نبیؐ سے — حسنؑ فکرِ نبیؐ کا آسماں ہے
میرے مولا کے ہاتھوں میں قلم ہے — امیرِ شام کیوں لرزاں بجاں ہے
علیؑ کا بغض چہروں پر لکھا ہے — علیؑ کا عشق آنکھوں سے عیاں ہے
پہنچتے ہیں علیؑ اس کی مدد کو — علیؑ کا ماننے والا جہاں ہے
خوشی ہے فاطمہؑ زہراؑ کے گھر میں
امیرِ شام کے گھر میں فغاں ہے
فرشتوں نے دیا پیغامِ قدرت — حسنؑ کا ذکر ہی حسن بیاں ہے
سعادت مل گئی ریحانؔ مجھ کو
قلم ذکرِ حسن میں گل فشاں ہے

--ریحان اعظمی--

اک روز جناب حسنؑ اور حضرت شبیرؑ — نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر
ہم دونوں اگرچہ ہیں قرآن کی تفسیر — پر آپ کو منظور رہت کس کی ہے توقیر
فرمایا کہ تم معنیِ قرآن ہو دونو
واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دین پہ حسنینؑ سے قربان کہاں ملتے ہیں — دین ملتے ہیں نگہبان کہاں ملتے ہیں
یہ محمدؐ تھے کہ حسنینؑ سے بیٹے پائے — سب کو دنیا میں دل و جان کہاں ملتے ہیں
کیوں نہ کاندھے پہ نواسوں کو بٹھالیں مرسلؐ
سب کو منہ بولے قرآن کہاں ملتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

در جناں پہ بھی حکمِ امامؑ چلتا ہے — ان ہی کے فیض سے سارا نظام چلتا ہے
وہ لکھ کے دیں گے تو جنت میں داخلہ ہوگا — وہاں بھی ان کی سفارش سے کام چلتا ہے

--طالب دعا-سید زعباس ۱۴ جون ۲۰۰۲--

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

تا بندہ ہے بہت جو امامت حسنؑ کی ہے
دینِ خدا پہ خاص عنایت حسنؑ کی ہے
تمہید کربلا کی کریں گے یہ استوار
پہلے حسینؑ سے بھی ضرورت حسنؑ کی ہے

--اثر عباس--

جلی کچھ اور محمدؐ کا نور فرمایا — خدا نے سارے اندھیرے کو دور فرمایا
تھیں جتنی ظلمتیں کافور ہوگئیں فوراً — حسنؑ کے نور نے جس دم ظہور فرمایا

--اثر عباس--

بن کے دنیا میں نمائندہ ایزد آیا
خود اب وجد نے کہا فخر اب و جد آیا
اس کو خالق سے ملی صورتِ زیبائے حسنؑ
شکلِ انساں میں جب خُلق محمدؐ آیا

--اثر عباس--

گرچہ اندازِ حیات اس کا بہت سادہ ہے
صورت ایسی ہے کہ اللہ بھی دلدادہ ہے
آپ کو فاطمہؑ زہرا یہ مبارک ہو کہ آج
آپ کی گود میں کونین کا شہزادہ ہے

--اثر عباس--

ہموار راستہ جو کیا انقلاب کا — باعث بنی تحفظ ام الکتاب کا
تاریخ جس کو دیتی ہے صلح حسنؑ کا نام — دیباچہ ہے وہ کرب و بلا کی کتاب کا

--اثر عباس--

حق کے چراغ کا تری آنکھوں میں نور ہے
تحقیق کے تقاضوں پہ حاصل عبور ہے
یہ سب صفات ہوں تو تجھے جا کے پھر کہیں
شخصیتِ حسنؑ کا مکمل شعور ہے

--اثر عباس--

دشمن جاں سے بھی یہ صلح پہ آمادہ ہے — پیکر ضبط ہے اور صبر کا دلدادہ ہے
منفرد کیوں نہ ہو شانِ حسنؑ سبز قبا — یہ امام ایسا ہے جو امن کا شہزادہ ہے

--اثر عباس--

بچوں پہ جان دینا ہمارا اصول ہے
اس سلسلے میں موت بھی ہم کو قبول ہے
ہم سے نہ ہو سکے گا کہ جھوٹے کو داد دیں
اس رہ میں ہم سے توقع فضول ہے

--اثر عباس--

عرفان حیدر عابدی کا سلام

ٹھکرا کے تخت چل دیئے اس بانکپن کے ساتھ
شاہی لپٹتی رہ گئی پائے حسنؑ کے ساتھ
لوگو امیر شام کجا اور حسنؑ کجا
بت کا مقابلہ نہ کرو بت شکن کے ساتھ
وہ ہاتھ اور بیعت فاسق کریں غلط
کھیلیں جو ہاتھ زلف ءرسول زمن کے ساتھ
صلح نہ تھی معاھدہ ءامن تھا فقط
رب ءاصول صلح کرے اہرمن کے ساتھ
یہ فاطمہؑ کے راج دلارے سے پوچھئے
اسلام زندہ رہتا ہے کس کس جتن کے ساتھ
امت نے خوب اجر رسالت ادا کیا
باندھے گئے تھے بارہ گلے اک رسن کے ساتھ
سجادؑ بولے کیسے سکینہؑ کو غسل دوں
چپکا ہوا ہے خوں بھرا کرتا بدن کے ساتھ
عرفان دربدر کا بھکاری وہ کیوں بنے
منسوب ہو گیا جو در ءپنجتن کے ساتھ

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید نذر عباس ۲۳ اگست ۲۰۰۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

عدوئے آلؑ مدثر سے دو دو ہاتھ کرتا ہوں
نماز عشق پڑھتا ہوں خدا سے بات کرتا ہوں
تو پیش سامعین محترم سوغات کرتا ہوں
بشکل شاعری جنت میں تعمیرات کرتا ہوں

اگرچہ تھے شبیہ مصطفیٰؐ شبیرؑ و اکبرؑ بھی
مگر جب کوئی پوچھے ہو بہو تصویر سرور کی
حسن کا تذکرہ حق الیقیں کے ساتھ کرتا ہوں

سوال جانشینی پیمبرؐ اور حیدرؑ پر
فرزدقؒ کی طرح سود و زیاں سے بالاتر ہو کر
حسنؑ کا نام لیتا ہوں حسنؑ کی بات کرتا ہوں

حسنؑ کی کثرت ازواج کا جو تاثر چاہے
مؤرخ جھوٹ لکھتا ہے منافق کفر بکتا ہے
میں ان کو مسترد تا حد امکانات کرتا ہوں

عنان اقتدار آ جائے جب بوجہل ہاتھوں میں
قلم کو دیکھتا ہوں جب کبھی نا اہل ہاتھوں میں
تو میں فکر دفاع عزت سادات کرتا ہوں

مؤرخ مولوی مفتی محدث مفسد و شری
بزعم خود ہی کہلانے لگیں جب مصلح و ھادی
پئے رد بلا صدقہ و خیرات کرتا ہوں

زمانے کی منافق نا موافق تلخ باتوں سے
میں جب پیچھا چھڑانا چاہتا ہوں تلخ یادوں سے
حسنؑ کی مدح سے تسکین احساسات کرتا ہوں

نگاہیں پھیرنا آل نبیؐ سے یاد آتا ہے
رویہ کوفیوں کا خون کے آنسو رلاتا ہے
براءت کا وظیفہ ہے جو میں دن رات کرتا ہوں

نہ چھوٹا ہاتھ سے میرے کبھی پھر صبر کا دامن
ہے جب سے سامنے میرے حسنؑ کا اسوہ احسن
عجب مافوق فطرت، خارق العادات کرتا ہوں

محبان حسنؑ سے معصیت پیچھا چھڑاتی ہے
محبت معرفت کے ساتھ جوں جوں بڑھتی جاتی ہے
سر تسلیم خم ، تعمیل احکامات کرتا ہوں

سوالی بن کے آتے ہیں جہاں جبریلؑ و رضواں بھی
اسی در کا بھکاری ہوں یہی ہے راز خوشحالی
در زہراؑ کے ٹکڑوں پر گزر اوقات کرتا ہوں

بچا کر طمع دنیا سے بچایا فکر محشر سے
ہمیشہ رکھیو وابستہ در آلؑ پیمبرؐ سے
یہی اک التجا اے قاضی الحاجات کرتا ہوں

و مات الشافعی ولیس یدری والی حالت ہے
علیؑ ربہ اَم ربہ اللہ کی صورت ہے
بجھے دل سے مگر تردید الزامات کرتا ہوں

علیؑ حبہ الجنہ قسیم النار و الجنہ
وصی المصطفیٰؐ حقا امام الانس و جاں
غلو کا ذکر کیا جب نقل فرمودات کرتا ہوں

نصیری نے کیا دیدار رب کا اپنی آنکھوں سے
جلا اور موت پائی اسنے اپنے رب کے ہاتھوں سے
کبھی میں رشک کرتا ہوں کبھی ہیہات کرتا ہوں

نجف اور کاظمین و کربلا مشہد کی جنت میں
گیا تھا سامرہ، شام اور قم مولا کی خدمت میں
میں تنہائی میں اکثر یاد وہ لمحات کرتا ہوں

ہے دور اندیشی و مجبوری یہ مجھ سبطِ جعفر کی
جہادِ سیف کا نعم البدل ہے شاعری میری
قلم سے کام لیتا ہوں رقم حالات کرتا ہوں

(امام حسن کی ولادت کے دن ۱۵ رمضان کیلئے سبطِ جعفر کا کلام اپنے بچوں کے لئے جمع کیا
دعا گو: رعباس ۔۔ ۲۵ اکتوبر ۲۰۰۲ م)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

جو دہر میں اوصاف الٰہی کا چمن ہے

اللہ کا بندہ ہے وہ سردارِ عدن ہے

ہے اس کا بدن حُسن خداوند کا پیکر

شاید اسی نسبت سے حسینؑ نام حسنؑ ہے

--شوکت--

دشمن جاں سے بھی یہ صلح پہ آمادہ ہے

پیکر ضبط ہے اور صبر کا دلدادہ ہے

منفرد کیوں نہ ہو شانِ حسنؑ سبز قبا

یہ امام ایسا ہے جو امن کا شہزادہ ہے

--افسر عباس--

گر ارادہ ہو کہ اللہ کے فن کو دیکھو اور قرآن کے ناسوتی بدن کو دیکھو

سب کمالات نظر آئیں گے لوگو اس میں آغوش محمدؐ میں حسنؑ کو دیکھو

--شوکت--

اللہ رے رتبہء حسنؑ آسماں مقام

کنیت رسولؐ پاک سے پائی خدا سے نام

قرآں کا یہ شرف ہیں حرم کا یہ احترام

اک تو نبیؐ کے نورِ نظر دوسرے امام

نانا نبیؐ سا باپ امیر حنین سا ماں فاطمہؑ سی قوتِ بازو حسینؑ سا

--محسن نقوی--

مدح امام حسنؑ از ریحان اعظمی

آئے حسنؑ تو صلح کو معنی عطا ہوئے

اک حرف میں چھپی ہوئی پوری کتاب ہے

کوثر پہ منکران علیؑ کیسے جائیں گے

حب علیؑ نہ ہو تو یہ رستہ خراب ہے

تحریر مجتبیٰ کی ہے انکار ظلم سے

یہ کربلا کی جنگ کا پہلا جواب ہے

دست حسنؑ میں دیکھا قلم تو امیر شام

بولا کہ میرا آج ہی یوم حساب ہے

اللہ رے بتولؑ کی فضہؑ کا مرتبہ

ان کا وسیلہ ہو تو دعا مستجاب ہے

--ریحان--

باپ کی شمشیر کا ہمسر ہے بیٹے کا قلم بازوئے حیدرؑ کی طاقت خامہء شبیرؑ میں ہے

فتح خیبر میں ہے مضمر مقصد صلح حسنؑ مقصد صلح حسنؑ فتح در خیبر میں ہے

--صابر تھاریانی--

عجب کمال کا حامل ہے فاطمہؑ کا پسر نبیؐ کا خلق حسنؑ ہے علیؑ کی فکر و نظر

نبیؐ کی صلح کے مقصد کو زندگی دینے خدا کے فضل سے دنیا میں آ گئے شبرؑ

شبرؑ نے مجتبیٰ نے قضا کی غضب ہوا شیعوں کے پیشوا نے قضا کی غضب ہوا

مدرو نے مدلقا نے قضا کی غضب ہوا ہادی نے رہنما نے قضا کی غضب ہوا

جو پوچھتا ہے کہتے ہیں شبیرؑ لٹ گئے

ہے ہے ہم آج اپنے برادر سے چھٹ گئے

خبر سنی جو امام حسنؑ کے آنے کی فضائیں ہونے لگیں صلح کن زمانے کی

نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوش صلح حسنؑ زمانہ لاکھ کرے کوششیں مٹانے کی

علیؑ کی جنگ ہو صلح حسنؑ کہ صبر حسینؑ

یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی

--حسین بھائی نظر--

--جمع کردہ۔ سیدنذر عباس ۱۴ جون ۲۰۰۲--

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات امام حسنؑ

حیدرؑ کے دل کا چین ہے جانِ رسولؐ ہے
پہلا یہ نونہالِ ریاضِ بتولؑ ہے
آغوشِ مصطفیٰؐ میں حسنؑ ہے بہ صد بہار
نخلِ پیمبریؐ میں امامت کا پھول ہے

ہے حسنؑ کا رخ مثالِ مصطفیٰؐ تنویر میں
خُلق شامل ہو کے آتا ہے ہر اک تقریر میں
وارثِ زورِ علیؑ ہوتے ہوئے ایثار و شکر
کس قدر ہے صبر یارب فاطمہؑ کے شیر میں

کب حسنؑ عہدِ امامت میں پریشاں نہ رہے
کلمہ پڑھتے تھے جو وہ تابعِ فرماں نہ رہے
کوئی چارہ ہی نہ تھا گوشہ نشینی کے سوا
حد ہے! منہ دیکھے مسلماں بھی مسلماں نہ رہے

زہرا کی گود میں جو یہ گل پیرہن بڑھے
نگران تھے مصطفیٰؐ و علیؑ علم و فن بڑھے
رفتار میں کلام میں سیرت میں شکل میں
اُتنا ہی حُسن بڑھ گیا جتنا حسنؑ بڑھے

نہاں تھا راز یہ قدرت کے کارخانے میں
کسی کا نام حسنؑ ہی نہ تھا زمانے میں
اسی لئے تو نبیؐ کو بہت محبت تھی
کہ پہلا نام تھا یہ ہاشمی گھرانے میں

حسنؑ کی صلح پہ کیوں متفق عوام نہیں
حدیبیہ سے زیادہ تو یہ مقام نہیں
وہاں نبیؐ نے مٹایا تھا خود رسول اللہ
یہاں تو یہ بھی نہیں ہے کہ میں امام نہیں

ستمگروں سے نہ بدلے کبھی جفا کے لئے
یہ فیصلہ سرِ محشر رکھا خدا کے لئے
قدم تو راہِ ہدایت میں عمر بھر اُٹھے
مگر نہ ہاتھ اُٹھے اُمت کی بددعا کے لئے

یہ لازمی ہے حسنؑ سے حق آشنا کے لئے
جمال بن کے رہیں دینِ مصطفیٰؐ کے لئے
کہ فیصلہ حق و باطل کا ہے سپردِ جلال
زمین کرتے ہیں ہموار کربلا کے لئے

حسنؑ یہ کہتے تھے کر لیں جفا، جفا والے
خدا کا راز بتاتے نہیں خدا والے
سوال مجھ سے جو کرتے ہو صلح کیوں کر لی
جواب اس کا تمہیں دیں گے کربلا والے

بغیر حکمِ خدا کون سا تھا کارِ حسنؑ
جو اختیار علیؑ تھا وہ اختیارِ حسنؑ
نبیؐ جو چپ رہے برسوں تو کیا نبیؐ نہ رہے
خموش رہنے سے گھٹتا نہیں وقارِ حسنؑ

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید نثار عباس۔ ۸ مئی ۲۰۰۵ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات امام حسنؑ

حسنؑ کی صلح سے کوئی فضیلت جا نہیں سکتی
خدا نے جو عطا کی ہے وہ فضیلت جا نہیں سکتی
یہ کیا کم ہے کہا ہے لحمک لحمی پیمبرؐ نے
پیا ہے دودھ زہراؑ کا امامت جا نہیں سکتی

جسے سپرد امامت کا کام ہوتا ہے
رسولؐ پاک کا قائم مقام ہوتا ہے
جہاد، صلح، یہ سب مصلحت کی باتیں ہیں
مگر امام جہاں ہو امام ہوتا ہے

جو بھی حکم حق ہے وہ منظور ہے
اس گھرانے کا یہی دستور ہے
صلح کو حالانکہ مدت ہو گئی
آج تک خُلقِ حسنؑ مشہور ہے

زمانہ دورِ جہالت کا پھر پلٹ آتا
دوبارہ کفر کی تاریکیوں میں گھر جاتے
حسنؑ حسینؑ نہ ہوتے تو اہل کوفہ و شام
خدا کا نام نہ لیتے، نبیؐ سے پھر جاتے

حسنؑ ہیں صبر میں جیسے رسولؐ ربِ قدیر
قدم قدم پہ گماں ہے کہ ہیں جنابِ امیرؑ
یہ ہے کمالِ مصور کہ کھینچ کر رکھ دی
ملی جلی ہوئی صبر و جلال کی تصویر

جوابِ حق بھی قوی تھا مگر سبک جاتا
بر ازمانہ تھا خونریزیوں پہ جھک جاتا
امامِ وقت کی قوت تھی جو خموش رہے
حسنؑ جو لڑتے، جہادِ حسینؑ رک جاتا

نظامِ گلشنِ عالم کہیں بدلتا ہے
پتہ یہیں سے بہارِ چمن کا چلتا ہے
پسر خدا نے دیا ہے علیؑ کو سبز قبا
شجر میں پہلے پہل سبز پھل نکلتا ہے

دل باغیوں کا نامِ حسنؑ سن کے ہل گیا
یعنی گلِ مراد پیمبرؐ کو مل گیا
سرخ و سفید و زرد کی رنگینیوں سے دور
گلزارِ مصطفیٰؐ میں ہرا پھول کھل گیا

نہ جانے دینِ نبیؐ کا نظام کیا ہوتا
ملوکیت سے بھلا اہتمام کیا ہوتا
حسنؑ، حسینؑ نہ ہوتے اگر زمانے میں
نبیؐ تو خیر خدا کا بھی نام کیا ہوتا

نظر کے سامنے ہے الفتِ رسولِ زمن
نبیؐ کی قبر پہ گنبد ہے سبز سایہ فگن
لحد میں بھی ہے محبت اُسی قرینے سے
کہ جیسے نانا کے سینے پہ جلوہ گر ہیں حسنؑ

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید نثار عباس۔ ۸ مئی ۲۰۰۵ء)

جناب ساجد رضوی صاحب

قطعات

ہلی جو آلِ احمدؐ کو وہ عظمت جانہیں سکتی
کبھی غیروں کے گھر حق کی ولایت جانہیں سکتی
حسنؑ آئے جہاں میں ہل گئیں باطل کی بنیادیں
نبیؐ کے خاندان سے اب خلافت جانہیں سکتی

اے دل و جانِ علیؑ پابندِ تسلیم و رضا
مقصدِ پیغمبری منشائے صلحِ مصطفیٰؐ

اے رسالت کے محافظ وارثِ خلقِ عظیم
تیرا جادہ اہلِ ایماں کو صراطِ مستقیم
صلح کے جوہر دکھائے تُو نے اِس انداز سے
متفق ہے آج دُنیا تیری ہی آواز سے
تیرے دسترخوان پر سب ایک ہیں شاہ و گدا
اغنیا کی جو غذا ہے وہ فقیروں کی غذا
صلح بھی ایسی نہیں تاریخ میں جس کی مثال
دنگ ہیں اِس انقلابی جنگ پر ماضی و حال
اِنفرادی رزم تھی یہ ایک اپنے رنگ کی
پھر نہ دُہرائی گئی تاریخ تیری جنگ کی

السّلام اے ناشرِ آیاتِ محکم السّلام
السّلام اے قدرت و قوت کے محرم السّلام
السّلام اے پیشوائے نسلِ آدم السّلام
السّلام اے رہبرِ اقوامِ عالم السّلام
السّلام اے نورِ چشمِ فخرِ مریم السّلام
السّلام اے مظہرِ انسانِ اعظم السّلام
السّلام اے نقشبندِ دین و ملّت السّلام
السّلام اے راکبِ دوشِ نبوّت السّلام
السّلام اے صلح کے پیغامبر جانِ بتولؑ
السّلام اے واقفِ اسرارِ حق سبطِ رسولؐ
صلح نے تیری یہ دُنیا پر نمایاں کر دیا
ڈوبتی کشتی کو تُو نے اِک نیا لنگر دیا
تیری منزل ماورائے عالمِ ادراک ہے
تیری ہستی ایک رازِ خلقتِ افلاک ہے
کاش مل جائے کبھی ساجدؔ کو تیرا آستاں
اے امامِ عرش منزل جانِ فخرِ مرسلاں

ایسا اِک مطلعِ پُر نور سُناؤ ساجدؔ
آج صلواۃ کے نعروں سے فضا گونج اُٹھے
حسنؑ سبز قبا میرے بڑے شہزادے
امنِ عالم کی فضا صلح پہ تیری صدقے
سبطِ اکبر دلِ زہراؑ و نبیؐ جانِ علیؑ
یہی کیا کم ہیں دو عالم میں فضائل تیرے
ناز بردار نظر آئے جو محبوبِ خدا
حُلّے جنّت سے خدا نے تری خاطر بھیجے
جس کی تعظیم کو اُٹھتے تھے رسولِ دوسرا
اُس نے سُنتے ہیں بڑے ناز سے پالا ہے تجھے
بیچ ہیں اُس کی نگاہوں میں سلاطینِ جہاں
اُس کی تقدیر جسے اپنا تُو خادم سمجھے
اثر انداز ہو جس دل پہ تبسّم تیرا
زیست کیا اُس کے لئے موت بھی آساں کر دے
ناز کرتی ہے نبوّت بھی امامت پہ تری
کی ہے اس شان سے تبلیغ شریعت تُو نے

آیا لبِ فرات وفاؤں کا جب امام
موجوں نے سر کو پاؤں پہ رکھا بہ احترام
عباسؑ نامدار نے ایک ایک بُوند پر
لکھا ہے اپنے خونِ جگر سے وفا کا نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام حسن علیہ السلام

کم سخن سلام علیک گلبدن سلام علیک
یا حسنؑ سلام علیک صلوات اللہ علیک
تم ہو عرش کے ستارے تم نبیؐ کے ہو دلارے
ہو علیؑ کے ماہ پارے تم ہو فاطمہؑ کے پیارے
کم سخن سلام علیک

حق سے تھا جو عشق زیادہ کئے حج بھی پا پیادہ
تھا تقوی تیرا ق ارادہ تو ہے دیں کا شہزادہ
کم سخن سلام علیک

تھا خدا کا پیار تم پر بھیجے میوے ہیں تمکو اکثر
تم پہ ہیں فدا پیمبرؐ تم ہو اُن کے سبط ءاکبر
کم سخن سلام علیک

ہم پہ کر دو مہربانی تم علیؑ کی ہو نشانی
تم ہو فاطمہؑ کے جانی ہو تم ہی امام ثانی
کم سخن سلام علیک گلبدن سلام علیک یا حسنؑ سلام علیک

صلوات اللہ علیک

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

بحکم ء حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے
کہیں پر جنگ ءخاموشی جواب ءجنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے
کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام

اک روز جناب حسنؑ اور حضرت ءشبیرؑ
نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر
ہم دونوں ہی گرچہ ہیں قرآن کی تفسیر
پر آپ کو منظور بہت کس کی ہے توقیر
فرمایا کہ تم معنی ءقرآن ہو دونو
واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونو

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

خبر سنی جو امام ءحسنؑ کے آنے کی
فضائیں ہونے لگیں صلح کن زمانے کی
نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوش صلح حسنؑ
زمانہ لاکھ کرے کوششیں مٹانے کی
خدا نے ناز اٹھائے ہیں جس گھرانے کے
ہمارے دل میں ہے عظمت اسی گھرانے کی
علیؑ کی جنگ ہو صلح ءحسنؑ کہ صبر ءحسینؑ
یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی
علیؑ کی چشم ء عنایت جو ہو نظر ہم پر
مجال کس کی ہے ہم سے نظر ملانے کی

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

قربان حسنؑ کے رخ ء نورانی پر
رویت ہے مہ ءعید کی پیشانی پر
یوں شان علیؑ ختم ہے ان پر جیسے
مطلع ہو تمام مصرع ثانی پر

طالب دعا۔۔۔سید نذر عباس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

جناب ریحانؔ اعظمی کا کلام

ثناءِ شبرؑ کی اور میری زباں ہے

یہ محرابِ عقیدت میں اذاں ہے

کروں میں ذکر ان کے منکروں کا عقیدے میں یہ گنجائش کہاں ہے

میری آنکھوں کے دروازے سے آئیں

میرا دل آپ کا مولاؑ مکاں ہے

حسنؑ کی منزلت پوچھو نبیؐ سے حسنؑ فکرِ نبیؐ کا آسماں ہے

میرے مولا کے ہاتھوں میں قلم ہے

امیرِ شام کیوں لرزاں بجاں ہے

علیؑ کا بغض چہروں پر لکھا ہے علیؑ کا عشق آنکھوں سے عیاں ہے

پہنچتے ہیں علیؑ اس کی مدد کو علیؑ کا ماننے والا جہاں ہے

خوشی ہے فاطمہؑ زہراؑ کے گھر میں

امیرِ شام کے گھر میں فغاں ہے

فرشتوں نے دیا پیغامِ قدرت حسنؑ کا ذکر ہی حسن بیاں ہے

سعادت مل گئی ریحانؔ مجھ کو

قلم ذکرِ حسن میں گل فشاں ہے

--ریحان اعظمی--

--طالب دعا-سیدزعباس ۱۴ جون ۲۰۰۲--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منقبت جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

جناب کوثرؔ نقوی صاحب کا کلام

جو تیزی ہم قلم کی دیکھتے ہیں دستِ شبرؑ میں

وہی تیزی رہی ہوگی یقیناً تیغ حیدرؑ میں

لغت عاجز نظر آتی ہے تشریح معانی سے خدا جانے کہ کتنی وسعتیں ہیں لفظ کوثر میں

سکندر دیکھ شان آ کر ذرا اس آئینہ گر کی

کہ چودہ آئینے یکساں نظر آتے ہیں جوہر میں

حسنؑ کو دیکھ کر ختم الرسلؐ کہتے ہیں زہراؑ سے اے بیٹی بولتا قرآن اترا ہے ترے گھر میں

نہ دیکھو یہ کہ طوفاں اٹھ رہے ہیں پے بہ پے کوثرؔ

یہ دیکھو نام کس کا لے کے اترے ہو سمندر میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

--جمع کردہ -سیدنذر عباس- ۸ دسمبر ۲۰۰۲--

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

قربان حسنؑ کے رخِ نورانی پر رویت ہے مہِ عید کی پیشانی پر
یوں شانِ علیؑ ختم ہے ان پر جیسے مطلع ہو تمام مصرعِ ثانی پر

بحکم حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے کہیں پر جنگ خاموشی جوابِ جنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

باپ کی شمشیر کا ہمسر ہے بیٹے کا قلم بازوئے حیدر کی طاقت خامہِ شبرؑ میں ہے
فتح خیبر میں ہے مضمر مقصدِ صلح حسن مقصدِ صلحِ حسنؑ فتحِ درِ خیبر میں ہے

عجب کمال کا حامل ہے فاطمہؑ کا پسر نبیؐ کا خُلق حسنؑ ہے علیؑ کا فکر و نظر
نبیؐ کی صلح کے مقصد کو زندگی دینے خدا کے فضل سے دنیا میں آ گئے شبرؑ

در جناں پہ بھی حکمِ امامؑ چلتا ہے ان ہی کے فیض سے سارا نظام چلتا ہے
وہ لکھ کے دیں گے تو جنت میں داخلہ ہوگا وہاں بھی ان کی سفارش سے کام چلتا ہے

--طالب دعا-سیدز رعباس ۱۴ جون ۲۰۰۲--

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

اک روز جنابِ حسنؑ اور حضرتِ شبیرؑ نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر

ہم دونوں اگرچہ ہیں قرآن کی تفسیر پر آپ کو منظور بہت کس کی ہے توقیر

فرمایا کہ تم معنیِ قرآن ہو دونو

واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونو

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ علیہ وآلہ علیہ وآلہ

دین پہ حسنینؑ سے قربان کہاں ملتے ہیں دین ملتے ہیں نگہبان کہاں ملتے ہیں

یہ محمدؐ تھے کہ حسنینؑ سے بیٹے پائے سب کو دنیا میں دل و جان کہاں ملتے ہیں

کیوں نہ کاندھے پہ نواسوں کو بٹھالیں مرسلؐ

سب کو منہ بولتے قرآن کہاں ملتے ہیں

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ علیہ وآلہ علیہ وآلہ

شبرؑ نے مجتبیٰ نے قضا کی غضب ہوا شیعوں کے پیشوا نے قضا کی غضب ہوا

مہ رو نے مہ لقا نے قضا کی غضب ہوا ہادی نے رہنما نے قضا کی غضب ہوا

جو پوچھتا ہے کہتے ہیں شبیرؑ لٹ گئے

ہے ہے ہم آج اپنے برادر سے چھٹ گئے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

--طالب دعا-سیدزعباس ۱۴ جون ۲۰۰۲--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

عرفان حیدر عابدی کا سلام

ٹھکرا کے تخت چل دیئے اس بانکپن کے ساتھ
شاہی لپٹتی رہ گئی پائے حسنؑ کے ساتھ

لوگو امیر شام کجا اور حسنؑ کجا بت کا مقابلہ نہ کرو بت شکن کے ساتھ

وہ ہاتھ اور بیعت فاسق کریں غلط
کھیلیں جو ہاتھ زلف ءرسول زمن کے ساتھ

صلح نہ تھی معاھدہ ءامن تھا فقط رب ءاصول صلح کرے اہرمن کے ساتھ

یہ فاطمہؑ کے راج دلارے سے پوچھئے
اسلام زندہ رہتا ہے کس کس جتن کے ساتھ

امت نے خوب اجر رسالت ادا کیا باندھے گئے تھے بارہ گلے اک رسن کے ساتھ

سجادؑ بولے کیسے سکینہؑ کو غسل دوں
چپکا ہوا ہے خوں بھرا کرتا بدن کے ساتھ

عرفانؔ دربدر کا بھکاری وہ کیوں بنے
منسوب ہو گیا جو درء پنجتن کے ساتھ

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔۔طالب دعا۔سید زعباس ۲۳ اگست ۲۰۰۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

جناب افسرؔ عباس کا کلام

تابندہ ہے بہت جو امامت حسنؑ کی ہے دین خدا پہ خاص عنایت حسنؑ کی ہے
تمہید کربلا کی کریں گے یہ استوار پہلے حسینؑ سے بھی ضرورت حسنؑ کی ہے

--افسرؔ عباس--

جلی کچھ اور محمدؐ کا نور فرمایا خدا نے سارے اندھیرے کو دور فرمایا
تھیں جتنی ظلمتیں کافور ہو گئیں فوراً حسنؑ کے نور نے جس دم ظہور فرمایا

--افسرؔ عباس--

بن کے دنیا میں نمائندہ ایزد آیا خود اب وجد نے کہا فخر اب و جد آیا
اس کو خالق سے ملی صورتِ زیبائے حسنؑ شکل انساں میں جب خُلق محمدؐ آیا

--افسرؔ عباس--

گرچہ اندازِ حیات اس کا بہت سادہ ہے صورت ایسی ہے کہ اللہ بھی دلدادہ ہے
آپ کو فاطمہؑ زہرا یہ مبارک ہو کہ آج آپ کی گود میں کونین کا شہزادہ ہے

--افسرؔ عباس--

ہموار راستہ جو کیا انقلاب کا باعث بنی تحفظ ام الکتاب کا
تاریخ جس کو دیتی ہے صلح حسنؑ کا نام دیباچہ ہے وہ کرب و بلا کی کتاب کا

--افسرؔ عباس--

حق کے چراغ کا تری آنکھوں میں نور ہے تحقیق کے تقاضوں پہ حاصل عبور ہے
یہ سب صفات ہوں تو تجھے جا کے پھر کہیں شخصیتِ حسنؑ کا مکمل شعور ہے

--افسرؔ عباس--

دشمن جاں سے بھی یہ صلح پہ آمادہ ہے پیکر ضبط ہے اور صبر کا دلدادہ ہے
منفرد کیوں نہ ہو شانِ حسنؑ سبز قبا یہ امام ایسا ہے جو امن کا شہزادہ ہے

--افسرؔ عباس--

بچوں پہ جان دینا ہمارا اصول ہے اس سلسلے میں موت بھی ہم کو قبول ہے
ہم سے نہ ہو سکے گا کہ جھولے کو دا دیں اس رہ میں ہم سے توقع فضول ہے

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔۔طالب دعا۔سید زعباس ۲۳ اگست ۲۰۰۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

جوہر میں اوصافِ الٰہی کا چمن ہے　　اللہ کا بندہ ہے وہ سردارِ عدن ہے
ہے اس کا بدن حُسن خداوند کا پیکر　　شاید اسی نسبت سے حَسیں نام حسنؑ ہے

--شوکت--

دشمن جاں سے بھی یہ صلح پہ آمادہ ہے　　پیکر ضبط ہے اور صبر کا دلدادہ ہے
منفرد کیوں نہ ہو شانِ حسنؑ سبز قبا　　یہ امام ایسا ہے جو امن کا شہزادہ ہے

--افسر عباس--

گر ارادہ ہو کہ اللہ کے فن کو دیکھو　　اور قرآن کے ناسوتی بدن کو دیکھو
سب کمالات نظر آئیں گے لوگو اِس میں　　آغوشِ محمدؐ میں حسنؑ کو دیکھو

--شوکت--

اللہ رے رتبۂ حسنؑ آسماں مقام　　کنیت رسولؐ پاک سے پائی خدا سے نام
قرآں کا یہ شرف ہیں حرم کا یہ احترام　　اک تو نبیؐ کے نورِ نظر دوسرے امام

نانا نبیؐ سا باپ امیرِ حنین سا
ماں فاطمہؑ سی قوتِ بازو حسینؑ سا

--محسن نقوی--

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا--سید نذر عباس--۱۰ رمضان ۱۴۲۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

باپ کی شمشیر کا ہمسر ہے بیٹے کا قلم　　بازوئے حیدرؑ کی طاقت خامۂ شبیرؑ میں ہے
فتح خیبر میں ہے مضمر مقصد صلح حسنؑ　　مقصد صلح حسنؑ فتح درِ خیبر میں ہے

--صابر تھاریانی--

عجب کمال کا حامل ہے فاطمہؑ کا پسر　　نبیؐ کا خُلق حسنؑ ہے علیؑ کی فکر و نظر
نبیؐ کی صلح کے مقصد کو زندگی دینے　　خدا کے فضل سے دنیا میں آ گئے شبیر

خبر سنی جو امام حسنؑ کے آنے کی　　فضائیں ہونے لگیں صلحؑ کن زمانے کی
نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوش صلح حسنؑ　　زمانہ لاکھ کرے کوششیں مٹانے کی
علیؑ کی جنگ ہو صلح حسنؑ کہ صبر حسینؑ
یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی

--حسین بھائی نظر--

آئے حسنؑ تو صلح کو معنی عطا ہوئے
اک حرف میں چھپی ہوئی پوری کتاب ہے
کوثر پہ منکران علیؑ کیسے جائیں گے　　حب علیؑ نہ ہو تو یہ رستہ خراب ہے
تحریر مجتبیٰ کی ہے انکار ظلم سے　　یہ کربلا کی جنگ کا پہلا جواب ہے
دست حسنؑ میں دیکھا قلم تو امیر شام　　بولا کہ میرا آج ہی یوم حساب ہے
اللہ رے بتولؑ کی فضہؑ کا مرتبہ
ان کا وسیلہ ہو تو دعا مستجاب ہے

--ریحان اعظمی--

--جمع کردہ۔ سید نذر عباس ۱۴ جون ۲۰۰۲--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

جناب نسیم کاظمی صاحب کا کلام

خدائے امن واماں ناخدائے امت ہے یہی تو لخت ءدل ءخاتم ءنبوت ہے
خدا کے بعد محمدؐ اور ان کے بعد علیؑ علیؑ کے بعد حسنؑ اوج پر امامت ہے

---نسیم کاظمی---

سمٹ کے خلق محمد ﷺ کا آ گیا ان میں حسنؑ کے روپ میں خالق کی یہ عنایت ہے
جو صلح وآشتی ءانسانیت کا زیور ہے حقیقتاً یہ امام ءحسنؑ کی سیرت ہے

---نسیم کاظمی---

تصور جس کا ہر دم روز وشب شام و سحر آیا
نگاہیں ڈھونڈتی ہیں جس کو وہ نور ءنظر آیا
نبوت اور امامت منتظر تھیں دید کی جس کے
ریاض ءفاطمہؑ میں آج وہ پہلا ثمر آیا

---نسیم کاظمی---

--جمع کردہ۔سید نذر عباس ۱۴ جون ۲۰۰۲--

امام حسنؑ ـــ سبطِ نبیؐ اکبر

خبر سنی جو امام حسنؑ کے آنے کی　　فضائیں ہونے لگیں صلح کن زمانے　　نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوش صلح حسنؑ
زمانہ لاکھ کرے کوشش مٹانے کی

خدا نے ناز اٹھائے ہیں جس گھرانے کے　　ہمارے دل میں ہے عظمت اسی گھرانے کی　　علیؑ کی جنگ، ہو صلح حسنؑ کہ صبر حسینؑ
یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی

علیؑ کی چشمِ عنایت جو ہے نظر ہم پر　　مجال کس کی ہے ہم سے نظر ملانے کی

بحکمِ حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے　　کہیں پر جنگ خاموشی جواب جنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے　　کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

اک روز جناب حسنؑ اور حضرت شبیرؑ　　نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر
ہم دونوں ہی گرچہ ہیں قرآں کی تفسیر　　پر آپ کو منظور بہت کس کی ہے توقیر
فرمایا کہ تم معنیِ قرآن ہو دونو
واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونو

*****

ذہنوں کے حجابات ہٹا کر دیکھو　　تاریخ کے ابواب اٹھا کر دیکھو
بنیاد میں کربلا کے ہے صلح حسنؑ　　سوچو سمجھو نظر جما کے دیکھو

جب روحِ غم و رنج سے گھبراتی ہے　　تسکین کسی طرح نہیں پاتی ہے
ظلمات میں اک چشمۂ حیواں کی طرح　　چپکے سے حسنؑ کی یاد آتی ہے

تیروں کی زد میں آگیا زہراؑ کا گل بدن　　سرمایۂ رسولؐ ہے شہزادۂ امنؑ
پوشاک جس کی خلد سے لائے تھے جبرائیلؑ　　اب اس کے ہی بدن پہ ہے زخموں کا پیراہن
برسے ہیں تیر اتنے لاشۂ حسنؑ پہ یوں　　رنگین ہے لہو میں معصوم کا کفن
کوئی مصطفےٰ سے اس کو کیسے جدا کرے　　ممکن نہیں ہے اس کے تکمیلِ پنجتن
اک تو ہی تو حسنؑ کا نوکر نہیں امیر
ہر مردِ باوفا کا سردار ہے حسنؑ

*** سنعر ریاض ـ ۴ مارچ ۲۰۰۰ ***

حسنؑ کی مدح سرائی جو اختیار کرے　　وہ اپنی دنیا کو عقبےٰ سے ہمکنار کرے　　حسنؑ کی شان کو دنیا گھٹائے گی کیسے　　رسولؐ دوش پہ اپنے جسے سوار کرے
شجاعت اس کی تواریخ سے مسلم ہے　　بہ مصلحت یہ صلح گرچہ اختیار کرے　　جناں کا سید و سردار شہزادۂ حسنؑ　　لسان صدق نبیؐ جسکو آشکار کرے
کہ جس کی شان میں اتری تھی آیہ تطہیر　　یہ چار میں جسے ذات احد شمار کرے　　اسے شریکِ نفوسِ مباہلہ دیکھو　　کہ فتح ان کے قدم پر خدا نثار کرے
درود ذاتِ گرامی پہ وہ عبادت ہے　　خدائے پاک بھی یہ ذکر بار بار کرے
جزاءِ مدح حسنؑ حق سے مانگ لے ناصر
خدا بقیع کا زائر تجھے شمار کرے

*****

بے جرم مسلماں نے مارا ہے حسنؑ کو　　تیروں سے کر دیا ہے ہائے سرخ کفن کو
زینبؑ کے چوے بازو اور رو دیئے حسنؑ　　ان بازوؤں میں بندھتے دیکھا ہے رسن کو
بازاروں سے گزرا جو شبرؑ کا جنازہ　　پردے سے چلا تیر لگا شاہِ زمن کو
پہلے زہر سے ٹکڑے کر ڈالا جگر کو　　امت نے چھید ڈالا پھر سارے بدن کو
طالب یہ سقیفے کی ہے دوسری سازش
امت نے مار ڈالا زہراؑ کے حسنؑ کو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

عدوئے آلؑ مدثر سے دو دو ہاتھ کرتا ہوں
نماز عشق پڑھتا ہوں خدا سے بات کرتا ہوں
تو پیش سامعینِ محترم سوغات کرتا ہوں
بشکل شاعری جنت میں تعمیرات کرتا ہوں

اگرچہ تھے شبیہِ مصطفیٰؐ شبیرؑ و اکبرؑ بھی
مگر جب کوئی پوچھے ہو بہو تصویر سرور کی
حسنؑ کا تذکرہ حق الیقیں کے ساتھ کرتا ہوں

سوال جانشینیِ پیمبرؐ اور حیدرؑ پر
فرزدقؒ کی طرح سود و زیاں سے بالاتر ہو کر
حسنؑ کا نام لیتا ہوں حسنؑ کی بات کرتا ہوں

حسنؑ کی کثرتِ ازواج کا جو تاثر چاہے
مؤرخ جھوٹ لکھتا ہے منافق کفر بکتا ہے
میں ان کو مسترد تا حدِ امکانات کرتا ہوں

عنانِ اقتدار آ جائے جب بوجہل ہاتھوں میں
قلم کو دیکھتا ہوں جب کبھی نا اہل ہاتھوں میں
تو میں فکرِ دفاعِ عزتِ سادات کرتا ہوں

مؤرخ مولوی مفتی محدث مفسد و شری
بزعمِ خود ہی کہلانے لگیں جب مصلح و ہادی
پئے ردِ بلا صدقہ و خیرات کرتا ہوں

زمانے کی منافق نا موافق تلخ باتوں سے
میں جب پیچھا چھڑانا چاہتا ہوں تلخ یادوں سے
حسنؑ کی مدح سے تسکینِ احساسات کرتا ہوں

نگاہیں پھیرنا آلِ نبیؐ سے یاد آتا ہے
رویہ کوفیوں کا خون کے آنسو رلاتا ہے
براءت کا وظیفہ ہے جو میں دن رات کرتا ہوں

نہ چھوٹا ہاتھ سے میرے کبھی پھر صبر کا دامن
ہے جب سے سامنے میرے حسنؑ کا اسوۂ احسن
عجب مافوقِ فطرت، خارقِ العادات کرتا ہوں

محبانِ حسنؑ سے معصیت پیچھا چھڑاتی ہے
محبت، معرفت کے ساتھ جوں جوں بڑھتی جاتی ہے
سرِ تسلیم خم ، تعمیلِ احکامات کرتا ہوں

سوالی بن کے آتے ہیں جہاں جبریلؑ و رضواں بھی
اسی در کا بھکاری ہوں یہی ہے رازِ خوشحالی
درِ زہراؑ کے ٹکڑوں پر گزر اوقات کرتا ہوں

بچا کر طمعِ دنیا سے بچایا فکرِ محشر سے
ہمیشہ رکھیو وابستہ درِ آلؑ پیمبرؐ سے
یہی اک التجا اے قاضی الحاجات کرتا ہوں

وما ات الشافعی ولیس یدری والی حالت ہے
علیؑ ربہٗ اَم ربہٗ اللہ کی صورت ہے
بجھے دل سے مگر تردیدِ الزامات کرتا ہوں

علیؑ حبہٗ الجنہ قسیم النار و الجنہ
وصی المصطفیٰؐ حقا امام الانس و جاں
غلو کا ذکر کیا جب نقلِ فرمودات کرتا ہوں

نصیری نے کیا دیدار رب کا اپنی آنکھوں سے
جلا اور موت پائی اسنے اپنے رب کے ہاتھوں سے
کبھی میں رشک کرتا ہوں کبھی ہیہات کرتا ہوں

نجف اور کاظمین و کربلا مشہد کی جنت میں
گیا تھا سامرہ، شام اور قم مولا کی خدمت میں
میں تنہائی میں اکثر یاد وہ لمحات کرتا ہوں

ہے دور اندیشی و مجبوری یہ مجھ سبطِ جعفر کی
جہادِ سیف کا نعم البدل ہے شاعری میری
قلم سے کام لیتا ہوں رقم حالات کرتا ہوں

(امام حسن کی ولادت کے دن ۱۵ رمضان کیلئے سبطِ جعفر کا کلام اپنے بچوں کے لئے جمع کیا
دعا گو: رعباس ۔۔ ۲۵ اکتوبر ۲۰۰۲ م)

رشکِ قمر یہ آج جو حسنؑ ترابؑ ہے

(در مدحِ امام حسنؑ)

رشکِ قمر یہ آج جو حسنؑ ترابؑ ہے
وقتِ نزولِ عکسِ رسالتؐ مآب ہے

چہرہ نمائی کے لیے در پہ نجوم ہیں
گودی میں فاطمہؑ کی گلِ بوتراب ہے

آئے حسنؑ تو صُلح کو معنی عطا ہوئے
اک حرف میں چھُپی ہوئی پوری کتاب ہے

کوثر پہ منکرانِ علیؑ کیسے جائیں گے
حبِ علیؑ نہ ہو تو یہ رستہ خراب ہے

تحریرِ مجتبیٰؑ کی ہے انکار ظلم سے
یہ کربلا کی جنگ کا پہلا جواب ہے

زنجیر ہے قلم کی تو قرطاس کا ہے طوق
گردن میں میرِ شام کی رب کا عذاب ہے

وہ رند لڑکھڑانے کی تہمت سے ہے پرے
ساغر میں جس کے حبِ علیؑ کی شراب ہے

اللہ رے بتولؑ کی فضہؑ کا مرتبہ
اِن کا وسیلہ ہو تو دعا مستجاب ہے

دستِ حسنؑ میں دیکھا قلم تو امیرِ شام
بولا کہ میرا آج ہی یومِ حساب ہے

ریحانؔ اعظمی درِ علمِ رسولؐ سے
مجھ جیسے بے ہنر پہ ہنر کا شباب ہے

—✹—

ثنا شبرؑ کی اور میری زباں ہے

(در مدحِ امام حسنؑ)

ثنا شبرؑ کی اور میری زباں ہے
یہ محرابِ عقیدت میں اذاں ہے

کروں میں ذکر اُن کے منکروں کا
عقیدے میں یہ گنجائش کہاں ہے

میری آنکھوں کے دروازے سے آئیں
میرا دل آپ کا مولاؑ مکاں ہے

حسنؑ کی منزلت پوچھو نبیؐ سے
حسنؑ فکرِ نبیؐ کا آسماں ہے

میرے مولاؑ کے ہاتھوں میں قلم ہے
امیرِ شام کیوں لرزا بجاں ہے

علیؑ کا بغض چہروں پر لکھا ہے
علیؑ کا عشق آنکھوں سے عیاں ہے

پہنچتے ہیں علیؑ اس کی مدد کو
علیؑ کا ماننے والا جہاں ہے

خوشی ہے فاطمہؑ زہراؑ کے گھر میں
امیرِ شام کے گھر میں فغاں ہے

فرشتوں نے دیا پیغامِ قدرت
حسنؑ کا ذکر ہی حسنؑ بیاں ہے

سعادت مل گئی ریحانؔ مجھ کو
قلم ذکرِ حسنؑ میں گلُ فشاں ہے

collection of nazar abbas for our community children for reading on 15 ramdhan 1424 h

رشکِ قمر یہ آج جو حسنؑ تراب ہے

(در مدحِ امام حسنؑ)

رشکِ قمر یہ آج جو حسنؑ تراب ہے
وقتِ نزولِ عکسِ رسالتؐ مآب ہے

چہرہ نمائی کے لیے در پر نجوم ہیں
گودی میں فاطمہؑ کی گلِ بوتراب ہے

آئے حسنؑ تو صلح کو معنی عطا ہوئے
اک حرف میں چھپی ہوئی پوری کتاب ہے

کوثر پہ منکرانِ علیؑ کیسے جائیں گے
حبِ علیؑ نہ ہو تو یہ رستہ خراب ہے

تحریرِ مجتبیٰؑ کی ہے انکار ظلم سے
یہ کربلا کی جنگ کا پہلا جواب ہے

زنجیر ہے قلم کی تو قرطاس کا ہے طوق
گردن میں ہیرشام کی رب کا عذاب ہے

وہ رند لڑکھڑانے کی تہمت سے ہے پرے
ساغر میں جس کے حبِ علیؑ کی شراب ہے

اللہ رے بتولؑ کی فضہؑ کا مرتبہ
ان کا وسیلہ ہو تو دعا مستجاب ہے

یہ مجلسِ حسینؑ یہ نوحوں کی گونج گرج
ہر قاتلِ حسینؑ کا یہ احتساب ہے

دستِ حسنؑ میں دیکھا قلم تو امیرِ شام
بولا کہ میرا آج ہی یومِ حساب ہے

ریحانؔ اعظمی وہ علم رسولؐ سے
مجھ جیسے بے ہنر پہ ہنر کا شباب ہے

نفسِ نبیؐ

علیؑ کو جو نفسِ نبیؐ مانتے ہیں
نبیؐ کو نبیؐ بس وہی مانتے ہیں
نصیری نے یہ کہہ کے رب ان کو مانا
علیؑ کو ولی تو سبھی مانتے ہیں

آغوشِ بابِ علم میں یہ جو کتاب ہے

(در مدحِ امام حسنؑ)

آغوشِ بابِ علم میں یہ جو کتاب ہے
دیکھو بغور صُلحِ پیمبرؐ کا باب ہے

ماخوذ از حدیثِ رسالتؐ مآب ہے
بغضِ علیؑ کی "ب" میں خدا کا عذاب ہے

سجدہ گہہِ ملائکہ جب سے تراب ہے
تب سے نصیریوں کا خدا بوتراب ہے

کیجے طوافِ کعبہ مگر اس یقین سے
لبیک اللھم علیؑ کی جناب ہے

باغِ فدک کو حق جو نہ مانے بتولؑ کا
دوزخ میں اس کے جلنے کا ساماں شتاب ہے

مانگا قلم رسولؐ نے اصحاب سے مگر
شرمندگی سے حرفِ طلب آب آب ہے

صُلحِ حسنؑ کو اور نہ مانیں یہ کلمہ گو
یہ انتشارِ وقت اُسی کا جواب ہے

ہے ماسوائے خلد و نجف اس کی کیا سزا؟
میری رگوں میں حبِ علیؑ کی شراب ہے

ریحانؔ بابِ علم سے تو ربطِ خاص رکھ
تو کامیاب تیرا قلم کامیاب ہے

ہیں ایک عکسِ رخِ مصطفیٰؐ امامِ حسنؑ

(در مدحِ امام حسنؑ)

ہیں ایک عکس رخِ مصطفیٰؐ امام حسنؑ
علیؑ کی تیغ کا رُخ دوسرا امام حسنؑ

جو زخمِ دین کے سینے کا بن گیا ناسور
تمہاری صُلح تھی اُس کی دوا امامِ حسنؑ

وہ جامِ سم ہو کہ ہو ذائقہ شہادت کا
چکھا ہے زیست کا ہر ذائقہ امامِ حسنؑ

امیرِ شام کو مفلوج کر دیا تم نے
بغیر تیغ قلم یوں چلا امامِ حسنؑ

بغیر تیغ کے ہر معرکہ کیا ہے سر
خدا کو کہنا پڑا مرحبا امام حسنؑ

نبیؐ نے تیغ کسی جنگ میں اٹھائی نہیں
کمانِ تربیتِ مصطفیٰ امامِ حسنؑ

تمہاری بات اگر مان لیتی یہ دنیا
نہ بنتی دہر میں پھر کربلا امامِ حسنؑ

تمام صورت و سیرت میں ہیں علی اکبرؑ
نبیؐ کا عکس تمہارے سوا امامِ حسنؑ

مجھے بتاتا ہے مسلک مرا یہی ریحانؔ
تمہارے در پہ ہے سجدہ روا امامِ حسنؑ

ثنا شبرؑ کی اور میری زباں ہے

(در مدحِ امام حسنؑ)

ثنا شبرؑ کی اور میری زباں ہے — یہ محرابِ عقیدت میں اذاں ہے
کروں میں ذکر اُن کے منکروں کا — عقیدے میں یہ گنجائش کہاں ہے
میری آنکھوں کے دروازے سے آئیں
میرا دل آپ کا مولا مکاں ہے

حسنؑ کی منزلت پوچھو نبیؐ سے — حسنؑ فکرِ نبیؐ کا آسماں ہے
میرے مولا کے ہاتھوں میں قلم ہے — امیرِ شام کیوں لرزا بجاں ہے
علیؑ کا بغض چہروں پر لکھا ہے
علیؑ کا عشق آنکھوں سے عیاں ہے

پہنچے ہیں علیؑ اس کی مدد کو — علیؑ کا ماننے والا جہاں ہے
خوشی ہے فاطمہؑ زہراؑ کے گھر میں — امیرِ شام کے گھر میں فغاں ہے
فرشتوں نے دیا پیغامِ قدرت
حسنؑ کا ذکر ہی حسنؑ بیاں ہے

سعادت مل گئی ریحانؔ مجھ کو
قلم ذکرِ حسنؑ میں گلؔ فشاں ہے

یہ اوج پایا کہاں سے مرے مقدر نے

(در مدحِ امام حسنؑ)

یہ اوج پایا کہاں سے مرے مقدر نے
قبول کر لیا مجھ کو ثنائے شبرؑ نے
ہے میری لاج ترے ہاتھ فاطمہ زہراؑ
میں آگیا ترے فرزند کی ثنا کرنے

نبیؐ کی شکل و شباہت کا آئینہ ہے حسنؑ
بنایا جس کو خدا نے ورق سے آئینہ گر نے
نبیؐ کی زندگی پیاری ہے کس قدر کس کو
یہ فیصلہ کیا اک شب نبیؐ کے بستر نے

حسنؑ نے تخت و حکومت کو مار دی ٹھوکر
فدک سے ہاتھ اٹھایا حسنؑ کی مادر نے
کسی کو زہر سے مارا کسی کو خنجر سے
بٹھایا پشت پہ اپنی جنہیں پیمبرؐ نے

قلم حسنؑ کا منافق پہ تیغ بن کے چلا
قلم تراشا تھا یہ ذوالفقار حیدرؑ نے
میں باب علم سے ریحانؔ حرف مانگتا تھا
تو بھر دیا میرا کشکول آکے قنبر نے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبط رسول الثقلینؐ حضرت امام حسن علیہ السلام

حسنؑ کی مدح سرائی جو اختیار کرے
وہ اپنی دنیا کو عقبیٰ سے ہمکنار کرے

حسنؑ کی شان کو دنیا گھٹائے گی کیسے
رسولؐ دوش پہ اپنے جسے سوار کرے

شجاعت اس کی تواریخ سے مسلم ہے
بہ مصلحت یہ صلح گرچہ اختیار کرے

جناں کا سید و سردار شاہزادہء حسنؑ
لسان صدق نبیؐ جسکو آشکار کرے

اسے شریکِ نفوس مباہلہ دیکھو
کہ فتح ان کے قدم پر خدا نثار کرے

درود ذاتِ گرامی پہ وہ عبادت ہے
خدائے پاک بھی یہ ذکر بار بار کرے

جزائے مدحِ حسنؑ حق سے مانگ لے ناصرؔ
خدا بقیع کا زائر تجھے شمار کرے

اپنی بیٹی ثوبیکی بیاض سے نقل کیا۔طالب دعا۔سیدز عباس۔۱۲ مئی ۲۰۰۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سید ظل حسنین حسنؔی کا سلام

قدرت کی زمانے میں اہم ہم پہ عطا ہے
شبیرؑ کی ہر دور میں قائم جو عزاء ہے
گھر بار کو اغیار کے نرغے میں لٹا کے
تنہا رہ ءمعبود میں شبیرؑ کھڑا ہے
شبیرؑ کے اس آخری خطبے کا اثر ہے
اصغرؑ کا بھی جھولے میں عجب حال ہوا ہے
ہم ڈرتے نہیں ظلم ءیزیدی سے کسی طور
سادات کا اک بچہ بھی فوجوں سے لڑا ہے
عاشور کا آغاز ہے اکبرؑ کی اذاں سے
اور سجدہ ء شبیرؑ پہ انجام ہوا ہے
مقتل میں جو نیزہ لگا اکبرؑ کے جگر میں
وہ مادرء اکبرؑ کی نگاہوں میں گرا ہے
اے روئے زمیں تو ہی ذرا اتنا بتادے
قاسمؑ سا کہیں دولھا کوئی اور بنا ہے
کیا حکم ہے اس شاعر کم فہم و ذکا کو
مولا حسنؔی آپ کے کوچے میں پڑا ہے

---سنبر---۱۲اگست ۲۰۰۱---

آپ کی شان ہے کیا شان مدینے والے

(رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)

آپؐ کی شان ہے کیا شان مدینے والے　　آپؐ ہیں وارثِ قرآن مدینے والے
آپؐ دانائے سُبل ختمِ رُسل ہادیٔ کُل　　آپؐ کونین کے سلطان مدینے والے
میں تو کیا آپؐ پہ صدقے مرے بچے سارے
میرے ماں باپ بھی قربان مدینے والے

میزباں آپؐ کا معراج کی شب خالق تھا　　آپؐ خالق کے تھے مہمان مدینے والے
سنگ ریزوں کو عطا آپؐ نے گویائی کی　　اک عالم ہوا حیران مدینے والے
زخم کھاتے رہے مصروفِ دعا پھر بھی رہے
دشمنوں پر کیا احسان مدینے والے

نام لکھ کر تیرا تعویز کی صورت باندھا　　ہم ہوئے جب بھی پریشان مدینے والے
عبد کو آپؐ نے معبود سے ملوایا ہے　　کام مشکل کیا آسان مدینے والے
علم کا شہر تمہیں ربِّ نے بنا کر بھیجا
سونپ کر اپنا خزینہ مدینے والے

مجھ کو ریحانؔ جہنم سے ڈرائے نہ کوئی
میری بخشش کا ہیں سامان مدینے والے

ماہِ شعباں اے نبیؐ کے مطلعِ انوار چاند

(در مدحِ امام حسینؑ)

ماہِ شعباں اے نبیؐ کے مطلعِ انوار چاند　　آمدِ شبیرؑ سے تجھ میں لگے ہیں چار چاند
زینبؑ و عباسؑ و سرورؑ اٹھے جلوے اک جگہ　　یہ زمیں کی منزلت اور عرش پہ بیکار چاند
تیسری شعبان کو لایا ہے اک تازہ خبر　　بن گیا ہے آمدِ شبیرؑ پر اخبار چاند
روشنی اسلام کے دیوار و در میں ہوگئی　　ہو مبارک آپ کو اے حیدرِؑ کرار چاند
فاطمہؑ کے چاند کو دیکھا تو بہرِ تہنیت　　لے کے آیا ہے ستاروں کا بنا کے ہار چاند
آئے ہیں جبرئیل تو جھولا جھلانے کے لیے　　کر رہا ہے عرش سے شبیرؑ کا دیدار چاند
بچپنے ہی میں نمایاں ہیں شجاعت کے نشاں　　کھیلنے کو مانگتا ہے حیدری تلوار چاند
اس کے تیور دیکھ کر جھولے میں ماں کہنے لگی　　فضلِ خالق سے بنے گا جعفرِ طیار چاند
میں سواری خود بنوں گا غم نہ کر پیارے حسینؑ　　خلد کے کپڑے پہن کر آؤ تو اک بار، چاند
بیعتِ فاسق نہ کی شبیرؑ نے سر دے دیا　　تیرگی کی بات تھی کرتا رہا انکار چاند
مجلسِ شبیرؑ کی تابندگی اوڑھے ہوئے　　ہے اندھیروں سے ابھی تک برسرِ پیکار چاند

قبر میں ریحانؔ لے جاؤں گا نوحے کی بیاض
خود بخود بن جائیں گے تم دیکھنا اشعار چاند

تذکرہ تلوار کا یا ذکر ہو میدان کا

(در مدحِ حضرت علیؑ)

تذکرہ تلوار کا یا ذکر ہو میدان کا
ذہن جاتا ہے سوئے حیدرؑ ہر اک انسان کا

ہم علیؑ کو رب نہیں کہتے مگر ہم کیا کریں　　بندۂ معبود ہے، معبود ہی کی شان کا
شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوتِ پروردگار　　اُس کی ہے تعریف جو کہ مرد ہے میدان کا
لافتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار　　میں نے یہ مصرعہ لیا جبریل کے دیوان کا
گھر دیا اللہ نے بدلے میں جاں حیدرؑ نے دی　　اس طرح احسان سے بدلہ دیا احسان کا
ساکنِ کعبہ علیؑ، حیدر علیؑ، صفدر علیؑ　　یہ ہے فرمانِ خدا یہ فیصلہ قرآن کا
بعد میں من کنت مولا کی صدا احمدؐ نے دی　　پہلے اک منبر بنایا دشت میں پالان کا
سوگئے ہجرت کی شب مولا علیؑ یہ کہہ کے بس　　اے میرے بھائی میں صدقہ ہوں تمہاری جان کا
وہ علیؑ کو کس طرح مولا کہے بعد غدیر　　جس کو فرمانِ نبیؐ پر شک ہوا ہزیان کا
علم کا در کہہ کے شہرِ علم نے مصرعہ کہا　　دین میں عشقِ علیؑ ہے راستہ ایمان
آیتِ تکمیلِ دیں آتی تو آتی کس طرح　　مرحلہ باقی تھا خم میں اک بڑے اعلان کا
تھے اگر قرآن ناطق مصطفیٰؐ و مرتضیٰؑ　　نام دیجے پھر ابوطالبؑ کو بھی جزوان کا
کس نے بلوایا فلک پر گفتگو کس سے ہوئی　　بولنے والے کا لہجہ تھا علیؑ کی شان کا
جب خدا جسمانیت رکھتا نہیں تو سوچئے　　میزباں معراج میں پھر کون تھا مہمان کا
لہجہ پہچانا ہوا خوشبو سے بھی مانوس تھا　　یہ خدا ہے یا علیؑ تھا مسئلہ پہچان کا

نام میرا کاٹنے والو حسد کی تیغ سے
سورۂ رحمان میں بھی نام ہے ریحانؔ کا

جس کو رسولؐ کہہ دیں ہمارا حسینؑ ہے

(در مدحِ امام حسینؑ)

جس کو رسولؐ کہہ دیں ہمارا حسینؑ ہے
دنیا و دیں میں سب کا سہارا حسینؑ ہے
دیکھو تو آسمانِ نبوتؐ پہ غور سے
زہراؑ ہیں چاند اور ستارا حسینؑ ہے
جس میں یزیدیت کے فنا کی خبر چھپی
دینِ خدا کا ایسا شمارا حسینؑ ہے
اے جوشؔ خوش ہو تیرا کہا ہوگیا امر
ہر قوم کہہ رہی ہے ہمارا حسینؑ ہے
راہب سے پوچھیے کبھی فطرس سے پوچھیے
کشتی بھنور میں ہو تو کنارا حسینؑ ہے
حیدرؑ کا آفتاب ہے زہراؑ کا ماہتاب
حرؑ کے نصیب کا تو ستارا حسینؑ ہے
یہ پھول تیسرا ہے امامت کی شاخ پر
جس کو نبیؐ پڑھیں وہ سپارا حسینؑ ہے
پھر کربلائے وقت نے آواز دی تجھے
تیرا ہی طلب جہاں کو دوبارا حسینؑ ہے
ریحانؔ میں تو کیا مری نسلیں گواہ ہیں
نعروں پہ تیرے سب کا گزارا حسینؑ ہے

حسینؑ مظلوم کربلا ـــــ رباعیاں مختلف شعراء کرام کی

قسم خدا کی بڑا نیک کام کرتے ہیں غمؑ حسینؑ کا جو اہتمام کرتے ہیں

کوئی مثال ء شہ مشرقین بن نہ سکا خدا کے نور کا نور ء دو عین بن نہ سکا
ولی بنائے وصی و نبی بنا ڈالے خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکا

تاریخ دے رہی ہے یہ آواز دم بدم دشت ثبات و عزم ہے دشت بلا و غم
صبر مسیحؑ و جراءت سقراط کی قسم اس راہ میں ہے صرف ایک انسان کا قدم
جس کی رگوں میں آتش بدر و حنین ہے
جس سورما کا اسم گرامی حسینؑ ہے

گزر منزل تسلیم و رضا مشکل ہے سہل ہے عشق بشر عشق خدا مشکل ہے
جن کے رتبے ہوں سوا ان کو سوا مشکل ہے وعدہ آسان ہے وعدے کی وفا مشکل ہے
یہ فقط امر ہوا فاطمہؑ کے جانی کو
مشکلیں جتنی تھیں کاٹی گئی آسانی سے

سیلاب آرہا ہے گناہوں کا شہر میں اے دوستو حسینؑ کا دامن نہ چھوڑنا
دور ستم ہے کیسے بھی گزرے گزار لو لیکن کسی یزید سے رشتہ نہ جوڑنا

★★★★★

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ دین است حسینؑ دیں پناہ است حسینؑ
سرداد نداد دست در دست یزید حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؑ

★★★★★

حسینؑ شاہ بھی ہیں اور بادشاہ ہیں حسینؑ حسینؑ دین بھی اور دیں پناہ ہیں حسینؑ
نہ کی یزید کی بیعت کٹا دیا سر کو اسی وجہ سے تو بنیاد لا الہ ہیں حسینؑ

★★★★★

قدرت کے آفتاب کا مطلع حسینؑ ہے انوار انبیا کا مرقع حسینؑ ہے
خلق و سخا و حلم کا مجمع حسینؑ ہے مشکل میں خاص و عام کا مرجع حسینؑ ہے
بندوں میں کیا حساب ہے اور کیا شمار ہے
حیدرؑ کا لال یاور پروردگار ہے

●●●●●

سر غیر کے آگے نہ جھکانے والا نیزے پہ بھی قرآن سنانے والا اسلام سے کیا پوچھتے ہو کون حسینؑ اسلام کو اسلام بنانے والا

★★★★★★★★★★★★

کارے کہ حسینؑ اختیارے کردی در گلشن مصطفیٰ بہارے کردی
از ہیچ پیمبرے نہ آید ایں کار واللہ کہ اے حسینؑ کارے کردی

عصمت کی فضاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ　　زہراؑ کی دعاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ
ہو نطق میں کس طرح نہ حق کا لہجہ　　قرآن کی چھاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ

●●●●●

سمجھی نہیں شبیر کو اب تک دنیا　　سمجھے گی نہیں شبیر کو کب تک دنیا　　ہوتے ہی رہیں گے انقلابات عظیم　　سمجھے گی نہ شبیرؑ کو جب تک دنیا

★★★★★★★★★

کیا مرتبہ شاہ حجازی کا ہے　　کیا عزو شرف امام غازی کا ہے　　سجدے کا نشاں دیکھ کے سب کہتے تھے　　نیزے پہ یہ سر کسی نمازی کا ہے

●●●●●

تھا حکم یہ یزید کا پانی بشر پیئیں　　گھوڑے پیئیں سوار پیئیں اور شتر پیئیں
جو تشنہ لب جہاں کے ہیں وہ بے خطر پیئیں　　یہاں تک کہ سب چرند و پرند آن کر پیئیں
کافر اگر پیئیں تو نہ تم منع کیجیو۔
پر فاطمہؑ کے لال کو پانی نہ دیجیو

★★★★★

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہ مشرقین بنا　　بشر کا ناز نبوت کا نور عین بنا
علیؑ کا خون لعاب رسولؐ شیر بتولؑ　　ملے ہیں جب یہ عناصر تو پھر حسینؑ بنا

●●●●●●●●

قلب بشر کو حسن حقیقت کی چاہ دی　　احساس کو حیات تو دل کو نگاہ دی
جب کائنات میں نہ سہارا کوئی ملا　　اسلام کو حسینؑ نے بڑھ کر پناہ دی

★★★★★

حسینؑ جو بھی تیرا احترام کرتے ہیں　　بڑے ادب سے ہم ان کو سلام کرتے ہیں

★★★★★

رونق بزم دوسرا ہیں حسینؑ　　محرم راز کبریا ہیں حسینؑ
راکب داش مصطفیٰ ہیں حسینؑ　　حسنؑ فطرت کا آئینہ ہیں حسین

★★★★★

دولت کے نشے میں نہ صرف وقت کیا کر　　اجڑے ہوئے لوگوں کی دعائیں بھی لیا کر
ہر روز کی خوشیاں تجھے برباد نہ کر دیں　　شبیرؑ کے غم میں کبھی رو بھی لیا کر

★★★★★★

دارین کا سلطان حسین ابن علیؑ ہے　　اور منہ بولتا قرآن حسینؑ ابن علیؑ ہے
مانا کہ مسلمان کی پہچان ہے کلمہ　　پر کلمہ کی تو پہچان حسینؑ ابن علیؑ ہے

★★★★★

اے حسینؑ ابن علیؑ اے ساقی بزم حجاز　　اے جہاں ء آدمیت کے نگار۔دل نواز
تو نے ثابت کر دیا بن کے روح انقلاب
یوں پڑھا کرت ہیں تیروں کے مصلیٰ نماز
آج بھی سجدہ تیرا ارباب حق کو یاد ہے　　تو بھی زندہ باد ہے تیرا غم بھی زندہ باد ہے

●●●●●

10 APR 2000

ہے مرکز حیات شہرت حسینؑ کی　　بخشش کا راستہ ہے محبت حسینؑ کی
کون و مکاں حسینؑ کا جنت حسینؑ کی　　ایماں کی زندگی ہے شہادت حسینؑ کی

سر دے کے اس طرح سے سنوارا حیات کو
اپنی طرف جھکا لیا کل کائنات کو

★★★★★

اللہ رے کیا علاج کئے ہیں حسینؑ نے　　دین خدا کے زخم سیئے ہیں حسینؑ نے
نسخے یہ مصطفیٰؐ سے لئے ہیں حسینؑ نے　　راہب کو سات بیٹے دئے ہیں حسینؑ نے

حکمت خدا کے گھر سے اس کو عطا ہوئی
مٹی بھی اس حکیم کی خاک ء شفا ہوئی

حسینؑ منی وانا من ال حسینؑ　　حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں (حدیث رسولؐ)

اسلام کی بقا ہے اسی نور عین سے
لوگو حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے

★★★★★

بادشاہ کربلا پہ کربلا کو ناز ہے　　حور و ملک، جن و بشر، انبیاء کو ناز ہے
اس نوا سے پر محمد مصطفیٰؐ کو ناز ہے　　اس کی ہمت پر علیؑ المرتضیٰؑ کو ناز ہے

سجدے تو لاکھوں نے کئے اس کا نیا انداز ہے
اس نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے

★★★★★

اصول دیں نہ بچاتے جو کربلا والے　　ورق ورق یہ کہانی بکھر گئی ہوتی
بچا گیا اسے سجدہ حسینؑ کا ورنہ　　نماز عصر سے پہلے ہی مر گئی ہوتی

●●●●●

زندہ اسلام کو کیا تو نے　　حق و باطل دکھا دیا تو نے　　جی کے مرنا تو سب کو آتا　　مر کے جینا سکھا دیا تو نے

●●●●●

خدا کے نور کا نور دو عین بن نہ سکے　　جناب فاطمہؑ زہراؑ کے دل کا چین بن نہ سکے
ولی بنائے وصی و نبی بنا ڈالے　　خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکے

★★★★★

خدا کے نور کا نور دو عین بن جاتے　　نہ تھے مگر دل زہراؑ کا چین بن جاتے
نہ ہوتی شرط جو سجدے میں سر کٹانے کی　　یہ وہ زمانہ ہے لاکھوں حسینؑ بن جاتے

حسینؑ فیض کے دریا بہادیئے تونے　　نگاہ فیض سے دل دل بنادیئے تونے
وہ غم دیا ہے کہ سب غم بھلا کے اے مولا　　فسانے درد کے رنگیں بنادیئے تونے
ہوئیں وفاؤں کو بھی سرفرازیاں حاصل　　عجب طریق سے درس وفا دیئے تونے
رہ خدا میں بسا گھر لٹا کے اے شیرؑ　　دلوں میں اپنے لئے گھر بسادیئے تونے
شہید ظلم، شہید ستم، شہید وفا　　حیات وموت کے پردے اٹھادیئے تونے
ہوا جو ناری سے نوری وہ ایک حر تھا مگر
نہ جانے کتنے مقدر بنادیئے تونے

★★★★★

محرم ۱۴۰۵ھ کے رسالے پیام عمل سے مندرجہ ذیل رباعیاں لکھیں

سردر رہ معبود نثارے کردی　　در گلشن مصطفےٰ بہارے کردی　　از ہیچ پیمبرے نہ آید ایں کار
واللہ کہ اے حسینؑ کارے کردی (خواجہ معین)

——— مندرجہ ذیل افسر عباس کا کلام ہے ———

قدم قدم پہ نیا درس انقلاب دیا　　اور اپنا سر رہ خالق میں بہ آب وتاب دیا
کسی امام سے بیعت کا پھر ہوا نہ سوال　　کٹا کے سر کو جو شیرؑ نے جواب دیا

★★★★★

خون دل حسینؑ جو تازہ نکل گیا　　دھو کر رخ نفاق کا غازہ نکل گیا
میدان کربلا میں ہمیشہ کے واسطے　　زعم یزیدیت کا جنازہ نکل گیا

برباد دین حق کے ولی کا نہ کر سکا　　اور انسداد کفر کشی کا نہ کر سکا
اسلام کو حسینؑ نے دی اس طرح پناہ　　اس کا یزید بال بھی بیکا نہ کر سکا

لہو میں غرق جبین نیاز ہوتی ہے　　وجود رب علا کا جواب ہوتی ہے
کٹا کے سر کو سجدے میں بتا گئے ہیں حسینؑ　　کہ دیکھو ایسے خدا کی نماز ہوتی ہے

نئی جو روشنی مصروف انعکاس ہوئی　　تو روح بندگی سرتا بہ سپاس ہوئی
عبادت۔ پسر فاطمہؑ کے صدقے میں　　نماز اپنی حقیقت سے روشناس ہوئی

خلوص والے اسے دل کا چین کہتے ہیں　　تو اہل فکر شہ مشرقین کہتے ہیں　　جسے خدا کے سوا اور کچھ نہ یاد رہے
زبان عشق میں اس کو حسینؑ کہتے ہیں

★★★★★

10 APR 2000

جسم قرآن کو ایک روح معنی دی ہے　　دین خالق کے　حقائق کو جوانی دی ہے
اپنی شہ رگ کا لہو تو نے بہا کر شیرؑ　　حق کے ٹھہرے ہوئے دریا کو روانی دی ہے

●●●●●

اس سے اوپر والی تمام رباعیاں سید افسر عباس زیدی کی ہیں

★★★★★

ہم تم سے کیا کہیں کہ یہ کیا کیا حسینؑ ہے　　آقا　میرا حسینؑ ہے مولا حسینؑ ہے
بیعت کے طالبو ابھی نو اور آئیں گے　　تم تو ابھی سے چپ ہو یہ پہلا حسینؑ ہے
لاتے ہیں لوگ اس لئے کرب و بلا کی خاک
اپنے کفن پہ ھم کو لکھانا حسینؑ ہے
وعدہ وفا ہوا تہ ء شمشیر اے خدا　　دے دے سند کہ قول کا سچا حسینؑ ہے
آواز دے کے عزم ء خمینی سے پوچھ لو　　دنیائے　انقلاب کا نعرہ حسینؑ ہے
دہشت کے مارے نام بھی رکھتے نہیں یزید
جیسے پتہ ہے ان کو کہ زندہ حسینؑ ہے

★★★★★

حسینؑ لیٹے ہیں یوں گردن رسالت سے　　مچلنا آپ　کا ٹکرا گیا عبادت سے
نمازمیں بھی جو نانا سے کھیلنا چاہا　　تو خود نماز لگی کھیلنے عبادت سے

★★★★★

در شبیرؑ پر جینے کا مزہ ملتا ہے　خضر دوراں کی قسم آب بقا ملتا ہے　　اے شرر کوئی بڑے چیز نہیں ہے جنت　یہ وہ در ہے جہاں بندے کو خدا ملتا ہے

●●●●●

چشم کرم شاہ ایک معجزہ ہوں میں　　میرا نذیر کوں شہ کی عطا ہوں میں
کہتا رہا فضاؤں میں فطرس یہ دم بدم　　آزاد کردہ ء شہ کرب و بلا ہوں میں

نظر میں کوئی سماتا نہیں سوائے حسینؑ　　وہی خدا ہے ہمارا جو ہے خدائے حسینؑ
بچھا تھا ایک زمانے سے تخت ذبح عظیم　　کسی کو بھی نہ ہوا حوصلہ سوائے حسینؑ

★★★★★

نذر امام حسینؑ

حسینؑ کلمہ خالق تمام چھوڑ گئے　　خدا کے ساتھ محمدؐ کا نام چھوڑ گئے
نبیؐ کا دین خدا کا کلام چھوڑ گئے　　یہ کائنات حقیقت امامؑ چھوڑ گئے
ردا کفن کے لئے ڈھونڈتی ہے مقتل میں　　بہن کے واسطے بھائی یہ کام چھوڑ گئے
حسینؑ دیکھ کے پانی کو یاد آتے ہیں　　دلوں میں رہ جو گیا وہ پیام چھوڑ گئے
ہر ایک آیت حق میں جھک رہے ہیں حسینؑ　　لہو سے لکھ کے خدا کا کلام چھوڑ گئے
حسینؑ پیاس میں امت کو کر گئے سیراب　　لہو سے بھر کے شہادت کا جام چھوڑ گئے
حسینؑ دے دیا سب کچھ تو راہء خالق میں　　جو بچ گئے تھے وہ جلتے خیام چھوڑ گئے
ہر اک کو یاد دلاتا رہے گا اصغرؑ کی　　اسی لئے تو یہ جھولا امام چھوڑ گئے

برہنہ سر جو ہیں زینبؑ تو مضمحل عابدؑ
حسینؑ ایسی اداسی کی شام چھوڑ گئے

★★★★★

خون دل ء حسینؑ جو تازہ نکل گیا　　دھو کر رخ نفاق کا غازہ نکل گیا
میدان ء کربلا میں ہمیشہ کے واسطے　　زعم یزیدیت کا جنازہ نکل گیا

قدم قدم پہ نیا درس انقلاب دیا　　اور اپنا سر رہء خالق میں بہ آب و تاب دیا
کسی امام سے بیعت کا پھر اٹھا نہ سوال　　کٹا کے سر کو جو شبیرؑ نے جواب دیا

ح سے حق نے جس کو بخشا ہے دوام　　وہ حسین ابن علیؑ اعلے مقام
س سے سردار ہے وہ بالیقیں　　یعنی جنت میں جوانوں کا امام
ی سے یاسین و مزمل کا ہے عکس　　پیار کرتے تھے جسے خیر الانام

ن سے نقاش راہ حق شناس
خون سے روشن ہے جس کے صبح و شام

★★★★★

لہو میں غرق جبین ء نیاز ہوتی ہے　　وجود ء رب علا کا جواب ہوتی ہے
کٹا کے سجدے میں سر کو بتا گئے ہیں حسینؑ　　کہ دیکھو ایسے خدا کی نماز ہوتی ہے

★★★★★★

10 APR 2000

خلوص والے اسے دل کا چین کہتے ہیں　　تو اہل فکر شہ مشرقین کہتے ہیں
جسے خدا کے سوا اور کچھ نہ یاد رہے　　زبان عشق میں اس کو حسینؑ کہتے ہیں

★★★★★

نئی جو روشنی مصروف انعکاس ہوئی　　تو روح بندگی سرتابہ سپاس ہوئی
عبادت پسر فاطمہؑ کے صدقے میں　　نماز اپنی حقیقت سے روشناس ہوئی

★★★★★

جسم قرآں کو ایک روح معانی دی ہے　　دین خالق کے حقائق کو جوانی دی ہے
اپنی شہ رگ کے لہو تو نے بہا کر شبیرؑ　　حق کے ٹھہرے ہوئے دریا کو روانی دی ہے

یہ گیسوئے ایماں کو سنوارا کس نے　　یہ پھیر دیا وقت کا دھارا کس نے
اسلام کی نبض ڈوبتی جاتی تھی　　یہ اپنا لہو دے کے ابھارا کس نے

★★★★★

نظر میں کوئی سماتا نہیں سوائے حسینؑ　　وہی خدا ہے ہمارا جو ہے خدائے حسینؑ
بچھا تھا ایک زمانے سے تخت ذبح عظیم　　کسی کو بھی نہ ہوا حوصلہ سوائے حسینؑ

★★★★★

اس سانحہ کو قید زمین و مکاں نہیں　　اک درس دائمی ہے شہادت حسینؑ کی
یہ رنگ وہ نہیں جو مٹائے سے مٹ سکے　　لکھی گئی ہے خون سے امامت حسین کی

(((((( )))))

انسان تو غم کا عادی ہے، فطرت کے لئے غم ہوتا ہے　　مظلوم اگر مرتا ہے، ہر قوم میں ماتم ہوتا ہے
ہر شخص کا ہے دستور الگ ہاں ہم یہ سمجھتے ہیں شبیرؑ　　انسان پہ جو احساں کرتا ہے وہ نازش آدم ہوتا ہے

وشوناتھ ماتھر ★★★★★

اے بارء خدا نوحہ سناتا پھرتا　　ہر اک کو دل ءزار دکھاتا پھرتا
امداد نہ کرتے جو ترس کھا کے حسینؑ　　اسلام تیرا ٹھوکریں کھاتا پھرتا

★★★★★

علامہ نجم آفندی کی رباعیاں

ایمان کی زیب و زین کہنا ہی پڑا　　اسلام کی دل کا چین کہنا ہی پڑا
دنیا نے بہت کلمہ حق ضبط کیا　　پھر چیخ کر یا حسین کہنا ہی پڑا

ایسا کوئی درد آشنا پھر نہ ملا　　دنیا کو شہید کربلا پھر نہ ملا
لاکھوں گزرے حسینؑ اے بنت ءنبیؐ　　جیسا ترا حسینؑ تنہا پھر نہ ملا

بیشک وجہء نجات ہو جاتے ہیں　　ہاں نازشء کائنات ہو جاتے ہیں
رازء غم شبیرؑ سمجھ لے جو کوئی　　آنسو آبء حیات ہو جاتے ہیں

شبیرؑ نے راہء حق میں کیا کیا نہ دیا　　ہم نے ہی ثبوت کچھ ولا کا نہ دیا
کاندھا جو ضریح کو دیا تو کیا　　جب بھائی کو بھائی نے سہارا نہ دیا

ولولہ حیات میں روح رواں حسینؑ ہیں
درد کی کائنات میں جان جہاں حسینؑ ہیں
فکر و نظر کی شب میں ہے ان کے دم سے چاندنی
عزم و عمل کی صبح پر نور فشاں حسینؑ ہیں

سلمان رضا نے لکھوایا ۱۷ مارچ ۲۰۰۰

شعور دین خدا ہے حسینؑ کا صدقہ　　نظام ارض و سما ہے حسینؑ کا صدقہ
شکست ظلم و جفا ہے حسین کا صدقہ　　گداگروں کو گلی بھیک بھی نہیں ملتی
نہ لیں یہ نام تو پھر بھیک بھی نہیں ملتی
حسینؑ عزم کی برنائیوں میں رہتا ہے　　حسینؑ روح کی گہرائیوں میں رہتا ہے
حسینؑ درد کی پنہائیوں میں رہتا ہے　　نظر اٹھا کے تو دیکھو کہاں نہیں ہے حسینؑ
وہاں نبیؐ بھی نہیں ہیں جہاں نہیں ہیں حسینؑ
حسین ہی سے جہاں کا وقار باقی ہے　　خلوص زندہ ہے دنیا میں پیار باقی ہے
زمیں پہ خانہء پروردگار باقی ہے
وجود رابطہ جسم و جاں حسینؑ سے ہے　　زمیں حسین سے ہے آسماں حسینؑ سے
چڑھا ہوا تھا بہت کفر و شرک کا دریا　　یزید تخت نحوست سے دے رہا تھا صدا
لرز رہا تھا حرم کانپتا تھا عرش خدا　　نہ تھی کہیں بھی زمانے میں چین کی صورت
زمانہ دیکھ رہا تھا حسینؑ کی صورت
علی کا لال اٹھا آستیں چڑھائے ہوئے　　علم جلالت اسلام کا اٹھائے ہوئے
شکست ظلم کو دی خون میں نہائے ہوئے
جو یوں نہ سبط پیمبرؐ شہید ہو جاتا　　تو آج سارا زمانہ یزید ہو جاتا
لہو میں ڈوب کے اسلام کو بچایا ہے　　ہر ایک رسولؐ کے انجام کو بچایا ہے
خدا کے نام کو اور کام کو بچایا ہے
رخ نفاق کا غازہ اٹھا کے پھینک دیا　　یزیدیت کا جنازہ اٹھا کے پھینک دیا
لھو میں ڈوب کے شکر خدا کیا رن میں　　لٹا دیا چمن اپنا بھرا ہوا رن میں

10 APR 2000

مصرع طرح۔۔۔اُس سُورما کا اسمِ گرامی حسینؑ ہے۔۔۔ٹورانٹو۔۔۲۰۰۳ع

شبیرؑ کا قصیدہ ہے اور میرا PEN ہے
اِفسوس اس جہان کا کیا حال ہو گیا

ابرِ کرم برستا ہے شعروں کی RAIN ہے
جینا محال لگتا ہے مرنے میں چین ہے

شبیرؑ ابنِ فاتحِ بدر و حنین ہے
آزاد جسم ہیں مگر ارواح قید ہیں

نانا، علیؑ و فاطمہؑ کا نورِ عین ہے
گردن میں طوق اپنے تو ہاتھوں میں CHAIN ہے

ناقہ نبیؐ تھا جس کا، وہ بچہ حسینؑ ہے
حیواں ہنسی اڑاتے انسانیت کی آج

جس کا ملک جھلاتے تھے جھولا، حسینؑ ہے
شوہر تو MAN ہوتا ہے بیوی بھی MAN ہے

ہے اور کون جس کو کہا تھا رسولؐ نے
وہ جا کے کسی اور کو دیں درسِ حریت

میں خود بھی ہوں حسینؑ سے مجھ سے حسینؑ ہے
آزادوں کا امام ہمارا حسینؑ ہے

سب کے لئے پناہ تو دینِ مبین ہے
کٹ جائے سر، نہ ہاتھ کبھی دو یزید کو

اللہ! تیرے دیں کی پناہ گاہ حسینؑ ہے
بتلا دو دِل میں میرے ولائے حسینؑ ہے

اک دوپہر میں قصرِ یزیدی کو ڈھائے جو
حرؑ کی طرح ہے مہلتِ شب اُس کی زندگی

اُس سُورما کا اسمِ گرامی حسینؑ ہے
اِس وقت جو جہنم و جنت کے بیَن ہے

خادم حرم کے قبلہء اول کو بھولے ہیں
خطبہ علیؑ کا گونجے گا دربارِ شام میں

مسجد بھی جبکہ ملک میں اِک قبلتین ہے
زینبؑ ہے ثانی زہراؑ کی، باباؑ کی زین ہے

'لاٹھی ہے جسکی بھینس بھی اس کی' مچا تھا شور
اُن کے لیئے یہ تذکرے ہیں وقت کا ضیاع

میں پھنس گیا عراق میں اب شور و شین ہے
جن کو شعور ہی نہیں کیا نقص و GAIN ہے

کل کہہ رہا تھا میں تو اکیلا ہی کھاؤں گا
واللہ! نعمتوں کا میں حقدار بھی نہیں

آئے کوئی مدد کو یہ اب لب پہ بین ہے
فیاضؔ وہ ہیں، اُن کا کرم، اُن کی دَین ہے

۳ شعبان مبارک

آواز آرہی یوں ہر سُو حسینؑ کی
جو ہے رسولؐ کی ہے وہی خُو حسینؑ کی
فیاضؔ قدسیوں سے یہ جبریل نے کہا
پھیلی ہے آج دُنیا میں خوشبو حسینؑ کی

بوئے بہشتِ خدا بوئے حسینؑ است و بس!
محلِ قبولِ دعا کوئے حسینؑ است و بس!
مِنّیت کی ہے سند خود رسولِ پاک سے
روئے رسولِ خدا روئے حسینؑ است و بس!
تخت و تاج و مملکت مقصدِ مولا نہیں
حفظِ نظامِ خدا جُوئے حسینؑ است و بس!
بابِ شہیداں کُھلا از خمینیؒ بت شکن
ہر شہیدِ راہِ حق سوئے حسینؑ است و بس!
حُر سا خطا وار بھی راہیٔ جنت ہوا
فیاضیؔ، جُود و سخا خوئے حسینؑ است و بس!

سلام بر خمینیؒ درود بر شہیدان

زندگی کے ابتدائی دور میں تو کم سے کم!!
عرش تک پرواز کرنا چاہیے
اور جب جنبش میں آجائیں پرو بالِ حیات
عرش سے پرواز کا آغاز کرنا چاہیے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جوان سال علی اکبرؑ کا غم
اور امام کی رخصتِ آخر

(میر انیسؔ کا مرثیہ جس سے رشیدؔ ترابی مرحوم پڑھا کرتے تھے)

جب باغ جہاں اکبرؑ ذیجاہ سے چھوٹا بیری میں برادر کا پسر شاہ سے چھوٹا
فرزند جواں ابن یداللہ سے چھوٹا کیا اختر خورشید لقاماہ سے چھوٹا
تصویر غم و درد سراپا ہوئے شبیرؑ
ماموس میں ماتم ہے کہ تنہا ہوئے شبیرؑ

ہے ہے علی اکبر کا ادھر شور تھا گھر میں اندھیر تھی دنیا شہ والا کی نظر میں
فرماتے تھے سوزش ہے عجب داغ پسر میں اُٹھتا ہے دھواں آگ بھڑکتی ہے جگر میں
پیغام اجل اکبرؑ ناشاد کا غم ہے
عاجز ہے بشر جس سے وہ اولاد کا غم ہے

اس گیسوؤں والے کے بچھڑ جانے نے مارا افسوس بڑھاضعف گھٹا زور ہمارا
دنیا میں محمدؐ کا یہ ماتم ہے دوبارا عالم سے عجب جانِ جہاں آج سدھارا
چادر بھی نہیں لاشہ فرزند پہ حسیں پر
کس عرش کے تارے کو سلا آئے زمیں پر

اک عمر کی دولت تھی جسے ہاتھ سے کھویا ہر وقت رہا میں تری خوشنودی کا جویا
پالا جسے گودی میں وہ یوں خاک پہ سویا میں لاش پہ بھی خوف سے تیرے نہیں رویا
قسمت نے جوانوں کو سبکدوش کیا ہے
مجھ کو تو اجل نے بھی فراموش کیا ہے

اس حال سے روتے ہوئے داخل ہوئے گھر میں تر تھی تن انور کی قبا خونِ پسر میں

بانو سے کہا رو کے خوشا حال تمہارا صرف رہ معجور ہوا مال تمہارا
مقبول ہوئی نظر یہ اقبال تمہارا سجدے کرو پروان چڑھا لال تمہارا
دل خوں ہے کلیجے پہ سناں کھا کے پھرے ہیں
ہم اس کی امانت اسے پہنچا کے پھرے ہیں

دستور ہے مرنا ہے پدر آگے پسر کے پہلے وہ اٹھے تھا جنے والے تھے جو گھر کے
اب کون اٹھائے گا جنازے کو پدر کے افسوس لحد بھی نہ ملے گی ہمیں مر کے
سرنیزے پر اور دشت میں تن ہوگا ہمارا
خاک اڑ کے پڑے گی یہ کفن ہوگا ہمارا

زینبؑ سے کہا زحمت کہن لاؤ تو پہنیں ملبوس شہنشاہ زمن لاؤ تو پہنیں
موت آگئی اب سر پہ کفن لاؤ تو پہنیں کپڑے جو پھٹے ہوں وہ بدن لاؤ تو پہنیں
سرکٹ کے جو تن وادیٔ پرخار میں رہ جائے
شاید یہی پوشاک تنِ زار میں رہ جائے

ناشاد بدن پاؤں پہ گر کر یہ پکاری مانجائے برادر تری غربت کے میں واری
بن بھائی کے ہوتی ہے یداللہ کی پیاری گھر لٹ گیا کیوں کر نہ کروں گریہ وزاری
رونے کو نجف تک بھی کھلے سر نہ گئی میں
خالی یہ پھرا گھر ہوا اور مر نہ گئی میں

فرمایا کہ دنیا میں نہیں موت سے چارا رہ جاتے ہیں ماں باپ بچھڑ جاتا ہے پیارا
ہمر علیؑ اکبر تھا کسی کو بھی گوارا؟ وہ مر گئے اور کچھ نہ چلا زور ہمارا
دیکھا جسے آباد وہ گھر خاک بھی دیکھو
اب خاتمہ پختن پاک بھی دیکھو

کس طرح وہ بیکس نہ اجل کا ہو طلبگار ناصر نہ ہو جس کا کوئی دنیا میں نہ غمخوار
اک جانِ حزیں لاکھ مصیبت میں گرفتار اکبرؑ ہیں نہ قاسمؑ ہیں نہ عباسؑ علمدار
کوشش ہے کہ سجدہ تہِ شمشیر ادا ہو
تنہائی کا مرنا ہے خدا جانے کیا ہو

فرما کہ یہ ہتیار سجے آپ نے تن پر غل پڑ گیا شاہ شہداء چڑھتے ہیں رن پر
شمشیر یداللہ لگائی جو کمر سے سر پیٹ کے زینبؑ نے ردا پھینک دی سر سے
سمجھاتے ہوئے سب کو چلے آپ جو گھر سے بچوں کی طرف تکتے تھے حسرت کی نظر سے
اس غل میں جدا شہ سے نہ ہوتی تھی سکینہؑ
پھیلائے ہوئے ہاتھوں کو روتی تھی سکینہؑ

شہ کہتے تھے بی بی ہمیں رو کر نہ رلاؤ پھر پیار کریں ہم تمہیں منہ آگے تو لاؤ
وہ کہتی تھی اماں مجھے لے کے تو جاؤ میں کیا کروں میداں میں اگر جا کے نہ آؤ
نیند آئے گی جب آپ کی بو پاؤں گی بابا
میں رات کو مقتل میں چلی آؤں گی بابا

فرمایا نکلتی نہیں سیدانیاں باہر چھاتی پہ سلائیں گی تمہیں رات کو مادر
وہ کہتی تھی سوئیں گے کہاں پھر علی اصغرؑ فرماتے تھے بس ضد نہ کرو صدقے میں تم پر
شب ہوئے گی اور دشت میں ہم سوئیں گے بی بی
اصغرؑ میرے ساتھ آج وہیں سوئیں گے بی بی

سمجھا کے چلے آپ سکینہ کو غش آیا غل تھا کہ اٹھا سر سے شہنشاہ کا سایہ
ڈیوڑھی سے جو نکلا اسداللہ کا جایا راہوار سبک سیر کو روتا ہوا پایا
کس عالم تنہائی میں سید کا سفر تھا بھائی نہ بھتیجا نہ ملازم نہ پسر تھا

زینبؑ نے پکارا میرے مانجائے برادر ناشاد بہن لینے رکاب آئے برادر؟
اب کوئی مددگار نہیں ہائے برادر صدقے تو ہو بہن گر تمہیں پھر پائے برادر
حضرت نے صدا دی کہ نہ خواہر نکلنا جب تک کہ میں زندہ رہوں باہر نکلنا
للہ بہن کھولے ہوئے سر نہ نکلنا سر کھول کے کیا اوڑھ کے چادر نہ نکلنا
کیا تم نے کہا دل میرا تھرا گیا زینبؑ
بھائی کی مناجات میں فرق آ گیا زینبؑ

(بشکریہ برادر حسنین دتی برائے برادر محمد حسین۔۔طالب دعا سید نذر عباس ۱۷ جون ۲۰۰۲)

دکھتے ہوئے دلوں کی صدا ،ماتم حسین ؑ
یعنی خراج سیل وفا ۔۔۔ ماتم حسین ؑ

جب تک یزیدیت ہے محیط دل فرات
کرتی رہے گی میری انا۔۔۔ماتم حسین ؑ

دربار ایزدی میں بصد حسن اہتمام
تاثیر التما س دعا۔۔۔ماتم حسین ؑ

ہردور ظلم و جور میں باطل کے سامنے
اعلان جنگ و طبل وغا ۔۔۔ ماتم حسین ؑ

فرط الم سے میرے فرشتے بھی رو پڑے
جب گوشہ لحد میں کیا ۔۔۔ ماتم حسین ؑ

اس کی دھمک سے زلزلے قصر یزید میں
ترکیب رد رنج و بلا ۔۔۔ ماتم حسین ؑ

پلکیں جھپک جھپک کے ثبوت عزا ملے
کرتی ہے آنکھ صبح و مسا ۔۔۔ ماتم حسین ؑ

میں سوچ ہی رہا تھا علاج غم حیات
بے ساختہ کسی نے کہا ۔۔۔ ماتم حسین ؑ

پابندیاں ہزار ہوں اس ذکر پر مگر
محسن کریں گے ہم تو سدا ماتم حسین ؑ

دکھتے ہوئے دلوں کی صدا ،ماتم حسین ؑ
یعنی خراج سیل وفا ۔۔۔ ماتم حسین ؑ

جب تک یزیدیت ہے محیط دل فرات
کرتی رہے گی میری انا۔۔۔ماتم حسین ؑ

دربار ایزدی میں بصد حسن اہتمام
تاثیر التما س دعا۔۔۔ماتم حسین ؑ

ہردور ظلم و جور میں باطل کے سامنے
اعلان جنگ و طبل وغا ۔۔۔ ماتم حسین ؑ

فرط الم سے میرے فرشتے بھی رو پڑے
جب گوشہ لحد میں کیا ۔۔۔ ماتم حسین ؑ

اس کی دھمک سے زلزلے قصر یزید میں
ترکیب رد رنج و بلا ۔۔۔ ماتم حسین ؑ

پلکیں جھپک جھپک کے ثبوت عزا ملے
کرتی ہے آنکھ صبح و مسا ۔۔۔ ماتم حسین ؑ

میں سوچ ہی رہا تھا علاج غم حیات
بے ساختہ کسی نے کہا ۔۔۔ ماتم حسین ؑ

پابندیاں ہزار ہوں اس ذکر پر مگر
محسن کریں گے ہم تو سدا ماتم حسین ؑ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رخصت از مدینہ

۲۸ رجب ۶۰ھ

گھر سے جب بہر سفر سیدِ والا نکلے
سر جھکائے ہوئے با دیدۂ نم نکلے

خویش و فرزند کمر باندھ کے باہر نکلے
رو کے فرمایا کہ اس شہر سے ہم نکلے

رات سے گریہ ء زہراؑ کی صدا آتی ہے
دیکھیں قسمت ہمیں کس دشت میں لے جاتی ہے

رخ کیا شہ نے سوئے قبر شہنشاہِ اناامؐ
بہرِ تسلیم جھکے متصل باب سلامؑ

اذن پڑھ کر جو گئے قبر کے نزدیک امامؑ
عرض کی آیا ہے آخری رخصت کو امامؑ

یہ مکاں ہم سے اب اے شاہِ زمن چھٹتا ہے
آج حضرتؐ کے نواسے سے وطن چھٹتا ہے

فرماتے تھے یہ رو کے شہنشاہِ خاص و عام
اماں قبول کیجئے اب آخری سلام
ممکن نہیں مدینہ میں شبیرؑ کا قیام

اب کربلا میں ہو گا ہمارا سفر تمام
اب صبح شام حال سنانے نہ آئیں گے
اماں ہم اب چراغ جلانے نہ آئیں گے

(جمع کردہ طالب دعا۔۔سید نزر عباس)

۲۔۸۔۲۰۰۲م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت ہے علمدارِ وفاؑ کی۔۔۴ شعبان

ولادت ہے علمدارِ وفا کی — دعا پوری ہوئی مشکل کشا کی
فرشتوں نے یہ کہہ کہہ کر ثناء کی — مبارک ہو علیؑ آیت وفا کی
مصور نے نئی تصویر بھیجی — علیؑ کے گھر نصیری کے خدا کی
گلِ عباس مہکا اس طرح سے — معطر ہو گئیں سانسیں ہوا کی
علم کو بعد حیدرؑ بعدِ خیبر — سرافرازی خدا نے پھر عطا کی
مسیحا ہیں میرے عباس غازیؑ — ضرورت کیا کسی دارالشفاء کی
غلام حضرتِ عباسؑ ہے وہ — خدا توفیق دے جس کو وفا کی
جہاں عباسؑ غازی کے قدم ہیں — وہیں سے حرؑ نے حق کی ابتدا کی
وہاں سے دور رہتی ہیں بلائیں — جہاں عباسؑ کی محفل سجا کی
فرشتوں نے میری چوکھٹ پہ آ کر — تمہاری حاضری اکثر چکھا کی
کٹا کے ہاتھ عباسؑ جری نے — کلائی موڑ دی جور و جفا کی
نہیں یہ روضۂ عباسؑ غازی — بلندی ہے یہ بختِ کربلا کی
اِدھر قمر بنی ہاشمؑ جو چمکا — اُدھر تقدیر چمکی کربلا کی

غلامی مانگی سقائے حرم کی
دل ریحانؔ نے جب بھی دعا کی

ولادت امام حسینؑ پر ریحانہ اعظمی کا کلام

یوم ولادت ۳ شعبان ۴ ھجری

بن کے قلب نبیؐ کی مکمل دعا — لو حسینؑ آ گئے لو حسینؑ آ گئے
خوش ہوئیں سیدہؑ خوش ہوئے مرتضیٰؑ — لو حسینؑ آ گئے لو حسینؑ آ گئے
انبیاء کی قطاریں سلامی کو ہیں — اور جبریلؑ در پر غلامی کو ہیں
ہے حسنؑ کے لبوں پر بھی شکرِ خدا — لو حسینؑ آ گئے لو حسینؑ آ گئے
آج اسلام کو اُس کا وارث ملا — ہے مدینے میں گل کربلا کا کھلا
آج کوثر کی موجوں نے ہنس کر کہا — لو حسینؑ آ گئے لو حسینؑ آ گئے
رحل آغوش زہراؑ پہ قرآن ہیں — خوش بہت آج توکلؑ ایمان ہیں
بولے جن و ملک پڑھ کے صلی علیٰ — لو حسینؑ آ گئے لو حسینؑ آ گئے
ہے مدینے کی گلیوں میں دن عید کا — اپنی اپنی سواری پہ ہر طفل تھا
ان کا ناقہ بنے خود نبیؐ اور کہا — لو حسینؑ آ گئے لو حسینؑ آ گئے
فاطمہؑ اور علیؑ و حسنؑ کے سوا — خود نبیؐ ساتھ تھے ان کے تحت کساء
پھر اچانک محمدؐ کی آئی صدا — لو حسینؑ آ گئے لو حسینؑ آ گئے
آج سردار جنت کو بھی مل گیا — آج پوری ہوئی عاصیوں کی دعا
دے کے فطرس کو پر خود خدا نے کہا — لو حسینؑ آ گئے لو حسینؑ آ گئے
صحرا صحرا بھٹکتا تھا خر جری — کہتا تھا دوزخی کو بچا لے کوئی
شب تھی عاشور کی بول اٹھی کربلا — لو حسینؑ آ گئے لو حسینؑ آ گئے
قبر میں مجھ سے کیا کیا سوالات تھے — کیا کہوں کیا مرے میرے حالات تھے
میں تو ریحانؔ یہ کہہ کے چپ ہو گیا — لو حسینؑ آ گئے لو حسینؑ آ گئے

---سعد ریاض---۳ شعبان ۱۴۲۲ھ---۱۹ اکتوبر ۲۰۰۱---

دلورام کوثری

قرآن اور حسینؑ

ہادی ہے ایک۔ ایک ہدایت کی ہے کتاب
سرور ہے ایک۔ ایک فضیلت کی ہے کتاب
ہے ایک امام۔ ایک رسالت کی ہے کتاب
حضرت کا یہ نواسا وہ حضرت کی ہے کتاب
ان دونوں پر تمام فضائل تمام ہیں
دونوں یہ بوسہ گاہِ رسولؐ انام ہیں

شبیرؑ بے مثال ہے قرآں ہے لاجواب
اک ان میں منتخب ہے تو اک ان میں انتخاب
ہیں خانۂ خدا میں رسولؐ فلک جناب
اس زانو پر حسینؑ ہیں اس زانو پر کتاب
قرآں ہے اس بغل میں حسینؑ اس بغل میں ہیں
دونوں شریکِ آپ کے علم و عمل میں ہیں

قرآں کے مرتبے کو ترقی ہے سر بسر
نامِ حسینؑ بڑھتا ہے دنیا میں صبح و شام
قرآنِ حق نما ہے اگر آخری کلام
نسلِ حسینؑ پر بھی امامت ہوئی تمام
پیدا ہوئے امام اماموں سے اس طرح
قرآں سے جس طرح

قرآں سلطانِ انبیاء
ہے یادگار شاہِ رسولؐ شاہِ کربلا
دونوں کا کچھ جواب نہ ہوگا نہ ہو سکا
قرآں بھی معجزہ ہے شہ دیں بھی معجزا
قرآں میں بے شمار اگر آیاتِ پاک ہیں
دنیا میں دیکھو کتنے ہی سادات پاک ہیں

قطعات

کنور مہندر سنگھ بیدی سحر

بڑھائی دینِ محمدؐ کی آبرو تو نے
جہاں میں ہو کے دکھایا ہے سرخرو تو نے
چھڑک کے خون شہیدوں کا لالہ و گل پر
عطا کیے ہیں زمانے کو رنگ و بُو تو نے

لب پہ جب شاہ شہیداں ترا نام آتا ہے
ساقیٔ بادۂ عرفاں لیے جام آتا ہے
مجھ کو بھی اپنی غلامی کا شرف دے دیجئے
کھوٹا سکہ بھی تو مولا کبھی کام آتا ہے

نغمہ حریت کونین ہے فریاد حسینؑ
جادۂ راہ بقا مسلک آزاد حسینؑ
سرخیٔ لالۂ رنگیں ہے کہیں خونِ شفق
کس قدر عام ہوئی سرخیٔ روداد حسینؑ

زندہ اسلام کو کیا تو نے
حق و باطل دکھا دیا تو نے
جی کے مرنا تو سب کو آتا ہے
مر کے جینا سکھا دیا تو نے

حسینؑ اور مسلمان

شاعرِ اہلبیتؑ: ارشد رضا

حق نے بخشی ہے جو ایمان کی دولت مجھ کو
دشمنِ آلِ محمدؐ سے ہے نفرت مجھ کو
ہے بجا اِن کے محبّوں سے محبّت مجھ کو
کہتے ہیں اہلِ ولا، اہلِ مودّت مجھ کو
فرض جو مجھ پہ ہے عاید وُہ ادا کرتا ہوں
رات دن آلِ محمدؐ کی ثنا کرتا ہوں

سلام اس کو بدن تھا لہو میں تر جس کا
سلام اس کو لٹا کربلا میں گھر جس کا
قتیل جور و جفا ہے خدا کا پیارا ہے
سلام اس کو جسے فاسقوں نے مارا ہے
پڑا رہا تنِ مجروح قبلہ رو جس کا
سلام ہو اسے ناحق بہا لہو جس کا

(زیارت ناحیہ اردو ترجمہ)

جسمِ جہاں کا جذبۂ کاملِ حسینؑ ہیں
تخلیق کے شعور کا حاصل حسینؑ ہیں
فکرِ بشر کی آخری منزل حسینؑ ہیں
اسلام کا دھڑکتا ہوا دل حسینؑ ہیں
وہ جس نے زندگی کا قرینہ سکھا دیا
یوں ہی زمانے کو جینا سکھا دیا
اب کیا کہیں کہ کیا ہیں حسینؑ اور کیا نہیں
سب کچھ ہیں یہ بہ فضلِ خدا بس خدا نہیں
تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے مگر
اس کربلا کے بعد کوئی کربلا نہیں

شاہد نقوی

شب حیات میں تاثیر روشنی کیا ہے
چلو حسینؑ سے پوچھیں کہ زندگی کیا ہے
غمِ حسینؑ ہے پہچان آدمیت کی
حسینؑ ہی پہ نہ رویا تو آدمی کیا ہے
کسی کے زیرِ اثر ہو تو زندگی کیا ہے
کرے ضمیر ملامت تو نوکری کیا ہے
بس ایک مقتلِ شبیر کی زمیں ہے جہاں
بجھے چراغ بتاتے ہیں روشنی کیا ہے

(وحید الحسن ہاشمی)

جو کہ کربلا میں شاہِ شہیداں سے پھر گئے
کعبے سے منحرف ہوئے قرآں سے پھر گئے
دیں دار تھے جو لوگ وہ شہ پر فدا ہوئے
بے دیں جو تھے وہ دینِ مسلماں سے پھر گئے

(امیر مینائی)

قرآن سے الفت ہے عترت سے محبت ہے
میرے لئے کوثر ہے میرے لئے جنت ہے
اس گھر کی نگہباں ہیں کونین کی شہزادی
اس گھر میں نبوت ہے اس گھر میں امامت ہے

(ثمر ہوشنگ آبادی)

تیرے بھی کام آئے گی

منور گیلانی

دولت حسینؑ کی

جو لوگ جانتے تھے حقیقت حسینؑ کی
اُن کو نصیب ہو گئی قربت حسینؑ کی
محشر سے قبل دادِ محشر نے لکھ دیا
ارض و سماء حسینؑ کے جنّت حسینؑ کی
شاید تجھے بھی ضبط کی پہچان ہو سکے
دل میں بسا کے دیکھ محبّت حسینؑ کی
اشکوں کی التفات کے موتی سمیٹ لے
تیرے بھی کام آئے گی دولت حسینؑ کی
کربِ بلا میں کُفر کی دیوار گر گئی
اِسلام کی بقا ہے شہادت حسینؑ کی
باطل کا آج بھی وہی انجام چاہئے
دنیا کو آج بھی ہے ضرورت حسینؑ کی
زندہ وجاہتوں کا مصوّر ہوں اس لیے
یارو میرا اصول ہے عزّت حسینؑ کی

دُنیا کو اَب بھی تیری ضرورت ہے اے حُسینؑ

جناب جلیش پیر اصفہانی

دُنیا کو اب بھی تیری ضرورت ہے اے حُسینؑ
تو رہبرِ طریقِ ہدایت ہے اَے حُسینؑ

انسانیت کی رُوح ہے تیرے پیام میں
تو واقفِ مزاجِ نبوت ہے اَے حُسینؑ

باقی رہے گا تا بہ قیامت خُدا کا دین
وُہ کامیاب تیری سیاست ہے، اے حُسینؑ

مِلّت کو جس نے دولتِ بیدار بخش دی
وہ تیرا عزم، تیری شہادت ہے اے حُسینؑ

ہر قوم تیرے نقشِ قدم پر رہے گا مزن
کیا جلوہ پاش مہرِ قیادت ہے، اے حُسینؑ

بے تاب تھے رفیق ترے موت کیلئے
کتنا یقین کتنی جلالت ہے اے حُسینؑ

یہ کربلا کی خاک، یہ سجدوں کا اہتمام
کتنی بُلند تیری شہادت ہے اے حُسینؑ

نیکی ہے جس کا نام وُہ ہے مُعجزہ ترا
ایمان، تیرے گھر کی مودّت ہے اے حُسینؑ

وہ لُو، وُہ تیر کی وُہ تلاطم وُہ اضطراب
عشرہ کی شام، صُبحِ قیامت ہے اے حُسینؑ

دیکھے کبھی جلیشؔ بھی تری جلوہ گاہ کو
یہ آرزُوئے دِل ہے یہ حسرت ہے اَے حُسینؑ

مولا حسینؑ

علیؑ نبیؐ کے جسے دل کا چین کہتے ہیں
جنابِ فاطمہؑ کا نورِ عین کہتے ہیں

وہ جس نے سر کو کٹا کے کیا ہے حق زندہ
اسی شہید کو مولا حسینؑ کہتے ہیں

کائنات یوں خیرات مانگنے لگی
گمشدہ اپنی ذات مانگنے لگی
زندگی کو جب آیا موت کا خیال
درِ حسینؑ پہ حیات مانگنے لگی

السّلام علیک یا اباعبدِ اللہ الحسینؑ

ذکرِ شبیر صبح و شام کرو
فدیۂ حق کا احترام کرو
جب کہو لا الٰہ اِلّا اللہ
کربلا کی طرف سلام کرو

دیے پناہ

کس عزم سے ہے سینہ سپر قتل گاہ میں
اسلام ہے حسین کے پیچھے پناہ میں
بخشا ہے کس نے نعرۂ تکبیر کو دوام
کس کی صدا ہے اشہد ان لا الٰہ میں

(حاجی) سید ضمیر امام زیدی ضمیرؔ دہلوی

وہ جنگ جو زہراؑ کے بھرے گھر نے لڑی ہے

مکہ سے روانگی

زہراؑ کے جگر بند محمدؐ کے دلارے
وہ نور مبیں جس سے منور ہیں ستارے
ملبوس ہیں تقوے کے، توکل کے سہارے
اللہ کے گھر سے ہوئے تقدیر سدھارے
ورثے میں انہیں عظمت اجداد ملی ہے
ان کیلئے بیت اللہ کی تعمیر ہوئی ہے

''اسودؑ'' نے گئے وقت کی روداد سنائی
''کعبے'' کی دعاؤں نے بڑی آس بندھائی
''زمزم'' نے دیا پانی، مگر آنکھ بھر آئیں
''مروۃ'' نے کہا جا تیرے قدموں میں خدائی
یہ نور ہے قرآن کا، یہ آلِ نبیؐ ہے
تسبیح درود ان پہ ملائک نے پڑھی ہے

سفر

قرآن کی آیات میں ڈوبے ہوئے افکار
تسبیح و مناجات میں دھوئی ہوئی گفتار
پابند ہیں جو سنتِ احمدؐ کے وہ کردار
ہرایک نظر آتا ہے اللہ کا پرستار
بس جام شہادت پہ نظر سب کی گڑی ہے
اب فکر فقط دیں کے بچانے کی پڑی ہے

کہتے تھے چراغ اپنا بجھا کر شہِ صابر
''مقصود نہیں جنگ نہ انبوہِ عساکر
اللہ کی عنایات کا میں رہتا ہوں ذاکر
جاؤ مجھے رہنے دو مرے حال پہ شاکر
میں نور ہوں، حق ہوں، مری پہچان یہی ہے
یہ شان، مجھے شانِ محمدؐ سے ملی ہے

مومن کی ہے خو امن، جدل شیوۂ شر ہے
مومن تو فقط حق کیلئے سینہ سپر ہے
حق نور ہے ظلمات کا کیا اس پہ اثر ہے
شب کیلئے پیغام قضا نور سحر ہے
اس نور کی تفسیر محمدؐ ہے علیؑ ہے
یہ شمعِ وفا میرے گھرانے میں جلی ہے''

قیام کربلا

دنیا کے طلبگار سبھی چھوڑ چکے ہیں
مسجود ملائک ہیں بہتر جو بچے ہیں
حق والے سبھی سر پہ کفن باندھے کھڑے ہیں
اللہ کی رضا کیلئے یہ گھر سے چلے ہیں
حق والوں نے اب دل میں یہی ٹھان رکھی ہے
ہو جائیں فدا حق پہ یہی سب کی خوشی ہے

یہ قافلۂ نور جو کربل میں رکا ہے
معراج کی منزل کی طرف عشق چلا ہے
پانی جو ہوا بند تو پرواہ اسے کیا ہے
کوثر جسے اجداد سے ورثے میں ملا ہے
کونین ہوں جن کے انہیں کس شے کی کمی ہے
یہ زیست کی کھیتی بھی طفیل ان کے ہری ہے

روکے ہوئے راہوں کو ہیں ابلیس سے کردار
یہ فاسق و فاجر کے خریدے ہوئے بدکار
بدمست ہیں افواج یزیدی کے یہ سردار
کفار سے بدتر ہیں ان افواج کے دیندار
قرآن کے پاروں پہ یہ کیوں فوج کشی ہے
امت بھی کبھی آلؑ سے لڑنے کو چلی ہے

شب عاشور

آئی شب عاشور ستارے بھی ہیں حیراں
پھر ایسا کبھی فرش پہ ہو گا نہ چراغاں
اس طرح کے پاکیزہ و نورانی مسلماں
کب آئے ہیں حق کیلئے ہو جانے کو قرباں
یہ فرش پہ آج عرش کی جو جلوہ گری ہے
لگتا ہے کہ یہ نور رسول عربیؐ ہے

صبح عاشور

اکبرؑ کی اذاں نے دل ہستی کو جگایا
منہ شرم سے تاروں نے سرِ چرخ چھپایا
سہمے ہوئے خورشید نے سر اپنا اٹھایا
لمحات نے ڈرتے ہوئے اک گام بڑھایا
اب سانس ملائک کی بھی سینے میں دبی ہے
یہ عشق کا معیار پرکھنے کی گھڑی ہے

روز عاشور

کس خون کی سرخی لئے یہ دن نکل آیا
تاریخ پہ کیوں خوف سے اک لرزہ ہے چھایا
کیوں شرم سے افلاک نے سر کو ہے جھکایا
کیا حشر بپا ہونے کو ہے میرے خدایا
یہ باد سموم آج یہاں کیسی چلی ہے
یہ کس کی نظر گلشن زہراؑ کو لگی ہے

جنگ

سہ پہر تلک جنگ ہوئی ختم کیا ڈیرا
انوار نے نیزوں پہ کیا اپنا بسیرا
پھر خیمے جلے دور کہیں بھاگا اندھیرا
اسلام نے محسوس کیا ابدی سویرا
دستار و قبا خونِ محمدؐ میں رنگی ہے
خوب امتِ احمدؐ کو خلافت یہ ملی ہے

BY MOHSIN NAQVI

محمدؐ اور حسینؑ

سن لو حدیثِ ختمِ رسل پیکرِ حشم
لوگو یہی حسینؑ ہے ہم سے اسی سے ہم
ہر چند بے مثال نبی ہیں شہِ امم
لیکن خطا معاف یہ آگے ہے دو قدم
رکھی بنائے دیں شہ بدر و حنین نے
لیکن کیا ہے دیں کو مکمل حسین نے

بتولؑ اور حسینؑ

صورت اگر ہے عرض تو جوہر ہیں خد و خال
جس طرح سے ہے ذہن "صدف" اور گہر خیال
شبیر و فاطمہؑ میں بھی بہتر ہے یہ مثال
معدن ہیں فاطمہ تو گہر فاطمہ کا لال
بیٹے کی تربیت ہے سدا والدین سے
پرکھا گیا بتول کو اکثر حسین سے

موسیٰ اور حسینؑ

موسیٰ کلیم وقت تھا، محبوبِ خاص و عام
قائم تھا اس کا بھی یدِ بیضا سے احترام
ہاں اک عصا بھی تھا جو بنا تیغِ بے نیام
لیکن جو نور طور پہ اس سے تھا ہم کلام
وہ نورِ پنجتن تھا، رہِ مستقیم تھا
شبیر اس کا پانچواں جزوِ عظیم تھا

علیؑ اور حسینؑ

دوشِ نبیؐ کہاں، یہ سناں کی فضا کہاں؟
بستر کہاں نبی کا، یہ دشتِ بلا کہاں؟
غیظ و غضب کہاں وہ یہ دستِ دعا کہاں؟
خندق کہاں، یہ رزم گہِ کربلا کہاں؟
پیاسے کا نام ایک ہی سجدے سے چڑھ گیا
بیٹے کا وار باپ کی ضربت سے بڑھ گیا

حسنؑ اور حسینؑ

اب فرق بھائیوں کا خیالوں میں کیا ہو بند
وہ بھی فلک نشیں ہے تو یہ بھی بہت بلند
لیکن بقدرِ شوق یہ کہتا ہوں حرف چند
وہ روحِ انقلاب، حسین عافیت پسند
جس طرح کی بہار کو نسبت چمن سے ہے
نسبت وہی حسین کو اپنے حسن سے ہے

عیسیٰ اور حسینؑ

عیسیٰ بھی ہے خدا کا بڑا مقتدر نبی
بخشی ہے اس کی سانس نے مردوں کو زندگی
لیکن حسینؑ کس سے بیاں ہو یہ برتری
عیسیٰ ہے تیرے آخری نائب کا مقتدی
جس خاک پر حسین تو سجدہ ادا کرے
اس خاک سے مسیح بھی حاصل شفا کرے

بتولؑ اور حسینؑ

صورت اگر ہے عرض تو جوہر ہیں خدوخال
جس طرح سے ہے ذہین "صدف" اور گہر خیال
شبیر و فاطمہؑ میں بھی بہتر ہے یہ مثال
معدن ہیں فاطمہ تو گہر فاطمہ کا لال
بیٹے کی تربیت ہے سدا والدین سے
پرکھا گیا بتول کو اکثر حسین سے

حسنؑ اور حسینؑ

اب فرق بھائیوں کا خیالوں میں کیا ہو بند
وہ بھی فلک نشیں ہے تو یہ بھی بہت بلند
لیکن بقدر شوق یہ کہتا ہوں حرف چند
وہ روحِ انقلاب، حسین عافیت پسند
جس طرح کی بہار کو نسبت چمن سے ہے
نسبت وہی حسین کو اپنے حسن سے ہے

BY MOHSIN NAQVI

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ امام حسین علیہ السلام

از سید فیاض مہدی ۔ کینیڈا

بانیءِ اسلام کی توقیر ہے — خود خدا کے ہاتھ کی تحریر ہے
جانِ زہراؑ و علیؑ لختِ نبیؐ — پنجتن کی آخری تصویر ہے
ریگزاروں میں ہے یہ آبِ بقا — ظلمتوں میں نور کی تنویر ہے
ہو وہ فطرس سا ملک، جڑ سا بشر — اِن کے در کا فیض عالمگیر ہے
لائے رضواں کپڑے اِن کے واسطے — کِس کی ایسی اور بھلا تقدیر ہے
راکبِ دوشِ رسولؐ پاک دو — ایک شبرؑ دوسرا شبیرؑ ہے
خواب دیکھا جو خلیلؑ اللہ نے — کربلا اس خواب کی تعبیر ہے
کر چکے سب بیعتِ دستِ یزید — آسرا اسلام کا شبیرؑ ہے
کر دیا ثابت کٹا کر اپنا سر — دین میرے باپ کی جاگیر ہے
یہ گھرانہ سب لٹائے دین پر — اور مقابل صرف پیسا گیر ہے
مرکزِ رشد و ہدایت بیتِ حق — کیوں نہ ہو یہ خانہءِ تطہیر ہے
کرتی ہے مُردوں کو زندہ آج بھی — کربلا کی خاک کی تاثیر ہے
کیسے ہوں گی رائیگاں قربانیاں — ساتھ زینبؑ سی جو اِک شمشیر ہے
گھر ہو مسجد، شہر یا نوکِ سناں — یہ قرآں کی بولتی تصویر ہے
بے نمازی کو ہمارا مت کہو — جعفر صادقؑ کی یہ تقریر ہے
جائیں کیسے حج و زیارت کے لئے — خواہشوں کی پاؤں میں زنجیر ہے
ہو وہابی یا جہادی آج کا — دونوں سے اسلام کی تحقیر ہے
جن کو پالا تھا گلے وہ پڑ گئے — یہ سُپر پاور تیری تقدیر ہے
دشمنِ آلِ نبیؐ کے قلب پر — بغضِ حیدرؑ کا لگا اک تیر ہے
داخلہ ممنوع بے حبِ علیؑ — بابِ جنت پر یہی تحریر ہے
ہر گھڑی وردِ زباں نادِ علیؑ — ہر مرض کے واسطے اکسیر ہے
ہاتھ میں اپنے ہے دامانِ حسینؑ — اب نہ کوئی فکر دامن گیر ہے

مدحتِ سروؑر میں یہ فیاضؔ ہے
قلبِ مہدیؑ شاہ کا دلگیر ہے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔۔۔۲۲ اکتوبر ۲۰۰۱
طالب دعا۔۔سید نذر عباس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات امام حسنؑ

حیدرؑ کے دل کا چین ہے جانِ رسولؐ ہے
پہلا یہ نونہالِ ریاضِ بتولؑ ہے
آغوشِ مصطفیٰؐ میں حسنؑ ہے بہ صد بہار
نخلِ پیمبریؐ میں امامت کا پھول ہے

ہے حسنؑ کا رخ مثالِ مصطفیٰؐ تنویر میں
خُلق شامل ہو کے آتا ہے ہر اک تقریر میں
وارثِ زورِ علیؑ ہوتے ہوئے ایثار و شکر
کس قدر ہے صبر یارب فاطمہؑ کے شیر میں

کب حسنؑ عہدِ امامت میں پریشاں نہ رہے
کلمہ پڑھتے تھے جو وہ تابعِ فرماں نہ رہے
کوئی چارہ ہی نہ تھا گوشہ نشینی کے سوا
حد ہے! منہ دیکھے مسلماں بھی مسلماں نہ رہے

زہرا کی گود میں جو یہ گل پیرہن بڑھے
نگران تھے مصطفیٰؐ و علیؑ علم و فن بڑھے
رفتار میں کلام میں سیرت میں شکل میں
اُتنا ہی حُسن بڑھ گیا جتنا حسنؑ بڑھے

نہاں تھا راز یہ قدرت کے کارخانے میں
کسی کا نام حسنؑ ہی نہ تھا زمانے میں
اسی لئے تو نبیؐ کو بہت محبت تھی
کہ پہلا نام تھا یہ ہاشمی گھرانے میں

حسنؑ کی صلح پہ کیوں متفق عوام نہیں
حدیبیہ سے زیادہ تو یہ مقام نہیں
وہاں نبیؐ نے مٹایا تھا خود رسول اللہ
یہاں تو یہ بھی نہیں ہے کہ میں امام نہیں

ستمگروں سے نہ بدلے کبھی جفا کے لئے
یہ فیصلہ سرِ محشر رکھا خدا کے لئے
قدم تو راہِ ہدایت میں عمر بھر اُٹھے
مگر نہ ہاتھ اُٹھے اُمت کی بددعا کے لئے

یہ لازمی ہے حسنؑ سے حق آشنا کے لئے
جمال بن کے رہیں دینِ مصطفیٰؐ کے لئے
کہ فیصلہ حق و باطل کا ہے سپردِ جلال
زمین کرتے ہیں ہموار کربلا کے لئے

حسنؑ یہ کہتے تھے کر لیں جفا، جفا والے
خدا کا راز بتاتے نہیں خدا والے
سوال مجھ سے جو کرتے ہو صلح کیوں کر لی
جواب اس کا تمہیں دیں گے کربلا والے

بغیر حکمِ خدا کون سا تھا کارِ حسنؑ
جو اختیار علیؑ تھا وہ اختیارِ حسنؑ
نبیؐ جو چپ رہے برسوں تو کیا نبیؐ نہ رہے
خموش رہنے سے گھٹتا نہیں وقارِ حسنؑ

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید نثار عباس۔ ۸ مئی ۲۰۰۵ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات امام حسنؑ

حسنؑ کی صلح سے کوئی فضیلت جا نہیں سکتی
خدا نے جو عطا کی ہے وہ فضیلت جا نہیں سکتی
یہ کیا کم ہے کہا ہے لحمک لحمی پیمبرؐ نے
پیا ہے دودھ زہراؑ کا امامت جا نہیں سکتی

جسے سپرد امامت کا کام ہوتا ہے
رسولؐ پاک کا قائم مقام ہوتا ہے
جہاد، صلح، یہ سب مصلحت کی باتیں ہیں
مگر امام جہاں ہو امام ہوتا ہے

جو بھی حکم حق ہے وہ منظور ہے
اس گھرانے کا یہی دستور ہے
صلح کو حالانکہ مدت ہو گئی
آج تک خُلقِ حسنؑ مشہور ہے

زمانہ دورِ جہالت کا پھر پلٹ آتا
دوبارہ کفر کی تاریکیوں میں گھر جاتے
حسنؑ حسینؑ نہ ہوتے تو اہل کوفہ و شام
خدا کا نام نہ لیتے، نبیؐ سے پھر جاتے

حسنؑ ہیں صبر میں جیسے رسولؐ ربِ قدیر
قدم قدم پہ گماں ہے کہ ہیں جنابِ امیرؑ
یہ ہے کمالِ مصور کہ کھینچ کر رکھ دی
ملی جلی ہوئی صبر و جلال کی تصویر

جوابِ حق بھی قوی تھا مگر سبک جاتا
بر ازمانہ تھا خونریزیوں پہ جھک جاتا
امامِ وقت کی قوت تھی جو خموش رہے
حسنؑ جو لڑتے، جہادِ حسینؑ رک جاتا

نظامِ گلشنِ عالم کہیں بدلتا ہے
پتہ یہیں سے بہارِ چمن کا چلتا ہے
پسر خدا نے دیا ہے علیؑ کو سبز قبا
شجر میں پہلے پہل سبز پھل نکلتا ہے

دل باغیوں کا نامِ حسنؑ سن کے ہل گیا
یعنی گلِ مراد پیمبرؐ کو مل گیا
سرخ و سفید و زرد کی رنگینیوں سے دور
گلزارِ مصطفیٰؐ میں ہرا پھول کھل گیا

نہ جانے دینِ نبیؐ کا نظام کیا ہوتا
ملوکیت سے بھلا اہتمام کیا ہوتا
حسنؑ، حسینؑ نہ ہوتے اگر زمانے میں
نبیؐ تو خیر خدا کا بھی نام کیا ہوتا

نظر کے سامنے ہے الفتِ رسولِ زمن
نبیؐ کی قبر پہ گنبد ہے سبز سایہ فگن
لحد میں بھی ہے محبت اُسی قرینے سے
کہ جیسے نانا کے سینے پہ جلوہ گر ہیں حسنؑ

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید نثار عباس۔ ۸ مئی ۲۰۰۵ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسینؑ ابن علیؑ

اصول دیں نہ بچاتے جو کربلا والے
ورق ورق یہ کہانی بکھر گئی ہوتی
بچا گیا ہے اسے سجدہ حسینؑ کا ورنہ
نماز عصر سے پہلے ہی مر گئی ہوتی

کمال ایثار کا پیمبرؐ حسینؑ تصویر انبیاء ہے
حسینؑ مقسوم دین و ایماں حسینؑ مفہوم اہل اتقیٰ ہے
حسینؑ سجدوں کی سرزمیں ہے حسینؑ ذہنوں کا آسماں ہے
حسینؑ ایمان کی جستجو ہے حسینؑ یزداں کی آرزو ہے
حسینؑ تنہا تھا کربلا میں
حسینؑ کا ذکر چار سُو ہے

تسکین قلب و روح پیمبرؐ ہے تو حسینؑ خلد بریں کی راہ کا رہبر ہے تو حسینؑ
کیوں کر نہ تیرا ورد کرے دین پنجتنؑ تسبیح فاطمہؑ کا مقدر ہے تو حسینؑ

آنکھوں میں جاگتا ہے سدا غم حسینؑ کا سینے میں سانس لیتا ہے ماتم حسینؑ کا
مٹی میں مل گئے ہیں ارادے یزید کے لہرا رہا ہے آج بھی پرچم حسینؑ کا

واجب خدا کی ذات ہے ممکن حسینؑ ہے انسان کی نجات کا ضامن حسینؑ ہے
شام و سحر کی گردش پیہم سے پوچھ لو سورج ہے جس کا نام وہی دن حسینؑ ہے

--محسن نقوی--

روز حساب سب کا سفر ہوگا مختلف دوزخ میں دفن ہوں گے کئی سنگ و خشت میں
لیکن حسینؑ ہم ترے نوکر بصد خروش جائیں گے کربلا سے گزر کر بہشت میں

--محسن نقوی--

شہید ظلم غریب الدیار کیا کہنا حسینؑ درد کے پروردگار کیا کہنا
شہید ظلم کلیجے ہلا دیئے تو نے حسینؑ درد کے دریا بہا دیئے تو نے
ہر ایک ذرہء بے حس میں اک تڑپ بھر دی دماغ وضع کئے، دل بنا دیئے تو نے

میری پلکوں پہ مچلتے ہیں جو پیارے آنسو مجھکو آتے ہیں نظر چاند ستارے آنسو
راز یہ ماتم شبیرؑ میں رونے سے کھلا بہی لے جائیں گے کوثر کے کنارے آنسو

قرطاس شفاعت کے سوا اور بھی کچھ مانگ محشر میں مودت کی جزا اور بھی کچھ مانگ
جنت مجھے بخشی تو صدا غیب سے آئی شبیرؑ کے ماتم کا صلا اور بھی کچھ مانگ

ممکن نہیں کسی سے عداوت حسینؑ کی سانسوں میں بٹ رہی ہے سخاوت حسینؑ کی
بازار کے ہجوم سے کہہ دو کہ چپ رہے قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؑ کی

کیا صرف مسلمانوں کے پیارے ہیں حسینؑ چرخ بشر کے تارے ہیں حسینؑ
انسان کو بیدار تو ہو لینے دو ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسینؑ

کسی امام سے پھر یہ سوال ہی نہ ہوا
حسینؑ قصہ بیعت تمام کر کے گئے

یہ اختیار کتنا وسیع و بلند ہے سارا جہاں حسینؑ کی مٹھی میں بند ہے
ایوان انبساط میں جنت نہ کر تلاش جنت غم حسینؑ کے آنسو میں بند ہے

--وحید الحسن ہاشمی--

شب حیات میں تاثیر روشنی کیا ہے چلو حسینؑ سے پوچھیں کہ زندگی کیا ہے
غم حسینؑ ہے پہچان آدمیت کی حسینؑ ہی پہ نہ رویا تو آدمی کیا ہے

--وحید الحسن ہاشمی--

چلتی ہے ظلم و جور سے جادہ حسینؑ کا اپنے لہو میں تر ہے لبادہ حسینؑ کا
لیکن اصول دیں کو بچانے کے واسطے باطل پہ چھا گیا ہے ارادہ حسینؑ کا

باطل کی سازشوں کو کچلتے رہیں گے ہم جب تک رہے گا ہاتھ میں پرچم حسینؑ کا
قصر یزیدیت کی دراڑوں سے پوچھ لو تاریخ انقلاب ہے ماتم حسینؑ کا

وہ سلام کر تو حسینؑ پر کہ بہشت جسکا صلہ ملے
یہ طلب تو اپنی طرف سے ہے وہاں سے دیکھئے کیا ملے
جو در حسینؑ کا ہو لکیں اسے ہو رسائی علیؑ تلک
جو علیؑ ملے تو نبیؐ ملے جو نبیؐ ملے تو خدا ملے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ راولپنڈی۔ ۱۱ جولائی ۲۰۰۲۔ سید ذوالعباس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسینؑ ابن علیؑ

سوچتا ہوں کہ حق کس طرح ادا کروں
غمِ حسینؑ زیادہ ہے زندگی کم ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بغیر مرکز و محور زمیں تو کچھ بھی نہیں ولائے آل سے خالی ہو دیں تو کچھ بھی نہیں
نماز روزہ حج و زکوٰۃ و خمس و جہاد حسینؑ ہے تو یہ سب ہیں نہیں تو کچھ بھی نہیں

--محسن نقوی--

خیرات علم و بخشش محشر متاعِ خلد ملتی ہے بے دریغ یہ حسن نصیب سے
جو کچھ بھی مانگنا ہے وہ حیدرؑ کے در سے مانگ یہ در خدا کے در سے نہایت قریب ہے

--محسن نقوی--

حق نے بخشی ہے جو ایمان کی دولت مجھ کو دشمنِ آلِ محمدؐ سے ہے نفرت مجھ کو
ہے بجا ان کے محبوں سے محبت مجھ کو کہتے ہیں اہل ولا اہل مودت مجھ کو
فرض جو مجھ پہ ہے عائد وہ ادا کرتا ہوں
رات دن آلِ محمدؐ کی ثنا کرتا ہوں

--اثر ترابی--

لحہ لحہ رخِ احساس کی رونق ہے ریزہ ریزہ غمِ کونین کی لونڈی ہے
پوچھ کتنی بلندی پہ ہے شبیرؑ کی پیاس اس کی تعریف میں کوثر کی زباں کٹتی ہے

--محسن نقوی--

غربت ہے رشکِ بختِ سکندر بنی ہوئی صحرا کی دھوپ خود ہے سمندر بنی ہوئی
دیکھو سرِ حسینؑ کی بخشش کا معجزہ نوکِ سناں ہے دوشِ پیمبرؐ بنی ہوئی

--محسن نقوی--

یہ وہ سحر ہے لٹا جس میں فاطمہؑ کا گھر یہ وہ سحر ہے ہو گئی زینبؑ برہنہ سر
یہ وہ سحر ہے ہو گئے سجادؑ بے پدر یہ وہ سحر ہے روئے جسے سید البشر
ہنگام عصر قتل کیا تشنہ کام کو
زینبؑ کے بازو باندھ دیے گئے جس کی شام کو

اسلام کے وجود کا امکان ہی نہ تھا اس دہر میں حسینؑ کی تنزیل کے بغیر
شبیرؑ ہے وہ مصحفِ ناطق جو روستو زہراؑ کے گھر میں اترا ہے جبریلؑ کے بغیر

--شوکت رضا شوکت--

سنگ باری سے اگر کوئی نبی زخمی ہو اس کو پرہائے ملائک سے دوا ملتی ہے
کوئی معذور ہو، مجروح فرشتہ شوکت اس کو شبیرؑ کے جھولے سے شفا ملتی ہے

--شوکت--

دنیا میں جو محبِ شہِ شرقین ہے بے چینیوں کے دور میں بھی اسکو چین ہے
باطل کے سامنے نہ جھکائے جو اپنا سر سمجھو کہ اس کے ذہن کا مالک حسینؑ ہے

--شوکت--

قبول اس لئے تیر نے کی نوک کی اس نے سر بریدہ مرا دشمنوں میں پست نہ ہو
وہ سر اٹھائے ہوئے قاتلوں سے کہتا ہے حسینؑ ہوتا ہی وہ ہے جسے شکست نہ ہو

--شوکت--

خوشی سے میں نے خریدا یہ غم حسینؑ کا ہے مرے وجود کی چھت پر علم حسینؑ کا ہے
کسی یزید کی تعریف کس طرح لکھوں یہ ہاتھ میرا ہے لیکن قلم حسینؑ کا ہے

--شوکت--

اصول فطری پہ یہ بے اصول روتے ہیں چبھن میں خاروں کی شاخوں پہ پھول روتے ہیں
لگائیں اس پہ بھی فتویٰ کہاں ہیں فتویٰ فروش
حسینؑ گود میں ہیں اور رسولؐ روتے ہیں

--شوکت--

ابن علیؑ کے سجدہ والعصر کی قسم توحید روحِ عشقِ نمازِ حسینؑ ہے
اللہ اور حسینؑ میں رشتہ تو دیکھیے بندہ اللہ ہے وہ نیازِ حسینؑ ہے

--شوکت--

ہاں فاطمہؑ کے لعل نے وہ کام کر دیا گھڑیاں کٹیں گی دینِ محمدؐ کی چین سے
چھپن برس حسینؑ رہے ہیں رسولؐ سے محشر تلک رسولؐ رہیں گے حسینؑ سے

--شوکت--

چشمہ ہے جس کے فیض کا جاری کدھر گیا پشت نبی تھی جس کی سواری کدھر گیا
نوکِ سناں پہ جس نے سنایا کلامِ حق قرآن ڈھونڈتا ہے وہ قاری کدھر گیا

--شوکت--

کم ظرف سقیفے والوں کی ہر چال کا پیکر کھل جائے
تاریخ کے میزاں میں شوکت معصوم کا منصب تل جائے
قرآن پڑھا تھا مولا نے اس واسطے نوکِ نیزہ پر
ناپاک جو رکھی دشمن نے ہذیان کی تہمت ڈھل جائے

--شوکت--

رازق خدا ہے دیتا ہے زہراؑ کا لاڈلا بندوں سے ہر سلوک میں سالک حسینؑ ہے
تم نے تو اک فرات سے پانی نہیں دیا اب ہر فرات چشم کا مالک حسینؑ ہے

--شوکت--

مندرجہ بالا رباعیاں رسالہ خواجگان کرم ایڈیشن سے لکھیں --طالب دعا سید رضا عباس--۲۱ جولائی ۲۰۰۴--راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسینؑ ابن علیؑ

اس لامکاں کی ذات کا گھر بن گیا حسینؑ
پیکر میں تھا رسولؐ مگر بن گیا حسینؑ
یہ صبر و حوصلہ یہ شہادت ثبوت ہے
ہر دور کے یزید کا ڈر بن گیا حسینؑ

--شوکت رضا شوکت--

پانی غمِ حسینؑ میں بہنے کا ہے سبب کرتے ہیں لوگ آگ پہ ماتم بصد ادب
نوحے کی ہر صدا پہ ہوائیں ہیں مضطرب فرشِ عزا بھی خاک پہ بچھتا ہے روز و شب
چاروں پہ راج ہے تو شہِ شرقین کا
دراصل زندگی پہ ہے قبضہ حسینؑ کا

--شوکتؔ--

پھیلا رہا ہوں اس لئے کشکولِ بندگی سانسوں کو کربلا کی حرارت کا شوق ہے
جنت کی احتیاج نہیں ہے مجھے تو بس شہِ حسینؑ تیری زیارت کا شوق ہے

--شوکتؔ--

زوارشہ کے قہرِ الٰہی سے دور ہیں زہراؑ کے دل کے واسطے وجہِ سرور ہیں
دیکھیں نہ ان کو ہم یہ نظر کا قصور ہے شبیرؑ زائرین سے ملتے ضرور ہیں

--شوکتؔ--

جس نے دل و نظر سے مودت قبول کی اسنے بس ایک اشک میں جنت قبول کی
دیدار جس نے کر لیا قبرِ حسینؑ کا سمجھو اسے ہوئی ہے زیارت رسولؐ کی

--شوکتؔ--

جو تھے فنا کی زد میں بقا مانگنے لگے جو لاعلاج تھے وہ دوا مانگنے لگے
خونِ حسینؑ پاک کی تاثیر دیکھیے کربِ بلا سے لوگ شفا مانگنے لگے

--شوکتؔ--

شوکتؔ وہاں مخلوقِ خدا رد نہیں ہوتی ناداری، سائل کی صدا رد نہیں ہوتی
اعزاز ہے دربارِ حسینؑ ابن علیؑ کا شبیرؑ کے روضے پہ دعا رد نہیں ہوتی

--شوکتؔ--

باطل کی سازشوں کو کچلتے رہیں گے ہم جبتک رہے گا ہاتھ میں پرچم حسینؑ کا
قصرِ یزیدیت کی دراڑوں سے پوچھ لو تاریخ انقلاب ہے ماتم حسینؑ کا

--محسنؔ نقوی--

انسان کی جبیں پہ ستارے سجا دیئے زخموں نے پھول دشتِ بلا میں کھلا دیئے
نوکِ سناں پہ بول کے میرے حسینؑ نے تاریخ کی زباں پہ تالے لگا دیئے

--محسنؔ نقوی--

خالق کی آبرو کے محافظ علیؑ کے لال نذرانہ سجود ملائک وصول کر
اکبرؑ کی لاش پر بھی تو بیٹھا ہے مطمئن شبیرؑ انبیاء کی سلامی قبول کر

--محسنؔ نقوی--

یادِ غمِ حسینؑ دلوں کی سرشت ہے ورنہ یہ رنگ و بو کا جہاں سنگ و خشت ہے
قانون بنکے جس میں رواں ہو حسینیت کوئی زمیں بھی ہو وہ یقیناً بہشت ہے

--محسنؔ نقوی--

سورج ابھی نہ جا تو حدِ شرقین سے جبریلؑ ایک پل کو ٹھہر تو بھی چین سے
اے موت سانس روک زمانے قیام کر مصروفِ گفتگو ہے خدا خود حسینؑ کا

--محسنؔ نقوی--

تو نے نماز پڑھ کے سرِ دشتِ کربلا کہتا ہے کون صرف ارم ہی خرید کی
شبیرؑ تیرے آخری سجدے کی ضرب سے سانسیں اکھڑ رہی ہیں ابھی تک یزید کی

--محسنؔ نقوی--

اُسی بشر کو شہِ شرقین کہتے ہیں دلاوروں کے دل و جاں کا چین کہتے ہیں
جو سر کٹا کے جھکا دے سرِ غرورِ یزید اسے سناں کی لغت میں حسینؑ کہتے ہیں

--محسنؔ نقوی--

جب سے اٹھا ہے ظلم کا پہرہ فرات سے کہتی ہے موج موج کہانی حسینؑ کی
حیران ہو کے پوچھتا پھرتا ہے سیلِ آب کیا چاہتی تھی تشنہ دہانی حسینؑ کی

--محسنؔ نقوی--

دنیا کا ہر دیار دیارِ حسینؑ ہے عالم تمام تعزیہ دارِ حسینؑ ہے
دیکھا ہے اپنے حسنِ تصور کا معجزہ کیجئے جدھر نگاہ مزارِ حسینؑ ہے

--فاتح واسطی--

بہرِ حفظِ دینِ حق زیرِ تیغ آ گئے مقتل مقتل حیات میں نقدِ جاں لٹا گئے
انتہائے عشق تھی یا کمالِ بندگی کس بہار سے حسینؑ خون میں نہا گئے

--فاتح واسطی--

نخوتِ یزیدیت خاک میں ملا گئے ظلم و جور و جبر کا سمنات ڈھا گئے
دشتِ مرگ میں کیا غسلِ خوں حسینؑ نے کربلا کی رفعتیں عرش سے بڑھا گئے

--فاتح واسطی--

رتبہ شناس کربِ بلا ہے مراجنوں میرا شعور مرتبہ دانِ حسینؑ ہے
میرا جو ہے شرف وہی جبریلؑ کا بھی ہے میں بھی ہوں وہ بھی مرثیہ خوانِ حسینؑ ہے

--فاتح واسطی--

--اپنے بچوں کے لئے راولپنڈی میں ۲۱ جولائی کو جمع کیا۔ سید نذر عباس--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسینؑ ابن علیؑ

قرآن کی زندگی ہے عطیہ حسینؑ کا
قرآں کے حرف حرف میں جان حسینؑ ہے
دشمن حسینیت کو کہاں تک مٹائے گا
قرآں کا حرف حرف نشان حسینؑ ہے

--فاتح واسطی۔

غم حسین علیہ السلام سے ہم لوگ
علاج گردش لیل ونہار کرتے ہیں
میں سوچ ہی رہا تھا علاج غم حیات
بے ساختہ کسی نے کہا ماتم حسینؑ
میں نے رضائے سیدہؑ پوچھی امام (عج) سے
بولے امام عصرؑ فقط ماتم حسینؑ

(عرفان عابدی نے پڑھا تھا)

اس شان سے دنیا سے سدھارے ہیں حسینؑ
ہر قوم یہ کہتی ہے ہمارے ہیں حسینؑ
تاریخ کی تقدیر کا ناسور یزید
اسلام کی قسمت کے ستارے ہیں حسینؑ
اعجاز ہے یہ تیرے لہو کا تو نے
سینے ہی نہیں دل بھی نکھارے ہیں حسینؑ
شیطان کو یہ ناز کہ میرا ہے یزید
انسان کو یہ فخر ہمارے ہیں حسینؑ
وہ حرؑ کی طرح زیست کی بازی جیتے
قدموں میں تیرے آ کے جو ہارے ہیں حسینؑ
ماتم کی دھمک ظلم یزیدی کی شکست
ہر لب پہ تیری فتح کے نعرے ہیں حسینؑ

--عرفان حیدر عابدی--

یہ دین مصطفےٰ ہے امانت حسینؑ کی
اسلام کی بقا ہے عنایت حسینؑ کی
ہے کشتی نجات نواسہ رسولؐ کا
لازم اسی لئے تو ہے قربت رسولؐ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تسکین قلب وروح پیمبر ہے تو حسینؑ
خلد بریں کی راہ کا رہبر ہے تو حسینؑ
کیوں کر نہ تیرا ورد کرے دین یثربی
تسبیح فاطمہؑ کا مقدر ہے تو حسینؑ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نومبر ۲۰۰۰ میں مختلف رسالوں سے یہ رباعیاں جمع کی

نقش یزیدیت جو مٹا کربلا کے بعد
ابھری حسینیت کی صدا کربلا کے بعد
بیعت کسی نے مانگی نہ آل نبیؐ سے پھر
اسلام زندہ ہو کے رہا کربلا کے بعد

اکسیر ہو گی خاک نہ خاک شفا کے بعد
اب کربلا نہ ہو گی کہیں کربلا کے بعد
قرآں سنائے گا نہ کوئی ہو کے سربلند
نوک سناں پہ سبط رسولؐ خدا کے بعد

دنیا کا ہر دیار دیار حسینؑ ہے
عالم تمام تعزیہ دار حسینؑ ہے
دیکھا ہے اپنے حسن تصور کا معجزہ
کیجئے جدھر نگاہ مزار حسینؑ ہے

برتر ہے کون فاطمہؑ کے نور عین سے
افضل ہیں کس کے جد وپدر عالمین سے
قول امین ، وحی خدا ہے خدا گواہ
میرا حسینؑ مجھ سے ہیں ہوں حسین سے

منار دین نبیؐ کو حسینؑ کہتے ہیں
ضیائے حسن یقیں کو حسینؑ کہتے ہیں
جہاز دیں کا ہے لنگر خدا کی حبل متیں
خدا کی حبل متیں کو حسینؑ کہتے ہیں

علی کے نور نظر کو حسینؑ کہتے ہیں
نبیؐ کے لخت جگر کو حسینؑ کہتے ہیں
جو اصل مقصد ومقصود باغ امکاں ہے
اسی شجر کے ثمر کو حسینؑ کہتے ہیں

یہ بات صاحب اعجاز ہی سمجھتے ہیں
حسین موت کو بھی زندگی سمجھتے ہیں
جدا ہیں سارے زمانے سے کربلا والے
نہ غم کو غم نہ خوشی کو خوشی سمجھتے ہیں

--رضوی--

--اپنے بچوں کے لئے راولپنڈی میں ۲۱ جولائی کو جمع کیا۔ سید نذر عباس--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسینؑ ابن علیؑ

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسین

--محمد علی جوہر--

مظلوم نہ شاہِ بحر و بر سا ہوگا مدینہ تیروں کا یوں کسی پر برسا ہوگا؟
پیاسے رہے کربلا میں جس طرح حسینؑ یوں گھر بھی پانی کو نہ ترسا ہوگا

مارے گئے جو سب وہ لعیں دفن ہوئے
زہراؑ کے نہ ہائے نازنیں دفن ہوئے
عاشورِ محرم کو ہوئے قتل حسینؑ
پر قبر میں روزِ اربعیں دفن ہوئے

--انیس--

جب دفن ہوا شیرِ خدا کا جانی سجادؑ نے کی قبر پہ آب افشانی
شبیرؑ کی پیاس کا کہوں کیا میں اثر پیتی گئی خاک جتنا چھڑکا پانی

--انیس--

غم حسین علیہ السلام سے ہم لوگ
علاجِ گردشِ لیل و نہار کرتے ہیں
میں سوچ ہی رہا تھا علاجِ غمِ حیات
بے ساختہ کسی نے کہا ماتمِ حسینؑ
میں نے رضائے سیدہؑ پوچھی امام (عج) سے
بولے امامِ عصرؑ فقط ماتمِ حسینؑ

(عرفان عابدی نے پڑھا تھا)

اس شان سے دنیا سے سدھارے ہیں حسینؑ
ہر قوم یہ کہتی ہے ہمارے ہیں حسینؑ
تاریخ کی تقدیر کا ناسور یزید
اسلام کی قسمت کے ستارے ہیں حسینؑ
اعجاز ہے یہ تیرے لہو کا تو نے
سینے ہی نہیں دل بھی نکھارے ہیں حسینؑ
شیطان کو یہ ناز کہ میرا ہے یزید
انسان کو یہ فخر ہمارے ہیں حسینؑ
وہ حرؑ کی طرح زیست کی بازی جیتے
قدموں میں تیرے آ کے جو ہارے ہیں حسینؑ
ماتم کی دھمک ظلمِ یزیدی کی شکست
ہر لب پہ تیری فتح کے نعرے ہیں حسینؑ

--عرفان حیدر عابدی--

یہ دین مصطفےٰ ہے امانت حسینؑ کی
اسلام کی بقا ہے عنایت حسینؑ کی
ہے کشتیءِ نجات نواسہ رسولؐ کا
لازم اسی لئے تو ہے قربت رسولؐ کی

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

تسکینِ قلب و روحِ پیمبر ہے تو حسینؑ
خلدِ بریں کی راہ کا رہبر ہے تو حسینؑ
کیوں کر نہ تیرا ورد کرے دینِ پنجتن
تسبیحِ فاطمہؑ کا مقدر ہے تو حسینؑ

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا طالب دعا۔ سیدہ رعباس ۱۴ جون ۲۰۰۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات امام حسینؑ

کوئی بچپن میں یہ شبیرؑ کا کہنا دیکھے
نانا کس دل سے تمہیں غم میں نواسہ دیکھے
کس لئے اتنا پریشاں ہو ذرا حشر تو ہو
یوں چھڑا لاؤں گا اُمت کو کہ دنیا دیکھے

نبیؐ کے دیں کی حیات و ممات مٹھی میں
خدا کے بعد خدائی کی بات مٹھی میں
قمرؔ نثار ہو شبیرؑ ننھے ہاتھوں پر
ذرا سی اُنگلیاں اور کائنات مٹھی میں

عزیز رکھتا ہے دونوں کو خالقِ کونین
یہ شاہِ کرب و بلا ہیں وہ شاہِ بدر و حنین
مگر قمرؔ یہ ولادت کا سلسلہ دیکھو
خدا کے گھر میں علیؑ ہوں علیؑ کے گھر میں حسینؑ

دن پیمبرؐ کے لئے تو زہراؑ کے لئے راتیں ہیں
کیسی کیسی تیری خاطر کے لئے ذاتیں ہیں
عرش سے آتے ہیں جبریلؑ جھلانے کے لئے
سچ تو یہ ہے بڑے گھر کی بڑی باتیں ہیں

فضلِ خدا سے دو پسر دونوں امامِ مشرقین
باپ کو کیوں ہوں زحمتیں جبکہ ہوں ایسے نورِ عین
حکمِ رسولؐ کے خلاف جورِ یزید دیکھ کر
دین پکارا یا علیؑ آگئے سر بکف حسینؑ

دوسرے لختِ جگر کی جو خبر پاتے ہیں
شیرِ حق سجدۂ معبود میں جھک جاتے ہیں
جمع حسنینؑ کے جلوے ہیں نبیؐ کے گھر میں
بُرجِ خورشید میں دو چاند نظر آتے ہیں

منظور احترام و ادب کبریا کا ہے
مثلِ نبیؐ حسینؑ بھی پیکر وفا کا ہے
اللہ رے حفاظتِ قرآن اے قمرؔ
یہ پانچواں غلاف کتابِ خدا کا ہے

حسینؑ کو جو نبیؐ ساتھ لے کے آتے ہیں
مباہلے کا سماں اس لئے نہ دکھاتے ہیں
کہ دیکھو جب کبھی باطل کی بات بڑھتی ہے
تو گھر کے لوگوں کو یوں ساتھ لیکے جاتے ہیں

شیرِ خدا کی طرح فضائل ہیں آپ کے
چاہیں تو آسمان و زمیں رکھ دیں ناپ کے
بعدِ علیؑ ، حسینؑ ہیں دوشِ رسولؐ پر
بیٹا وہی ، قدم بہ قدم ہو جو باپ کے

نظر میں پیار ادا آس پہ مسکرانے کی
یہ باتیں سب ہیں پیمبرؐ کا دل بڑھانے کی
رسولؐ کیسے نہ شبیرؑ کو عزیز رکھیں
یہی تو شکل ہے اُمت کے بخشوانے کی

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید نذر عباس۔ ۸ مئی ۲۰۰۵ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات امام حسینؑ

وجہِ سکون ولادتِ شبیرؑ بن گئی
اسلام شکر کر تیری تقدیر بن گئی
بعدِ حسنؑ، حسینؑ بھی دنیا میں آ گئے
پوری رسول پاک کی تصویر بن گئی

کرم ذاتِ خدا فرما رہی ہے
خوشی روئے نبیؐ پر چھا رہی ہے
خدا رکھے قمرؔ زہراؑ کے گھر کو
امامت پر امامت آ رہی ہے

نصاریٰ ضد پہ ہیں کیسے معاملہ ہو جائے
ادھر جو رُکن ہوں پورے مقابلہ ہو جائے
حسینؑ آ گئے اب مطمئن ہیں پیغمبرؐ
کہ کل کا ہوتا ہوا اب مباہلہ ہو جائے

جو کوشش ہو تو ہر شئی میں سہولت آ ہی جاتی ہے
فرشتے کو نبیؐ زادوں کی خدمت آ ہی جاتی ہے
جو ننھیں دھوپ میں شبیرؑ پر جبریل پھیلا دیں
بہت دن تک جھلایا ہے، محبت آ ہی جاتی ہے

خدا رکھے یہی کمسن نظر آتے ہیں گھر بھر میں
پھر اُس پر نور ایسا جو نہیں ماہِ منور میں
نظر شبیرؑ کو لگ جائے گی ماں کو یہ دھڑکا ہے
کوئی آتا ہے تو زہراؑ چھپا لیتی ہیں چادر میں

فاطمہؑ کہتی تھیں بچپن دیکھ کر دلدار کا
بوجھ ابھی دیکھو نہ تیغِ حیدرِ کرار کا
اور بڑھ جاؤ ذرا، لگ جائے گی ورنہ نظر
تم تو اتنے بھی نہیں جتنا ہے قد تلوار کا

بہ صد خلوص و عقیدت سلام کہتی ہے
حسینؑ! تم کو محبت سلام کہتی ہے
جب آتا ہے کسی بزمِ عزا میں نامِ حسینؑ
خدا کی آخری حجتؑ سلام کہتی ہے
حرم لٹے ہوئے بیٹھے تھے جس اندھیرے میں
قمرؔ وہی شبِ ظلمت سلام کہتی ہے

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سیدنز عباس۔ ۸ مئی ۲۰۰۵ء)

روزِ حساب سب کا سفر ہوگا مختلف
دوزخ میں کچھ گریں گے، کئی سنگ و خشت میں
لیکن حسینؑ ہم ترے نوکر بروزِ حشر
جائیں گے کربلا سے گزر کر بہشت میں

غربت ہے رشکِ بختِ سکندر بنی ہوئی
صحرا کی تشنگی ہے سمندر بنی ہوئی
دیکھو سرِ حسینؑ کی بخشش کا معجزہ
نوکِ سناں ہے دوشِ پیمبرؐ بنی ہوئی

سکتے میں خواب دیں ہے کہ تعبیر کچھ کہے
قرآن دم بخود ہے کہ تفسیر کچھ کہے
نوکِ سناں سے عرش تلک خامشی تو دیکھ
خالق کو انتظار ہے شبیرؑ کچھ کہے

ذرا احتیاط سے کام لے نہ زباں دراز ہو اس قدر
کہ حسینیت سے الجھ سکے ابھی تجھ میں اتنا تو دم نہیں
ہے عروجِ دیں کا امیں یہی ہے نشانِ فتح مبیں یہی
اسے چشمِ بد سے نہ دیکھنا یہ علَم ہے تیرا قلم نہیں

ملنگوں کی نگاہوں میں عجب مستی نظر آئی
بلندی آسمانوں کی انہیں پستی نظر آئی
کبھی بہلول نے بیچی، کبھی حر نے خریدی ہے
خداوندا تری جنت بڑی سستی نظر آئی

اب تک الجھ رہا ہے یزیدی ہجوم سے
شبیرؑ تو نے دین کو غازی بنا دیا
تجھ پر درود پڑھ کے پہنچتی ہے حق کے پاس
تو نے نماز کو بھی نمازی بنا دیا

پھوٹا تھا جو کبھی کسی نیزے کی نوک سے
ہر عہد پر محیط وہی انقلاب ہے
ہر دور میں حسینؑ نے ثابت یہ کر دیا
ہر دور کے یزید کا خانہ خراب ہے

ممکن نہیں کسی سے عداوت حسینؑ کی
سانسوں میں بٹ رہی ہے سخاوت حسینؑ کی
بازار کے ہجوم سے کہہ دو کہ چپ رہے
قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؑ کی

حسینیت، تری تعظیم جا بجا ہوگی
یزیدیت تری تذلیل برملا ہوگی
ہر ایک دل پہ لگی ہے غمِ حسینؑ کی مہر
اگر شکست یہی ہے تو فتح کیا ہوگی

مرضی ہے تیریٰ، فکر میں ترمیم کر نہ کر
سلطانِ عقل و عشق کو تسلیم کر نہ کر
بچپن میں دیکھ لے ذرا دوشِ رسولؐ پر
پھر تو مرے حسینؑ کی تعظیم کر نہ کر

کیا فکر جہاں نوکر سلطانِ وفا ہوں
میں قبر کی آغوش میں راحت سے رہوں گا
محشر کی تپش مجھ کو پریشاں نہ کرے گی
میں پرچم عباسؑ کے سائے میں رہوں گا

بشر کا ناز، نبوت کا نورِ عین حسین
جنابِ فاطمہ زہراؑ کے دل کا چین حسین
کبھی نماز سے پوچھا جو رنج و غم کا علاج
کہا نماز نے بے ساختہ حسینؑ! حسینؑ!

علیؑ جو قبر میں آئے ہوئے ہیں، چین سے ہوں
یہ دل ہے رقص میں خوشبو کی ڈالیوں کی طرح
فرشتے بہر سفارش زمیں پہ بیٹھے ہیں
کس سخی کے مہذب سوالیوں کی طرح

واجب خدا کی ذات ہے ممکن حسینؑ ہے
انسان کی نجات کا ضامن حسینؑ ہے
جس سے شب سیاہ یزیدی لرز اٹھے
خود اپنے دل سے پوچھ وہی دن حسینؑ ہے

توحید کی چاہت ہے تو پھر کرب و بلا چل
ورنہ یہ کلی کھل کے کھلی ہے نہ کھلے گی
توحید ہے مسجد میں نہ مسجد کی صفوں میں
توحید تو شبیرؑ کے سجدے میں ملے گی

اس شان سے جائیں گے سر حشر بھی ہم لوگ
مولا تیری چاہت کا بھرم ہاتھ میں ہوگا
جھک جھک کے ملیں گے ہمیں دربانِ ارم خود
سینے میں ترا عشق علم ہاتھ میں ہوگا

تحت الثریٰ ہے بغض علیؑ کی گھٹن کا روپ
کوثر مرے حسینؑ کی بخشش کا نام ہے
جنت علیؑ کے سجدۂ وافر کی ہے زکوٰۃ
دوزخ بتولِؑ پاک کی رنجش کا نام ہے

بوقت مشکل، مرض کی حالت میں، دشمنوں سے الجھ الجھ کر
کبھی تو میرے سخی سے دنیا میں تم کوئی کام لے کے دیکھو
یہ نام سن کر تو موت کے بھی نہ ہاتھ شل ہوں تو مجھ سے کہنا
کبھی مصیبت پڑے تو میرے حسینؑ کا نام لے کے دیکھو

قطعات

محسن نقوی

محشر میں اس انمول عقیدے کے عوض ہم
بخشش نہ خریدیں تو گنہگار نہ کہنا
جنت میں بھی شبیر ترے غم کی قسم ہے
ماتم نہ کریں ہم تو عزادار نہ کہنا

روحِ اذاں ہے باپ تو بیٹا نمازِ دیں
مسجد علی کی ہے تو مصلیٰ حسینؑ کا
جاگیر کبریا ہوئی تقسیم اس طرح
کعبہ علیؑ کا، عرشِ معلیٰ حسینؑ کا

وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غمِ حسینؑ
قصرِ اِرم تو اس کے لیے سنگ و خشت ہے
جس سلطنت پہ راج ہو میرے حسینؑ کا
اُس سلطنت کا ایک جزیرہ بہشت ہے

منصب کا اشتیاق نہ پروائے تخت و تاج
تیرا ہر اک غلام بڑی تمکنت میں ہے
جنت میں کون جائے گا تیری رضا بغیر
جنت بھی اے حسینؑ تیری سلطنت میں ہے

انگشتری ہے دیں کی، نگینہ حسینؑ کا
خیرات میں بھی دیکھ قرینہ حسینؑ کا
سورج پہ سوچ، چاند، ستاروں پہ غور کر
تقسیم ہو رہا ہے پسینہ حسینؑ کا

اپنی تقدیر پہ سایہ ہے ترا ابن علیؑ
قافلہ گردشِ دوراں کا کہاں رُکتا ہے؟
پرچم حضرتِ عباس کا بوسہ لینے
سجدہ کرنے کو کئی بار فلک جھکتا ہے

صبر و سکوں کا ناز وہی دِل کا چین ہے
مظلوم ہو کے بھی جو شہِ مشرقین ہے
پوچھی متاعِ دامنِ اسلام جب کبھی
اسلام کہہ اُٹھا، مرا سب کچھ حسینؑ ہے

جو ناطقِ قراں نے دیا نوکِ سناں سے
پیغام وہ دنیا سے مٹے گا نہ مٹا ہے
قانونِ حسین ابنِ علیؑ بر سرِ صحرا
عباسؑ نے ہاتھوں کو قلم کر کے لکھا ہے

کوئی تو ہے جو ظلم کے حملوں سے دُور ہے
کوئی تو ہے جو ضبط و وفا کا غرور ہے
اب تک جو سرنگوں نہ ہوا پرچم حسینؑ
اِس پر کسی کے ہاتھ کا سایہ ضرور ہے

عباسؑ صحیفہ ہے امامت کے عمل کا
عباسؑ کی آواز ہے فرمان ازل کا
ہر ظلم کی تقدیر ہے جکڑی ہوئی اس میں
عباسؑ کا پنجہ بھی شکنجہ ہے اجل کا

آنکھوں میں جاگتا ہے سدا غم حسینؑ کا
سینے میں سانس لیتا ہے ماتم حسینؑ کا
مٹی میں مل گئے ہیں ارادے یزید کے
لہرا رہا ہے آج بھی پرچم حسینؑ کا

حکمت کے آئینے کا سکندر ہے تو حسینؑ
بخشش کا ہے کنار، سمندر ہے تو حسینؑ
اے وجہ ذوالجلال فنا تجھ سے دور ہے
دل میں نہیں ہے، روح کے اندر ہے تو حسینؑ

انسان کو سکون سے رہنا سکھا دیا
ہنس ہنس کے ظلم و جور بھی سہنا سکھا دیا
شبیرؑ تیری پیاس نے محشر کی شام تک
آنکھوں کی ہر فرات کو بہنا سکھا دیا

دھوپ کی موج میں سورج کا بھی خوں ملتا ہے
سوگ میں پرچم احساس نگوں ملتا ہے
ہاں مگر ابن علیؑ ایک شجر ہے ایسا!
جس کے سائے میں شریعت کو سکوں ملتا ہے

سورج ابھی نہ جا تو حد مشرقین سے
جبریل ایک پل کو ٹھہر تو بھی چین سے
اے موت سانس روک، زمانے قیام کر
مصروفِ گفتگو ہے خدا خود حسین سے

لمحہ لمحہ رُخِ احساس کی ضو بٹتی ہے
ریزہ ریزہ غم کونین کی لو بٹتی ہے
پوچھ مت کتنی بلندی پہ ہے شبیرؑ کی پیاس
اِس کی تعریف میں کوثر کی زباں کٹتی ہے

اعمال میں ثبوتِ ولا ہے غم حسینؑ
نبیوں کی بندگی کا صلا ہے غم حسینؑ
دُشمن غمِ حسین کے دوزخ کا رزق ہیں!
وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غمِ حسینؑ

مشکل ہے قرضِ ابن علیؑ کی ادائیگی
قدرت کو پھر ادھار نہ لینا پڑے کہیں
جنت تو کچھ نہیں مجھے ڈر ہے کہ حشر میں
اللہ کو اپنا عرش نہ دینا پڑے کہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہیدِ کربلا حسینؑ

شہیدِ کربلا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ

گوہرِ تاجِ ہل اتی حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

راکبِ دوشِ مصطفٰےؐ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

نورِ دو چشمِ مرتضٰےؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

راحتِ جانِ فاطمہ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

بے مونس و آشنا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

کشتۂ خنجرِ جفا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

مقتولِ کربلا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

حسینؑ حسینؑ حسین

واویلا صد واویلا

ہے ہے ظلمِ کربلا واویلا صد واویلا

یا محمدؐ مصطفٰی یا علیؑ مرتضٰی واویلا صد واویلا

یا جناب سیدہؑ ، یا شہیدِ کربلا واویلا صد واویلا

یا غریب و بے نوا کوفیوں نے کی دغا واویلا صد واویلا

خیمے لوٹے برملا چادر چھینی برملا واویلا صد واویلا

زینبؑ ہوئی بے ردا ہائے تیرِ حرملہ واویلا صد واویلا

سبطِ پیمبرؐ واویلا کشتۂ خنجر واویلا واویلا صد واویلا

چل گیا خنجر واویلا کیا کرے خواہر واویلا واویلا صد واویلا

جل گیا سب گھر وا ویلا واویلا صد واویلا

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام حسین شہیدِ کربلاؑ

قسم خدا کی بڑا نیک کام کرتے ہیں
غمِ حسینؑ کا جو اہتمام کرتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تاریخ دے رہی ہے یہ آواز دم بدم
دشت ثبات و عزم ہے دشت بلا و غم
صبرِ مسیحؑ اور جرأت سقراط کی قسم
اس راہ میں ہے صرف ایک انسان کا قدم
جس کی رگوں میں آتش بدر و حنین ہے
جس سورما کا اسم گرامی حسینؑ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی مثال شہِ مشرقین بن نہ سکا
خدا کے نور کا نورِ دو عین بن نہ سکا
ولی بنائے وصی و نبی بنا ڈالے
خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام حسین شہیدِ کربلاؑ

قسم خدا کی بڑا نیک کام کرتے ہیں
غمِ حسینؑ کا جو اہتمام کرتے ہیں

تاریخ دے رہی ہے یہ آواز دم بدم دشت ثبات وعزم ہے دشت بلا وغم
صبر مسیحؑ اور جرأت سقراط کی قسم اس راہ میں ہے صرف ایک انسان کا قدم
جس کی رگوں میں آتش بدر وحنین ہے
جس سورما کا اسم گرامی حسینؑ ہے

کوئی مثال شہ شرقین بن نہ سکا خدا کے نور کا نور دو عین بن نہ سکا
ولی بنائے وصی ونبی بنا ڈالے خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکا

یہ گیسوئے ایماں کو سنوارا کس نے یہ پھیر دیا وقت کا دھارا کس نے
اسلام کی نبض ڈوبتی جاتی تھی یہ اپنا لہو دے کے ابھارا کس نے

---دبیر---

سر غیر کے آگے نہ جھکانے والا نیزے پہ بھی قرآن سنانے والا
اسلام سے کیا پوچھتے ہو کون حسینؑ اسلام کو اسلام بنانے والا

****

محتاجوں کو غنیاء نے زر بخشا ہے درماندوں کے آرام کو گھر بخشا ہے
احمدؐ کے نواسے کی سخاوت دیکھو دشمن کو رہ دوست میں سر بخشا ہے

****

قدرت کے آفتاب کا مطلع حسینؑ ہے انوار انبیاء کا مرقع حسینؑ ہے
خلق وسخاو حلم کا مجمع حسینؑ ہے مشکل میں خاص وعام کا مرجع حسینؑ ہے
بندوں کا کیا حساب ہے اور کیا شمار ہے
حیدرؑ کا لال یاور پروردگار ہے

گر رہ منزل تسلیم و رضا مشکل ہے سہل ہے عشق بشر عشق خدا مشکل ہے
جن کے رتبے ہوں سوا ان کے سوا مشکل ہے وعدہ آسان ہے وعدے کی وفا مشکل ہے
یہ فقط امر ہوا فاطمہؑ کے جانی سے
مشکلیں جتنی تھیں کانی گئی آسانی سے

سیلاب آرہا ہے گناہوں کا شہر میں اے دوست حسینؑ کا دامن نہ چھوڑنا
دور ستم ہے کیسے بھی گزرے گزار لو لیکن کسی یزید سے رشتہ نہ جوڑنا

حسینؑ عالم انسانیت کے مایہ ناز شعور وفکر ہے قوم کی حیات کا راز
کبھی تو سمجھیں گے مفہوم مجلس وماتم شہید کرب وبلا تیرے غم کی عمر دراز

---نجم آفندی---

ایماں کی زیب وزین کہنا ہی پڑا اسلام کے دل کا چین کہنا ہی پڑا
دنیا نے بہت کلمہ حق ضبط کیا پھر چیخ کے یا حسینؑ کہنا ہی پڑا

--نجم--

ایسا کوئی درد آشنا پھر نہ ملا دنیا کو شہید کربلا پھر نہ ملا
لاکھوں گزرے حسینؑ اے بنت نبیؐ جیسا تیرا حسینؑ تھا پھر نہ ملا

****نجم****

بے شک وجہ نجات ہو جاتے ہیں ہاں نازش کائنات ہو جاتے ہیں
راز غم شبیرؑ سمجھ لے جو کوئی آنسو آب حیات ہو جاتے ہیں

---نجم---

شبیرؑ نے راہ حق میں کیا کیا نہ دیا ہم نے بھی ثبوت کچھ ولا کا نہ دیا
کاندھا جو ضریح کو دیا بھی تو کیا جب بھائی کو بھائی نے سہارا نہ دیا

---نجم---

دو اشک بہا کے شاد و مسرور ہے تو افسوس کہ منزل سے بہت دور ہے تو
ماتم کے لئے ہاتھ ہیں آزاد مگر شبیرؑ کی پیروی سے دور ہے تو

---نجم---

اٹھا نہ قدم عمل کا بڑھنے کے لئے ہمت کی بلندیوں پہ چڑھنے کے لئے
مولا کا ہر اک معرکہ علم وادب سنتے رہے ہم درود پڑھنے کے لئے

--نجم--

حسینؑ شاہ بھی ہیں اور بادشاہ ہیں حسینؑ حسینؑ دین بھی اور دین پناہ ہیں حسینؑ
نہ کی یزید کی بیعت کٹا دیا سر کو اسی وجہ سے تو بنیاد لا الہ ہیں حسینؑ

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ دین است حسینؑ دین پناہ است حسینؑ
سرداد نہ داد دست در دست یزید حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؑ

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔۔طالب دعا۔سید زعباس۔یکم شوال ۱۴۴۲)

رباعیات

(۱)

حق یہ ہے کہ ہر حال میں حامی ہیں حسینؑ — سید ہیں سخی ہیں بطحامی ہیں حسینؑ
یہ یاد رہے یہی ہیں کل کے یاور — نام ایسا کہ جس نام سے نامی ہیں حسینؑ

(۲)

گھر چھوڑ کے خانۂ خدا میں پہنچے — پھر واں سے نواح نینوا میں پہنچے
تاریخ وہ دوسری محرم کی تھی — جس روز حسینؑ کربلا میں پہنچے!

سوز

(۱)

ہوگا یہ محرم میں ستم اے شہ ذی جاہ — چھپ جائے گا آنکھوں سے اسی چاند میں ماہ
تاریخ دہم جمعہ کے دن عصر کے وقت آہ — نیزے پہ چڑھائیں گے سر پاک کو گمراہ
کٹ جائے گا جب سر تو ستم لاش پہ ہوں گے
گھوڑوں کے قدم سینۂ صد یاس پہ ہوں گے

(۲)

شمشاد بوستانِ رسالتؐ حسینؑ ہے — مفتاحِ بابِ گلشنِ جنتؑ حسینؑ ہے
ابرِ عطا و آیۂ رحمت حسینؑ ہے — نقشِ نگینِ مہرِ نبوتؐ حسینؑ ہے
ہر جا ظہورِ حق ہے انھیں کے ظہور سے
سب خاک سے بنے ہیں یہ خالق کے نور سے

(۳)

تاریخ دے رہی ہے یہ آوازِ دم بدم — دشتِ ثبات و عزم ہے دشتِ بلا و غم
صبر مسیح و جرأت سقراط کی قسم — اس راہ میں ہے صرف ایک انسان کا قدم
جس کی رگوں میں آتشِ بدر و حنین ہے
جس سورما کا اسم گرامی حسینؑ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام حسین شہیدِ کربلاؑ

حسینؑ جو بھی تیرا احترام کرتے ہیں

بڑے ادب سے ہم ان کو سلام کرتے ہیں

شبیرؑ بے مثال ہے قرآن ہے لاجواب اک ان میں منتخب ہے تو اک انتخاب
ہیں خانہ خدا میں رسول فلک جنابؐ اس زانو پر حسینؑ ہیں اُس زانو پر کتاب
قرآں ہے اس بغل میں حسینؑ اس بغل میں ہیں
دونوں شریک آپؐ کے علم و عمل میں ہیں

دونوں کا کچھ جواب نہ ہوگا نہ ہو سکا قرآن بھی معجزہ ہے شہ دیں بھی معجزہ
قرآن میں بے شمار اگر آیات پاک ہیں
دنیا میں دیکھو کتنے ہی سادات پاک ہیں

کیا سرخرو ہوا ہے ہجوم بلا کے بعد ہر عزم سچ ہے تیرے عزم وفا کے بعد
انساں کو اپنی وسعت صبر و رضا کی حد معلوم ہو گئی تیرے صبر و رضا کے بعد

کون مظلوم ہے کون ظالم ہے آج یہ امتیاز لازم ہے
کتنے بے نام ہیں یزید و شمر ابن حیدرؑ شہید اعظم ہے

عصمت کی فضاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ زہراؑ کی دعاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ
ہو نطق میں کس طرح نہ حق کا لہجہ قرآن کی چھاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ

حسینؑ کشتیٔ امت کو تھامنے والے حسینؑ گرتے ہوئے کو سنبھالنے والے
حسینؑ دیتے ہیں بے لوث نعمتیں ہم کو درِ حسینؑ پہ حاضر ہیں مانگنے والے

اے حسین ابن علیؑ اے ساقیٔ بزم حجاز اے جہان آدمیت کے نگار دل نواز
تو نے ثابت کر دیا بن کے روح انقلاب
یوں پڑھا کرتے ہیں تیروں کے مصلے پر نماز
آج بھی سجدہ تیرا ارباب حق کو یاد ہے تو بھی زندہ باد ہے تیرا غم بھی زندہ باد ہے

سمجھی نہیں شبیرؑ کو اب تک دنیا سمجھے گی نہیں شبیرؑ کو کب تک دنیا
ہوتے ہی رہیں گے انقلابات عظیم سمجھے گی نہ شبیرؑ کو جب تک دنیا

کیا مرتبہ شاہ حجازی کا ہے کیا عزو شرف امام غازی کا ہے
سجدے کا نشاں دیکھ کے سب کہتے تھے نیزے پہ سر کسی نمازی کا ہے

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہ شرقین بنا بشر کا ناز نبوت کا نور عین بنا
علیؑ کا خون لعاب رسولؐ شیر بتولؑ ملے ہیں جب یہ عناصر تو حسینؑ بنا

رونق بزم دوسرا ہیں حسینؑ محرم راز کبریا ہیں حسینؑ
راکب دوش مصطفیٰؐ ہیں حسینؑ حسن فطرت کا آئینہ ہیں حسینؑ

دارین کا سلطان حسینؑ ابن علیؑ اور منہ بولتا قرآن حسینؑ ابن علیؑ
ما کہ مسلمان کی پہچان ہے کلمہ پر کلمہ کی تو پہچان حسینؑ ابن علیؑ

دولت کے نشے میں نہ صرف وقت کیا کر اجڑے ہوئے لوگوں کی دعائیں بھی لیا کر
ہر روز کی خوشیاں تجھے برباد نہ کر دیں شبیرؑ کے غم میں کبھی رو بھی لیا کر

لا الہ تو پڑھ لیا اب لے مزہ تاثیر کا لاالہ کی تہ میں شامل خون ہے شبیرؑ کا
لاالہ کے پڑھنے والو لاالہ سے پوچھ لو لاالہ تو بچ گیا گھر لٹ گیا شبیرؑ کا

تلے خنجر کرے سجدہ عبادت ہو تو ایسی ہو

علیؑ بابا نبیؐ نانا شرافت ہو تو ایسی ہو

تھا حکم یہ یزید کا پانی بشر پئیں گھوڑے پئیں سوار پئیں اور شتر پئیں
جو تشنہ لب جہاں کے ہیں وہ بے خطر پئیں یہاں تک کہ سب چرند و پرند آن کر پئیں
کافر اگر پئیں تو نہ تم منع کچھ کرو
پر فاطمہؑ کے لال کو پانی نہ دو بہو

(یہ دعا عیاں اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیں۔۔۔طالب دعا۔۔سیدہ عباس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حسینؑ مظلوم کربلا

پیاسوں کی بے کسوں کی درد کے ماروں کی بات ہے
آؤ سنو رسول ﷺ کے پیاروں کی بات ہے

حسینؑ منی و انا من الحسینؑ
حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے
اسلام کی بقا ہے اسی نورِ عین سے
لوگو حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے

اصول دیں نہ بچاتے جو کربلا والے
ورق ورق یہ کہانی بکھر گئی ہوتی
بچا گیا اسے سجدہ حسینؑ کا ورنہ
نمازِ عصر سے پہلے ہی مر گئی ہوتی

زندہ اسلام کو کیا تو نے حق و باطل دکھا دیا تو نے
جی کے مرنا تو سب کو آتا ہے مر کے جینا سکھا دیا تو نے

خدا کے نور کا نورِ دو عین بن جاتے نہ تھے مگر دلِ زہراؑ کا چین بن جاتے
نہ ہوتی شرط جو سجدے میں سر کٹانے کی یہ وہ زمانہ ہے لاکھوں حسینؑ ہو جاتے

خدا کے نور کا نورِ دو عین بن نہ سکا جنابِ فاطمہؑ زہرا کے دل کا چین بن نہ سکا
ولی بنائے وصی و نبیؐ بنا ڈالے خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکا

یہ فضل بلندی کیا کم ہے

شبیرؑ کا در ہے اور تو ہے
وہ ہاتھ کسی کے کیا چومے
مولا کے قدم جو پا کے رہا

اللہ رے کیا علاج کئے ہیں حسینؑ نے دینِ خدا کے زخم سئے ہیں حسینؑ نے
نسخے یہ مصطفیٰؐ سے لئے ہیں حسینؑ نے راہب کو سات بیٹے دیئے ہیں حسینؑ نے

حکمت خدا کے گھر سے اس کو عطا ہوئی
مٹی بھی اس حکیم کی خاکِ شفا ہوئی

ہے مرکزِ حیات شہرت حسینؑ کی
بخشش کا راستہ ہے محبت حسینؑ کی
کون و مکاں حسینؑ کا جنت حسینؑ کی
ایماں کی زندگی ہے شہادت حسینؑ کی
سر دے کے اس طرح سنوارا حیات کو
اپنی طرف جھکا لیا کل کائنات کو

بادشاہ کربلا پہ کربلا کو ناز ہے
حور و ملک، جن و بشر، انبیاء کو ناز ہے
اس نوا سے پر محمدؐ مصطفیٰ کو ناز ہے
اس کی ہمت پر علیؑ المرتضیٰ کو ناز ہے
سجدے تو لاکھوں نے کئے اس کا نیا انداز ہے
اس نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے

طالب دعا ــــــ سید زعباس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام حسینؑ۔شہیدِ کربلا

کوئی مثال شہ مشرقین بن نہ سکا

خدا کے نور کا نورِ دو عین ہو نہ سکا

ولی بنائے وصی و نبیؐ بنا ڈالے

خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہ ءمشرقین بنا

بشر کا ناز نبوت کا نورعین بنا

علیؑ کا خون لعاب رسولؐ شیر بتولؑ

ملے ہیں جب یہ عناصر تو پھر حسینؑ بنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غم حسین علیہ السلام سے ہم لوگ

علاج ءگردش لیل ونہار کرتے ہیں

میں سوچ ہی رہا تھا علاج ءغم حیات

بے ساختہ کسی نے کہا ماتم ءحسینؑ

میں نے رضائے سیدہؑ پوچھی امام(عج) سے

بولے امام ءعصرؑ فقط ماتم ءحسینؑ

(عرفان عابدی نے پڑھا تھا)

اس شان سے دنیا سے سدھارے ہیں حسینؑ

ہر قوم یہ کہتی ہے ہمارے ہیں حسینؑ

تاریخ کی تقدیر کا ناسور یزید

اسلام کی قسمت کے ستارے ہیں حسینؑ

اعجاز ہے یہ تیرے لہو کا تو نے

سینے ہی نہیں دل بھی نکھارے ہیں حسینؑ

شیطان کو یہ ناز کہ میرا ہے یزید

انسان کو یہ فخر ہمارے ہیں حسینؑ

وہ حرؑ کی طرح زیست کی بازی جیتے

قدموں میں تیرے آ کے جو ہارے ہیں حسینؑ

ماتم کی دھمک ظلم ِ یزیدی کی شکست

ہر لب پہ تیری فتح کے نعرے ہیں حسینؑ

--عرفان حیدر عابدی--

یہ دین مصطفٰے ہے امانت حسینؑ کی

اسلام کی بقا ہے عنایت حسینؑ کی

ہے کشتی ءنجات نواسہ رسولؐ کا

لازم اسی لئے تو ہے قربت رسولؐ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تسکین ِ قلب وروح ءپیمبرؐ ہے تو حسینؑ

خلد ءبریں کی راہ کا رہبر ہے تو حسینؑ

کیوں کر نہ تیرا ورد کرے دین ءپنجتن

تسبیح ءفاطمہؑ کا مقدر ہے تو حسینؑ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جمع کردہ۔۔۔۔سیدزعباس

قطعات محسن نقوی

چھٹے گی کذب کی گرد کہن آہستہ آہستہ!
مٹے گی فکرِ انساں کی تھکن آہستہ آہستہ
ابھی تاریخ کو بچپن کی سرحد سے گزرنے دو
کھلیں گے اس پہ اوصافِ حسنؑ آہستہ آہستہ

حسنؑ مولا، حوادث جب بہ اندازِ دگر آئے
تری بخشش کے ساماں آنکھ سے دل میں اتر آئے
تلاشِ رزق کی خاطر جو سوئے آسماں دیکھا
ستارے تیرے دسترخوان کے ٹکڑے نظر آئے

میزانِ عدل میں ہیں برابر کے دو امام
اک سرخرو حسنؑ ہے مقدس حسینؑ کے بعد
لوحِ جبینِ عظمتِ آدم پہ حشر تک
نامِ حسینؑ ثبت ہے لیکن حسنؑ کے بعد

عہدِ خزاں سرشت کی غارت گری نہ پوچھ
خوشبو کو خود تلاش حدودِ چمن کی ہے:
اس دورِ فتنہ پرور و عصرِ فساد میں!
دنیا کو بہرِ امن ضرورت حسنؑ کی ہے

صاحبِ فکر و نظر، حق کا ولی کہتے ہیں
کاشفِ کنز و حبیبِ ازلی کہتے ہیں
جس کو ڈوبا ہوا سورج بھی پلٹ کر دیکھے
ہم اسے اپنے عقیدے میں علیؑ کہتے ہیں

حسنِ حق، واقفِ اسرارِ جلی یاد آیا
مرکزِ فقر، دو عالم کا ولی یاد آیا
جب کبھی "ماہِ رجب" صحنِ حرم سے گزرا
مسکراتے ہوئے کعبے کو علیؑ یاد آیا

ہو خم پہ جس کا اعلانِ امیر المومنین ہونا
اسے جچتا ہے سلطانِ فلک، فخرِ زمیں ہونا
بشر تو کیا فرشتے دل ہی دل میں کہہ اٹھے محسنؔ
علیؑ کو زیب دیتا ہے نبیؐ کا جانشیں ہونا

مزاجِ گل مشاخِ گل پہ دیکھو، مقامِ خوشبو صبا سے پوچھو
علیؑ کا رتبہ گھٹانے والو، علیؑ کا رتبہ خدا سے پوچھو
لحد میں منکر نکیر پوچھیں گے کچھ تو یہ کہہ کے ٹال دوں گا!
سوال مشکل ہے اے فرشتو، جواب مشکل کشا سے پوچھو

شجاعت کا صدف، مینارۂ الماس کہتے ہیں
غریبوں کا سہارا، بے کسوں کی آس کہتے ہیں
یزیدی سازشیں جس کے علم کی چھاؤں سے لرزیں
اسے ارض و سما والے سخی عباسؑ کہتے ہیں!

نبضیں لرز رہی ہیں ضمیرِ حیات کی،
سانسیں اکھڑ رہی ہیں دلِ کائنات کی
عباسؑ کے غضب کا اثر ہے کہ آج تک
ساحل سے دور دور ہیں موجیں فرات کی،

تاجدارِ قلب و جاں، سجدہ سخا عباسؑ ہے
پاسدارِ فاتحِ ارض و سما عباسؑ ہے
کیوں نہ ہو مقبول اس کا نام خاص و عام میں
حیدرؑ و حسنینؑ و زہراؑ کی دعا عباسؑ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۴ معصومین ۔ رباعیات

از پیام اعظمی

۔۔۔سرکار رسالتؐ۔۔۔

زمین جاگ اٹھی شام انجمن مہک گیا
وہ گل کھلا کہ زندگی کا پیرہن مہک گیا
وہ روم ہے وہ روس ہے وہ چین ہے یہ ہند ہے
عرب کے ایک پھول سے چمن چمن مہک گیا

۔۔۔مولائے کائناتؑ۔۔۔

امانت دار آیات جلی کہنا ہی پڑتا ہے
کریں کیا رب اکبر کا ولی کہنا ہی پڑتا ہے
لبوں پر آ ہی جاتا ہے پیام اے حضرت ناصح
جو لگ جاتی ہے ٹھوکر یا علی کہنا ہی پڑتا ہے

۔۔۔معصومہ عالمؑ۔۔۔

خوان جنت کا گلشن جنت سے لاتا ہے کوئی
لوریاں شبرؑ و شبیرؑ کو سناتا ہے کوئی
سب فرشتے خانہ زہراؑ کے ہیں خدمت گزار
کپڑے سیتا ہے کوئی جھولا جھلاتا ہے کوئی

۔۔۔امام حسنؑ۔۔۔

لشکروں پر ایک پیاسے کی چڑھائی دیکھئے
کفر سے اسلام کی زور آزمائی دیکھئے
کہتی تھی رن میں تڑپ کر حضرت قاسمؑ کی تیغ
صلح دیکھی تھی حسن کی اب لڑائی دیکھئے

۔۔۔امام حسینؑ۔۔۔

تمام جن و بشر شاہِ مشرقین سے ہیں
نظام کون و مکاں فاطمہؑ کے چین سے ہیں
نبیؐ سے ہے یہ زمانہ مگر مسلمانو
رہے یہ پیش نظر خود نبیؐ حسینؑ سے ہے

۔۔۔سید سجادؑ۔۔۔

کس طرح سے چلتا ہے سفینہ سیکھو
اولادِ نبیؐ سے یہ قرینہ سیکھو
لو حضرت شبیرؑ سے مرنے کا سبق
اور سید سجادؑ سے جینا سیکھو

۔۔۔امام باقرؑ۔۔۔

چادرِ زینبؑ و کلثوم ہے بستر تیرا
اشکِ سجادؑ سے دھلتا رہا پیکر تیرا
تیرا بابا بھی امام اور تیرا دادا بھی امام
اس فضیلت میں نہیں ہے کوئی ہمسر تیرا

۔۔۔صادق آل محمدؑ۔۔۔

صادق کی ساری بات پیمبرؐ کی بات ہے
قول رسولؐ خالق اکبر کی بات ہے
پھرتے ہو کیوں قیاس کی گلیوں میں دوستو
اس گھر پہ جا کے پوچھ لو جس گھر کی بات ہے

۔۔۔امام موسیٰ الکاظمؑ۔۔۔

خدا کے دین کے رہبر ہیں موسیٰ کاظمؑ
سکون و ضبط کے پیکر ہیں موسیٰ کاظمؑ
لٹا کے اپنا اجالا جو رہ کے زنداں میں
وہ آفتابِ منور ہیں موسیٰ کاظمؑ

۔۔۔امام رضاؑ۔۔۔

نور و نار کو آپس میں ملانے والے
ہیں عجب چیز زمانے میں زمانے والے
حق و باطل میں نہیں ہوتی ہے رشتے داری
بھول جاتے ہیں یہ داماد بنانے والے

۔۔۔امام محمد تقیؑ جواد۔۔۔

قدموں پہ درندوں نے کئے ہیں سجدے
اللہ کی یہ کتنی حسیں آیت ہیں
ہے نام محمدؐ تو لقب ان کا جواد
قرآن امامت کی نویں آیت ہیں

۔۔۔امام علیؑ نقیؑ۔۔۔

پہچانتے ہیں اوج مقام علیؑ نقی
ہوتے ہیں دل کے صاف غلام علی نقیؑ
پیغمبرؐ خدا کے خدا کی زمین پر
ہیں دسویں جانشین امام علی نقیؑ

۔۔۔امام عسکریؑ۔۔۔

گیارہویں رہنما ہیں حسنؑ عسکری
حجتِ کبریا ہیں حسنؑ عسکری
تاج اور تخت کی کیا ضرورت انہیں
وارثِ مصطفیٰؐ ہیں حسنؑ عسکری

۔۔۔امام ولی عصرؑ۔۔۔

اس آسرے پہ دل بے قرار زندہ ہے
کوئی تو اشکوں کا امیدوار زندہ ہے
غم حسینؑ کو بدعت ذرا سنبھل کے کہو
ابھی حسینؑ کا ایک سوگوار زندہ ہے

یہ رباعیاں اپنے بچوں کے لئے
بشکریہ سلمان رضا آف اعظم گڑھ جمع کی
طالب دعا ۔ سید زر عباس ۔ ۲۱ نومبر ۲۰۰۳

جب دیکھتے ہیں غم شہ میں روانی آنسو
قصر فردوس کے بن جاتے ہیں پانی آنسو

انسو

میرے مالک مرے اشکوں کا تسلسل رکھنا
یہ عزاداروں کی محبت کی نشانی آنسو

تازہ رکھے ہے آج تک کربلا اب تک
ہے آنسو نشانی آنسو

قطعہ

تو مزار ہیں سب کل کے
مگر نیزید کا لاشہ نہیں اٹھا اب تک

گونجتی ہے یوں اذانوں کی صدا چاروں طرف
ہوتا ہے ذکر علیؑ و مصطفیٰؐ چاروں طرف

قطعہ

یہ مدینہ وہ نجف یہ کربلا وہ کاظمین
نام کو آتی ہے نظر شانِ خدا چاروں طرف

ہیں ہوئی آسان مشکل اپنی دشواری سے کچھ
ہے صحت روح کو مل جائے بیماری سے کچھ

جناب زینبؑ

اس کے چوتھا دیا زینبؑ نے اسارت سے نجات
قفل ہو سکتی نہیں ہے دل کی بیداری سے بھی

سجدے کو روح مالک کی اٹھا سکتا
اسے کل پیمبرؐ کی ابشر کہا سکتا

کہے

جب اس کے پیچھے پانچ صف بستہ انبیاء کرام
ایسی نہیں کہ دو، انبیں سکھے

ایک ہی گھر میں ہے مظلوم کی ۱۴۰۶ اب تک
ہر اک گھر میں زندہ ہے کربلا اب تک

قطعہ

قدم قدم پہ سبیل حسینؑ ہے قائم
مگر یزید کو پانی نہ مل سکا اب تک

دعائے سجاد با صفا پڑھ کر کسی کی نظر نہیں ہے
تو اس سے بڑھ کے زمانے بھر میں کوئی بھی اکسیر نہیں ہے

قطعہ

مفلسی کا کوئی علاج نہ بندگی کا کوئی سلیقہ
یہی بیچ ہے ہم زباں پر دعا ہے لیکن اثر نہیں ہے

امام سجادؑ

جب بھی دیر آنی دنیا سے گم سا ہے دل
ذکر سجاد جبیں سے کچھ سکوں پاتا ہے دل
نام سجاد آتا ہے جب بھی اسے پڑھا دل
ایسا لگتا ہے کہ بھر میں بھکا جاتا ہے دل

جب بھی شام غریباں کی خبر نہیں ہے
جس نے شام غریباں کا کوئی شر نہیں ہے

کلیم

کلیم جائے گا کیا جہاں میں عزائے آل رسولؐ بن کے
کہ اس سلماں کا رخ جو ہے جہاں کا رشتہ نہیں ہے

امام سجادؑ

جب کبھی ویرانیٔ دنیا سے گھبراتا ہے دل
ذکرِ سجادؑ حزیں سے کچھ سکوں پاتا ہے دل
نام سجادؑ آتا ہے جب بھی مرے لب پر کلیم
ایسا لگتا ہے کہ سجدہ میں جھکا جاتا ہے دل

حضرت عباسؑ

ہر سمت اگر اک مجمع ہے عباسؑ ترے دیوانوں کا
دراصل ہے یہ بھی ایک اثر دنیا پہ ترے احسانوں کا
دنیا کے تلاطم میں جب بھی آیا ہے زباں پر نام ترا
چکرایا ہے سرگردابوں کا جی چھوٹ گیا طوفانوں کا

لے گیا جب شوق دیدار خدا چاروں طرف
ہم نے دیکھا جلوۂ مشکل کشا چاروں طرف

قطعہ

چھوڑ کر مولود کعبہ کو جو کرتا ہے طواف
کون جانے ڈھونڈھتا ہے شیخ کیا چاروں طرف

امام عصرؑ

پورا اپنی زندگی کا مدعا ہو جائے گا
جب بھی وعدہ جان زہراؑ کا وفا ہو جائے گا
طور کے بدلے چلے ہیں جانب کعبہ کلیم
دل یہ کہتا ہے کہ دیدار خدا ہو جائے گا

کیسے نہ کوئی لے گا شہ لافتیٰ کا نام
یہ نام ہے کتاب خدا میں خدا کا نام

قطعہ

لولا علیؑ کے کہنے سے یہ راز کھل گیا
مشکل میں سب ہی لیتے ہیں مشکل کشا کا نام

قطعہ

دیکھنے میں تو نظر آتے ہیں پانی آنسو
پھر بھی کہہ دیتے ہیں مفلس کی کہانی آنسو
اک ذرا آہ کا بیکس کی سہارا مل جائے
دیکھو دکھلاتے ہیں کیا شعلہ بیانی آنسو

جناب زینبؑ

علیؑ کی بیٹی ہے محو سخن سر دربار
کہ بیکسی ہے حکومت سے برسرِ پیکار
لگائی ظلم کو مظلومیت نے وہ ٹھوکر
یزید کرنے لگا اپنے جرم کا اقرار

رضا کے در سے مل جائے جسے پروانہ ایماں کا
یقیناً مستحق ہو جاتا ہے گلزار رضواں کا

امام رضاؑ

مقدر پر کیا ہے ناز تیرا زائر مشہد
کہ غربت میں بھی ہے مہماں تو شاہ خراساں کا

احساس ضعف کرتے نہیں ہیں کہیں سے ہم
زمزم نکال لیتے ہیں اپنی زمیں سے ہم

اسیرانِ کربلا

تھی مصلحت خدا کی جو زنداں میں آ گئے
ورنہ خراج لیتے ہیں روح الامیں سے ہم

منفرد عباسؑ اور زینبؑ کا یہ کردار ہے
ایک ہی گفتار ہے اور ایک ہی رفتار ہے

حضرت عباسؑ و زینبؑ

اک نے جیتی ہے بلا تلوار جنگ کربلا
اک کا خطبہ شام میں خود مستقل تلوار ہے

قطعہ

یوں دل کو ہے ولائے شہ لافتیٰ پسند
جیسے مریض غم کو ہو خاک شفا پسند
خاک نجف اڑا کے جو لے آئے صبح و شام
ہم بوترابیوں کو ہے بس وہ ہوا پسند

کہا یہ کس نے کوئی حرف ناروا کہئے
مگر جو کوئی برا ہو تو پھر برا کہئے

قطعہ

جو ہو رسولؐ پہ قرباں اسے کہیں عاشق
جو بھاگے چھوڑ کے اس کو تو بے وفا کہئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدح آلَ محمدؑ

طالب ِ زرکوز رولعل و گہر دیتے ہیں

جیب ودامن گل امید سے بھر دیتے ہیں

آلِ اطہرؑ کا تو اے نورؔ یہی ہے دستور

اُدہر اللہ سے لیتے ہیں اِدہر دیتے ہیں

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

باطل اگر ہے آپ کو مرغوب جایئے

بن کر جہاں سے بندۂ معتوب جایئے

مت بیٹھیے سفینہ آلِ رسولؐ میں

ہے ڈوبنے کا شوق تو پھر ڈوب جایئے

--افسرؔ عباس--

محمدؐ کے گلشن کی زہراؑ کلی ہے

جو آغوشِ عصمت میں پھولی پھلی ہے

حسینؑ و حسنؑ ہیں بہارِ نبوت

شمیم گل ِباغِ جنت علیؑ ہے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

جو کام آئے ہر اک منزل پہ وہ سوغات ملتی ہے

بلا چون وچرا شام وسحر دن رات ملتی ہے

درِ آل محمد سے بصد لطف وکرم افسرؔ

زمانے کو شعور خیر کی خیرات ملتی ہے

--افسر عباس--

مکے میں بیٹھ جا کہ مدینے میں بیٹھ جا

شوقِ نجات لے کے تو سینے میں بیٹھ جا

بچنا ہے گر تلاطمِ میدان حشر سے

آلِ رسولؐ حق کے سفینے میں بیٹھ جا

--افسر عباس--

انہی کے زیرِ نگیں ہر دیار لگتا ہے

وہ ان کا عہد ہے جو استوار لگتا ہے

بچائیں گے تجھے طوفاں سے اہل بیتِ رسولؐ

انہی کا ہے وہ سفینہ جو پار لگتا ہے

--افسرؔ عباس--

--افسر عباس--

نجس اذہان کی کچھ ہمت افزائی نہیں ہوتی

برائے منکرِ حق بزم آرائی نہیں ہوتی

درِ آلِ محمدؐ پر جلی حرفوں میں لکھا ہے

یہاں ناپاک ذہنوں کی رسائی نہیں ہوتی

--افسرؔ عباس--

حق شناسانِ درِ خاصہ باری نکلے

اپنے احوال پہ کرتے ہوئے زاری نکلے

جن کو سب لوگ سمجھتے تھے فرشتے افسرؔ

وہ درِ آل محمدؐ کے بھکاری نکلے

--افسر عباس--

مت جھوٹے رہبروں کا قبیلہ بنایئے

اک مرکزِ صفاتِ جمیلہ بنایئے

دربارِ کبریا میں رسائی کا گر ہے شوق

آلِ نبیؐ کو اپنا وسیلہ بنایئے

--افسر عباس--

آدمی کے پاس چاندی ہو نہ سونا چاہیئے

اور نہ سونے کیلئے اس کو بچھونا چاہیئے

زندگی کے مرحلے میں ساتھ ہو کچھ یا نہ ہو

ہاتھ میں دامانِ اہلِ بیت ہونا چاہیئے

--افسر عباس--

جو ساتھ دے پیہم وہ خزینہ نہ ملے گا

لطف و کرم شاہِ مدینہ نہ ملے گا

کشتی سے نہ کر آلِ محمدؐ کی کنارہ

پھر تجھکو کوئی ایسا سفینہ نہ ملے گا

--افسر عباس--

سر جھکائے درِ آل پر آیئے

نعمتِ خلد معبود سے پایئے

اور منظور گریہ نہیں ہے تو پھر

آپ دوزخ میں تشریف لے جایئے

--افسر عباس--

نعمت ہو جس میں کوئی یہ وہ مائدہ نہیں

اس میں کوئی اصول نہیں قاعدہ نہیں

بے حُبِ اہلبیت جہاں میں تمام عمر

پڑھتے رہو نماز کوئی فائدہ نہیں

--افسر عباس--

کبھی یثرب تو کبھی کرب و بلا پہنچا ہوں

اور کبھی نزدِ درِ عقدہ کشا پہنچا ہوں

الفتِ آل کے جادے پہ چلا ہوں جب بھی

دم زدن میں درِ فردوس پہ جا پہنچا ہوں

--افسر عباس--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی --طالب دعا-سید نذر عباس --۳ جون ۲۰۰۲ دبئی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیاں جو انٹرنیٹ کی آڈیو سائٹ سے لکھیں

وہ کرنے لگے جب رسن و دار کی باتیں
میں کرنے لگا میثمؑ ء تمار کی باتیں
ہو جائے گی پہچان منافق کی تمہیں بھی
ہنس ہنس کے کرو حیدرؑ کرار کی باتیں

کسی نے کچھ بھی مانا ہو مجھے اس سے غرض کیا ہے
محمدؐ کا علیؑ کو میں نے تنہا جانشیں مانا
کسی کو یا کسی کو یا کسی کو آج تک میں نے
قسم لے لو نہیں مانا نہیں مانا نہیں مانا

(قطعات)

مرتب: ڈاکٹر عباس رضانیّر

۱

عاشقِ شیدا علی مرتضیٰ کا ہوگیا
دل مرا بندہ نصیری کے خدا کا ہوگیا
کون تجھ سا ہے ولی اللہ اے مولا مرے
کعبہ پیدائش سے تیری گھر خدا کا ہوگیا

خواجہ حیدر علی آتش

۲

نفس اتنا مضمحل ایمان اس درجہ قوی
نانِ جو توڑے نہ ٹوٹے باب خیبر توڑ دے
جب علی سا نا خدا ہو اور خدا سا کار ساز
چھوڑ دے طوفان میں کشتی کو لنگر توڑ دے

علامہ آرزو

۳

بھلا ڈالی جو تعلیم امیر المومنیں تم نے
تو کہہ سکتے نہیں دنیا ترا انجام کیا ہوگا
نصیری نے خدا کہہ کر جس انساں کو پکارا تھا
کوئی سوچے اس انساں کا خدا کتنا بڑا ہوگا

پروفیسر جگن ناتھ آزاد

۴

عمل کا فکر کا احساس کا وقار کا نام
علی ہے گلشنِ اسلام کی بہار کا نام
علی ہے نقطۂ پرنور بائے بسم اللہ
علی ہے اصل میں قرآں کے اختصار کا نام

آذر بارہ بنکوی

۵

حیدرؑ کی عطا پہ ھل اتی شاہد ہے
اور تیغ زنی پہ لافتیٰ شاہد ہے
کعبے کی ولادت پہ پیمبر ہیں گواہ
مسجد کی شہادت پہ خدا شاہد ہے

ظفر مہدی اثیم جرولی

۶

جاننے کی حد جہاں تک تھی اسے جانا گیا
کون کہتا ہے کہ اس کے حق کو پہچانا گیا
ہم علی کو اس لئے کہتے ہیں عبدِ لاشریک
ایک ہی بندہ تو ہے جس کو خدا مانا گیا

اختر زیدی حیدرآبادی

۷

دوشِ نبی پر میری بلندی کا یہ عالم تھا
عرش کا تارہ چھو سکتا تھا ہاتھ بڑھا کر میں
چھو سکتا تھا عرش کا تارہ پھر بھی کیوں چھوتا
اس کو جب بلوا لیتا ہوں اپنے در پر میں

عباس ارشاد نقوی

۸

جس ماہ نو کو اذن نہ دیں وہ قمر نہ ہو
حکمِ علی نہ ہو تو کوئی شب سحر نہ ہو
مقصود سے ہے دور جو دشمن ہے آپ کا
کافر دعا کرے تو دعا میں اثر نہ ہو

سید مظفر علی اسیر

۹

انبیاء کی مشکلوں میں کام آئے ہر جگہ
آگ میں گلشن بنے طوفان میں لنگر بنے
آج تک اسلام نے دیکھا نہیں یہ معجزہ
باب کعبہ بند ہو دیوار کعبہ در بنے

سید نواب افسر

۱۰

منزلِ راہ رواں دور بھی دشوار بھی ہے
کوئی اس قافلے میں قافلہ سالار بھی ہے
بڑھ کے خیبر سے ہے یہ معرکۂ دین و وطن
اس زمانے میں کوئی حیدرِ کرار بھی ہے

علامہ اقبال

۱۱

مجھ کو دنیا کی بہاریں نہ دکھا اپنے ناصح
رکھ کے میں کعبۂ خضریٰ پہ نظر بھول آیا۔
شیخ کعبے میں تو لے آیا ہے مجھ کو لیکن
میں درِ حیدرِ کرار پہ سر بھول آیا

صوفی اکرام صابری

۱۲

بزمِ امکان میں نورِ ازلی کہتے ہیں
خم کا دربار سجا ہو تو ولی کہتے ہیں
عرش سے لوٹنے والا تو نبی ہے لیکن
عرش پر بولنے والے کو علی کہتے ہیں

امیر انصاری

۱۳

ہزار کام بناتی ہے دل کی دانائی
میں اپنا بگڑا عقیدہ سنوار لیتا ہوں
خدا سمجھ کے علی کو میں کچھ نہیں کہتا
علی سمجھ کے خدا کو پکار لیتا ہوں

انقلاب سرسوی

۱۴

خورشیدِ شرف برجِ شرف میں ہوگا
جوہر معدن میں دُر صدف میں ہوگا
مشرق میں کہ مغرب میں کرو دفن اسے
جو عاشقِ حیدر ہے نجف میں ہوگا

میر انیس

۱۵

ہر ایک رخ سے عظیم اور باکمال ملے
علی کے در کے تو ذرّے بھی لا زوال ملے
علی کا ذکر فریضہ قرار دینے میں
پتہ لگایا تو جبریل ہم خیال ملے

بلال کاظمی

۱۶

منشا بھی ہے معنی بھی ہے تحریر بھی ہے
آیات کی نکھری ہوئی تصویر بھی ہے
کہنا ہی ہے کافی تو علی کو کہیے
قاری بھی ہے قرآں بھی ہے تفسیر بھی ہے

پیام اعظمی

۱۷

اس روح کو پیمانۂ عنصر سے نہ ناپ
عارف ہے خود اپنی وہی معروف ہے آپ
جو باپ ہیں سب کے وہ بنے مٹی سے
لیکن ہیں ابوتراب مٹی کے باپ

باباذہین شاہ تاجی

۱۸

آلامِ جہاں سے مطمئن پھرتے ہیں
ہو ہو کے جواں بختِ مُسِن پھرتے ہیں
یا شاہِ نجف عجب ہے تیری سرکار
در پر تیرے پھیرا ہو تو دن پھرتے ہیں

ثاقب لکھنوی

۱۹

ہے سر زمین ہند تو پوجا کی سرزمیں
پوجا ہماری بندگی بو تراب ہے
اس در سے پھر گئے تو رہیں گے اسیر جہل
یہ باب شہر علم پیمبر کا باب ہے
جاوید دشت

۲۰

قلم یہ کہتا ہے دنیا کے ہر مورخ کا
یہ معجزہ مجھے کیسا دکھائی دیتا ہے
میں لکھ رہا ہوں فضائل علی کے صدیوں سے
مگر ورق ابھی سادہ دکھائی دیتا ہے
جرار اکبرآبادی

۲۱

ہماری فکر کے جب جب قدم پھسلنے لگے
علی کا نام لیا اور ہم سنبھلنے لگے
فرشتے جاتے ہیں جنت میں روٹیاں لے کر
علی کے ٹکڑوں پہ دونوں جہان پلنے لگے
جعفر لکھنوی

۲۲

یارب اک آیتِ جلی پیدا کر
سلطان کے بھیس میں ولی پیدا کر
بھرنی ہے سیاست میں جو روحِ اخلاق
پھر قلبِ محمدؐ سے علی پیدا کر
جمیل مظہری

۲۳

بنت اسد کا مثل کہاں ہے
جس کی بہو خاتونِ جناں ہے
زوجۂ عم مرسل اعظم
شیر کی بیٹی شیر کی ماں ہے
حاصل لکھنوی

۲۴

لکھا ہے صاف یہ میری سند میں
اہم احکامِ داور پڑھ چکا ہوں
مکمل ہوگئی تعلیم میری
کتابِ عشقِ حیدرؑ پڑھ چکا ہوں
حسن فراز

۲۵

مرے غم کی رات کو بھی شب غم کہا نہ جائے
جو خوشی میں آنکھ نم ہو اسے نم کہا نہ جائے
جو خوشی خوشی علی کی نہ فضیلتوں کو لکھے
اسے اس طرح تراشو کہ قلم کہا نہ جائے
حسین حیدر جائسی

۲۶

کون نظروں میں سمائے کس کی قسمت دیکھئے
جسم حق میں سے جو حیدرؑ کی فضیلت دیکھئے
ہے شرف حیدرؑ کا مولودِ حرم ہونا مگر
جس میں یہ پیدا ہوئے اس گھر کی قسمت دیکھئے
حیات لکھنوی

۲۷

نکلا علی کا نام جو میری زبان سے
برسات رحمتوں کی ہوئی آسمان سے
ساتوں طبق کو کاٹ کے رکھ دے گی ذوالفقار
ہٹ جائیں جبرئیل اگر درمیان سے
حیدر کرت پوری

۴۷

تحریرِ سلونی میں جلی لکھا ہے
جاگیرِ امامِ ازلی لکھا ہے
قدرت نے لدنی کے قلم سے سرور
ہر علم کے ماتھے پہ علی لکھا ہے

سرورنواب

۴۸

خدا کے گھر قدم بوتراب آیا ہے
جہاں چراغ نہ تھا آفتاب آیا ہے
جہاں سے آیتیں لاتے ہیں جبرئیل امیں
یہ لافتیٰ کا وہیں سے خطاب آیا ہے

آغاسروش

۴۹

نہ بھول کر بھی کبھی تم کسی کی بات کرو
خدا کا ذکر کرو یا علی کی بات کرو
مری لحد میں اندھیرا یہ غیر ممکن ہے
جہاں علی ہیں وہاں روشنی کی بات کرو

سعیدشہیدی

۵۰

علی کی جائے ولادت ہے خانۂ کعبہ
جہاں میں اس سے بڑی اور کیا فضیلت ہے
طوافِ کعبہ ہے لازم ہر اک مسلماں پر
طوافِ کعبہ کا مطلب علی کی بیعت ہے

سگارلکھنوی

۵۱

کبھی چھٹے گا نہ قرآن و اہلبیت کا ساتھ
رہے بغیر معلّم کتاب نا ممکن
کھلا تو سب کے لئے ہے نبی کے علم کا در
مگر بغیر درِ بوترابؑ نا ممکن

شارب لکھنوی

۵۲

خدا سے مانگتے ہیں اور نبی سے مانگتے ہیں
ہے جس کے ہاتھ میں سب کچھ اسی سے مانگتے ہیں
مگر خدا کی قسم یہ بھی اک حقیقت ہے
مصیبتوں میں مدد ہم علی سے مانگتے ہیں

شاعر جمالی

۵۳

دستِ رب تو نے ہی دروازۂ شب کھولے ہیں
یعنی ہر دور کے اوراقِ ادب کھولے ہیں
بے نیازی تری واجب کی حدوں میں بولی
تو نے عباسؑ کو مانگا ہے تو لب کھولے ہیں

شعلہ جون پوری

۵۴

جھلک رہی ہے ریاضت علی کے چہرے پر
رسول کی سی شرافت علی کے چہرے پر
جو سوچئے تو فضیلت کی آخری معراج
نگاہ کرنا عبادت علی کے چہرے پر

شفق شادانی

۵۵

زمیں لب کھولتی ہے سنگریزے بول اٹھتے ہیں
علی آواز دیتے ہیں تو مردے بول اٹھتے ہیں
ہمیں تو دار پر مدحِ علی کرنے کی عادت ہے
ہمارے سر ہوں نیزوں پر تو نیزے بول اٹھتے ہیں

شکیل حسن شمسی

۵۵

زمیں لب کھولتی ہے سنگریزے بول اٹھتے ہیں
علیؑ آواز دیتے ہیں تو مردے بول اٹھتے ہیں
ہمیں تو دار پر مدحِ علیؑ کرنے کی عادت ہے
ہمارے سر ہوں نیزوں پر تو نیزے بول اٹھتے ہیں
شکیل حسن شمسی

۵۶

کھلا رکھئے یقیں کے ساتھ اپنے گھر کا دروازہ
مقفل کردیا خیر البشرؐ نے شر کا دروازہ
علیؑ کے ذکر میں شامل عدو کا ذکر مت کیجے
کہیں دیکھا ہے شیشے کا مکاں پتھر کا دروازہ
شمیم امروہوی

۵۷

پیر میخانہ کے ہاتھ سے
میرا ساقی سنوارا گیا
چوم لیں ایسے ہونٹوں کو ہم
جن سے مولا پکارا گیا
شمیم کرہانی

۵۸

ادب کی دوستی مہنگی پڑے گی
زباں کی چاشنی مہنگی پڑے گی
قصیدہ مدحِ حیدرؑ میں سناؤ
وگرنہ شاعری مہنگی پڑے گی
مرزا محمد اشفاق شوق

۵۹

کس کے آنے کی یارب خبر ہوگئی
شامِ غم آشنائے سحر ہوگئی
آئیں بنتِ اسد تو جدار حرم
کچھ ادھر ہوگئی کچھ ادھر ہوگئی
شہرت لکھنوی

۶۰

کیا خوب مدحتوں کا سفر رات بھر رہا
محفل میں آفتابِ سحر رات بھر رہا
سورج کے ڈوبنے سے ذرا بھی پڑا نہ فرق
لفظوں کی روشنی کا اثر رات بھر رہا
صدف جون پوری

۶۱

چہرہ علیؑ کا اتنا ہے نکھرا غدیر میں
حوریں اتارنے لگیں صدقہ غدیر میں
بادل وفا کا پیاس بجھانے کو دین کی
اٹھا تھا ذو العشیرہ میں برسا غدیر میں
ضمیر اللہ بادی

۶۲

اپنا ہر لفظ : داستانِ علیؑ
ہم کہ ٹھہرے ہیں ترجمانِ علیؑ
آنکھ بھی کھولتے نہیں بنتا
میرے دل میں ہے وہ جہانِ علیؑ
طفیل چترویدی

۶۵

ہر قلب ہر زباں نے کہا یا علیؑ مدد
ہر پیر ہر جواں نے کہا یا علیؑ مدد
گرتا ہوا زمین پہ بچہ سنبھل گیا
بے ساختہ جواں نے کہا یا علیؑ مدد
عارف بگھروی

۶۳

اپنے اوصافِ ربانیت سونپ کر کبریائی کی جلوہ گری کے لئے
حق نے بھیجا علیؑ کو بشکل بشر کیا یہ کم فخر ہے آدمی کے لئے
میرے مولا نے مردوں کو زندہ کیا اور مغرب سے سورج بھی پلٹا لیا
آپ ہی اب بتائیں خلیلِ خدا کیا خیال آپ کا ہے علیؑ کے لئے
طیب کاظمی

۶۴

تڑپ کے رہ گئے سارے عرب کے سوداگر
رضا علیؑ نے خریدی خدا نے دام لیا
زمین کٹ گئی ہوتی پروں کی کیا گنتی
مگر علیؑ نے کلائی کا زور تھام لیا
ظفر حسین ظفر جلال پوری

۶۷

وہی ہیں مرجعِ لفظ و بیاں علیؑ سے کہو
جو دل میں ہے وہ دلِ آزردگاں علیؑ سے کہو
انہیں خبر ہے کہ کیا ہے ورائے صوت و صدا
لبِ سکوت کی یہ داستاں علیؑ سے کہو
عرفان صدیقی

۶۸

سبھی نے سمجھا علیؑ کو نبی شبِ ہجرت
وہ بے پناہ شریعت نہیں تو پھر کیا ہے
سوال ہے یہ شریعت سے احترام کے ساتھ
وہ ایک شب کی نبوت نہیں تو پھر کیا تھی
عزیز قریشی

۷۰

دھوپ نے اس جگہ پر نہ رکھے قدم
جس جگہ سایۂ بو تراب آگیا
تیغ حیدرؑ سے وہ خار بھی بچ گئے
جن کی شاخوں میں کوئی گلاب آگیا
فاضل لکھنوی

۷۱

سمجھ کے کارِ رسالت رسولؐ شام و سحر
جھلا رہے ہیں جنابِ امیرؑ کا جھولا
مثال اس کی زمانے میں مل نہیں سکتی
کہ بادشاہ جھلائے وزیر کا جھولا
فخری جعفری

۶۹

ہلچل مچی بتانِ حرم کی جہان میں
آیا مکان والا جب اپنے مکان میں
مسکان بھر کے کھول دیں آنکھیں علیؑ نے پھر
چپکے سے کچھ کہا جو محمدؐ نے کان میں
غمگین امروہوی

۷۲

سیرت و قولِ پیمبرؐ ایک پل بھولے نہیں
یاد ہے نادِ علیؑ مشکل کا حل بھولے نہیں
حافظہ دیکھو ہمارا ہم غدیرِ خم کے بعد
آج تک حیّ علیٰ خیر العمل بھولے نہیں
ڈاکٹر فیروز ناہر پوری

۷۳

دستِ نبی و شیرِ خدا یا علیؑ مدد
انسانیت کے عقدہ کشا یا علیؑ مدد
ہم نے کہا تو موردِ الزام ہو گئے
خیبر میں خود نبی نے کہا یا علیؑ مدد
عاشور کاظمی

۷۳

اوج پہ اپنی فکرِ رسا کا آج مقدر لگتا ہے
اپنے تخیل کا ہر زینہ خم کا منبر لگتا ہے
نفسِ علی کا مرضیِ حق سے سودا ہے یہ مصر نہیں
اس کے لئے شب بھر بازارِ نفس پیمبرؐ لگتا ہے
یوشع فیضی

۷۴

اگر شعور کہیں بے امام ہوتا ہے
تو ایک سانس کا لینا حرام ہوتا ہے
ہزار شاعر و دانشور و ادیب لکھیں
کہیں علی کا قصیدہ تمام ہوتا ہے
قاسم شبیر نقوی

۷۵

منتظم کعبے کا آ پہنچا صفائی کے لئے
اے بتو اب اور گھر ڈھونڈو خدائی کے لئے
چیرتے ہیں کاسۂ اژدر کو جھولے میں علی
آج پہلی مشق ہے خیبر کشائی کے لئے
قمر جلالوی

۷۶

فضیلتوں میں علی کی کوئی کلام نہیں
سحر یہ ایسی ہے جس کی کہیں بھی شام نہیں
تمام ہوگیا قرآن قل کے سورے پر
کتابِ عظمتِ حیدرؑ کا اختتام نہیں
قیصر عقیل

۷۷

شورِ ناقوس کا اٹھتا تھا جہاں سے پہلے
اب عبادت وہیں ہوتی ہے اذاں سے پہلے
یہ تری جلوہ نمائی نے سمجھنے نہ دیا
دھوکا کھایا تھا نصیری نے کہاں سے پہلے
کاظم بنارسی

۷۸

اے تابِ نظر لم یزلی بیٹھے ہیں
یا احمدِ مرسل کے وصی بیٹھے ہیں
محشر ہے تو معبودِ حقیقی ہوگا
چہرے سے تو لگتا ہے علی بیٹھے ہیں
کاظم جرولی

۸۳

ورد یہ صبح و شام اچھا ہے
بس علی ہی کا نام اچھا ہے
ساری دنیا کے بادشاہوں سے
اک علی کا غلام اچھا ہے
کیف کرمانی

۸۴

اے خدا تیری مشیت کی گواہی کون دے
کافروں میں نورِ وحدت کی گواہی کون دے
بھیج دے جلدی ابو طالب کے بیٹے کو یہاں
مسئلہ یہ ہے رسالت کی گواہی کون دے
کیفی سنبھلی

۸۵

خیبر کا ٹوٹنا ہو کہ رجعت ہو شمس کی
دو انگلیوں کا کھیل نظر کا کمال ہے
ہر بات کا جواب زمانے کو مل گیا
لیکن علی کی ذات ابھی تک سوال ہے
شہزادہ گلریز

۸۷

نفس نفس جو عقیدت میں ڈھل گیا ہوگا
تمہارا خوف سکوں میں بدل گیا ہوگا
کنویں سے بچ کے نکلنا محال تھا یوسف
علیؑ کا نام زباں سے نکل گیا ہوگا
محسن نقوی

۸۸

اسے کیا کام پھر پیر و ولی سے
ملا ہو سلسلہ جس کا علیؑ سے
کجا ذرّے کجا خورشید تاباں
بھلا خاروں کو کیا نسبت کلی سے
مخمور جمالی

۸۹

دعا جب آئی ہے لب پر ترے حوالے سے
بدل گئے ہیں مقدر ترے حوالے سے
انہیں یقیں بدل دے کچھ ایسا کر مولاؑ
ہمیں گماں ہے جو خود پر ترے حوالے سے
مخمور سعیدی

۹۰

یہ اوج و اقتدار یہ عظمت علیؑ کی ہے
ہر فتح زندگی میں شجاعت علیؑ کی ہے
ہے آسماں کو ناز کہ تیرہ رجب ہے آج
یہ روشنی نہیں ہے ولادت علیؑ کی ہے
مظفر رزمی

۹۱

آئینہ خانے اسے عکس جلی کہتے ہیں
لہجۂ عشق میں ولیوں کا ولی کہتے ہیں
حرف حرف اس کو پڑھا میں نے تو معلوم ہوا
لغتِ دینِ محمدؐ کو علیؑ کہتے ہیں
مظفر وارثی

۹۲

علیؑ کے منہ میں نبی نے زباں دی حیرت کیا
نبی ہر ایک حقیقت کو جان لیتا ہے
زبان ہر کس و ناکس کو دی نہیں جاتی
رسولؐ سوچ سمجھ کر زبان دیتا ہے
معجز سنبھلی

۹۳

جب سے ملی فضا کو شفق رنگیٔ غدیر
اسلام کے افق پہ انوکھا نکھار ہے
حارث کا خون پی گئے ذرّے غدیر کے
پتھر نہیں ہے یہ غضب کردگار ہے
معصوم اعظمی

۹۴

دل میں علیؑ زباں پہ علیؑ روح میں علیؑ
میرے لئے تو بس یہی کیف دوام ہے
تربت سے میری کہہ کے فرشتے چلے گئے
سونے دو اس کو یہ تو علیؑ کا غلام ہے
منان چشتی

۹۵

حیدرؑ ہے رسولِ ایزدی کا بازو
ایسا ممکن نہیں کسی کا بازو
معنیٔ ید اللہ سے ظاہر ہے منیر
اللہ کا ہاتھ ہے نبیؐ کا بازو
منیر شکوہ آبادی

۹۵

حیدرؑ ہے رسولِ ایزدی کا بازو
ایسا ممکن نہیں کسی کا بازو
معنیٔ ید اللہ سے ظاہر ہے منیر
اللہ کا ہاتھ ہے نبیؐ کا بازو

منیر شکوہ آبادی

۹۶

دو جہاں پر ہے اختیار اسے
زیب دیتی ہے ذو الفقار اسے
مرضیٔ رب خرید لی اس نے
نیند آئی تھی ایک بار اسے

میثم زیدی

۹۷

تجربہ میرا یہ اپنا ہے بنامِ حیدرؑ
ربط جو ان سے ہو تقدیر چمکتی ہے بہت
میری آنکھوں میں عجب نور سا جاتا ہے
یا علی لکھوں تو تحریر چمکتی ہے بہت

ناشر نقوی

۹۸

جو کل حیات میں اک رات محو خواب ہوا
اسی کا نفس مشیت کا انتخاب ہوا
غدیر خم میں جو اوڑھے تھا مصلحت کی ردا
وہ ظلم کرب و بلا آکے بے نقاب ہوا

نایاب بلوری

۹۹

اعجاز بہار اب کے جیسا آنکھوں نے کبھی دیکھا ہی نہیں
شاخوں میں فقط گل ہی گل ہیں گلشن میں کوئی کانٹا ہی نہیں
خیبر ہی پہ کچھ موقوف نہیں جس جنگ سے جی چاہے پوچھو
جس معرکے میں ہوتے ہیں علی بے فتح ہوئے رہتا ہی نہیں

ناطق پھندیڑوی

۱۰۰

کتابِ حکمتِ رحمٰن پڑھ رہا ہوں میں
بہ آگہی و بہ ایقان پڑھ رہا ہوں
مرا شعور تلاوت ہے قاریوں سے الگ
علیؑ کو دیکھ کے قرآن پڑھ رہا ہوں میں

اشفاق نجمی

۱۰۱

مرقد میں علی آئے اٹھ وقتِ نماز آیا
قرآن کا چہرہ پڑھ یہ وقت تلاوت ہے
مدّاحِ علی تیری تقدیر کا کیا کہنا
جینا بھی عبادت ہے مرنا بھی عبادت ہے

ڈاکٹر نسیم المظفر

۱۰۲

خطیب وہ ہے مگر لہجۂ خطاب ہے تو
اسے نقاب میں رہنا ہے بے نقاب ہے تو
جہاں رسولؐ کو معراج ہونے والی ہے
اسی جناب میں پہلے سے باریاب ہے تو

نظر عسکری

۱۰۳

وہ پیچھے رہ گئے جو لوگ ڈر کے بھاگے تھے۔
جو حادثات سے ٹکرا گئے وہ آگے تھے
ہمیں کسی کو بچانا تھا ایک شب سو کر
تمام عمر یہی سوچ کر تو جاگے تھے

نظیر باقری

دمشق میں مولانا کلب عباس ہاشمی کی ڈائری سے اپنے بچوں کے لئے لکھا

کرتے ہیں سجدہ سونے زچہ خانہء علیؑ
مڑ مڑ کے دیکھتے ہیں کوئی دیکھتا نہیں

★★★★★ قمر جلالوی ★★★★★

کیوں تجھ کو دشمنی ہے علیؑ و حسینؑ سے　　فرصت ملے تو پوچھ کبھی والدین سے　(محسن نقوی)

●●●●●

ملاوٹ کا لہو کیا مرتضےٰؑ کو یاد رکھے گا　　کھرا ہو خون جس کا وہ علیؑ کو یاد کرتے ہیں

★★★★★

جس میں فخری ابو طالبؑ کا نمک شامل تھا
ذوالعشیرہ میں ہر ایک نے کھائی روٹی

++++++++++

شبیرؑ کی صورت میں نظر آئے گا اسلام　　شبیرؑ کو دیکھو تو پیمبرؐ کی نظر ہے

نعمتیں سب کو بانٹنے والا اپنے بارے میں سوچتا ہی نہیں
وجہ تخلیق کائنات تھا وہ جس کے گھر ایک بوریا بھی نہیں

★★★★★

اے مسلماں دیکھ آکر ایک کنکر کا مزاج　　سنگریزہ بھی سمجھتا ہے پیمبرؐ کا مزاج
اک منافق بھی رہا اور ایک نے کلمہ پڑھ لیا　　وہ صحابی کی روش تھی یہ ہے پتھر کا مزاج

★★ نیر جلال پوری ★★

بندہ کوئی جنز　نفس ء پیمبر نہیں دیکھا　　سمٹا ہوا کوزے میں سمندر نہیں دیکھا
ہوں شہر میں وہ علم کے کس طرح سے داخل　　دیوار تو دیکھی ہے مگر در نہیں دیکھا

●●●●●

فاقہ کشی سے جس کو قیامت کا پیار ہے　　وہ آدمی ہی قوت پروردگار ہے
مشکل کے ہاتھ کٹ گئے کہتے ہی یا علیؑ　　مولا تمہارا نام ہے یا ذوالفقار ہے

★★★★★

جو لوگ علی کے شیعہ پر بہتان تراشا کرتے ہیں
وہ احمق لوگ حقیقت میں خود آپ کو کافر کہتے ہیں
آدم کی علی نے بخشش کی آدم بھی علی کا شیعہ تھا
یہ کیسے بیٹے ہیں شوکت　جو باپ کو کافر کہتے ہیں

قرآن میں مدحت حیدرؑ کی اس بات کو ثابت کرتی ہے　　دارین کا واحد خالق بھی وہ نورء علیؑ کا شیعہ ہے
شیعوں سے عداوت ہے جن کو ایک مشورہ مانیں شوکت کا　　اللہ کی عبادت مت کرنا اللہ بھی علیؑ کا شیعہ ہے

(((((((( ))))))))

ذکر حیدرؑ کرو تسبیح خدا کی صورت　　ذکر حیدرؑ سے عبادت میں مزا آتا ہے
ہم کو دیوانہ حیدر جو کہیں کہنے دو　　ان کو کہنے میں ہمیں سننے میں مزا آتا ہے

واعظ تو اپنے ذہن کی دنیا میں کھو گیا　　آنکھیں تو جاگتی ہیں پر احساس کھو گیا
اللہ رسولؐ سے کہے مجھ سے نصیر مانگ　　میں یا علیؑ مدد کہوں تو شرک ہو گیا

★★★★★

سفر ــــ ۱۷ اگست ۲۰۰۰

نہ ہو معلوم آئینہ محمدؐ کی قضاء کیا ہے جزا کیا ہے　　عمل کیا ہے　　ابد کیا ہے ازل کیا ہے
اسے میں وارث علم محمدؐ کس طرح　　مانوں　　جو گھر پر پوچھنے جائے اس مسئلے کا حل کیا ہے

★★★★★

علی کے در سے ہر پھر کر مسلماں پھر نظر آئے　　اڑے جس ڈال سے پنچھی اسی پر لوٹ کر آئے
نصیری کی نگاہ معتبر نے کیا غلط سمجھا　　علیؑ تو کم نظر والوں کو پیغمبر نظر آئے

مشکل میں جو ایک در سے مدد مانگ رہے ہیں　　آئے جو مصیبت تو وہ سب مانگ رہے ہیں
لے جائیں گے کیا خاک تجھے خلد بریں میں　　جو اپنے لئے ان سے مدد مانگ رہے ہیں

★_★_★_★_★

حکم قرآن پاک کا عامل ہے یا نہیں　　آیات کردگار کا حامل ہے کہ نہیں
کہہ کر کے یا علیؑ مدد کرتا ہوں یہ پتہ　　کیا تو میرے سلام کے قابل ہے کہ نہیں

★(★(شوکت)★)★

اژدر کو ٹکڑے کر کے علیؑ نے دکھا دیا　　میں ہوں خدا کا شیر جہاں کو بتا دیا
بو جہل جب غرور لئے سامنے گیا　　حیدرؑ نے اس کے منہ پہ طمانچہ لگا دیا

★★★★★

قرآن کیا حفظ جو حیدرؑ کے عدو نے　　جب سورۃ رحمان پڑھا حوروں کی سوجھی
دل کور نظر کور جگر کور ہے لیکن　　اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

●●●●●

ذکر علیؑ سے میرا مقدر سنور گیا　　میں مشکلوں کے نرغوں سے ہنس کر نکل گیا
چھیڑا جو میں نے ذکر علیؑ اجر ثواب تو　　کتنے منافقین کا چہرہ اتر گیا

★★★★★

جانے کس سچائی کا حامل ہے اعلان غدیر　　جان کر انجان بن جاتے ہیں یاران غدیر
وہ تو کہیئے اس گھڑی بیمار پیغمبر نہ تھے　　ورنہ یہ اعلان ہو جاتا کہ ہذیان غدیر

○○○○○

خون میں ڈوبے ہوئے ہیں آج بھی معصوم دو　　اک ابو طالبؑ کا ایماں ایک اعلان غدیر
دشمن آل محمدؐ تیرا میرا جوڑ کیا　　تو مسلمان سقیفہ میں مسلمان غدیر

●●●●●

حیدرؑ کی عداوت تمہیں کر دیتی ہے اندھا　　تم توڑنے لگتے ہو شریعت کے بھرم کو
عمران کو　کافر جو کہا　یہ بھی نہ سوچا　　بیت اللہ نے رستہ دیا کافر کے حرم کو

★★★★★

وہ کون ہے جو ذکر محمدؐ سے ٹوک دے　　خود کو بڑھا کے نار جہنم میں جھونک دے
مسجد میں تم کو ذکر حیدرؑ ہے ناگوار　　جا مرتضےٰ کو کعبے میں آنے سے روک دے

★★★★★

جتنے ڈالر سے پلا کرتے ہیں یہ فتویٰ فروش　　اتنا ہم نام　پہ مولا کے لٹا دیتے ہیں
سال میں چھپتی ہیں بدعت کی کتابیں جتنی　　اتنا ہم بچوں کو دس دن میں پڑھا دیتے ہیں

○○○○○

زر کی لالچ میں نہ تلوار کے ڈر سے آؤ　　راہ سیدھی جو نظر آئے ادھر سے آؤ
کیوں تیرا ہے پہ بھٹکتے ہو زمانے والو　　علم کے شہر میں آنا ہے تو در سے آؤ

دنیا میں جو محب شہء مشرقین ہے　　بے چینیوں کے دور میں بھی اس کو چین ہے
باطل کے سامنے نہ جھکائے جو اپنا سر　　سمجھو کہ اس کے ذہن کا مالک حسینؑ ہے

★★★★★

جب ہواؤں میں نمی محسوس کی عباسؑ نے　　احتیاطاً سانس اپنی روک لی عباسؑ نے
آ نہیں سکتی تصور میں بھی نہر علقمہ　　اتنی اونچائی پہ رکھ دی تشنگی عباسؑ نے

★★★★★

رعب عباسؑ جری چھایا ہے جو میدان پر　　جیسے غالب ہو گئے مولا علیؑ طوفان پر
پورے ملک شام کو غازی جلاد تنا ضرور　　دیکھ لیتا گر سکینہؑ کو در زندان پر

●●●●●

لفظ ہم معنی ہیں دو عباسؑ کہہ لو یا وفا　　مظہر شان علی تصویر کردار حسینؑ
دین اسلام پہ خالق کی وفا کہتے ہیں　　ناخدا تجھ کو محبت کا خدا کہتے ہیں
اے میرے حضرت عباسؑ علمدار وفا　　تجھ کو خلاق وفا اھل وفا کہتے ہیں

★★★★★

حسینؑ سے نہ جو مل پائی اس رضا کی قسم　　شجاعتوں کا　عجب شاہکار ہیں عباسؑ
جو کربلا　میں نہ نکلی　نیام سے باہر　　علیؑ کی دوسری وہ ذوالفقار ہیں عباسؑ

★★★★★

سہی سہی رہتی ہے اب بھی قضا عباسؑ سے　　اک ذرا سا ہو گیا تھا سامنا عباسؑ سے
اب کبھی　لفظ وفا کو موت آ سکتی نہیں　　اس نے حاصل کر لیا اب بقا عباسؑ سے

★★★★★

فرات خود در خیمہ کو چومتی گلریز　　علیؑ کا شیر مگر صبر کی کچھار میں ہے
حیدر بنا کے بھیجیں گے عباسؑ کو حسینؑ　　زینبؑ کو کربلا کا پیمبر بنائیں گے

اک مشک ہم ساری ترائی کو چھپا کے　　دریا کو اٹھالائے ہیں دانتوں میں دبا کے
بازو بھی تمہارے تھے مگر تم سے نہ سنبھلا　　اور ہم نے بچایا ہے علم ہاتھ کٹا کے

★★★★★★★★

اب امیر شام زندہ ہے نہ فوج شام ہے　　ہاں مگر زندہ حسینؑ ابن علیؑ کا نام ہے
حرؑ بنو تو سب سے پہلے سر بھی دے دو کاٹ کر　　پھر یہاں جنت کی قیمت کوڑیوں کے دام ہے

★★★★★

ہندو شاعر اشک کا نذرانہ عقیدت

ہر طرف زندگی حسینؑ کی ہے　　ہر صدا ہر صدی حسینؑ کی ہے
حرؑ کے لشکر کو کر دیا سیراب　　ایسی دریا دلی حسینؑ کی ہے
چاند سورج تو بس علامت ہے　　اصل میں روشنی حسینؑ کی ہے
میری آنکھوں سے اشک بہنے دو
یہ مقدس ندی حسینؑ کی ہے

★★★★★

جلتے خیمے سے اٹھالائی امامت کا وجود　　تیرے کردار پہ نازاں ہے مشیت زینبؑ
ہر عمل تیرا بنا راہ ہدایت زینبؑ　　تو بنی حیدرؑ کرار کی زینت زینبؑ

★★★★★

ابر سیاہ بن کے جفاؤں پہ چھا گئی　　دھاکوں سے فوج شام کو قیدی بنا گئی
بیعت نہ چھو سکے گی نشاں تک شہید کا　　چادر نے ہاتھ کاٹ لئے ہیں یزید کے

★★★●●★★★

معصومہ ء کونینؑ کا کردار ہیں زینبؑ　　بھائی کی طرح اپنے وفادار ہیں زینبؑ
زینبؑ کو پکارے تو کوئی وقت مصیبت　　حیدر کی طرح کل کی مددگار ہیں زینبؑ

○○○○●●●●●

ناصران ءشہ والا میں تھی نہ عمر کی قید　　چلنے والوں سے بھی آگے تھے نہ چلنے والے
ایڑیاں پیاس سے اصغر نے نہیں رگڑی تھیں　　پیر دکھلائے تھے باطل کو کچلنے والے

((((( ))))))

وہ سلیماں کا محل تھا یہ ہے زہراؑ کا مکاں　　اس کے ہر فرد مشیت کی زباں رکھتے ہیں
گھر میں معصوم کے آجائیں اجازت کے بغیر　　اتنی ہمت ملک الموت کہاں رکھتے ہیں

★★★★★

زہراؑ و مصطفےٰ کا سہارا حسینؑ ہے　　کونین کی نگاہ کا تارا حسینؑ ہے　　کہتی ہے رخ کو موڑ کے بیعت یزید سے　　ہٹ سامنے سے وقت کا دھارا حسین ہے
شمر رہ رہ کے ہاتھ ملتا ہے　　لو وہ لشکر سے حرؑ نکلتا ہے　　حرملہ ڈوب جا کہیں جا کر　　تجھ پہ اک شیر خوار ہنستا ہے
دنگ دنیا رہ گئی جب موت پر اصغرؑ سے　　ایک بچے میں کہاں سے اتنی ہمت آگئی　　ایک نقطے میں سمٹ سکتا ہے قرآں جس طرح　　یونہی اصغرؑ میں بھی حیدرؑ کی شجاعت آگئی
آتی ہے صدا جب ماتم کی مکانوں سے　　اٹھتا ہے دھواں تب بدعت کی دکانوں سے　　مفتی تیرے فتوے کو ماتم سے کچل دیں گے　　ٹکراتا ہے شیشے کو ہیرے کی چٹانوں سے
کچھ اسکا منصب بھی تھا امامت کچھ اسکا لہجہ متین ہوگا　　خدا نے معصوم جو بنایا وہ عصمتوں کا امین ہوگا　　لعاب سرور لو علیؑ کا بتول کا شیر حسن شبرؑ　　یہ ساری چیزیں ملا کے سوچو حسین کتنا حسین ہوگا

★_★_★_سفر_★_★_۱۸ اگست ۲۰۰۰ء_★_★_★ اپنے بچوں کے لئے شام میں جمع کیا_★_★_★

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امیر حسن جلالپوری کی رباعیاں جو عامر اترولوی نے پڑھیں

میر یرے مالک مجھے لفظوں کا خزانہ دے دے
نغمہ بلبل کا ، قمری کا ترانہ دے دے
مدح حیدرؑ کی لکھوں دل کھول کے اپنا امیرؔ
قائم ِ آل ِ محمدؐ کا زمانہ دے دے

--عامر و نیرؔ--

عشق شبیرؑ میں وہ لوگ جو مر جاتے ہیں
یوں سمجھ لیجئے پردیس سے گھر جاتے ہیں
ہم تو پروانے ہیں شعلوں سے گزر جاتے ہیں
اور کچھ لوگ تو جگنو سے بھی ڈر جاتے ہیں
مشکلیں گھیر لیں تو لو عباسؑ کا نام
نام عباس سے طوفان ٹھہر جاتے ہیں

--عامر و نیرؔ--

صاف ہوتا ہے عیاں موجوں کی طغیانی سے
صبح کے وقت گزرتا ہے کوئی پانی سے
طاقِ امید میں رکھے ہوئے بے نور چراغ
روشنی مانگ رہے ہیں تیری پیشانی سے

--نیر جلالپوری--

روک لے آ کے ان آنکھوں کو پتھرانے سے
چہرے مل جائیں گے جذبوں کو تیرے آنے سے
کام آ جائیں گے بچھ کر تیرے رستے میں گلاب
ورنہ کیا فائدہ گلدانوں میں مرجھانے سے

--نیر جلالپوری--

لمحے جو کٹ رہے ہیں تیرے انتظار میں
صدیاں سمیٹ لائے ہیں اپنے حصار میں

مولا مجھے نگاہِ کرم میں سمیٹ لے
بکھرا پڑا ہوا ہوں تیرے انتظار میں

--ضیاء--

دیوداسیوں میں بھی قائم میرا عقیدہ ہے
شب ِ فراق میں امید کا اجالا ہے
خوشا نصیب وہاں لائی زندگی مجھکو
جہاں چراغ نہیں ہے مگر اجالا ہے
تم انتظار کراؤ میں انتظار کروں
وہ مصلحت ہے تمہاری یہ فرض میرا ہے

--ضیاء--

دعا کا حوصلہ دستِ دعا پہ رکھ دینا
عطا کا فیصلہ مشکل کشا پہ رکھ دینا
تمہارے اشک اگر کم پڑیں پئے خدمت
تو دل نکال کے فرشِ عزا پہ رکھ دینا

--ضیاء--

آج کی رات نجفؔ ایک کرشمہ دیکھا
شب کے ماتھے پہ بھی سورج کا اجالا دیکھا
جتنا اسلام کے ماتھے پہ پسینہ دیکھا
خون شبیرؑ کا اس سے بھی زیادہ دیکھا
اس کی نظروں میں بہت دور سے دیکھا پانی
جس کی نظروں نے بہت پاس سے دریا دیکھا
بھائی دیکھے ہیں زمانے میں ہزاروں لیکن
ایک بھائی بھی نہ عباسؑ کے جیسا دیکھا

--ضیاء--

اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔۔سیدنذر عباس۔یکم جنوری ۲۰۰۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساجد نقوی کی رباعیات

کتاب جلوے سے نوٹ کی

رسولؐ اللہ

گل یوں تو کئی آئے گل تر نہیں آیا
اکملیت کے اعزاز کا رہبر نہیں آیا
امت میں ہوں محسوب رسولان سلف بھی
اس شان کا دنیا میں پیمبر نہیں آیا

آلام و مصائب میں بھی وہ شاد رہے گا
جو صاحب ایماں ہے وہ آباد رہے گا
قرآن میں ابتر کے اشارے سے ہے ثابت
دشمن جو محمدؐ کا ہے برباد رہے گا

انکار نبوت کرتے ہو انکار رسالت کرتے ہو
اور پھر بھی مسلماں بنتے ہو کیسی یہ قیامت کرتے ہو
قرآن کو جس کے کہنے سے پیغام ہدایت مانا ہے
انکار اسی کے رتبے سے، کیا دین کی خدمت کرتے ہو

اسد سے آنکھ ملانا کوئی مذاق نہیں
فنون جنگ دکھانا کوئی مذاق نہیں
دہل رہے ہیں کلیجے لرز رہی ہے نظر
علیؑ کے سامنے آنا کوئی مذاق نہیں

کہیں پر صبح کرتے ہیں کہیں پر شام کرتے ہیں
سلیقہ سے برابر وقت پر سب کام کرتے ہیں
بشارت پا چکے ہیں خاتمہ بالخیر ہونے کی
علی والے کہیں اندیشہء انجام کرتے ہیں

شیخ صاحب اپنی پیدائش کا کچھ کہیئے تو حال
کس طرح پیدا ہوئے ارشاد کچھ تو کیجئے
ہم وسیلے کا جب ہی مانیں گے تارک آپ کو
والد ماجد کا اپنے نام ہی نہ لیجئے

نہیں ہے روح تو انسان رہ نہیں سکتا
بغیر معنیٰ کے قرآن رہ نہیں سکتا
علیؑ کو چھوڑنے والے خبر بھی ہے تجھ کو
علیؑ سے ہٹتے ہی ایمان رہ نہیں سکتا

امور حق میں کہاں کس کا زور چلتا ہے
کہیں نوشتہء تقدیر بھی بدلتا ہے
یہ بات میری سمجھ میں نہ آسکی اب تک
علیؑ کے ذکر سے کیوں دل کسی کا جلتا ہے

منافقت سے کوئی فیض پا نہیں سکتا
چراغ حق کو زمانہ بجھا نہیں سکتا
سیاست امویہ پسند ہو جس کو
علیؑ کا نام زباں پر وہ لا نہیں سکتا

علیؑ سے بغض ہے دل میں نبیؐ سے الفت ہے
عجیب ہے یہ طبیعت، عجیب فطرت ہے
پکارتا ہے جہنم ادھر چلے آؤ
مخالفین علیؑ کی یہاں ضرورت ہے

علیؑ سے عشق جو اے شیخ کر نہیں سکتا
صراط سے وہ سلامت گزر نہیں سکتا
ہزار بار نہیں لاکھ بار قتل کرو
علیؑ کے عشق کا مارا تو مر نہیں سکتا

ہر اک پہ کرم ہے سحر و شام علیؑ کا
مشکل میں لیا کرتے ہیں سب نام علیؑ کا
یہ دست خدا، نفس خدا، عین خدا ہیں
معبود ہی کا کام ہے ہر کام علیؑ کا

کیا کوئی بتا سکتا ہے اسکان علیؑ کا
ہر شخص کو ہوتا نہیں عرفان علیؑ کا
اے دشمن ایماں تجھے کیا یہ نہیں معلوم
ایمان کی شہ رگ پہ ہے احسان علیؑ کا

غدیر خم میں نیا انقلاب آیا ہے
اک آفتاب پس آفتاب آیا ہے
بلند کر کے علیؑ کو نبیؐ یہ کہتے ہیں
یہ میرا مثل یہ میرا جواب آیا ہے

جو اقتدار نبیؐ ہے وہ اقتدار بتولؑ
امام وقت سے کچھ کم نہیں وقار بتولؑ
نبوت اور امامت کا ہیں یہی مرکز
اب اس سے بڑھ کے بھی کیا ہوگا اعتبار بتولؑ

ملی جو آل احمدؐ کو وہ عظمت جا نہیں سکتی
کبھی غیروں کے گھر حق کی ولایت جا نہیں سکتی
حسنؑ آئے جہاں میں بل گئی باطل کی بنیادیں
نبیؐ کے خاندان سے اب خلافت جا نہیں سکتی

اوصاف ولی ابن ولی کے منکر
کردار سعید ازلی کے منکر
اس دور میں بھی ہیں سینکڑوں شمر و یزید
اب بھی ہیں حسینؑ ابن علیؑ کے منکر

نگاہ حق میں جو ہے انتخاب آیا ہے
علیؑ کے گھر میں پھر اک آفتاب آیا ہے
فصیریوں سے یہ کہ دے کوئی خدا کے لئے
چلو تمہارے خدا کا جواب آیا ہے

آیا لب فرات وفاؤں کا جب امام
موجوں نے سر کو پاؤں پہ رکھا بہ احترام
عباسؑ نامدار نے ایک ایک بوند پر
لکھا ہے اپنے خون جگر سے وفا کا نام

طالب دعا۔ سید نذر عباس۔ ۲۰ نومبر ۲۰۰۳ م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کافر

جولوگ علیؑ کے شیعہ پر بہتان تراشا کرتے ہیں
وہ احمق لوگ حقیقت میں خود آپ کو کافر کہتے ہیں
آدمؑ کی علیؑ نے بخشش کی آدم بھی علیؑ کا شیعہ تھا
یہ کیسے بیٹے ہیں شوکتؔ جو باپ کو کافر کہتے ہیں

--شوکتؔ--

کیوں تجھکو دشمنی ہے علیؑ و حسینؑ سے
فرصت ملے تو پوچھ کبھی والدین سے

--محسنؔ نقوی--

ملاوٹ کا لہو کیا مرتضےٰؑ کو یاد رکھے گا
کھرا ہو خون جس کا وہ علیؑ کو یاد کرتے ہیں

کرتے ہیں سجدہ سوئے زچہ خانہ علیؑ
مڑ مڑ کے دیکھتے ہیں کوئی دیکھتا نہیں

--قمرؔ جلالوی--

اے مسلماں دیکھ آ کر ایک کنکر کا مزاج سنگریزہ بھی سمجھتا ہے پیمبرؐ کا مزاج
اک منافق بھی رہا اور اک نے کلمہ پڑھ لیا وہ صحابی کی روش تھی یہ ہے پتھر کا مزاج

--نیرؔ جلال پوری--

حیدرؑ کی عداوت تمہیں کر دیتی ہے اندھا
تم توڑنے لگتے ہو شریعت کے بھرم کو
عمران کو کافر جو کہا یہ بھی نہ سوچا
بیت اللہ نے رستہ دیا کافر کے حرم کو

وہ کون ہے جو ذکرِ محمدؐ سے ٹوک دے
خود کو بڑھا کے نارِ جہنم میں جھونک دے
مسجد میں تم کو ذکرِ حیدرؑ ہے ناگوار
جا مرتضےٰ کو کعبے میں آنے سے روک دے

جتنے ڈالر سے پلا کرتے ہیں یہ فتویٰ فروش
اتنا ہم نام پہ مولاؑ کے لٹا دیتے ہیں
سال میں چھپتی ہیں بدعت کی کتابیں جتنی
اتنا ہم بچوں کو دس دن میں پڑھا دیتے ہیں

.....

مشکل میں جو ایک در سے مدد مانگ رہے ہیں
آئے جو مصیبت تو وہ سب مانگ رہے ہیں
لے جائیں گے کیا خاک تجھے خلدِ بریں میں
جو اپنے لئے ان سے مدد مانگ رہے ہیں

جانے کس سچائی کا حامل ہے اعلان غدیر جان کر انجان بن جاتے ہیں یارانِ غدیر
وہ تو کہیئے اس گھڑی بیمار پیغمبر نہ تھے ورنہ یہ اعلان ہو جاتا ہذیانِ غدیر

خون میں ڈوبے ہوئے ہیں آج بھی معصوم دو
اک ابو طالبؑ کا ایماں ایک اعلانِ غدیر
دشمنِ آلِ محمدؐ تیرا میرا جوڑ کیا
تو مسلمانِ سقیفہ میں مسلمانِ غدیر

کیوں علیؑ والوں کو تو کہتا ہے کافر کافر مفتیِ عصر عجب تیری ستم رانی ہے
ڈوب جائے نہ تجھے لیکے یہ فتوؤں کا عمل غور سے دیکھ تیرے چاروں طرف پانی ہے

(اپنے بچوں کیلئے جمع کیا--طالب دعا-سیدزعباس یکم نومبر ۲۰۰۲م)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لکھنؤ اور جلالپور کے شعرا کی رباعیاں

مکہ حسینؑ کا ہے مدینہ حسینؑ کا یہ پوری کائنات ہے صدقہ حسینؑ کا
کیا کہہ سکے بشر کہ خدا کی زبان میں قرآن پڑھ رہا ہے قصیدہ حسینؑ کا

--محسن عمرانؔ--

زمیں سے تا بہ فلک جو بھی اس حصار میں ہے
وہ بوترابؑ کی مرضی کے اختیار میں ہے
نہ ہو سکے گا احاطہ علیؑ کی عظمت کا
یہ کائنات خدا ہے جو اختصار میں ہے

--محسن عمرانؔ--

فقیر سب ہیں یہاں پر مگر بنام علیؑ
بس اک وقار کو ملتا ہے کیا کیا جائے

--نذیر باقری--

زمین و آسماں کے ذرے ذرے کا سلام اس پر
کہ جس کی گود نبوت اور امامت کا ٹھکانہ ہے
ابد تک چین سے سوتا رہے گا دین پیغمبرؐ
سرا سلام کے نیچے ابوطالبؑ کا شانہ ہے

یہ کاروبار چلا ہے علیؑ کے بارے میں
کہ اختصار ہوا ہے علیؑ کے بارے میں
تیرا وجود یہیں سے نجس ہوا ثابت
یہ تو نے شک جو کیا ہے علیؑ کے بارے میں

کتنا عجب ہے صاحب غیبت کا انتظار
دو دن کی زندگی میں قیامت کا انتظار
تیرے قدم کا تیری امامت کا انتظار
پانی کو ہے نماز جماعت کا انتظار
دل آئینہ بنے ہوئے صدیاں گزر گئیں
کب تک نظر کرے تیری صورت کا انتظار
سورے کھڑے ہیں باب مدینہ کے ہر طرف
قرآن کو ہے آخری آیت کا انتظار

یہ فرمایا شیخ جی نے کہ سب کچھ خدا کا ہے
سچی تھی بات ہم نے سر اپنا جھکا لیا
پھر اس کے بعد کیا کیا تم کو خبر بھی ہے
مسجد سے چندہ لے کے اپنا گھر بنا لیا

--انور خورشید بلوری--

مال اسلام پہ سب آپ نے قربان کیا
اس لئے ایک بھی سوتا نہیں بھوکا کوئی
اور اتنی خیرات خدیجہؑ نے مسلماں کو دے دی
کہ گھر میں سادات کے جاتا نہیں صدقہ کوئی

--انور خورشید بلوری--

نسل حیدرؑ کو تو پروان چڑھایا رب نے
دشمنی کا تو نتیجہ دیکھے کوئی
ان کے گھر پہ تو ستارے نے کیا ہے سجدہ
غیر کے گھر پہ تو جاتا نہیں کوا کوئی

--انور خورشید بلوری--

دین خدا دین خلافت میں فرق ہے
لنگڑے کا ذکر کیوں ہو دسہری کے سامنے
کرتے ہو تم خدیجہؑ کا کس سے مقابلہ
کھٹیے کی کیا بساط ہے سہری کے سامنے

--انور خورشید بلوری--

ہے نمبر موبائل کا سات آٹھ چھ ۷۸۶
بھلا بات کرنا کوئی حال ہے
میں جب چاہوں سجدے میں باتیں کروں
میرے ہاتھ میں مولا کا سم SIM کارڈ ہے

--انور خورشید بلوری--

دونوں جہاں میں جزو رسالت ہے فاطمہؑ
قرآں گواہ حل امامت ہے فاطمہؑ
میں نے کہا کہ مرکز عصمت یہی تو ہے
تحریر بڑھ کے بولی طہارت ہے فاطمہؑ

یہ رباعیاں اپنے بچوں کے لئے جمع کیں --سیدنذر عباس-۱۴ جنوری ۲۰۰۴م

مولانا السیّد منظور حسین نقوی

خدائے پاک و غنی کے سہارے جیتا ہوں
عطا و فیضِ نبیؐ کے سہارے جیتا ہوں
گناہگار ہوں نادم ہوں اور پریشاں ہوں
ولائے مولا علیؑ کے سہارے جیتا ہوں

قول کچھ اور فعل کچھ مومن کا ہوتا ہی نہیں
پس وہی مومن ہے قول و فعل جس کا ایک ہے
نیک تو بنتے ہیں سارے قولِ پیغمبرؐ سنو!
صدق دل سے جو مطیع آل ہے وہ نیک ہے

سوچ تو دل میں منکرِ توحید
جز خدا رزق کون دیتا ہے
ان کی سیرت پہ بھی چلا ہوتا
نام مولا علیؑ کا لیتا ہے

جس کو علیؑ سے ہو گی محبت حلالی ہے
جنت میں جائے گا وہی مومن موالی ہے
بغض علیؑ کی جس نے بنا دل میں ڈالی ہے
ولد الحرام ہے یہ سزا اُس نے پالی ہے

اللہ کے کام کا نہ محمدؐ کے کام کا
حیدرؑ سے جو پھرا ہے وہ نطفہ حرام کا

سب سے مقدم ہے خدا اور بعد ذاتِ ذوالعلا
اول حبیبِ کبریا دویم علیؑ شیرِ خدا
سویم جناب فاطمہؑ بنتِ رسولؐ دوسرا
چوتھے حسنؑ شاہِ ہدیٰ پنجم شہیدِ کربلا

لی خمسة اطفی بها حرّ الوباء الحاطمه
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

کیا ہی یہ نام پاک ہیں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
ان ناموں میں حق نے اثر ہے اسمِ اعظم کا رکھا
جس وقت ساقِ عرش پر ان کو قلم لکھنے لگا
پیہم صریرِ کلک سے پیدا ہوئی تب یہ صدا

لی خمسة اطفی بها حرّ الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

رنج و مشکل میں اگر کوئی بشر ہو مبتلا
ان ناموں کی تاثیر کو پڑھ کر وہ لیوے آزما
زنہار آسکتی نہیں نزدیک اُس کے کچھ بلا
رکھتا ہے جو وردِ زباں شام و سحر صبح و مسا

لی خمسة اُطفی بها حرّ الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

اسمائے حسنیٰ ہیں یہ وہ قرآں میں ہے جن کی ثنا
آدمؑ کی توبہ کو ولا حسنِ قبول ان سے ملا
طوفاں سے بیڑا نوحؑ کا ان ہی کی برکت سے بچا
یونس شکم میں موت کے پڑھتے رہے یہ برملا

لی خمسة اُطفی بها حرّ الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

یہ نام یوسفؑ کے لئے تھے چاہ میں آبِ بقا
اور دار پر دردِ دلِ عیسیٰؑ کی تھی یہ ہی دوا
ان کے تصدق سے ہوئی ایوبؑ کو حاصل شفا
پڑھتے ہیں الیاسؑ و خضرؑ یہ ہی وظیفہ دائما

لی خمسة اُطفی بها حرّ الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

ان ناموں کی عظمت پہ تھے داؤدؑ سو جاں سے فدا
کرتے تھے ان کا تذکرہ دائم جنابِ زکریا
نمرود نے جب آگ میں ڈالے خلیلِ کبریا
لب پر تھے ان کے اس گھڑی یہ نام پاک اور یہ دعا

لی خمسة اُطفی بها حرّ الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

جس شہر میں جس قریہ میں طاعون ہو یا ہو وبا
اس جا کے رہنے والوں کو لازم ہے اے اہلِ ولا
برپا عقیدے سے کریں شبیرؑ کی بزمِ عزا
اور بعد مجلس یکزباں ہو کر پڑھیں یہ سب دعا

لی خمسة اُطفی بها حرّ الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

جل بھن کے کوہِ طور پہ ہو جاتے موسیٰؑ سرمہ سا
ان ناموں کی تائید سے لیکن ٹلی سر سے بلا
یعقوبؑ سے بچھڑا پسر ملتا نہ تا روزِ جزا
درگاہِ خالق میں اگر کرتا نہ یوں وہ التجا

لی خمسة اُطفی بها حرّ الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

اسمائے اعظم ہیں یہی اسمائے پاک پنجتنؑ
سب انبیاؑ و اوصیاء دائم دمِ رنج و محن
بہتر وسیلہ جان کر پیشِ خدائے ذوالمنن
کرتے تھے عرضِ مدعا پڑھ کر یہ باصوتِ حسنؑ

لی خمسة اُطفی بها حرّ الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

تیری حفاظت میں رہیں سرور کے سب اہلِ عزا
سن لے یہ سرمد کی دعا اس بزمِ غم کا واسطہ

لی خمسة اُطفی بها حرّ الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

رُباعیات

زباں پہ مولا علیؑ کا جو نام آجائے
تو قدسیوں کا فلک سے سلام آجائے
جو مشکلوں میں ہو خود کس کے کام آئے گا
پکار اس کو جو مشکل میں کام آجائے

باعمل عالم بلاشک واجب التعظیم ہے
صاحبِ تقویٰ جو ہے وہ لائقِ تکریم ہے
کبریائی ہے فقط زیبا خدا کے واسطے
انکساری سے رہو یہ دین کی تعلیم ہے

علیؑ کا ذکر مجالس کی زیب و زینت ہے
حدیث میں ہے کہ ذکرِ علی عبادت ہے
ہے جس کو بغضِ علیؑ سے جلے گا دوزخ میں
وہ جنتی ہے علیؑ سے جسے محبت ہے

جو دل میں حبِ علی ہے تو دل بلوں نہیں
بغیر اُن کی ولا کے تو کچھ حصول نہیں
عقیدہ اور عمل دونو لازم و ملزوم
بلا دلیل جو دعویٰ ہو وہ قبول نہیں

روزِ حساب سب کا سفر ہوگا مختلف
دوزخ میں کچھ گریں گے، کئی سنگ و خشت میں
لیکن حسینؑ ہم ترے نوکر بروزِ حشر
جائیں گے کربلا سے گزر کر بہشت میں

غربت ہے رشکِ بختِ سکندر بنی ہوئی
صحرا کی تشنگی ہے سمندر بنی ہوئی
دیکھو سرِ حسینؑ کی بخشش کا معجزہ
نوکِ سناں ہے دوشِ پیمبرؐ بنی ہوئی

سکتے میں خواب دیں ہے کہ تعبیر کچھ کہے
قرآن دم بخود ہے کہ تفسیر کچھ کہے
نوکِ سناں سے عرش تلک خامشی تو دیکھ
خالق کو انتظار ہے شبیرؑ کچھ کہے

ذرا احتیاط سے کام لے نہ زباں دراز ہو اس قدر
کہ حسینیت سے الجھ سکے ابھی تجھ میں اتنا تو دم نہیں
ہے عروجِ دیں کا امیں یہی ہے نشانِ فتح مبیں یہی
اسے چشمِ بد سے نہ دیکھنا یہ علَم ہے تیرا قلم نہیں

ملنگوں کی نگاہوں میں عجب مستی نظر آئی
بلندی آسمانوں کی انہیں پستی نظر آئی
کبھی بہلول نے بیچی، کبھی حر نے خریدی ہے
خداوندا تری جنت بڑی سستی نظر آئی

اب تک الجھ رہا ہے یزیدی ہجوم سے
شبیرؑ تو نے دین کو غازی بنا دیا
تجھ پر درود پڑھ کے پہنچتی ہے حق کے پاس
تو نے نماز کو بھی نمازی بنا دیا

پھوٹا تھا جو کبھی کسی نیزے کی نوک سے
ہر عہد پر محیط وہی انقلاب ہے
ہر دور میں حسینؑ نے ثابت یہ کر دیا
ہر دور کے یزید کا خانہ خراب ہے

ممکن نہیں کسی سے عداوت حسینؑ کی
سانسوں میں بٹ رہی ہے سخاوت حسینؑ کی
بازار کے ہجوم سے کہہ دو کہ چپ رہے
قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؑ کی

حسینیت، تری تعظیم جا بجا ہوگی
یزیدیت تری تذلیل برملا ہوگی
ہر ایک دل پہ لگی ہے غمِ حسینؑ کی مہر
اگر شکست یہی ہے تو فتح کیا ہوگی

مرضی ہے تیریٰ، فکر میں ترمیم کر نہ کر
سلطانِ عقل و عشق کو تسلیم کر نہ کر
بچپن میں دیکھ لے ذرا دوشِ رسولؐ پر
پھر تو مرے حسینؑ کی تعظیم کر نہ کر

کیا فکر جہاں نوکر سلطانِ وفا ہوں
میں قبر کی آغوش میں راحت سے رہوں گا
محشر کی تپش مجھ کو پریشاں نہ کرے گی
میں پرچم عباسؑ کے سائے میں رہوں گا

بشر کا ناز، نبوت کا نورِ عین حسین
جنابِ فاطمہ زہراؑ کے دل کا چین حسین
کبھی نماز سے پوچھا جو رنج و غم کا علاج
کہا نماز نے بے ساختہ حسینؑ! حسینؑ!

علیؑ جو قبر میں آئے ہوئے ہیں، چین سے ہوں
یہ دل ہے رقص میں خوشبو کی ڈالیوں کی طرح
فرشتے بہر سفارش زمیں پہ بیٹھے ہیں
کس سخی کے مہذب سوالیوں کی طرح

واجب خدا کی ذات ہے ممکن حسینؑ ہے
انسان کی نجات کا ضامن حسینؑ ہے
جس سے شب سیاہ یزیدی لرز اٹھے
خود اپنے دل سے پوچھ وہی دن حسینؑ ہے

توحید کی چاہت ہے تو پھر کرب و بلا چل
ورنہ یہ کلی کھل کے کھلی ہے نہ کھلے گی
توحید ہے مسجد میں نہ مسجد کی صفوں میں
توحید تو شبیرؑ کے سجدے میں ملے گی

اس شان سے جائیں گے سر حشر بھی ہم لوگ
مولا تیری چاہت کا بھرم ہاتھ میں ہوگا
جھک جھک کے ملیں گے ہمیں دربانِ ارم خود
سینے میں ترا عشق علم ہاتھ میں ہوگا

تحت الثریٰ ہے بغض علیؑ کی گھٹن کا روپ
کوثر مرے حسینؑ کی بخشش کا نام ہے
جنت علیؑ کے سجدۂ وافر کی ہے زکوٰۃ
دوزخ بتولِؑ پاک کی رنجش کا نام ہے

بوقت مشکل، مرض کی حالت میں، دشمنوں سے الجھ الجھ کر
کبھی تو میرے سخی سے دنیا میں تم کوئی کام لے کے دیکھو
یہ نام سن کر تو موت کے بھی نہ ہاتھ شل ہوں تو مجھ سے کہنا
کبھی مصیبت پڑے تو میرے حسینؑ کا نام لے کے دیکھو

قطعات

محسن نقوی

محشر میں اس انمول عقیدے کے عوض ہم
بخشش نہ خریدیں تو گنہگار نہ کہنا
جنت میں بھی شبیر ترے غم کی قسم ہے
ماتم نہ کریں ہم تو عزادار نہ کہنا

روحِ اذاں ہے باپ تو بیٹا نمازِ دیں
مسجد علی کی ہے تو مصلیٰ حسینؑ کا
جاگیر کبریا ہوئی تقسیم اس طرح
کعبہ علیؑ کا، عرشِ معلیٰ حسینؑ کا

وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غمِ حسینؑ
قصرِ اِرم تو اس کے لیے سنگ و خشت ہے
جس سلطنت پہ راج ہو میرے حسینؑ کا
اُس سلطنت کا ایک جزیرہ بہشت ہے

منصب کا اشتیاق نہ پروائے تخت و تاج
تیرا ہر اک غلام بڑی تمکنت میں ہے
جنت میں کون جائے گا تیری رضا بغیر
جنت بھی اے حسینؑ تیری سلطنت میں ہے

انگشتری ہے دیں کی، نگینہ حسینؑ کا
خیرات میں بھی دیکھ قرینہ حسینؑ کا
سورج پہ سوچ، چاند، ستاروں پہ غور کر
تقسیم ہو رہا ہے پسینہ حسینؑ کا

اپنی تقدیر پہ سایہ ہے ترا ابن علیؑ
قافلہ گردشِ دوراں کا کہاں رُکتا ہے؟
پرچم حضرتِ عباس کا بوسہ لینے
سجدہ کرنے کو کئی بار فلک جھکتا ہے

صبر و سکوں کا ناز وہی دِل کا چین ہے
مظلوم ہو کے بھی جو شہِ مشرقین ہے
پوچھی متاعِ دامنِ اسلام جب کبھی
اسلام کہہ اُٹھا، مرا سب کچھ حسینؑ ہے

جو ناطقِ قراں نے دیا نوکِ سناں سے
پیغام وہ دنیا سے مٹے گا نہ مٹا ہے
قانونِ حسین ابنِ علیؑ بر سرِ صحرا
عباسؑ نے ہاتھوں کو قلم کر کے لکھا ہے

کوئی تو ہے جو ظلم کے حملوں سے دُور ہے
کوئی تو ہے جو ضبط و وفا کا غرور ہے
اب تک جو سرنگوں نہ ہوا پرچم حسینؑ
اِس پر کسی کے ہاتھ کا سایہ ضرور ہے

عباسؑ صحیفہ ہے امامت کے عمل کا
عباسؑ کی آواز ہے فرمان ازل کا
ہر ظلم کی تقدیر ہے جکڑی ہوئی اس میں
عباسؑ کا پنجہ بھی شکنجہ ہے اجل کا

آنکھوں میں جاگتا ہے سدا غم حسینؑ کا
سینے میں سانس لیتا ہے ماتم حسینؑ کا
مٹی میں مل گئے ہیں ارادے یزید کے
لہرا رہا ہے آج بھی پرچم حسینؑ کا

حکمت کے آئینے کا سکندر ہے تو حسینؑ
بخشش کا ہے کنار، سمندر ہے تو حسینؑ
اے وجہ ذوالجلال فنا تجھ سے دور ہے
دل میں نہیں ہے، روح کے اندر ہے تو حسینؑ

انسان کو سکون سے رہنا سکھا دیا
ہنس ہنس کے ظلم و جور بھی سہنا سکھا دیا
شبیرؑ تیری پیاس نے محشر کی شام تک
آنکھوں کی ہر فرات کو بہنا سکھا دیا

دھوپ کی موج میں سورج کا بھی خوں ملتا ہے
سوگ میں پرچم احساس نگوں ملتا ہے
ہاں مگر ابن علیؑ ایک شجر ہے ایسا!
جس کے سائے میں شریعت کو سکوں ملتا ہے

سورج ابھی نہ جا تو حد مشرقین سے
جبریل ایک پل کو ٹھہر تو بھی چین سے
اے موت سانس روک، زمانے قیام کر
مصروفِ گفتگو ہے خدا خود حسین سے

لمحہ لمحہ رُخِ احساس کی ضو بٹتی ہے
ریزہ ریزہ غم کونین کی لو بٹتی ہے
پوچھ مت کتنی بلندی پہ ہے شبیرؑ کی پیاس
اِس کی تعریف میں کوثر کی زباں کٹتی ہے

اعمال میں ثبوتِ ولا ہے غم حسینؑ
نبیوں کی بندگی کا صلا ہے غم حسینؑ
دُشمن غمِ حسین کے دوزخ کا رزق ہیں!
وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غمِ حسینؑ

مشکل ہے قرضِ ابن علیؑ کی ادائیگی
قدرت کو پھر ادھار نہ لینا پڑے کہیں
جنت تو کچھ نہیں مجھے ڈر ہے کہ حشر میں
اللہ کو اپنا عرش نہ دینا پڑے کہیں

بوقت مشکل، مرض کی حالت میں، دشمنوں سے الجھ الجھ کر
کبھی تو میرے سخی سے دنیا میں تم کوئی کام لے کے دیکھو
یہ نام سن کر تو موت کے بھی نہ ہاتھ شل ہوں تو مجھ سے کہنا
کبھی مصیبت پڑے تو میرے حسینؑ کا نام لے کے دیکھو

حسنینؑ کے قدموں کی بچی دھول ہیں تارے
جنت کی فضا بنتؑ پیمبرؐ کے سبب ہے
ہے عرش محمدؐ کے فضائل کی بلندی
معراج، یداللہ کی زیارت کا لقب ہے

ضمیر ابن آدم میں شعاعِ نورِ ایمانی
نگہبانِ رسالت کے بس اک نقشِ قدم سے ہے
نہ ہوتا یہ مسیحا تو شریعت سانس نہ لیتی
دل اسلام کی دھڑکن ابوطالب کے دم سے ہے

یہ بات یاد رکھ کہ عقیدے کی بات ہے
اس بات کا لقب ہی کلید نجات ہے
دوزخ منافقوں کی عبادت کا ہے جہیز
جنت علیؑ کے ذکر کی پہلی زکوٰۃ ہے

دست تاریخ کی پوشیدہ لکیریں تو پڑھو
ہر مسلمان کا مقسوم ابو طالب ہے
کفر و ایماں کی سیہ بحث کہاں سے آئی
جبکہ اسلام کا مفہوم ابو طالب ہے

اگر نہ صبر مسلسل کی انتہا کرتے
کہاں سے عزمِ پیمبرؐ کی ابتدا کرتے
خدا کے دیں کو تمنا تھی سرفرازی کی
حسینؑ سر نہ کٹاتے تو اور کیا کرتے

علیؑ اس شان سے نازل ہوئے ہیں
تحیر اک جہاں پر چھا گیا ہے
بتو! نکلو خدا کے گھر سے، دیکھو
خدا کی شکل والا آ گیا ہے

اگر کسی دل میں بغض حیدر کی دھول ہوگی جنابِ والا
تو پھر عقیدے کی ہر ادا بے اصول ہوگی جناب والا
اگر کسی سے بروزِ محشر خفا خفا ہو نبیؐ کی بیٹی
تو پھر بہشت بریں کی خواہش فضول ہوگی جنابِ والا

نوکِ سناں پہ ہے سر مظلوم سرفراز
خنجر غرورِ ظلم کے سینے میں گڑ گیا
کہنے لگے حسینؑ کہ بول اے یزیدیت
بس ایک وار میں ترا چہرہ بگڑ گیا

نوکِ سناں پہ ہے سر مظلوم سرفراز
خنجر غرورِ ظلم کے سینے میں گڑ گیا
کہنے لگے حسینؑ کہ بول اے یزیدیت
بس ایک وار میں ترا چہرہ بگڑ گیا

چھیڑو نہ مجھے اے مرے دلدار ملنگو
جو کچھ بھی تمہیں چاہیے ماحول سے لے لو
اس وقت میں نبیوں کے مسائل میں ہوں مصروف
جنت کی طلب ہے تو وہ بہلول سے لے لو

اللہ رے بانکپن ابو طالب کے لال کا
آئے تو مرتضیٰؑ نے ٹھکانہ کہاں لیا
بچپن کی پہلی ضد بھی نہایت حسین تھی
ملتی تھی جس سے شکل اسی کا مکاں لیا

کعبہ علیؑ کا مسجد و منبر علیؑ کے ہیں
ابدال وغوث وقطب وقلندر علیؑ کے ہیں
محشر میں اہلِ حشر پہ آخر کھلا یہ بھید
سوداگران خلد' گداگر علیؑ کے ہیں

ہے علم و آگہی کا سمندر علیؑ کا نام
لیتے ہیں غوث وقطب وقلندر علیؑ کا نام
فرطِ ادب سے میرے فرشتے بھی جھک گئے
میں نے لیا جو قبر کے اندر علیؑ کا نام

غم حسینؑ کے آنسو ہیں اپنی آنکھوں میں
سجا کے جسم پہ ماتم کے داغ لائے ہیں
سنا تھا قبر کے اندر بڑا اندھیرا ہے
ہم اپنے ساتھ ہزاروں چراغ لائے ہیں

دنیا و آخرت میں نہ بھوکے مریں گے ہم
غربت میں بھی نہ اپنے قدم ڈگمگائیں گے
بے روزگار ہو بھی گئے گر تو دیکھنا
جنت کے گھر کو بیچ کے روٹی کمائیں گے

جلائیں مردے ٹھوکر سے' ابھاریں ڈوبتا سورج
جہاں میں بندگانِ باہنر ایسے بھی ہوتے ہیں
علیؑ میرا خدا ہرگز نہیں لیکن بتا مجھ کو
خداوندا' خدائی میں بشر ایسے بھی ہوتے ہیں

خلد بریں کی راہ کا رہبر ہے تو حسینؑ
تسکین قلب و روحِ پیمبر ہے تو حسینؑ
کیونکر نہ تیرا ورد کرے دین پنجتن
تسبیح فاطمہؑ کا مقدر ہے تو حسینؑ

شبیرؑ اگر دل میں ترا نقشِ قدم ہے
کچھ خوف ہے محشر کا نہ اعمال کا غم ہے
یہ بھید کھلا حر کے مقدر سے جہاں میں
جنت تو ترے ایک تبسم سے بھی کم ہے

اب بھی آتی ہے یہ آوازِ رباب
عمر بھر دشت کو ترسیں بادل
ڈر نہ جائے کوئی معصوم بدن
قبر اصغرؑ پہ نہ برسیں بادل

اے کفر کے فتووں کی دکاں کھولنے والو!
بوسیدہ عقائد کے درو بام سنبھالو
پھر شوق سے ہم اہلِ مودت سے الجھنا
پہلے ذرا ایمان بزرگوں کا بچا لو

ہری ہو کر مری شاخِ تمنا اور ہلتی ہے
مودت کے چمن میں ہر کلی یک لخت کھلتی ہے
خدا برحق سہی لیکن پریشانی کے عالم میں
علیؑ کا نام لینے سے بڑی تسکین ملتی ہے

پانی پانی کر گئی دریا کو اک بچے کی پیاس
تشنگی کو سانس لینے کا قرینہ آ گیا
تیر کھا کر ہنس پڑا اصغرؑ کچھ اس انداز سے
شرم سے قاتل کے ماتھے پر پسینہ آ گیا

فرعونِ عصر نو کے نمک خوار نوکرو
جو تم کو غرق کر دے وہی نیل ہم بھی ہیں
اے ابرہہ کی فوج کے بدمست ہاتھیو
انجام سوچ لو کہ ابابیل ہم بھی ہیں

اسلام کھو چکا تھا غرورِ یزید میں
کرتا نہ کربلا میں جو بیعت حسینؑ کی
شک ہو تو اب بھی روح پیمبرؐ سے پوچھ لے
رائج ہے دو جہاں میں شریعت حسینؑ کی

تو کفر کل کی ڈھال میں ایمانِ کل کا وار
دوزخ کے راستے کا مسافر ہے تو کہ میں
تو پیرو یزید میں نوکر حسینؑ کا
سچ سچ بتا کہ اصل میں کافر ہے تو کہ میں

ان کی فطرت ہے ہر اک مومن سے لڑنا بے سبب
ان سے پہلے بھی کئی شیطاں صفت آئے گئے
یہ تو کیا ہیں غور سے دیکھا' تو ان کی بھیڑ میں
کچھ نبوت پر بھی شک کرتے ہوئے پائے گئے

ہر درد کے لبوں پہ سجا ہے دوا کا نام
حاجت سے پوچھ لے کبھی حاجت روا کا نام
تجھ کو یقیں نہ ہو تو کبھی آزما کے دیکھ
مشکل کی موت ہے مرے مشکل کشا کا نام

انسانیت کو روپ بدلنا سکھا دیا
قطرے کو بحر تند میں ڈھلنا سکھا دیا
تو نے بشر کی آبلہ پائی کو اے حسینؑ
خنجر کی تیز دھار پہ چلنا سکھا دیا

جو ناطق قرآں نے دیا نوکِ سناں سے
پیغام وہ دنیا سے مٹے گا نہ مٹا ہے
قانونِ حسین ابن علی برسر صحرا
عباس نے ہاتھوں کو قلم کر کے لکھا ہے

ہر ایک اشک شبنم برگِ گل نجات
کالی قبا' لبادۂ عرشِ برین ہے
ماتم نہیں حسین کی عظمت کا طبل ہے
نوحہ نہیں ترانۂ فتح مبین ہے

مولا حسینؑ تیری مودت سے عہد ہے
اس عہد پر حضور ہمیں اب غرور ہے
ہم تیرے دشمنوں کو نہ بخشیں گے حشر تک
اور حشر میں بھی ان سے الجھنا ضرور ہے

خیراتِ علم و بخشش محشر' متاعِ خلد
ملتی ہے بے دریغ یہ حسن نصیب ہے
جو کچھ بھی مانگنا ہے وہ حیدرؑ کے در سے مانگ
یہ در' درِ خدا سے نہایت قریب ہے

حسینؑ جس کے گداگروں نے بہشت بیچی زمین پر بھی
حسینؑ جس کے علم کا سایہ رہے گا عرش برین پر بھی
حسینؑ جس کے لہو کی جھلمل ہے کہکشاں کی جبین پر بھی
حسینؑ جس کے عمل کی خوشبو برس رہی ہے یقین پر بھی

تاجدارِ قلب و جاں بحر سخا عباسؑ ہے
پاسدارِ فاتح کرب و بلا عباسؑ ہے
کیوں نہ ہو مقبول اس کا نام خاص و عام میں
حیدرؑ و حسنینؑ و زہراؑ کی دعا عباسؑ ہے

شبیرؑ تو نے درد کا ایواں سجا دیا
صحرا کو مثل عرشِ معلیٰ بنا دیا
تجھ پر نماز ختم ہے اے دیں کے تاجدار
تیروں پہ تو نے اپنا مصلیٰ بچھا دیا

ہم حسابی نہ کتابی پہ خبر ہے اتنی
اپنے مومن کے لیے حق کے ولی آتے ہیں
زندگی وار کے اس واسطے پہنچے ہیں یہاں
قبر میں ہم نے سنا تھا کہ علیؑ آتے ہیں

زمانے بھر میں ایسا کیمیا لرکب ہوا پیدا؟
کسی کنکر کو چھو لے اور پل میں دُر بنا ڈالے
حسینؑ ابن علیؑ جیسا سخی، گر ہو تو لے آؤ
جو اک چشمِ کرم سے مجرموں کو حر بنا ڈالے

عصر کی تشنہ لبی یاد آئی
وقت کی بو العجبی یاد آئی
ابر برسا جو کہیں پر محسنؔ
مجھ کو اولادِ نبیؐ یاد آئی

حشر والو! ہمیں محشر کی ضرورت کیا تھی؟
چارۂ ضعف بصارت کو چلے آئے ہیں
خوفِ دوزخ ہے نہ فردوس کا لالچ ہم کو
ہم تو مولاؑ کی زیارت کو چلے آئے ہیں

غنچہؑ بنت اسدؑ شیر جلی یاد آیا
حرزِ جاں روحِ اذاں حق کا ولی یاد آیا
جب کبھی ماہِ رجب صحن حرم سے گزرا
مسکراتے ہوئے کعبے کو علیؑ یاد آیا

یہی خیال مرے دل کا چین لگتا ہے
میں کیا کروں کہ یہی نورِ عین لگتا ہے
برا نہ مان کہ نیزے کی نوک پر مجھ کو
زمیں پہ عرش سے اونچا حسینؑ لگتا ہے

نیزے کی نوک، دوشِ نبیؐ زین ذوالجناح
جچتی ہے اس طرح کی سواری حسینؑ کو
جس زندگی پہ سایۂ ظلم یزید ہو
اس زندگی سے موت ہے پیاری حسینؑ کو

لمحہ ابھر رہا ہے فروع و اصول کا
منظر نکھر رہا ہے وہ رد و قبول کا
صف باندھ کر کھڑی ہیں جہاں کی حقیقتیں
تاریخ لکھ رہا ہے نواسۂ رسولؐ کا

ترے دل میں کیسی گرہ پڑی تجھے اس سے اتنا حسد ہے کیوں؟
جو نبیؐ کی آنکھ کا نور ہے جو علیؑ کی روح کا چین ہے
کبھی دیکھ اپنے خمیر میں کبھی پوچھ اپنے ضمیر سے
وہ جو مٹ گیا وہ یزید تھا، جو نہ مٹ سکا وہ حسینؑ ہے

MOHSIN NAQVI KI RUBAIYAT

عمل کا زیب، شریعت کا زین کہتے ہیں
بطونِ قلب نبوت کا چین کہتے ہیں
جو سر کٹا کے جھکا دے سر غرورِ یزید
اسے سناں کی لغت میں حسینؑ کہتے ہیں

شجاعت کا صدف، مینارۂ الماس کہتے ہیں
غریبوں کا سہارا بے کسوں کی آس کہتے ہیں
یزیدی سازشیں جس کے علم کی چھاؤں سے لرزیں
اسے ارض و سما والے، سخی عباسؑ کہتے ہیں

عالم میں ہر سخی نے سوالی کے واسطے
ہاتھوں سے در خود اپنے خزانوں کے وا کیے
عباسؑ وہ سخی ہے کہ دنیا میں دین کو
ہاتھوں سمیت بھیک میں بازو عطا کیے

عباسؑ کی وفا سے جسے بھی عناد ہو
اس کو خطاب کوفی و شامی دیا کرو
جب بھی مقابلے میں صفیں ہوں یزید کی
عباسؑ کے علم کو سلامی دیا کرو

عباسؑ کی چاہت کا یہ عالم ہے جہاں میں
ہر سانس پہ لگتا ہے کہ نیزے کی انی ہے
دریا میں ابھرتی ہوئی موجوں کو ذرا دیکھ
یہ ماتم عباسؑ میں زنجیر زنی ہے

آنکھوں میں جاگتا ہے سدا غم حسینؑ کا
سینے میں سانس لیتا ہے ماتم حسینؑ کا
مٹی میں مل گئے ہیں ارادے یزید کے
لہرا رہا ہے آج بھی پرچم حسینؑ کا

NAZAR ABBAS. 8-10-2004 RD

سینے میں جو عباسؑ کے قدموں کی دھمک ہے
ہیبت کئی ذروں کی سر عرش تلک ہے
یہ کہہ کے گزرتا ہے گرجتا ہوا بادل
بجلی مرے عباسؑ کے لہجے کی کڑک ہے

وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غم حسینؑ
قصر ارم تو اس کے لیے سنگ و خشت ہے
جس سلطنت پہ راج ہے میرے حسینؑ کا
اس سلطنت کا ایک جزیرہ بہشت ہے

کب بشر واقف اسرارِ جلی بنتا ہے
مردے ٹھوکر سے جلائے تو ولی بنتا ہے
کوئی انساں شب ہجرت بڑے آرام کے ساتھ
بستر موت پہ سوئے تو علیؑ بنتا ہے

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہِ مشرقین بنا
بشر کا حسن، عقیدت کا زیب و زین بنا
علی کا خون، لعابِ رسولؐ شیر بتولؑ
ملے ہیں جب یہ عناصر تو پھر حسینؑ بنا

حادثے جب بھی مجھے رہ سے ہٹانے آئے
لوگ جب بھی مجھے مشکل میں ستانے آئے
میں نے گھبرا کے کہا مولا علیؑ ادرکنی
انبیاء بڑھ کے مرا ہاتھ بٹانے آئے

کس نے کہا کہ مفتی و ملا کے شر میں آ؟
یا دشمن علیؑ کی حدودِ اثر میں آ
جنت خریدنے کو چلا ہے تو جانِ من!
بہلول کے سجے ہوئے ''نیلام گھر'' میں آ

کیوں کہہ رہے ہو رین بسیرا ہے زندگی
صحرائے کربلا کا سویرا ہے زندگی
ڈرتی ہے ان سے موت کہ جن کی نگاہ میں
عباسؑ کے علم کا پھریرا ہے زندگی

لڑکھڑائی جو زباں، نطق جلی یاد آیا
کوئی مشکل جو پڑی حق کا ولی یاد آیا
زندگی بھر تو سخن کہہ کے مکرنا سیکھا
موت جب سامنے آئی تو علیؑ یاد آیا

قرطاسِ شفاعت کے سوا اور بھی کچھ مانگ
محشر میں مودت کی جزا اور بھی کچھ مانگ
جنت کا ہر اک گھر تیری جاگیر ہے لیکن
شبیر کے ماتم کا صلا اور بھی کچھ مانگ

پڑا جو رعب تو سب قیل و قال بھو گئے
چلا دماغ کچھ ایسا کہ چال بھول گئے
لحد میں ہم نے جو مولا علیؑ کا نام لیا
قسم خدا کی فرشتے سوال بھول گئے

بدلی مصیبتوں کی جو چھائی تھی چھٹ گئی
مشکل مری حیات کے رستے سے ہٹ گئی
میں نے علیؑ کا نام لیا جب جلال میں
گھبرا کے میری موت بھی واپس پلٹ گئی

نبضیں لرز رہی ہیں ضمیر حیات کی
سانسیں اکھڑ رہی ہیں دل کائنات کی
عباسؑ کے غضب کا اثر ہے کہ آج تک
ساحل سے دور دور ہیں موجیں فرات کی

چھلنی تھا ظلم و جور سے جادہ حسینؑ کا
اپنے لہو میں تر تھا لبادہ حسینؑ کا
لیکن اصول دیں کو بچانے کے واسطے
باطل پہ چھا گیا ہے ارادہ حسینؑ کا

Rubaiyat Mohsin Naqvi

چھٹے گی کذب کی گردِ کہن آہستہ آہستہ!
مٹے گی فکرِ انساں کی تھکن آہستہ آہستہ
ابھی تاریخ کو بچپن کی سرحد سے گزرنے دو
کھلیں گے اس پہ اوصافِ حسنؑ آہستہ آہستہ

حسنؑ مولا، حوادث جب بہ اندازِ دگر آئے
تری بخشش کے ساماں آنکھ سے دل میں اتر آئے
تلاشِ رزق کی خاطر جو سوئے آسماں دیکھا
ستارے تیرے دسترخوان کے ٹکڑے نظر آئے

میزانِ عدل میں ہیں برابر کے دو امام
اک سرخرو چمن ہے مقدس چمن کے بعد
لوحِ جبینِ عظمتِ آدم پہ حشر تک
نامِ حسینؑ ثبت ہے لیکن حسنؑ کے بعد

عہدِ خزاں سرشت کی غارت گری نہ پوچھ
خوشبو کو خود تلاشِ حدودِ چمن کی ہے:
اس دورِ فتنہ پرور و عصرِ فساد میں!
دنیا کو بہرِ امن ضرورت حسنؑ کی ہے

صاحبِ فکر و نظر، حق کا ولی کہتے ہیں
کاشفِ کنز و حبیبِ ازلی کہتے ہیں
جس کو ڈوبا ہوا سورج بھی پلٹ کر دیکھے
ہم اسے اپنے عقیدے میں علیؑ کہتے ہیں

حسنِ حق، واقفِ اسرارِ جلی یاد آیا
مرکزِ فقر، دو عالم کا ولی یاد آیا
جب کبھی "ماہِ رجب" صحنِ حرم سے گزرا
مسکراتے ہوئے کعبے کو علیؑ یاد آیا

عہدِ خزاں سرشت کی غارت گری نہ پوچھ
خوشبو کو خود تلاشِ حدودِ چمن کی ہے:
اس دورِ فتنہ پرور و عصرِ فساد میں!
دنیا کو بہرِ امن ضرورت حسنؑ کی ہے

صاحبِ فکر و نظر، حق کا ولی کہتے ہیں
کاشفِ کنز و حبیبِ ازلی کہتے ہیں
جس کو ڈوبا ہوا سورج بھی پلٹ کر دیکھے
ہم اسے اپنے عقیدے میں علیؑ کہتے ہیں

حسنِ حق، واقفِ اسرارِ جلی یاد آیا
مرکزِ فقر، دو عالم کا ولی یاد آیا
جب کبھی "ماہِ رجب" صحنِ حرم سے گزرا
مسکراتے ہوئے کعبے کو علیؑ یاد آیا

انگشتری ہے دیں کی تو نگینہ حسینؑ کا
خیرات میں بھی دیکھ قرینہ حسینؑ کا
سورج پہ سوچ، چاند ستاروں پہ غور کر
تقسیم ہو رہا ہے پسینہ حسینؑ کا

اے خدا فکر کی تقسیم اٹل ہو جاتی
دل کو حاصل نئی معراجِ عمل ہو جاتی
وقتِ آخر تجھے سجدہ جو نہ کرتا شبیرؑ!
کربلا، خانۂ کعبہ کا بدل ہو جاتی!!

روزِ حساب سب کا سفر ہوگا مختلف
دوزخ میں دفن ہوں گے کئی سنگ و خشت میں
لیکن حسینؑ، ہم ترے نوکر بصد خروش
جائیں گے کربلا سے گزر کر بہشت میں

نبضیں لرز رہی ہیں ضمیرِ حیات کی
سانسیں اکھڑ رہی ہیں دلِ کائنات کی
عباسؑ کے غضب کا اثر ہے کہ آج تک
ساحل سے دور دور ہیں موجیں فرات کی

دل میں شبیرؑ کی چاہت کا اثر پیدا کر
بہرِ عقبیٰ کوئی سامانِ سفر پیدا کر
تیرے اعمال سنور جائیں گے اک لمحے میں
شرط اتنی ہے کبھی حر کی نظر پیدا کر

اس کے مقابلے میں ہے اندھی، ستم کی دھوپ
اس کے کرم کی چھاؤں کا پہرہ ہے فرش پر
کچھ اس لیے بھی جھک نہ سکے گا یہ حشر تک
عباسؑ کے علم کا پھریرا ہے عرش پر!

یہ بات صرف ختم نہیں معجزات پر
بخشش بھی ڈھونڈھتی ہے شہِ مشرقین کو
مہمان بن کے آیا تو جنت خرید لی!
حر کتنا جانتا تھا مزاجِ حسینؑ کو!!

تاجدارِ قلب و جاں، بحرِ سخا عباسؑ ہے
پاسدارِ فاتحِ ارض و سما عباسؑ ہے
کیوں نہ ہو مقبول اس کا نام خاص و عام میں
حیدرؑ و حسنینؑ و زہراؑ کی دعا عباسؑ ہے

تاریخ تیرے بخل پہ روئے گی عمر بھر!
ہر اشک ایک طنز ہے تیرے مزاج پر
چھ ماہ کا لال، اور ابھی تک ہے تشنہ لب؟
اے موجۂ فرات، کہیں جا کے ڈوب مر!!

nazar abbas collection 14-12-2004

Rubaiyat Mohsin Naqvi

دشتِ بلا کی دھوپ میں ٹکرا کے موت سے
خود زندگی کو نبضِ بشر میں پرو دیا!
شبیرؑ، تو نے اپنے لہو سے بصد خروش
بیعت کا داغ نوحِ دو عالم سے دھو دیا

توحید کی چاہت ہے تو پھر کربِ بلا چل
ورنہ یہ کلی کھل کے کھلی ہے نہ کھلے گی!
مسجد کی صفوں سے کبھی مقتل کی طرف دیکھ
توحید تو شبیرؑ کے سجدے میں ملے گی۔!

کوئی تو ہے جو ظلم کے حملوں سے دور ہے
کوئی تو ہے جو ضبطِ انا کا غرور ہے
اب تک جو سرنگوں نہ ہوا پرچمِ حسینؑ
اس پر کسی کے ہاتھ کا سایہ ضرور ہے

مصیبت کانپنے لگتی ہے اک نعرے کی ہیبت سے
مودّت کے چمن کی ہر کلی یاکِ لخت کھلتی ہے!
خدا برحق سہی لیکن پریشانی کے عالم میں
علیؑ کا نام لینے سے بڑی تسکین ملتی ہے!!

دریائے علم و فضل کا گوہر تو ہے علیؑ!
احساسِ کردگار کا جوہر تو ہے علیؑ
اب کیا کہوں علیؑ کی فضیلت کے باب میں
کچھ بھی نہ ہو ــــ بتولؑ کا شوہر تو ہے علیؑ

فشارِ قبر کو ایسا نڈھال کر دوں گا!
میں مشکلوں کی طبیعت بحال کر دوں گا
علیؑ کے نام نے جرأت وہ دی کہ زیرِ لحد
میں خود فرشتوں پہ کوئی سوال کر دوں گا

وہ اب بھی ہے ناواقفِ تہذیب و شرافت
یہ اب بھی رواں صورتِ دریائے عمل ہے!
کردارِ یزیدی کے کئی نام و نسب ہیں!!
شبیرؑ مگر اب بھی اصولوں میں اٹل ہے!

مرضی ہے تیری، فکر میں ترمیم کر نہ کر
سلطانِ عقل و عشق کو تسلیم کر نہ کر
بچپن میں دیکھ لے ذرا دوشِ رسولؐ پر
پھر تو مرے حسینؑ کی تعظیم کر نہ کر!

اس مسئلے پہ سوچنا کیسا، کہاں کی بحث؟
یہ فیصلہ ہے لشکرِ مشرقین کا
اسلام پہ ہے نار تو تاریخ پڑھ کے دیکھ۔!
اسلام اصل میں ہے تخلص حسینؑ کا

مولا حسینؑ تیری مودت سے عہد ہے
اس عہد پر ہماری انا کو غرور ہے
ہم تیرے دشمنوں کو نہ بخشیں گے حشر تک
اور حشر میں بھی ان سے الجھنا ضرور ہے

قرطاسِ شفاعت کے سوا اور بھی کچھ مانگ
محشر میں مودّت کی جزا اور بھی کچھ مانگ
جنّت مجھے بخشی تو صدا غیب سے آئی!
شبیرؑ کے ماتم کا صلا اور بھی کچھ مانگ

ممکن نہیں کسی سے عداوت حسینؑ کی
سانسوں میں بٹ رہی ہے سخاوت حسینؑ کی
بازار کے ہجوم سے کہہ دو کہ چپ رہے!!
قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؑ کی!

سکتے میں خواب دیں ہے کہ تعبیر کچھ کہے
قرآن دم بخود ہے کہ تفسیر کچھ کہے۔!!
نوکِ سناں سے عرش تلک خامشی تو دیکھ
خالق کو انتظار ہے شبیرؑ کچھ کہے!!

یہ تشنگی یہ ضمیرِ بشر کی نجات
کہ موج کوثر و تسنیم احترام کرے!
اسی کے فیض سے باقی رہے گی حشر تلک
نمازِ سجدۂ شبیرؑ کو سلام کرے!!

دشمن شکارِ موجِ عمل ہو کے رہ گیا
سب تاج و تخت، رزقِ اجل ہو کے رہ گیا
اللہ رے اے حسینؑ تیرے صبر کا مزاج
دستِ ستم اٹھا تھا کہ شل ہو کے رہ گیا

گر دل میں کدورت ہے ولی ابنِ ولی کی
کانٹا ہے تو گلشن میں نہ کر بات کلی کی
دوزخ تری منزل ہے اسی سمت سفر کر
جنت تو ہے جاگیر حسینؑ ابنِ علیؑ کی

بشر کا ناز، نبوت کا نورِ عین حسینؑ
جنابِ فاطمہ زہراؑ کے دل کا چین حسینؑ
کبھی نماز سے پوچھا جو رنج و غم کا علاج
کہا نماز نے بے ساختہ "حسین حسینؑ"!!

کیا علم تمہیں سایہ دیں اوڑھنے والو
سوکھا ہے کہاں پیڑ، کہاں شاخ جلی ہے؟
اسلام کی تاریخ جھٹک کر کبھی دیکھو۔!
اسلام تو مقروضِ حسینؑ ابنِ علیؑ ہے۔!!

Rubaiyat Mohsin Naqvi

مَولائے غَوث و قُطب و قلندر ہے تُو حسینؑ
بخشش کا بے کنار سمندر ہے تو حسینؑ
اے وَجہِ ذوالجَلال، فنا تجھ سے دُور ہے!
دِل میں نہیں ہے، رُوح کے اندر ہے تُو حسینؑ!

○

واجب خُدا کی ذات ہے، ممکن حسینؑ ہے!
اِنسان کی نجات کا ضامن حسینؑ ہے!!
شام و سحَر کی گردشِ پیہم سے پُوچھ لو!
سُورَج ہے جس کا خُمس وُہی دِن حسینؑ ہے

○

چھَلنی ہَے ظُلم و جَور سے جادہ حسینؑ کا!
اپنے لہُو میں تر ہے لبادہ حسینؑ کا
لیکن اصولِ دیں کو بچانے کے واسطے
باطل پہ چھَا گیا ہے اِرادہ حسینؑ کا

○

واجب خُدا کی ذات ہے، ممکن حسینؑ ہے!
اِنسان کی نجات کا ضامن حسینؑ ہے!!
شام و سحَر کی گردشِ پیہم سے پُوچھ لو!
سُورَج ہے جس کا خُمس وُہی دِن حسینؑ ہے

○

چھَلنی ہَے ظُلم و جَور سے جادہ حسینؑ کا!
اپنے لہُو میں تر ہے لبادہ حسینؑ کا
لیکن اصولِ دیں کو بچانے کے واسطے
باطل پہ چھَا گیا ہے اِرادہ حسینؑ کا

nazar abbas collection 14-12-2004

Rubaiyat Mohsin Naqvi

خالق نے کچھ اس طرح اُتارے ہیں محمدؐ
ہر دور میں ہر شخص کو پیارے ہیں محمدؐ
اکثر در زہراؑ پہ یہ جبریلؑ نے سوچا
پیغام کسے دوں کہ یہ سارے ہیں محمدؐ

اُس باغ پہ توحید کا پھندہ نہ ہو کیونکر؟
جس باغ کی پہچان ہی زہراؑ سی کلی ہو
اُس شخصؐ کے رُتبے کی بلندی پہ نہ جاؤ
جس شخصؐ کے ادنیٰ سے غلاموں میں علیؑ ہو

دل میں چاہت ہے، پیمبرؐ کی تو دوزخ کیسی؟
پھر سرِ حشر یہ رحمت کا لبادہ کیا ہے!
اے فرشتو! میرے اعمال نہ دیکھو ٹھہرو!
پہلے پوچھو کہ محمدؐ کا اِرادہ کیا ہے

محمدؐ کی چاہت دماغوں کی شاہی
محمدؐ کی نفرت دلوں کی تباہی
محمدؐ کی بخشش، خدا کا خزانہ
محمدؐ کی رنجش، عذابِ الٰہی

یہ بات مجھ پہ میرے عقیدے کا فیض ہے
یہ مسئلہ نہیں ہے فروع و اُصول کا
ہر چودھویں کا چاند ہے نقشِ کفِ نبیؐ
ہر دوپہر کی دھوپ ہے سایہ رسولؐ کا

فکرِ بشر خیالِ نبوت کی دُھول ہے
معیارِ بندگی میں کوئی ضد فضول ہے
پتھرؔ کو رزقِ نطق ملے جس کے ہاتھ سے
سمجھو وہ بالیقین خدا کا رسولؐ ہے

باطل کی سازشوں کو کچلتے رہیں گے ہم
جب تک رہے گا ہاتھ میں پرچم حسینؑ کا
قصرِ یزیدیت کی دراڑوں سے پوچھ لو
تاریخِ انقلاب ہے ماتم حسینؑ کا

ہر صبح، مکافات کی شاموں کے لیے ہے
دنیا دلِ نادار کے کاموں کے لیے ہے
اعدائے نبوّت کا ٹھکانہ ہے جہنّم
جنّت تو محمدؐ کے غلاموں کے لیے ہے

نازاں ہوں مقدر پہ ہے احسان محمدؐ
ہوں آئینہ بردارِ غلامانِ محمدؐ
چھیڑے نہ مجھے حشر کے سورج کی حرارت
حاصل ہے مجھے سایۂ دامانِ محمدؐ

تمام لفظ ترے حق کا انتخاب ہوئے
تمام زخم ترے ظلم کا جواب ہوئے
ترے لہو کے وہ چھینٹے جو آسماں پہ پڑے
انہی میں کچھ مہ و انجم کچھ آفتاب ہوئے!

اِنسان کی جبیں پہ ستارے سجا دیے
زخموں سے پھول دشت بلا میں کھلا دیے
نوکِ سناں پہ بول کے میرے حسینؑ نے
تاریخ کی زباں پہ تالے لگا دیے

اصولِ دیں نہ بچاتے جو کربلا والے
ورق ورق یہ کہانی بکھر گئی ہوتی
بچا گیا اسے سجدہ حسین کا ورنہ
نمازِ عصر سے پہلے ہی مر گئی ہوتی

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہِ مشرقین بنا
بشر کا ناز، نبوّت کا نورِ عین بنا
علیؑ کا خون، لعابِ رسولؐ، شیرِ بتولؑ
ملے ہیں جب یہ عناصر تو پھر حسینؑ بنا

خالق کی آبرو کے محافظ، علیؑ کے لال
نذرانۂ سجودِ ملائک وصول کر!
اکبرؑ کی لاش پر بھی تو بیٹھا ہے مطمئن
شبّیرؑ انبیاءؑ کی سلامی قبول کر

یادِ غمِ حسینؑ دلوں کی سرشت ہے
ورنہ یہ رنگ و بُو کا جہاں سنگ و خشت ہے
قانون بن کے جس میں رواں ہو حسینیّت
کوئی زمیں بھی ہو وہ یقیناً بہشت ہے

آدیکھ کربلا کو بشر کے شعور میں
شامل ہوئے ہیں خاک کے ذرّے بھی نور میں
تاثیرِ خونِ ابنِ علیؑ ہے کہ آج تک
جھکتا ہے آسماں بھی زمیں کے حضور میں

مظلوم کا غم گردشِ دوراں سے جُدا ہے
یہ درد ہر اک دل کے خزانے میں چھپا ہے
ہر وقت جھپکتی ہوئی آنکھوں کو ذرا دیکھ!
گر ماتمِ شبّیرؑ نہیں ہے تو یہ کیا ہے؟

فطرت یہ کہہ رہی ہے کہ کونین کا نصیب
تحریر ہے حسینؑ کی زخمی جبین پر!
دیکھو، عروجِ خاکِ رہِ کربلا کہ آج!
جنّت یہ چاہتی ہے "میں ہوتی زمین پر"
سورج ابھی نہ جا تو حدِ مشرقین سے
جبریلؑ! ایک پل کو ٹھہر تو بھی چین سے
اے موت، سانس روک، زمانے قیام کر
مصروفِ گفتگو ہے خدا خود حسینؑ سے

شبّیرؑ! اگر دل میں ترا نقشِ قدم ہے
کچھ خوف ہے محشر کا نہ اعمال کا غم ہے
یہ راز کھلا "حُر" کے مقدر سے جہاں میں
جنّت تو ترے اِک تبسّم سے بھی کم ہے

وہ ابنِ مظاہر ہو کہ حُر، جوّنؓ کہ مسلمؓ
یہ کہہ کے بچھڑتا تھا ہر اک "دارِ فنا" سے
جنّت میں بھی مشکل سے مری آنکھ کھلے گی
سویا ہوں میں شبّیرؑ کے دامن کی ہوا سے"

تُو نے نماز پڑھ کے سرِ دشتِ کربلا
کہتا ہے کون صرف اِرم ہی خرید کی
شبّیرؑ تیرے آخری سجدے کی ضرب سے
سانسیں اکھڑ رہی ہیں ابھی تک یزید کی

○

بڑھتی ہے برہمی سی ذرا نورِ عین میں
ملتا ہے اضطراب یونہی دل کے چین میں
سیلاب دیکھتا ہوں تو آتا ہے یہ خیال
پانی بھٹک رہا ہے تلاشِ حسینؑ میں

○

ہر ایک اشک شبنمِ برگِ گلِ نجابت
"کالی قبا" لبادۂ عرشِ بریں ہے
"ماتم نہیں" حسینؑ کی عظمت کا طبل ہے
"نوحہ نہیں" ترانۂ فتحِ مبیں ہے

لمحہ اُبھر رہا ہے وہ رد و قبول کا
چہرہ دمک رہا ہے فروع و اصول کا
صف باندھ کر کھڑی ہیں جہاں کی صداقتیں
تاریخ لکھ رہا ہے نواسہ رسولؐ کا

○

اُسی بشر کو شہِ مشرقین کہتے ہیں
دلاور دل کے دل و جاں کا چین کہتے ہیں
جو سر کٹا کے جھکا دے سرِ غرورِ یزید
اُسے سناں کی لغت میں حسینؑ کہتے ہیں

○

جب سے اُٹھا ہے ظلم کا پہرہ فرات سے
کہتی ہے موج موج کہانی حسینؑ کی
حیران ہو کے پوچھتا پھرتا ہے سیلِ آب
کیا چاہتی تھی تشنہ دہانی حسینؑ کی

---

nazar abbas collection 14-12-2004

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب شیخ ناظم صاحب کی رباعیاں

یا علیؑ آقا عظمت آپ کی، کا قرآن قصیدہ خوان ہے
شجاعت آپ کی ، کا شاھد سارا جہان ہے
حسنینؑ کی خدمت کے لئے سید الملائکہ دربان ہے
اور طہارت آپ کی، کا خدائے لم یزل پاسبان ہے
قلم اٹھا ہے اب مدح ثنائے محمدؐ و آل محمدؐ میں
اے اللہ اب تو ہی ہمارا محافظ و نگہ بان ہے

بچپن سے اک درس پکایا ہے
حیدرؑ کو اپنا مولا بنایا ہے
ماں کی شیرینی نے یہ کیسا ناظمؔ
حیات جاوداں کا دوٹوک فیصلہ سنایا ہے

ہر کوئی تلاش منزل میں بڑھا جائے
کڑی سے کڑی ملائے آگے چلا جائے
رکتے نہیں قدم علیؑ کے چاہنے والوں کے
ہر منزل میں یہی منزل قد آور نظر آئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سننے کو سنانے کو نام حیدرؑ کافی ہے
دنیا و آخرت کے بنانے کے لئے یہی نام کافی ہے
جس کو چاہیئے ہو بخشش اللہ سے ناظمؔ
اس کو بنالے وسیلہ یہی نام کافی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھو حسینؑ اس جگ کا کتنا حسین پھول ہے
وہ برادر حسنؑ اور جگر گوشہء بتولؑ ہے
بابا کائنات کا مشکل کشاء اور نانا رسولؐ ہے
اور امامت دینُ الاسلام کا اصل الاصول ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حسینؑ نانا تیرا رسولؐ اور نام تیرا کتنا حسین ہے
بس بابا جس کا ہو حیدرؑ اور مادر الزھراؑء

فرمایا پاک رسولؐ نے الحسین منی وانا من الحسینؑ
بس اُس گود میں پل کر الاسلام کتنا حسین ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حسینؑ تیرا نام کتنا پیارا ہے
رحمۃ للعالمینؐ کی آنکھ کا تارا ہے
دین الاسلام کا اقویٰ سہارا ہے
بنت الرسولؐ کا راج دلارا ہے
ہر مومن کی زباں پر یہی نعرہ ہے
جیسے ڈوبتی کشتی کو کنارا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ناظم بھائی نے اپنے بچوں کے لئے پڑھنے کے لئے عنایت کیا۔ اللہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور زور قلم عطا فرمائے۔ آمین

طالب دعا۔۔۔ سید نزر عباس۔۔۔ ۲۴ فروری ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نورؔ لدھیانوی مرحوم کی رباعیاں

حاصل ہوا کچھ زہد سے نہ علم و ہنر سے
کچھ فائدہ پہنچا نہ کسی اور کے در سے
اللہ نے دی نعمت دیں۔ دولتِ دنیا
ایمان ملا پنجتن پاک کے در سے

اے نکتہ ور و نکتہ رحمٰن علیؑ ہے
افسانۂ کونین کا عنوان علیؑ ہے
ایمان پرستو، سنو ایمان کی باتیں
ایمان علیؑ آیۂ ایمان علیؑ ہے

ہر قلب علیؑ ہر جسم علیؑ ہر جان علیؑ ہے
ہر عزت و ہر عظمت و ہر شان علیؑ ہے
ایماں شکن کے متلاشیو، ایمان کی کہہ دوں
ایمان تو یہ ہے، میرا ایمان علیؑ ہے

کسی کا چرخِ چہارم پہ ہے مقام ہوا
کوئی خدا سے سرِ طور ہم کلام ہوا
کسی سے راز کی باتیں کوئی سراپا راز
کوئی رسولؐ بنا اور کوئی امامؑ ہوا

ڈھونڈو تو جز علیؑ کوئی حاجت روا بھی ہے
انصاف سے کہو کوئی مشکل کشا بھی ہے
پیدا کرو کہ سارے خدائی میں
اے بندو کوئی بندہ کسی کا خدا بھی ہے

(المرسلہ جناب مختار مہدی۔ لاہور)

ذکر علیؑ عبادتِ یزداں سے کم نہیں
جو ہے شریکِ بزم وہ رضواں سے کم نہیں
میں ذاکرِ حسین علیہ السلام ہوں
منبر کے تخت پر ہوں سلیماں سے کم نہیں

حق جسے بہتر بنائے کیوں نہ وہ بہتر بنے
افضل و اعلیٰ بنے اُولا بنے برتر بنے
فرشِ نبویؐ پر علیؑ نے سو کے ثابت کر دیا
بننے والے اس طرح تصویرِ پیغمبرؐ بنے

ہر حال میں علیؑ کو عبادت سے کام تھا
ہر اک نفس اطاعتِ حق کا پیام تھا
کی ابتدا جو پاؤں کو رکھا رکاب میں
جب پاؤں اُس طرف پڑا قرآں تمام تھا

ہو جائے گا دماغ پر انوار دیکھ لے
کھل جائیں گے چھپے ہوئے اسرار دیکھ لے
بن جائے گی اک آن میں بگڑی ہوئی تیری
بن کر غلامِ حیدرِ کرار دیکھ لے

محبوبِ خدا شوق کو تول رہے تھے
جذبات دلی راز نہاں کھول رہے تھے
یعنی شبِ معراج سرِ عرشِ معلیٰ
کہتے ہیں کہ پردے میں علیؑ بول رہے تھے

حسینؑ روتے ہوؤں کو ہنسا دیا تو نے
حسینؑ بگڑی ہوئی کو بنا دیا تو نے
نصیبِ ترکو جو غفلت کی نیند سوتا تھا
نگاہِ لطف جو ڈالی جگا دیا تو نے

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سیدز رعباس۔ ۵ ستمبر ۲۰۰۳ م

ہم سے ہو مدحتِ اغیار یہ ناممکن ہے
ہم ہوں باطل کے پرستار یہ ناممکن ہے
اور جو کہیئے وہ اسے نُور ہے ممکن لیکن
بن سکے ریت کی دیوار یہ ناممکن ہے

ہر قلب علیؑ، جسم علیؑ، جان علیؑ ہے
ہر عزّت و ہر عظمت و ہر شان علیؑ ہے
ایمان کے متلاشیو! ایمان کی کہہ دیں
ایمان تو یہ ہے میرا ایمان علیؑ ہے

اے نکتہ دو نکتۂ رحمان علیؑ ہے
افسانۂ کونین کا عنوان علیؑ ہے
ایمان پرستو! سنو ایمان کی باتیں
ایمان علیؑ۔ آیۂ ایمان علیؑ ہے

میں نُور ہوں پرخاک سرِ راہ علیؑ ہوں
کیوں ناز نہ ہو مجھ کو ہوا خواہ علیؑ ہوں
مرقد میں نکیرین نے آنکھوں پہ بٹھایا
جب میں نے کہا بندۂ درگاہ علیؑ ہوں

ظلم و ستم کرے۔ کوئی جور و جفا کرے
اے نُور اس کے دل میں جو آئے کیا کرے
لیکن نہ بند ہوگی عزادارئے حسینؑ
"وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے"

اے مومنو ایمان کی تکمیل علیؑ ہے
اسرارِ خداوند کی تفصیل علیؑ ہے
ایمان کی تقویت تقریر ہے مومن کی
اور کفر کی غارت گر شمشیر ہے مومن کی
میں آئنہ دل میں اسی نُور کے جلوے
جو نارِ جہنم ہے وہ کافر کا شرر ہے
جس شمع کا پروانہ ہے جبریلِ علیؑ ہے
جنّت جسے کہتے ہیں جاگیر ہے مومن کی

کس کا چرخِ چہارم پہ ہے مقام ہوا
کوئی خدا سے سرِ طور ہمکلام ہوا
کسی سے راز کی باتیں کوئی سراپا راز
کوئی رسُول بنا اور کوئی امام ہوا

نظر حقیقت شناس پائی تو کیا کہیں کس ادا کو دیکھا
ہر ایک ذرّے میں جلوہ فرما محمدؐ و مرتضیٰؑ کو دیکھا
قسم خدا کی خدائی سے جی علیؑ سے جدا نہیں ہے
علیؑ کو دیکھا جی کو دیکھا جی کو دیکھا خدا کو دیکھا

علیؑ امین ہے قدرت کے سب خزینوں کا
ہے ناخدا یہی ایمان کے سفینوں کا
علیؑ کے قبضۂ قدرت میں آسماں ہیں تمام
ہے بوترابؑ ہی مختار کل زمینوں کا

حسینؑ روتے ہوؤں کو ہنسا دیا تُو نے
حسینؑ بگڑی ہوئی کو بنا دیا تُو نے
نصیبِ حُر کا جو غفلت کی نیند سوتا تھا
نگاہِ لطف ہو ڈالی جگا دیا تُو نے

جس ارض کو ہم کرب و بلا کہتے ہیں
جس خاک کو ہم خاکِ شفا کہتے ہیں
جس میں کہ حسینؑ ابنِ علیؑ دفن ہوئے
عرشی تو اسے عرشِ علا کہتے ہیں

علیؑ ہے بندوں کے دل حق سے جوڑنے والا
طلسمِ کفر و ضلالت کو توڑنے والا
نہ بت پرست ہی باقی رہے نہ بت خانے
بتوں کی آیا جو گردن مروڑنے والا

ڈھونڈھو تو بجز علیؑ کوئی حاجت روا بھی ہے
انصاف سے کہو کوئی مشکلکشا بھی ہے
پیدا کرو کہ ساری خدائی خدا کی ہے
اے بندو کوئی بندہ کسی کا خدا بھی ہے

حسینؑ بیعتِ عشقی مدعا نہیں ملت
عبادتوں کا بھی ہرگز صلہ نہیں ملت
خدا کے بندو سنو غور سے خدا کی قسم
جسے علیؑ نہیں ملتے خدا نہیں ملت

دنیا پہ بے حساب ہیں احسان مرتضیٰؑ
جز مصطفیٰؐ نہ سمجھا کوئی شان مرتضیٰؑ
دنیا و دیں کی نعمتیں حاصل ہوئیں اسے
آیا جو زیرِ سایۂ دامانِ مرتضیٰؑ

ذکرِ علیؑ عبادتِ یزداں سے کم نہیں
جو ہے شریکِ بزم وہ رضواں سے کم نہیں
میں ذاکرِ حسینؑ علیہ السلام ہوں
منبر کے تخت پر ہوں سلیماں سے کم نہیں

ڈھونڈا کیا جو تجھ کو ہوا ہو گیا خدا
جو پا گیا تجھے وہ خدا ہو گیا خدا
ہوجائے گا دماغ پُر انوار دیکھ لے
کھل جائیں گے چھپے ہوئے اسرار دیکھ لے
بن جائیگی اک آن میں بگڑی ہوئی تیری
بن کر غلامِ حیدرِ کرّار دیکھ لے

دنیا و دیں کی نعمتیں حاصل ہوئیں اسے
آیا جو زیرِ سایۂ دامانِ مرتضیٰؑ
خالی کوئی سائل نہ گیا آج تک در سے
جو آیا بھر لیں جھولیاں سائیم و زر سے
مانگو تو خدا سے مانگو لیکن
ملتا ہے تو ملتا ہے علیؑ کے گھر سے

حق جسے بہتر بنائے کیوں نہ وہ بہتر بنے
افضل و اعلیٰ بنے اولیٰ بنے برتر بنے
فرشِ نبوی پر علیؑ نے سو کے ثابت کر دیا
بننے والے اس طرح تصویرِ پیغمبر بنے

سائل ہوا کچھ زہد سے نے علم و ہنر سے
کچھ فائدہ پہنچا نہ کسی اور کے در سے
اللہ نے دی نعمتِ دیں دولتِ دنیا
ایمان ملا بوتراب کے گھر سے

محبوبِ خدا شوق کو جب تول رہے تھے
جذباتِ دل و رازِ نہاں کھول رہے تھے
یعنی شبِ معراج سرِ عرشِ معلّیٰ
کہتے ہیں کہ پردے میں علیؑ بول رہے تھے

ہر حال میں علیؑ کو عبادت سے کام تھا
ہر اک نفس اطاعتِ حق کا پیام تھا
کی ابتدا جو پاؤں کو رکھا رکاب میں
جب پاؤں اس طرف پڑا تر اس کا نام تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نورؔ لدھیانوی مرحوم کی رباعیاں

ایمان کی تقویت تقریر ہے مومن کی
اور کفر کی غارت گر شمشیر ہے مومن کی
جو نارِ جہنم ہے ورثہ ہے وہ کافر کا
جنّت جسے کہتے ہیں جاگیر ہے مومن کی

میں نور ہوں پر خاکِ سرِ راہِ علیؑ ہوں
کیوں ناز نہ ہو مجھ کو ہوا خواہِ علیؑ ہوں
مرقد میں نکیرین نے آنکھوں پہ بٹھایا
جب میں نے کہا بندۂ درگاہِ علیؑ ہوں

ہر مرض کی دوا ہے نامِ علیؑ
اور مکمّل دُعا ہے نامِ علیؑ
نُور ایمان کی اگر پوچھو
دافعِ ہر بلا ہے نامِ علیؑ

حرام ہے اُسے باغِ فردوس جو ہے آلِ عبا کا دشمن
قسم خدا کی وہ دوزخی ہے جو ہے شہِ کربلا کا دشمن
سنو یہ ارشادِ مصطفٰے ہے حدیث و قرآن میں لکھا ہے
علیؑ کا دشمن نبیؐ کا دشمن نبیؐ کا دشمن خدا کا دشمن

کیا جانے کوئی رتبہ میرے دستگیر کا
پیرانِ پیر یعنی جنابِ امیرؑ کا
تفصیل کیا بیاں ہو فقط مختصر یہ ہے
"بازو نبیؐ کا ہاتھ خدائے قدیر کا"

شریکِ بزم تو دل میں سمائے جاتے ہیں
وہ میری آنکھ کی پتلی میں آئے جاتے ہیں
یہ ادنا فیض ہے اُس مجلسِ حسینی کا
یہاں تو ناری بھی نُوری بنائے جاتے ہیں

میں دل میں عشقِ شہِ بوترابؑ رکھتا ہوں
نصیب رکھتا ہوں اور کامیاب رکھتا ہوں
سوال مجھسے نکیرین کیا کریں گے نُور
جو لاجواب کرے وہ جواب رکھتا ہوں

رسمِ عشاق یہی ہے کہ وفا کرتے ہیں
یعنی ہر حال میں حق اپنا ادا کرتے ہیں
حوصلہ حضرتِ شبّیرؑ کا اللہ اللہ
سر قلم ہوتا ہے اور شکرِ خدا کرتے ہیں

(المرسلہ جناب مختار مہدی۔لاہور)

حاصل ہوا کچھ زہد سے نہ علم و ہنر سے
کچھ فائدہ پہنچا نہ کسی اور کے در سے
اللہ نے دی نعمتیں۔دولتِ دنیا
ایمان ملا پنجتن پاک کے در سے

اے نکتہ ور و نکتہ رس حسنؑ علیؑ ہے
افسانۂ کونین کا عنوان علیؑ ہے
ایمان پرستو سنو ایمان کی باتیں
ایمان علیؑ آیۂ ایمان علیؑ ہے

ہر قلب علیؑ ہر جسم علیؑ ہر جان علیؑ ہے
ہر عزت و ہر عظمت و ہر شان علیؑ ہے
ایماں کے متلاشیو، ایمان کی کہہ دوں
ایمان تو یہ ہے، میرا ایمان علیؑ ہے

کسی کا چرخِ چہارم پہ ہے مقام ہوا
کوئی خدا سے سرِ طور ہم کلام ہوا
کسی سے راز کی باتیں کوئی سراپا راز
کوئی رسولؐ بنا اور کوئی امامؑ ہوا

ذکر علیؑ عبادتِ یزداں سے کم نہیں
جو ہے شریکِ بزم وہ رضواں سے کم نہیں
میں ذاکرِ حسین علیہ السلام ہوں
منبر کے تخت پر ہوں سلیماں سے کم نہیں

حق جسے بہتر بنائے کیوں نہ وہ بہتر بنے
افضل و اعلیٰ بنے اُولا بنے برتر بنے
فرشِ نبویؐ پر علیؑ نے سو کے ثابت کر دیا
بننے والے اس طرح تصویرِ پیغمبرؐ بنے

ہر حال میں علیؑ کو عبادت سے کام تھا
ہر اک نفس اطاعتِ حق کا پیام تھا
کی ابتدا جو پاؤں کو رکھا رکاب میں
جب پاؤں اُس طرف پڑا قرآں تمام تھا

عکسِ تحریرِ استاد قمرؔ جلالوی مرحوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیاں کرتی تھیں ماں شیون میں فریادوں میں نالوں میں
کہ ان پر آنے والی تھی جوانی چند سالوں میں
کوئی جب پوچھتا زینبؑ سے بیٹوں کو تو کہتی تھیں
خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والوں میں

نہ ہوں گے بھائی بھی عباسؑ ذی حشم کی طرح
منایا جاتا ہے غم جن کا شہؑ کے غم کی طرح
نہ چھوڑی تا دمِ آخر اطاعت شبیرؑ
بلند کر گئے نامِ وفا علم کی طرح

علیؑ کے لال تھے شاہِ انام ہو جاتے
شریکِ آلِ نبیؐ لاکلام ہو جاتے
وقارِ حضرتِ عباسؑ کم نہیں تھا قمرؔ
پلاتیں دودھ جو زہراؑ امام ہو جاتے

میزبان سے میہماں کی بات کا آغاز ہے
کہہ رہے ہیں مصطفےٰ یہ گفتگو کیا راز ہے
بولتا ہے خود تجھے تو اپنے ہی لہجہ میں بول
یہ تو یا رب میری پہچانی ہوئی آواز ہے

تنہا پسر کی لاش پہ ہیں شاہِ بحر و بر
سر پر ہے دھوپ پیاس سے لب خشک آنکھ تر
حیرت میں ہیں ملائکہ صبرِ حسینؑ پر
طاعت گذار ایسا نہ ہوگا کوئی قمرؔ

خدا نے بھیج دی بعدِ نبیؐ حسینؑ کے گھر
رکھی تھی اپنے لئے جو شبیہ پیغمبرؐ
گئے رسولؐ اُدھر اکبرؑ اس طرف آئے
غمِ فراق کا شکوہ رہا اِدھر نہ اُدھر

شرف یہ صرف محبوبِ خدا ہی کو میسر ہے
کہ اس گھر میں ہر اک چھوٹا بڑا رہبر ہی رہبر ہے
پیمبرؐ سے جدا آلِ پیمبرؐ ہو تو کیونکر ہو
گلِ تر سے ہے خوشبو اور خوشبو سے گلِ تر ہے

واقفِ جذبِ محبت شاید اب تک تو نہیں
ذکرِ شہؑ سن کر تری آنکھوں میں گر آنسو نہیں
فائدہ کیا مصطفےٰ کو مان کر بے آلؑ کے
پھول رکھنے سے نتیجہ کیا اگر خوشبو نہیں

ہمیشہ باب شہرِ علم جس کو مصطفےٰ سمجھے
زمانہ مشکلوں میں نام لے مشکل کشا سمجھے
پھر اس پر بھی علیؑ سے دشمنی یہ کیا قیامت ہے
علیؑ کو اب بھی جو سمجھے نہیں اُن کو خدا سمجھے

نہ جانے دینِ نبیؐ کا نظام کیا ہوتا
ملوکیت سے بھلا اہتمام کیا ہوتا
حسنؑ حسینؑ نہ ہوتے اگر زمانے میں
نبیؐ تو خیر خدا کا بھی نام کیا ہوتا

اپنی امت کی محبت کتنی دامن گیر ہے
یہ رسولِ آخری کی آخری تقریر ہے
کہہ دیا پیشِ کتابِ حق دکھا کر آلؑ کو
دیکھو یہ قرآں ہے یہ قرآن کی تفسیر ہے

انجام کیا چھپے گا جب آغاز کھل گیا
لشکر میں کون کتنا ہے جانب ز کھل گیا
دو دن گئی تھی فوجِ مسلماں علیؑ سے قبل
خیبر کا در تو کھل نہ سکا راز کھل گیا

خدا والوں کے دل میں جوشِ ایمانی بھی ہوتا ہے
انھیں پاسِ وفا تا حدِ امکانی بھی ہوتا ہے
لہو سے لکھ گئے یہ لڑکے پیاسے کربلا والے
جہادِ فی سبیل اللہ بے پانی بھی ہوتا ہے

نبیؐ کس شان سے نجران میں اللہ اکبر ہیں،
علیؑ ہیں فاطمہؑ ہیں ساتھ میں شبیرؑ و شبرؑ ہیں
نصارا کہہ رہے ہیں دیکھ کر ایک اک کو آپس میں
یہ کیسا کارواں ہے جس میں سب رہبر ہی رہبر ہیں

حسنؑ یہ کہتے تھے کر لیں جفا جفا والے
خدا کا راز بتاتے نہیں خدا والے
سوال مجھ سے جو کرتے ہو صلح کیوں کر لی
جواب اِس کا تمہیں دیں گے کربلا والے

بلا ثبوت شہ مشرقین بن جاتے
نہ تھے مگر دلِ زہراؑ کا چین بن جاتے
نہ ہوتی شرط جو سجدے میں سر کٹانے کی
خدا گواہ ہے لاکھوں حسینؑ بن جاتے

ہو جو سودائے تکبر اہلِ زر کے سر میں ہے
میں فقیرِ کربلا شاہی مری ٹھوکر میں ہے
مدح خواں اُن کا ہوں کہلاتے ہیں جو سردارِ خلد
فکرِ جنت کیوں کروں جنّت تو میرے گھر میں ہے

انھیں کب اختیارِ خشک و تر حاصل نہیں ہوتے
مگر صبر و رضا والے اِدھر مائل نہیں ہوتے
اثر ہے نہر پر شبیرؑ کی تشنہ دہانی کا
کہ پانی تا بہ لب ہے تر لبِ ساحل نہیں ہوتے

صدا مدینے میں کچھ دن سے روز آتی ہے
چلو حسینؑ تمہیں کربلا بُلاتی ہے
حسینؑ غش میں ہیں پھر بھی ہے یہ حسینؑ کا ڈر
جو فوج دیکھنے آتی ہے بھاگ جاتی ہے

قشہیر وارداتِ خونِ امام کردی
کرب و بلا سے لیکر تا ملکِ شام کردی
زینب ہی تھی کہ جس نے نرغے میں ظالموں کے
روداد کربلا کی مشہورِ عام کردی

حسینؑ دین کو بخشی ہے زندگی تو نے
کہ سر کٹا لیا بیعت مگر نہ کی تو نے
روا روی میں وہ سجدہ کیا دمِ آخر
نماز جاتی تھی دنیا سے روک لی تو نے

یہ افتخار ہیں مریم کا فخرِ حوّاؑ ہیں
وفا میں فرد ہیں صبر و رضا میں یکتا ہیں
نبیؐ کے گھر میں نہ زینبؑ سا ہو سکا کوئی
بس انتہا ہے کہ زہراؑ کے بعد زہراؑ ہیں

نگاہِ خلق میں عالی مقام ہو جاتے
شریکِ آلِ رسولؐ انام ہو جاتے
وقارِ حضرتِ عباس کم نہیں تھا قمرؑ
پلاتیں دودھ جو زہراؑ امام ہو جاتے

ایسا میخانہ نظر اب نہیں آتا ساقی
تشنہ تیرہ سو برس کا نہیں جاتا ساقی
کربلا والوں کی تقدیر میں خالص تھی شراب
پانی ملتا ہی کہاں تھا جو ملاتا ساقی

دربار میں قیدی جو ستم کھول رہے ہیں
تلواروں کو غصّے میں عدو تول رہے ہیں
مصروف ہیں خطبے میں کچھ اس شان سے زینبؑ
معلوم یہ ہوتا ہے علیؑ بول رہے ہیں

محافظِ شہِ گردوں مقام بن کے رہے
پہونچ کے نہر پہ بھی تشنہ کام بن کے رہے
جلالِ حضرتِ عباسؑ تھا خدا کی پناہ
مگر حسینؑ کے دل سے غلام بن کے رہے

سب پھر گئے بیعت سے علم تیغِ جفا کی
حیرت تو ہے اس بات پہ قسمیں تھیں وفا کی
ایسی کوئی ملتی نہیں تاریخِ زمانہ
ان کوفیوں نے جیسی کہ مسلمؑ سے دغا کی

رہِ صبر و رضا کی ہیں وہی حد بندیاں ابتک
نہ گذرا کربلا کے بعد کوئی کارواں ابتک
کہیں ہوتی ہے جب شادی تو ایسے کان بجتے ہیں
کہ جیسے رو رہی ہیں حضرتِ قاسمؑ کی ماں ابتک

کتنی مہیب سازش دورِ یزید ہے
ڈوبی ہوئی فریب میں گفت و شنید ہے
مسلمؑ کے بعد جنگ چھڑے گی حسینؑ سے
تمہیدِ کربلا کا یہ پہلا شہید ہے

شمر سے سنئے اگر شہ کی کہانی چاہیے
قصۂ مظلوم ظالم کی زبانی چاہیے
اس قدر سوکھا گلا شبیرؑ کا تھا اے قمر
خنجرِ قاتل پکار اُٹھا کہ پانی چاہیے

قتل ہو آلِ نبیؐ منشائے ہر حاکم تھا ایک
اِس طرف دینِ پیمبرؐ کا فقط ناظم تھا ایک
آج تک تاریخ میں کوفہ کی ملتا ہے رقم
نام کے تو سب مسلماں تھے مگر مسلمؑ تھا ایک

اِدھر ہے ماں کی تمنا جوان ہونے کی
اُدھر ہے منتظر اٹھارویں برس کی اجل
نمازِ حق کی اذاں دے گیا شبیہِ رسولؐ
حسینیت کا موذن شہابِ علم و عمل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ جناب امام علی النقی علیہ السلام ولادت ۱۵ رجب

(از جناب سید فیاض مھدی صاحب۔کینیڈا)

علیؑ یہ دوسرا آیا ہے اس مہینے میں — ہوا ہے شور جو صلوات کا مدینے میں
تیرا کرم ہے کہ تو نے بنائے چار علیؑ — کمی نہیں ہے کرم کی تیرے خزینے میں
کرم خدا کا سمجھنا ہے تو بجھاؤ اسے — لگی ہے آگ جو بغض علیؑ کی سینے میں
جگایا جعلی خلیفہ کو خواب غفلت سے — گیا تھا ہوش سے مدھوش وہ تو پینے میں
ہزار طرح کے الزام جو لگائے گئے — ملا نہ کوئی بھی عصمت کے اس نگینے میں
کسی علیؑ کو بھی میداں میں مات دے نہ سکے — نہیں ہے ہمت وطاقت کسی کمینے میں
خدا کے واسطے نسبت نہ دے صحابہ سے — ملا نہ خون کو سرکارؐ کے پسینے سے
نجات کے لئے تعریف ہو چکی ہے بہت — بس اب سوار بھی ہو جایئے سفینے میں

ہماری نظروں سے اوجھل ہے آپ کا ہونا
مزا کہاں رہا فیاضؔ ایسے جینے میں

مجاھدؔ رضوی کا نذرانہ عقیدت

جو طفل گھر میں شہ لافتیٰ کے پلتے ہیں
وہ جنگ کے لئے گہوارے میں مچلتے ہیں
خیال آتا ہے جب کربلا کے پیاسوں کا — کمل کے قلب وجگر آنسوؤں میں ڈھلتے ہیں
یہاں تو بات ہے زخم گلوئے اصغرؑ کی — وگرنہ تیر تو ہنگام جنگ چلتے ہیں
سوال آب پر گردن سے تیر پار ہوا — پدر کے ہاتھوں پہ اصغرؑ ہوا کے پلتے ہیں
نہیں قبول زمیں کو فلک کو ہے انکار — لہو صغیر کا رخ پر حسینؑ ملتے ہیں
مجاھدؔ اب یہ شکایت بھی ہے زمانے کو
غم حسینؑ میں آنسو بہت نکلتے ہیں

کربلا میں وہ تیری جنگ الاماں اصغرؑ — تیغ لب سے باطل کی کاٹ دی زباں اصغرؑ
سرخیٔ شہادت ہے تیری داستاں اصغرؑ — ہائے ننھا لوں کے میرِ کارواں اصغرؑ
سن یہ چھ مہینے کا یہ شباب کا عالم — ننھے ننھے قدموں پر کر لیا جہاں کو خم
ہنس رہا تھا تو لیکن چشم ظلم تھی پرنم — کر دیا قیامت تک خم یزید کا پرچم
دو جہاں پہ بھاری ہے تیری ایک قربانی — تو بڑا بہادر تھا اے حسینؑ کے جانی
تجھ کو چھیڑ کر کی تھی حرملہ نے نادانی — بہہ رہا تھا تیرا خون ہر تھی اس کی پیشانی
حرملہ لرز اٹھا تن کے جب کیا نعرہ — تیر کھا کے جیتے تم، وہ تیر مار کر ہارا

ایک حشر بپا تھا، گونجتا تھا رن سارا — پھر علیؑ کے پوتے نے کل کفر کو مارا
کربلا کے میداں میں تو اگر جواں ہوتا — جرأت وشجاعت کا بڑھ کے آسماں ہوتا
تول کر علیؑ کی تیغ رن کو جب رواں ہوتا — اس جہاں کے نقشے پر شام پھر کہاں ہوتا

تو کمال آدم ہے تو کمال انسانی
تیری فکر لامحدود تیرا عزم لافانی

--سید علی محمد رضوی تپچی مرحوم--

ولادت امیر المومنینؑ

کر کے اللہ نے دونور کو شاہی دے دی — ایک کو دوسرے کی پشت پناہی دے دی
شق ہوا چاند محمدؐ کی شہادت کے لئے — کھل کے دیوار نے حیدرؑ کی گواہی دے دی

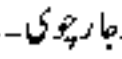

شرف یہ مادر حیدرؑ نے پایا — ولادت گاہ کعبے کو بنایا
یہ کعبے میں ہوئیں داخل وہاں سے — جہاں سے کوئی آئے گا نہ آیا

جو تیرہ بخت ہیں وہ کریں تیرگی کی بات — ہم روشنی مزاج کریں روشنی کی بات
پیوند کاریوں کے تسلسل کے باوجود — دیوار کعبہ کرتی ہے اب تک علیؑ کی بات

--ریحانؔ اعظمی--

ہر اک مومن کا شر آیا نصیری کا عدا آیا — رجب کی تیرھویں تاریخ دیں کا آسرا آیا
ملے دونور کے لکڑے زمیں پر روشنی پھیلی — کہ پہلے مصطفیٰؐ آئے تھے لو اب مرتضیٰؑ آئے
امامت کا وہ منبع ہے ولایت کا ہے سرچشمہ — مبارک ہو مسلمانو امام الاولیاء آئے

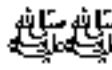

آمد شاہ ولایت ہے خدا کے گھر میں
میرے مولا کی ولادت ہے خدا کے گھر میں
آج کعبے میں ہے اس ناصر کل کی آمد جس نے ہر دور میں کی طالب نصرت کی مدد
جس کی عظمت کا احاطہ ہے نہ کوئی سرحد — در بنا لیجئے دیوار کو اے بنت اسدؑ
آپ کی آج ضرورت ہے خدا کے گھر میں
مرتضیٰؑ سر پہ رکھے حق کی رضاؤں کا تاج — لینے آیا ہے شجاؤں کی شجاعت کا خراج
اس کو اللہ نے بخشا ہے محمدؐ کا مزاج — مختصر اس کا تعارف یہ ہے اسلام کی لاج
تذکرہ اس کا عبادت ہے خدا کے گھر میں

--ظہور جارچوی--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلام از محسن نقوی مرحوم

عاشور کا ڈھل جانا۔ صغرؑا کا وہ مرجانا
اکبرؑ تیرے سینے میں برچھی کا اتر جانا
اے خون علی اصغرؑ میدان قیامت میں شبیرؑ کے چہرے پر کچھ اور نکھر جانا
سجادؑ یہ کہتے تھے معصوم سکینہؑ سے
عباسؑ کے لاشے سے چپ چاپ گزر جانا
ننھے سے مجاہد کو ماں نے یہ نصیحت کی تیروں کے مقابل بھی بے خوف وخطر جانا
محسنؔ کو رلائے گا تا حشر لہوا کثر
زہراؑ تیری کلیوں کا صحرا میں بکھر جانا

جب سے اٹھا ہے ظلم کا پہرہ فرات سے
کہتی ہے موج موج کہانی حسینؑ کی
حیران ہو کے پوچھتا پھرتا ہے سیلِ آب
کیا چاہتی تھی تشنہ دہانی حسینؑ کی

اگر نہ صبرِ مسلسل کی انتہا کرتے کہاں سے عزمِ پیمبرؐ کی ابتدا کرتے
نبیؐ کے دیں کو تمنا تھی سرفرازی کی حسینؑ سر نہ کٹاتے تو اور کیا کرتے

نذر عباس نے اپنے بچوں کے لئے یہ رباعیاں راولپنڈی میں جمع کی اور باحد میں ٹائپ کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نصیب کا چکر ہے

منقبت از ظہور جارچوی صاحب

جسے علیؑ کی بلندی کا اعتراف نہیں
وہ ایسی عقل ہے جس کو نصیب قاف نہیں

اگر عنات خالق کا اعتراف نہیں
حلال ذائقہ نون میم کاف نہیں

بھری ہے ساغر دل میں مئے ولائے علیؑ
خدا کے فضل سے خالص ہے یہ مضاف نہیں

خطائے کافر و مشرک معاف ہو تو ہو
عدوئے شیر خدا کی خطا معاف نہیں

علیؑ کو جو بھی وہ چاہیں کہیں خدا نہ کہیں
ہمیں نصیریوں سے اور اختلاف نہیں

جو کہہ رہا ہے مصیبت میں یا علیؑ نہ کہو
یہ جان لیجئے کہ اس کا ضمیر صاف نہیں

شجاع پیش نظر کس کے حوصلے رکھیں
علیؑ سا اور کوئی فاتح مصاف نہیں

بغیر اجرِ رسالت حج و زکواۃ اور نماز
کہیں یہ حکم خدا سے تو انحراف نہیں

مکاں کے ساتھ نہیں معرفت مکیں کی اگر
مآل گردش تقدیر ہے طواف نہیں

اس اصلیت سے کہ کعبہ علیؑ کا مولد ہے
کسی شریف مورخ کو اختلاف نہیں

اسی کے بطن سے ظاہر ہوا ہے رازِ خدا
یہ کون کہتا ہے کعبہ زمیں کی ناف نہیں

پئے تعارفِ الیت اور اہل بیت
قیام بنتِ اسدؑ ہے یہ اعتکاف نہیں

جدارِ کعبہ میں در کا نشاں ہے لافانی
مٹا سکے جسے کوشش یہ وہ شگاف نہیں

یہ فکر ہے کہ مکیں کا شرف نہ ظاہر ہو
مکان کو تو کوئی حاجتِ غلاف نہیں

مقام چادرِ تطہیر کو ملا ہے جہاں
وہاں پہ کوئی دوشالہ نہیں لحاف نہیں

علیؑ کی مدح نے بخشا ہوا ہے اس کو عروج
ظہورؔ پر اثرِ لاف یا گزاف نہیں

کرے چاند ٹکڑے نبی کا اشارہ — تو پلٹائے سورج وصی کا اشارہ
ظہورؔ ایک خیبر کا دروازہ کیا ہے — زمیں کو الٹ دے علیؑ کا اشارہ

کعبے میں ہوا جب کہ ظہورِ حیدرؑ — اصنام گرے ڈر کے حضورِ حیدرؑ
مجرے کیلئے خم ہوا طاقِ کسریٰ — اے صلِ علیٰ وفورِ نورِ حیدرؑ

اسلام یہ کہتا ہے قرآن ہے تو سب کچھ ہے
قرآن کا دعویٰ ہے ایمان ہے تو سب کچھ ہے
محبوبِ الٰہی سے ایمان کو جب پوچھا
فرمایا کہ حیدرؑ کا عرفان ہے تو سب کچھ ہے

(اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے برادر حسن مجتبیٰ نقوی کی عنایت کردہ کتاب سے یہ منقبت اور رباعیاں لکھی گئیں ــــــ طالب دعا سید نذر عباس ــــــ ۲۱ اپریل ۲۰۰۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعات ۔ رباعی جو سلمان رضا نے لکھوائی

یہ سچ ہے رنگ نکہت و گل آگہی سے ہے
مومن کی زندگی بھی ثناء علیؑ سے ہے
جب پانچ ہوں تو کام بگڑتا نہیں کوئی
گڑبڑ خدا کے دین میں دن ٹوتھری سے ہے

جسے ذکرِ علیؑ شام و سحر اچھا نہیں لگتا
نگاہِ رب کو بھی ایسا بشر اچھا نہیں لگتا
علیؑ کے بغض نے ویران کر ڈالا ہے دل جس کا
سجاتا ہے وہ چہرے کو مگر اچھا نہیں لگتا

سنی ہوں دیوبند میں رہتا ہوں مگر میں
حیدرؑ کی محبت میں زباں کھول رہا ہوں
اس دورِ تعصب میں میرا حوصلہ دیکھو
میثمؑ کی طرح آج بھی سچ بول رہا ہوں

میں مان لوں گا کسی اور کو نبیؐ کا وصی
غدیر جیسے ایک اعلان کی دلیل تو دے
علیؑ کے باپ کو کافر بتا رہا ہے مگر
تو اپنے باپ کے ایمان کی دلیل تو دے

ایک غلط بات کو تحقیق بنا دیتے ہو
مسئلہ باعث تفریق بنا دیتے ہو
تم کو گر شک ہو پیمبرؐ پہ تو حیرت کیا ہے
تم تو جھوٹوں کو بھی صدیق بنا دیتے ہو

بستر جد مخملی تھا اسے خار کر دیا
سونا امیر شام کا دشوار کر دیا
دشمن کی نیند باندھ لی زنجیر پا کے ساتھ
سجادؑ نے یزید کو بیمار کر دیا

ویران پڑا ہوں برسوں سے آباد مجھے کر بی بی
جھک جائیں گے تیری نسبت سے اس در پہ ہزاروں سر بی بی
کاہے کو پلٹ کر جاتی ہے تو مالکن کی مہمان نہیں
انکار تو تھا عیسیٰؑ کے لئے حیدرؑ کے لئے در ہے بی بی

جس گلی سے وہ زخم کھاتا تھا
اس گلی سے وہ روز جاتا تھا
جتنے پتھر بدن پہ پڑتے تھے
اتنی شدت سے مسکراتا تھا

اصغرؑ نہیں ہیں دشت میں باطل کے سامنے
دورِ خزاں میں آیا ہے گل کھل کے سامنے
شہ بے زباں کو اس لئے میداں میں لاتے ہیں
لب کھولنا فضول ہے جاہل کے سامنے

تہذیب کو ایک درس گوارا بھی دیا
سیدانیوں کو صبر کا یارا بھی دیا
مقتل میں جو بیمار کو آنے لگا غش
زینبؑ نے امامت کو سہارا بھی دیا

--جلیل مظہری--

قدم دلیر کا ساحل سے ہل نہیں سکتا
وہ زخم زخم وفا ہے جو سل نہیں سکتا
حسینؑ کے لئے خالق نے کر دیا مخصوص
کسی کو دوسرا عباسؑ مل نہیں سکتا

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔بشکریہ سلمان رضا آف اعظم گڑھ
نزد عباس ۔۱۹ نومبر ۲۰۰۳ ۔بادیہ الخبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحمٰن الرحیم

برج ناتھ پرشاد مخمورؔ لکھنوی کی رباعی

غم عباسؑ کا

مٹ نہیں سکتا کبھی مخمورؔ غم عباسؑ کا
نقش سجدہ بن چکا ہے ہر قدم عباسؑ کا
گر جہاں والوں میں دیکھیں گے عقیدت کی کمی
ہو کے ہم ہندو اٹھائیں گے علم عباسؑ کا

---مخمورؔ---

غیض میں شہ کا علمدار نظر آتا ہے
جو تھا اُس پار وہ اس پار نظر آتا ہے
دیکھ کر حضرت عباسؑ کو کہتے تھے لعیں
ہو بہو حیدرِؑ کرار نظر آتا ہے

---پیامؔ اعظمی---

---ثانی زہرا علیہ السلام---

سرمایہ کردار و عمل جل گیا ہوتا
عاشور کو بنتِ اسد اللہ نے بچایا
اسلام بچا سید سجادؑ کے دم سے
اور سیدِ سجادؑ کو زینبؑ نے بچایا

--پیامؔ اعظمی--

عظمت زہرا سلام اللہ علیہا

از مہدی نظمی مرحوم

زہراؑ کا افتخار شہ بوترابؑ ہیں
زہراؑ کا امتیاز رسالتؐ مآب ہیں

مہکا ہے جن سے دامن تہذیبِ انبیاء
زہراؑ کے لالہ زار میں گیارہ گلاب ہیں

بیٹے ہیں شہر حکمت و دانش کے تاجدار
شوہر دیارِ علمِ پیمبرؐ کا باب ہیں

زینبؑ کا عزم قوتِ صبر دلِ حسینؑ
زہراؑ کا ایک گھر ہے کئی انقلاب ہیں

خیرہ ہوا ہے دیدۂ تاریخ زندگی
جمتی نہیں نگاہ وہ آفتاب ہیں

فردوس کی حریص نگاہوں کو کیا خبر
ان کے لہو سے سارے چمن پر شباب ہیں

خلاق کی نگاہ نے خلقت سے پیشتر
جو مسکرا کے دیکھے تھے وہ چودہ خواب ہیں

نظمی خوش بیاں تیرے اشعارِ منقبت
بزم سخنوراں میں بہت کامیاب ہیں

--مہدی نظمی مرحوم--

بشکریہ سلمان رضا اپنے بچوں کے لئے جمع کیا

طالب دعا۔سید زعباس۔۔۲۱ نومبر ۲۰۰۳م۔بادیہ

شوکت رضا شوکت

چودہ کی ثنا ارزشِ فردوسِ بریں ہے
حسانؓ کو فرمانِ شہِ عرش نشیں ہے
جو ہم پہ کہے جائیں وہ اشعار کہاں ہیں
لاریب وہ "سرگوشیِ جبریلِ امیں" ہے

حمد

اوّل سے بھی اوّل ہے تو آخر سے بھی آخر
کب سے ہے کہاں تک ہے، خبر تھی نہ خبر ہے
رکھتا بھی نہیں کان، تو سنتا ہے دعائیں
آنکھیں بھی نہیں اور ہر اک شے پہ نظر ہے

محمود ہے ایسا کہ تری حمد محمدؐ
اعلیٰ ہے تو اتنا کہ علیؑ سے بھی بڑا ہے
یہ حسن ہے تیرا کہ تو حسنینؑ کا رب ہے
فاطر ہے تو پھر فاطمہ زہراؑ کا خدا ہے

اب میرا قلم عرقِ جبیں آبلہ پا ہے
بس بات یہی ہے کہ کوئی بات نہیں ہے
جب ہیں تیرے حمّاد، محمدؐ سے محمدؐ
میں حمد کہوں یہ میری اوقات نہیں ہے

جمالِ نقشِ کوہِ طور کا سایہ نہیں ہوتا
جبینِ عرش پہ مذکور کا سایہ نہیں ہوتا
بھلا کیسے، کہاں سایہ ملے جسمِ محمدؐ کا
محمدؐ نور ہے اور نور کا سایہ نہیں ہوتا

اسمِ پاک

مایوس و گنہگار زمانے کو بتا دو
بخشش کے تصوّر سے بنا جسم محمدؐ
عصیاں کی معافی کا یہ آسان عمل ہے
تم شام و سحر چوما کرو اسمِ محمدؐ

حقیقت

ہمارے نزدیک حمد وہ ہے کہ جس کے پیکر میں ہو محمدؐ
لکھو محمدؐ، پڑھو محمدؐ، کہو محمدؐ، سنو محمدؐ
وہ اس کا ذاکر، یہ اس کا ذاکر، یہی ہے بس حمد کی حقیقت
فلک پہ قرآں وہی ہے شوکتؔ زمیں پہ کہتا جو محمدؐ

عقد اور عقیدہ

جو بشر صاحبِ ایمان نہیں ہو سکتا
وہ محمدؐ کا نگہبان نہیں ہو سکتا
قاضیٔ عقدِ محمدؐ کو جو کافر سمجھے
وہ کسی طور مسلمان نہیں ہو سکتا

سرمایہ

بشر کو دی ہے رسالتؐ کی آگہی اُس نے
بنا دیا ہے فقیروں کو بھی غنی اُس نے
پلا ہے دینِ محمدؐ کا اُس کے آنگن میں
عرب پتی کو بنایا ارب پتی اُس نے

فروغِ دین

کون بھولے، بھلا پیغام، خدیجہؓ تیرا
دل کی دنیا پہ رقم نام، خدیجہؓ تیرا
تیری دولت نے دیا دینِ محمدؐ کو فروغ
اب بھی مقروض ہے اسلام، خدیجہؓ تیرا

عباءِ رسولؐ

حیا کی کیوں نہ لکھوں انجمن خدیجہؓ کو
سلام کرتے ہیں جب پنجتنؑ خدیجہؓ کو
سمجھ کے محسنۂ دیں رسولِ اکرمؐ نے
دیا ہے اپنی عباء کا کفن خدیجہؓ کو

قرض

حشر تک انسانیت کا ارتقا مقروض ہے
جس کے سب مقروض ہیں وہ مصطفےٰؐ مقروض ہے
اقرضوا کے حکم سے یہ بات ثابت ہو گئی
آدمیت کیا! خدیجہؓ کا خدا مقروض ہے

کعبہ و نجف

ڈھونڈنے اپنے لئے اور شرف جاتا ہے
اپنی توقیر کے مرکز کی طرف جاتا ہے
لوگ جب حج کے لئے جاتے ہیں کعبے کی طرف
کعبہ اُس روز وضو کر کے نجف جاتا ہے

جدارِ کعبہ

فاطمہ بنتِ اسد آئی ہیں کعبے کے قریب
مریمِ عصر کے بی بی پہ گمان ہوتے ہیں
چاپ قدموں کی سُنی اور بنایا رستہ
سچ ہی کہتے ہیں کہ "دیواروں کے کان ہوتے ہیں"

اسمِ علیؑ

دِل کا رتبہ وَلی سے پوچھو مقام مَیں کیا وَلی کا لکھوں
شعورِ گلشن ہو گر میسّر تو تذکرہ پھر کلی کا لکھوں
قلم ہوا نوار سے تراشا، لعابِ احمدؐ کی روشنائی
رِدائے زہراؑ ملے تو اُس پر مَیں نام مولا علیؑ کا لکھوں

ذکرِ علیؑ

ماحول پارسا کرو، نورِ جلی کے ساتھ
ذہنوں کی پرورش کرو فکرِ ولی کے ساتھ
حکمِ نبیؐ کے ساتھ ہے شوکت کی شاعری
مجلس سجانی چاہیے ذکرِ علیؑ کے ساتھ

بیانِ قرآن

ہر شخص، ہر اِک بات کو پاتا ہی نہیں تھا
ذہنوں میں کوئی لفظ سماتا ہی نہیں تھا
قرآن سُناتے بھی بھلا کِس کو محمدؐ
قرآن، کِسی اور کو آتا ہی نہیں تھا

حلِّ مشکلات

اِک دن مِرے لئے یہ ہوا مثلِ برق تھی
اور جان مُشکلات کے دَریا میں غرق تھی
بے ساختہ لبوں سے جو نکلا علیؑ کا نام
دیکھا تو مشکلوں کی جبیں عرق عرق تھی

فضیلتِ محبّت

جس دن کسی کو معرفتِ حق عطا ہوئی
تاریخ ماہ و سال میں ہوتا ہے نیک دن
گذرے جو مرتضےٰؑ کی محبت میں دوستو
بھاری ہے سال بھر کی عبادت پہ ایک دن

تخلیقِ نار

دل میں اگر ابلیسؑ کی مُورت ہی نہ ہوتی
ذہنوں میں کبھی حق کی کدورت ہی نہ ہوتی
کرتے سبھی انسان، اگر پیار علیؑ سے
دوزخ کو بنانے کی ضرورت ہی نہ ہوتی

معرفت

محمدؐ سے علیؑ کی ذات کا عرفان لیتے تھے
اور اک لمحے میں وہ ساری حقیقت جان لیتے تھے
رسالتؐ کے زمانے میں صحابہؓ کی یہ عادت تھی
مُنافق کو، علیؑ کے بُغض سے پہچان لیتے تھے

نجات دہندہ

قرآن پڑھ کے دیکھ لے، ہجرت کی رات کو
رب نے رضائیں بیچ دیں اپنے ولی کے ہاتھ
راضی خدا کو کرنا ہے، راضی علیؑ کو کر
کونین کی نجات ہے مولا علیؑ کے ہاتھ

نعمتِ عظمیٰ

علیؑ سمجھتا ہے رحمٰن کے ارادوں کو
علیؑ کا کام نبھانا نبیؐ کے وعدوں کو
علیؑ کا پیار نہیں ہر بشر کی قسمت میں
ملی یہ نعمتِ عظمیٰ حلال زادوں کو

یا علیؑ مدد

مُنکر کے دل پہ ضربِ خُدایا علیؑ مدد
مومن کو کبریا کی عطا یا علیؑ مدد
بسم اللہ جس نے جب بھی کہا اور جہاں کہا
دراصل اُس بشر نے کہا یا علیؑ مدد

تکلّم

اِک رات محمدؐ ہوا مہمان جلیؑ کا
خالق سے ہوئی بات یہ کہنا ہے ولی کا
پردے میں خدا تھا کہ نہیں تھا اُسے معلوم
سرورؐ نے بتایا ہے کہ لہجہ تھا علیؑ کا

عبادت

علیؑ ولی سا نہیں ہے کوئی نبیؐ کے سوا
یہی عقیدہ حقیقت میں اِک سعادت ہے
تمہارے پاس عبادت گذار ہوں گے مگر
علیؑ وہ ہے کہ جسے دیکھنا عبادت ہے

منصبِ علیؑ

مزدور بھی، سلطان بھی اور عقدہ کشا بھی
مخلوق کا مولا بھی ہے، خالق کی رضا بھی
اِک وقت میں دو قیمتی منصب ہیں علیؑ کے
اللہ کا بندہ بھی، نصیری کا خدا بھی

خراجِ عشق

یا علیؑ! تیرا حسیں نام بھلا لگتا ہے
تیری نسبت سے یہ اسلام بھلا لگتا ہے
لوگ کہتے ہیں ترے عشق میں کافر مجھ کو
اور مرے دل کو یہ الزام بھلا لگتا ہے

شرط

نمودِ پھول سے پہلے، کلی ہونا ضروری ہے
زمانے پر حکومت کو، ولی ہونا ضروری ہے
مسلمانوں کا رب ہو، یا نصیری کا خدا شوکت
خدا کا ہو گماں جس پر، علیؑ ہونا ضروری ہے

بندگی

جو اپنے ہر عمل کو دین ہونے کی سند کر دے
خدا میں اتنا کھو جائے کہ پا لینے کی حد کر دے
علیؑ تاریخِ انسانی میں وہ ذیشان بندہ ہے
جو شانِ بندگی لے لے، خدائی مسترد کر دے

باتیں

نگر نگر میں، چمن چمن میں، گلی گلی میں علیؑ کی باتیں
مرا وظیفہ ہے روز کرنا، گلی گلی میں علیؑ کی باتیں
علیؑ کی مجلس، علیؑ کا جلسہ کیا کرو مسجدوں میں لوگو
سرور آئے گا جب بھی ہوں گی علیؑ کے گھر میں علیؑ کی باتیں

نسلِ امامؑ

وہ بیٹی محمدؐ کو خدیجہؑ سے ملی ہے
تاریخ نے لکھا ہے جسے اصلِ محمدؐ
ہاں بنتِ خدیجہؑ ہی کے بیٹے ہیں وہ شوکت
قرآن بتاتا ہے جنہیں نسلِ محمدؐ

وسیلہ

اوجِ کمال، حسنِ کرامات پانچ ہیں
جن سے خدا ملا ہے وہ آیات پانچ ہیں
آدم کی جن کے صدقے میں توبہ ہوئی قبول
قرآن کہہ رہا ہے وہ کلمات پانچ ہیں

ساتھ

محشر تلک نہ ہوں گے جدا، ساتھ ساتھ ہیں
اِک دوسرے پہ ہوں گے فدا، ساتھ ساتھ ہیں
قرآن پڑھ کے نیزے پہ شہؑ نے بتا دیا
قرآن و اہلِ بیتؑ سدا، ساتھ ساتھ ہیں

باپ کی زینت

رسولؐ کے جگر کا لخت، زینبؑ
مزاجِ حیدرؑ کا بخت، زینبؑ
حسینیتؑ کی فتح کا پرچم
یزیدیت کی شکست، زینبؑ

بضعۃ منّی

کیوں نہ عصمت کے جہاں کی ہو وہ ملکہ شوکت
جس کی تعظیم شہنشاہِ عرب کرتے تھے
کب اٹھا کرتے تھے بیٹی کے لئے میرے نبیؐ
وہ تو اک جزوِ رسالتؐ کا ادب کرتے تھے

سفینۂ نجات

مکّے میں بیٹھ جا کہ مدینے میں بیٹھ جا
شوقِ نجات لے کے تو سینے میں بیٹھ جا
بچنا ہے گر تلاطمِ میدانِ حشر سے
تو اہلِ بیتِ حق کے سفینے میں بیٹھ جا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذاکروں کی ابتدائی رباعیاں

اے فیض رساں دامن محتاج کو بھر دے
پتھر بھی پگھل جائیں وہ نالوں میں اثر دے
نہ تاج عطا کر نہ زر و لعل و گہر دے
شبیرؑ کے مدح خوانوں میں شامل مجھے کر دے

مقدور ہمیں کب ہے تیری وصفوں کی رقم کا
حقا کہ خداوند ہے تو لاح و قلم کا
کوثر ہے نبیؐ کا تو کاسہ ہے علیؑ کا
کاسے کے تلے ہاتھ حسینؑ ابن علیؑ کا

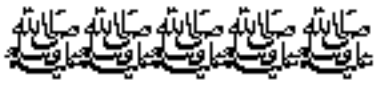

حق نے بخشی ہے جو ایمان کی دولت مجھ کو
دشمن ءآل محمد ﷺ سے ہے نفرت مجھ کو
ہے بجا ان کے محبوں سے محبت مجھ کو
کہتے ہیں اہل ولا اہل مودت مجھ کو

فرض مجھ پہ ہے عائد وہ ادا کرتا ہوں
رات دن آل محمدؐ کی ثناء کرتا ہوں

---اثر ترابی---

قلندری ہے عزیز مجھ کو تونگری سے غرض نہیں ہے
میری فقیری ہے رشک شاہی شہنشاہی سے غرض نہیں ہے
خدا نے مجھ کو دیا ہے سب کچھ علیؑ کے در سے ملا ہے سب کچھ
یہ گھر سلامت یہ در سلامت مجھے کسی سے غرض نہیں ہے

---فاتح واسطی---

اے خدا تجھ کو ہی زیبا ہے بڑائی تیری
بے نیازی تو کسی نے بھی نہ پائی تیری
جاگنے والے کو محروم دو عالم رکھا
سونے والے سے کہا ساری خدائی تیری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات از علامہ ذیشان جوادی مرحوم

زہراؑ کے گھر پہ زیست کا سامان چاہیئے
جبریلؑ جیسا خادم و دربان چاہیئے
بچوں کو گر کبھی ہو ضرورت لباس کی
درزی کے بدلے خلد کا رضوان چاہیئے

---کلیم--

بشر ہے سارے جہاں سے غافل اگر نبیؐ کی خبر نہیں ہے
نہیں ہے اہلِ نظر مسلماں اگر علیؑ پر نظر نہیں ہے
ہزار چکر لگائے لیکن جھکے گا بنتِ نبیؐ کے در پر
کلیم یہ عرش کا ہے تارا یہ اس زمیں کا بشر نہیں ہے

---کلیم--

کہاں کے خادم ملائکہ ہیں جو بنتِ احمدؐ کا گھر نہیں ہے
کہاں فرشتوں نے بھیک مانگی جو فاطمہؑ کا وہ در نہیں ہے
ہر اک غاصب سے روزِ محشر پوچھیں گے یہ پیمبرؐ
بتاؤ کیا یہ ہماری دختر ہماری لختِ جگر نہیں ہے

---کلیم--

سینکڑوں معبود ہیں لیکن خدا کوئی نہیں
انبیاء لاکھوں ہیں شاہِ انبیاء کوئی نہیں
مردِ میداں ہیں کروڑوں لافتیٰ کوئی نہیں
ماسوا زہراؑ کے بنت مصطفےٰؐ کوئی نہیں
اور اگر ہے بھی تو مثلِ فاطمہؑ کوئی نہیں
مدح کرتا ہے خدا تعظیم کرتے ہیں رسولؐ
اس سے بڑھ کر دو جہاں میں مرتبہ کوئی نہیں

---کلیم--

جو دل میں حبِ علیؑ بے حساب رکھتے ہیں
وہ ہر سوال کا زندہ جواب رکھتے ہیں
جنابِ شیخ کو نامِ علیؑ سے نفرت ہے
نہ جانے کیا دلِ خانہ خراب رکھتے ہیں
جنابِ شیخ کو سر دار تو نہ آئے نظر
مگر نگاہ میں جنت کا باب رکھتے ہیں
علیؑ کے باپ کے ایمان پر نہ بحث کرو
کہ ہم ہر اک کے حسب کا حساب رکھتے ہیں

---کلیم--

کیسے نہ کوئی لے گا شہِ لا فتیٰ کا نام
یہ نام ہے کتابِ خدا میں خدا کا نام
لولا علیؑ کے کہنے سے یہ راز کھل گیا
مشکل میں سب ہی لیتے ہیں مشکلکشا کا نام

---کلیم--

ہم سے مت پوچھئے حیدرؑ کی جلالت کیا ہے
آپ بتلایئے کعبے میں ولادت کیا ہے
ہم سے مت کہیئے نبیؐ سے سرِ میداں کہیئے
یا علیؑ کہنے کی سرکارؐ ضرورت کیا ہے
ہم سے کہتے ہیں کہ ہم آل سے الفت نہ کریں
یہ تو فرمایئے پھر اجرِ رسالت کیا ہے
آج تک کرتے ہیں سب مولدِ حیدرؑ کا طواف
دیکھ لی ہم نے مسلماں کی حقیقت کیا ہے
کم نگاہو! ابو طالبؑ جو نہیں ہیں مومن
اُن کے فرزند کی کعبے میں ولادت کیا ہے

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔ سیدہ زہرا س۔ ۲۴ ستمبر ۲۰۰۴ م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات از علامہ ذیشان جوادی مرحوم

یوں دل کو ہے ولائے شہِ لافتیٰ پسند
جیسے مریض غم کو ہو خاک شفا پسند
خاک نجف اڑا کے جو لے آئے صبح شام
ہم بوترابیوں کو ہے بس وہ ہوا پسند

لے گیا جب شوق دیدار خدا چاروں طرف
ہم نے دیکھا جلوہء مشکل کشا چاروں طرف
چھوڑ کر مولودِ کعبہ کو جو کرتا ہے طواف
کون جانے ڈھونڈتا ہے شیخ کیا چاروں طرف

ہر ایک گھر میں ہے مظلوم کی عزا اب تک
یزید مٹ گیا زندہ ہے کربلا اب تک
قدم قدم پہ ہے سبیل حسینؑ قائم
مگر یزید کو پانی نہ مل سکا اب تک

امام عصرؑ

پورا اپنی زندگی کا مدعا ہو جائے گا
جب بھی وعدہ جان زہراؑ کا وفا ہو جائیگا
طور کے بدلے چلے ہیں جانب کعبہ کلیم
دل یہ کہتا ہے کہ دیدارِ خدا ہو جائیگا

بتا دو ان دشمنان حق کو جنہیں کوئی بھی خبر نہیں ہے
جہاں میں کیسا ہے یہ اجالا جو عسکریؑ کا قمر نہیں ہے
زمانہ ہوتا ہے دیں کا پیرو، امام راس و رئیس مذہب
نہیں ہے جس میں امام کوئی وہ جسم ہے جسمیں سر نہیں ہے

عباسؑ اور زینبؑ

منفرد عباسؑ اور زینبؑ کا یہ کردار ہے
ایک ہی گفتار ہے اور ایک ہی کردار ہے
اک نے جیتی ہے بلا تلوار جنگِ کربلا
اک کا خطبہ شام میں خود مستقل تلوار ہے

ہر سمت اگر اک مجمع ہے عباسؑ ترے دیوانوں کا
دراصل ہے یہ بھی اک اثر دنیا پہ ترے احسانوں کا
دنیا کے تلاطم میں جب بھی آیا ہے زباں پر تیرا نام
چکرایا ہے سر گردابوں کا جی چھوٹ گیا طوفانوں کا

جسے عروج ملائک کی انتہا کہیئے
اسے کمال پیمبرؐ کی ابتدا کہیئے
جب اس کے پیچھے ہیں صف بستہ انبیائے کرام
اسے نبیؐ ہیں سردار انبیاء کہیئے

خدایا دین پہ کیسی گھڑی یہ آئی ہے
نبیؐ کے گھر پہ مسلمانوں کی چڑھائی ہے
کسی کے منہ سے نہ نکلا بوقتِ قتل حسینؑ
تمام عمر کی زہراؑ کی یہ کمائی ہے

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔ سیدہ زعباس۔ ۲۴ ستمبر ۲۰۰۴ م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معصومینؑ

اگر اے مردِ مومن فکر ہے کچھ روزِ محشر کی
تو چاہت کر پیمبرؐ کی وصیؑ کی ابِ حیدرؑ کی
دلِ ظلمت زدہ کو نور سے پرنور کرتی ہے
عقیدت پانچ کی بارہ کی چودہ کی بہتر کی

چپ تھے سرکار رسالتؐ ہمنوا کوئی نہ تھا
کس سے کہتے درد دل درد آشنا کوئی نہ تھا
اے ابو طالبؑ کے بیٹے زندہ و پائیندہ باد
تو نہ ہوتا تو گواہ مصطفےٰؐ کوئی نہ تھا
کیوں چلے آتے ہیں سائل ایک فاقہ کش کے گھر
کیا مدینے بھر میں دروازہ کھلا کوئی نہ تھا
اے روایت کے اسیرو لو ذرا اس کی خبر
سب غنی تھے نام کے حاجت روا کوئی نہ تھا

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

بشکریہ سید حسنین جعفری بذریعہ انٹرنیٹ میل مورخہ ۱۱ اکتوبر ۲۰۰۰

اگر کچھ ہے بصیرت یا بصارت دیدہ ء تر میں
تو قدرت کے کرشمے دیکھ اہل بیت کے گھر میں
زمانے بھر کی ساری خوبیاں چن چن کے بھر دیں
خدا نے ۵ میں ۱۲ میں ۱۴ میں ۷۲ میں

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

کبھی نہ پھیلا کسی کے آگے ہمارا دست ءقلندرانہ
ہم ان کے در کے گدا ہیں جنکو خدا نے سونپا ہے دانہ دانہ
محمد مصطفےٰؐ کی سیرت علیؑ کا انداز ء عارفانہ
بتولؑ کا صدق، خلق و عصمت، حسنؑ کا ایثار مخلصانہ
جہادِ شبیرؑ، عزمِ زینبؑ، وفائے عباسؑ، صبر عابدؑ
علومِ باقرؑ، شعورِ جعفرؑ، عروج ہے کاظمانہ
رضاؑ کی صولت، تقیؑ کی حکمت، نقیؑ کا عرفاں، حسنؑ کی عزت
یہ ساری باتیں ہوں جن میں پھر ان کی عظمت کا کیا ٹھکانہ

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

طالب دعا سید نذر عباس۔ ۲۰ دسمبر ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معصومینؑ کی نظر

اگر اے مردِ مومن فکر ہے کچھ روزِ محشر کی
تو چاہت کر پیمبرؐ کی وصیؑ کی اب حیدرؑ کی
دلِ ظلمت زدہ کو نور سے پرنور کرتی ہے
عقیدت پانچ کی بارہ کی چودہ کی بہتر کی

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

اگر کچھ ہے بصیرت یا بصارت دیدہ ء تر میں
تو قدرت کے کرشمے دیکھ اہل بیت کے گھر میں
زمانے بھر کی ساری خوبیاں چن چن کے بھر دیں
خدا نے ۵ میں ۱۲ میں ۱۴ میں ۷۲ میں

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

کبھی نہ پھیلا کسی کے آگے ہمارا دست قلندرانہ
ہم ان کے در کے گدا ہیں جنکو خدا نے سونپا ہے دانہ دانہ
محمد مصطفیٰؐ کی سیرت علیؑ کا انداز ء عارفانہ
بتولؑ کا صدق، خلق و عصمت، حسنؑ کا ایثار مخلصانہ
جہادِ شبیرؑ، عزم زینبؑ، وفائے عباسؑ، صبر عابدؑ
علومِ باقرؑ، شعورِ جعفرؑ، عروج ہے کاظمانہ
رضاؑ کی صولت، تقیؑ کی حکمت، نقیؑ کا عرفاں، حسنؑ کی عزت
یہ ساری باتیں ہوں جن میں پھر ان کی عظمت کا کیا ٹھکانہ

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

طالب ء زر کو زر و لعل و گہر دیتے ہیں
جیب و دامن گل ء اُمید سے بھر دیتے ہیں
آل ء اطہرؑ کا تو اے نور یہی ہے دستور
ادھر اللہ سے لیتے ہیں ادھر دیتے ہیں

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿قطعات عیدِ مباہلہ﴾

☆ظہور جارچوی صاحب کا کلام☆

حسنؑ حسینؑ علیؑ و بتولؑ آئے ہیں
ریاضِ ختمِ رسالت کے پھول آئے ہیں
دلوں پہ خوف نصاریٰ کے ہوگیا طاری
جو دیکھا آل کو لے کر رسولؐ آئے ہیں

۔۔ظہور جارچوی۔۔

گئے جب آل کو لے کر رسولؐ میداں میں
کیا نصاریٰ نے جذیہ قبول میداں میں
ادب سے جھک گئے مریمؑ کے ماننے والے
مباھلے کو جب آئیں بتولؑ میداں میں

۔۔ظہور جارچوی۔۔

وہ جان لے جو طلبگار ہے صداقت کا
ہمارے سامنے شہکار ہے صداقت کا
جو چاہے اپنی صداقت کو جانچ لے اس پر
مباہلہ نہیں معیار ہے صداقت کا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

مقابلے میں تو دیکھا ہے اہل عالم نے
مجادلے میں جو آتے تو مان لیتے ہم
کہاں تھے آپ چنے جب رسولؐ نے سچے
مباہلے میں جو آتے تو مان لیتے ہم

۔۔ظہور جارچوی۔۔

راہرو منزلِ مقصود نہیں ہو سکتا
کوئی عابد کوئی معبود نہیں ہوسکتا
حق جتایا تھا تو ابلیس نے پایا تھا خواب
پیشوا دین کا مردود نہیں ہوسکتا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

جمع کردہ سیدزعباس ۲۸ دسمبر ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿قطعات عیدِ مباہلہ﴾

☆ظہورؔ جارچوی صاحب کا کلام☆

نظر آتے جو ممتازِ خلائق اور بھی ہوتے
نبیؐ لاتے اگر قرآنِ ناطق اور بھی ہوتے
مدینے میں بہت تھے نام کے صدیق وصدیقہ
اسی میدان میں ہوتے جو صادق اور بھی ہوتے

--ظہورؔ جارچوی--

رد ہوئے سارے تردد قلب حق آگاہ کے
مل گئے دو رہبر کامل خدا کی راہ کے
دی شہادت آیہء ابنائنا نے اے ظہورؔ
شبرؑ و شبیرؑ بیٹے ہیں رسولؐ اللہ کے

--ظہورؔ جارچوی--

محمدؐ مصطفیٰ کے گھر کے بچے ایسے ہوتے ہیں
نصاریٰ گر پڑے قدموں پہ سچے ایسے ہوتے ہیں
ظہورؔ اکثر منافق شبرؑ و شبیرؑ کی عظمت
کبھی سنتے نہیں کانوں کے کچے ایسے ہوتے ہیں

--ظہورؔ جارچوی--

محمدؐ آل کو جب لائے میدانِ صداقت میں
نصاریٰ دیکھ کر گھبرائے میدانِ صداقت میں
مسلمانوں میں تھے یوں تو بہت صدیق وصدیقہ
مگر کل پانچ تن ہی آئے میدانِ صداقت میں

--ظہورؔ جارچوی--

مان لینا شرط ہے پہچان بھی کافی نہیں
بے اطاعت مومنو ایمان بھی کافی نہیں
آلؑ کو بھیجا خدا نے اپنے پیغمبرؐ کے ساتھ
جب یہ ثابت ہو گیا قرآن بھی کافی نہیں

--ظہورؔ جارچوی--

جان محفل میں اگر پہچان میں آجایئے
نام پیدا کیجئے قرآن میں آجایئے
چھوڑئے قرآن وہ منزل دور ہے دشوار ہے
کوئی بھی میدان ہو میدان میں آجایئے

--ظہورؔ جارچوی--

دلوں پہ صدق کی معصوم چوٹ دے کے گئے
ذرا سی بات میں یاری کے سارے ٹھیکے گئے
مباہلے میں یہ کیا کر گئے رسول اللہؐ
انہیں تو لے گئے حضرت انہیں نہ لے کے گئے

--ظہورؔ جارچوی--

جمع کردہ سیدزعباس ۲۰ دسمبر ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿قطعات عیدِ مباہلہ﴾

☆ظہورؔ جارچوی صاحب کا کلام☆

قدم راہِ حق میں جماؤ تو جانیں
ڈٹے ہیں نصاریٰ ہٹاؤ تو جانیں

ہے عیسائیت حملہ آور دینِ حق پر
بہادر ہو تو فتح پاؤ تو جانیں

تمہارے بہت کام اسلام آیا
تم اسلام کے کام آؤ تو جانیں

بچائی ہیں جانیں تو ہر معرکے میں
کبھی دینِ حق بھی بچاؤ تو جانیں

سنا ہے خدا و نبیؐ کے ہو پیارے
دعا کے لئے ہاتھ اٹھاؤ تو جانیں

بہت ہاتھ پاؤں چلاتے رہے ہو
زباں راہِ حق میں چلاؤ تو جانیں

ہے میدان میں امتحانِ صداقت
خدا سے سند آج پاؤ تو جانیں

سند یافتہ صادقوں کو دبایا
جوان کاذبوں کو دباؤ تو جانیں

ہیں اسلام کی سمت سے پانچ صادق
نصاریٰ کو بڑھ کر گھٹاؤ تو جانیں

نہ مانیں گے ہم پھر کبھی تم کو سچا
یہی وقت ہے آج آؤ تو جانیں

نصاریٰ پہ اسلام نے فتح پائی
ظہورؔ آج خوشیاں مناؤ تو جانیں

--ظہور جارچوی--

نبیؐ کس شان سے میدان میں اللہ اکبر ہیں
علیؑ ہیں فاطمہ ہیں ساتھ میں شبیرؑ و شبرؑ ہیں

نصاریٰ کہہ رہے ہیں دیکھکر ایک اک کو آپسمیں
یہ کیسا کارواں ہے جسمیں سب رہبر ہی رہبر ہیں

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی--
طالب دعا۔سیدنز رعباس--۲۵مئی۲۰۰۲م)

جمع کردہ سیدنز رعباس ۲۰دسمبر۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پنجتن پاک علیہم السلام

محمد ﷺ کے گلشن کی زہراؑ کلی ہے
جو آغوشِ عصمت میں پھولی پھلی ہے
حسینؑ و حسنؑ ہیں بہارِ نبوت
شمیمِ گلِ باغِ جنت علیؑ ہے

ﷺ ﷺ ﷺ

علیؑ کو فاتحِ بدر و حنین کہتے ہیں
حسنؑ کو نورِ شہِ مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزلِ آخر کا نام ہے عباسؑ
کمالِ صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچ تن
محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

اوجِ کمالِ حسن کرامات پانچ ہیں جن سے خدا ملا ہیب وہ آیات پانچ ہیں
آدم کی جن کے صدقے میں توبہ ہوئی قبول قرآن کہہ رہا ہے وہ کلمات پانچ ہیں

--شوکتؔ رضا شوکتؔ--

سنوان کی رگوں میں ذی تقدس خون ہوتا ہے
وہ جب بھی جو بھی کہہ دیں دین کا قانون ہوتا ہے
یہ اہل بیتِ محمدؐ کو ملا ہے مرتبہ شوکتؔ
کرم بندوں پہ کرتے ہیں خدا ممنون ہوتا ہے
(سورۃ الدہر)--شوکتؔ

مکے میں بیٹھ جا کہ مدینے میں بیٹھ جا
شوقِ نجات لے کے تو سینے میں بیٹھ جا
بچنا ہے گر تلاطمِ میدانِ حشر سے
تو اہل بیتِ حق کے سفینے میں بیٹھ جا

--شوکتؔ--

محشر تلک نہ ہوں گے جدا ساتھ ساتھ ہیں
اک دوسرے پہ ہوں گے فدا ساتھ ساتھ ہیں
قرآن پڑھ کے نیزے پہ شہؑ نے بتا دیا
قرآن و اہل بیتؑ سدا ساتھ ساتھ ہیں

--شوکتؔ--

کچھ لوگ سمجھتے ہیں ستم کر کے جئیں گے کچھ سوچ رہے ہیں کہ یہ اب ڈر کے جئیں گے
ہم اکبرؑ و عباسؑ کے حبدار ہیں شوکتؔ اپنا یہ عقیدہ ہے کہ ہم مر کے جئیں گے

--شوکتؔ--

ہم عزادارِ شہادت کے تمنائی ہیں ہم نے مولا کی زیارت کا مزہ لینا ہے
یہ وسیلہ ہے ملاقاتِ علیؑ کا شوکتؔ ورنہ اس موت نے دیوانوں سے کیا لینا ہے

--شوکتؔ--

کہتے ہیں اک لگے گی عدالت جزا کے دن جو بے ولا ہیں خوف کے مارے علیل ہیں
شوکتؔ ہمیں عدالتِ یزداں کی فکر کیا اہل عزا کے واسطے چودہ وکیل ہیں

--شوکتؔ--

خالق نے کچھ اسطرح سے اتارے ہیں محمدؐ ہر دور میں ہر شخص کو پیارے ہیں محمدؐ
اکثر درِ زہراؑ پہ یہ جبریلؑ نے سوچا پیغام کسے دوں کہ یہ سارے ہیں محمدؐ

--محسنؔ نقوی--

اس باغ پہ توحید کا پہرہ نہ ہو کیونکر جس باغ کی پہچان ہی زہراؑ سی کلی ہے
اس شخص کے رتبے کی بلندی پہ نہ جاؤ جس شخص کے کاندھے سے غلاموں میں علیؑ ہے

--محسنؔ نقوی--

علیؑ والے ہیں شہرِ علم کا ہم در بھی رکھتے ہیں
ہو خیبر سامنے تو فاتحِ خیبر بھی رکھتے ہیں
محمدؐ و علیؑ شبیرؑ اور شبرؑ ۔ فاطمہ زہراؑ
ارے ہم پنجتن جیسے سپر پاور بھی رکھتے ہیں

--حسنین کاظمی نے سیدہ کی جدہ سے روانہ کیا--

طالب دعا---سیدز رعباس--۱۳ اگست ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پنجتن پاک علیہم السلام

خالق نے محمدؐ کو رسالت بخشی
اور حیدرِؑ صفدر کو امامت بخشی
زہراؑ کو دو عالم کی نساء پر ترجیح
حسنینؑ کو سرداریء جنت بخشی

--علامہ فرقانی امروہوی--

جن کو نیند آتی ہے دہکے ہوئے انگاروں پر
گردنیں بڑھ کے وہ رکھ دیتے ہیں تلواروں پر
جیسے بیمارِ الم گزرے ہوں ان راہوں سے
چھائی ہے غم کی گھٹا شام کے بازاروں پر
رنگ اور نسل کی تفریق کے ٹھپے ہیں لگے
شہروں کی راہوں پہ، تعمیروں پہ، معماروں پہ
نہ مروت نہ اخوت نہ مشقت نہ لگن
غلبہ پھر کیوں نہ ہو امراض کا بیماروں پر
نہ رعونت، نہ خشونت، نہ تصنع، نہ حسد
ناز کرتا ہے خدا ایسے ہی دیں داروں پر
کوئی اسلام فروشوں کو ذرا سمجھا دے
اپنا ایماں نہیں بیعت کے طلبگاروں پر

انجمن سازی اور اسلام پسندی کے سوا
اور بھی فرض ہیں شہ کے عزاداروں پر
نقش کر لیجئے ذاؔبر پئے تجدید حیات
اسوہء ابن علیؑ ذہن کی دیواروں پر

--ذاؔبر فتح پوری--

علیؑ والے ہیں شہر علم کا ہم در بھی رکھتے ہیں
ہو خیبر سامنے تو فاتح ء خیبر بھی رکھتے ہیں

محمدؐ اور علیؑ شبیرؑ اور شبرؑ ۔ فاطمہ زہراؑ
ارے ہم پنجتن جیسے سپر پاور بھی رکھتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چپ تھے سرکار رسالتؐ ہمنوا کوئی نہ تھا
کس سے کہتے درد دل درد آشنا کوئی نہ تھا

اے ابو طالبؑ کے بیٹے زندہ و پائندہ باد
تو نہ ہوتا تو گواہ ء مصطفےٰؐ کوئی نہ تھا

کیوں چلے آتے ہیں سائل ایک فاقہ کش کے گھر
کیا مدینے بھر میں دروازہ کھلا کوئی نہ تھا

اے روایت کے اسیرو لو ذرا اس کی خبر
سب غنی تھے نام کے حاجت روا کوئی نہ تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بشکریہ سید حسنین جعفری بذریعہ انٹرنیٹ میل مورخہ ۱۱ اکتوبر ۲۰۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آڈیو کیسٹ سے مختصر سلام اور نوحے

یا علیؑ مدد

حیدرؑ نے ڈالیں جب درِ خیبر میں انگلیاں
تو چاروں طرف سے شور اٹھا یا علیؑ مدد

تاریخ خیبری میں ہے اب تک لکھا ہوا
ہر درد لا دوا کی دوا یا علیؑ مدد

آزاد اس وجہ سے فلسطیں نہ ہو سکا
چالیس سال میں میں نہ کہا یا علیؑ مدد

چالیس دن کا تجربہ خیبر میں دیکھ کر
اب تک نہ آیا لب پہ ذرا یا علیؑ مدد

پرچم خدا کا ہاتھ میں اور دم بدم شکست
تو نے نہ کہا شیرِ خدا یا علیؑ مدد



میں کیوں نہ کہوں دل سے صدا یا علیؑ مدد
خیبر میں جب نبیؐ نے کہا یا علیؑ مدد
زنجیریں مشکلات کی سب کٹ کے گر گئیں
جیسے ہی میرے دل نے کہا یا علیؑ مدد
بدعت نہیں ہے سنت پیغمبری ہے یہ
ہے کامیابیوں کا صلہ یا علیؑ مدد
بے مرضیء خدا سے کبھی کچھ ہوتا نہیں
واللہ رکن دیں ہے صدا یا علیؑ مدد





لا فتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

اے شجاعت کے وحید اے عزم کے پروردگار
دونوں عالم کی عبادت کے تیری ضربت نثار

لا فتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

آسماں میں گونجتی ہے اب بھی قدسی کی پکار
غیرتِ انساں نتیجہ ہے تیری للکار کا
غیرتِ اسلام صدقہ ہے تیری تلوار کا

لا فتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

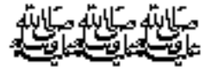

امام رضاؑ کی برکت

کیا امام رضاؑ کی برکت ہے — ملکِ ایران ایک جنت ہے
موجزن دل میں گر ہو حبِ علیؑ — زندگی پھر ہزار نعمت ہے
ایک جو نعرہء رسالت ہے — بارہ تکبیروں کی بدولت ہے
ایک معصوم اور ایک معصومہ — اس زمیں پر یہ کتنی نعمت ہے
دیکھ آیا ہوں آپ کا روضہ — پھر زیارت کی دل میں حسرت ہے

ارضِ مشہد ہو یا ہو ارضِ نجف
یہ بھی جنت ہے وہ بھی جنت ہے



دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

نفس مہ ءو لا شدم — حیدری ام قلندرم — علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ
قلب و نظر کشیدہ ام — خون و جگر چشیدہ ام — پردہ جاں دریدہ ام — رخ یار دیدہ ام

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

نزھت و شاہ پیام ءاُو — در دل و ما خیام ءاُو — شیر ءِ خدا سنام اُو
عرش ءِ علیٰ مقام ءاُو — مولود ءِ پاک ءاو حرم

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

طاہر و پاک کا نجوم — تا بہ فلک جس کی ہے دھوم — جس پہ فدا ہیں سب نجوم
باب ءِ مُعنی ءِ مدینۃ العلوم

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

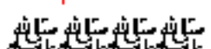

یہ تم کو حق ہے شوق سے تم لو کسی کا نام
نام ءِ نبیؐ کے بعد میں لوں گا علیؑ کا نام

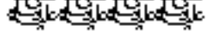

(آڈیو کیسٹ اور انٹرنیٹ سے اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔۔۔۔۔سیدنذر عباس)

kfpu ۳۰ جنوری ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پنجتن پاک علیہم السلام

محمد ﷺ کے گلشن کی زہراؑ کلی ہے
جو آغوشِ عصمت میں پھولی پھلی ہے
حسینؑ و حسنؑ ہیں بہارِ نبوت
شمیمِ گلِ باغِ جنت علیؑ ہے

ﷺ ﷺ ﷺ

علیؑ کو فاتح بدر و حنین کہتے ہیں
حسنؑ کو نورِ شہِ مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزلِ آخر کا نام ہے عباسؑ
کمالِ صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچ تن
محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ

علیہم السلام علیہم السلام علیہم السلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پنجتن پاک علیہم السلام

محمد ﷺ کے گلشن کی زہراؑ کلی ہے
جو آغوشِ عصمت میں پھولی پھلی ہے
حسینؑ و حسنؑ ہیں بہارِ نبوت
شمیمِ گلِ باغِ جنت علیؑ ہے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

علیؑ کو فاتح بدر و حنین کہتے ہیں
حسنؑ کو نورِ شہِ مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزلِ آخر کا نام ہے عباسؑ
کمالِ صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچ تن
محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

اگر اے مردِ مومن فکر ہے کچھ روزِ محشر کی
تو چاہت کر پیمبرؐ کی وصیؑ کی ابنِ حیدرؑ کی
دلِ ظلمت زدہ کو نور سے پُر نور کرتی ہے
عقیدت پانچ کی بارہ کی چودہ کی بہتر کی

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

طالب زر کو زر و لعل و گہر دیتے ہیں
جیب و دامن گلِ امید سے بھر دیتے ہیں
آلِ اطہرؑ کا تو اے نور یہی ہے دستور
ادھر اللہ سے لیتے ہیں ادھر دیتے ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

رُباعیات

بشکریہ
بحوالہ ہفت روزہ شیعہ
مرتبہ: پروفیسر مسعود رضا خاکی
لاہور

الراقم
سید اصغر علی نقوی
نین وال

زمانہ حج کا قریب آگیا مسلمانو
اور حج کے بعد مدینے بھی جاؤ گے تم لوگ
نگاہ پڑتے ہی اس سبز گنبد پر
وفورِ عشق میں روضہ کو چومنے کے لئے
قدم قدم پہ کھڑے ہوں گے پاسبانِ حرم
نبیؐ کے روضہ کی جالی جو چوم لی تم نے
یہی حکومت آل سعود کا ہے چلن
عجب تو یہ ہے کہ رقص و سرور ہے جائز
وہ پادشاہ بھی گذرا ہے اس حکومت میں
یہ پوچھ لینا کہ ہے جنت البقیع کہاں
وہ ایک شہر خموشاں جہاں کے خوابیدہ
یہ پوچھ لینا کہ وہ کون سی حکومت تھی
خود اپنی آنکھ سے تم دیکھنا مسلمانو
جہاں رسولؐ کی بیٹی کی قبر اطہر تھی
نہ جانے کتنے بزرگان دین بقیع میں تھے!
چراغ کون جلائے گا ان کی قبروں پر
جہاں کہ والدۂ فاطمہ کی تربت تھی
خدا ہی جانے یہ کیسی ہے طرز اسلامی
زمانہ حج کا قریب آگیا مسلمانو
اور حج و زیارت سے جب فراغت ہو
خدا کے گھر کے محافظ جو بن کے بیٹھے ہیں
اگر مزار گرانا ہی حکم قرآن ہے!

حدود مکہ میں اِ اژدھام دیکھو گے
نبیؐ کا روضۂ عالی مقام دیکھو گے
تمہارے لب پہ درود و سلام آئے گا
تڑپ اٹھو گے اِک الم مقام آئے گا
سنبھل کے رہنا کہیں تم کو جوش آجائے
پڑیں گے دُرے کچھ اتنے کہ ہوش آجائے
جو اپنے آپ کو کہتی ہے خادم اسلام
مگر رسولؐ کے روضہ کو چومنا ہے حرام
جو تھا مزار بزرگان دین سے بے زار
وہاں ملیں گے تمہیں اس کے ظلم کے آثار
رسولؐ پاک کے ہی خاندان کے افراد
مٹا کے سب کے مقابر جو گئی دلشاد
میں کیا بتاؤں کیا ظلم اُن پہ ڈھائے گئے
یہ کس زبان سے کہوں ہل وہاں چلائے گئے
مگر اب اُن کا نشان مزار بھی نہ رہا
وہاں تو اب شجر سایہ دار بھی نہ رہا
اسی مقام سے پختہ سڑک نکالی ہے
جو اس زمانے میں اہل عرب نے ڈھالی ہے
تلاش حق میں ذرا اور جستجو کرنا!
مجاوران حرم سے بھی گفتگو کرنا!
یہ ان سے پوچھنا کار ثواب کیوں چھوڑا
تو پھر مزار رسالت مآبؐ کیوں چھوڑا

رباعیاں جو نسیم بھائی نے عنایت کی

سرکار صاحب العصرؑ

صدف میں حق کے نہاں ہے گہرِ امامت کا — ہے کس میں دم کہ لگائے سراغ جہت کا
یہ جلوہ ساماں ہے فانوسِ کبریاء میں نسیم — کسے مجال بجھائے چراغ غیبت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت علی اکبرؑ اور حضرت عباس علمدارؑ

میں نے سوچا کہ جوانی کا مرقع کھینچوں — میرے وجدان میں بس چہرۂ اکبرؑ آیا
میں نے تصویرِ شجاعت جو بنانا چاہی — میری تخئیل میں عباسؑ کا پیکر آیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جناب قاسم ابن حسنؑ

فنا کا جام تھا قاسمؑ کو اس قدر شیریں — ندر و کا رامتہ دستِ حنا کی خوشبو نے
نثار شہ پہ کئے اپنے جسم کے ٹکڑے — گلے کچھ ایسے لگایا قضا کی خوشبو نے

فروہ کا جگر گوشہ وہ ہم شکلِ حسنؑ — جو موت سے بے خوف تھا لڑنے میں مگن
کرتے رہے شہ لاشۂ قاسمؑ کو جمع — اعداء نے کیا ٹکڑے بہت جس کا بدن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام حسن المجتبیٰ علیہ السلام

خدائے امن و اماں کا خدائے امت ہے — یہی تو لختِ دلِ خاتمِ نبوت ہے
خدا کے بعد محمدؐ اور ان کے بعد علیؑ — علی کے بعد حسنؑ اوجِ پر امامت ہے

سمٹ کے خلق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آ گیا ان میں — حسنؑ کے روپ میں خالق کی یہ عنایت ہے
جو صلح و آشتی و انسانیت کا زیور ہے — حقیقتاً یہ امام حسنؑ کی سیرت ہے

تصور جس کا ہر دم روز و شب شام و سحر آیا — نگاہیں ڈھونڈتی ہیں جس کو وہ نورِ نظر آیا
نبوت اور امامت منتظر تھیں دید کی جس کے — ریاضِ فاطمہؑ میں آج وہ پہلا ثمر آیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام حسینؑ

سورج کی تپش گرمیِ ریگِ صحرا — وہ تین شب و روز کا بھوکا پیاسا
جنگ ایسے کی شبیرؑ نے روزِ عاشور — اعداء میں تھا محشر کی طرح خوف سزا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عباسؑ غازی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب فاطمہ سیدہؑ

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتولؑ تھیں
پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

--نسیم امروہوی--

مرکز ہر ایک حسن خفی وجلی کی ہے باغ جہاں میں ساری مہک اس کلی کی ہے
خود سیدہ ہے، باپ نبیؐ، اور پسر امام کتنی بلند مرتبہ زوجہ علیؑ کی ہے

--اختر عباس--

کیوں یہ عمل حضور کو اتنا پسند ہے ناکام اس میں فکر بشر کی کمند ہے
کی عمر بھر حضورؐ نے تعظیم فاطمہؑ بیٹی کا گویا باپ سے رتبہ بلند ہے؟

--اختر عباس--

کہتے ہیں جس کو شافع محشر وہ فاطمہؑ
ہے جو حسنؑ حسینؑ کی مادر وہ فاطمہؑ
بیٹے کا جس کے آہ کٹا سر وہ فاطمہؑ
بیٹی کی جس کی چھن گئی چادر وہ فاطمہؑ

کیا کیا مصیبتیں سہیں امت کے واسطے
آئیں گی روز حشر شفاعت کے واسطے

مسند نشین بزم طہارت ہیں فاطمہؑ در یتیم تاج شفاعت ہیں فاطمہؑ
نفس نفیس جسم رسالت ہیں فاطمہؑ اصل واصول نخل امامت ہیں فاطمہؑ

شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریم کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں

مریم بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہؑ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو

زہرا سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

--نسیم امروہوی--

سمت شرق سے دبے پاؤں وہ آتی ہے سحر خانہ احمد مختارؐ کی جانب ہے نظر
بہر معصومہ کونین یہ طرز احسن کشتی نور میں لاتی ہے طلائی زیور
کون معصومہ کونین نبیؐ کی بیٹی جن کی تعظیم کو اٹھتے تھے پیمبر اکثر

جز عبادت جنہیں دنیا میں کوئی کام نہ تھا روز و شب مرضی معبود پہ رہتی تھی نظر
جنکی پیشانی اقدس پہ نشان سجدہ فرق پر جن کے تھی عصمت کی مقدس چادر

کام آئی یہ تری مدح سرائی محسنؔ
ورنہ تو اور یہ شہزادی کونین کا در

--محسن اعظم گڑھی--

جگر کی جز نہیں جز و رسولؐ کہتے ہیں
جو اہل حق ہیں وہ باب قبول کہتے ہیں
جو ہر طرح کی نجاست سے پاک ہو شوکتؔ
اسے زبان وحی میں بتولؑ کہتے ہیں

--شوکتؔ--

وہ بیٹی محمدؐ کو خدیجہؑ سے ملی ہے تاریخ نے لکھا ہے جسے اصل محمدؐ
ہاں بنت خدیجہؑ ہی کے بیٹے ہیں وہ شوکتؔ قرآن بتاتا ہے جنہیں نسل محمدؐ

--شوکتؔ--

کیوں نہ عصمت کے جہاں کی ہو ملکہ شوکتؔ جسکی تعظیم شہنشاہ عرب کرتے تھے
کب اٹھا کرتے تھے بیٹی کیلئے میرے نبیؐ وہ تو اک جز و رسالت کا ادب کرتے تھے

--شوکتؔ--

صبت علی مصائب لو انہا صبت علی الایام صرت لیالیا
دفن پردہ دار در پردہ سرا رات میں بدلا ہے روز جانیہ
فاطمہؑ زہرا شہید ظلم ہیں اشک بہتے ہیں شار عالیہ
تیری تربت کا نشاں ملتا کہیں اشک کے موتی لٹاتا بے بہا
بیت ایسا حزن کا تعمیر کر تا قیامت یاد آئے سیدہؑ
زندگی جاویدؔ ماتم ہے تیری
سیدہؑ مظلوم ہے آنسو بہا

--جاویدؔ اقبال قزلباش--

وجہ بقائے عالم نسواں بتولؑ ہیں عصمت ہے ایک راز نگہباں بتولؑ ہیں
قرآں علیؑ ہیں معنی قرآں بتولؑ ہیں ہر ماں سلام کرتی ہے وہ ماں بتولؑ ہیں
عزت کرے فلک وہ فلک احتشام ہیں
یہ وہ ہیں جن کی نسل میں گیارہ امام ہیں

--وحیدؔ الحسن ہاشمی--

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا---۱۸ جولائی ۲۰۰۲ لاہور)

طالب دعا--سید زمرعباس

سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کیلئے شعراء کا نذرانہ

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتول تھیں　　پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

حلق سرور پہ جو شمشیر چلائی ہوگی　　خلد سے فاطمہؑ زہرہ نکل آئی ہوگی
رن کو سرور جو چلے آئی یہ زہراؑ کی صدا　　آج ضائع میری محنت کی کمائی ہوگی

مرکز ہر ایک حسن ء خفی و جلی کا ہے　　باغ جہاں میں ساری مہک اس کلی کا ہے
خود سیدہ ہے باپ نبیؐ اور پسر امامؑ　　کتنی بلند مرتبہ زوجہ علیؑ کی ہے

کیوں یہ عمل حضورؐ کو اتنا پسند ہے　　ناکام اس میں فکر بشر کی کمند ہے
کی عمر بھر حضور نے تعظیم فاطمہؑ　　بیٹی کا گو یا باپ سے رتبہ بلند ہے

جس قدر اسلام پر احسان ہے شبیرؑ کا　　اس میں حصہ ہے مساوی زینبؑ دلگیر کا
تربیت کا ماں کی دونوں میں برابر ہے اثر　　کربلا ہے کارنامہ فاطمہؑ کے شیر کا

کہتے ہیں جس کو شافع محشر وہ فاطمہؑ　　ہے جو حسنؑ و حسینؑ کی مادر وہ فاطمہؑ
بیٹے کا جس کے آہ کٹا سر وہ فاطمہؑ　　بیٹی کی جس کی چھن گئی چادر وہ فاطمہؑ
کیا کیا مصیبتیں سہی امت کے واسطے　　آئیں گی روز حشر شفاعت کے واسطے

گھر فاطمہؑ زہرا کا عجب شاں کا گھر ہے　　یہ وحی کی منزل ہے یہ قرآن کا گھر ہے
اسلام کے ماحول میں ایمان کا گھر ہے　　مومن کی منافق کی یہ پہچان کا گھر ہے
کچھ لوگ مرے جاتے ہیں اس رنج و محن میں
اس گھر کا جو دروازہ ہے مسجد کے صحن میں

اللہ نے اس گھر کو نبوت سے نوازا　　دنیا میں اسے دین شریعت سے نوازا
عصمت سے امامت سے ولایت سے نوازا　　ہر فرد کو قرآن کی آیت سے نوازا
سانچے میں مشیت کے یہ افراد ڈھلے ہیں
سب چادر تطہیر کے سائے میں پلے ہیں

یہ عزم کے فولاد اسی گھر میں ملیں گے　　یہ نور کے اجساد اسی گھر میں ملیں گے
جبریل کے استاد اسی گھر میں ملیں گے　　اس سطح کے افراد اسی گھر میں ملیں گے
مخلوق کی بس آخری سرحد نظر آیا
جس فرد کو دیکھا وہ محمدؐ نظر آیا

ممکن نہیں امت کا قیاس آل ء نبیؐ پر　　یہ لوگ الگ لوگ ہیں یہ گھر ہے الگ گھر
اس گھر کے تو بچے بھی بدل دیتے ہیں اکثر　　انسانوں کی تقدیر فرشتوں کے مقدر
راہب کو کئی لال اسی گھر سے ملے ہیں
فطرس کو پر و بال اسی گھر سے ملے ہیں

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ــــــ طالب دعا ــــــ سنعر ۷ اگست ۱۹۹۹ء

10 APR 2000

مسند نشین بزم طہارت ہے فاطمہؑ　　درء یتیم ء تاج ء شفاعت ہے فاطمہؑ
نفس ء نفیس جسم رسالت ہے فاطمہؑ　　اصل و اصول ء نخل امامت ہے فاطمہؑ
شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریم کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں

مریم بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو　　آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو　　جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو
زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

نبیؐ کی بیٹی علیؑ کی زوجہ، خدا کا ناطق کلام تو ہے　　بجز محمدؐ تمام نبیوں میں وہ بلند مقام تو ہے
جو تم نہ ہوتیں بتا نہ سکتا کوئی مسائل کبھی نساء کو　　تمام دنیا کی عورتوں میں رسول تو ہے امام تو ہے

*****

تو ہے ایماں کا شرف تو لا الہ کا راز ہے　　دہر میں تیری خطابت کا نیا انداز ہے
تیرا ایک خطبہ بقائے دین کا ضامن　　تو ہے وہ پردہ نشیں جس پر خدا کو ناز ہے

●●●●●

اسلام فاطمہؑ کی سیرت کا نام ہے　　تطہیر فاطمہؑ کی طبیعت کا نام ہے
ایمان صبر و شکر کی عادت کا نام ہے　　زہراؑ کتاب درد کی آیت کا نام ہے

*****

قندیل عرش، عظمت انساں ہے فاطمہؑ　　شکل بشر میں آیت یزداں ہے فاطمہؑ
شوہر ملا خدا سے شرافت رسولؐ سے　　عصمت کچھ میں آتی ہے نام بتول سے

*****

تسکین دیں، قرار پیمبرؐ ہے فاطمہؑ　　کوثر ہے آلؑ، منبع کوثر ہے فاطمہؑ
ان سے عطائے خالق کل کا پتہ چلا　　یہ آگئیں تو نام رسولؐ خدا چلا
یہ ذات یوں کتاب کی تفسیر بن گئی
لفظوں میں ڈھل کے آیہ ء تطہیر بن گئی

*****

سیدہ وہ طاہرہ ہے طہارت کو ناز ہے　　سیدہؑ وہ صادقہ ہے صداقت کو ناز ہے
سیدہؑ وہ عابدہ ہے عبادت کو ناز ہے

افسوس کے جو مالک کوثر ہوئے　　پانی نہ دم ذبح میسر ہوئے
ماں چادر تطہیر کی ہووے مختار　　وردا سر زینبؑ پہ نہ چادر ہوئے

طالب ★★★★★ دعا سنعر ۲۱ اگست ۱۹۹۹

جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہراؑ

وحید الحسن ہاشمی

روشن ہے ان کے نور سے خورشید کا طبق
دیکھے جو ان کا در تو فلک ہو عرق عرق
قرآن ان کو گھر میں سناتا رہا سبق
کہئے انھیں کساء کے صحیفے کا سرورق
شاہد مباہلے کا بیاں ان کی ذات پر
آیات ناز کرتی ہیں زہرا کی بات پر

یہ رحمتِ خدائے دو عالم کی جان ہیں
یہ نسلِ مصطفےٰ کی بقا کا نشان ہیں
یہ غایتِ نماز ہیں وجہِ اذان ہیں
لفظِ نساؤنا کی یہی ترجمان ہیں
تکمیل مدعائے نبوت انہی سے ہے
دنیا میں اعتبارِ سیادت انہی سے ہے

وجہِ بقائے عالم نسواں بتول ہیں
عصمت ہے ایک راز نگہباں بتول ہیں
قرآں علی ہیں معنی قرآں بتول ہیں
ہر ماں سلام کرتی ہے وہ ماں بتول ہیں
عزت کرے فلک وہ فلک احتشام ہیں
یہ وہ ہیں جن کی نسل میں گیارہ امام ہیں

حق کی نظر میں جان حدیث کسا ہیں یہ
قلبِ نبی مراد ہے حرفِ دعا ہیں یہ
قرباں حقیقتیں وہ حقیقت رسا ہیں یہ
قبلہ نبی کی ذات ہے قبلہ نما ہیں یہ
آج اور بڑھ گئے ہیں مدارج رسول کے
تطہیر کی ردا میں پدر ہیں بتول کے

حشمت پکارتی ہے یہ ہیں صاحبِ حشم
عالم میں ان کی وجہ سے ایماں ہے محترم
ڈالے نظر جو غیر نکل جائے اس کا دم
مٹھی میں ان کی خلد ہے زیرِ قدم ارم
جلوے تمام ان کی حدودِ نظر میں ہیں
وحدت کے جتنے چاند ہیں سب ان کے گھر میں ہیں

بس یہ ہیں صدرِ بزمِ خواتینِ کائنات
پردہ ہے مثلِ رمزِ حروفِ مقطعات
ہونٹوں پہ فخر کرتی ہیں آیاتِ بیّنات
ہے ان کے چار سمت ہجومِ تجلیات
دیکھا جو دور سے اثر قلبِ صاف کو
اترا انہی کے گھر پہ ستارہ طواف کو

اللہ رے فیضِ آمدِ بنتِ رسولِ دہر
معدوم ہو کے رہ گیا دختر کشی کا زہر
اُٹھی عرب میں شانِ عدالت کی ایک لہر
جاری ہر ایک گھر میں ہوئی نعمتوں کی نہر
انساں پہ یہ بھی حق کے کرم کا نزول ہے
زندہ ہیں بیٹیاں تو یہ فیض بتول ہے

زہرا وجودِ شرع میں ہیں جان کی طرح
درسِ نجات دیتی ہیں قرآن کی طرح
ذہنوں کو فتح کرتی ہیں احسان کی طرح
قلبِ محمدی میں ہیں ایمان کی طرح
پوچھے کوئی یہ بات خدا کے حبیب سے
ملتی ہے کائنات میں دختر نصیب سے

دختر کشی کی رسم شریعت پہ بار تھی
یہ رسم زندگی کی شرافت پہ بار تھی
نوعِ بشر کی دائمی حرمت پہ بار تھی
یہ رسم تو مزاجِ نبوت پہ بار تھی
خالق نے آبروئے مشیت بنا دیا
بنتِ نبی کو جزوِ رسالت بنا دیا

اُمّ الائمہ جناب فاطمۃ الزّہراء

سیّد حیدر نقوی

کیا پیش خُدا صاحب توقیر ہے زہراؑ
خاتونِ جہاں صاحب تطہیر ہے زہراؑ

اُم الحسنؑ و مادرِ شبیرؑ ہے زہراؑ
سرتا بہ قدم نُور کی تصویر ہے زہراؑ

شوہر کو جو پوچھو تو شہنشاہ عرب ہے
بیٹی ہے نبی کی یہ حسب اور نسب ہے

ماں باپ پہ واجب نہیں فرزند کی تعظیم
اس امر میں زہراؑ کو ہے سب خلق پہ تقدیم

لکھا ہے کہ جب آتی تھیں زہراؑ پئے تسلیم
خود اُٹھ کے رسولِ عربی کرتے تھے تعظیم

اس بی بی کے رُتبے ہیں فزوں سارے جہاں سے
کوثر سے وضو کرے تو لے نام زباں سے

کیا رُتبے ہیں اس بی بی کے خالق کی نظر میں
بیٹے بھی وہ پائے کہ جو سردارِ جہاں ہیں

شوہر وہ ملا جس پہ خدائی کے گماں ہیں
ایسے بھلا رُتبے کی بی بی کے کہاں ہیں

افضل کوئی اِس بی بی سے ہوگا نہ ہوا ہے
یہ ظلم جو ان پر ہوا وہ حد سے سوا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدح جناب سیدہ سلام اللہ علیہا

(جناب ریحانؔ اعظمی کا کلام)

ولادت ۲۰ جمادی الثانی

نبیؐ نے گڑگڑا کر جب دعا کی
تو رب نے سیدہؑ بیٹی عطا کی

ہے جس کے نام سے منسوب آیت
وہ چادر ہے جناب سیدہؑ کی

یہ خاتون جناں خاتون محشر
تو یوں جنت ہوئی اہل عزا کی

فرشتے ان کے در پہ بھیک مانگیں
کوئی حد ہی نہیں جود وسخا کی

علیؑ کرتے ہیں حل ہر اک کی مشکل
مدد کرتی ہیں یہ مشکل کشا کی

جب ان کی گود میں شبیرؑ آئے
تو قسمت جاگ اٹھی کربلا کی

وفا نے بھی وفا سیکھی انہیں سے
مگر دنیا نے ان سے کب وفا کی

نہیں ہے شک وہ دوزخ میں جلیں گے
رہیں ہیں سیدہؑ جس جس سے شاکی

دلہن اک دن تو جنت بھی بنی تھی
عروسی تھی جناب سیدہؑ کی

جہاں ہے پنجتنؑ کا نور یکجا
نہ کیوں تعظیم ہو ایسی ردا کی

ستارہ ان کی چوکھٹ پر اتر کر
زیارت کر رہا ہے نقش پا کی

دعا جس قوم کی مانگی انہوں نے
خوشا تاثیر ہیں ہم اس دعا کی

یہاں وعدہ کیا بچوں سے اپنے
وہاں پوشاک جنت میں سلا کی

علیؑ ہے تاج مخدومہ کے سر کا
کوئی دیکھے بلندی مرتضیٰؑ کی

وہ جس نے فاطمہؑ کا دل دکھایا
رہا امت میں کب وہ مصطفیٰؐ کی

نہ کیوں ہوں انبیاؑ محو سماعت
یہ محفل ہے جناب سیدہؑ کی

مبارز جس سے وہ ہیں جب ہی تو
سند حق نے عطا کی انما کی

انہوں نے روٹیاں خیرات کی تھیں
ملی بدلے میں آیت ہل اتیٰ کی

لکھا قرآن میں کوثرؑ کا سورہ
خدا نے اس طرح ان کی ثنا کی

چلو ریحانؔ اس آب و ہوا میں
جہاں خوشبو بسی ہو کربلا کی

--ریحان اعظمی--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا سید زعباس۔ ۲۱ اگست ۲۰۰۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرحوم سچے بھائی کا نذرانہ ٔ عقیدت

بحضور سیدہ کونینؑ

جن کی ولادت ۲۰ جمادی الثانی کو ہوئی

یہ سیدہؑ ہے باغ نبوت کا پھول ہے
کار پیمبریؐ میں شریک رسولؐ ہے
اس دور کو پا کے خواہش جنت فضول ہے
جنت تو اہلبیت کے قدموں کی دھول ہے
شامل ہے ان کا نام عبادت کے رکن میں
ان پر درود ہے تو عبادت قبول ہے
اک اک ادا ہے سانچہ ٔ حق میں ڈھلی ہوئی
ہر ہر عمل پہ آیہ ٔ حق کا نزول ہے
دل میں نہیں اگر ان کی مؤدت تو پا خدا
روزہ نماز و حج و زیارت فضول ہے

المرسلہ : سید نذر عباس ۔ ۲۶ اگست ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسند نشین بزمِ طہارت ہیں فاطمہؑ

(حضرت نسیم امروہوی کا کلام)

مسند نشین بزم طہارت ہیں فاطمہؑ
دُرِ یتیم تاجِ شفاعت ہیں فاطمہؑ
نفس نفیس تاج شفاعت ہیں فاطمہؑ
اصل اصول نخل امامت ہیں فاطمہؑ
شوہر خلیل عصرؑ تو بیٹے ذبیحؑ ہیں
مریمؑ کا ایک آپ کے گیارہ مسیحؑ ہیں

مریم بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہؑ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو

زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختمِ رسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

چمکا وجود فاطمہؑ سے پنجتنؑ کا نور نفس نبیؐ کا نور، رسولِ زمنؐ کا نور
قائم ہے تا قیام حسینؑ و حسنؑ کا نور وجہِ بقا بنا ہے علیؑ کی دلہن کا نور

جلوے سے دین کے جو زمیں رشکِ طور ہے
یہ فاطمہؑ کے نور کا سارا ظہور ہے

صورت سے آشکار ہے سیرت رسولؐ کی میراث میں ملی ہے کرامت رسولؐ کی
باتیں رسولؐ کی، تو فصاحت رسولؐ کی تطہیر فاطمہؑ ہے طہارت رسولؐ کی

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتولؑ تھیں
پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

بی بی پہ ہے طہارت و عصمت کا خاتمہ شوہر پہ ہے شجاعت و ہمت کا خاتمہ
بابا وہ ہے کہ جس پہ رسالتؐ کا خاتمہ بیٹا وہ ہے کہ جس پہ امامتؑ کا خاتمہ

زہراؑ نہ ہوں تو دین کا قصہ تمام ہے
نامِ خدا انہیں سے محمدؐ کا نام ہے

--نسیم امروہوی--

گھر فاطمہؑ زہرا کا عجب شان کا گھر ہے
یہ وحی کی منزل ہے یہ قرآن کا گھر ہے
اسلام کے ماحول میں ایمان کا گھر ہے
مومن کی منافق کی یہ پہچان کا گھر ہے
کچھ لوگ مرے جاتے ہیں اس رنج و محن میں
اس گھر کا جو دروازہ ہے مسجد کے صحن میں

اللہ نے اس گھر کو نبوت سے نوازا
دنیا میں اسے دینِ شریعت سے نوازا
عصمت سے امامت سے ولایت سے نوازا
ہر فرد کو قرآن کی آیت سے نوازا
سانچے میں مشیت کے یہ افراد ڈھلے ہیں
سب چادرِ تطہیر کے سائے میں پلے ہیں

یہ عزم کے فولاد اسی گھر میں ملیں گے
یہ نور کے اجساد اسی گھر میں ملیں گے
جبریلؑ کے استاد اسی گھر میں ملیں گے
اس سطح کے افراد اسی گھر میں ملیں گے
مخلوق کی بس آخری سرحد نظر آیا
جس فرد کو دیکھا وہ محمدؐ نظر آیا

ممکن نہیں امت کا قیاس آلِ نبیؐ پر
یہ لوگ الگ لوگ ہیں یہ گھر ہے الگ گھر
اس گھر کے تو بچے بھی بدل دیتے ہیں اکثر
انسانوں کی تقدیر فرشتوں کے مقدر
راہب کوئی لال اسی گھر سے ملے ہیں
فطرس کو پر و بال اسی گھر سے ملے ہیں

(۲۰ جمادی الثانی ۱۴۳۳ھ یوم ولادت جناب سیدہؑ کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا سید زعباس)

جناب ساجد رضوی صاحب

قطعات

غدیرِ خُم میں نیا اِنقلاب آیا ہے
اِک آفتاب پسِ آفتاب آیا ہے
بلند کر کے علیؑ کو نبیؐ یہ کہتے ہیں
یہ میرا مثل یہ میرا جواب آیا ہے

علیؑ کو بھی فاقوں میں دی ہے تسلّی!
علیؑ کی بھی مُشکلکُشا فاطمہؑ ہے

جو اقتدارِ نبیؐ ہے وہ اقتدارِ بتولؑ
امامِ وقت سے کچھ کم نہیں وقارِ بتولؑ
نبوّت اور امامت کا ہیں یہی مرکز
اب اِس سے بڑھ کے بھی کیا ہوگا اعتبارِ بتولؑ

جو اصلِ محمّدؐ ہے وہی اصل ہے تیری
کہتے ہیں تجھے اہلِ نظر جُزوِ رسالت
تُو ایک بڑے باپ کی بیٹی بخدا ہے
اے فخرِ پدر ہے تجھے حاصل وہی عظمت

جگر گوشۂ مصطفٰےؐ فاطمہؑ ہے
خدیجہؑ کے دِل کی دُعا فاطمہؑ ہے
نبوّت کا مقصد امامت کا حاصل
سمجھنا ہے دُشوار کیا فاطمہؑ ہے
طہارت مُسلّم ہے مریمؑ کی لیکن
وہ ہے ابتدا، اِنتہا فاطمہؑ ہے
نبیؐ اور علیؑ جیسے خیر البشر ہیں
اُسی طرح خیر النسا فاطمہؑ ہے
حقیقت جو پُوچھو تو بعدِ رسالت
امامت کا اِک آسرا فاطمہؑ ہے

محمّدؐ ہیں گو مُدّعائے دو عالم
محمّدؐ کا بھی مُدعا فاطمہؑ ہے
بظاہر نبیؐ تو نہیں ہے یہ لیکن
نبوّت کا اِک ارتقا فاطمہؑ ہے
علیؑ کو بھی فاقوں میں دی ہے تسلّی
علیؑ کی بھی مُشکل کُشا فاطمہؑ ہے
اگر پردے میں رُوئے انور نہ ہوتا
نصیری یہ کہتے خدا فاطمہؑ ہے

خدا کے سوا فاطمہؑ کو جو کہیئے
مَیں کہتا ہُوں اُس سے سوا فاطمہؑ ہے
سمجھتا ہُوں ساجدؔ میں سجدہ اسی کو
زباں پر مری فاطمہؑ فاطمہؑ ہے

اے فاطمہؑ سرمایۂ اسرارِ حقیقت
نازاں ہے تری ذات پہ توحید و رسالتؐ
یہ مرتبہ خالق نے ترے گھر کو دیا ہے
اِک سمت رسالت ہے تو اِک سمت امامت
نازل اسی منزل میں ہوئی آیۂ تطہیرؑ
قرآن سے پوچھے کوئی اس گھر کی طہارت
اِس گھر کے مکیں رازِ الٰہی کے اَمیں ہیں
کرتے ہیں یہ اسلامِ حقیقی کی اشاعت
ہے کوئی پیمبرؐ تو امامؑ اِن میں ہے کوئی
اے بنتِ نبیؐ ہے یہ ترے گھر کی فضیلت
تُو حاصلِ اسلام ہے تُو حاصلِ ایماں
باقی ہیں تری ذات سے احکامِ شریعت
مانا کہ نہ تھی مالِ خدیجہؑ کی کوئی حد
دَر اصل مگر تُو ہی خدیجہؑ کی ہے دولت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علیؑ مرتضیٰ کا بیاہ ہے

آج دنیا میں علیؑ مرتضیٰ کا بیاہ ہے
مرتضیٰؑ سے بنتِ محبوبِؐ خدا کا بیاہ ہے

حیدرِ صفدرؑ ہیں دولھا، فاطمہ زہراؑ دولھن
گلشنِ عالم میں وہ نورِ خدا کا بیاہ ہے

ہاشمی خوش آج ہیں سب، شاد ہیں مسکیں تمام
ابنِ بُو طالب سے بنتِ مصطفیٰؐ کا بیاہ ہے

شادماں سارے ہیں مسکین و یتیم اور سب اسیر
کہہ رہے ہیں بادشاہِ ھل اتیٰ کا بیاہ ہے

صاحب شمشیر ہیں جتنے جواں آفاق میں
کہہ رہے ہیں آج شاہِ لافتیٰ کا بیاہ ہے

آج یہ شب ہے مبارک، ہے مبارک کل کا دن
سرورِ شمس الضحیٰ، بدرالدجیٰ کا بیاہ ہے

حق نے تارے کو اتارا جس کے قصرِ پاک میں
شکر صد شکر آج اس نجم الھدیٰ کا بیاہ ہے

بہر خدمت آئے ہیں کروبیاں اور قدسیاں
کہہ رہے ہیں یہ ہمارے بادشاہ کا بیاہ ہے

ہے زمیں سے آسماں تک شور غل پھیلا یہی
کشتیِ ارض و سماں کے ناخدا کا بیاہ ہے

کہتے ہیں الیاسؑ صدقے ساقیِ کوثر کے میں
خضرؑ کہتے ہیں ہمارے رہنما کا بیاہ ہے

کر کے زیبِ تن قبائے سرخ جبریلِ امیںؑ
کہہ رہے ہیں ثانیِ آلِ عبا کا بیاہ ہے

گلشنِ عالم میں نہ خوش کیونکر ہو ہر امیر
یہ وزیرِ بادشاہِ ھل اتیٰ کا بیاہ ہے

خوش ہو ناجیؔ دور سارے ہو گئے رنج و الم
مشکلیں آساں ہوئیں مشکل کشا کا بیاہ ہے

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

جمع کردہ۔ سید نزر عباس برائے یکم ذوالحجہ ۱۴۲۳ھ۔

مسند نشین بزم طہارت ہے فاطمہؑ — درء یتیمء تاجء شفاعت ہے فاطمہؑ
نفسء نفیس جسم رسالت ہے فاطمہؑ — اصل واصولء نخل امامت ہے فاطمہؑ

شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریم کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں

مریم بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو — آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو — جاؤ مباہلے میں نصاری سے پوچھ لو

زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

نبیؐ کی بیٹی علیؑ کی زوجہ، خدا کا ناطق کلام تو ہے — بجز محمدؐ تمام نبیوں میں وہ بلند مقام تو ہے
جو تم نہ ہوتیں بتا نہ سکتا کوئی مسائل کبھی نساء کو — تمام دنیا کی عورتوں میں رسول تو ہے امام تو ہے

★★★★★

تو ہے ایماں کا شرف تو لاالہ کا راز ہے — دہر میں تیری خطابت کا نیا انداز ہے
تیرا ایک خطبہ بقائے دین کا ضامن — تو ہے وہ پردہ نشیں جس پر خدا کو ناز ہے

●●●●●

اسلام فاطمہؑ کی سیرت کا نام ہے — تطہیر فاطمہؑ کی طبیعت کا نام ہے
ایمان صبر و شکر کی عادت کا نام ہے — زہراؑ کتاب درد کی آیت کا نام ہے

★★★★★

قندیل عرش، عظمت انساں ہے فاطمہؑ — شکل بشر میں آیت یزداں ہے فاطمہؑ
شوہر ملا خدا سے شرافت رسولؐ سے — عصمت سمجھ میں آتی ہے نام بتول سے

★★★★★

تسکین دیں، قرار پیمبرؐ ہے فاطمہؑ — کوثر ہے آلؑ، منبع کوثر ہے فاطمہؑ
ان سے عطائے خالق کل کا پتہ چلا — یہ آگئیں تو نام رسولؐ خدا چلا

یہ ذات یوں کتاب کی تفسیر بن گئی
لفظوں میں ڈھل کے آیہء تطہیر بن گئی

★★★★★

سیدہ وہ طاہرہ ہے طہارت کو ناز ہے — سیدہؑ وہ صادقہ ہے صداقت کو ناز ہے
سیدہؑ وہ عابدہ ہے عبادت کو ناز ہے

افسوس کے جو مالک کوثر ہوئے — پانی نہ دم ذبح میسر ہوئے
ماں چادر تطہیر کی ہووے مختار — ور دا سر زینبؑ پہ نہ چادر ہوئے

طالب ★★★★★ دعا سنعر ۲۱ اگست ۱۹۹۹

★★★★★

فاطمہؑ کعبہ عصمت ہے خدا جانتا ہے　　روح مفہوم طہارت ہے　　خدا جانتا ہے
فاطمہؑ جزوے رسالت ہے خدا جانتا ہے　　دین کی دوہرے ضرورت ہے خدا جانتا ہے
محور آیہء تطہیر مدارء عصمت　　مخزن　　زور نبوت ہے خدا جانتا ہے

یہ وہ معصومہ کونین ہیں جس کی آغوش
تربیت گاہء امامت ہے خدا جانتا ہے

فقر و فاقے میں ہر ایک شکر کا سجدہ اس کا　　افتخارء صمدیت ہے خدا جانتا ہے
کم نہیں چادر زہراؑ ورق قرآں سے　　اس کے دامن میں بھی آیت ہے خدا جانتا

ہاتھ سے ہاتھ ملاتے ہیں برابر والے　　دست زہراؑ ید قدرت ہے خدا جانتا ہے

روز محشر کا مجھے خوف نہیں کرمانی
مجھ کو زہرا سے جو نسبت ہے خدا جانتا ہے

●●●●●●●●

مریم سے بھی بتول کو رتبہ سوا ملا　　بابا اسے رسولؐ ساخیرالوریٰ ملا　　بیٹا ہر اک شہید رہ کبریا ملا　　شوہر ملا تو خلق کا عقدہ کشا ملا
ہر ایک اپنے رتبے میں انتخاب ہے　　زہرا ہے بے نظیر علیؑ لاجواب ہے

یہ ہنس کے کہہ رہے ہیں بام و در اللہ کے　　جہاں میں دو محافظ آگئے پیمبرؐ کے
ہے ایک وارث نبیؐ کا ایک وارث ہے زہراؑ　　مگر وارث ہیں دونوں اللہ اکبر کے

سیدہ طاہراؑ پر درود و سلام　　بنت خیرالوریٰ پر درود و سلام　　خلقت آسماں و زمیں فاطمہؑ　　مظہر کبریا پہ درود و سلام
مدح خواں جس کا خالق ہے اے مومنو　　راضیہ مرضیہ پر درود　　جس کو خاتون ء جنت بنایا ہے رب نے　　عابدہ زاہدہ پر درود و سلام
اٹھے تعظیم کرنے خدا کے رسولؐ　　عظمت ء فاطمہؑ پر درود و سلام　　جس کا شوہر دو عالم کا مشکل کشا　　بی بی خیرالنساء پر درود و سلام
میری بی بی کے فرزند حسنؑ و حسینؑ　　شوکت ء سیدہ پر درود و سلام
معرفت سیدوں کو عطا کیجئے
آپکے معجزوں پر درود و سلام

مدینہ ـــــ سفر ـــــ ۷ جنوری ۲۰۰۰

دین خدا کبھی بھی مٹایا نہ جائے گا　　رتبہ علیؑ ولی کا گھٹایا نہ جائے گا
دل میں نبیؐ نبیؐ ہے زباں پر علیؑ علیؑ　　اس راستے سے ہم کو ہٹایا نہ جائے گا
لوٹی ہے جس نے دولت ء سرکارء فاطمہؑ
حق کی سزا سے اس کو چھڑایا نہ جائے گا

مدینہ

سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کیلئے شعراء کا نذرانہ

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتول تھیں　　پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

مرکز ہر ایک حسن ء خفی و جلی کا ہے　　باغ جہاں میں ساری مہک اس کلی کا ہے
خود سیدہ ہے باپ نبیؐ اور پسر امامؑ　　کتنی بلند مرتبہ زوجہ علیؑ کی ہے

★★★★★

کیوں یہ عمل حضورؐ کو اتنا پسند ہے　　ناکام اس میں فکر بشر کی کمند ہے
کی عمر بھر حضور نے تعظیم فاطمہؑ　　بیٹی کا گویا باپ سے رتبہ بلند ہے؟

★★★★★

جس قدر اسلام پر احسان ہے شبیرؑ کا　　اس میں حصہ ہے مساوی زینبؑ و لگیر کا
تربیت کا ماں کی دونوں میں برابر ہے اثر　　کربلا ہے کارنامہ فاطمہؑ کے شیر کا

کہتے ہیں جس کو شافع محشر وہ فاطمہؑ　　ہے جو حسنؑ و حسینؑ کی مادر وہ فاطمہؑ
بیٹے کا جس کے آہ کٹا سر وہ فاطمہؑ　　بیٹی کی جس کی چھن گئی چادر وہ فاطمہؑ
کیا کیا مصیبتیں سہی امت کے واسطے　　آئیں گی روز حشر شفاعت کے واسطے

گھر فاطمہؑ زہرا کا عجب شان گھر ہے　　یہ وحی کی منزل ہے یہ قرآن کا گھر ہے
اسلام کے ماحول میں ایمان کا گھر ہے　　مومن کی منافق کی یہ پہچان کا گھر ہے
کچھ لوگ مرے جاتے ہیں اس رنج و محن میں
اس گھر کا جو دروازہ ہے مسجد کے صحن میں

اللہ نے اس گھر کو نبوت سے نوازا　　دنیا میں اسے دین شریعت سے نوازا
عصمت سے امامت سے ولایت سے نوازا　　ہر فرد کو قرآن کی آیت سے نوازا
سانچے میں مشیت کے یہ افراد ڈھلے ہیں
سب چادر ء تطہیر کے سائے میں پلے ہیں

یہ عزم کے فولاد اسی گھر میں ملیں گے　　یہ نور کے اجساد اسی گھر میں ملیں گے
جبریل کے استاد اسی گھر میں ملیں گے　　اس سطح کے افراد اسی گھر میں ملیں گے
مخلوق کی بس آخری سرحد نظر آیا
جس فرد کو دیکھا وہ محمدؐ نظر آیا

ممکن نہیں امت کا قیاس آل ء نبیؐ پر　　یہ لوگ الگ لوگ ہیں یہ گھر ہے الگ گھر
اس گھر کے تو بچے بھی بدل دیتے ہیں آثر　　انسانوں کی تقدیر فرشتوں کے مقدر
راہب کو کئی لال اسی گھر سے ملے ہیں
فطرس کو پر و بال اسی گھر سے ملے ہیں

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ـــــ طالب دعا ـــــ شعرے اگست ۹۹ء م

nazar abbas collection

مسند نشین بزم طہارت ہے فاطمہؑ — درِ یتیم و تاجِ شفاعت ہے فاطمہؑ
نفس نشیں جسمِ رسالت ہے فاطمہؑ — اصل و اصولِ نخلِ امامت ہے فاطمہؑ

شوہر خلیلِ عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریم کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں

مریم بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو — آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو — جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو

زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

نبیؐ کی بیٹی علیؑ کی زوجہ، خدا کا ناطق کلام تو ہے — بجز محمدؐ تمام نبیوں میں وہ بلند مقام تو ہے
جو تم نہ ہوتیں بتا نہ سکتا کوئی مسائل کبھی نساء کو — تمام دنیا کی عورتوں میں رسول تو ہے امام تو ہے

★★★★★

تو ہے ایماں کا شرف تو لا الہ کا راز ہے — دہر میں تیری خطابت کا نیا انداز ہے
تیرا ایک خطبہ بقائے دین کا ضامن — تو ہے وہ پردہ نشیں جس پر خدا کو ناز ہے

●●●●●

اسلام فاطمہؑ کی سیرت کا نام ہے — تطہیر فاطمہؑ کی طبیعت کا نام ہے
ایمان صبر و شکر کی عادت کا نام ہے — زہراؑ کتاب درد کی آیت کا نام ہے

★★★★★

قندیلِ عرش، عظمتِ انساں ہے فاطمہؑ — شکلِ بشر میں آیتِ یزداں ہے فاطمہؑ
شوہر ملا خدا سے شرافت رسولؐ سے — عصمت سمجھ میں آتی ہے نامِ بتول سے

★★★★★

تسکین دیں، قرارِ پیمبرؐ ہے فاطمہؑ — کوثر ہے آلؑ، منبعِ کوثر ہے فاطمہؑ
ان سے عطائے خالقِ کل کا پتہ چلا — یہ آگہی تو نامِ رسولؐ خدا چلا

یہ ذات یوں کتاب کی تفسیر بن گئی
لفظوں میں ڈھل کے آیۂ تطہیر بن گئی

★★★★★

سیدہ وہ طاہرہ ہے طہارت کو ناز ہے — سیدہؑ وہ صادقہ ہے صداقت کو ناز ہے
سیدہؑ وہ عابدہ ہے عبادت کو ناز ہے

افسوس کے جو مالکِ کوثر ہوئے — پانی نہ دم نزع میسر ہوئے
ماں چادرِ تطہیر کی ہووے مختار — دردا سرِ زینبؑ پہ نہ چادر ہوئے

مسند نشین بزم طہارت ہے فاطمہؑ — درِ یتیم و تاجِ شفاعت ہے فاطمہؑ
نفس نشیں جسمِ رسالت ہے فاطمہؑ — اصل و اصولِ نخلِ امامت ہے فاطمہؑ

شوہر خلیلِ عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریم کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں

مریم بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو — آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو — جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو

زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

نبیؐ کی بیٹی علیؑ کی زوجہ، خدا کا ناطق کلام تو ہے — بجز محمدؐ تمام نبیوں میں وہ بلند مقام تو ہے
جو تم نہ ہوتیں بتا نہ سکتا کوئی مسائل کبھی نساء کو — تمام دنیا کی عورتوں میں رسول تو ہے امام تو ہے

★★★★★

تو ہے ایماں کا شرف تو لا الہ کا راز ہے — دہر میں تیری خطابت کا نیا انداز ہے
تیرا ایک خطبہ بقائے دین کا ضامن — تو ہے وہ پردہ نشیں جس پر خدا کو ناز ہے

●●●●●

اسلام فاطمہؑ کی سیرت کا نام ہے — تطہیر فاطمہؑ کی طبیعت کا نام ہے
ایمان صبر و شکر کی عادت کا نام ہے — زہراؑ کتاب درد کی آیت کا نام ہے

★★★★★

قندیلِ عرش، عظمتِ انساں ہے فاطمہؑ — شکلِ بشر میں آیتِ یزداں ہے فاطمہؑ
شوہر ملا خدا سے شرافت رسولؐ سے — عصمت سمجھ میں آتی ہے نامِ بتول سے

★★★★★

تسکین دیں، قرارِ پیمبرؐ ہے فاطمہؑ — کوثر ہے آلؑ، منبعِ کوثر ہے فاطمہؑ
ان سے عطائے خالقِ کل کا پتہ چلا — یہ آگہی تو نامِ رسولؐ خدا چلا

یہ ذات یوں کتاب کی تفسیر بن گئی
لفظوں میں ڈھل کے آیۂ تطہیر بن گئی

★★★★★

سیدہ وہ طاہرہ ہے طہارت کو ناز ہے — سیدہؑ وہ صادقہ ہے صداقت کو ناز ہے
سیدہؑ وہ عابدہ ہے عبادت کو ناز ہے

افسوس کے جو مالکِ کوثر ہوئے — پانی نہ دم نزع میسر ہوئے
ماں چادرِ تطہیر کی ہووے مختار — دردا سرِ زینبؑ پہ نہ چادر ہوئے

جنت علیؑ کے سجدہ وافر کی ہے زکواۃ
دوزخ تو فاطمہؑ کی ہی رنجش کا نام ہے

رضی

انسانیت کی اوج شرافت ہیں فاطمہؑ — ہر دور میں بشر کی ضرورت ہیں فاطمہؑ
بعد از خدا بزرگ ہے یہ قصہ مختصر — بعد رسولؐ لائق مدحت ہیں فاطمہؑ
تطہیر ہو ہل آتا ہو کہ کوثر ہو دیکھ لو — خود مالک جہاں کی تلاوت ہیں فاطمہؑ
مادر کی جگہ بیٹی نے لے لی پئے رسولؐ — مانو نہ مانو مادر ملت ہیں فاطمہؑ
پل کر ان ہی کی گود میں معراج پا گئے — گیارہ امامتوں کی مشیت ہیں فاطمہؑ
جس کو رسولؐ بضعتو منی کا نام دیں — وہ جزوء دین حق شریعت ہیں فاطمہؑ
بیٹی کے احترام میں احمدؐ کھڑے رہے — نہ قابل بیان عبادت ہے فاطمہؑ
ناداں سمجھ کے باپ کی جاگیر کھا گئے — سچ ہے شکار دور سیاست ہیں فاطمہؑ

کیا سیدہؑ کی شان میں لکھے رضی
خالق گواہ مبداء خلقت ہیں فاطمہؑ

——— رضی نے تہران میں دیا ———

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرحوم سچے بھائی کا نذرانہ ٔ عقیدت

بحضور سیدہ کونینؑ

جن کی ولادت ۲۰ جمادی الثانی کو ہوئی

یہ سیدہؑ ہے باغ نبوت کا پھول ہے
کار پیمبریؐ میں شریک رسولؐ ہے
اس دور کو پا کے خواہش جنت فضول ہے
جنت تو اہلبیت کے قدموں کی دھول ہے
شامل ہے ان کا نام عبادت کے رکن میں
ان پر درود ہے تو عبادت قبول ہے
اک اک ادا ہے سانچہ ٔ حق میں ڈھلی ہوئی
ہر ہر عمل پہ آیہ ٔ حق کا نزول ہے
دل میں نہیں اگر ان کی مؤدت تو پا خدا
روزہ نماز و حج و زیارت فضول ہے

المرسلہ : سید نذر عباس ۔ ۲۶ اگست ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدہ فاطمہ زہراؑ بنت رسولؐ اللہ

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتول تھیں
پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

نبیؐ کی بیٹی علیؑ کی زوجہ، خدا کا ناطق کلام تو ہے
بجز محمدؐ تمام نبیوں میں وہ اعلیٰ مقام تو ہے
جو تم نہ ہوتیں بتا نہ سکتا کوئی مسائل کبھی نساء کو
تمام دنیا کی عورتوں میں رسول تو ہے امام تو ہے

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ

مسند نشین بزم طہارت ہے فاطمہؑ — درِ یتیم و تاج شفاعت ہے فاطمہؑ
نفس، نفیس، جسم رسالت ہے فاطمہؑ — اصل و اصول، نخل و امامت ہے فاطمہؑ
شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریم کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں
مریم بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو — آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو — جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو
زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

****

تو ہے ایماں کا شرف تو لا الہ کا راز ہے — دہر میں تیری خطابت کا نیا انداز ہے
تیرا ایک خطبہ بقائے دین کا ضامن — تو ہے وہ پردہ نشیں جس پر خدا کو ناز ہے

اسلام فاطمہؑ کی سیرت کا نام ہے — تطہیر فاطمہؑ کی طبیعت کا نام ہے
ایمان صبر و شکر کی عادت کا نام ہے — زہراؑ کتاب، درد کی آیت کا نام ہے

****

قندیل عرش عظمت انساں ہے فاطمہؑ — شکل بشر میں آیت یزداں ہے فاطمہؑ
شوہر ملا خدا سے شرافت رسولؐ سے — عصمت سمجھ میں آتی ہے نام بتول سے

****

لے کر درِ دولت کا سہارا اترا — پا کر یدِ قدرت کا اشارہ اترا
اللہ رے زہراؑ کی عبادت کا شرف — تسبیح بنانے کو ستارہ اترا

---نجم آفندی---

دین خدا کبھی بھی مٹایا نہ جائے گا — رتبہ علیؑ ولی کا گھٹایا نہ جائے گا
دل میں نبیؐ نبیؐ ہے زباں پر علیؑ علیؑ — اس راستے سے ہم کو ہٹایا نہ جائے گا
لوٹی ہے جس نے دولت و سرکار فاطمہ
حق کی سزا سے اس کو چھڑایا نہ جائے گا

مرکز ہر ایک حسن خفی و جلی کا ہے — باغ جہاں میں ساری مہک اس کلی کا ہے
خود سیدہ ہے باپ نبیؐ اور پسر امامؑ — کتنی بلند مرتبہ زوجہ علیؑ کی ہے

کیوں یہ عمل حضورؐ کو اتنا پسند ہے — ناکام اس میں فکر بشر کی کمند ہے
کی عمر بھر حضورؐ نے تعظیم فاطمہؑ — بیٹی کا گویا باپ سے رتبہ بلند ہے

کہتے ہیں جسکو شافع محشر وہ فاطمہؑ — ہے جو حسنؑ و حسینؑ کی مادر وہ فاطمہؑ
بیٹے کا جس کے آہ کٹا سر وہ فاطمہؑ — بیٹی کی جس کی چھن گئی چادر وہ فاطمہؑ
کیا کیا مصیبتیں سہی امت کے واسطے
آئیں گی روز حشر شفاعت کے واسطے

معصومہ جو شغل آسیا کرتی تھیں — حیدرؑ کی اطاعت میں قدم دھرتی تھیں
تقسیم علی کرتے تھے روزی ہر صبح — گندم سے یہ پتھر کا شکم بھرتی تھیں

---دبیر---

کیا صاحب فقر بنت پیغمبرؐ ہے — عفت ہے لباس نور حق زیور ہے
فضہؑ ہے کنیز اور ابوذر ہیں غلام — گھر میں یہ برائے نام سیم و زر ہے

---دبیر---

جمع کردہ ---سید زر عباس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب فاطمہ سیدہؑ

بضعتہ منی کہا جب صاحبِ لولاکؐ نے — کر دیا ما ینطق نے حق ادا تصدیق کا
خالق کون و مکاں فاتح جسے کہتی ہے خلق — فاطمہؑ ہے نام اس کے جوہر تخلیق کا

--فاتح واسطی--

مقامء برگ یہی ہے کہ پھول راضی ہو — وہ خوش نصیب ہے جس سے رسولؐ راضی ہو
جسے جسے کہو مانوں گا میں رضی اللہ — مگر یہ شرط ہے پہلے رسولؐ راضی ہو

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

پلے ہو تم بھی تو آلء نبیؐ کے ٹکڑوں پر — نمک حلال اگر ہو نمک کی بات کرو
کہاں ہو بابری مسجد کے مانگنے والو — کبھی تو ہم سے بھی باغ فدک کی بات کرو

صلی اللہ علیہ وسلم بتول راضی ہو صلی اللہ علیہ وسلم

مَل لی ہے کربلا کی جبیں پر اٹھا کے خاک
پوچھے گا مجھ سے قبر میں اب کوئی آ کے خاک

وابستہ جو بتولؑ کے در سے نہیں اسے — ہاتھ آئے گا رسولؐ کے روضے پہ جا کے خاک
دیتا وہ کیا، رسول کی بیٹی کا حق بھلا — میت کو دے سکا جو، نہ اس کی اٹھا کے خاک
اللہ اور رسولؐ کو کیا منہ دکھائے گا — جس نے کیا بتولؑ کے گھر کو جلا کے خاک

سالار جس کا پشت، دکھا جائے وقتِ جنگ
میدان میں وہ فوج، لڑے بھی تو جا کے خاک

--سید علی محمد سچے مرحوم--

(یہ اشعار اپنے بچوں کیلئے جمع کیا--سید نزر عباس-جولائی ۲۰۰۲م)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب فاطمہ سیدہؑ

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتولؑ تھیں
پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

--نسیم امروہوی--

مرکز ہر ایک حسن خفی وجلی کی ہے باغ جہاں میں ساری مہک اس کلی کی ہے
خود سیدہؑ ہے، باپ نبیؐ، اور پسر امام کتنی بلند مرتبہ زوجہ علیؑ کی ہے

--افسر عباس--

کیوں یہ عمل حضور کو اتنا پسند ہے ناکام اس میں فکر بشر کی کمند ہے
کی عمر بھر حضورؐ نے تعظیم فاطمہؑ بیٹی کا گویا باپ سے رتبہ بلند ہے؟

--افسر عباس--

کہتے ہیں جس کو شافع محشر وہ فاطمہؑ ہے جو حسنؑ حسینؑ کی مادر وہ فاطمہؑ
بیٹے کا جس کے آہ کٹا سر وہ فاطمہؑ بیٹی کی جس کی چھن گئی چادر وہ فاطمہؑ

کیا کیا مصیبتیں سہیں امت کے واسطے
آئیں گی روز حشر شفاعت کے واسطے

مسند نشینِ بزم طہارت ہیں فاطمہؑ در یتیمِ تاج شفاعت ہیں فاطمہؑ
نفس نفیس جسمِ رسالت ہیں فاطمہؑ اصل واصول نخل امامت ہیں فاطمہؑ

شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریمؑ کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں

مریمؑ بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہؑ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو

زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

--نسیم امروہوی--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب فاطمہ سیدہؑ

جگر کی جز نہیں جزوءِ رسولؐ کہتے ہیں　　جو اہلِ حق ہیں وہ باب قبول کہتے ہیں
جو ہر طرح کی نجاست سے پاک ہو شوکتؔ　　اسے زبانِ وحی میں بتولؑ کہتے ہیں

--شوکتؔ--

وہ بیٹی محمدؐ کو خدیجہؑ سے ملی ہے　　تاریخ نے لکھا ہے جسے اصلِ محمدؐ
ہاں بنتِ خدیجہؑ ہی کے بیٹے ہیں وہ شوکتؔ　　قرآن بتاتا ہے جنہیں نسلِ محمدؐ

--شوکتؔ--

کیوں نہ عصمت کے جہاں کی ہو ملکہ شوکتؔ　　جس کی تعظیم شہنشاہِ عرب کرتے تھے
کب اٹھا کرتے تھے بیٹی کے لئے میرے نبیؐ　　وہ تو اک جزوءِ رسالت کا ادب کرتے تھے

--شوکتؔ--

سمت مشرق سے دبے پاؤں وہ آتی ہے سحر
خانہ احمد مختارؐ کی جانب ہے نظر

بہرِ معصومہ کونینؑ بہ طرزِ احسن　　کشتیءِ نور میں لاتی ہے طلائی زیور
کون معصومہ کونینؑ نبیؐ کی بیٹی　　جن کی تعظیم کو اٹھتے تھے پیمبرؐ اکثر
جز عبادت جنہیں دنیا میں کوئی کام نہ تھا　　روز و شب مرضیءِ معبود پہ رہتی تھی نظر
جنکی پیشانیءِ اقدس پہ نشانِ سجدہ　　فرق پر جن کے تھی عصمت کی مقدس چادر

کام آئی یہ تری مدح سرائی محسنؔ
ورنہ تو اور یہ شہزادیءِ کونین کا در

--محسن اعظم گڑھی--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب فاطمہ سیدہؑ

وجہ بقائے عالمِ نسواں بتولؑ ہیں عصمت ہے ایک راز نگہباں بتولؑ ہیں
قرآں علیؑ ہیں معنیٔ قرآں بتولؑ ہیں ہر ماں سلام کرتی ہے وہ ماں بتولؑ ہیں

عزت کرے فلک وہ فلک احتشام ہیں
یہ وہ ہیں جن کی نسل میں گیارہ امام ہیں

--وحیدؔ الحسن ہاشمی--

صبت علی مصائب لوانہا صبت علیٰ الایام صرت لیالیا
دفن پردہ دار در پردہ سرا رات میں بدلا ہے روز جانیہ
فاطمہؑ زہرا شہید ظلم ہیں اشک بہتے ہیں نثارِ عالیہؑ

تیری تربت کا نشاں ملتا کہیں اشک کے موتی لٹاتا بے بہا
بیت ایسا حزن کا تعمیر کر تا قیامت یاد آئے سیدہؑ

زندگی جاویدؔ ماتم ہے تیری
سیدہؑ مظلوم ہے آنسو بہا

--جاویدؔ اقبال قزلباش--

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا---۱۸ جولائی ۲۰۰۲ لاہور)

طالب دعا--سید زعباس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرحوم سچے بھائی کا نذرانہ ء عقیدت

بحضور سیدہ کونینؑ

جن کی ولادت ۲۰ جمادی الثانی کو ہوئی

یہ سیدہؑ ہے باغ نبوت کا پھول ہے

کار پیمبریؐ میں شریک رسولؐ ہے

اس در کو پا کے خواہش جنت فضول ہے

جنت تو اہلبیت کے قدموں کی دھول ہے

شامل ہے ان کا نام عبادت کے رکن میں

ان پر درود ہے تو عبادت قبول ہے

اک اک ادا ہے سانچہء حق میں ڈھلی ہوئی

ہر ہر عمل پہ آیہء حق کا نزول ہے

دل میں نہیں گر ان کی مؤدت تو با خدا

روزہ نماز و حج و زیارت فضول ہے

المرسلہ : سید فدا عباس ۔ ۲۶ اگست ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعات بنام جناب سیدہ سلام اللہ علیہا

از جناب صابر نصاریلی

سیاہی سنگِ اسود کی ملاکر آبِ کوثر میں ثنائے سیدہؑ لکھتا ہوں میں جبریلؑ کے پر سے
نظر آتا ہے اک اک حرف میں اب طور کا جلوہ مسلسل وحی کا اک سلسلہ ہے عرشِ داور سے

احمدِ مرسلؐ کے ہاتھوں سے ہوا آغازِ دیں فاطمہؑ کی نسل سے اس دین کا انجام ہے
دین کا پیغام پہچانا نبیؐ کا کام تھا حشر تک اس کو بچانا فاطمہؑ کا کام ہے

نبی خوش ہیں کہ یہ اک مژدہ اتمامِ نعمت ہے نہ زہراؑ کی فقط، گیارہ اماموں کی ولادت ہے
رسالت اس لئے ہے شادماں بی بی کی آمد پر انہی کے نور سے قائم قیامت تک امامت ہے

رسولؐ پاک کی بیٹی چلی بابا کی سیرت پر نہایت فخر تھا ان کو رسالت کی وراثت پر
نہ مال وزر کی کثرت پر نہ اس دنیا کی دولت پر مدار راحت زہراؑ تھا فاقوں میں قناعت پر

نورِ خلاقِ نبیؐ کی سر بسر تنویر ہے مصطفیٰؐ اک زندگی ہیں، فاطمہؑ تفسیرہ
صنفِ نسواں کے لئے زہراؑ ہے حق کا آئینہ یعنی پیغمبرؐ کی بیٹی باپ کی تصویر ہے

تو نے جھولوں میں جو بچوں کو سنائیں لوریاں ان کے صدقے میں ابھی تک نعرہء تکبیر ہے
کربلا کی فتح تیری تربیت کا ہے اثر جذبہء ایثار تیرے دودھ کی تاثیر ہے

(اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے ماہنامہ پیام عمل لاہور ستمبر ۲۰۰۰ صفحہ ۳۶ سے نوٹ کیا۔ طالب دعا سید نذر عباس۔ ۳ شوال ۱۴۲۳ھ)

چھ ماہ کا مجاہد علی اصغرؑ

کھلا یہ راز اے اصغر تیری کہانی سے — کہ کم سنی بھی کم نہیں کسی جوانی سے
زمانہ آج تک اس کا جواب دے نہ سکا — سوال تو نے کیا تھا جو بے زبانی سے

گہوارے سے حسینؑ جو اصغرؑ کو لے چلے — ہاتھوں پہ رکھ کے فدیہ داور کو لے چلے
بادل میں شام کے مہ انور کو لے چلے — چلائی ماں کہاں میرے دلبر کو لے چلے
فارغ ابھی نہیں ہوئی اکبرؑ کے داغ سے
کچھ روشنی ہے گھر میں میرے اس چراغ سے

علی اصغرؑ کی طفلی کہہ رہی تھی بڑھ کے لشکر سے — الٹ دیں فوج کو کچھ ناتوں ایسے بھی ہوتے ہیں
زباں ہونٹوں پہ پھیریں اور دلوں پر تیغ چل جائے — گھرانے میں علیؑ کے بے زباں ایسے ہوتے ہیں

جب دفن ہوا بعد شہ نیک نہاد — کی فاطمہؑ نے قبر پر آکر فریاد
چھوٹی سی لحد بنا کر اصغرؑ کی وہاں — کوزہ جو دھرا خوب روئے سجادؑ

مر جائے جو فرزند تو کیا چارہ ہے — ہاں مرگ علاج دل صد پارہ ہے
اصغرؑ کو لٹا قبر میں کہتے تھے حسینؑ — آرام کرو بس یہی گہوارہ ہے

●●●●●

انکار آسماں کو ہے راضی زمیں نہیں
اصغرؑ تمہارے خوں کا ٹھکانہ کہیں نہیں

جب کربلا میں لٹ چکیں بانوئے دل حزیں — اور تیر کھا کے اٹھ چکا دنیا سے نازنیں
معصوم کے گلے سے نہ قطرہ گرے کہیں — چلو میں خون لے کے پکارے یہ شاہ دیں
انکار آسماں کو ہے راضی زمیں نہیں

چلو میں خون بھر چکے جب شاہ ملک و دیں — تھا قصد پھینکنے کا سوئے عرش یا زمیں
آواز دی ہر ایک نے مولا نہیں نہیں — چہرے پہ خون مل کے پکارے یہ شاہ دیں
انکار آسماں کو ہے راضی زمیں نہیں

اکبرؑ نے کھائی دل پہ سناں خون بہہ گیا — شانے کٹا کے شیر ترائی میں سو گیا
قاسمؑ کا لاشہ حیف ہے پامال ہو گیا — اب تیرے خون سے اے میرے مہ جبیں
انکار آسماں کو ہے راضی زمیں نہیں

بچے کا حال دیکھ کے روتے تھے اہل شر — جنبش میں تھی زمیں تو لرزتے تھے عرش بھر
پیکاں سے حرملا نے کیا اس کا حلق تر — بولے حسینؑ ڈال کے بچے پہ ایک نظر
انکار آسماں کو ہے راضی زمیں نہیں

★★★★★ سنعر ۱۴ اگست ۹۹۹۱۹۹۹ ★★★★★

10 APR 2000

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳ رجب کے لئے چند رباعیاں

یہ بھید کوئی کیا سمجھے گا یہ راز کوئی کیا جانے گا　　گھر بند رہے گا کعبے کا اور آنے والا آئے گا
یہ بنت اسد ہیں بنت اسدؑ کیا روک سکیں گی دیواریں　　معصوم نگاہیں پڑتے ہی دیوار میں در بن جائے گا

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

کشتیء دین کی پتوار سنبھالی جائے　　بت پرستی سے مخلوق بچالی جائے
آؤ کعبے میں ہوا حکم علیؑ کی ماں کو　　یہ نہیں مادر عیسیٰؑ کہ نکالی جائے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

جھوم اٹھے کون و مکاں کس کی یہ انگڑائی ہے　　کون آیا جو محبت کی فضا چھائی ہے
کل تلک یہ بھی تھا خاموش محمدؐ کی طرح　　آج کعبے کے بھی ہونٹوں پہ ہنسی آئی ہے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

حالت عجب تھی خانہء رب ء جلیل کی　　یعنی کہ پھل نہ لائی تھی محنت خلیل کی
حاجت نہیں یہاں کسی لمبی دلیل کی　　آمد ہوئی خدا و نبیؐ کے وکیل کی

آئے علیؑ تو کعبے کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

نبی آئے ولی آئے کوئی بن کے وصی آیا　　خدا کے نیک بندے جس قدر آئے سب ہی آئے
مگر ہر آنے والا اپنے اپنے گھر سے آیا ہے　　خدائے لم یزل کے گھر سے آئے تو علیؑ آئے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

نورء حق شانء خدا عینء خدا　　یا علی تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں　　عبد ہو کر بھی ہو تم مظہر ذات عباری
ہوئے واجب کا گماں جس پہ وہ امکان ہو تم　　انبیاء سارے ہیں تعمیل مشیت کے لئے　　حق ہے شاہد کہ مشیت کا تو ارمان ہو تم
جانے کیا ربط ہے دراصل خدا سے تم کو　　آج تک گھر میں خدا کے کوئی پیدا نہ ہوا

یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

(طالب دعا۔۔۔سید نذر عباس۔۔۔۔ ۲۷ ستمبر ۲۰۰۱ء)

ہم سے ہو مدحت اغیار یہ ناممکن ہے
ہم ہوں باطل کے پرستار یہ ناممکن ہے
اور جو کہیئے وہ اے نُور ہے ممکن لیکن
بن سکے ریت کی دیوار یہ ناممکن ہے

خالی کوئی سائل نہ گیا اُس در سے
جو آیا بھریں جھولیاں سیم و زر سے
مانگو تو خدا سے مانگو۔ لیکن
ملتا ہے تو ملتا ہے علیؑ کے گھر سے

ظلم و ستم کرے۔ کوئی جور و جفا کرے
اے نُور اُس کے دل میں جو آئے کیا کرے
لیکن نہ بند ہوگی عزادارئے حسینؑ
"وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے"

دنیا پہ بے حساب ہیں احسان مرتضیٰؑ
جز مصطفےٰ نہ سمجھا کوئی شان مرتضیٰؑ
دنیا و دیں کی نعمتیں حاصل ہوئیں اُسے
آیا جو زیرِ سایۂ دامانِ مرتضیٰؑ

علیؑ امین ہے قدرت کے سب خزینوں کا
ہے ناخدا یہی ایمان کے سفینوں کا
علیؑ کے قبضۂ قدرت میں آسماں ہیں تمام
ہے بوترابؑ ہی مختار کل زمینوں کا

علیؑ ہے بندوں کے دل حق سے جوڑنے والا
طلسمِ کفر و ضلالت کو توڑنے والا
نہ بت پرست ہی باقی رہے نہ بُت خانے
بُتوں کی آیا جو گردن مروڑنے والا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات

علیؑ کو خالقِ اکبر کا عین کہتے ہیں
حسنؑ کو قلبِ رسالت کا چین کہتے ہیں
لٹا کے گھر کو جو دینِ خدا کی لاج رکھ لے
زبانِ عشق میں اس کو حسینؑ کہتے ہیں

--مندرجہ ذیل رباعیاں ڈاکٹر صاحب نے لکھوائی--

مرا دحبِ علیؑ سے وصول ہوتی ہے
اور علیؑ کے صدقے دعا قبول ہوتی ہے
علیؑ کے ذکر سے خوش ہیں محبّ لیکن
منافقوں کی طبیعت ملول ہوتی ہے

بیکار زندگی ہے حب علیؑ بغیر
جیسے چمن ویراں ہو پھول و کلی بغیر
اعمال سبھی نیک ہونگے تیرے حساب میں
بخشش کبھی نہ ہوگی حق کے ولی بغیر

خدا کے مدِ مقابل عوام بن بیٹھے
اور کسی کے تخت کے مالک غلام بن بیٹھے
جنہیں شعور نہ تھا بات کرنے کا
غضب تو یہ ہے وہ بھی امام بن بیٹھے

ہر سوز کو ہم سوزِ بلالی نہیں کہتے
ہر مرد کو ہم مردِ حلالی نہیں کہتے
حیدر کی امامت کا جو منکر ہے نظیر
ہم ایسے حرامی کو حلالی نہیں کہتے

قبلہ گاہ میں آ گئے علیؑ مرتضےٰ
ملائکوں میں دھوم ہے۔ یہ تو درِ علوم ہے
جو بن کے آ گئے ہیں وصی مصطفےٰؐ
قبلہ گاہ میں آ گئے علیؑ مرتضےٰ

گماں ہوا یہ فاطمہؑ کو در قفیل ہے
ظہورِ مرتضیٰؑ کا وقت بھی قلیل ہے
یہ حکم ایزدی ہوا دیوار کو کہ در بنا
پلٹ نہ جائے گھر کہیں علیؑ کی والدہ
قبلہ گاہ میں آ گئے علیؑ مرتضےٰ

کچھ اس طرح صنم پہ ان کا رعب چھا گیا
لرز گئے کہ سامنے یہ کون آ گیا
شرم لئے نگاہوں میں
گرے ادب سے پاؤں میں
حرم میں ٹوٹ ٹوٹ کے
کفار کے خدا
قبلہ گاہ میں آ گئے علیؑ مرتضےٰ

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ سیدز عباس۔ ۳۰ ستمبر ۲۰۰۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولا علیؑ اور خیبر

تشویش بڑھی جب خیبر میں آئی یہ ندا اے پیارے نبیؐ

تم نادِ علیؑ کا ورد کرو ہم کام تمہارا کرتے ہیں

--کرمانی--

کرے چاند ٹکڑے نبیؐ کا اشارہ تو پلٹائے سورج وصیؑ کا اشارہ

ظہورؔ ایک خیبر کا دروازہ کیا ہے زمیں کو الٹ دے علیؑ کا اشارہ

--ظہور جارچوی--

خیبر میں یہ ہے دھوم کہ جرار آیا افواجِ محمدؐ کا علم دار آیا

فی النار ہو اکفر تو کافر فرار میدان میں جب حیدرِؑ کرار آیا

بیٹھا ہے مشکلات کے رستے پہ ہار کے

او بد نصیب دیکھ علیؑ کو پکار کے

مرحب کا قتل بھی کوئی خیبر میں قتل تھا

پھینکا تھا ذوالفقار کا صدقہ اتار کے

خیبر کے در نے کھل کے اشارہ یہ کر دیا

مظہر یہی ہیں قوتِ پروردگار کے

ہیں بستر رسولؐ پہ حیدرؑ یہ کب کھلا

انگڑائی جب کہ لی شبِ ہجرت گزار کے

تاریکیاں یہ شام غریباں کی اے قمرؔ

تارے بھی چھپ گئے فلکِ کج مدار کے

--قمر جلالوی مرحوم--

کروں توصیف کن الفاظ میں آقائے قنبر کی

نرالی شان دیکھی اللہ اللہ زورِ حیدرؑ کی

ہلایا اور اکھاڑا پھر اٹھایا تول کر پھینکا

حقیقت کھول کر رکھ دی علیؑ نے بابِ خیبر کی

فتح خیبر ۔ ۲۴ رجب

پڑا رعب اس قدر دنیا کے دل پر فتح خیبر سے

مسلمانوں نے یورپ کر لیا سر فتح خیبر سے

فدک والوں نے رستے میں دیا نذرانہ خود آ کر

ہوا حاصل حقِ بنتِ پیمبرؐ فتح خیبر سے

جنابِ عائشہ اکثر یہ سچی بات کہتی تھیں

ملیں ہم کو کھجوریں پیٹ بھر کر فتح خیبر سے

صحابہ کے سروں سے ٹل گئی مشکل رہائش کی

بنے بے گھر غریبوں کے لئے گھر فتح خیبر سے

مسلمانوں کے بچے کھیلے سونے کے کھلونوں سے

ملا تھا بے زروں کو اس قدر زر فتح خیبر سے

ظہورؔ اسلام کی تاریخ ہے اس امر کی شاہد

ہوئے اعدائے دیں کے حال ابتر فتح خیبر سے

--ظہورؔ جارچوی--

جب کسی سے بھی مرحب نہ مارا گیا

میرے مولا علیؑ کو پکارا گیا

کان میں پہنچی جس دم نبیؐ کی صدا جلد خیبر میں عمراں کا پیارا گیا

سست رفتار دلدل بحکمِ علیؑ مثل طیارہ بھر کر طرارہ گیا

کیسے ان کو بہادر کوئی مان لے ایک بھی جن سے کافر نہ مارا گیا

ہو کے گستاخ بولا پیمبرؐ سے جو اس کا ایمان سارے کا سارا گیا

حق یہی ہے کہ ہم بھی پکاریں اسے جس کو قرآں میں ناصر پکارا گیا

ڈھونڈتا آ گیا میرے مولا کے گھر آسماں سے جو تارا اتارا گیا

جو امامِ زماں سے نہ واقف ہوا دوزخی کفر کی موت مارا گیا

اٹھ رہے تھے جو سجدے سے مولا علیؑ سر پہ تلوار کا ہاتھ مارا گیا

رہ گئے روتے اہلِ تولا ظہورؔ

حوضِ کوثر پہ مولا ہمارا گیا

(اپنے بچوں کیلئے جمع کیا--سید نزر عباس-۲۴ رجب-۱-۱۰-۲۰۰۲)

رباعیات علیؑ ابن ابی طالبؑ

جنت کی جستجو میں کہاں چل دیئے حضور
جنت کا راستہ تو علیؑ کی گلی سے ہے

*****

علیؑ کو فاتح بدر و حنین کہتے ہیں　　حسنؑ کو نور شہء مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزل آخر کا نام ہے عباسؑ　　کمال ء صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

*****

جب انساں کو جکڑ لیتی ہیں ناکامی کی زنجیریں　　نہ دولت کام آتی ہے نہ کام آتی ہیں تدبیریں
اگر ایسی گھڑی آئے تو گھبرانا نہیں خاکی　　علیؑ کا نام لینے سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

●●●●●

دل سے پکاریئے تو ابھی ہو علاج ء دل　　ہر درد لا دوا کی دوا ہے علیؑ علیؑ

●●●●●

حب ء حیدرؑ میں باغ خلد ملا　　اور ہوا دل بھی باغ باغ الگ
بغض حیدرؑ میں دوزخی بھی ہوئے
اور مل گیا نسل کا سراغ الگ

*****

جو مدحت حیدرؑ کو بیکار سمجھتے ہیں　　ہم ایسے دماغوں کو بیکار سمجھتے ہیں

قائم ——— ۱۰ دسمبر ۱۹۹۶ء

مصطفےٰ لرننگ سٹی ہیں اور حیدرؑ گیٹ ہے　　اس سے وابستہ پیام کبریا کا فیٹ ہے
لب پہ ہو نام علیؑ اور دل میں بغض پنجتن　　وہ اور یجنل ہو نہیں سکتا ڈوپلیکیٹ ہے

****

حب حیدرؑ کا مزا اہل ولا سے پوچھئے　　مصطفےٰؐ سے پوچھئے اپنے خدا سے پوچھئے
یوں علیؑ کا مرتبہ کیسے سمجھ سکتے ہیں آپ　　آئے کعبے میں دوش مصطفےٰ سے پوچھئے

کل ایماں مرضی رب جانشین مصطفےٰ　　شیر حق نادِ علیاً کہہ کے گنگنانا پڑا　　پھر بھی ہم سے پوچھتے ہی جب رہے اوصاف اور　　لب پہ گھبرا کر نصیری کا خدا لانا پڑا

اب کیا بتائیں وسعت دست کرم کو ہم　　انگشتری نے جب کے سلیماں بنا دیا　　جو بھی ہم ہے رہتی ہے وہ کیوں علیؑ کے ہاتھ　　بس اس جلن نے بتوں کو شیطاں بنا دیا

*****

صبر و قوت کے لئے ایمان و عرفاں کے لئے　　لوگ کس کس کی نہ جانے زندگی پڑھتے رہے　　لیکن اکثر ہر قدم پر اور ہر ہر موڑ پر　　ہم نے یہ دیکھا نبیؐ نادِ علیؑ پڑھتے رہے

امیر المومنیں اپنے کو کہلانا تو آساں ہے　　لیسنے چھوٹے سن کے لیکن قول ربانی　　بحکم حق امیر المومنیں اس دن سے ہیں آقا　　نہ تھا جب تک وجود حضرت آدمؑ بھی جسمانی
صراط حق علیؑ ہیں بس سمجھ لے ہر کس و ناکس
کیا تھا کچھ جو بیش و بس تو فچھ کھا گئے ثمانی

****

بیزار علیؑ کو مال و زر سے پایا　　طاعت ء الٰہی میں شام و سحر پایا
اللہ نے تیغ دی نبیؐ نے دختر　　رتبہ یہ ادھر سے وہ ادھر سے پایا

*****

ایمان پایا تو علی کے گھر سے پایا　　رتبہ پایا تو کس بشر سے پایا
طوبیٰ کو ثر بہشت آرام ء لحد　　جو کچھ پایا علی کے در سے پایا

*****

دست نبیؐ و شیر خدا یا علیؑ مدد　　انسانیت کے رہنما یا علیؑ مدد
ہم نے کہا تو مورد الزام ہو گئے　　خیبر میں خود نبی نے کہا یا علیؑ مدد
دست یزید عصر میں ہے پھر نظام ء دہر　　ہر ہر قدم ہے کرب و بلا یا علیؑ مدد
چھینی ہوائے غرب نے فیشن کے نام پر　　سیدانیوں کے سر کی ردا یا علیؑ مدد
کہرام ہے خیام صداقت میں آج بھی　　آتی ہے العطش کی صدا یا علیؑ مدد
مشکل نہیں ہے ایسی کہ جس کا حل نہ ہو
دل سے کوئی کہے تو ذرا یا علیؑ مدد

●●●●●عاشور کاظمی●●●●● ۱۹ فروری ۲۰۰۰●●●●●

جہان والے جسے آفتاب کہتے ہیں　　ہم اس کو عکس رخ بو تراب کہتے ہیں
نہیں جو دوست علی کا خدا کا دشمن ہے　　جناب ء من یہ رسالت مآب کہتے ہیں

پلٹ کے حکم علیؑ سے شتاب آتا ہے　　کبھی شباب کبھی آفتاب آتا ہے
سلام کس کو کیا عرش پہ نبیؐ تم نے　　یہ کس کے لہجے میں کس کا جواب آتا ہے

****

علیؑ

آپ ہیں مولود کعبہ آپ باب ء شہر علم ہیں　　آپ ہیں اللہ کی تلوار یا مشکل کشا
یا علی کہہ کر گزر جاتے تھے ہر مشکل سے ہم　　چپ رہے تو لٹ گئے اس بار یا مشکل کشا

****

شریک کار مصطفےٰ علیؑ علیؑ علیؑ　　امین دین مصطفےٰ علیؑ علیؑ علیؑ
بلندیوں کا سلسلہ علیؑ علیؑ علیؑ　　فضیلتوں کی انتہا علیؑ علیؑ علیؑ
وہ غازی و سعید بھی مجاہد و شہید بھی　　خدائے دین ء کبریا علیؑ علیؑ علیؑ

*****

دیکھ کر مولود کو روشن حرم ہو جائے گا　　نور مہر و ماہ کے چہرے کا کم ہو جائے گا
وہ فسردہ خاطری ہو یا تکان ء زندگی　　یا علیؑ کہتے ہی انساں تازہ دم ہو جائے گا

یہ بھید کوئی کیا سمجھے گا یہ راز کوئی کیا پائے گا
در بند رہے گا کعبے کا اور آنے والا آئے گا
یہ بنت اسد ہیں بنت اسد کیا روک سکیں گی دیواریں
معصوم نگاہیں پڑتے ہی دیوار میں در بن جائے گا

دونوں کی نگاہوں میں الفت کے گلے ہوں گے — ہونٹوں پہ تبسم کے کچھ پھول کھلے ہوں گے
کعبے سے کوئی پوچھے اس وصل کے منظر کو — جب نور کے دو ٹکڑے آپس میں ملے ہوں گے

*****

وہ کب ہیں گردش دوراں سے ہارنے والے — قدم قدم پہ علیؑ کو پکارنے والے
ہماری سمت بھی ہو جائے اک نگاہ کرم — نبیؐ کے دین کی قسمت سنوارنے والے

●●●●●

ہزار بار جئیں اور ہزار بار مریں — علیؑ علیؑ ہی کہے جائیں گے خدا کی قسم
یہ موت کیا ہے ہماری نظر میں ہے ایک کھیل — غلام شاہ شہیداں کربلا کی قسم

○○○○○

قطرے کو علیؑ چاہیں تو دریا کر دیں — ادنیٰ پہ کریں مہر تو اعلیٰ کر دیں
نسخہ کیسا مزاج کہتے ہیں کسے — بیمار کو چاہیں تو مسیحا کر دیں

****

خرد کے باغ کی چن لی کلی کلی میں نے — بجایا دین کا ڈنکا گلی گلی میں نے
سنی زمانے کی باتیں بری بھلی میں نے — نہ چھوڑا ہاتھ سے پردامن علیؑ میں نے
ہر اک سوال کا لب پھ میرے جواب رہا
میں امتحان محبت میں کامیاب رہا

*****

جنگل پہاڑ کہتے ہیں نادِ علیؑ علیؑ — مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ
حیدرؑ کا نام سن کے میں آیا ہوں دور سے — کشتی کو میری بھر دو محمدؐ کے نور سے

*****●●●●●*****

کیوں ضرورت پر مدد مانگوں کسی ہم جنس سے — کون کس کے کام آتا ہے خدا کا نام لو
ہم کو حیدرؑ نے پیمبرؐ نے بتایا ہے یہ راز
جب کبھی مشکل پڑے مشکل کشا کا نام لو

۱۸ فروری ۲۰۰۰ سنعر

ع سے عین عبادت کا سرانجام ہوا — ل وعلام کہ جس لام سے اسلام ہوا
ی سے یاور ہوئے ہر شخص کی مشکل میں — صدقے اس نام کے کیا خوب علیؑ نام ہوا

*****

اس زمانے میں بنے گا حیدر کرارؑ کون — شہ پر جبریلؑ تک لے جائے گا تلوار کون
یادگار فاطمہؑ بنت اسدؑ کعبے میں ہے — جوڑ سکتا ہے بھلا ٹوٹی ہوئی دیوار کون

*****

خندق میں ایک ضرب علیؑ اس طرح چلی — دونوں جہاں نثار ہیں اس ایک وار پر
تھم تو گئی تھی آ کے پر جبرائیل پر — تیور بدل گئے تھے مگر ذوالفقار

*****

امکاں کی سرحدوں سے تیرا مرتبہ بلند — تو بھی بلند اور تیرا سلسلہ بلند
ہر اس جگہ پہ اب بھی تیرا اقتدار ہے — جس جس جگہ ہے پرچم صدق و صفا بلند

*****

اللہ کا گھر سجا سجایا کہو — اب حاصل کونین کو پایا کہو
کل ایماں آگیا جب کعبے میں — اکملت لکم دینکم آیا کہو

*****

معراج عبادت کی طرف بڑھتا ہوں — جبریلؑ کے ساتھ عرش پہ چڑھتا ہوں
پاتا ہوں نبیؐ کی ہم زبانی کا شرف — جس وقت کہ میں نادِ علی پڑھتا ہوں

*****

نگاہ جس کی وسیع و بلند ہوتی ہے — طلب اسی کی کبھی بہرہ مند ہوتی ہے
دل نجس میں سمائی کبھی نہ حب علیؑ — کہ یہ بہت ہی نفاست پسند ہوتی ہے

*****_____*****_____*****

نجم آفندی

کیا تجھ کو امیرالمومنینؑ سے نسبت — پہلے پیدا تو کر کہیں سے نسبت
جو کھائی ہیں عمر بھر وہ ایسا تھا امیر — تجھ کو بھی ہے کچھ نان جویں سے نسبت

رہبر کوئی جز فکر خدا ساز نہ لے — ہاں قرض کسی کے طرز و انداز نہ لے
آقا ہے تیرا علیؑ سا مافوق بشر — جبریلؑ بھی دے تو پر پرواز نہ لے

تکلیف میں دم کسی کا بھرنا کیسا — غفلت میں کوئی نفس گزرنا کیسا — ہر سانس میں ہو ورد زباں نام علیؑ — یہ وقت پڑے پہ یاد کرنا کیسا

حق کی قوت سے کام لینا ہوگا — ہم دیتے ہیں جو پیام لینا ہوگا — گرتا ہوں یوں کوئی نہ سنبھلا اب تک — دنیا کو علیؑ کا نام لینا ہوگا

دل میں تیرے درد کی لے ہے کہ نہیں — کردار میں ملتی ہے کوئی شے کہ نہیں
ہے حب علیؑ سفینہ نوحؑ مگر — تیری بھی سفینہ میں جگہ ہے کہ نہیں

____ نجم ____

شیر خدا کی شان میں نذرانہ عقیدت از افسر عباس

زباں پہ حسنِ حقیقت کا اعتراف نہیں — حجابِ دیدہ و دل کا غبار صاف نہیں
بدن پہ جامۂ احرام دل میں بغضِ علیؑ — تیرے نصیب کا چکر ہے یہ طواف نہیں

*****

رک گیا رو داد و صاف جلی کہتے ہوئے — کیوں جھجکتا ہے ولی کو تو ولی کہتے ہوئے
جب اسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے تو پھر — موت کیوں آتی ہے تجھ کو یا علیؑ کہتے ہوئے

●●●●●

نگاہ جس کی وسیع و بلند ہوتی ہے — فقط اسی کی طلب بہرہ مند ہوتی ہے
دل نجس میں سمائی کبھی نہ حب علیؑ — کہ یہ بہت ہی نفاست پسند ہوتی ہے

*****

دل ان کا مقابل کی طرف بڑھتا تھا — اور جوشِ عقیدت کا اسے چڑھتا تھا
جب سامنے آتا تھا علیؑ کے قرآں — معلوم نہیں کون کسے پڑھتا تھا

●●●●●

متاعِ شوق کو خود سے جدا نہیں کرتا — وہ اپنے دل پہ کبھی یہ جفا نہیں کرتا
علیؑ کا عشق اک ایسی نماز ہے جس کو — قضا کے وقت بھی مومن قضا نہیں کرتا

*****

علیؑ مرتضےٰ کا جس کو دیوانہ سمجھتا ہوں — اسی کو عاقل و ہشیار و فرزانہ سمجھتا ہوں
مئے حب علیؑ کا جس کو مستانہ سمجھتا ہوں — اسے دنیا و مافیہا سے بیگانہ سمجھتا ہوں
جو خاکی ہو میں اس کو نائب نوری نہیں کہتا — فسانے کو حقیقت سے جدا گانہ سمجھتا ہوں
مصیبت میں جو کام آئے اسے کہتا ہوں میں اپنا — جو تنہا چھوڑ جائے اس کو بیگانہ سمجھتا ہوں
جو پیغمبر کے بدلے سو گیا تیغوں کی چھاؤں میں — اسے شمع رسالتؐ کا میں پروانہ سمجھتا ہوں
علیؑ مرتضےٰ کے ذکر سے زینت نہ ہو جس کی — میں ایسی ہر بھری محفل کو ویرانہ سمجھتا ہوں
وصیِ مصطفےٰ کے حسن عالم تاب کا افسر
جو دیوانہ نہیں میں اس کو دیوانہ سمجھتا ہوں

****

نہ گدا گری نہ تونگری نہ سکندری نہ قلندری — ہے عزیز مجھ کو جہاں میں فقط اک فریضۂ قنبری
میں خلوص قلب و نگاہ سے ہوں فدائے عظمت مرتضےٰ — میرے چاکروں میں ہے قیصری میری ٹھوکروں میں سکندری

****

تجھے اے علیؑ کے دشمن کوئی فائدہ نہ دے گا — یہ قیام آخر شب یہ سجود صبح گاہی
جسے منتخب کرے حق وہی جانشین جائز — کہ نیابت محمدؐ ہے عطیۂ الٰہی

●●●●●●●●

خورشید سے ذرہ تک مہتاب سے تا ماہی — حیدرؑ کی وزارت ہے احمد کی شہنشاہی
ہے جس کے مقدر میں کج بینی و گمراہی — لاحق ہے اسی دل کو بغضِ اسد اللہی
مخلوق نہیں چنتی خالق کا نمائندہ — مانگے سے نہیں ملتے اوصاف یداللہی
خاصانِ الٰہی کی منزل ہے بہت اعلیٰ — رہ جاتا ہے رستے میں جبریل سا ہمراہی

*****

میرے حدود معرفت میرے وسائل شرف — کرب و بلا و سامرہ مشہد و یثرب و نجف
نوح سے ہے بلند تر مرتبہ ابوالحسن — ان کے پسر ہیں باشرف ان کا پسر تھا ناخلاف

●●●●●

لب واعظ پہ ہے العظمۃ للہ کا نعرہ — مگر دل میں بتانِ شیطنت کا رقص جاری ہے
تجھے اے دشمن حق ہادیِ امت سے کیا نسبت — وہ عرشی ہے تو فرشی ہے وہ نوری ہے تو ناری ہے
کرم فرما ہمارا ہے قسیم نار و الجنۃ
اسی باعث تو ہم کہتے ہیں کہ جنت ہماری ہے

*****

جو مشکلاتِ رسالت کا کارساز نہیں — وہ فرد شاں نیابت سے سرفراز نہیں
کلام پاک میں جس کا کوئی جواز نہیں — قسم خدا کی وہ قول شہ حجاز نہیں
خلیفہ ساز خلیفہ سے گر نہیں بہتر
تو پھر خدا کی قسم وہ خلیفہ ساز نہیں

●●●●●

مولا میں انہی کو تو سمجھتا ہوں جہاں میں — جن کا تیرے آقا کو ہے اقرار غلامی
بے مثل تھی بے مثل ہے بے مثل رہے گی — پیغمبر اسلام کی شائستہ کلامی

○○○○○

جو آشنائے مقام ابوتراب نہیں — حقیقتوں کی تحمل کی اس کو تاب نہیں
عطا کیا ہے خدا نے علیؑ کو ذوق نظر — یہ علم وہ ہے جو ممنون اکتساب نہیں
امام کیوں نہ لٹائے کمال کے گوہر
کہ وہ علوم کا گرداب ہے سراب نہیں

*****

میں سجدہ ریز باب علم ہوں میری نگاہوں میں — نہیں جچتا مقام رازی و سینا و فارابی
در علم خدا سے دور رہنے کا نتیجہ ہے — زمانے میں حقیقت آشنا ذہنوں کے کمیابی

●●●●●

دیگر شعراء کے کلام

اک نظر ظاہر کی دل کی ترجماں ہوتی ہے ایک — بات اک رہتی ہے مخفی داستاں ہوتی ہے ایک

یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

*****

منکرین کا دل لبھانا پڑے گا — علیؑ کا قصیدہ سنانا پڑے گا — جو ہونا ہے شامل ہماری خوشی میں — جدارہ حرم مسکرانا پڑے گا
چلو ہو تو کچھ جنتیں ساتھ رکھ لو — فقیروں کو دینا دلانا پڑے گا — عجب شان سے ہوگی معراج حیدرؑ — نہ جانا پڑے گا نہ آنا پڑے
بچانا ہوا گر دین حق شام ہجرت — علیؑ کو پیمبرؐ بنانا پڑے گا — سوئے خلد کیا سوچ کر آرہے ہو — یہاں داغ ماتم دکھانا پڑے
مجھے بے سہارا سمجھتی ہے دنیا — سر و تن اب علیؑ کو بلانا پڑے گا

سنعر — ازمدینہ منورہ — ۱۱ فروری ۲۰۰۰ء

مولا ہے تو امیر ہے تو مرتضےٰ ہے تو — اللہ گواہ ہے کہ شیر خدا ہے تو
قرباں ہو میری جاں اے شاہ لافتیٰ — سب مشکلوں کا حل ہے کہ مشکل کشا ہے تو

*****

یہ کون سی جناب ہے — بلا کی آب و تاب ہے — اجل بھی آب آب ہے — حرم کا آفتاب ہے
جوان بے نظیر ہے — یہ قدسیوں کا پیر ہے — امیر کیا امیر ہے — نبیؐ کا یہ وزیر ہے
خدا کا انتخاب ہے — یہی تو بو تراب ہے

سنعر — ۱۵ فروری ۲۰۰۰ء

مولود جو وہاں حکم قدر سے پایا — کعبے نے شرف علیؑ کے در سے پایا
ہاتھوں پہ لے نبیؐ یہ کہتے نکلے — لو ہم نے وصی خدا کے گھر سے پایا

*****

جبرائیل نے دیکھا تھا جو نارا پہلے — اس سے بھی تھا امام ہمارا پہلے
آئے جو برائے سیر دنیا میں علیؑ — اللہ نے اپنے گھر میں اتارا پہلے

●●●●●

کہنے سے اذاں کے دین سب ملتا ہے — پر نام علی نہ لو تو کب ملتا ہے
اعداد محمدؐ و علیؑ کو گن لو — یہ دونوں جو باہم ہوں تو رب ملتا ہے

*****

بن بن کے ہزار بار آئی دنیا — پر چشم علیؑ میں نہ سمائی دنیا
جتنا کہ اٹھایا در خیبر کو بلند — نظروں سے اسی قدر گرائی دنیا

OOOOO

قطرے کو علیؑ چاہیں تو دریا کر دیں — ادنیٰ پہ کریں مہر تو اعلیٰ کر دیں
نسخہ کیسا مزاج کہتے ہیں کسے — بیمار کو چاہیں تو مسیحا کر دیں

*****

پتھر پہ علم دین کا گاڑا کس نے — للکار کے مرحب کو پچھاڑا کس نے
اصحاب پیمبر تو سب ہی تھے موجود — بولو بولو در خیبر کو اکھاڑا کس نے

*****

نذرانہ امیر المومنینؑ (رباعیات)

خلوص دل سے علیؑ کا جو نام لیتا ہے — وہی تو لذت عمر دوام لیتا ہے
علیؑ کا نام ہے وجہ سکوں قلب و جگر — علیؑ کا نام تو گرتوں کو تھام لیتا ہے

بلغ کا تاج سر پہ ہے امت کا شاہ ہے
بیعت علیؑ کی سب نے کی بخا گواہ ہے

*****

سلماںؑ سے پوچھئے نہ ابو ذرؓ سے پوچھئے — کعبے میں جو کھلا تھا نہ اس در سے پوچھئے
گیتی میں خود رسولؐ سے بعد ان کے عرش پر — رتبہ علیؑ کا خالق اکبر سے پوچھئے

خیبر میں ہے یہ دھوم کہ جرار آیا — افواج محمدؐ کا علمدار آیا
فی النار ہوا کفر تو کافر فرار — میدان میں جب حیدرؑ کرار آیا

اے دوست چھوڑ دشمن آل عباؑ کا ہاتھ — وہ ہاتھ جو ہے مکر و فریب و ریاء کا ہاتھ
آ میں بتاؤں ڈھونڈنے والے بغور سن — مشکل پڑے تو تھام لے مشکل کشاؑ کا ہاتھ

میں کیا بتاؤں علیؑ کو کدھر کدھر دیکھا — جدھر جدھر بھی نظر کی ادھر ادھر دیکھا
زمیں پر یہ علیؑ عرش پر علی العظیم — علیؑ علیؑ نظر آئے جدھر جدھر دیکھا

تجھ کو ملا رسول کا بستر جو یا علیؑ — تیری حیات مل گئی حق کی حیات میں
ہجرت کی شب تھی طالع اسلام کی سحر — دین خدا کے پھر گئے دن ایک رات میں

نبوت ان کی امامت ان کی ازل کے دن سے ملی جلی ہے — خدا کے اک نور کے ٹکڑے کوئی نبی ہے کوئی ولی ہے
نبیؐ نہ ایسا ہوا نہ ہوگا نہ ایسا پایا وصیؑ کسی نے — فلک پہ ذکر علیؑ علیؑ ہے زمیں پہ ذکر علیؑ علیؑ ہے

داماد رسول کی شہادت ہے آج — معصوموں پہ فاطمہؑ کے آفت ہے آج
اس ماہ میں آقا کو تمہارے مارا — خاتون قیامت پہ قیامت ہے آج

اے مومنو لازم ہے تمہیں شور و شین — ماہ رمضاں میں ہوئی بنت زہرا بے چین
اس ماہ میں بے پدر ہوئے ہیں حسنینؑ — جنت میں تڑپتے ہیں رسول الثقلینؐ

بیٹھا ہے مشکلات کے رستے پہ ہار کے — او بد نصیب دیکھ علیؑ کو پکار کے
ہے بستر رسولؐ پہ حیدرؑ یہ کب کھلا — انگڑائی جب کہ لی شب ہجرت گزار کے
مرحب کا قتل بھی کوئی خیبر میں قتل تھا — پھینکا تھا ذوالفقار کا صدقہ اتار کے
خیبر کے در نے کھل کے اشارہ یہ کر دیا — مظہر یہی ہیں قوت پروردگار کے

آئے علیؑ تو کعبہ کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

****

اصحاب نے پوچھا جو نبیؐ کو دیکھا — معراج میں حضرتؐ نے کس کو دیکھا
کہنے لگے مسکرا کے محبوبِ خدا — واللہ جہاں دیکھا علیؑ کو دیکھا

*****

کعبہ کو یداللہ نے آباد کیا — بت توڑ کے مصطفےٰ کا دل شاد کیا — اللہ رے جلال اسم اعلائے علیؑ — اصنام کو اس نام نے برباد کیا

*****

دیدار دم نزع دکھاتے ہیں علیؑ — ایذا سے محبوں کو بچاتے ہیں علیؑ — منظور ہے شیعوں پہ نہ ہو سختیِ موت — پہلے ملک الموت سے آتے ہیں علیؑ

محبوبِ خدا کا جانشیں حیدر ہے — قندیل سرہ عرشِ بریں حیدرؑ ہے — رکھے کعبہ میں یا اس دوسرداش نبیؐ — لو مہر نبوت کا نگیں حیدرؑ ہے

؟؟؟؟؟؟

منتظم کعبہ کا آ پہنچا صفائی کے لئے — اے بتو اب اور گھر ڈھونڈو خدائی کے لئے
آئے کعبہ کی زمیں پہ جب سے حیدرؑ کے قدم — جائے سجدہ بن گئی ساری خدائی کے لئے
چیرتے ہیں قلعہ اژدر کو جھولے میں علیؑ — آج پہلی مشق ہے خیبر کشائی کے لئے
دو کیا مرحب کو حیدرؑ نے تو بولی ذوالفقار
ہاتھ ایسا چاہیئے تیغ آزمائی کے لئے

*****

بن بس کے ہزار بار آئی دنیا — پر چشم علیؑ میں نہ سمائی دنیا — جتنا کہ اٹھایا در خیبر کو بلند — نظروں سے اسی قدر گرائی دنیا

—دبیر—

سب کے در دولت سے تم آکر اہ کرو — ہاں گھر میں در علوم کے راہ کرو — کعبہ در حیدرؑ ہے نہ ششدر ہو دبیر — جاؤ بیٹھو بھی اللہ اللہ کرو

—دبیر—

رہ جاتا ہوں انگشت بدنداں ہو کر — حیدرؑ کو کہا ابر سخنداں ہو کر — مانا کہ گہر بخش ہے نیساں بھی مگر — وہ تنا ہے رو رو کے یہ خنداں ہو کر

—دبیر—

جبریلؑ نے دیکھا تھا جو نارا پہلے — اس سے بھی تھا امام ہمارا پہلے — آئے جو برائے سیر دنیا میں علیؑ — اللہ نے اپنے گھر اتارا پہلے

—دبیر—

کہنے سے اذاں کے دین سب ملتا ہے — پر نام علیؑ نہ لو تو کب ملتا ہے — اعداد محمدؐ و علیؑ کو گن لو — یہ دونوں جو باہم ہوں تو رب ملتا ہے

—دبیر—

حیدرؑ کو جو خالق کا ولی کہتا ہے — شاباش قدیرہ ازلی کہتا ہے — کہتے ہیں نصیری تو علیؑ کو اللہ — بندہ اللہ کو علیؑ کہتا ہے

—دبیر—

کعبہ کا نشاں علیؑ کے گھر سے پایا — معدن ایماں کا اس گہر سے پایا — پہلے تو علی ملے خدا کے گھر سے — پھر ہم نے خدا کو ان کے گھر سے پایا

—دبیر—

خورشید سر شام کہاں جاتا ہے — روشن ہے دبیر پر جہاں جاتا ہے — مغرب ہی کی جانب تو ہے قبر حیدرؑ — یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

تاریخ خونِ شاہ چھپائے تو کس طرح — یہ نقش رکھ گئی ہے جو زینبؑ ابھار کے
لیلی کے دل کو دیکھ رہے ہیں شہ زمن — اکبرؑ کو رن میں بھیجا ہے گیسو سنوار کے
اصغرؑ جگر کو تھام کے روتی ہے فوج شام — تم تیر کھا کے آئے ہو یا تیر مار کے

اکبر تمہارا باغ جوانی اجڑ گیا — لیلی نے چار دن بھی نہ دیکھے بہار کے
روباہ جنگ عونؑ و محمدؑ یہ کہتے تھے — یہ شیر جانے چھوٹ گئے کس کچھار سے
تاریکیاں یہ شام غریباں کی اے قمر
تارے بھی چھپ گئے فلک کج مدار کے

علیؑ نے کر دیا ثابت کہ حیدرؑ ایسے ہوتے ہیں — بہادر ایسے ہوتے ہیں دلاور ایسے ہوتے ہیں
وہی عادت وہی جرات وہی قدرت وہی حکمت — پیمبر کے وصی بعد از پیمبر ایسے ہوتے ہیں

وہ کون دوش نبی پہ دیکھو قدم رکھے مسکرا رہا ہے
ابھر کے مہر رسول بولی علیؑ علیؑ ہے علیؑ علیؑ ہے

کونین پہ روشن ہے کمال حیدرؑ — ہے کون شجاعت میں مثال حیدرؑ
اک انگلی سے چاہیں تو الٹ دیں کونین — خالق کا اجلال ہے جلال حیدرؑ

ذکر علیؑ ہر ذکر سے اعلیٰ دیکھا — اسی بول کو ہر بول سے بالا دیکھا
ہم نے تو اسی ذکر سے اے نور — سو بار اندھیرے میں اجالا دیکھا

جو علیؑ کا غلام ہو جائے — خلد اس کا مقام ہو جائے — یا علیؑ یا علیؑ ہی کرتے رہو — صبح ہو جائے شام ہو جائے
اے خدا انکے ذکر کے صدقے — زندگی کو دوام ہو جائے — جو بھی حیدرؑ کے نام پر ہو فدا — میرا ان پر سلام ہو جائے
ذرہ خورشید کی طرح چمکے — ان کا جب فیض عام ہو جائے — اے خدا ان کے ذکر کے صدقے — زندگی کو دوام ہو جائے

علیؑ سے پیار کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولا — ہمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولا
در شاہ نجف کو چھوڑ دیں جنت کے بدلے میں — یہ سودا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولا

علیؑ کا مد مقابل کہاں سے لاؤ گے — زمیں سے لاؤ گے یا آسماں سے لاؤ گے
رسولؐ عالم انساں میں سب سے افضل ہیں — خدا خدا ہے اگر لامکاں سے لاؤ گے
سوا دو کے نہیں تیسرا کوئی بہتر
وہ پست ہو گا جسے درمیاں سے لاؤ گے

●●●●●

چمکتا ہے کہاں افلاک پر مہر مبیں ایسا　　کہاں ہوگا ولایت کی انگوٹھی میں نگیں ایسا
خدا محفوظ رکھے چشم بد سے حسن حیدرؑ کو　　بڑی مشکل سے پایا ہے نبی نے جانشیں ایسا

****

ہے افسر دیں تاج سکندر حیدرؑ　　اور بعد نبیؐ سب سے ہیں بہتر حیدرؑ
ہے تجھ سے دعا میری اے رب غفور　　جاری ہو میری زباں پہ حیدرؑ حیدرؑ

رک گیا کیوں روداد اوصاف جلی کہتے ہوئے　　کیوں تجھ کتا ہے ولی کو تو ولی کہتے ہوئے
جب اسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے تو پھر　　موت کیوں آتی ہے تجھ کو یا علیؑ کہتے ہوئے

*****

زباں پہ اصل حقیقت کا اعتراف نہیں　　ذرا بھی دیدہ و دل کا غبار صاف نہیں
بدن پہ جامہ احرام دل میں بغض علیؑ　　تیرے نصیب کا چکر ہے یہ طواف نہیں

●●●●●

علی سے اگر لو لگائی نہیں　　تیرے حق میں ناصح بھلائی نہیں　　علیؑ کی محبت نبیؐ کی محبت　　علیؑ اور نبیؐ میں جدائی نہیں

****

جھوم اٹھے کون و مکاں کس کی یہ انگڑائی ہے　　کون آیا جو محبت کی فضا چھائی ہے
کل تلک یہ بھی تھا خاموش محمدؐ کی طرح　　آج کعبے کے بھی ہونٹوں پہ ہنسی آئی ہے

●●●●●

وہ کب ہیں گردش دوراں سے ہارنے والے　　قدم قدم پہ علیؑ کو پکارنے والے
ہماری سمت بھی ہو جائے اک نگاہ کرم　　نبیؐ کے دین کی قسمت سنوارنے والے

*****

جو بھی مشکل کشا سے جلتا ہے　　اسکا مشکل سے دم نکلتا ہے　　رات بھر جاگے کل علم کے لئے　　آج چھونے سے دم نکلتا ہے

●●●●●●●●●●●●

یکتا ہے جو مداح مدام اس کا ہوں　　واحد ہے جو عبد نیک نام اس کا ہوں
پوچھیں گے نکیرین تو کہہ دوں گا انہیں　　قنبر کا جو مولا ہے غلام اس کا ہوں

*****

کریں گے جب کہ نکیرین آ کے مجھ سے کلام　　کہ کون رب ہے تیرا کون نبی و امام
کہونگا رب ہے میرا ذوالجلال والاکرام　　محمدؐ عربی ہے میرے نبیؐ کا نام
علیؑ امام من است و من غلام علیؑ
ہزار جان گرامی فدائے نام علیؑ

*****

جو رتبہ احمدؐ کے وصی کا دیکھا　　ہم نے نہیں یہ رتبہ کسی کا دیکھا　　کہتے ہیں نبیؐ جب ہوئی معراج مجھے　　پہنچا جو وہاں ہاتھ علیؑ کا دیکھا

●●●●●

ہم ہیں حیدرؑ کے پرستار بتا دو انکو　　جس سے بھن جائے کلیجہ وہ سزا دو ان کو
گر منافق کو اٹھانا ہے بھری محفل سے　　مدحت حیدرؑ کرار سنا دو ان کو

*****

کسی کو ننگ پاک باز دتنا ہے　　کسی کو نعمت عمر دراز دتنا ہے
بطور خاص مگر جس پہ مہرباں ہو خدا　　علیؑ کے عشق سے اس کو نواز دتنا ہے

****

زباں سے نام شہ ذوالفقار لیتا ہوں　　نبیؐ کا اسم حسیں بار بار لیتا ہوں
کسی بلا کا ہو جیسے ہی سامنا افسر　　میں اپنے مولا کو فوراً پکار لیتا ہوں

در جناں پہ بھی حکم امام چلتا ہے　　ان ہی کے فیض سے سارا نظام چلتا ہے
وہ لکھ کے دیں گے تو جنت میں داخلہ ہوگا　　وہاں بھی ان کی سفارش سے کام چلتا ہے

*****

نہ باغ دولت و ثروت کی سیر مانگتا ہوں　　نہ مملکت کوئی مانند غیر مانگتا ہوں
شہ نجف میں تیری بارگاہ عالی سے　　بس اپنے حسن عقیدت کی خیر مانگتا ہوں

*****

نہ تخت رکھتے ہیں کوئی نہ تاج رکھتے ہیں　　وقار حق کی مگر پھر بھی لاج رکھتے ہیں
جو خسروان جہاں کو نصیب ہو نہ سکا　　قلندران علیؑ وہ مزاج رکھتے ہیں

●●●●●

فضائے گلشن جنت کی سیر چاہتا ہے　　اور احترام علیؑ کے بغیر چاہتا ہے
علاج کر لے کچھ اپنی شر پسندی کا　　بروز حشر اگر اپنی خیر چاہتا ہے

*****

دست نبیؐ و شیر خدا یا علیؑ مدد　　انسانیت کے رہنما یا علیؑ مدد　　ہم نے کہا تو مورد الزام ہو گئے　　خیبر میں خود نبیؐ نے کہا یا علیؑ مدد

*****

دل کو جان چمن پہ وار کے دیکھ　　پھر سے آئیں گے دن بہار کے دیکھ　　دور ہوویں گی مشکلیں ساری　　پھر علیؑ کو ذرا پکار کے دیکھ

*****

حالت عجب تھی خانہء رب جلیل کی　　یعنی کہ پھل نہ لائی تھی محنت خلیل کی
حاجت نہیں یہاں کسی لمبی دلیل کی　　آمد ہوئی خدا و نبیؐ کے وکیل کی
آئے علیؑ تو کعبہ کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

●●●●●

جس کو اللہ بنائے وہ ولی بنتا ہے　　مظہر شان خدا شیر جلی بنتا ہے
بکھرے ہوئے اوصاف نبیوں کے تمام　　یکجا کئے جائیں تو علیؑ بنتا ہے

*****

ساقی ماہوش مہ خم غدیر لا　　مومن کو جو بناتی ہے روش ضمیر لا　　جسکو کہیں ولائے جناب امیرؑ لا
ہم کو نہ محتسب نہ شیخ جی کا ڈر　　ہم پینے والے ہیں اسے مسجد میں بیٹھ کر　　پگڑی اچھالیں شیخ کی ڈالے جو بد نظر
واعظ کی روک تھام کا ہم پر نہیں اثر　　دیرینہ ایک رسم بچالا رہے ہیں ہم　　روز ازل سے پیتے چلے آرہے ہیں ہم

یا علیؑ مظہر آیات تجھے جان گئے　　حد سے جو گزرے نصیری تو خدا مان گئے
لاکھ ڈالے تیری تصویر پہ تیرے پردے　　پھر بھی پہچاننے والے تجھے پہچان گئے

●●●●●

زندگی بھر کی کمائی چھین لی　　سب تمہاری خود نمائی چھین لی　　قابل صد حیف ہے اے بتو　　ایک بندے نے خدائی چھین لی

★★★★★

مصطفےٰ لرننگ سٹی ہیں اور حیدر گیٹ ہیں　　اس سے وابستہ پیام کبریا کا فیٹ ہے
لب پہ ہو نام علیؑ اور دل میں بغض پنجتن
وہ اور بجنل ہو نہیں سکتا ڈوپلیکیٹ ہے

شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار　　لافتیٰ الا علیؑ لاسیف الاذوالفقار
اسلحے کے ساتھ ایک لائسنس چاہیئے　　کیا ملا کسکو ملا یہ سب ہوا اس سے آشکار
آئی قدرت کی صدا لائسنس پڑھو جبرائیل
لافتی الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

★★★★★

کشتی دین کی پتوار سنبھالی جائے　　بت پرستی سے مخلوق بچالی جائے
آؤ کعبے میں ہوا حکم علیؑ کی ماں کو　　یہ نہیں مادر عیسیٰ کہ نکالی جائے

●●●●●

بھر بھر کے جام الفت حیدرؑ پیا کرو　　مشکل پڑے تو نام علیؑ کا لیا کرو
گر چاہتے ہو خلد میں اونچا ملے مقام　　زہراؑ کے دشمنوں پہ تبرا کیا کرو

معراج عبادت کی طرف بڑھتا ہوں　　جبریل کے ساتھ عرش پہ چڑھتا ہوں
پاتا ہوں نبیؐ کی ہم زبانی کا شرف　　جس وقت کہ میں نادِ علیؑ پڑھتا ہوں

★★★★★

بندہ کوئی اسرار خدا کیا جانے　　طاعت واجب ہے دل سے اتنا جانے　　اللہ و محمدؐ و علیؑ ہیں مولا　　مولا مولا کا فرق مولا جانے

●●●●●●●●●●●●●

پہلے یہ مان لے کہ ہیں مشکل کشا علیؑ　　پھر دیکھ تیرے واسطے کرتے ہیں کیا علیؑ
ہماری ٹوٹل جاتی ہیں ساری مصیبتیں　　جب ہم کبھی خلوص سے کہتے ہیں یا علیؑ

★★★★★

نبیؐ آئے ولی آئے کوئی ان کے وصی آئے　　خدا کے نیک بندے جس قدر آئے سبھی آئے
مگر ہر آنے والا اپنے اپنے گھر سے آیا ہے　　خدائے لم یزل کے گھر سے آئے تو علیؑ آئے

★★★★★

معراج میں گر حیدر کرارؑ کی ذات نہ ہوتی　　طالب سے کبھی مطلوب کی بات نہ ہوتی
خالق کی زباں بنتے نہ گر حیدر کرارؑ　　ہو جاتی ملاقات مگر بات نہ ہوتی

●●●●●

قدرت کا جو کاتب ہے علیؑ شیر خدا ہے　　روشن ہے زمانے پہ علیؑ دست خدا ہے
دونوں جہاں میں یہی مختار کار ہے　　حق سے نہ یہ جدا ہے نہ حق اس سے جدا ہے

★★★★★

خورشید سر شام کہاں جاتا ہے　　روشن ہے دبیر پر جہاں جاتا ہے
مغرب ہی کی جانب ہے قبر حیدرؑ　　یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

●●●●●

سرور ہیں شہر علم علیؑ اس کا باب ہے　　حیدرؑ فضیلتوں کی مکمل کتاب ہے
قیصر جس انجمن میں ہو علیؑ کا تذکرہ　　اس انجمن میں سانس بھی لینا ثواب ہے

★★★★★

تخیل سے بھی بڑھ کر ہے بڑائی میرے کی　　میاں محتاج ہے ساری خدائی میرے مولا کی
جہاں سے رزق بندوں کو خدا تقسیم کرتا ہے　　وہاں پر بھی نظر آئی کلائی میرے مولا کی

●●●●●

قطرے کو علیؑ چاہیں تو دریا کر دیں　　ادنےٰ پہ کریں مہر تو اعلیٰ کر دیں
نسخہ کیسا مزاج کہتے ہیں کسے　　بیمار کو چاہیں تو مسیحا کر دیں

★★★★★

نور حق شان خدا وجہ خدا عین خدا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم تھے موجود خدائی میں ازل سے پہلے　　ہاتھ درکار تھا صناع قدرت کے لئے
اپنے اوصاف سے وحدت نے سنوارا تم کو　　ایک مظہر کی ضرورت جو تھی وحدت کے لئے
راز کیا ہے کچھ میں نہیں آتا کچھ بھی　　نہ جدا تم ہو خدا سے نہ خدا تم سے جدا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

ذات واجب سے ہے ماخوذ تمہاری ہستی　　نور واحد کی تجلی ہوئی ظاہر تم سے
خالق و مالک کونین کا منشا ہو تم　　ان کا ہر حکم ہوا دہر میں صادر تم سے
مظہر کن فیکوں پردہ راز وحدت　　تم کو بندہ میں کہوں یا کہہ دوں تم ہی کو میں خدا

یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم ہی غربت میں ہوئے حضرت آدمؑ کے کفیل — حصرت نوحؑ کی کشتی کو بچایا تم نے
تم نے آتش کو براھیمؑ پہ گلزار کیا — موت کے پنجے سے یونسؑ کو چھڑایا تم نے
انبیاؑ کہتے ہیں کچھ کہتی ہے مخلوق کچھ اور — ناخدا کہتا ہے کوئی، کوئی کہتا ہے خدا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم ہی اعلان نبوت کی تھے شرط اول — تم سے تھا احمدؐ مرسل کی نبوت کا بھرم
دوش سدرا پہ قدم رکھے محمدؐ نے مگر — تم وہ ہو جس نے رکھے دوش محمدؐ پہ قدم
علم کہتا ہے نبوت پہ نہیں تم فائز — عقل کہتی ہے نبوت سے ہو درجے میں سوا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم وہ ہو جس کے اشارے کا ہے تابع خورشید — در پہ واللہ تمہارے ہی ستارا اترا
وہ تمہارا ہی تو ہے نفس کہ جس کی خاطر — اپنی مرضی کو بھی خالق نے تمہیں سونپ دیا
سوچتا ہوں کہ خدائی میں رہا کیا باقی — تم ہی مرضی ہو خدا کی تم ہی ہو نفس خدا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

عبد ہو کر بھی ہو تم مظہر ذات باری — ہوئے واجب کا گماں جس پہ وہ امکان ہو تم
انبیاؑ سارے ہیں تعمیل مشیت کے لئے — حق ہے شاھد کہ مشیت کا تو ارمان ہو تم
جانے کیا ربط ہے دراصل خدا سے تم کو — آج تک گھر میں خدا کے کوئی پیدا نہ ہوا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم ہو صناعی خلاق دو عالم کا غرور — ناخدائی پہ تمہاری ہے خدائی کو بھی ناز
نازش لہجہ قرآں ہے تمہارا لہجہ — حق کی آواز ہے واللہ تمہاری آواز
کہتے ہیں احمد مختارؐ کہ معراج کی شب — عرش کے پردے سے آتی تھی تمہاری ہی صدا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

زندگی بھر کی کمائی چھین لی — سب تمہاری رخ دو نمائی چھین لی
قابل صد حیف ہے یہ اے بتو — ایک بندے نے خدائی چھین لی

*****

یا علیؑ مظہر آیات تجھے جان گئے — حد سے جو گزرے نصیری تو خدا مان گئے
لاکھ ڈالے تیری تصویر پہ تہرے پردے — پھر بھی پہچاننے والے تجھے پہچان گئے

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچوں تن
محمدؐ ، علی ، فاطمہؑ ، حسینؑ ، حسنؑ

نور حیدرؑ کو یہاں نور جلی کہنے لگے — جو ولا رکھتے تھے وہ بھی حق کا ولی کہنے لگے
کہہ رہے تھے جو بدعت ان پہ حیرت ہے ہمیں — مشکلوں میں پڑ کے وہ بھی یا علیؑ کہنے لگے

*****

ساقی ماہوش مہ خم غدیر لا — پی کر جسے جواں ہو ہر مرد و پیر لا
مومن کو جو بناتی ہے روشن ضمیر لا — جس کو کہیں ولائے جناب امیرؑ لا
ہم کو نہ محتسب شیخ جی کا ڈر — ہم پینے والے ہیں اسے مسجد میں بیٹھ کر
پگڑی اچھالیں شیخ کی ڈالے جو بد نظر — واعظ کی روک تھام کا ہم پر نہیں اثر
دیرینہ ایک رسم بجالا رہے ہیں ہم
روز ازل سے پیتے چلے آ رہے ہیں ہم

*****

ازل میں مانگنے والے بھی تھے اور دینے والا بھی — کسی نے مال و زر مانگا کسی نے کیمیا لے لی
میرا مقسوم سوچا ہی کیا مانگوں تو کیا مانگوں — عقیدت نے بڑھا کر ہاتھ خاک کربلا لے لی

*****

خرد کے باغ کی چن لی کلی کلی میں نے — بجایا دین کا ڈنکا گلی گلی میں نے
قدم قدم پہ پکارا علیؑ علیؑ میں نے — سنیں زمانے کی باتیں بری بھلی میں نے
نہ چھوڑا ہاتھ سے پردامن علیؑ میں نے — ہر اک سوال کا لب پر میرے جواب رہا
میں امتحان محبت میں کامیاب رہا

●●●●●

محسن نقوی — ہیبت مناد علیؑ میں یہ قرینہ دیکھا — رقص کرتے ہوئے خشکی پہ سفینہ دیکھا
جب بھی مشکل میں لیا نام علیؑ گھبرا کر
میں نے مشکل کی جبیں پہ پسینہ دیکھا

****

مرتبہ رتبہ شناسوں کا ولی تک پہنچا — اس کو مل گئے محمدؐ جو علیؑ تک پہنچا
بو ترابی ہوں زمیں نے میری جھولی بھر دی — جب میرا دست دعا ناد علی تک پہنچا

(محسن ــــــ نقوی ــــــ اوپر والی رباعیاں)

کعبے کی حرمتوں میں اجالا علیؑ سے ہے — یعنی خدا کے گھر میں اجالا علیؑ سے ہے
اس کو بھی شرک کہہ دو وسیلے کے منکرو — خیرات مانگتا جو فرشتہ علیؑ سے ہے
آکر در علیؑ پہ ستارہ یہ کہہ گیا
روشن مقدروں کا ستارہ علیؑ سے ہے

*****

سفر ــــ ۲۲ ستمبر ۱۹۹۹ء ــــ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیاں جو اوسط صاحب نے ایک مجلس میں پڑھی

کربلا رکھتے ہیں ہم باغِ ارم رکھتے ہیں ہم
دو جہاں کی نعمتیں سُن لیں بہم رکھتے ہیں ہم
راہِ حق میں اس لئے ٹھوکر کبھی کھاتے نہیں
یا علیؑ کہتے ہیں پہلے پھر قدم رکھتے ہیں ہم

میدانِ غدیر تو بتا کیا ہے علیؑ — اتنا مجمع ہے اس میں تنہا ہے علیؑ
اے معنیٔ مولا میں الجھنے والو — جو تم نہیں بن سکتے وہ مولا ہے علیؑ

علیؑ کا خانۂ حق میں قیام ہے کہ نہیں — بتوں کا درہم و برہم نظام ہے کہ نہیں
ارے خدا کے بعد محمدؐ کا نام ہے کہ نہیں — علیؑ وصیِ رسولؐ انام ہے کہ نہیں
جہاں علیؑ کی ولادت ہوئی مسلمانو — بتاؤ سجدہ گاہِ خاص و عام ہے کہ نہیں
خدا کے گھر میں ذرا آ کے دیکھ لے دنیا
نبیؐ کے دوش پہ میرا امام ہے کہ نہیں

اکبرؑ نے کہا بابا عبث روتے ہو — زخمی مجھے دیکھ کے جاں کھوتے ہو
فرمایا کہ کس طرح نہ روؤں بیٹا — اٹھارہ برس پالا تھا جدا ہوتے ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انا مدینۃ العلم و علیؑ بابھا (حدیث رسولؐ)

(افسر عباس صاحب کلام)

جستجو دوست کی کرتے نہیں دشمن کی طرح
پیش پھولوں سے تو آتے نہیں آہن کی طرح
چھوڑ کر علم کا در نزدِ محمدؐ کیا تو
جائے گا توڑ کے دیوار ، نقب زن کی طرح

چہرہ فکر ونظر کی خوش جمالی دیکھ لی
دعویٰ حقانیت کی بے مثالی دیکھ لی
علم کا در چھوڑ کر بیٹھے ہیں بابِ جہل پر
ہم نے حضرت آپ کی روشن خیالی دیکھ لی

کہتا ہے کون منزلِ انوار آئے گی
ہر اک قدم پہ وادی پُرخار آئے گی
جو سوئے شہر جائے گا دروازہ چھوڑ کر
ہر بار اُس کے سامنے دیوار آئے گی

سوئے گورستاں رواں غم کا جنازہ ہوگیا
چہرہ ءہمت کو حاصل اور غازہ ہوگیا
حضرتِ افسر خدا محفوظ رکھے آپ کو
آپ کے اشعار سے ایمان تازہ ہوگیا

کرے جو ظلم وہ شاہی تجھے مبارک ہو
نشیبِ پست نگاہی تجھے مبارک ہو
علیؑ کے عشق کی راہِ ثواب سے ہے گریز
تو پھر عذاب الٰہی تجھے مبارک ہو

نبیؐ کی آل سے تو دل میں بیر رکھتا ہے
اور اس کے ساتھ غمِ عشق غیر رکھتا ہے
یہ شر پسندی مسلسل عزیز ہے تجھ کو
پھر اُس پہ حق سے تو امیدِ خیر رکھتا ہے

توہین جلوہ گاہ ءرسالت نہ کیجئے
ظلم وستم بنامِ عدالت نہ کیجئے
ہمکو ستا لیں جتنا ستا سکتے ہیں حضور
لیکن یزید کی تو وکالت نہ کیجئے

اپنی انا کی اتنی رعایت نہ کیجئے
بے جان فیصلوں کی حمایت نہ کیجئے
اپنا امام آپ بنا بیٹھے ہیں جناب
مذہب پہ اس قدر بھی عنایت نہ کیجئے

زندہ کو باتوں باتوں میں لاشہ بنا دیا
ماشہ کو تولہ تولے کو ماشہ بنا دیا
ہر گام پر بدل دیا اپنا اصول خود
مذہب کو مسخروں نے تماشہ بنا دیا

منکرِ مرتبہ حیدرِ کرارؑ بھی ہے
لئے سینے میں غم ءالفتِ فرار بھی ہے
مالکِ خلد سے رکھتا ہے عداوت دل میں
اور پھر اُس تو جنت کا طلبگار بھی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کلام افسر عباس ۔۔۔ الرسلہ ۔۔۔ سیدنزر عباس ۔ ۱۲۴ اگست ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انا مدینۃ العلم و علیؑ بابھا (حدیث رسولؐ)

(ظہور جارچوی صاحب کلام)

بغض کیوں اے حضور ہے در سے آنا جانا ضرور ہے در سے
اس کو دیتا ہے شہر علم پناہ ارتباط ظہور ہے در سے

ﷺ ﷺ ﷺ

جو فیض پا رہا ہو شہر علم کے در سے وہ خیر خواہ بشر کیسے زیر ہو شر سے
جو اوج چاہتے ہیں ہر مقام پر اپنا بلند ہو نہ سکیں گے ظہورؔ حیدرؑ سے

ﷺ ﷺ ﷺ

ولا کے خم کدے میں نعمتوں کی بارش ہے جمال مظہر معبود کی نمائش ہے
دل محبّ ہوا روشن، جلا دل حاسد ظہور حیدر کرار کی یہ تابش ہے

ﷺ ﷺ ﷺ

جو شہر علوم خدا ہیں پیمبرؐ تو دروازۂ شہر ہیں صرف حیدرؑ
سلام نبیؐ کو جو اک بار پہنچا علیؑ کی سلامی کو دو بار آیا

ﷺ ﷺ ﷺ

رباعیات المرسلہ حسنین جعفری صاحب

علیؑ والے ہیں شہر علم کا ہم در بھی رکھتے ہیں
ہو خیبر سامنے تو فاتح ء خیبر بھی رکھتے ہیں
محمدؐ اور علیؑ شبیرؑ اور شبرؑ ۔ فاطمہ زہراؑ
ارے ہم پنجتن جیسے سپر پاور بھی رکھتے ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

چپ تھے سرکار رسالتؐ ہمنوا کوئی نہ تھا
کس سے کہتے درد دل درد آشنا کوئی نہ تھا
اے ابو طالبؑ کے بیٹے زندہ و پائندہ باد
تو نہ ہوتا تو گواہ ء مصطفےٰؐ کوئی نہ تھا
کیوں چلے آتے ہیں سائل ایک فاقہ کش کے گھر
کیا مدینے بھر میں دروازہ کھلا کوئی نہ تھا
اے روایت کے اسیرو لو ذرا اس کی خبر
سب غنی تھے نام کے حاجت روا کوئی نہ تھا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

بشکریہ سید حسنین جعفری بذریعہ انٹرنیٹ میل مورخہ ۱۱ اکتوبر ۲۰۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انا مدینۃ العلم و علیؑ بابھا (حدیث رسولؐ)

(افسر عباس صاحب کلام)

جستجو دوست کی کرتے نہیں دشمن کی طرح
پیش پھولوں سے تو آتے نہیں آہن کی طرح
چھوڑ کر علم کا در نزدِ محمدؐ کیا تو
جائے گا توڑ کے دیوار ، نقب زن کی طرح

چہرہ فکر ونظر کی خوش جمالی دیکھ لی
دعویٰ حقانیت کی بے مثالی دیکھ لی
علم کا در چھوڑ کر بیٹھے ہیں بابِ جہل پر
ہم نے حضرت آپ کی روشن خیالی دیکھ لی

کہتا ہے کون منزلِ انوار آئے گی
ہر اک قدم پہ وادی پُر خار آئے گی
جو سوئے شہر جائے گا دروازہ چھوڑ کر
ہر بار اُس کے سامنے دیوار آئے گی

سوئے گورستاں رواں غم کا جنازہ ہوگیا
چہرہ ءہمت کو حاصل اور غازہ ہوگیا
حضرتِ افسر خدا محفوظ رکھے آپ کو
آپ کے اشعار سے ایمان تازہ ہوگیا

کرے جو ظلم وہ شاہی تجھے مبارک ہو
نشیبِ پست نگاہی تجھے مبارک ہو
علیؑ کے عشق کی راہِ ثواب سے ہے گریز
تو پھر عذاب الٰہی تجھے مبارک ہو

نبیؐ کی آل سے تو دل میں بیر رکھتا ہے
اور اس کے ساتھ غمِ عشق غیر رکھتا ہے
یہ شر پسندی مسلسل عزیز ہے تجھ کو
پھر اُس پہ حق سے تو امیدِ خیر رکھتا ہے

توہین جلوہ گاہ ءرسالت نہ کیجئے
ظلم وستم بنامِ عدالت نہ کیجئے
ہمکو ستا لیں جتنا ستا سکتے ہیں حضور
لیکن یزید کی تو وکالت نہ کیجئے

اپنی انا کی اتنی رعایت نہ کیجئے
بے جان فیصلوں کی حمایت نہ کیجئے
اپنا امام آپ بنا بیٹھے ہیں جناب
مذہب پہ اس قدر بھی عنایت نہ کیجئے

زندہ کو باتوں باتوں میں لاشہ بنا دیا
ماشہ کو تولہ تولے کو ماشہ بنا دیا
ہر گام پر بدل دیا اپنا اصول خود
مذہب کو مسخروں نے تماشہ بنا دیا

منکرِ مرتبہ حیدرِ کرارؑ بھی ہے
لئے سینے میں غم ءالفتِ فرار بھی ہے
مالکِ خلد سے رکھتا ہے عداوت دل میں
اور پھر اُس تو جنت کا طلبگار بھی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مندرجہ بالا رباعیاں جناب افسر عباس کی ہیں۔۔۔افسر۔۔۔سیدزعباس
۱۴ مئی ۲۰۰۲ م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولا علیؑ اور خیبر

کرے چاند ٹکڑے نبیؐ کا اشارہ

تو پلٹائے سورج وصیؑ کا اشارہ

ظہورؔ ایک خیبر کا دروازہ کیا ہے

زمیں کو الٹ دے علیؑ کا اشارہ

۔۔ظہور جارچوی۔۔

خیبر میں یہ ہے دھوم کہ جرار آیا

افواجِ محمدؐ کا علم دار آیا

فی النار ہو اکفر تو کافر فرار

میدان میں جب حیدرِ کرار آیا

۔۔۔۔

بیٹھا ہے مشکلات کے رستے پہ ہار کے

او بد نصیب دیکھ علیؑ کو پکار کے

مرحب کا قتل بھی کوئی خیبر میں قتل تھا

پھینکا تھا ذوالفقار کا صدقہ اتار کے

خیبر کے در نے کھل کے اشارہ یہ کر دیا

مظہر یہی ہیں قوتِ پروردگار کے

ہیں بسترِ رسولؐ پہ حیدرؑ یہ کب کھلا

انگڑائی جب کہ لی شبِ ہجرت گزار کے

تاریکیاں یہ شام غریباں کی اے قمر

تارے بھی چھپ گئے فلکِ کج مدار کے

۔۔قمر جلالوی مرحوم۔۔

سید کرامت علی بخاری کا کلام

وہ نعرے سے ارض و سما تک ہلا دیں

وہ خیبر کے دیوار و در سب گرا دیں

ہو ان کا اشارہ سحر ہو دوبارہ

سرِ شام سورج کو واپس بلا دیں

ہے بے مثل ہمت شہ بحر و بر کی

وہ اپنے ہی قاتل کو شربت پلا دیں

اے جنت کے آقا اے کوثر کے مولا

کوئی جام اس نیم جاں کو پلا دیں

۔۔کرامت۔۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔سید زرعباس۔۲۔۸۔۲۰۰۲م

رباعیات علیؑ ابن ابی طالبؑ

جنت کی جستجو میں کہاں چل دیئے حضور
جنت کا راستہ تو علیؑ کی گلی سے ہے

★★★★★

علیؑ کو فاتح بدر و حنین کہتے ہیں　　حسنؑ کو نور شہء مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزل آخر کا نام ہے عباسؑ　　کمال ء صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

★★★★★

جب انساں کو جکڑ لیتی ہیں ناکامی کی زنجیریں　　نہ دولت کام آتی ہے نہ کام آتی ہیں تدبیریں
اگر ایسی گھڑی آئے تو گھبرانا نہیں خاکی　　علیؑ کا نام لینے سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

●●●●●

دل سے پکاریئے تو ابھی ہو علاج ء دل　　ہر درد لا دوا کی دوا ہے علیؑ علیؑ

●●●●●

حب ء حیدرؑ میں باغ خلد ملا　　اور ہوا دل بھی باغ باغ الگ
بغض حیدرؑ میں دوزخی بھی ہوئے
اور مل گیا نسل کا سراغ الگ

★★★★★

جو مدحت حیدر کو بیکار سمجھتے ہیں　　ہم ایسے دماغوں کو بیکار سمجھتے ہیں

قائم ——— ۱۰ دسمبر ۱۹۹۶ء

مصطفےٰ لرننگ سٹی ہیں اور حیدرؑ گیٹ ہے　　اس سے وابستہ پیام کبریا کا فیٹ ہے
لب پہ ہو نام علیؑ اور دل میں بغض پنجتن　　وہ اوریجنل ہو نہیں سکتا ڈوپلیکیٹ ہے

★★★★★★★★

حب حیدرؑ کا مزا اہل ولا سے پوچھئے　　مصطفےٰؐ سے پوچھئے اپنے خدا سے پوچھئے
یوں علیؑ کا مرتبہ کیسے سمجھ سکتے ہیں آپ　　آئے کعبے میں دوش مصطفےٰ سے پوچھئے

کل ایماں مرضی رب جانشین مصطفےٰ　　شیر حق نادِ علیؑ کہہ کے سمجھانا پڑا　　پھر بھی ہم سے پوچھتے ہی جب رہے اوصاف اور　　لب پہ گھبرا کر نصیری کا خدا لانا پڑا

اب کیا بتائیں وسعت دست کرم کو ہم　　انگشتری نے جب کے سلیماں بنا دیا　　جو بھی مہم ہے رہتی ہے وہ کیوں علیؑ کے ہاتھ　　بس اس جلن نے بہتوں کو شیطاں بنا دیا

★★★★★

صبر و قوت کے لئے ایمان و عرفاں کے لئے　　لوگ کس کس کی نہ جانے زندگی پڑھتے رہے　　لیکن اکثر ہر قدم پر اور ہر ہر موڑ پر　　ہم نے یہ دیکھا نبیؐ نادِ علیؑ پڑھتے رہے

امیرالمومنیں اپنے کو کہلانا تو آساں ہے　　پسینے چھوٹتے سن کے لیکن قول ربانی　　بحکم حق امیرالمومنیں اس دن سے ہیں آقا　　نہ تھا جب تک وجود حضرت آدمؑ بھی جسمانی
صراط حق علیؑ ہیں بس سمجھ لے ہر کس و ناکس
کیا تھا کچھ جو پیش و پس تو غچہ کھا گئے ثانی

★★★★★★★★★

10 APR 2000

آئے علیؑ تو کعبہ کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

★★★★

اصحاب نے پوچھا جو نبیؐ کو دیکھا — معراج میں حضرتؐ نے کس کو دیکھا
کہنے لگے مسکرا کے محبوبِ خدا — واللہ جہاں دیکھا علیؑ کو دیکھا

★★★★★

کعبہ کو یداللہ نے آباد کیا — بت توڑ کے مصطفےٰ کا دل شاد کیا — اللہ رے جلال اسم اعلائے علیؑ — اصنام کو اس نام نے برباد کیا

★★★★★

دیدار دم نزع دکھاتے ہیں علیؑ — ایذا سے محبوں کو بچاتے ہیں علیؑ — منظور ہے شیعوں پہ نہ ہو سختیِ موت — پہلے ملک الموت سے آتے ہیں علیؑ

محبوبِ خدا کا جانشیں حیدر ہے — قندیل سرِ عرشِ بریں حیدرؑ ہے — رکھے کعبہ میں یا اس دوسرا داش نبیؐ — لو مہر نبوت کا نگیں حیدرؑ ہے ؟؟؟

؟؟؟؟؟؟

منتظم کعبہ کا آ پہنچا صفائی کے لئے — اے بتو اب اور گھر ڈھونڈو خدائی کے لئے
آئے کعبہ کی زمیں پہ جب سے حیدرؑ کے قدم — جائے سجدہ بن گئی ساری خدائی کے لئے
چیرتے ہیں کلۂ اژدر کو جھولے میں علیؑ — آج پہلی مشق ہے خیبر کشائی کے لئے
دو کیا مرحب کو حیدرؑ نے تو بولی ذوالفقار
ہاتھ ایسا چاہیئے تیغ آزمائی کے لئے

★★★★★

بن بن کے ہزار بار آئی دنیا — پر چشم علیؑ میں نہ سمائی دنیا — جتنا کہ اٹھایا در خیبر کو بلند — نظروں سے اسی قدر گرائی دنیا

—— دبیر ——

سب کے در دولت سے تم اکراہ کرو — ہاں گھر میں در علوم کے راہ کرو — کعبہ درِ حیدرؑ ہے نہ شش در ہو دبیر — جاؤ بیٹھو بھی اللہ اللہ کرو

—— دبیر ——

رہ جاتا ہوں انگشت بدنداں ہو کر — حیدرؑ کو کہا ابر سخنداں ہو کر — مانا کہ گہر بخش ہے نیساں بھی مگر — وہ دیتا ہے رو رو کے یہ خنداں ہو کر

—— دبیر ——

جبریلؑ نے دیکھا تھا جو تارا پہلے — اس سے بھی تھا امام ہمارا پہلے — آئے جو برائے سیر دنیا میں علیؑ — اللہ نے اپنے گھر اتارا پہلے

—— دبیر ——

کہنے سے اذاں کے دین سب ملتا ہے — پر نام علیؑ نہ لو تو کب ملتا ہے — اعداد محمدؐ و علیؑ کو گن لو — یہ دونوں جو باہم ہوں تو رب ملتا ہے

—— دبیر ——

حیدرؑ کو جو خالق کا ولی کہتا ہے — شاباش قدیرِ ازلی کہتا ہے — کہتے ہیں نصیری تو علیؑ کو اللہ — بندہ اللہ کو علیؑ کہتا ہے

—— دبیر ——

کعبہ کا نشاں علیؑ کے گھر سے پایا — معدن ایماں کا اس گہر سے پایا — پہلے تو علی ملے خدا کے گھر سے — پھر ہم نے خدا کو ان کے گھر سے پایا

—— دبیر ——

خورشید سر شام کہاں جاتا ہے — روشن ہے دبیر پر جہاں جاتا ہے — مغرب ہی کی جانب تو ہے قبر حیدرؑ — یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

10 APR 2000

نذرانہ امیرالمومنینؑ (رباعیات)

خلوص دل سے علیؑ کا جو نام لیتا ہے — وہی تو لذت عمر دوام لیتا ہے
علیؑ کا نام ہے وجہ سکون قلب و جگر — علیؑ کا نام تو گرتوں کو تھام لیتا ہے

بلغ کا تاج سر پہ ہے امت کا شاہ ہے
بیعت علیؑ کی سب نے کی، خدا گواہ ہے

★★★★★

سلمانؑ سے پوچھئے نہ ابوذرؓ سے پوچھئے — کعبے میں جو کھلا تھا نہ اس در سے پوچھئے
گیتی میں خود رسولؐ سے بعد ان کے عرش پر — رتبہ علیؑ کا خالق اکبر سے پوچھئے

خیبر میں ہے یہ دھوم کہ جرار آیا — افواج محمدؐ کا علمدار آیا
فی النار ہوا کفر تو کافر فرار — میدان میں جب حیدرؑ کرار آیا

اے دوست چھوڑ دشمن آل عباؑ کا ہاتھ — وہ ہاتھ جو ہے مکر و فریب و ریاء کا ہاتھ
آ میں بتاؤں ڈھونڈنے والے بغور سن — مشکل پڑے تو تھام لے مشکل کشاؑ کا ہاتھ

میں کیا بتاؤں علیؑ کو کدھر کدھر دیکھا — جدھر جدھر بھی نظر کی ادھر ادھر دیکھا
زمیں پہ یہ علیؑ عرش پر علی العظیم — علیؑ علیؑ نظر آئے جدھر جدھر دیکھا

تجھ کو طا رسول کا بستر جو یا علیؑ — تیری حیات مل گئی حق کی حیات میں
ہجرت کی شب تھی طالع اسلام کی سحر — دین خدا کے پھر گئے دن ایک رات میں

نبوت ان کی امامت ان کی ازل کے دن سے ملی جلی ہے — خدا کے اک نور کے ٹکڑے کوئی نبی ہے کوئی ولی ہے
نبیؐ نہ ایسا ہوا نہ ہوگا نہ ایسا پایا وصیؑ کسی نے — فلک پہ ذکر علیؑ علیؑ ہے زمیں پہ ذکر علیؑ علیؑ ہے

داماد رسول کی شہادت ہے آج — معصوموں پہ فاطمہؑ کے آفت ہے آج
اس ماہ میں آقا کو تمہارے مارا — خاتون قیامت پہ قیامت ہے آج

اے مومنو لازم ہے تمہیں شور و شین — ماہ رمضاں میں ہوئی بنت زہرا بے چین
اس ماہ میں بے پدر ہوئے ہیں حسنینؑ — جنت میں تڑپتے ہیں رسول الثقلینؐ

بیٹھا ہے مشکلات کے رستے پہ ہار کے — او بدنصیب دیکھ علیؑ کو پکار کے
ہے بستر رسولؐ پہ حیدرؑ یہ کب کھلا — انگڑائی جب کہ لی شب ہجرت گزار کے
مرحب کا قتل بھی کوئی خیبر میں قتل تھا — پھینکا تھا ذوالفقار کا صدقہ اتار کے
خیبر کے در نے کھل کے اشارہ یہ کر دیا — مظہر یہی ہیں قوت پروردگار کے

10 APR 2000

تاریخ خونء شاہ چھپائے تو کس طرح　　یہ نقش رکھ گئی ہے جو زینبؑ ابھار کے
لیلی کے دل کو دیکھ رہے ہیں شہ زمن　　اکبرؑ کو رن میں بھیجا ہے گیسو سنوار کے
اصغرؑ جگر کو تھام کے روتی ہے فوج شام　　تم تیر کھا کے آئے ہو یا تیر مار کے

اکبر تمہارا باغ جوانی اجڑ گیا　　لیلی نے چار دن بھی نہ دیکھے بہار کے
روباہء جنگء عونؑ و محمدؑ یہ کہتے تھے　　یہ شیر جانے چھوٹ گئے کس کچھار سے
تاریکیاں یہ شام غریباں کی اے قمر
تارے بھی چھپ گئے فلکء کج مدار کے

علیؑ نے کر دیا ثابت کہ حیدرؑ ایسے ہوتے ہیں　　بہادر ایسے ہوتے ہیں　　دلاور ایسے ہوتے ہیں
وہی عادت وہی جرء ات وہی قدرت وہی حکمت　　پیمبر کے وصی بعد از　　پیمبر ایسے ہوتے ہیں

وہ کون دوش نبی پہ دیکھو قدم رکھے مسکرا رہا ہے
ابھر کے مہر رسول بولی علیؑ علیؑ ہے علیؑ علیؑ ہے

کونین پہ روشن ہے کمالء حیدرؑ　　ہے کون شجاعت میں مثالء حیدرؑ
اک انگلی سے چاہیں تو الٹ دیں کونین　　خالق کا جلال ہے جلالء حیدرؑ

ذکر علیؑ ہر ذکر سے اعلیٰ دیکھا　　اسی بول کو ہر بول سے بالا دیکھا
ہم نے تو اسی ذکر سے اے نور　　سو بار اندھیرے میں اجالا دیکھا

جو علیؑ کا غلام ہو جائے　　خلد اس کا مقام ہو جائے　　یا علیؑ یا علیؑ ہی کرتے رہو　　صبح ہو جائے شام ہو جائے
اے خدا انکے ذکر کے صدقے　　زندگی کو دوام ہو جائے　　جو بھی حیدرؑ کے نام پر ہو فدا　　میرا ان پر سلام ہو جائے
ذرہ خورشید کی طرح چمکے　　ان کا جب فیض عام ہو جائے　　اے خدا ان کے ذکر کے صدقے　　زندگی کو دوام ہو جائے

علیؑ سے پیار کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولا　　ہمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولا
درء شاہء نجف کو چھوڑ دیں جنت کے بدلے میں　　یہ سودا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولا

علیؑ کا مد مقابل کہاں سے لاؤ گے　　زمیں سے لاؤ گے یا آسماں سے لاؤ گے
رسولؐ عالم انساں میں سب سے افضل ہیں　　خدا خدا ہے اگر لامکاں سے لاؤ گے
سوا دو کے نہیں تیسرا کوئی بہتر
وہ پست ہو گا جسے درمیاں سے لاؤ گے

●●●●●

10 APR 2000

ساقیء ماہوش مہ خم غدیر لا　　مومن کو جو بناتی ہے روش ضمیر لا　　جسکو کہیں ولائے جناب امیرؑ لا
ھم کو نہ محتسب نہ شیخ جی کا ڈر　　ہم پینے والے ہیں اسے مسجد میں بیٹھ کر　　پگڑی اچھالیں شیخ کی ڈالے جو بد نظر
واعظ کی روک تھام کا ھم پر نہیں اثر　　دیرینہ ایک رسم بجالا رہے ہیں ہم　　روز ازل سے پیتے چلے آرہے ہیں ہم

یا علیؑ مظہر آیات تجھے جان گئے　　حد سے جو گزرے نصیری تو خدا مان گئے
لاکھ ڈالے تیری تصویر پہ تیرے پردے　　پھر بھی پہچاننے والے تجھے پہچان گئے

●●●●●

زندگی بھر کی کمائی چھین لی　　سب تمہاری خود نمائی چھین لی　　قابل صد حیف ہے اے بتو　　ایک بندے نے خدائی چھین لی

★★★★★

مصطفےٰ لرننگ سٹی ہیں اور حیدر گیٹ ہیں　　اس سے وابستہ پیام کبریا کا فیٹ ہے
لب پہ ہو نام علیؑ اور دل میں بغض پنجتن
وہ اور یجنل ہو نہیں سکتا ڈوپلیکیٹ ہے

شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار　　لافتیٰ الا علیؑ لاسیف الاذوالفقار
اسلحے کے ساتھ ایک لائسنس چاہیئے　　کیا ملا کسکو ملا یہ سب ہوا اس سے آشکار
آئی قدرت کی صدا لائسنس پڑھو جبرائیل
لافتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

★★★★★

کشتیء دین کی پتوار سنبھالی جائے　　بت پرستی سے مخلوق بچالی جائے
آؤ کعبے میں ہوا حکم علیؑ کی ماں کو　　یہ نہیں مادرء عیسیٰ کہ نکالی جائے

●●●●●

بھر بھر کے جام الفت حیدرؑ پیا کرو　　مشکل پڑے تو نام علیؑ کا لیا کرو
گر چاہتے ہو خلد میں اونچا ملے مقام　　زہراؑ کے دشمنون پہ تبرا کیا کرو

معراج عبادت کی طرف بڑھتا ہوں　　جبریل کے ساتھ عرش پہ چڑھتا ہوں
پاتا ہوں نبیؐ کی ہم زبانی کا شرف　　جس وقت کہ میں نادِ علیؑ پڑھتا ہوں

★★★★★

بندہ کوئی اسرار خدا کیا جانے　　طاعت واجب ہے دل سے اتنا جانے　　اللہ و محمدؐ و علیؑ ہیں مولا　　مولا مولا کا فرق مولا جانے

●●●●●●●●●●●●●

پہلے یہ مان لے کہ ہیں مشکل کشا علیؑ　　پھر دیکھ تیرے واسطے کرتے ہیں کیا علیؑ
ہماری تو ٹل جاتی ہیں ساری مصیبتیں　　جب ہم کبھی خلوص سے کہتے ہیں یا علیؑ

★★★★★

10 APR 2000

چمکتا ہے کہاں افلاک پر مہر مبیں ایسا　　کہاں ہوگا ولایت کی انگوٹھی میں نگیں ایسا
خدا محفوظ رکھے چشم بد سے حسن حیدرؑ کو　　بڑی مشکل سے پایا ہے نبی نے جانشیں ایسا

★★★★★★★★

ہے افسر دیں تاج سکندر حیدرؑ　　اور بعد نبیؐ سب سے ہیں بہتر حیدرؑ
ہے تجھ سے دعا میری اے رب غفور　　جاری ہو میری زباں پہ حیدرؑ حیدرؑ

رک گیا کیوں روداد اوصاف جلی کہتے ہوئے　　کیوں جھجکتا ہے ولی کو تو ولی کہتے ہوئے
جب اسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے تو پھر　　موت کیوں آتی ہے تجھ کو یا علیؑ کہتے ہوئے

★★★★★

زباں پہ اصل حقیقت کا اعتراف نہیں　　ذرا بھی دیدہ و دل کا غبار صاف نہیں
بدن پہ جامہ احرام دل میں بغض علیؑ　　تیرے نصیب کا چکر ہے یہ طواف نہیں

●●●●●

علی سے اگر لو لگائی نہیں　　تیرے حق میں ناصح بھلائی نہیں　　علیؑ کی محبت نبیؐ کی محبت　　علیؑ اور نبیؐ میں جدائی نہیں

★★★★★★★★★★★★★★★

جھوم اٹھے کون و مکاں کس کی یہ انگڑائی ہے　　کون آیا جو محبت کی فضا چھائی ہے
کل تلک یہ بھی تھا خاموش محمدؐ کی طرح　　آج کعبے کے بھی ہونٹوں پہ ہنسی آئی ہے

●●●●●

وہ کب ہیں گردش دوراں سے ہارنے والے　　قدم قدم پہ علیؑ کو پکارنے والے
ہماری سمت بھی ہو جائے اک نگاہ کرم　　نبیؐ کے دین کی قسمت سنوارنے والے

★★★★★

جو بھی مشکل کشا سے جلتا ہے　　اسکا مشکل سے دم نکلتا ہے　　رات بھر جاگے کل علم کے لئے　　آج چھونے سے دم نکلتا ہے

●●●●●●●●●●●

یکتا ہے جو مداح مدام اس کا ہوں　　واحد ہے جو عبد نیک نام اس کا ہوں
پوچھیں گے نکیرین تو کہہ دوں گا انہیں　　قنبر کا جو مولا ہے غلام اس کا ہوں

★★★★★

کریں گے جب کہ نکیرین آ کے مجھ سے کلام　　کہ کون رب ہے تیرا کون نبی و امام
کہونگا رب ہے میرا ذوالجلال والاکرام　　محمدؐ عربی ہے میرے نبیؐ کا نام
علیؑ امام من است و من غلام علیؑ
ہزار جان گرامی فدائے نام علیؑ

★★★★★

جو رتبہ احمدؐ کے وصی کا دیکھا　　ہم نے نہیں یہ رتبہ کسی کا دیکھا　　کہتے ہیں نبیؐ جب ہوئی معراج مجھے　　پہنچا جو وہاں ہاتھ علیؑ کا دیکھا

●●●●●

10 APR 2000

ہم ہیں حیدرؑ کے پرستار بتا دو انکو — جس سے بھن جائے کلیجہ وہ سزا دو اں کو
گر منافق کو اٹھانا ہے بھری محفل سے — مدحت حیدرؑ کرار سنا دو ان کو

★★★★★

کسی کو نگہ پاک باز دتنا ہے — کسی کو نعمت عمر دراز دتنا ہے
بطور خاص مگر جس پہ مہرباں ہو خدا — علیؑ کے عشق سے اس کو نواز دتنا ہے

★★★★★★★★

در جناں پہ بھی حکم امام چلتا ہے — ان ہی کے فیض سے سارا نظام چلتا ہے
وہ لکھ کے دیں گے تو جنت میں داخلہ ہو گا — وہاں بھی ان کی سفارش سے کام چلتا ہے

★★★★★

نہ باغ دولت و ثروت کی سیر مانگتا ہوں — نہ مملکت کوئی مانند غیر مانگتا ہوں
شہ نجف میں تیری بارگاہ عالی سے — بس اپنے حسن عقیدت کی خیر مانگتا ہوں

★★★★★

نہ تخت رکھتے ہیں کوئی نہ تاج رکھتے ہیں — وقار حق کی مگر پھر بھی لاج رکھتے ہیں
جو خسروان جہاں کو نصیب ہو نہ سکا — قلندران علیؑ وہ مزاج رکھتے ہیں

●●●●

فضائے گلشن جنت کی سیر چاہتا ہے — اور احترام علیؑ کے بغیر چاہتا ہے
علاج کر لے کچھ اپنی شر پسندی کا — بروز حشر اگر اپنی خیر چاہتا ہے

★★★★★

دست نبیؐ و شیر خدا یا علیؑ مدد — انسانیت کے رہنما یا علیؑ مدد — ہم نے کہا تو مورد الزام ہو گئے — خیبر میں خود نبیؐ نے کہا یا علیؑ مدد

★★★★★

دل کو جان چمن پہ وار کے دیکھ — پھر سے آئیں گے دن بہار کے دیکھ — دور ہوویں گی مشکلیں ساری — پھر علیؑ کو ذرا پکار کے دیکھ

★★★★★

حالت عجب تھی خانہء رب ء جلیل کی — یعنی کہ پھل نہ لائی تھی محنت خلیل کی
حاجت نہیں یہاں کسی لمبی دلیل کی — آمد ہوئی خدا و نبیؐ کے وکیل کی
آئے علیؑ تو کعبہ کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

●●●●●

جس کو اللہ بنائے وہ ولی بنتا ہے — مظہر شان خدا شیر جلی بنتا ہے
بکھرے ہوئے اوصاف نبیوں کے تمام — یکجا کئے جائیں تو علیؑ بنتا ہے

★★★★★

10 APR 2000

نبیؑ آئے ولی آئے کوئی بن کے وصی آئے　　خدا کے نیک بندے جس قدر آئے سبھی آئے
مگر ہر آنے والا اپنے اپنے گھر سے آیا ہے　　خدائے لم یزل کے گھر سے آئے تو علیؑ آئے

★★★★★

معراج میں گر حیدر کرارؑ کی ذات نہ ہوتی　　طالب سے کبھی مطلوب کی بات نہ ہوتی
خالق کی زباں بنتے نہ گر حیدر کرارؑ　　ہو جاتی ملاقات مگر بات نہ ہوتی

●●●●●

قدرت کا جو کاتب ہے علیؑ شیر خدا ہے　　روشن ہے زمانے پہ علیؑ دست خدا ہے
دونوں جہاں میں یہی مختار کا رہے　　حق سے نہ یہ جدا ہے نہ حق اس سے جدا ہے

★★★★★

خورشید سر شام کہاں جاتا ہے　　روشن ہے دبیر پر جہاں جاتا ہے
مغرب ہی کی جانب ہے قبر حیدرؑ　　یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

●●●●●

سرور ہیں شہر علم علیؑ اس کا باب ہے　　حیدرؑ فضیلتوں کی مکمل کتاب ہے
قیصر جس انجمن میں ہو علیؑ کا تذکرہ　　اس انجمن میں سانس بھی لینا ثواب ہے

★★★★★

تخیل سے بھی بڑھ کر ہے بڑائی میرے کی　　میاں محتاج ہے ساری خدائی میرے مولا کی
جہاں سے رزق بندوں کو خدا تقسیم کرتا ہے　　وہاں پر بھی نظر آئی کلائی میرے مولا کی

●●●●●

قطرے کو علیؑ چاہیں تو دریا کر دیں　　ادنےٰ پہ کریں مہر تو اعلیٰ کر دیں
نسخہ کیسا مزاج کہتے ہیں کسے　　بیمار کو چاہیں تو مسیحا کر دیں

★★★★★

نور حق شان خدا وجہ خدا عین خدا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم تھے موجود خدائی میں ازل سے پہلے　　ہاتھ درکار تھا صناعیء قدرت کے لئے
اپنے اوصاف سے وحدت نے سنوارا تم کو　　ایک مظہر کی ضرورت جو تھی وحدت کے لئے
راز کیا ہے سمجھ میں نہیں آتا کچھ بھی　　نہ جدا تم ہو خدا سے نہ خدا تم سے جدا

یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

ذات ءواجب سے ہے ماخوذ تمہاری ہستی　　نور ءواحد کی تجلی ہوئی ظاہر تم سے
خالق و مالک کونین کا منشا ہو تم　　ان کا ہر حکم ہوا دہر میں صادر تم سے
مظہر کن فیکوں پردہء رازء وحدت　　تم کو بندہ میں کہوں یا کہہ دوں تم ہی کو میں خدا

نور حیدرؑ کو یہاں نور جلی کہنے لگے — جو ولا رکھتے تھے وہ بھی حق کا ولی کہنے لگے
کہہ رہے تھے جو بدعت ان پہ حیرت ہے ہمیں — مشکلوں میں پڑ کے وہ بھی یا علیؑ کہنے لگے

★★★★★

ساقیء ماہوش مہء خمء غدیر لا — پی کر جسے جواں ہو ہر مرد و پیر لا
مومن کو جو بناتی ہے روشن ضمیر لا — جس کو کہیں ولائے جناب امیرؑ لا
ہم کو نہ محتسب نہ شیخ جی کا ڈر — ہم پینے والے ہیں اسے مسجد میں بیٹھ کر
پگڑی اچھالیں شیخ کی ڈالے جو بد نظر — واعظ کی روک تھام کا ہم پر نہیں اثر

دیرینہ ایک رسم بجا لا رہے ہیں ہم
روز ازل سے پیتے چلے آ رہے ہیں ہم

★★★★★

ازل میں مانگنے والے بھی تھے اور دینے والا بھی — کسی نے مال و زر مانگا کسی نے کیمیا لے لی
میرا مقسوم سوچا ہی کیا مانگوں تو کیا مانگوں — عقیدت نے بڑھا کر ہاتھ خاک کربلا لے لی

★★★★★

خرد کے باغ کی چن لی کلی کلی میں نے — بجایا دین کا ڈنکا گلی گلی میں نے
قدم قدم پہ پکارا علیؑ علیؑ میں نے — سنیں زمانے کی باتیں بری بھلی میں نے
نہ چھوڑا ہاتھ سے پر دامن علیؑ میں نے — ہر اک سوال کا لب پر میرے جواب رہا
میں امتحان محبت میں کامیاب رہا

●●●●●

محسن نقوی — ہیبت ءناد علیؑ میں یہ قرینہ دیکھا — رقص کرتے ہوئے خشکی پہ سفینہ دیکھا
جب بھی مشکل میں لیا نام علیؑ گھبرا کر
میں نے مشکل کی جبیں پہ پسینہ دیکھا

★★★★★★★★★

مرتبہ رتبہ شناسوں کا ولی تک پہنچا — اس کو مل گئے محمدؐ جو علیؑ تک پہنچا
بو ترابی ہوں زمیں نے میری جھولی بھر دی — جب میرا دست دعا ناد علی تک پہنچا

(محسن ـــــ نقوی ـــــ اوپر والی رباعیاں)

کعبے کی حرمتوں میں اجالا علیؑ سے ہے — یعنی خدا کے گھر میں اجالا علیؑ سے ہے
اس کو بھی شرک کہہ دو وسیلے کے منکرو — خیرات مانگتا جو فرشتہ علیؑ سے ہے
آکر در علیؑ پہ ستارہ یہ کہہ گیا
روشن مقدروں کا ستارہ علیؑ سے ہے

★★★★★

سنعر۔۔۔ ۲۲ ستمبر ۱۹۹۹م۔۔۔

10 APR 2000

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقد امیر المومنینؑ

(ظہور جارچوی صاحب کا کلام)

یکم ذوالحجہ

زمانے کو عظمت دکھا دی علیؑ کی
محمدؐ نے عزت بڑھا دی علیؑ کی
خدا نے فلک سے جو تارا اتارا
تو زہرا سے شادی رچا دی علیؑ کی

--ظہور جارچوی--

خوش جو ہیں جبریلؑ کے استاد آج
انس و جن حور و ملک ہیں شاد آج
فاطمہؑ زہرا سے شادی ہو گئی
گھر علیؑ کا ہو گیا آباد آج

--ظہور جارچوی--

سجائی جا رہی ہے بزمِ شادی مصطفیٰ کے گھر میں
چلے ہیں ساکنانِ عرش فخرِ انبیاء کے گھر
رسولؐ اللہ کی بیٹی کی شادی ہونے والی ہے
اسی نوشاہ سے پیدا ہوا تھا جو خدا کے گھر

--ظہور جارچوی--

کب کوئی لائق دامادی سرورؐ نکلا
صرف مولودِ حرم خاصہ داورؑ نکلا
تولا میزان شرف میں تو علیؑ کا پلہ
نسبتاً بنتِ پیمبرؐ سے بھی برتر نکلا

--ظہور جارچوی--

مدعی ایک نہ ہم پلہِ حیدرؑ اترا
عقل نے تولا تو ہر وزن سبک تر اترا
تارا خالق نے اتارا جو علیؑ کے گھر میں
دلِ حاسد میں چمکتا ہوا خنجر اترا

--ظہور جارچوی--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی--طالب دعا سید نذر عباس--۲۴ مئی ۲۰۰۴ م)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیاں جو انٹرنیٹ کی آڈیو سائٹ سے لکھیں

وہ کرنے لگے جب رسن و دار کی باتیں
میں کرنے لگا میثمؑ ء تمار کی باتیں
ہو جائے گی پہچان منافق کی تمہیں بھی
ہنس ہنس کے کرو حیدرؑ کرار کی باتیں

کسی نے کچھ بھی مانا ہو مجھے اس سے غرض کیا ہے
محمدؐ کا علیؑ کو میں نے تنہا جانشیں مانا
کسی کو یا کسی کو یا کسی کو آج تک میں نے
قسم لے لو نہیں مانا نہیں مانا نہیں مانا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعات عیدِ غدیر

ظہور جارچوی صاحب کا کلام

مبارک ہو یہ جشن یہ گرم جوشی مبارک ہو یہ کیف یہ بادہ نوشی
مبارک ہو تم سب کو ایمان والو شہنشاہِ اسلام کی تاج پوشی

--ظہور جارچوی--

ازل سے اٹھایا تھا بارِ رسالت ابد تک رہے گی بہارِ رسالت
یہ ہم حکمِ بلغ کے تیور سے سمجھے امامت پہ ہے انحصارِ رسالت

--ظہور جارچوی--

رب سبحان کی قسم محبوب سبحان کی قسم
بات سچی کہہ رہا ہوں آل و قرآن کی قسم
بخش کر نوروز کے دن کو شرف اللہ نے
کر دیا سلام کامل کل ایماں کی قسم

--ظہور جارچوی--

اپنا نہیں اللہ کا فرمان سنایا
قرآن اٹھائے ہوئے قرآن سنایا
ہر روز سناتے تھے علیؑ میرا وصی ہے
نوروز تھا جس روز بہ اعلان سنایا

--ظہور جارچوی--

نہ کہنا بھول کر سہواً بنایا یہ کہہ سکتے ہو مجبوراً بنایا
خدا حکم پاتے ہی نبیؐ نے علیؑ کو جانشیں فوراً بنایا

--ظہور جارچوی--

نہ پوچھو کیوں بنایا کیا بنایا یہ سمجھو خود بنے وہ یا بنایا
بحکمِ حق علیؑ کو مصطفےٰؐ نے بنایا جو کچھ آپ ایسا بنایا

--ظہور جارچوی--

شرف علیؑ کے بڑھائے گئے بحکمِ خدا حضورِ بزم اٹھائے گئے بحکمِ خدا
خمِ غدیر کے اجلاس میں علیؑ مولا بنے نہیں تھے بنائے گئے بحکمِ خدا

--ظہور جارچوی--

کہہ رہے ہیں جو محمدؐ مان لو شکلِ مولا دیکھ لو پہچان لو
حسبنا قرآن کہنا ہے اگر بولتے قرآن سے قرآن لو

--ظہور جارچوی--

بہم فہرست کیسے ہو بتائیں نام کس کس کا
علیؑ مولا ہے اس اس کا نبیؐ مولا ہے جس جس کا
کہو مولا علیؑ ڈالو نظر حضارِ محفل پر
کھلے چہرے بتا دیں گے علیؑ مولا ہے اس اس کا

--ظہور جارچوی--

بچتا ہے بھاگتا ہے جو عقلِ رسا سے دور
مشکل میں گھر کے رہتا ہے مشکل کشا سے دور
رہ آس پاس بیٹھنے والوں کے ساتھ ساتھ
لیکن یقین کر لے کہ تو ہے خدا سے دور

--ظہور جارچوی--

سمجھتے ہیں جو رسولؐ قدیر کی عظمت
انہی دلوں میں ہے اس کے وزیر کی عظمت
بھٹک رہے ہیں وہی راہرو ترا ہے پر
جو بھول بیٹھے ہیں راہِ غدیر کی عظمت

--ظہور جارچوی--

خدا کا حکم جہاں کو سنانے والے نے غضب کی دھوپ میں محفل سجانے والے نے
ظہورؔ رہ گئے دشمن علیؑ کا منہ تکتے بنا دیا انہیں مولا بنانے والے نے

--ظہور جارچوی--

بگاڑتا ہے عبث کام آنے والے سے صراط و نار سقر سے بچانے والے نے
علیؑ سے بغض نہ رکھ خود بنے وہ کب مولا جو حوصلہ ہے بگڑ جا بنانے والے سے

--ظہور جارچوی--

خود بنے مولا اگر تو مرتضیٰ کو چھوڑ دے خود بنایا ہے اگر تو مصطفیٰ کو چھوڑ دے
حکم تاکیدی خدا کا تھا نبیؐ کا تھا عمل تیری مرضی چھوڑ دے ضد یا خدا کو چھوڑ دے

--ظہور جارچوی--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی۔۔ طالب دعا۔ سید نزر عباس۔۔ ۲۳ مئی ۲۰۰۲ م)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿قطعات عیدِ مباھلہ﴾

☆ظھورؔ جارچوی صاحب کا کلام☆

حسنؑ حسینؑ علیؑ و بتولؑ آئے ہیں
ریاضِ ختمِ رسالت کے پھول آئے ہیں
دلوں پہ خوف نصاریٰ کے ہوگیا طاری
جو دیکھا آل کو لے کر رسولؐ آئے ہیں

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

گئے جب آل کو لے کر رسولؐ میداں میں کیا نصاریٰ نے جذیہ قبول میداں میں
ادب سے جھک گئے مریم کے ماننے والے مباھلے کو جب آئیں بتولؑ میداں میں

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

وہ جان لے جو طلبگار ہے صداقت کا ہمارے سامنے شہکار ہے صداقت کا
جو چاہے اپنی صداقت کو جانچ لے اس پر مباہلہ نہیں معیار ہے صداقت کا

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

مقابلے میں تو دیکھا ہے اہلِ عالم نے مجادلے میں جو آتے تو مان لیتے ہم
کہاں تھے آپ چنے جب رسولؐ نے بچے مباہلے میں جو آتے تو مان لیتے ہم

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

راہرو منزلِ مقصود نہیں ہو سکتا کوئی عابد کوئی معبود نہیں ہو سکتا
حق جتایا تھا تو ابلیس نے پایا تھا خواب پیشوا دین کا مردود نہیں ہو سکتا

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

نظر آتے جو ممتاز خلائق اور بھی ہوتے نبیؐ لاتے اگر قرآنِ ناطق اور بھی ہوتے
مدینے میں بہت تھے نام کے صدیق و صدیقہ اسی میدان میں ہوتے جو صادق اور بھی ہوتے

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

رد ہوئے سارے ترے قلب حق آگاہ کے مل گئے دو رہبر کامل خدا کی راہ کے
دی شھادت آیہ انما نے اے ظھورؔ شبرؑ و شبیرؑ بیٹے ہیں رسولؐ اللہ کے

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

محمد مصطفیٰ کے گھر کے بچے ایسے ہوتے ہیں نصاریٰ گر پڑے قدموں پہ بچے ایسے ہوتے ہیں
ظھورؔ اکثر منافق شبرؑ و شبیرؑ کی عظمت کبھی سنتے نہیں کانوں کے کچے ایسے ہوتے ہیں

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

محمدؐ آل کو جب لائے میدانِ صداقت میں نصاریٰ دیکھ کر گھبرائے میدانِ صداقت میں
مسلمانوں میں تھے یوں تو بہت صدیق و صدیقہ مگر کل پانچ تن ہی آئے میدانِ صداقت میں

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

مان لینا شرط ہے پہچان بھی کافی نہیں بے اطاعت مومنو ایمان بھی کافی نہیں
آل کو بھیجا خدا نے اپنے پیغمبرؐ کے ساتھ جب یہ ثابت ہوگیا قرآن بھی کافی نہیں

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

جان محفل میں اگر پہچان میں آجائیے نام پیدا کیجئے قرآن میں آجائیے
چھوڑئے قرآن وہ منزل دور ہے دشوار ہے کوئی بھی میدان ہو میدان میں آجائیے

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

دلوں پہ صدق کی معصوم چوٹ دے کے گئے ذرا سی بات میں یاری کے سارے ٹھیکے گئے
مباہلے میں یہ کیا کر گئے رسول اللہؐ انہیں تو لے گئے حضرت انہیں نہ لے کے گئے

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

قدم راہِ حق میں جماؤ تو جانیں
ڈٹے ہیں نصاریٰ ہٹاؤ تو جانیں

ہے عیسائیت حملہ آور دینِ حق پر بہادر ہو تو فتح پاؤ تو جانیں
تمہارے بہت کام اسلام آیا تم اسلام کے کام آؤ تو جانیں
بچائی ہیں جانیں تو ہر معرکے میں کبھی دینِ حق بھی بچاؤ تو جانیں
سنا ہے خدا و نبیؐ کے ہو پیارے دعا کے لئے ہاتھ اٹھاؤ تو جانیں
بہت ہاتھ پاؤں چلاتے رہے ہو زباں راہِ حق میں چلاؤ تو جانیں
ہے میدان میں امتحانِ صداقت خدا سے سند آج پاؤ تو جانیں
سند یافتہ صادقوں کو دبایا جو ان کاذبوں کو دباؤ تو جانیں
ہیں اسلام کی سمت سے پانچ صادق نصاریٰ کو بڑھ کر گھٹاؤ تو جانیں
نہ مانیں گے ہم پھر کبھی تم کو سچا یہی وقت ہے آج آؤ تو جانیں

نصاریٰ پہ اسلام نے فتح پائی
ظھورؔ آج خوشیاں مناؤ تو جانیں

۔۔ظھورؔ جارچوی۔۔

نبیؐ کس شان سے میدان میں اللہ اکبر ہیں علیؑ ہیں فاطمہ ہیں ساتھ میں شبیرؑ و شبرؑ ہیں
نصاریٰ کہہ رہے ہیں دیکھ کر ایک اک کو آپس میں یہ کیسا کارواں ہے جس میں سب رہبر ہی رہبر ہیں

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی۔۔طالب دعا۔سید نثار عباس۔۔۲۵ مئی ۲۰۰۴ م)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولا علیؑ اور غدیر خم

غدیر خم میں علیؑ علیؑ ہے — نبیؐ کا بازو علیؑ ولی ہے
شعار جن کا علیؑ ولی ہے — خوشی سے جھومے کلی کلی ہے
لو آیا جبریلؑ آسماں سے — پیام لایا جلی جلی ہے
کہو محمدؐ رئیس جس کا — اسی کا رہبر علیؑ علیؑ ہے
بہار آئی غدیر خم میں — صبائے الفت چلی چلی ہے

پیام، جاوید میرا لے لے
سلام الفت علیؑ علیؑ ہے

--جاوید اقبال قزلباش--

منقبت غدیر ز جناب زائر نقوی

بناؤ کعبہ دل جب مرتضیٰؑ کے لئے
کہ یہ سبیل ہے خوشنودی خدا کے لئے
علیؑ کا ذکر عبادت ہے جب بقول نبیؐ
علیؑ کا تذکرہ کرتے رہو خدا کے لئے
نبیؐ حبیبِ خدا ہیں علیؑ حبیبِ نبیؐ
یہ بات سمجھو تو کھولو زباں ثناء کیلئے
غدیر، آیہ بلغ نبیؐ علیؑ ولی
یہ ذکر چاہیے ایمان کی جلا کیلئے
پھرے جو حج سے نبی حق کا یہ پیام آیا
رکیں غدیر پہ اس فرض کی ادا کے لئے
علیؑ کو سونپ دیں کل اقتدارِ مولائی
یہ کام کرنا ہے مرضیء کبریاء کیلئے
بلند کر کے علیؑ کو کہا یہ اُمت سے
وصی ہے یہ میرا اسلام کی بقا کیلئے
وہی ہیں آلِ محمدؐ یہ جان لے دُنیا
کہ جن کو چُن لیا قدرت نے حل اتی کیلئے
عمل سے پنجتن پاکؑ کے یہ ثابت ہے
سخا تھی ان کے لئے اور یہ سخا کے لئے
ملی وہ ذہن کو زائرؔ کے مدح سے پرواز
کہ بامِ عرش پہ مضموں ملے تو جا کے لئے

اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔ سیدز رعباس۔ ۱۸ دسمبر ۲۰۰۲م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منقبت مولا علیؑ

رب کو علیؑ کہوں کہ علیؑ کو خدا کہوں
میں شافعیؒ کی طرح پریشاں ہوں کیا کہوں

ٹھوکر سے جان و جسم کے رشتوں کا جوڑنا
کارِ خدا کہوں کہ اسے معجزہ کہوں

بڑھتی ہی جا رہی ہے نصیری کی چھیڑ چھاڑ
میں چپ رہوں تو کیسے کہوں بھی تو کیا کہوں

حاجت روا خدا و نبیؐ کا جو ہے وفا
کیسے میں اپنے واسطے حاجت روا کہوں

--وفا--

پریشانیوں میں سوائے علیؑ کے جہاں میں کوئی بھی سہارا نہیں ہے
کہ مشکل گھڑی میں سوائے علیؑ کے نبیؐ نے کسی کو پکارا نہیں ہے
پتہ یہ چلا ہے ہمیں مصطفیٰؐ سے مصیبت میں مانگو مدد مرتضیٰؑ سے
لیا نام جس نے علیؑ مرتضیٰ کا مصیبت نے آنا دوبارہ نہیں ہے
یہ مجھ سے بھی پہلے یہاں آ گیا ہے بتا دو مجھے راز اس میں یہ کیا ہے
تو آواز آئی کہ پل کی جدائی علیؑ کو تمہاری گوارا نہیں ہے
تو جنت کی وادی میں جائے گا کیسے تو بغض علیؑ کو پکارے گا کیسے
تو بغض علیؑ کو چھپائے گا کیسے؟
علیؑ کے ملنگوں کی بستی ہے جنت ،خدا کی قسم گھر تمہارا نہیں ہے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

--علمدار سلمہ نے مئی ۲۰۰۲ میں کینیڈا کی ایک محفل میں پڑھا--

مریم کے جو بیٹے کی ولادت کا دن آیا
قبلے میں ٹھہرنے کے لئے حکم نہ پایا
پر مادر حیدرؑ کا شرف حق نے بڑھایا
دیوار حرم شق ہوئی اندر کو بلایا
تو لو تو ذرا عیسیٰؑ و حیدرؑ کو نظر میں
جنگل میں وہ پیدا ہوں یہ اللہ کے گھر میں

--نسیم امروہوی--

مدح مولا علیؑ از ریحانؔ اعظمی

جس سر میں تیرے عشق کا سودا نہیں ہوگا
اس سر سے ادا ہو کے بھی سجدا نہیں ہوگا

جس آنکھ میں اس نور کا جلوہ نہیں ہوگا — وہ آنکھ کو بشر مانے تو شکوہ نہیں ہوگا
جب تک نہ علیؑ آئیں گے اے پالنے والے — گھر تیرا صنم خانہ ہے کعبہ نہیں ہوگا
مت مان میرے مولا کو تو نور کا پیکر — مرغانہ اذاں دے تو سویرا نہیں ہوگا
کیوں سنتا نہیں نام علیؑ کا تو اذاں میں — اس نام کے سن لینے سے بہرا نہیں ہوگا
بے حب علیؑ تو نے پڑھی ہیں جو نمازیں — ماتھے سے تیرے دور سیدھا نہیں ہوگا
تم بنت اسد تو نہیں اے مادر عیسیٰؑ — کعبہ تو کس طور کیسا نہیں ہوگا
تم لاکھ مٹاتے رہو دیوار کے شق کو — یہ خام خیالی ہے کہ چرچا نہیں ہوگا
بغض اسد اللہ کی بیماری سے بچنا — اس مرض کا یہ ہے تو اچھا نہیں ہوگا
وہ جس کے قدم مہر نبوت پہ پڑے ہوں — جز نور سید رتبہ تو بشر کا نہیں ہوگا
اک نور کے دو ٹکڑے نبیؐ اور علیؑ ہیں — میں کیسے بشر مان لوں ایسا نہیں ہوگا
مر جاؤں اگر ذکر علیؑ میں تو خوشی ہے — میری تو لحد میں بھی اندھیرا نہیں ہوگا
فرمان محمدؐ ہے میرے مولا کے حق میں — جو تیرا نہیں ہوگا وہ میرا نہیں ہوگا

معمور ہے ریحانؔ یہ دل ذکر علیؑ سے
میرا تو کفن بھی کبھی میلا نہیں ہوگا

--ریحانؔ اعظمی--

اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا ۲۰ اگست ۲۰۰۲--طالب دعا سیدز عباس

مولانا السیّد منظور حسین نقوی

یہ واقعہ عجیب کتابوں میں ہے لکھا
تھا مکّہ مکرّمہ میں ایک اژدھا
پہچان کا تھا ایک ذریعہ بنا ہوا
بچّہ حلال زادہ ہے یا کہ حرام کا

اژدر نے جس کو سونگھ لیا نطفۂ حرام
اس کے حرامی ہونے میں کوئی نہ تھا کلام
اژدر نے جس کی سمت نہ دیکھا وہ نیک نام
بچّہ حلال زادہ ہے کہتے تھے خاص و عام

پیدا خدا کے گھر میں جو شیرِ خدا ہوئے
بچپن میں دیدنی تھے جوانی کے ولولے
گہوارہ میں ابھی تھے کہ جو دیکھا آپ نے
اِک اژدہا ہے آرہا منہ کھولے سامنے

گہوارہ کے قریب جونہی اژدہا ہوا
حیدرؑ اُٹھے کہ اُن کو ذرا بھی نہ خوف تھا
اژدر کے منہ میں اُنگلیاں ڈالیں بس اک ذرا
دو ٹکڑے کر کے خاک پہ پھینکا وہ اژدہا

غل پڑ گیا یہ شہر میں لوگو غضب ہوا
دو ٹکڑے اژدہا ہوا لو اب بنے گا کیا
تقریق اب حلالی حرامی میں ہو گی کیا
چہ چاہر ایک شخص کے لب پر تھا برملا
اللہ کے کام کا نہ

حیدرؑ سے جو پھرا
فرمایا یوں رسولِ خدا نے بحکمِ رب
اے لوگو خواہ مخواہ کا تمہیں ہے غم و تعب
میرا وصی علیؑ ہے جسے جانتے ہیں سب
پہچان و امتیاز کا ہو گا یہ اب سبب

حادثے جب بھی مجھے رہ سے ہٹانے آئے
لوگ جب بھی مجھے مشکل میں ستانے آئے
میں نے گھبرا کے کہا مولا علیؑ ادرکنی
انبیاء بڑھ کے مرا ہاتھ بٹانے آئے

کس نے کہا کہ مفتی و ملا کے شر میں آ؟
یا دشمن علیؑ کی حدودِ اثر میں آ
جنت خریدنے کو چلا ہے تو جانِ من!
بہلول کے سجے ہوئے ''نیلام گھر'' میں آ

کیوں کہہ رہے ہو رین بسیرا ہے زندگی
صحرائے کربلا کا سویرا ہے زندگی
ڈرتی ہے ان سے موت کہ جن کی نگاہ میں
عباسؑ کے علم کا پھریرا ہے زندگی

لڑکھڑائی جو زباں، نطق جلی یاد آیا
کوئی مشکل جو پڑی حق کا ولی یاد آیا
زندگی بھر تو سخن کہہ کے مکرنا سیکھا
موت جب سامنے آئی تو علیؑ یاد آیا

قرطاسِ شفاعت کے سوا اور بھی کچھ مانگ
محشر میں مودت کی جزا اور بھی کچھ مانگ
جنت کا ہر اک گھر تیری جاگیر ہے لیکن
شبیر کے ماتم کا صلا اور بھی کچھ مانگ

پڑا جو رعب تو سب قیل و قال بھو گئے
چلا دماغ کچھ ایسا کہ چال بھول گئے
لحد میں ہم نے جو مولا علیؑ کا نام لیا
قسم خدا کی فرشتے سوال بھول گئے

بدلی مصیبتوں کی جو چھائی تھی چھٹ گئی
مشکل مری حیات کے رستے سے ہٹ گئی
میں نے علیؑ کا نام لیا جب جلال میں
گھبرا کے میری موت بھی واپس پلٹ گئی

نبضیں لرز رہی ہیں ضمیر حیات کی
سانسیں اکھڑ رہی ہیں دل کائنات کی
عباسؑ کے غضب کا اثر ہے کہ آج تک
ساحل سے دور دور ہیں موجیں فرات کی

چھلنی تھا ظلم و جور سے جادہ حسینؑ کا
اپنے لہو میں تر تھا لبادہ حسینؑ کا
لیکن اصول دیں کو بچانے کے واسطے
باطل پہ چھا گیا ہے ارادہ حسینؑ کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب شیخ ناظم صاحب کی رباعیاں

یا علیؑ آقا عظمت آپ کی، کا قرآن قصیدہ خوان ہے
شجاعت آپ کی ، کا شاھد سارا جہان ہے
حسنینؑ کی خدمت کے لئے سید الملائکہ دربان ہے
اور طہارت آپ کی، کا خدائے لم یزل پاسبان ہے
قلم اٹھا ہے اب مدح ثنائے محمدؐ و آل محمدؐ میں
اے اللہ اب تو ہی ہمارا محافظ و نگہ بان ہے

بچپن سے اک درس پکایا ہے
حیدرؑ کو اپنا مولا بنایا ہے
ماں کی شیرینی نے یہ کیسا ناظمؔ
حیات جاوداں کا دوٹوک فیصلہ سنایا ہے

ہر کوئی تلاش منزل میں بڑھا جائے
کڑی سے کڑی ملائے آگے چلا جائے
رکتے نہیں قدم علیؑ کے چاہنے والوں کے
ہر منزل میں یہی منزل قد آور نظر آئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سننے کو سنانے کو نام حیدرؑ کافی ہے
دنیا و آخرت کے بنانے کے لئے یہی نام کافی ہے
جس کو چاہیئے ہو بخشش اللہ سے ناظمؔ
اس کو بنالے وسیلہ یہی نام کافی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھو حسینؑ اس جگ کا کتنا حسین پھول ہے
وہ برادر حسنؑ اور جگر گوشہء بتولؑ ہے
بابا کائنات کا مشکل کشاء اور نانا رسولؐ ہے
اور امامت دینُ الاسلام کا اصل الاصول ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حسینؑ نانا تیرا رسولؐ اور نام تیرا کتنا حسین ہے
بس بابا جس کا ہو حیدرؑ اور مادر الزھراؑء

فرمایا پاک رسولؐ نے الحسین منی وانا من الحسینؑ
بس اُس گود میں پل کر الاسلام کتنا حسین ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حسینؑ تیرا نام کتنا پیارا ہے
رحمۃ للعالمینؐ کی آنکھ کا تارا ہے
دین الاسلام کا اقویٰ سہارا ہے
بنت الرسولؐ کا راج دلارا ہے
ہر مومن کی زباں پر یہی نعرہ ہے
جیسے ڈوبتی کشتی کو کنارا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ناظم بھائی نے اپنے بچوں کے لئے پڑھنے کے لئے عنایت کیا۔ اللہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور زور قلم عطا فرمائے۔ آمین

طالب دعا۔۔۔ سید نزر عباس۔۔۔ ۲۴ فروری ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ امیر المومنینؑ

سلمانؓ سے پوچھئے نہ ابو ذرؓ سے پوچھئے کعبے میں جو کھلا تھا نہ اس در سے پوچھئے
گیتی میں خود رسولؐ سے، بعدان کے عرش پر رتبہ علیؑ کا خالقِ اکبر سے پوچھئے

اے دوست چھوڑ دشمنِ آلِ عبا کا ہاتھ وہ ہاتھ جو ہے مکر و فریب و ریا کا ہاتھ
آ میں بتاؤں، ڈھونڈنے والے بغور سن مشکل پڑے تو تھامے مشکلکشا کا ہاتھ

میں کیا بتاؤں علیؑ کو کدھر کدھر دیکھا جدھر جدھر بھی نظر کی ادھر اُدھر دیکھا
زمیں پہ یہ علیؑ عرش پر علی العظیم علیؑ علیؑ نظر آئے جدھر جدھر دیکھا

تجھکو ملا رسولؐ کا بستر جو یا علیؑ تیری حیات مل گئی حق کی حیات میں
ہجرت کی شب تھی طالعِ اسلام کی سحر دیں خدا کے پھر گئے دن ایک رات میں

یہ گلستانِ پیمبری میں علیؑ امامت کی ایک کلی ہے
کھلیں گے پھول اس کلی سے گیارہ ازل سے اس کی خبر ملی ہے
وہ کون دوش نبیؐ پہ دیکھو قدم رکھے مسکرا رہا ہے
اُبھر کے محور نبوت رسولؐ بولی علیؑ علیؑ ہے علیؑ علیؑ ہے

نشانِ حیدرؑ سجانے والو علیؑ کا نعرہ نہ بھول جانا
نبیؐ کا فرمان ہے یہ نعرہ اسے خدارا نہ بھول جانا
نبیؐ کا فرمان حکمِ رب ہے خدا کے بندو یقین کرلو
علیؑ صفاتِ خدا کا مظہر یہ اک اشارہ نہ بھول جانا

--دیجان اعظمی--

یا علیؑ آپ کو جو نفسِ نبیؐ مانتے ہیں کب کسی اور کو وہ حق کا ولی مانتے ہیں
جن کو بہلول کی دانائی نے بخشا ہے شعور وہ تو جنت کو نجف ہی کی گلی مانتے ہیں

--دیجان اعظمی--

علیؑ ولی سے محبت بڑی ضروری ہے
میرے رسولؐ کی سنت بڑی ضروری ہے
خدا کے شیر سے رکھو محبتیں ساری اگر سمجھتے ہو جنت بڑی ضروری ہے

اگر ہے عشقِ پیمبرؐ جاگزیں دل میں تو پھر وصیؐ سے مودت بڑی ضروری ہے
حسنؑ حسینؑ علیؑ فاطمہؑ محمدؐ سے بغرض اولیٰ عقیدت بڑی ضروری ہے
ہجومِ غم سے اگر دل فرار مانگے تو علیؑ کے ذکر کی عادت بڑی ضروری ہے
ہو دل میں بغضِ علیؑ اور زباں پہ مولا علیؑ پھر ایسے شخص کی درگت بڑی ضروری ہے
جو مصطفیٰؐ کی غلامی عزیز ہے عامرؔ
تو مرتضیٰؑ سے بھی نسبت بڑی ضروری ہے

--عامر مقصود--

اک دن میرے لئے یہ ہوا مثلِ برق تھی اور جانِ مشکلات کے دریا میں غرق تھی
بے ساختہ لبوں سے جو نکلا علیؑ کا نام دیکھا تو مشکلوں کی جبیں عرق عرق تھی

--شوکت رضا شوکتؔ--

محمدؐ سے علیؑ کی ذات کا عرفان لیتے تھے اور اک لمحے میں وہ ساری حقیقت جان لیتے تھے
رسالت کے زمانے میں صحابہ کی یہ عادت تھی منافق کو علیؑ کے بغض سے پہچان لیتے تھے

--شوکتؔ--

دل میں اگر ابلیس کی مورت ہی نہ ہوتی ذہنوں میں کبھی حق کی کدورت ہی نہ ہوتی
کرتے سبھی انسان اگر پیار علیؑ سے دوزخ کو بنانے کی ضرورت ہی نہ ہوتی

--شوکتؔ--

علیؑ سمجھتا ہے رحمٰن کے ارادوں کو علیؑ کا کام نبھانا نبیؐ کے وعدوں کو
علیؑ کا پیار نہیں ہر بشر کی قسمت میں ملی یہ نعمتِ عظمیٰ حلال زادوں کو

--شوکتؔ--

منکر کے دل پہ ضربِ خدا یا علیؑ مدد مومن کو کبریا کی عطا یا علیؑ مدد
بسم اللہ جس نے جب بھی کہا اور جہاں کہا در اصل اس بشر نے کہا یا علیؑ مدد

--شوکتؔ--

قرآن پڑھ کے دیکھ لے ہجرت کی رات کو رب نے رضائیں بیچ دیں اپنے ولی کے ہاتھ
راضی خدا کو کرنا ہے راضی علیؑ کو کر کونین کی نجات ہے مولا علیؑ کے ہاتھ

--شوکتؔ--

علیؑ ولی سا نہیں ہے کوئی نبیؐ کے سوا یہی عقیدہ حقیقت میں اک سعادت ہے
تمہارے پاس عبادت گزار ہوں گے مگر علیؑ وہ ہے کہ جسے دیکھنا عبادت ہے

--شوکتؔ--

نمود پھول سے پہلے کلی ہونا ضروری ہے زمانے پر حکومت کو ولی ہونا ضروری ہے
مسلمانوں کا رب ہو یا نصیری کا خدا شوکتؔ خدا کا ہو گماں جس پر علی ہونا ضروری ہے

--شوکتؔ--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے یہ دعائیں جمع کی۔۔طالب دعا سید نذر عباس ۲۰ جولائی ۲۰۰۴)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نذرِ امیر المومنینؑ

مزدور بھی سلطان بھی اور عقدہ کشا بھی
مخلوق کا مولا بھی، اور خالق کی رضا بھی
اک وقت میں دو قیمتی منصب ہیں علیؑ کے
اللہ کا بندہ بھی، نصیری کا خدا بھی

--شوکت رضا شوکت--

یا علیؑ تیرا حسیں نام بھلا لگتا ہے
تیری نسبت سے یہ اسلام بھلا لگتا ہے
لوگ کہتے ہیں ترے عشق میں کافر مجھ کو
اور مرے دل کو یہ الزام بھلا لگتا ہے

--شوکت--

نگر نگر میں چمن چمن میں کلی کلی میں علیؑ کی باتیں
مرا وظیفہ ہے روز کرنا گلی گلی میں علیؑ کی باتیں
علیؑ کی مجلس علیؑ کا جلسہ کیا کرو مسجدوں میں لوگو
سرور آئے گا جب بھی ہوں گی علیؑ کے گھر میں علیؑ کی باتیں

--شوکت--

جنہیں خبر نہ ہو اشرف ہے بس علیؑ کا شہر
وہ باب علم سے لینے شرف نہیں جاتے
ترے عمل سے اے نادر یہ آشکار ہوا
کوئی بھی دور ہو کتے نجف نہیں جاتے

--شوکت--

نماز روزہ زکوٰۃ حج اور جہاد ہیں سب کے سب ہی واجب
مگر قیامت کے روز لوگو ولا کا رتبہ بلند ہوگا
صراط سے پرسکون ہو کر گزر سکے گا فقط وہ بندہ
کہ جس کے ہاتھوں میں حشر کے دن علیؑ کا لکھا جواز ہوگا

--شوکت--

قبر مومن میں سجا ہوگا ولا کا گلشن
گل ولایت کے کھلیں گے تو مزہ آئے گا
ہم بھی مومن ہیں فرشتے بھی موالی شوکت
یا علیؑ کہہ کے ملیں گے تو مزہ آئے گا

--شوکت--

بدلی مصیبتوں کی جو چھائی تھی چھٹ گئی
مشکل مری حیات کے رستے سے ہٹ گئی
میں نے علیؑ کا نام لیا جب جلال میں
گھبرا کے میری موت بھی واپس پلٹ گئی

--محسن نقوی--

ہیبت نادِ علیؑ میں یہ قرینہ دیکھا
رقص کرتا ہوا خشکی پہ سفینہ دیکھا
جب بھی مشکل میں لیا نامِ علیؑ گھبرا کر
میں نے مشکل کی جبیں پر بھی پسینہ دیکھا

--محسن نقوی--

نشانِ حیدرؑ سجانے والو علیؑ کا نعرہ نہ بھول جانا
نبیؐ کا فرمان ہے یہ نعرہ اسے خدارا نہ بھول جانا
نبیؐ کا فرمان حکم رب ہے خدا کے بندو یقیں کر لو
علیؑ صفاتِ خدا کا مظہر یہ اک اشارہ نہ بھول جانا

---ریحان---

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے یہ دعائیں جمع کی--طالب دعا سید نذر عباس ۲۰ جولائی ۲۰۰۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نزرِ امیر المومنینؑ

کونین پہ روشن ہے کمالِ حیدرؑ ہے کون شجاعت میں مثالِ حیدرؑ
اک انگلی سے چاہیں تو الٹ دیں کونین خالق کا جلال ہے جلالِ حیدرؑ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

زیبائشِ قرآن ہے بیانِ حیدرؑ معراجِ حدیث ہے زبانِ حیدرؑ
جتنے کتبِ خدا ہوئے ہیں نازل ہے شانِ نزول سب کی شانِ حیدر

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

اے صلِ علیٰ شوکت و شانِ حیدرؑ ہے عرشِ الٰہی پہ مکانِ حیدرؑ
قُم کہہ کے ہزاروں ہی جلائے مردے گویا ہے زبانِ حق زبانِ حیدرؑ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

یا شیرِ خدا خدا کے نائب تم ہو یکساں بہ خدا حاضر و غائب تم ہو
مہماں ہوئے اک وقت میں چالیس جگہ ظاہر ہے کہ مظہر العجائب ہو تم

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

بیزارِ علیؑ کو مال و زر سے پایا طاعت ہی میں ہر شام سحر سے پایا
اللہ نے دی تیغ، نبیؐ نے دختر رتبہ یہ اُدھر سے، یہ اِدھر سے پایا

--انیسؔ--

شاہانِ جہاں سب ہیں گدائے حیدرؑ ہے ابرِ کرم دستِ سخائے حیدرؑ
یعقوبؑ و خلیلؑ و یوسفؑ و آدمؑ و نوحؑ سب کے مشکل میں کاسم آئے حیدرؑ

--انیسؔ--

دل سیر ہے گدائے جنابِ امیر کا خالی کبھی رہا نہیں کاسہ فقیر کا
کیا پوچھتے ہو نام میرے دستگیر کا دامن نہ چھٹنے پائے جنابِ امیرؑ کا
خیبر کا در اکھاڑ لے وہ جل شانہ ٹکڑا نمک سے کھائے جو نانِ شعیر کا
حکمِ خدا سے قاسمِ رزاقِ خلق ہیں
سب ہاتھ دیکھتے ہیں مرے دستگیر کا

--انیسؔ--

حیدرؑ کو غنی سب کو غرض مند کہوں بے حد ہیں شرف ان کے میں تا چند کہوں
ہے شیرِ خدا میں بخدا شانِ خدا اُس بندے کو سو بار خداوند کہوں

--انیسؔ--

قرآن میں ہے جا بجا ثنائے حیدرؑ ہے واردِ ہل اتیٰ عطائے حیدرؑ
دو چیزیں ہیں عقبیٰ کے لئے دنیا میں اک یادِ خدا ایک ولائے حیدرؑ

--انیسؔ--

دیدار دمِ نزع دکھاتے ہیں علیؑ ایذا سے محبوں کو بچاتے ہیں علیؑ
منظور ہے شیعوں پہ نہ ہو سختیٔ موت پہلے ملک الموت سے آتے ہیں علیؑ

--انیسؔ--

یہ جود و سخا حاتمِ طائی میں نہیں مثل ان کے کوئی عقدہ کشائی میں نہیں
معبود کے ہیں عبدِ نصیری کے خدا بندہ کوئی حیدرؑ سا خدائی میں نہیں

--انیسؔ--

اسلام یہ کہتا ہے کہ قرآن ہے تو سب کچھ ہے قرآن کا دعویٰ ہے ایماں ہے تو سب کچھ ہے
محبوبِ الٰہی سے ایمان کو جب پوچھا فرمایا کہ حیدرؑ کا عرفاں ہے تو سب کچھ ہے

--ظہور جارچوی--

علیؑ کو ہے الفت خدا و نبیؐ سے خدا و نبیؐ کو ہے الفت علیؑ سے
خدا و نبیؐ و علیؑ کا ہے پیارا علیؑ سے میسر جسے پیار آیا

--ظہور جارچوی--

علیؑ ایلیا ہیں علیؑ مرتضیٰ ہیں علی انما ہیں علی قل کفیٰ ہیں
علی ناخدا کو پکارا جو ہم نے جہاز اپنا طوفاں سے پار آ گیا

--ظہور جارچوی--

منزل کے طلبگار نہ راہوں میں بھٹک آنکھیں ہیں تو دیکھ نورِ واحد کی جھلک
احسان فراموش نہ بن اے منکر ہیں ہم عدد اسمائے علیؑ اور نمک (۱۱۰)

--ظہور جارچوی--

بتا دیا متفکر کو یہ تجسس نے بچائے رکھا انہیں موت سے تقدس نے
اگلنا پڑ گیا مچھلی کو آ کے ساحل پر علیؑ علیؑ جو کہا بار بار یونسؑ نے

--ظہور جارچوی--

قتل کرنے کو جو شیدائے تو ہم پہنچے گردِ پا تک بھی نہ اجزائے تلاطم پہنچے
دار پر جانے سے پہلے ہی جنابِ عیسیٰؑ یا علیؑ کہہ کے سرِ چرخِ چہارم پہنچے

--ظہور جارچوی--

باحشم پہنچے بہ زیب و زین پہنچے مصطفیٰؐ جس جگہ پہنچے مع نعلین پہنچے مصطفیٰؐ
بڑھ سکے سدرہ کی منزل سے نہ آگے جبرائیلؑ یا علیؑ کہہ کر سرِ قوسین پہنچے مصطفیٰؐ

--ظہور جارچوی--

غیر کے گھر نہیں ہوتا کبھی پھیرا میرا درِ حیدرؑ پہ رہا کرتا ہے ڈیرا میرا
بھیک ان ہاتھوں سے ملتی ہے شب و روز ظہورؔ جن کے نزدیک بری بات ہے تیرا میرا

--ظہور جارچوی--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے یہ رباعیاں جمع کی۔۔طالب دعا سید نزر عباس)

۲۴ مئی ۲۰۰۲ م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولائے بوترابؑ

(نسیم امروہوی صاحب کا کلام ان کے بیٹے اور پوتے نے عنایت کیا)

ہے اگر دل میں ترے صادق ولائے بوترابؑ
خاکساری سے جھکا لے سر برائے بوتراب

طرہء دستار بسم اللہ بائے بوترابؑ سورۃ الحمد ہے محو ثنائے بوترابؑ

اس ولی حق کے پیرو کیوں نہ ہوں روشن ضمیر
سرمہء عین الیقیں ہے خاک پائے بوترابؑ

ابن مریمؑ قم باذن اللہ کہتے ہی رہیں
قم باذنی کہہ کے جب ٹھوکر لگائے بوترابؑ

بغض حیدرؑ بغض احمدؐ بغض احمدؐ بغضِ رب
عشق رب عشقِ نبیؐ یعنی ولائے بوترابؑ

تول کانٹے میں نظر کے احمدؐ و حیدرؑ کی قدر
اجر ہے ان کی رسالت کا ولائے بوترابؑ

مدح مولا میں کہوں میں انما کے بعد کیا
جب زبان حق سے ہے گویا ثنائے بوترابؑ

مصطفیٰؐ کے واسطے بنکر رسالت کی سند
مثل قرآن عرش سے کعبے میں آئے بوترابؑ

وہ بڑھاپے میں ڈرے اور جھولے میں یہ حیدرؑ بنے
انتہا موسیٰؑ کی وہ، یہ ابتدائے بوترابؑ

مزہ تھا نان جویں اور نہ جانے کیا کشش
ھل اتیٰ آیا ہے سن سن کر عطائے بوتراب

دم بدم آئیں گی جنت کی ہوائیں اے نسیم
لطف دکھلائے گی تربت میں ولائے بوتراب

--نسیم امروہوی--

علیؑ کی مدح میں کچھ جذب دل جو کام آئے
تو ہم درود پڑھیں، عرش سے سلام آئے

کلام حق میں جو ہیں حاصل کلام آئے
علیؑ کی مدح میں آئے ہیں وہ تمام آئے

ہوا نہ ایک بھی شافع نبی مدام آئے
وہی تو خوب ہے جو وقت بد میں کام آئے

علی کے دوست نکیرین سے ڈریں گے بھلا
یہ پختہ کار ہیں، پھر کیاں خیال خام آئے

مٹائے ماہِ فلک منہ کی جھائیاں پہلے
زباں پہ تب کفِ پائے علیؑ کا نام آئے

عدوئے آل کو برزخ ہی جب کہ دوزخ ہے
تو کیا ضرور کہ اب روزِ انتقام آئے

عجب رجب کا مبارک ہے چاند صل علیٰ
کہ جس کے پہلے ہی دن پانچویںؑ امام آئے

علیؑ کے گھر میں میں ولادت ہوئی محمدؐ کی
نبیؐ کی سمت سے جابر پئے سلام آئے

دیا کریم نے دسواں امام چوتھی کو
جہاں میں آئی جو دسویں نویں امام آئے

وہ تیرھویں کو ہوا چودھویں کا چاند طلوع
اب آئے کل سے تو گھٹ کر مہ تمام آئے

رجب میں آئے جو باقرؑ تقیؑ حیدر تو چار بار زمیں پر ملک تمام آئے
غضب ہے دختر عقدہ کشا ہو جو بی بی رسن میں بندھ کے مقتل سے تا شام آئے

سر بریدہ نے قرآن پڑھا جو نیزے پر
حسینؑ مر کے بھی دین نبیؐ کے کام آئے

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا ۔طالب دعا۔سید نذر عباس۔۱۴۔اکتوبر ۲۰۰۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ جناب امام علی النقی علیہ السلام ولادت ۱۵ رجب

(از جناب سید فیاض مھدی صاحب۔کینیڈا)

علیؑ یہ دوسرا آیا ہے اس مہینے میں — ہوا ہے شور جو صلوات کا مدینے میں
تیرا کرم ہے کہ تو نے بنائے چار علیؑ — کمی نہیں ہے کرم کی تیرے خزینے میں
کرم خدا کا سمجھنا ہے تو بجھاؤ اسے — لگی ہے آگ جو بغض علیؑ کی سینے میں
جگایا جعلی خلیفہ کو خواب غفلت سے — گیا تھا ہوش سے مدھوش وہ تو پینے میں
ہزار طرح کے الزام جو لگائے گئے — ملا نہ کوئی بھی عصمت کے اس نگینے میں
کسی علیؑ کو بھی میداں میں مات دے نہ سکے — نہیں ہے ہمت وطاقت کسی کمینے میں
خدا کے واسطے نسبت نہ دے صحابہ سے — ملا نہ خون کو سرکارؐ کے پسینے سے
نجات کے لئے تعریف ہو چکی ہے بہت — بس اب سوار بھی ہو جایئے سفینے میں

ہماری نظروں سے اوجھل ہے آپ کا ہونا
مزا کہاں رہا فیاضؔ ایسے جینے میں

مجاھدؔ رضوی کا نذرانہ عقیدت

جو طفل گھر میں شہ لافتیٰ کے پلتے ہیں
وہ جنگ کے لئے گہوارے میں مچلتے ہیں
خیال آتا ہے جب کربلا کے پیاسوں کا — کمل کے قلب وجگر آنسوؤں میں ڈھلتے ہیں
یہاں تو بات ہے زخم گلوئے اصغرؑ کی — وگرنہ تیر تو ہنگام جنگ چلتے ہیں
سوال آب پر گردن سے تیر پار ہوا — پدر کے ہاتھوں پہ اصغرؑ ہوا کے پلتے ہیں
نہیں قبول زمیں کو فلک کو ہے انکار — لہو صغیر کا رخ پر حسینؑ ملتے ہیں
مجاھدؔ اب یہ شکایت بھی ہے زمانے کو
غم حسینؑ میں آنسو بہت نکلتے ہیں

کربلا میں وہ تیری جنگ الاماں اصغرؑ — تیغ لب سے باطل کی کاٹ دی زباں اصغرؑ
سرخیٔ شہادت ہے تیری داستاں اصغرؑ — ہائے ننھا لوں کے میرِ کارواں اصغرؑ
سن یہ چھ مہینے کا یہ شباب کا عالم — ننھے ننھے قدموں پر کر لیا جہاں کو خم
ہنس رہا تھا تو لیکن چشم ظلم تھی پرنم — کر دیا قیامت تک خم یزید کا پرچم
دو جہاں پہ بھاری ہے تیری ایک قربانی — تو بڑا بہادر تھا اے حسینؑ کے جانی
تجھ کو چھیڑ کر کی تھی حرملہ نے نادانی — بہہ رہا تھا تیرا خون ہر تھی اس کی پیشانی
حرملہ لرز اٹھا تن کے جب کیا نعرہ — تیر کھا کے جیتے تم، وہ تیر مار کر ہارا

ایک حشر بپا تھا، گونجتا تھا رن سارا — پھر علیؑ کے پوتے نے کل کفر کو مارا
کربلا کے میداں میں تو اگر جواں ہوتا — جرأت وشجاعت کا بڑھ کے آسماں ہوتا
تول کر علیؑ کی تیغ رن کو جب رواں ہوتا — اس جہاں کے نقشے پر شام پھر کہاں ہوتا

تو کمال آدم ہے تو کمال انسانی
تیری فکر لامحدود تیرا عزم لافانی

--سید علی محمد رضوی تپچی مرحوم--

ولادت امیر المومنینؑ

کر کے اللہ نے دونور کو شاہی دے دی — ایک کو دوسرے کی پشت پناہی دے دی
شق ہوا چاند محمدؐ کی شہادت کے لئے — کھل کے دیوار نے حیدرؑ کی گواہی دے دی

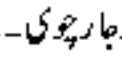

شرف یہ مادر حیدرؑ نے پایا — ولادت گاہ کعبے کو بنایا
یہ کعبے میں ہوئیں داخل وہاں سے — جہاں سے کوئی آئے گا نہ آیا

جو تیرہ بخت ہیں وہ کریں تیرگی کی بات — ہم روشنی مزاج کریں روشنی کی بات
پیوند کاریوں کے تسلسل کے باوجود — دیوار کعبہ کرتی ہے اب تک علیؑ کی بات

--ریحانؔ اعظمی--

ہر اک مومن کا شر آیا نصیری کا عدا آیا — رجب کی تیرھویں تاریخ دیں کا آسرا آیا
ملے دونور کے لکڑے زمیں پر روشنی پھیلی — کہ پہلے مصطفیٰؐ آئے تھے لو اب مرتضیٰؑ آئے
امامت کا وہ منبع ہے ولایت کا ہے سرچشمہ — مبارک ہو مسلمانو امام الاولیاء آئے

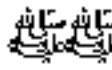

آمد شاہ ولایت ہے خدا کے گھر میں
میرے مولا کی ولادت ہے خدا کے گھر میں
آج کعبے میں ہے اس ناصر کل کی آمد جس نے ہر دور میں کی طالب نصرت کی مدد
جس کی عظمت کا احاطہ ہے نہ کوئی سرحد — در بنا لیجئے دیوار کو اے بنت اسدؑ
آپ کی آج ضرورت ہے خدا کے گھر میں
مرتضیٰؑ سر پہ رکھے حق کی رضاؤں کا تاج — لینے آیا ہے شجاؤں کی شجاعت کا خراج
اس کو اللہ نے بخشا ہے محمدؐ کا مزاج — مختصر اس کا تعارف یہ ہے اسلام کی لاج
تذکرہ اس کا عبادت ہے خدا کے گھر میں

--ظہور جارچوی--

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہادت امیر المومنینؑ

داماد رسولؐ کی شہادت ہے آج
معصوموں پہ فاطمہؑ کے آفت ہے آج
جنت میں تڑپتے ہیں رسولؐ الثقلین
خاتونِ قیامت پہ قیامت ہے آج

اے مومنو لازم ہے تمہیں شیون و شین
ماہِ رمضاں میں ہوئی زہراؑ بے چین
اس ماہ میں آقا کو تمہارے مارا
اس ماہ میں بے پدر ہوئے ہیں حسنین

غل گھر میں علیؑ کے نالہ و آہ کا ہے
بیٹوں میں بیاں حیدرؑ ذیجاہ کا ہے
اے حیدریو بہاؤ تم بھی آنسو
باقی ابھی چہلم اسد اللہ کا ہے

عباسؑ کی ماں کی کفنی کالی ہے
زینبؑ کو بھی بیہوشی و بے حالی ہے
اس عید کو کیوں خاک سے ہم منہ نہ بھریں
فریاد کہ مسندِ علیؑ خالی ہے

ہے آج وہ دن کہ انبیاء روتے ہیں
گردوں پہ ملک اشکوں سے منہ دھوتے ہیں
دنیا سے محمدؐ کا وصیؑ اٹھتا ہے
بن باپ کے سبطین نبیؐ ہوتے ہیں

گھر سے جو پئے نماز باہر نکلے
مرنے پہ کمر باندھ کے حیدرؑ نکلے
واللہ کہ حق خانہ زادی یہ ہے
نکلے جو خدا کے گھر سے مر کر نکلے

بست و یکم ماہِ مبارک ہے ہے آہ
زہراؑ روتی ہے حال احمدؐ ہے تباہ
بن باپ کے ہوتے ہیں یتیم ِ زہراؑ
جاتے ہیں سوئے خلد بریں شیر الٰہ

کعبے میں جسے حق نے اتارا ہوگا
مرحب سے جواں کو جس نے مارا ہوگا
تلوار سے اک شقی کی سبحان اللہ
سجدے میں اسی کا سر دو پارہ ہوگا

--انیسؔ--

ہے آج وہ دن کہ انبیاء روتے ہیں
گردوں پہ ملک اشکوں سے منہ دھوتے ہیں
دنیا سے محمدؐ کا وصیؑ اٹھتا ہے
بن باپ کے سبطین نبیؐ ہوتے ہیں

--انیسؔ--

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔۔سیدہ زہرا عباس۔ ۱۰ جولائی ۲۰۰۲۔راولپنڈی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت امیر المومنینؑ

ظہور جارچوی صاحب کا کلام

آمد شاہِ ولایت ہے خدا کے گھر میں

میرے مولا کی ولادت ہے خدا کے گھر میں
آج کعبے میں ہے اس ناصر کل کی آمد
جس نے ہر دور میں کی طالبِ نصرت کی مدد
جس کی عظمت کا احاطہ ہے نہ کوئی سرحد
در بنا لیجئے دیوار کو اے بنتِ اسدؑ
آپ کی آج ضرورت ہے خدا کے گھر میں
مرتضیٰؑ سر پہ رکھے حق کی رضاؤں کا تاج
لینے آیا ہے شجاؤں کی شجاعت کا خراج
اس کو اللہ نے بخشا ہے محمدؐ کا مزاج
مختصر اس کا تعارف یہ ہے اسلام کی لاج
تذکرہ اس کا عبادت ہے خدا کے گھر میں

--ظہور جارچوی--

آج کعبے میں ظہور شہ مرداں ہوگا
جس جگہ بھی کوئی بت ہوگا وہ لرزاں ہوگا
کلمہ پڑھوائے گا دنیا کو محمدؐ کا کرم
فیض حیدرؑ سے منافق بھی مسلماں ہوگا
لب کھلے کعبہ پکارا کہ وہ قبلہ آیا
جس کا آنا میری تطہیر کا عنواں ہوگا
دے گا خود دست درازوں کو سزا ہاتھ کے ہاتھ
اب ید اللہ محمدؐ کا نگہباں ہوگا
اب تو کفار بھی جھکتے ہیں علیؑ کے آگے
ان کا دشمن کبھی ہرگز نہ مسلماں ہوگا

--ظہور جارچوی--

یوں محمد مصطفےٰؐ آئے علیؑ مولا کے پاس
جیسے بحر بیکراں پہنچے کسی دریا کے پاس
فاطمہؑ بنت اسد کی گود میں جو آج ہے
لال ایسے دو ملیں گے فاطمہؑ زہرا کے پاس
دے دیا بنتِ اسدؑ کے ہاتھ سے محبوب کو
تحفہ یکتا علیؑ تھے خالق یکتا کے پاس
اپنے ہاتھوں پر محمدؐ نے علیؑ کو یوں لیا
رکھ لیا ہو جیسے آئینہ رخ زیبا کے پاس
جان کے بدلے ضدائی کا جو سودا کر لیا
بخش دی ہر شی علیؑ کو جو بھی تھی داتا کے پاس

نذر اے مولود کعبہ کوئی لائے بھی تو کیا جان بھی اپنی نہیں مولا ترے شیدا کے پاس
دور سے نور خدا ان کو نظر آیا نہ تھا حضرت بوجہل نے دیکھا تماشہ جا کے پاس
آپ کے لطف و کرم کی دور تک ہیں بارشیں
مشکلیں حل کیجئے مولا کسی دن آ کے پاس

--ظہور جارچوی--

کر کے اللہ نے دونوں کو شاہی دے دی
ایک کو دوسرے کی پشت پناہی دے دی
شق ہوا چاند محمدؐ کی شہادت کے لئے
کھل کے دیوار نے حیدرؑ کی گواہی دے دی

--ظہور جارچوی--

ظاہر اعمال سے ہوتی ہے خرد کی عظمت
آل کرتی ہے نمایاں اب وجد کی عظمت
خانہ کعبہ کی دیوار بتاتی ہے ظہورؔ
مادر شیر خدا بنت اسدؑ کی عظمت

--ظہور جارچوی--

شرف یہ مادر حیدرؑ نے پایا
ولادت گاہ کعبے کو بنایا
یہ کعبے میں ہوئیں داخل وہاں سے
جہاں سے کوئی آئے گا نہ آیا

--ظہور جارچوی--

موجزن میدان میں دریائے رحمت دیکھ کر
جھومتے ہیں اہل دل سامان فرحت دیکھ کر
پھر رہی ہے اپنی آنکھوں میں رجب کی تیرہویں
آج پھر دست رسالت پر امامت دیکھ کر

--ظہور جارچوی--

جو تیرہ بخت ہیں وہ کریں تیرگی کی بات
ہم روشنی مزاج کریں روشنی کی بات
پیوند کاریوں کے تسلسل کے باوجود
دیوار کعبہ کرتی ہے اب تک علیؑ کی بات

--ریحان اعظمی--

ہر اک مومن کا شر آیا نصیری کا خدا آیا
رجب کی تیرھویں تاریخ دیں کا آسرا آیا
ملے دو نور کے لکڑے زمیں پر روشنی پھیلی
کہ پہلے مصطفےٰؐ آئے تھے لو اب مرتضیٰؑ آئے
امامت کا وہ منبع ہے ولایت کا ہے سرچشمہ
مبارک ہو مسلمانو امام الاولیاء آئے
نوید صبح ہو، مسلماں جھوم اٹھے مسرت سے
لو وہ خیبر شکن آیا، ہو شیر خدا آیا
میری سب مشکلیں حل ہو گئیں آفات بھاگ اٹھیں
علیؑ کا نام جب لب پر بوقت ابتلاء آیا
سلونی کا کیا دعویٰ علیؑ ہی نے زمانے میں
وہ جب آیا سر منبر خطابت کا مزا آیا
علی مظہر بھی ہے عباسؔ مظہر یہ حقیقت ہے
کہ اس کے ہر قصیدے میں علیؑ کا تذکرہ آیا

--چوہدری مظہر عباس-لاہور--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی--طالب دعا-سید زعباس--۲۴ مئی ۲۰۰۴ م)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت امیر المومنینؑ

ظہور جارچوی صاحب کا کلام

منائیں جشن علیؑ کے غلام کعبے میں

ہوئے ہیں آج بہم خاص و عام کعبے میں
علیؑ کے آنے کی ہے دھوم دھام کعبے میں

درود حق کا جو ہے اہتمام کعبے میں ہوا ہے کفر کا درہم نظام کعبے میں
منا رہے ہیں ملک جشن عام کعبے میں کیا ہے شاہ ارم نے قیام کعبے میں
خدا کے گھر میں نہ شب باش ہو سکا کوئی رکیں رہا تو ہمارا امام کعبے میں

بلند نعرہ ہو الا الہ الا اللہ
کیا خدا کی زباں نے کلام کعبے میں

--ظہور جارچوی--

۱۳ رجب ۱۴۲۲ھ کے لئے رباعیاں

علیؑ کا نام نہ لوگے اگر دعاؤں میں
گھرے رہوگے خدا کی قسم بلاؤں میں
محبتِ شاہِ مرداں وہاں نہ ڈھونڈ ووفا
خیانتوں کا جہاں سلسلہ ہو ماؤں میں
--وفا--

بے رنگ تھا حیات کا نقشہ تیرے بغیر
خاموش تھا رسولؐ ہمارا تیرے بغیر
اے قلب مصطفیٰؐ کی تمنا خوش آمدید
صدیوں سے بے قرار تھا کعبہ تیرے بغیر

بہر تصدیقِ پیمبرؐ دوسرا کوئی نہ تھا
حق تو تھا موجود لیکن حق نما کوئی نہ تھا

کیسے آتی وحی خالق، کیسے ہوتی حق کی بات
شہر تھا موجود لیکن راستہ کوئی نہ تھا

سر مرحب و انتر کا قلم کون کرے گا
اونچا تیری رحمت کا علم کون کرے گا
دے دے کسی بندے کو ید اللہ کا منصب
ورنہ تیرے بندوں پہ کرم کون کرے گا

حسنین جعفری صاحب نے جدہ سے روانہ کیا۔ ۱۳ رجب ۱۴۲۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت امیر المومنینؑ

حیدرؑ نے ہر اقلیم کو تسخیر کیا مالک نے انہیں مالکِ شمشیر کیا
قابل جو ولادت کے نہ تھا کوئی گھر گھر حق کا خلیلِ حق نے تعمیر کیا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

گہہ عرش پہ پاؤں مرتضیٰؑ نے رکھا زانو کبھی احمدؐ کے سرہانے رکھا
کیا بندہء مقبولء خدا ہیں حیدرؑ اس بندہ کا نام اپنا خدا نے رکھا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

دینداروں نے امن کفر و شر سے پایا کعبے نے شرف ایسے گہر سے پایا
ہاتھوں پہ علیؑ کو لے کے احمدؐ نے کہا یہ دُرِ نجف خدا کے گھر سے پایا

--انیسؔ--

کعبے کو یداللہ نے آباد کیا بت توڑ کے مصطفےٰؐ کا دل شاد کیا
اللہ رے جلالِ اسم اعلائے علیؑ اصنام کو اس نام نے برباد کیا

--انیسؔ--

عالم میں مرتضےٰؑ کی ولادت کی دھوم ہے کعبے کے گرد قدسیوں کا اک ہجوم ہے
غل تہنیت کا، شام سے لے تا بہ روم ہے کس دبدبے سے آمد باب علوم ہے
ہر چند تھے مقربِ حق اور بھی نبی پیدا ہوا نہ تھا اس جا بجز علیؑ
عیسیٰؑ کی والدہ کو نہ مطلق رضا ملی بنتِ اسدؑ کو پر ہوا فرمانِ ایزدی
کب رتبہ تھا یہ اور پیمبرؐ کے واسطے
دیوارِ کعبہ شق ہوئی حیدرؑ کے واسطے

--انیسؔ--

ظہور جارچوی صاحب کا کلام

نرالی شان سے آتا ہے اب وہ کروفر والا
لرز جاتا ہے جس کا نام سن کر ہر جگر والا
بتو اٹھو چلو نکلو ذرا جلدی بڑھو ورنہ
وہ آ پہنچا پکڑ کر گردنیں توڑے گا گھر والا

--ظہور جارچوی--

کعبے میں ہوا جب کہ ظہورِ حیدرؑ اصنام گرے ڈر کے حضورِ حیدرؑ
مجرے کے لئے خم ہوا طاقِ کسریٰ اے صلِ علیٰ وفورِ نورِ حیدرؑ

--ظہور جارچوی--

راہبر کو راہ میں ہمرازِ منزل مل گیا چند دن رہ کر جدا پھر نورِ کامل مل گیا
ہیں بہت خوش مصطفیٰؐ اللہ کے گھر میں ظہورؔ مرتضیٰؑ کیا مل گیا بچھڑا ہوا دل مل گیا

--ظہور جارچوی--

مقام اصنام ہوتا کعبہ اللہ کا پاک گھر نہ ہوتا
خلیلؑ کی یادگار ہوتی مقدس ایسا مگر نہ ہوتا
نبیؐ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا یہ سچ ہے لیکن ظہورؔ سمجھو
نہ ہوتا دینِ رسولؐ کامل ظہورِ حیدرؑ اگر نہ ہوتا

--ظہور جارچوی--

چشمِ حساد ہو گئی خیرہ جگمگایا جو نورِ حیدرؑ کا
ظلمتِ کفر ہو گئی روپوش ہر طرف ہے ظہورِ حیدرؑ کا

--ظہور جارچوی--

جہاں پہ چھائی ہوئی تھی ظلمت حجاب میں جب تھا نورِ حیدرؑ
یہ نورِ خالق تھے کیا ٹھہرتا کوئی اندھیرا حضورِ حیدرؑ
ہیں سر بسجدہ رسولِ اکرمؐ بدل گیا ہے نظامِ عالم
مبارک اسلام دینِ اعظم خدا کے گھر میں ظہورِ حیدرؑ

--ظہور جارچوی--

کیا بتائیں کون ہے کیا نام ہے اہلِ دل کہتے ہیں دل آرام ہے
آج آغوشِ محمدؐ میں ظہورؔ کل ایماں اور کل اسلام ہے

--ظہور جارچوی--

یہ سامانِ طرب اے صاحبانِ دل مبارک ہو یہ بزمِ منقبت یہ نور کی محفل مبارک ہو
مبارک ہو ولادت ساقیِ کوثر کی اے رندو چمک اٹھا تمہارا حال و مستقبل مبارک ہو

--ظہور جارچوی--

آ گئے ہیں جس قدر مینوش بیت اللہ میں ہو رہے ہیں پی کے سب مدہوش بیت اللہ میں
جشن ہے ساقیِ کوثر کی ولادت کا ظہورؔ بڑھ رہا ہے میکشوں کا جوش بیرت اللہ میں

--ظہور جارچوی--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی۔۔طالب دعا۔سید نزر عباس۔۔۲۴ مئے ۲۰۰۲م)

جناب مرزا مصطفےٰ علی ہمدانی



یا علیؑ مدد

اَدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کی دل افزا اور روح پرور نوید جہاں مُہ ا ر فیاض کی طرف سے ملی وہاں بنیادی آداب دُعا وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ کی بھی آگاہی دی گئی۔ اور اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہ کا فرمان صادر فرما کر کارفرمائی اور کارسازی کے لیے اِنَّمَا کا حصار قائم فرمایا گیا۔ لہٰذا مومن کے لیے صریحی بات ہے کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ سے بڑھ کر کوئی وسیلہ بارگاہِ ایزدی میں استغفار و طلبِ رحمت کا نہیں ہے۔ یہ نظم ایک پاکیزہ عرضداشت ہے۔ روا ئے حاجات و دفع بلیات کے لیے روزانہ پڑھیے۔ اور دیکھیے کیسی، کامیابیاں ہوتی ہیں:

ہوں مُبتلائے رنج و بَلا یا علیؑ مدد — مَیں پا بہ گل ہوں دستِ خُدایا علیؑ مدد
سرتاج اتقیا ہے تو سرخیل اصفیا — اے تیرا نام صلے علےٰ ، یا علیؑ مدد
منہاجِ عدل ، پیرِ طریقت ، رواجِ دیں — جان وفا و صدق و صفا ، یا علیؑ مدد
کوہِ وقار قطبِ شجاعت ، مدارِ علم — بحرِ کرم ، محیطِ سخا ، یا علیؑ مدد
کانِ کرم ، نشانِ شرافت ، منارِ فضل — عمان جود و بذل و عطا ، یا علیؑ مدد
شاہِ نجف ، وصی نبیؐ ، اوّلینِ امام — اے بادشاہِ ہر دوسرا ، یا علیؑ مدد
یعسوبِ دیں ، امامِ مُبیں ، فخرِ اولیاؑ — نفسِ رسولؐ وجہِ خُدا ، یا علیؑ مدد
اے تاجدارِ ملکِ ولایت پناہِ خلق — اے جاں نشیں شاہِ ہُدیٰ ، یا علیؑ مدد
اے نائب و برادر سردارِ انبیاؑ — مہر و سپہر مجد و علا ، یا علیؑ مدد
اے پاسبان دین و شریعت ، امامِ دہر — حاجت روائے خلقِ خُدا ، یا علیؑ مدد
عقدے تمام حل ہوئے اس خوش نصیب کے — جس نے خلُوصِ دل سے کہا ، یا علیؑ مدد
صبح و شام ہے وردِ زباں تیرا نام پاک — میرا وظیفہ ، میری دُعا ، یا علیؑ مدد
شاعر ہوں مَیں مگر سگِ کوئے رسولؐ ہوں — تیرے ہی دَر کا ہوں میں گدا ، یا علیؑ مدد

دل میں ہے میرے اُلفت اولادِ فاطمہؑ — جنت میری ہے تیری ولا ، یا علیؑ مدد
اللہ رکھے تیرے سلامت خُم سبو — اے ساقیِ غدیر پلا ، یا علیؑ مدد
کس کو سُناؤں تیرے سوا غم کی داستان — کس کو پُکاروں تیرے سوا ، یا علیؑ مدد
مشکل کے وقت نام تیرا بہترین سپر — ہر دَرد لا دوا کی دَوا ، یا علیؑ مدد
سیلاب فتنہ ارض ... سے ہے موج خیز — مولودِ کعبہ ! قبلہ نما ، یا علیؑ مدد
فریاد کر رہی ہے فلسطین کی سرزمیں — ملّت پہ ہے ہجومِ بلا ، یا علیؑ مدد
ہے آج اپنا قبلۂ اوّل بھی پائمال — طوفان ظلم و جور و جفا ، یا علیؑ مدد

درپیش پھر ہیں خیبر و خندق کے مرحلے — اے یاورِ حبیبِ خُدا ، یا علیؑ مدد
زوروں پہ پھر ہے مرحب و عنتر کی سرکشی — دُلدل سوار ، قلعہ کشا ، یا علیؑ مدد
پھر ہو رہی ہے آتشِ نمرود شعلہ بار — اے وارثِ خلیلِ خُدا ، یا علیؑ مدد
ہے تیری ذاتِ نُور محمدؐ سے متصل — ہے تیرا نام ، نامِ خُدا ، یا علیؑ مدد
بہر محمدؐ عربی مقتدائے خلق — ہاں اے نصیروں کے خُدا ، یا علیؑ مدد
بہر جناب فاطمہؑ بضعت الرسولؐ — زوجِ بتولؑ ، شیرِ خُدا ، یا علیؑ مدد
بہر حسنؑ امام دوم ، آیتِ کرم — بہر شہید کرب و بَلا ، یا علیؑ مدد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات از علامہ ذیشان جوادی مرحوم

علیؑ کو کر کے پیدا اپنے گھر میں کہد یا حق نے
مبارک ہو میرے بندے مرا گھر تھا ترا گھر ہے
وہ عیسیٰؑ ہے کرے جو مہد میں انجیل کا دعویٰ
سنا دے جو صحیفے سب اسی کا نام حیدرؑ ہے

---کلیم--

ابو طالبؑ! مسلماں جس حرم کے آج ہیں خادم
خدا شکر ہے وہ بھی تمہارے لال کا گھر ہے
طوافِ بیت کرتے ہیں مکاں سے دور رہتے ہیں
طواف اس کو نہیں کہتے ہیں یہ قسمت کا چکر ہے
کلیم اپنے عقیدے میں علیؑ ہیں باپ امت کے
ہمیں یہ فخر ہے۔کعبہ ہمارے باپ کا گھر ہے

---کلیم--

کسی نے نام علیؑ گر نہیں لیا اب تک
کوئی نجات کا ساماں نہیں کیا اب تک
نشان ملتا نہیں تختِ شام کا لیکن
ہر ایک گھر میں ہے حیدرؑ کا بوریا اب تک

---کلیم--

ہے کیا یہ سارا جہاں بتاؤ نبیؐ کا صدقہ اگر نہیں ہے
جو منحرف ان کی آل سے ہو وہ شر تو ہوگا بشر نہیں ہے
عجیب اندھے ہیں یہ مسلماں نہیں ہے عترت پہ جنکا ایماں
بتاؤ یہ بھی نظر ہے کوئی کہ جس میں نورِ نظر نہیں ہے

---کلیم--

دنیا میں جب علیؑ کا دل و جان آ گیا
گویا بشر کی شکل میں ایمان آ گیا
ہوگا نبیؐ پہ بعد میں آیات کا نزول
اور فاطمہ کی گود میں قرآن آ گیا

---کلیم--

مٹی کو اتنا ارفع و اعلیٰ بنا دیا
نقشِ قدم کو صورتِ کعبہ بنا دیا
کل جس زمیں کو کہتے تھے صحرائے کربلا
اس کو بھی کربلائے معلیٰ بنا دیا

---کلیم--

کہتے ہو تم کہ تمکو ہے ذکر خدا پسند
پھر کیوں نہیں ہے تذکرہ ءمرتضیٰؑ پسند
ذکرِ حسنؑ ہے ذکر نبیؐ ذکر کبریاء
بتلاؤ صاف اسمیں ہے کیا تمکو ناپسند

---کلیم--

حضرتِ عباسؑ کا ہے کیا اعلیٰ مقام
عزت آدم ہے وہ اور غیرت حوا ہے یہ
حیدرؑ و زہرا سے پہچانا ان کا مرتبہ
ثانی ءحیدرؑ ہے وہ اور ثانی ءزہرا ہے یہ

---کلیم--

کمال زینبؑ و عباسؑ یوں ہوا روشن
ہے شیر جان پدر زینتِ پدر عباسؑ
علیؑ کے خون کی تاثیر حضرت عباسؑ
تو شیر فاطمہ زہراؑ ہے اثر زینبؑ

---کلیم--

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔سیدہ زعباس۔۲۴ ستمبر ۲۰۰۴ م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳ رجب کے لئے

یومِ ولادت امیر المومنینؑ

حالت عجب تھی خانہءرب جلیل کی
یعنی کہ پھل نہ لائی تھی محنت خلیلؑ کی
حاجت نہیں یہاں کسی لمبی دلیل کی
آمد ہوئی خدا و نبیؐ کے وکیل کی
آئے علیؑ تو کعبے کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جھوم اٹھے کون و مکاں کس کی یہ انگڑائی ہے
کون آیا جو محبت کی فضا چھائی ہے
کل تلک یہ بھی تھا خاموش محمدؐ کی طرح
آج کعبے کے بھی ہونٹوں پہ ہنسی آئی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چمکتا ہے کہاں افلاک پر مہر مبیں ایسا
کہاں ہوگا ولایت کی انگوٹھی میں نگیں ایسا
خدا محفوظ رکھے چشم بد سے حُسن حیدرؑ کو
بڑی مشکل سے پایا ہے نبیؐ نے جانشیں ایسا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زباں پہ اصل حقیقت کا اعتراف نہیں
ذرا بھی دیدہ و دل کا غبار صاف نہیں
بدن پہ جامہءاحرام دل میں بغض علیؑ
تیرے نصیب کا چکر ہے یہ طواف نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زندگی بھر کی کمائی چھین لی
سب تمہاری خودنمائی چھین لی
قابلِ صد حیف ہے یہ اے بتو
ایک بندے نے خدائی چھین لی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جستجو منزلِ مقصود پہ لا سکتی ہے
دل میں مولا کی فضیلت بھی سما سکتی ہے
کون کعبے میں نئی راہ بنا کر آیا
مسکراتی ہوئی دیوار بتا سکتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے بچوں کے لئے سیدہ عیاں جمع کی۔طالب دعا۔۔۔سیدہ رعباس۔۔۔۲۱ جنوری ۲۰۲۴ م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات ۱۳ رجب

نومبر ۲۰۰۰ میں مختلف رسالوں سے یہ رباعیاں جمع کی

منقبت عاصم گیلانی

میرے چمن میں الٰہی وہ انقلاب آئے
کہ پھول پھول سے خوشبوئے بوترابؑ آئے

حضورؐ علم کی بستی علیؑ ہیں دروازہ
جو در سے گزرے وہی ہو کے باریاب آئے

کرے جو قتل پلائیں اسی کو شربت بھی
نہ تھا شعار کہ قاتل پہ بھی عتاب آئے

سکوں جو چاہو تو نادِ علیؑ کا ورد کرو
وہ نام کیا جسے لیتے ہوئے حجاب آئے

در بہشت پہ لکھا ہوا ہے یہ عاصمؔ
جو مانتا ہے علیؑ کو وہ بے حساب آئے

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر مظہر عباس

۱۳ رجب کی رات وہ کعبے میں آ گیا
جس کا وجود سارے زمانے سجا گیا

امر خدا سے ہوتی تھی بنت نبیؐ کے ساتھ
تزویج جس کی زہرا ستارا بتا گیا

جس کے حسنؑ حسینؑ ہیں جنت کے بادشاہ
جس کا گھرانہ خلد کا رستہ دکھا گیا

کوئی بھی دور آئے علیؑ بادشاہ رہے
مومن دلوں میں ایسی حکومت بسا گیا

مظہر زہے نصیب کہ مجھ سے فقیر کی
نس نس میں عشق حیدرؑ و صفدرؑ سما گیا

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

ہو مبارک مومنو شاہ ہدا پیدا ہوئے
قاسم عنا روجناں دست ہدا پیدا ہوئے
اخر جی اے مادر عیسےٰ ندا ھاتف نے دی
جوف کعبہ میں مگر قبلہ نما پیدا ہوئے
کہہ رہے ہیں آج یہ لوگوں سے یہ خوش ہو کر نبیؐ
لو یہ کعبے میں علیؑ مشکل کشا پیدا ہوئے
کہہ اٹھے کعبے کے بت اب تو خدائی چھن گئی
آج دنیا میں نصیری کے خدا پیدا ہوئے

---سیدہ عاصمہ علی عصمی---

کیا گھڑی کیسا لمحہ حسیں آ گیا — لامکاں کے مکاں میں مکیں آ گیا
یا علیؑ تیری تصدیق کے واسطے — پل جھپکتے ہی روح الامیں آ گیا
مصطفیٰؐ جن کو مہر نبوت ملی — مرتضیٰؑ بن کے اس کا نگیں آ گیا
تیری تعریف کا فیض شمشاد کو
مل گیا تو کہیں سے کہیں آ گیا

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

جس کو اللہ بنائے وہ ولی بنتا ہے
حکم خالق سے محمدؐ کا وصی بنتا ہے
ہمسری حیدر کرارؑ کی ہے ناممکن
سارے نبیوں کے تقدس سے علیؑ بنتا ہے

خانہ زادِ لامکاں مولا علیؑ
عظمتوں کا آسماں مولا علیؑ

کل قرآں میں عیاں مولا علیؑ — ایک نقطے میں پنہاں مولا علیؑ
پیشوائے دو جہاں مولا علیؑ — حکمران انس و جاں مولا علیؑ
فکر دنیا فکر عقبیٰ ہم کو کیا — ہے یہاں مولا علیؑ اور وہاں مولا علیؑ
چوم لی فرشتوں نے میری زباں — تھا میرے وردِ زباں مولا علیؑ
مجھ کو اخترؔ بے کسی کی فکر کیا
دست گیرِ بے کساں مولا علیؑ

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

طالب دعا۔ سید نزر عباس۔ ستمبر ۲۰۰۲ م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳ رجب کے لئے
مختلف شعراء کی رباعیاں

علیؑ کی جائے ولادت بھی بے مثالی ہے
خدا سے فاطمہؑ بنت اسدؑ سوالی ہے
کہاں رکھوں تیری اس بے بہا امانت کو
ملا جواب ہمارا مکان خالی ہے

المرسلہ سیدنذر عباس (شاعر کا نام نہیں معلوم)

شک نہیں جس میں کوئی وہ تیری یکتائی ہے
کچھ بہکتا ہے نصیری تو وہ سودائی ہے
لم یلد پر میرا ایمان ہے لیکن یا رب
تیرے گھر سے کسی بچے کی صدا آئی ہے

المرسلہ حسنین جعفری صاحب کم اکتوبر ۲۰۰۱ء

مندرجہ ذیل رباعیاں عبدالحسین حسنین صاحب نے دبئی سے روانہ کی

مرضی ءحق ہے کہ اعجاز دکھایا جائے
راستہ دوسرا کعبے کا بنایا جائے
میرے اس بندہ ءمخصوص کو میرے گھر میں
بت پرستوں کے ہی رستے سے نہ لایا جائے

خدا نے مرتبہ اعلیٰ کیا ہے علیؑ کو گھر کا رکھوالا کیا ہے
کوئی یہ سنگ اسود سے تو پوچھے بتوں کا کس نے منہ کالا کیا ہے

کعبے کے گرد آج ہجوم ءکثیر ہے
ساغر کی آرزو میں ہر طفل و پیر ہے
اس میں غریب بادہ کشوں کا قصور کیا
سب نے یہ سن لیا ہے ساقی امیر ہے

تیرا رجب کو یہ کس کے آنے کی دھوم ہے
کعبے کے در پہ کس لئے اتنا ہجوم ہے
پوچھا جو شہر علم سے کس کا ہے اشتیاق
فرمایا آج آمد ءباب ءعلوم ہے

علیؑ سے پہلے عبادت کا انتظام نہ تھا ادب رسولؐ کا خالق کا احترام نہ تھا
نماز ہوتی بھی قائم تو کس طرح ہوتی خدا کا گھر تو تھا مگر امام نہ تھا

مسلمانوں پہ حج فرض ءعیاں ہے
طواف ءکعبہ اک راز ءنہاں ہے
حرم کے گرد پھر کر ڈھونڈتے ہیں
بتوں کا توڑنے والا کہاں ہے

یہ نظم ہے کہ بلا گل بہار باغ نہیں
جبھی تو دامن قدرت پہ کوئی داغ نہیں
علیؑ نہ آتے حرم میں تو حق سے کہتے خلیل
کہ گھر تو آپ نے بنوا لیا چراغ نہیں

عارف شان ءرسالت بخدا ہیں حیدرؑ عظمت ءدین محمدؐ کی بقا ہیں حیدرؑ
ثمر بخت رجب برج شرف میں آیا للہ الحمد کہ تمہید ءوفا ہیں حیدر

(اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے مختلف شعراء کی یہ رباعیاں جمع کی گئی۔۔۔۔طالب دعاء۔۔۔
سیدنذر عباس ۔۔۔۔۱۳ رجب ۱۴۲۲ھ)

RUBAIYAT RECEIVED FROM HASNAIN BHAI

عالم میں کوئی ساقیء کوثر ہو تو لاؤ
کونین میں داماد پیمبر ہو تو لاؤ
مزدور کا ثانی جو میسر ہو تو لاؤ
باندھے ہوئے جو پیٹ پہ پتھر ہو تو لاؤ
مجبور بھی لاچار بھی اور عقدہ کشا بھی
اک بندہء عاجز بھی نصیری کا خدا بھی

کونین کی تخلیق کا عنوان علی ہیں
حافظ ہے خدا جس کا وہ قرآن علی ہیں
حق یہ ہے کہ ایمان کی میزان علی ہیں
مخلوق پر اللہ کا احسان علی ہیں
کونین میں اونچا بنی آدم کا علم ہے
یہ ہیں، تو فرشتوں میں بھی انساں کا بھرم ہے

اک وقت میں غازی بھی، نمازی بھی، جری بھی
اوصاف الٰہی بھی، صفات بشری بھی
اسلام کی حرمت کے لیے چارہ گری بھی
اور بانیٔ اسلام کی سینہ سپری بھی
واللہ کہ حیدر کی اگر ذات نہ ہوتی
اسلام جو ہوتا بھی تو وہ بات نہ ہوتی

قدرت کے کوئی ناز اٹھائے تو علی ہے
نبیوں کو مصیبت سے چھڑائے تو علی ہے
اسلام کی بگڑی کو بنائے تو علی ہے
اور خون کے دریا میں نہائے تو علی ہے
پتے کو لہو کر دیا۔ خوں کر دیا جی کا
واللہ کہ یہ دل یہ کلیجہ ہے علی کا

طوفان بھی معراج نظارہ ہے علی کو
ہر موج بلاخیز کنارا ہے علی کو
کب غیر کی تکلیف گوارا ہے علی کو
مشکل میں رسولوں نے پکارا ہے علی کو
حیدر کی اگر چشم عنایات نہ ہوتی
یعقوب سے یوسف کی ملاقات نہ ہوتی

وہ کھیت، وہ مزدور، وہ باغات ذرا دیکھ
وہ فاقہ کشی، رنج والم، صبر و رضا دیکھ
وہ بخششیں، وہ رحمتیں، وہ جود و سخا دیکھ
انسان کے جلووں میں وہ آیات خدا دیکھ
پیہم جو کئی روز سے محروم غذا ہے
وہ گرسنہ مزدور، نصیری کا خدا ہے

ہے یاد مجھے خانہء کعبہ کا وہ منظر
وہ شیر خدا، دوش پیمبر کا وہ ممبر
خاکم بدہن، عرض کروں آپ سے کیونکر
یہ کون ہے زیر قدم فاتح خیبر
یہ شان ہے، یہ مرتبہ ہے جس کی یہ جا ہے
کیا کہتے نصیری جو نہ کہتے کہ خدا ہے

وہ جسکو سمجھنے میں فرشتوں سے خطا ہو
اعجاز نمائی میں مسیحا سے سوا ہو
کعبہ میں ولادت ہو تو مسجد میں قضا ہو
جو بات ہو بندوں کی طریقت سے جدا ہو
سچ کہیئے نصیری اسے کیا کیا نہ بنا دے
اللہ کے گھر کو جو زچہ خانہ بنا دے

بیمار محبت بھی دو عالم کی دوا بھی
مشہور زمانہ بھی، زمانے سے جدا بھی
جوتوں کی مرمت بھی حکومت کی قضا بھی
اک عقدہء دشوار بھی اور عقدہ کشا بھی
ادراک تحیر میں تھا ہر ایک ادا سے
ورنہ کوئی کاوش تھی نصیری کو خدا سے

ممبر پہ مقرر تو مصلے پہ نمازی
مسجد میں جو مسکین تو میدان میں غازی
مالی کبھی گلشن میں کبھی شاہ حجازی
صد غیرت محمود کبھی فخر ایازی
ہر حال میں ہر بھیس میں یکتا و یگانہ
بدنام نصیری ہوئے اے وائے زمانہ

یہ موم کا دل رکھتے ہیں پتھر کا جگر بھی
یہ خود ہی شناور بھی ہیں دریا بھی گوہر بھی
ملاح بھی کشتی بھی کنارہ بھی بھنور بھی
مشہود بھی شاہد بھی نظارہ بھی نظر بھی
خود جنس محبت ہیں، خریدار بھی خود ہیں
بازار بھی خود صاحب بازار بھی خود ہیں
سنتے ہیں صدا زحمت گفتار سے پہلے
دیتے ہیں دوا پرسش بیمار سے پہلے
گاہک انہیں مل جاتے ہیں بازار سے پہلے

NAZAR COLLECTION

مصرع طرح بمقام مشی گن۔امریکہ (کعبے کی دیوار میں خود راستہ بن جائے گا) ۔۲۰۰۲ء

گود میں عمران کی جو مصطفےٰ بن جائے گا
اس کے ہاتھوں کا پلا پھر مرتضےٰ بن جائے گا

یہ جو سمٹے گا تو نقطہ تحتِ با بن جائے گا
پھیل کر ہر ہر شرف کی انتہا بن جائے گا

لشکرِ اسلام کا یہ آسرا بن جائے گا
اور جواں ہو کر جوانِ لافتیٰ بن جائے گا

ہر معرکے میں محمد کی دعا بن جائے گا
فتح و نصرت بس علی کا معجزہ بن جائے گا

معرکہ خیبر کا ایسا معرکہ بن جائے گا
فاتحِ بدر و احد، خیبر کشا بن جائے گا

سو کہ بستر پر رسولِ دوسرا بن جائے گا
اور نصیری جیسے مشرک کا خدا بن جائے گا

دشمنوں کے واسطے زہرِ دغا بن جائے گا
اور نبی کے واسطے مشکل کشا بن جائے گا

بانیٔ شر کو ہلاکت سے بچائے گا یہی
غاصبِ حق کے لئے بھی رہنما بن جائے گا

آئے گا وہ تاجدارِ اوصیاء و اولیاء
رہبری کا تا قیامت سلسلہ بن جائے گا

فاطمہ جب کعبۂ ایماں کو لے کر آئیں گی
کعبے کی دیوار میں خود راستہ بن جائے گا

وہ بلندی کا مکیں آئے گا ارضِ خاک پر
جو کہ انسانوں کی وجہِ ارتقاء بن جائے گا

ہے ظہورِ حضرتِ استادِ جبریلِ امیں
نعرہ اب جبریل کا صد مرحبا بن جائے گا

بچپنے میں کلہ اژدر کو پھاڑے گا علی
دستِ حیدر اس طرح دستِ خدا بن جائے گا

مار کھائی جب علی سے بول اٹھے لات و منات
کیا خبر تھی کعبہ اپنا مقبرہ بن جائے گا

ذکرِ حیدر سے سجیں گی مومنوں کی محفلیں
اور منافق کے لئے یہ مرثیہ بن جائے گا

دیکھنا جس کو عبادت ہو پیمبر کے بقول
وجہِ حیدر وہ جمالِ کبریاء بن جائے گا

فخرِ محنت اور مباہاتِ عمل کا تاج ور
کھیت میں چل کر علی کا بیلچہ بن جائے گا

دور ہوگا جو بھی در سے حیدرِ کرار کے
ایسا ہر بے قاعدہ القاعدہ بن جائے گا

سب مسلمانوں نے مل کر ووٹ ڈالے تھے اسے
کیا خبر تھی بش کا بچہ کیا سے کیا بن جائے گا

خامنہ ای اور خمینی ہیں ولایت کے امیں
جو ولایت سے بچے گا من چلا بن جائے گا

ہے قیامِ حق بھی لازم ہر حسینی کے لئے
بس عبادت سے نہ کوئی پارسا بن جائے گا

جب تلک سارے مقدس مآب گھر میں قید ہیں
یہ سیاست رہزنوں کا مشغلہ بن جائے گا

جو ارادے سے لٹائے اپنی جاں اسلام پر
ان کا ذمہ دار شاہِ کربلا بن جائے گا

کم نفر ہونے سے ہم کو کوئی مایوسی نہیں
ایک اک کر کے ہی اپنا قافلہ بن جائے گا

ہر عمل فیاضؔ خالص ہو خدا کے واسطے
خود بخود جنت کا اپنی راستہ بن جائے گا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نزرءامیر المومنین ۔۔علی علیہ السلام

جس کو اللہ بنائے وہ ولی بنتا ہے
مظہرءشان ءخدا شیرءجلی بنتا ہے
بکھرے ہوئے اوصاف نبیوں کے تمام
یکجا کئے جائیں تو علیؑ بنتا ہے

ہم ہیں حیدرؑ کے پرستار تادوان کو جس سے بھن جائے کلیجہ وہ مزادوان کو
گر منافق کو اٹھانا ہے بھری محفل سے مدحت ءحیدرؑ کرار سنادو ان کو

کسی کو نگہء پاک باز دیتا ہے کسی کو نعمت ءعمرء دراز دیتا ہے
بطور خاص مگر جس پہ مہرباں ہو خدا علیؑ کے عشق سے اس کو نواز دیتا ہے

زباں پہ نام ءشہ ذوالفقار لیتا ہوں نبیؐ کا اسم ءحسینؑ بار بار لیتا ہوں
کسی بلا کا جیسے ہی سامنا ہو افسرؔ میں اپنے مولا کو فوراً پکار لیتا ہوں

---افسر عباس---

درجناں پہ بھی حکم امام چلتا ہے ان ہی کے فیض سے سارا نظام چلتا ہے
وہ لکھ کے دیں گے تو جنت میں داخلہ ہوگا وہاں بھی ان کی سفارش سے کام چلتا ہے

علیؑ افسر علیؑ

نہ باغ دولت وثروت کی سیر مانگتا ہوں نہ مملکت کوئی مانند غیر مانگتا ہوں
شہء نجف میں تیری بارگاہ ءعالی سے بس اپنے حسن ءعقیدت کی خیر مانگتا ہوں

---افسرؔ--

نہ تخت رکھتے ہیں کوئی نہ تاج رکھتے ہیں وقار ءحق کی مگر پھر بھی لاج رکھتے ہیں
جو خسروان ءجہاں کو نصیب ہو نہ سکا قلندران ءعلیؑ وہ مزاج رکھتے ہیں

---افسر---

فضائے گلشن ءجنت کی سیر چاہتا ہے اور احترام ءعلیؑ کے بغیر چاہتا ہے
علاج کر لے کچھ اپنی شر پسندی کا بروز حشر اگر اپنی خیر چاہتا ہے

---افسر---

ہے افسر دیں تاج سکندر حیدرؑ اور بعد نبیؐ سب سے ہیں بہتر حیدرؑ
ہے تجھ سے دعا میری اے رب غفور جاری ہو میری زباں پہ حیدرؑ حیدرؑ

---افسر---

رک گیا کیوں رودار وصاف جلی کہتے ہوئے کیوں جھجکتا ہے ولی کو تو ولی کہتے ہوئے
جب اسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے تو پھر موت کیوں آتی ہے تجھ کو یا علیؑ کہتے ہوئے

---افسر---

وہ کب ہیں گردش دوراں سے ہارنے والے قدم قدم پہ علیؑ کو پکارنے والے
ہماری سمت بھی ہو جائے اک نگاہ ءکرم نبیؐ کے دین کی قسمت سنوارنے والے

--افسر--

علی سے اگر لو لگائی نہیں تیرے حق میں ناصح بھلائی نہیں
علی کی محبت نبیؐ کی محبت علیؑ اور نبیؐ میں جدائی نہیں

وہ کب ہیں گردش دوراں سے ہارنے والے قدم قدم پہ علیؑ کو پکارنے والے
ہماری سمت بھی ہو جائے اک نگاہ ءکرم نبیؐ کے دین کی قسمت سنوارنے والے

کریں گے جب کہ نکیرین آ کے مجھ سے کلام کہ کون رب ہے تیرا کون نبی وامام
کہوں گا رب ہے میرا ذوالجلال والاکرام محمدؐ عربی ہے میرے نبیؐ کا نام
علیؑ امام ءمن است ومن غلام ءعلیؑ
ہزار جان ءگرامی فدائے نام ءعلیؑ

یکتا ہے جو مداح ءمدام اس کا ہوں واحد ہے جو عبد ءنیک نام اس کا ہوں
پوچھیں گے نکیرین تو کہہ دوں گا انیسؔ قنبر کا جو مولا ہے غلام اس کا ہوں

کیا نام خدا بہ شد و مد کہتے ہیں کہتے ہیں تو بے حساب وعد کہتے ہیں
بھولے سے بھی کسی کی خود بھی کرتے ہیں مدد دن رات جو یا علیؑ مدد کہتے ہیں

--نجم آفندی--

کس برتے پہ توحیدری کہلاتا ہے اپنی ہستی میں کیا جھلک پاتا ہے
تیرا دل بھی نہیں ہے تیرے بس میں مغرب سے وہ آفتاب پلٹاتا ہے

--نجم آفندی--

دل کو جان ءچمن پہ وار کے دیکھ پھر سے آئیں گے دن بہار کے دیکھ
دور ہوویں گی مشکلیں ساری پھر علیؑ کو پکار کے دیکھ

یا علیؑ مظہر آیات تجھے جان گئے حد سے جو گزرے نصیری تو خدا مان گئے
لاکھ ڈالے تیری تصویر پہ تہرے پردے پھر بھی پہچاننے والے تجھے پہچان گئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امیر المومنین ۔۔علی علیہ السلام

علیؑ کا نام نہ لو گے اگر دعاؤں میں
گھرے رہو گے خدا کی قسم بلاؤں میں
سنو بغور تو محسوس ہونے لگتی ہے
علیؑ کے نام کی سرگوشیاں ہواؤں میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نورِ حیدرؑ کو یہاں نورِ جلی کہنے لگے
جو لار کہتے تھے وہ بھی حق کا ولی کہنے لگے
کہہ رہے تھے جو بدعت ان پہ حیرت ہے ہمیں
مشکلوں میں پڑ کے وہ بھی یا علیؑ کہنے لگے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تکلیف میں دم کسی کا بھرنا کیسا
غفلت میں کوئی نفس گزرنا کیسا
ہر سانس میں ہو ورد زباں نامِ علیؑ
یہ وقت پڑے پر یاد کرنا کیسا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خرد کے باغ کی چن لی کلی کلی میں نے — بجایا دین کا ڈنکا گلی گلی میں نے
قدم قدم پہ پکارا علیؑ علیؑ میں نے — سنیں زمانے کی باتیں بری بھلی میں نے
نہ چھوڑا ہاتھ سے پردامنِ علیؑ میں نے — ہر اک سوال کا لب پر میرے جواب رہا
میں امتحانِ محبت میں کامیاب رہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مولا ہے تو امیر ہے تو مرتضیٰ ہے تو — اللہ گواہ ہے کہ شیرِ خدا ہے تو
قرباں ہو میری جاں اے شہ لافتیٰ — سب مشکلوں کا حل ہے کہ مشکل کشا ہے تو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساقی مہ وشِ مہ خمِ غدیر لا — پی کر جسے جواں ہو ہر مرد و پیر لا
مومن کو جو بناتی ہے روشن ضمیر لا — جس کو کہیں ولائے جنابِ امیرؑ لا
ہم کو نہ محتسب نہ شیخ جی کا ڈر — ہم پینے والے ہیں اسے مسجد میں بیٹھ کر
پگڑی اچھالیں شیخ کی ڈالے جو بد نظر — واعظ کی روک تھام کا ہم پر نہیں اثر
دیرینہ ایک رسم بجا لا رہے ہیں ہم
روزِ ازل سے پیتے چلے آ رہے ہیں ہم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قدرت کا جو کاتب ہے علیؑ شیرِ خدا ہے — روشن ہے زمانے پہ علیؑ دستِ خدا ہے
دونوں جہاں میں یہی مختار کار ہے — حق سے نہ یہ جدا ہے نہ حق اس سے جدا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطرے کو علیؑ چاہیں تو دریا کر دیں — ادنیٰ پہ کریں مہر تو اعلیٰ کر دیں
نسخہ کیسا مزاج کہتے ہیں کسے — بیمار کو چاہیں تو مسیحا کر دیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورؐ ہیں شہرِ علم علیؑ اس کا باب ہے — حیدرؑ فضیلتوں کی مکمل کتاب ہے
قیصر جس انجمن میں ہو علیؑ کا تذکرہ — اس انجمن میں سانس بھی لینا ثواب ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تخیل سے بھی بڑھ کر ہے بڑائی میرے مولا کی
میاں محتاج ہے ساری خدائی میرے مولا کی
جہاں سے رزق بندوں کو خدا تقسیم کرتا ہے
وہاں پر بھی نظر آئی کلائی میرے مولا کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خورشید سرِ شام کہاں جاتا ہے — روشن ہے دہر پر جہاں جاتا ہے
مغرب ہی کی جانب ہے قبرِ حیدرؑ — یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

------طالب دعا--سیدزرعباس------

جناب ساجد رضوی صاحب

اسد سے آنکھ ملانا کوئی مذاق نہیں
فنونِ جنگ دکھانا کوئی مذاق نہیں
دہل رہے ہیں کلیجے لرز رہی ہے نظر
علیؑ کے سامنے آنا کوئی مذاق نہیں

اب آغاز کرتا ہوں سجدوں کا ساجد
مجھے مل گئے نقشِ پائے محمدؐ
یادِ علیؑ میں سجدۂ خالق ادا کیا
ساجد یہ عشق کی ہے وہ بندگی کی بات
تری تسبیح کی گردش سے تقدیریں بدلتی ہیں
مجھوں نے یہ ہر مشکل میں دیکھا فاطمہ زہراؑ
جہادِ نفس نے تیرے یہ کر دیا ثابت
ہے ذوالفقار سے بھی بڑھ کے صبر کی شمشیر!
تھا جو کارِ اجتماعی انبیاؑ کا اے حسینؑ
تُو نے اِک دن میں کیا وہ کام تنہا اے حسینؑ

مشرق سے روز گوشۂ مغرب تک آفتاب
پھرتا ہے نقشِ پائے علیؑ ڈھونڈتا ہوا

نبیؐ کی آزمودہ قوتوں سے کام لیتا ہوں
سنبھل! اے گردشِ دوراں علیؑ کا نام لیتا ہوں

کہیں پر صبح کرتے ہیں کہیں پر شام کرتے ہیں
سلیقہ سے برابر وقت پر سب کام کرتے ہیں
بشارت پا چکے ہیں خاتمہ بالخیر ہونے کی
علیؑ والے کہیں اندیشۂ انجام کرتے ہیں

شیخ صاحب اپنی پیدائش کا کچھ کہیئے تو حال
کس طرح پیدا ہوئے ارشاد کچھ تو کیجئے
ہم وسیلے کا جبھی مانیں گے تارک آپ کو
والدِ ماجد کا اپنے نام ہی مت لیجئے

انکارِ نبوتؐ کرتے ہو انکارِ رسالت کرتے ہو
اور پھر بھی مسلماں بنتے ہو کیسی یہ قیامت کرتے ہو
قرآن کو جس کے کہنے سے پیغامِ ہدایت مانا ہے
انکار اُسی کے رُتبے سے کیا دین کی خدمت کرتے ہو

کُل یُوں تو کئی آئے گُلِ تر نہیں آیا
اکملتؐ کے اعزاز کا رہبر نہیں آیا
اُمت میں ہوں محسُوب رسولانِ سَلف بھی
اِس شان کا دُنیا میں پیمبرؐ نہیں آیا

آلام و مصائب میں بھی وہ شاد رہے گا
جو صاحبِ ایماں ہے وہ آباد رہے گا
قرآن میں اَبتر کے اشارے سے ہے ثابت
دشمن جو محمدؐ کا ہے برباد رہے گا

اِس راز سے واقف ہیں غلامانِ محمدؐ
اِسلام ہے دراصل اِک احسانِ محمدؐ
اللہ جسے چاہے اُسے دے یہ سعادت!
ہر شخص کو ہوتا نہیں عرفانِ محمدؐ

نہیں ہے رُوح تو انسان رہ نہیں سکتا
بغیر معنیٰ کے قرآن رہ نہیں سکتا
علیؑ کو چھوڑنے والے خبر بھی ہے تجھ کو
علیؑ سے ہٹتے ہی ایمان رہ نہیں سکتا

rubaiyat from sajid rizvi .collected by nazar abbas,rd-18-11-2004

جناب ساجد رضوی صاحب

قطعات

علیؑ نوشتۂ تقدیر کو بدلتے ہیں
علیؑ سے کام خدائی کے سارے چلتے ہیں
یہ معجزہ ہے ذرا آپ بھی تو سُن لیجے
علیؑ کے نام سے گرتے ہوئے سنبھلتے ہیں

مُنافقت سے کوئی فیض پا نہیں سکتا
چراغِ حق کو زمانہ بجھا نہیں سکتا
سیاستِ اُمویّہ پسند ہو جس کو
علیؑ کا نام زباں پر وہ لا نہیں سکتا

اُمورِ حق میں کہاں کس کا زور چلتا ہے
کہیں نوشتۂ تقدیر بھی بدلتا ہے
یہ بات میری سمجھ میں نہ آسکی اب تک
علیؑ کے ذکر سے کیوں دِل کسی کا جلتا ہے

علیؑ سے بُغض ہے دِل میں نبیؐ سے اُلفت ہے
عجیب ہے یہ طبیعت، عجیب فطرت ہے
پکارتا ہے جہنّم اِدھر چلے آؤ
مخالفینِ علیؑ کی یہاں ضرورت ہے

مَیں جانتا ہوں کہ فطرت بدل نہیں سکتی
جو پھانس دل میں چُبھی ہے نکل نہیں سکتی
علیؑ کی بزم ہے اتنا سمجھ لیں دشمنِ دیں
یہاں سیاستِ شیخین چل نہیں سکتی

علیؑ سے عشق جو اے شیخ کر نہیں سکتا
صراط سے وہ سلامت گذر نہیں سکتا
ہزار بار نہیں لاکھ بار قتل کرو!
علیؑ کے عشق کا مارا تو مر نہیں سکتا

یہ بات سب پہ اچھی طرح آشکار ہے
پھُولوں کے دَم قدم سے چمن پُربہار ہے
اے دشمنِ خدا تجھے شاید خبر نہیں
ذکرِ علیؑ سے ذکرِ خدا کا وقار ہے

دُنیا کو سہارا ہے ہر اِک گامِ علیؑ کا
کام آنا ہے ہر کام میں بس کام علیؑ کا
ثابت ہی نُصیری پہ نہیں کُفر کا الزام
جو نام خدا کا ہے وہی نام علیؑ کا

ہر اِک پہ کرم ہے سحر و شام علیؑ کا
مُشکل میں لیا کرتے ہیں سب نام علیؑ کا
یہ دستِ خدا، نفسِ خدا، عینِ خدا ہیں
معبُود ہی کا کام ہے ہر کام علیؑ کا

اِسلام کے حُدود میں داخل نہیں رہا
ایماں کے دائرے میں وہ شامل نہیں رہا
نامِ علیؑ کو لازمِ کلمہ نہ جو کہے
وہ منبرِ رسُولؐ کے قابل نہیں رہا

کیا کوئی بتا سکتا ہے امکان علیؑ کا
ہر شخص کو ہوتا نہیں عرفان علیؑ کا
اے دشمنِ ایماں تجھے کیا یہ نہیں معلوم
ایمان کی شہ رگ پہ ہے احسان علیؑ کا

برائے نام مُسلم ہے، مسلماں جو بظاہر ہے
نگاہِ اہلِ ایماں میں تو وہ فاسق ہے فاجر ہے
علیؑ تو کُلِ ایماں ہیں جوابِ کُفر کُل بھی ہیں
علیؑ کو جُزوِ ایماں جو نہیں کہتا وہ کافر ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حق کا عرفان جو پایا تو علیؑ یاد آیا

دل میں قرآن سمایا تو علیؑ یاد آیا

خود بہادر تھے مگر لڑنا نہیں جانتے تھے

شیرِ یزداں کو بہادر جو نہیں مانتے تھے

اُن کو مرحب نے ڈرایا تو علیؑ یاد آیا

اپنے گھر سے میں چلا کر کے ارادہ حج کا

میری نیت تھی کروں گا میں طوافِ کعبہ

کعبہ جب سامنے آیا تو علیؑ یاد آیا

شبِ معراج محمدؐ جو چلے عرش عُلا

گفتگو کرتا رہا اپنے پیمبرؐ سے خدا

ہاتھ پردے سے اٹھایا تو علیؑ یاد آیا

المرسلہ۔۔۔میاں محمد شفیق اویسی۔لاہور ۔ نزد عباس۔۔۔۷فروری ۲۰۰۳م

رباعیات علیؑ ابن ابی طالبؑ

جنت کی جستجو میں کہاں چل دیئے حضور
جنت کا راستہ تو علیؑ کی گلی سے ہے

★★★★★

علیؑ کو فاتح بدر و حنین کہتے ہیں　　حسنؑ کو نور شہء مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزل آخر کا نام ہے عباسؑ　　کمال ء صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

★★★★★

جب انساں کو جکڑ لیتی ہیں ناکامی کی زنجیریں　　نہ دولت کام آتی ہے نہ کام آتی ہیں تدبیریں
اگر ایسی گھڑی آئے تو گھبرانا نہیں خاکی　　علیؑ کا نام لینے سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

●●●●●

دل سے پکاریئے تو ابھی ہو علاج ء دل　　ہر درد لا دوا کی دوا ہے علیؑ علیؑ

●●●●●

حب ء حیدرؑ میں باغ خلد ملا　　اور ہوا دل بھی باغ باغ الگ
بغض حیدرؑ میں دوزخی بھی ہوئے
اور مل گیا نسل کا سراغ الگ

★★★★★

جو مدحت حیدر کو بیکار سمجھتے ہیں　　ہم ایسے دماغوں کو بیکار سمجھتے ہیں

قائم ۱۰ دسمبر ۱۹۹۶ء

مصطفےٰ لرننگ سٹی ہیں اور حیدرؑ گیٹ ہے　　اس سے وابستہ پیام کبریا کا فیٹ ہے
لب پہ ہو نام علیؑ اور دل میں بغض پنجتن　　وہ اور یجنل ہو نہیں سکتا ڈوپلیکیٹ ہے

★★★★★★★

حب حیدرؑ کا مزا اہل ولا سے پوچھئے　　مصطفےٰؐ سے پوچھئے اپنے خدا سے پوچھئے
یوں علیؑ کا مرتبہ کیسے سمجھ سکتے ہیں آپ　　آئے کعبے میں دوش مصطفےٰ سے پوچھئے

کل ایماں مرضی رب جانشین مصطفےٰ　　شیر حق نادِ علیاً کہہ کے گھمانا پڑا　　پھر بھی ہم سے پوچھتے ہی جب رہے اوصاف اور　　لب پہ گھبرا کر نصیری کا خدا لانا پڑا

اب کیا بتائیں وسعت دست کرم کو ہم　　انگشتری نے جب کے سلیماں بنا دیا　　جو بھی مہم ہے رہتی ہے وہ کیوں علیؑ کے ہاتھ　　بس اس جلن نے بہتوں کو شیطاں بنا دیا

★★★★★

صبر و قوت کے لئے ایمان و عرفاں کے لئے　　لوگ کس کس کی نہ جانے زندگی پڑھتے رہے　　لیکن اکثر ہر قدم پر اور ہر ہر موڑ پر　　ہم نے یہ دیکھا نبیؐ نادِ علیؑ پڑھتے رہے

امیرالمومنیں اپنے کو کہلانا تو آساں ہے　　لیسنے چھوٹتے سن کے لیکن قول ربانی　　بحکم حق امیرالمومنیں اس دن سے ہیں آقا　　نہ تھا جب تک وجود حضرت آدمؑ بھی جسمانی
صراط حق علیؑ ہیں بس سمجھ لے ہر کس و ناکس
کیا تھا کچھ جو پیش و پس تو غچہ کھا گئے ثانی

★★★★★★★★

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳ رجب کے لئے
مختلف شعراء کی رباعیاں

علیؑ کی جائے ولادت بھی بے مثالی ہے　　خدا سے فاطمہؑ بنت اسدؑ سوالی ہے
کہاں رکھوں تیری اس بے بہا امانت کو　　ملا جواب ہمارا مکان خالی ہے

المرسلہ سیدہ زعباس (شاعر کا نام نہیں معلوم)

شک نہیں جس میں کوئی وہ تیری یکتائی ہے
کچھ بہکتا ہے نصیری تو وہ سودائی ہے
لم یلد پر میرا ایمان ہے لیکن یا رب
تیرے گھر سے کسی بچے کی صدا آئی ہے

المرسلہ حسنین جعفری صاحب بحرین ۲۰۰۱ء

مندرجہ ذیل رباعیاں عبدالحسین حسنین صاحب نے دبئی سے روانہ کی

مرضی حق ہے کہ اعجاز دکھایا جائے　　راستہ دوسرا کعبے کا بنایا جائے
میرے اس بندہ مخصوص کو میرے گھر میں　　بت پرستوں کے ہی رستے سے نہ لایا جائے

خدا نے مرتبہ اعلیٰ کیا ہے　　علیؑ کو گھر کا رکھوالا کیا ہے
کوئی یہ سنگ اسود سے تو پوچھے　　بتوں کا کس نے منہ کالا کیا ہے

کعبے کے گرد آج ہجوم کثیر ہے　　ساغر کی آرزو میں ہر طفل و پیر ہے
اس میں غریب بادہ کشوں کا قصور کیا　　سب نے یہ سن لیا ہے ساقی امیر ہے

طالب دعا۔ سید زعباس۔ ۱۳ رجب ۱۴۲۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳ رجب کے لئے
مختلف شعراء کی رباعیاں

تیرا رجب کو یہ کس کے آنے کی دھوم ہے کعبے کے در پہ کس لئے اتنا ہجوم ہے
پوچھا جو شہر علم سے کس کا ہے اشتیاق فرمایا آج آمد ء باب ء علوم ہے

علیؑ سے پہلے عبادت کا انتظام نہ تھا ادب رسولؐ کا خالق کا احترام نہ تھا
نماز ہوتی بھی قائم تو کس طرح ہوتی خدا کا گھر تو تھا مگر امام نہ تھا

مسلمانوں پہ حج فرض ءعیاں ہے طواف ءکعبہ اک راز ءنہاں ہے
حرم کے گرد پھر کر ڈھونڈتے ہیں بتوں کا توڑنے والا کہاں ہے

نظم ہے کہ بلا گل بہارِ باغ نہیں
جبھی تو دامن قدرت پہ کوئی داغ نہیں
علیؑ نہ آتے حرم میں تو حق سے کہتے خلیل
کہ گھر تو آپ نے بنوا لیا چراغ نہیں

(اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے مختلف شعراء کی یہ رباعیاں جمع کی گئی۔ ۱۳ رجب ۱۴۲۱ھ۔ سید نذر عباس)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منقبت مولا علیؑ

آغا سروش کا کلام

علیؑ خدا کے گھر میں انقلاب لے آئے
جہاں چراغ نہ تھا آفتاب لے آئے

رسولؐ عرشِ خدا کا جواب لے آئے　　علیؑ کے عشق کا پورا نصاب لے آئے
علیؑ کا ذکر سرِ شام چھیڑ کر ہم بھی　　طلوع ہوتا ہوا آفتاب لے آئے
کتاب سے نہ ہوئی مات جب نصاریٰ کو　　نبیؐ خلاصہِ ام الکتاب لے آئے

ہمیشہ دشمنِ حیدرؑ سے دور دور رہو
عجب نہیں کہ یہ کوئی عذاب لے آئے

جو جبرائیلؑ نے تیار کی تھی یوم الست　　غدیر میں وہ پرانی شراب لے آئے
علیؑ کے غیروں سے کیا ٹوٹتا درِ خیبر　　جو خواب ٹوٹ چکے تھے وہ خواب لے آئے
ہمارے آگے فرشتوں نے دم نہیں مارا　　کہ ہم جواب کے پیچھے جواب لے آئے
سنی جو حشر میں تعریفِ کوثر و تسنیم　　گنہگار بھی چشمِ تر اب لے آئے
نہ تھا رسولؐ کے انصار و اقرباء کا جواب　　مگر حسینؑ عجب انتخاب لے آئے
جہادِ کرب و بلا کے لئے علی اکبرؑ　　رسولِ پاکؐ کا عہدِ شباب لے آئے

علیؑ کے لطف و کرم کی جو بارشیں ہوں سروشؔ
تو سنگ لاخ زمیں بھی گلاب لے آئے

(جناب آغا سروش صاحب کا کلام اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔ طالب دعا سید نذر عباس ۱۴ دسمبر ۲۰۰۲ م)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت مولا علیؑ

مختلف شعراء کا کلام

مانندِ موم سنگ بھی گھلتے چلے گئے　　دھبے قبائے رنج کے دھلتے چلے گئے
مشکل کشا کا نام جو آیا زبان پر　　مشکل کے جتنے بند تھے کھلتے چلے گئے

عیسیٰؑ کے مسیحا ہو دو عالم کی شفا ہو　　اعجاز نما، راہ نما، عقدہ کشا ہو
کس نام سے اے شاہِ نجف مدح ثناء ہو　　گر کفر نہ ہوتا تو یہ کہتا کہ خدا ہو

لبِ بیمارِ مسیحا پہ مسیحا کی ثنا　　زندگی بخش ہے ہر دور میں آقا کی ثنا
جانے کیا چیز ہے یہ کیفِ مودت اے حسنؔ　　ہم سرِ راہ بھی کرتے ہیں مولا کی ثنا

(سید باعیاں اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔طالب دعا سیدز عباس ۱۵ جنوری ۲۰۰۳م)

رباعیات علیؑ ابن ابی طالبؑ

آئے علیؑ تو کعبہ کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

اصحاب نے پوچھا جو نبیؐ کو دیکھا — معراج میں حضرتؐ نے کس کو دیکھا
کہنے لگے مسکرا کے محبوبِ خدا — واللہ جہاں دیکھا علیؑ کو دیکھا

کعبہ کو یداللہ نے آباد کیا — بت توڑ کے مصطفےٰ کا دل شاد کیا
اللہ رے جلال و اسم اعلائے علیؑ — اصنام کو اس نام نے برباد کیا

کعبہ کا نشاں علیؑ کے گھر سے پایا
معدن ایماں کا اس گہر سے پایا
پہلے تو علی ملے خدا کے گھر سے
پھر ہم نے خدا کو ان کے گھر سے پایا

منتظم کعبہ کا آیا صفائی کے لئے — اے بتو اب اور گھر ڈھونڈو خدائی کے لئے
آئے کعبہ کی زمیں پہ جب سے حیدرؑ کے قدم — جائے سجدہ بن گئی ساری خدائی کے لئے
چیرتے ہیں کلمۂ اثر در کو جھولے میں علیؑ — آج پہلی مشق ہے خیبر کشائی کے لئے
دو کیا مرحب کو حیدرؑ نے تو بولی ذوالفقار
ہاتھ ایسا چاہیئے تیغ آزمائی کے لئے

خورشید سر شام کہاں جاتا ہے — روشن ہے وہ بیر پر جہاں جاتا ہے
مغرب ہی کی جانب تو ہے قبر حیدرؑ — یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

جبریلؑ نے دیکھا تھا جو تارا پہلے — اس سے بھی تھا امام ہمارا پہلے
آئے جو برائے سیر دنیا میں علیؑ — اللہ نے اپنے گھر اتارا پہلے

خیبر میں ہے یہ دھوم کہ جرار آیا — افواج محمدؐ کا علمدار آیا
فی النار ہوا کفر تو کافر فرار — میدان میں جب حیدرؑ کرار آیا

خلوص دل سے علیؑ کا جو نام لیتا ہے — وہی تو لذت عمر دوام لیتا ہے
علیؑ کا نام ہے وجہ سکون قلب و جگر — علیؑ کا نام تو گمرتوں کو تھام لیتا ہے

اے دوست چھوڑ دشمن آل عبا کا ہاتھ — وہ ہاتھ جو ہے مکر و فریب و ریا کا ہاتھ
آیئں بتاؤں ڈھونڈنے والے غور سن — مشکل پڑے تو تھام لے مشکل کشا کا ہاتھ

نبوت ان کی امامت ان کی ازل کے دن سے ملی جلی ہے — خدا کے اک نور کے ٹکڑے کوئی نبی ہے کوئی ولی ہے
نبیؐ نہ ایسا ہوا نہ ہوگا نہ ایسا پایا وصیؐ کسی نے — فلک پہ ذکر علیؑ علیؑ ہے زمیں پہ ذکر علیؑ علیؑ ہے

داماد رسول کی شہادت ہے آج — معصوموں پہ فاطمہؑ کے آفت ہے آج
اس ماہ میں آقا کو تمہارے مارا — خاتون قیامت پہ قیامت ہے آج

اے مومنو لازم ہے تمہیں شور و شین — ماہ رمضاں میں ہوئی بنت زہرا بے چین
اس ماہ میں بے پدر ہوئے ہیں حسنینؑ — جنت میں تڑپتے ہیں رسول الثقلینؐ

رباعیات علیؑ ابن ابی طالبؑ

بیٹھا ہے مشکلات کے رستے پہ ہار کے — او بد نصیب دیکھ علیؑ کو پکار کے
ہے بستر رسولؐ پہ حیدرؑ یہ کب کھلا — انگڑائی جب کہ لی شب ہجرت گزار کے
مرحب کا قتل بھی کوئی خیبر میں قتل تھا — پھینکا تھا ذوالفقار کا صدقہ اتار کے
خیبر کے در نے کھل کے اشارہ یہ کر دیا — مظہر یہی ہیں قوت پروردگار کے

تابع تھون ء شاہ چھپائے تو کس طرح — یہ نقش رکھ گئی ہے جو زینبؑ ابھار کے
لیلی کے دل کو دیکھ رہے ہیں شہ زمن — اکبرؑ کو رن میں بھیجا ہے گیسو سنوار کے
اصغرؑ جگر کو تھام کے روتی ہے فوج شام — تم تیر کھا کے آئے ہو یا تیر مار کے
اکبر تمہارا باغ جوانی اجڑ گیا — لیلی نے چار دن بھی نہ دیکھے بہار کے
روباہ ء جنگ ء عونؑ و محمدؑ یہ کہتے تھے — یہ شیر جاتے چھوٹ گئے کس کچھار سے

تاریکیاں یہ شام غریباں کی اے قمر
تارے بھی چھپ گئے فلک ء کج مدار کے

زندگی بھر کی کمائی چھین لی — سب تمہاری خود نمائی چھین لی
قابل صد حیف ہے یہ اے بتو — ایک بندے نے خدائی چھین لی

یا علیؑ مظہر آیات تجھے جان گئے
حد سے جو گزرے نصیری تو خدا مان گئے
لاکھ ڈالے تیری تصویر پہ تیرے پردے
پھر بھی پہچاننے والے تجھے پہچان گئے

ذکر علیؑ ہر ذکر سے اعلیٰ دیکھا — اسی بول کو ہر بول سے بالا دیکھا
ہم نے تو اسی ذکر سے اے نور — سو بار اندھیرے میں اجالا دیکھا

کونین پہ روشن ہے کمال ء حیدرؑ — ہے کون شجاعت میں مثال ء حیدرؑ
اک انگلی سے چاہیں تو الٹ دیں کونین — خالق کا جلال ہے جلال ء حیدرؑ

علیؑ سے پیار کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولا — ہمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولا
در ء شاہ ء نجف کو چھوڑ دیں جنت کے بدلے میں — یہ سودا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولا

علیؑ کا مد مقابل کہاں سے لاؤ گے — زمیں سے لاؤ گے یا آسماں سے لاؤ گے
رسولؐ عالم انساں میں سب سے افضل ہیں — خدا خدا ہے اگر لامکاں سے لاؤ گے

سوا وہ کے نہیں تیرا کوئی بہتر
وہ پست ہوگا جسے در سے لاؤ گے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعات عیدِ غدیر

ظہور جارچوی صاحب کا کلام

مبارک ہو یہ جشن یہ گرم جوشی مبارک ہو یہ کیف یہ بادہ نوشی
مبارک ہو تم سب کو ایمان والو شہنشاہِ اسلام کی تاج پوشی

--ظہور جارچوی--

ازل سے اٹھایا تھا بارِ رسالت ابد تک رہے گی بہار رسالت
یہ ہم حکمِ بلغ کے تیور سے سمجھے امامت پہ ہے انحصارِ رسالت

--ظہور جارچوی--

رب سبحان کی قسم محبوب سبحان کی قسم بات سچی کہہ رہا ہوں آل و قرآن کی قسم
بخش کر نوروز کے دن کو شرف اللہ نے کر دیا سلام کامل کل ایماں کی قسم

--ظہور جارچوی--

اپنا نہیں اللہ کا فرمان سنایا قرآن اٹھائے ہوئے قرآن سنایا
ہر روز سناتے تھے علیؑ میرا وصی ہے نوروز تھا جس روز یہ اعلان سنایا

--ظہور جارچوی--

نہ کہنا بھول کر سہواً بنایا یہ کہہ سکتے ہو مجبوراً بنایا
خدا حکم پاتے ہی نبیؐ نے علیؑ کو جانشیں فوراً بنایا

--ظہور جارچوی--

نہ پوچھو کیوں بنایا کیا بنایا یہ سمجھو خود بنے وہ یا بنایا
بحکمِ حق علیؑ کو مصطفیٰؐ نے بنایا جو کچھ آپ ایسا بنایا

--ظہور جارچوی--

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ ۲۲۔۱۱۔۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعات عیدِ غدیر

ظہور جارچوی صاحب کا کلام

شرف علیؑ کے بڑھائے گئے بحکمِ خدا حضورِ بزم اٹھائے گئے بحکمِ خدا
خمِ غدیر کے اجلاس میں علیؑ مولا بنے نہیں تھے بنائے گئے بحکمِ خدا

--ظہور جارچوی--

کہہ رہے ہیں جو محمدؐ مان لو شکلِ مولا دیکھ لو پہچان لو حسبنا قرآن کہنا ہے اگر بولتے قرآن سے قرآن لو

--ظہور جارچوی--

بہم فہرست کیسے ہو بتائیں نام کس کس کا علیؑ مولا ہے اس اس کا نبیؐ مولا ہے جس جس کا
کہو مولا علیؑ ڈالو نظر حضارِ محفل پر کھلے چہرے بتادیں گے علیؑ مولا ہے اس اس کا

--ظہور جارچوی--

بچتا ہے بھاگتا ہے جو عقل رسا سے دور مشکل میں گھر کے رہتا ہے مشکل کشا سے دور
رہ آس پاس بیٹھنے والوں کے ساتھ ساتھ لیکن یقین کرلے کہ تو ہے خدا سے دور

--ظہور جارچوی--

سمجھتے ہیں جو رسولؐ قدیر کی عظمت انہی دلوں میں ہے اس کے وزیر کی عظمت
بھٹک رہے ہیں وہی راہرو ترا ہے پر جو بھول بیٹھے ہیں راہِ غدیر کی عظمت

--ظہور جارچوی--

خدا کا حکم جہاں کو سنانے والے نے غضب کی دھوپ میں محفل سجانے والے نے
ظہورؔ رہ گئے دشمن علیؑ کا منہ تکتے بنادیا انہیں مولا بنانے والے نے

--ظہور جارچوی--

بگاڑتا ہے عبث کام آنے والے سے صراط و نار سقر سے بچانے والے نے
علیؑ سے بغض نہ رکھ خود بنے وہ کب مولا جو حوصلہ ہے بگڑ جا بنانے والے سے

--ظہور جارچوی--

خود بنے مولا اگر تو مرتضیٰ کو چھوڑ دے خود بنایا ہے اگر تو مصطفیٰ کو چھوڑ دے
حکم تاکیدی خدا کا تھا نبیؐ کا تھا عمل تیری مرضی چھوڑ دے ضد یا خدا کو چھوڑ دے

--ظہور جارچوی--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی--طالب دعا-سیدنذر عباس--۲۳ مئی ۲۰۰۴ م)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آڈیو کیسٹ سے مختصر سلام اور نوحے

یا علیؑ مدد

حیدرؑ نے ڈالیں جب درِ خیبر میں انگلیاں
تو چاروں طرف سے شور اٹھا یا علیؑ مدد

تاریخ خیبری میں ہے اب تک لکھا ہوا
ہر درد لا دوا کی دوا یا علیؑ مدد

آزاد اس وجہ سے فلسطیں نہ ہو سکا
چالیس سال میں میں نہ کہا یا علیؑ مدد

چالیس دن کا تجربہ خیبر میں دیکھ کر
اب تک نہ آیا لب پہ ذرا یا علیؑ مدد

پرچم خدا کا ہاتھ میں اور دم بدم شکست
تو نے نہ کہا شیرِ خدا یا علیؑ مدد



میں کیوں نہ کہوں دل سے صدا یا علیؑ مدد
خیبر میں جب نبیؐ نے کہا یا علیؑ مدد
زنجیریں مشکلات کی سب کٹ کے گر گئیں
جیسے ہی میرے دل نے کہا یا علیؑ مدد
بدعت نہیں ہے سنت پیغمبری ہے یہ
ہے کامیابیوں کا صلہ یا علیؑ مدد
بے مرضیء خدا سے کبھی کچھ ہوتا نہیں
واللہ رکن دیں ہے صدا یا علیؑ مدد





لا فتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

اے شجاعت کے وحید اے عزم کے پروردگار
دونوں عالم کی عبادت کے تیری ضربت نثار

لا فتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

آسماں میں گونجتی ہے اب بھی قدسی کی پکار
غیرتِ انساں نتیجہ ہے تیری للکار کا
غیرتِ اسلام صدقہ ہے تیری تلوار کا

لا فتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

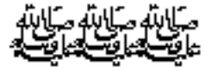

امام رضاؑ کی برکت

کیا امام رضاؑ کی برکت ہے — ملکِ ایران ایک جنت ہے
موجزن دل میں گر ہو حبِ علیؑ — زندگی پھر ہزار نعمت ہے
ایک جو نعرہء رسالت ہے — بارہ تکبیروں کی بدولت ہے
ایک معصوم اور ایک معصومہ — اس زمیں پر یہ کتنی نعمت ہے
دیکھ آیا ہوں آپ کا روضہ — پھر زیارت کی دل میں حسرت ہے

ارضِ مشہد ہو یا ہو ارضِ نجف
یہ بھی جنت ہے وہ بھی جنت ہے



دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

نفس مہ ءو لا شدم — حیدری ام قلندرم — علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ
قلب و نظر کشیدہ ام — خون و جگر چشیدہ ام — پردہ جاں دریدہ ام — رخ یار دیدہ ام

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

نزھت و شاہ پیام ءاُو — در دل و ما خیام ءاُو — شیر ءِ خدا سنام اُو
عرش ءِ علیٰ مقام ءاُو — مولود ءِ پاک ءاو حرم

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

طاہر و پاک کا نجوم — تا بہ فلک جس کی ہے دھوم — جس پہ فدا ہیں سب نجوم
باب ءِ مُعنی ءِ مدینۃ العلوم

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

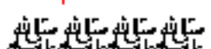

یہ تم کو حق ہے شوق سے تم لو کسی کا نام
نام ءِ نبیؐ کے بعد میں لوں گا علیؑ کا نام

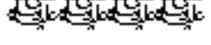

(آڈیو کیسٹ اور انٹرنیٹ سے اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔۔۔۔۔سیدنذر عباس)

kfpu ۳۰ جنوری ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خیبر شکن ۔۔علیؑ ابن ابی طالبؑ

کروں توصیف کن الفاظ میں آقائے قنبر
نرالی شان دیکھی اللہ اللہ زورء حیدرؑ کی
ہلایا اور اکھاڑا پھر اٹھایا تول کر پھینکا
حقیقت کھول کر رکھدی علیؑ نے باب ءخیبر کی

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

بچپن میں جو ڈرا نہیں اژدر کو دیکھ کر
وہ کیا ڈرے گا مرحب وانتر کو دیکھ کر
شب بھر دعائیں مانگیں کہ پرچم ملے ہمیں
چہروں کے رنگ اڑ گئے حیدرؑ کو دیکھ کر

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

دست نبیؐ و شیر خدا یا علیؑ مدد
انسانیت کے راہ نما یا علیؑ مدد

ہم نے کہا تو موردء الزام ہو گئے
خیبر میں خود نبیؐ نے کہا یا علیؑ مدد

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

سورج نے تھرتھرا کے کہا یا علیؑ مدد
تارے نے گھر میں آ کے کہا یا علیؑ مدد
پردے میں کون تھا شب ءمعراج اے حضور
خالق نے گھر بلا کے کہا یا علیؑ مدد
ہجرت میں مصطفیٰؐ نے کہا یا علیؑ مدد
میں کیا بتاؤں طالب ءنفرت تھا کون کون
خیبر میں کبریاء نے کہا یا علیؑ مدد

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

اے منکرء حیدرؑ تجھے حیدرؑ نہ ملے گا

محشر میں شفاعت کا پیمبرؐ نہ ملے گا
درعلم کا حیدرؑ ہے نبیؐ علم کا گھر ہے
جو در سے نہ گزرے گا اسے گھر نہ ملے گا

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

جو بھی مشکل کشا سے جلتا ہے
اس کا مشکل سے دم نکلتا ہے
رات بھر جاگے کل علم کے لئے
آج چھونے سے دم نکلتا ہے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

طالب دعا ۔۔۔۔۔سید نذر عباس ۔۔۔۔۔۲۱ جنوری ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علیؑ کو زیب دیتا ہے نبیؐ کا جانشیں ہونا

منظرؔ حسنین صاحب کا کلام

شب اسریٰ نبیؐ کا زینتِ عرشِ بریں ہونا

وہاں حیدر کا بھی پردے کے پیچھے جاگزیں ہونا

ولایت پر علیؑ کی منحصر تکمیلِ دیں ہونا

اسی اعلان سے دیں کا مقدر آفریں ہونا

غدیرِ خم ہے رندانِ مودت محوِ مدحت ہیں

ہے شرطِ مے کشی اس دم تخیل کا حسیں ہونا

علیؑ میں ہوگئیں سب انبیاء کی عظمتیں یکجا

علیؑ کو زیب دیتا ہے نبیؐ کا جانشیں ہونا

بدل کر حکم کے تیور کہا جاتا ہے لم تفعل

مشیت چاہتی ہے کام کا فوراً وہیں ہونا

علیؑ کے سر پہ رکھ کر تاج مَن کُنتُ یہ بتلایا

ہوا مفروض اب ہر ایک پر زیرِ نگیں ہونا

رضیتُ کی سند دے کر وہ اتمامِ نعم کرنا

یہاں مطلوبِ داور ہے بشر کی خم جبیں ہونا

نہیں الجھا کوئی مفہومِ مولا میں ہوا ثابت

خلیفہ ہیں علیؑ بے فصل ایمان و یقیں ہونا

زمانے نے بھلا ڈالا کسی کا جل کے یہ کہنا

میرے مولا مبارک ہو امیر المومنینؑ ہونا

ولایت کی بحث سے شیخ جی گھبرا گئے سوچا

عذابِ سنگ ہی آنا ہے حاصل کچھ نہیں ہونا

بنی نوعِ بشر کا آسرا ہے بس یہی مولا

ولایت کے افق پہ آپ کا مہر مبیں ہونا

تیری عادت نہ جانے کس قدر مرغوبِ خالق ہے

غذا تیری دو عالم کے ولی نان جویں ہونا

بھلا سکتا نہیں لشکر جسے اُس پار چھوڑا تھا

پسرِ عمرانؑ کے خندق میں تیرا حبلُ المتیں ہونا

عجائب کا ہے مظہر جنگِ خیبر اس کی شاھد ہے

کہیں پر چھوڑنا مشکل کشا بن کر کہیں ہونا

علم کی چاہ میں بے چین کوئی، مطمئن کوئی

کسی کا سرخرو ہونا کسی کا دل حزیں ہونا

نکل کر ہاتھ کا پردے سے اور پھر لمس ہو جانا

اسے کہتے ہیں ہم قوسین کی صورت قریں ہونا

سلونی کا کیا دعویٰ یہ ثابت کر کے دکھلایا

مقام اپنا فلک ہونا زمانے کا زمیں ہونا

سند ایمان کی سلمان و بوذر کی طرح لے لو

نہیں کافی نکل کر ساتھ ہونا ہم نشیں ہونا

ہے کس میں حوصلہ کفار کو اسباب لوٹائے

علیؑ تم ہی نبیؐ کی ہر امانت کے امیں ہونا

دلیلِ عظمتِ انسان اس سے بھی سوا کچھ ہے

ابو طالبؑ کی زوجہ کا خدا کے گھر مکیں ہونا

بجا لائے ہیں یہ آدابِ زیارت تم نے اے منظرؔ

نجف کی خاک سے چہرہ سجانا سرمہ گیں ہونا

(سفر ۔۱۳فروری ۲۰۰۳م)

امام حسنؑ ـــ سبط نبیؐ اکبر

خبر سنی جو امام حسنؑ کے آنے کی — فضائیں ہونے لگیں صلح کن زمانے — نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوش صلح حسنؑ
زمانہ لاکھ کرے کوشش مٹانے کی

خدا نے ناز اٹھائے ہیں جس گھرانے کے — ہمارے دل میں ہے عظمت اسی گھرانے کی — علیؑ کی جنگ، ہو صلح حسنؑ کہ صبر حسینؑ
یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی

علیؑ کی چشم عنایت جو ہے نظر ہم پر — مجال کس کی ہے ہم سے نظر ملانے کی

بحکم حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے — کہیں پر جنگ خاموشی جواب جنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے — کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

اک روز جناب حسنؑ اور حضرت شبیرؑ — نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر
ہم دونوں ہی گرچہ ہیں قرآن کی تفسیر — پر آپ کو منظور بہت کس کی ہے توقیر
فرمایا کہ تم معنی قرآن ہو دونو
واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونو

*****

دشمنوں کے جوابات ہٹا کر دیکھو — تاریخ کا ہر باب اٹھا کر دیکھو
بنیاد میں کربلا کے ہے صلح حسنؑ — سوچو سمجھو نظر جما کے دیکھو

جب روح غم و رنج سے گھبراتی ہے — تسکین کسی طرح نہیں پاتی ہے
ظلمات میں اک چشمہ حیواں کی طرح — چپکے سے حسنؑ کی یاد آتی ہے

تیروں کی زد میں آگیا زہراؑ کا گل بدن — سرمایہ رسولؐ ہے شہزادہ امنؑ
پوشاک جس کی خلد سے لائے تھے جبرائیلؑ — اب اس کے ہی بدن پہ ہے زخموں کا پیراہن
برسے ہیں تیر اتنے لاش حسنؑ پہ یوں — رنگین ہے لہو میں معصوم کا کفن
کوئی مصطفےٰ سے اس کو کیسے جدا کرے — ممکن نہیں ہے اس کے تکمیل پنجتن
اک تو ہی تو حسنؑ کا نوکر نہیں امیر
ہر مرد باوفا کا سرتاج ہے حسنؑ

*** سنعر ماض ـ ۴ مارچ ۲۰۰۰ ***

حسنؑ کی مدح سرائی جو اختیار کرے — وہ اپنی دنیا کو عقبےٰ سے ہمکنار کرے — حسنؑ کی شان کو دنیا گھٹائے گی کیسے — رسولؐ دوش پہ اپنے جسے سوار کرے
شجاعت اس کی تواریخ سے مسلم ہے — یہ مصلحت یہ صلح گرچہ اختیار کرے — جناں کا سید و سردار شہزادہ حسنؑ — لسان صدق نبیؐ جسکو آشکار کرے
کہ جس کی شان میں اتری تھی آیہ تطہیر — یہ چار میں جسے ذات احد شمار کرے — اسے شریک نفوس مباہلہ دیکھو — کہ فتح ان کے قدم پر خدا نثار کرے
درود ذات گرامی پہ وہ عبادت ہے — خدائے پاک بھی یہ ذکر بار بار کرے
جزاء مدح حسنؑ حق سے مانگ لے ناصر
خدا بقیع کا زائر تجھے شمار کرے

*****

10 APR 2000

بے جرم مسلماں نے مارا ہے حسنؑ کو — تیروں سے کر دیا ہے ہائے سرخ کفن کو
زینبؑ کے چوبے بازو اور رو دیئے حسنؑ — ان بازوؤں میں بندھتے دیکھا ہے رسن کو
بازاروں سے گزرا جو شبیرؑ کا جنازہ — پردے سے چلا تیر لگا شاہ زمن کو
پہلے زہر سے ٹکڑے کر ڈالا جگر کو — امت نے چھید ڈالا پھر سارے بدن کو
طالب یہ سقیفے کی ہے دوسری سازش
امت نے مار ڈالا زہراؑ کے حسنؑ کو

امام حسنؑ ـــ سبط نبیؐ اکبر

خبر سنی جو امام حسنؑ کے آنے کی — فضائیں ہونے لگیں صلح کن زمانے کی — نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوش صلح حسنؑ
زمانہ لاکھ کرے کوشش مٹانے کی

انے ناز اٹھائے ہیں جس گھرانے کے — ہمارے دل میں ہے عظمت اسی گھرانے کی — علیؑ کی جنگ ہو صلح حسنؑ کہ صبر حسینؑ
یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی

علیؑ کی پیہم عنایت جو ہے نظر ہم پر — مجال کس کی ہے ہم سے نظر ملانے کی

بحکم حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے — کہیں پر جنگ خاموشی جواب جنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے — کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

اک روز جناب حسنؑ اور حضرت شبیرؑ — نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر
ہم دونوں ہی گرچہ ہیں قرآن کی تفسیر — پر آپ کو منظور بہت کس کی ہے توقیر
فرمایا کہ تم معنی قرآن ہو دونو
واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونو

★★★★★

ذہنوں کے حجابات ہٹا کر دیکھو — تاریخ کے ابواب اٹھا کر دیکھو
بنیاد میں کربلا کے ہے صلح حسنؑ — سوچو کچھ نظر جما کے دیکھو

جب روح غم و رنج سے گھبراتی ہے — تسکین کسی طرح نہیں پاتی ہے
ظلمات میں اک چشمہء حیواں کی طرح — چہکے سے حسنؑ کی یاد آتی ہے

تیروں کی زد میں آگیا زہراؑ کا گل بدن — سرمایہء رسولؐ ہے شہزادہء امنؑ
پوشاک جس کی خلد سے لائے تھے جبرائیلؑ — اب اس کے ہی بدن پہ ہے زخموں کا پیرہن
برسے ہیں تیر اتنے لاشہء حسنؑ پہ یوں — رنگین ہے لہو میں معصوم کا کفن
کوئی مصطفےٰ سے اس کو کیسے جدا کرے — ممکن نہیں ہے اس کے تکمیلیہء پنجتن
اک تو ہی تو حسنؑ کا نوکر نہیں امیر
ہر مردہء باوفا کا سردار ہے حسنؑ

★★★ سنعر یاض ـ ۴ مارچ ۲۰۰۰ ★★★

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

قربان حسنؑ کے رخِ نورانی پر
رویت ہے مہِ عید کی پیشانی پر
یوں شانِ علیؑ ختم ہے ان پر جیسے
مطلع ہو تمام مصرعِ ثانی پر

بحکم حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے — کہیں پر جنگ خاموشی جوابِ جنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے — کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

باپ کی شمشیر کا ہمسر ہے بیٹے کا قلم — بازوئے حیدر کی طاقت خامۂ شبرؑ میں ہے
فتح خیبر میں ہے مضمر مقصدِ صلحِ حسن — مقصدِ صلحِ حسن فتحِ درِ خیبر میں ہے

عجب کمال کا حامل ہے فاطمہؑ کا پسر — نبیؐ کا خلق حسنؑ ہے علیؑ کا فکر و نظر
نبیؐ کی صلح کے مقصد کو زندگی دینے — خدا کے فضل سے دنیا میں آ گئے شبرؑ

شبرؑ نے مجتبیٰ نے قضا کی غضب ہوا — شیعوں کے پیشوا نے قضا کی غضب ہوا
مدرو نے مدلقا نے قضا کی غضب ہوا — ہادی نے رہنما نے قضا کی غضب ہوا
جو پوچھتا ہے کہتے ہیں شبیرؑ لٹ گئے
ہے ہے ہم آج اپنے برادر سے چھٹ گئے

جناب ریحانؔ عظمی کا کلام

ثناءِ شبرؑ کی اور میری زباں ہے
یہ محرابِ عقیدت میں اذاں ہے
کروں میں ذکر ان کے منکروں کا
عقیدے میں یہ گنجائش کہاں ہے
میری آنکھوں کے دروازے سے آئیں
میرا دل آپ کا مولاؑ مکاں ہے
حسنؑ کی منزلت پوچھو نبیؐ سے — حسنؑ فکرِ نبیؐ کا آسماں ہے
میرے مولا کے ہاتھوں میں قلم ہے — امیرِ شام کیوں لرزاں بجاں ہے
علیؑ کا بغض چہروں پر لکھا ہے — علیؑ کا عشق آنکھوں سے عیاں ہے
پہنچتے ہیں علیؑ اس کی مدد کو — علیؑ کا ماننے والا جہاں ہے
خوشی ہے فاطمہؑ زہراؑ کے گھر میں
امیرِ شام کے گھر میں فغاں ہے
فرشتوں نے دیا پیغامِ قدرت — حسنؑ کا ذکر ہی حسن بیاں ہے
سعادت مل گئی ریحانؔ مجھ کو
قلم ذکرِ حسن میں گل فشاں ہے

--ریحان اعظمی--

اک روز جناب حسنؑ اور حضرت شبیرؑ — نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر
ہم دونوں اگرچہ ہیں قرآن کی تفسیر — پر آپ کو منظور رہت کس کی ہے توقیر
فرمایا کہ تم معنیِ قرآن ہو دونو
واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دین پہ حسنینؑ سے قربان کہاں ملتے ہیں — دین ملتے ہیں نگہبان کہاں ملتے ہیں
یہ محمدؐ تھے کہ حسنینؑ سے بیٹے پائے — سب کو دنیا میں دل و جان کہاں ملتے ہیں
کیوں نہ کاندھے پہ نواسوں کو بٹھالیں مرسلؐ
سب کو منہ بولے قرآن کہاں ملتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

در جناں پہ بھی حکمِ امامؑ چلتا ہے — ان ہی کے فیض سے سارا نظام چلتا ہے
وہ لکھ کے دیں گے تو جنت میں داخلہ ہوگا — وہاں بھی ان کی سفارش سے کام چلتا ہے

--طالب دعا-سید زعباس ۱۴ جون ۲۰۰۲--

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

تا بندہ ہے بہت جو امامت حسنؑ کی ہے
دینِ خدا پہ خاص عنایت حسنؑ کی ہے
تمہید کربلا کی کریں گے یہ استوار
پہلے حسینؑ سے بھی ضرورت حسنؑ کی ہے

--اثر عباس--

جلی کچھ اور محمدؐ کا نور فرمایا — خدا نے سارے اندھیرے کو دور فرمایا
تھیں جتنی ظلمتیں کافور ہوگئیں فوراً — حسنؑ کے نور نے جس دم ظہور فرمایا

--اثر عباس--

بن کے دنیا میں نمائندہ ایزد آیا
خود اب وجد نے کہا فخر اب و جد آیا
اس کو خالق سے ملی صورتِ زیبائے حسنؑ
شکلِ انساں میں جب خُلق محمدؐ آیا

--اثر عباس--

گرچہ اندازِ حیات اس کا بہت سادہ ہے
صورت ایسی ہے کہ اللہ بھی دلدادہ ہے
آپ کو فاطمہؑ زہرا یہ مبارک ہو کہ آج
آپ کی گود میں کونین کا شہزادہ ہے

--اثر عباس--

ہموار راستہ جو کیا انقلاب کا — باعث بنی تحفظ ام الکتاب کا
تاریخ جس کو دیتی ہے صلح حسنؑ کا نام — دیباچہ ہے وہ کرب و بلا کی کتاب کا

--اثر عباس--

حق کے چراغ کا تری آنکھوں میں نور ہے
تحقیق کے تقاضوں پہ حاصل عبور ہے
یہ سب صفات ہوں تو تجھے جا کے پھر کہیں
شخصیتِ حسنؑ کا مکمل شعور ہے

--اثر عباس--

دشمن جاں سے بھی یہ صلح پہ آمادہ ہے — پیکر ضبط ہے اور صبر کا دلدادہ ہے
منفرد کیوں نہ ہو شانِ حسنؑ سبز قبا — یہ امام ایسا ہے جو امن کا شہزادہ ہے

--اثر عباس--

بچوں پہ جان دینا ہمارا اصول ہے
اس سلسلے میں موت بھی ہم کو قبول ہے
ہم سے نہ ہو سکے گا کہ جھوٹے کو داد دیں
اس رہ میں ہم سے توقع فضول ہے

--اثر عباس--

عرفان حیدر عابدی کا سلام

ٹھکرا کے تخت چل دیئے اس بانکپن کے ساتھ
شاہی لپٹتی رہ گئی پائے حسنؑ کے ساتھ
لوگو امیر شام کجا اور حسنؑ کجا
بت کا مقابلہ نہ کرو بت شکن کے ساتھ
وہ ہاتھ اور بیعت فاسق کریں غلط
کھیلیں جو ہاتھ زلف ءرسول زمن کے ساتھ
صلح نہ تھی معاھدہ ءامن تھا فقط
رب ءاصول صلح کرے اہرمن کے ساتھ
یہ فاطمہؑ کے راج دلارے سے پوچھئے
اسلام زندہ رہتا ہے کس کس جتن کے ساتھ
امت نے خوب اجر رسالت ادا کیا
باندھے گئے تھے بارہ گلے اک رسن کے ساتھ
سجادؑ بولے کیسے سکینہؑ کو غسل دوں
چپکا ہوا ہے خوں بھرا کرتا بدن کے ساتھ
عرفان دربدر کا بھکاری وہ کیوں بنے
منسوب ہو گیا جو در ءپنجتن کے ساتھ

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید نذر عباس ۲۳ اگست ۲۰۰۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

عدوئے آلؑ مدثر سے دو دو ہاتھ کرتا ہوں
نماز عشق پڑھتا ہوں خدا سے بات کرتا ہوں
تو پیش سامعین محترم سوغات کرتا ہوں
بشکل شاعری جنت میں تعمیرات کرتا ہوں

اگرچہ تھے شبیہ مصطفیٰؐ شبیرؑ و اکبرؑ بھی
مگر جب کوئی پوچھے ہو بہو تصویر سرور کی
حسن کا تذکرہ حق الیقیں کے ساتھ کرتا ہوں

سوال جانشینی پیمبرؐ اور حیدرؑ پر
فرزدقؒ کی طرح سود و زیاں سے بالاتر ہو کر
حسنؑ کا نام لیتا ہوں حسنؑ کی بات کرتا ہوں

حسنؑ کی کثرت ازواج کا جو تاثر چاہے
مؤرخ جھوٹ لکھتا ہے منافق کفر بکتا ہے
میں ان کو مسترد تا حد امکانات کرتا ہوں

عنان اقتدار آ جائے جب بوجہل ہاتھوں میں
قلم کو دیکھتا ہوں جب کبھی نا اہل ہاتھوں میں
تو میں فکر دفاع عزت سادات کرتا ہوں

مؤرخ مولوی مفتی محدث مفسد و شری
بزعم خود ہی کہلانے لگیں جب مصلح و ھادی
پئے رد بلا صدقہ و خیرات کرتا ہوں

زمانے کی منافق نا موافق تلخ باتوں سے
میں جب پیچھا چھڑانا چاہتا ہوں تلخ یادوں سے
حسنؑ کی مدح سے تسکین احساسات کرتا ہوں

نگاہیں پھیرنا آل نبیؐ سے یاد آتا ہے
رویہ کوفیوں کا خون کے آنسو رلاتا ہے
براءت کا وظیفہ ہے جو میں دن رات کرتا ہوں

نہ چھوٹا ہاتھ سے میرے کبھی پھر صبر کا دامن
ہے جب سے سامنے میرے حسنؑ کا اسوہ احسن
عجب مافوق فطرت، خارق العادات کرتا ہوں

محبان حسنؑ سے معصیت پیچھا چھڑاتی ہے
محبت معرفت کے ساتھ جوں جوں بڑھتی جاتی ہے
سر تسلیم خم ، تعمیل احکامات کرتا ہوں

سوالی بن کے آتے ہیں جہاں جبریلؑ و رضواں بھی
اسی در کا بھکاری ہوں یہی ہے راز خوشحالی
در زہراؑ کے ٹکڑوں پر گزر اوقات کرتا ہوں

بچا کر طمع دنیا سے بچایا فکر محشر سے
ہمیشہ رکھیو وابستہ در آلؑ پیمبرؐ سے
یہی اک التجا اے قاضی الحاجات کرتا ہوں

و مات الشافعی ولیس یدری والی حالت ہے
علیؑ ربہ اَم ربہ اللہ کی صورت ہے
بجھے دل سے مگر تردید الزامات کرتا ہوں

علیؑ حبہ الجنہ قسیم النار و الجنہ
وصی المصطفیٰؐ حقا امام الانس و جاں
غلو کا ذکر کیا جب نقل فرمودات کرتا ہوں

نصیری نے کیا دیدار رب کا اپنی آنکھوں سے
جلا اور موت پائی اسنے اپنے رب کے ہاتھوں سے
کبھی میں رشک کرتا ہوں کبھی ہیہات کرتا ہوں

نجف اور کاظمین و کربلا مشہد کی جنت میں
گیا تھا سامرہ، شام اور قم مولا کی خدمت میں
میں تنہائی میں اکثر یاد وہ لمحات کرتا ہوں

ہے دور اندیشی و مجبوری یہ مجھ سبطِ جعفر کی
جہادِ سیف کا نعم البدل ہے شاعری میری
قلم سے کام لیتا ہوں رقم حالات کرتا ہوں

(امام حسن کی ولادت کے دن ۱۵ رمضان کیلئے سبطِ جعفر کا کلام اپنے بچوں کے لئے جمع کیا
دعا گو: رعباس ۔۔ ۲۵ اکتوبر ۲۰۰۲ م)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

جو دہر میں اوصاف الٰہی کا چمن ہے

اللہ کا بندہ ہے وہ سردارِ عدن ہے

ہے اس کا بدن حُسن خداوند کا پیکر

شاید اسی نسبت سے حسینؑ نام حسنؑ ہے

--شوکت--

دشمن جاں سے بھی یہ صلح پہ آمادہ ہے

پیکر ضبط ہے اور صبر کا دلدادہ ہے

منفرد کیوں نہ ہو شانِ حسنؑ سبز قبا

یہ امام ایسا ہے جو امن کا شہزادہ ہے

--افسر عباس--

گر ارادہ ہو کہ اللہ کے فن کو دیکھو اور قرآن کے ناسوتی بدن کو دیکھو

سب کمالات نظر آئیں گے لوگو اس میں آغوش محمدؐ میں حسنؑ کو دیکھو

--شوکت--

اللہ رے رتبہء حسنؑ آسماں مقام

کنیت رسولؐ پاک سے پائی خدا سے نام

قرآں کا یہ شرف ہیں حرم کا یہ احترام

اک تو نبیؐ کے نورِ نظر دوسرے امام

نانا نبیؐ سا باپ امیر حنین سا ماں فاطمہؑ سی قوتِ بازو حسینؑ سا

--محسن نقوی--

مدح امام حسنؑ از ریحان اعظمی

آئے حسنؑ تو صلح کو معنی عطا ہوئے

اک حرف میں چھپی ہوئی پوری کتاب ہے

کوثر پہ منکران علیؑ کیسے جائیں گے

حب علیؑ نہ ہو تو یہ رستہ خراب ہے

تحریر مجتبیٰ کی ہے انکار ظلم سے

یہ کربلا کی جنگ کا پہلا جواب ہے

دست حسنؑ میں دیکھا قلم تو امیر شام

بولا کہ میرا آج ہی یوم حساب ہے

اللہ رے بتولؑ کی فضہؑ کا مرتبہ

ان کا وسیلہ ہو تو دعا مستجاب ہے

--ریحان--

باپ کی شمشیر کا ہمسر ہے بیٹے کا قلم بازوئے حیدرؑ کی طاقت خامہء شبیرؑ میں ہے

فتح خیبر میں ہے مضمر مقصد صلح حسنؑ مقصد صلح حسنؑ فتح در خیبر میں ہے

--صابر تھاریانی--

عجب کمال کا حامل ہے فاطمہؑ کا پسر نبیؐ کا خلق حسنؑ ہے علیؑ کی فکر و نظر

نبیؐ کی صلح کے مقصد کو زندگی دینے خدا کے فضل سے دنیا میں آ گئے شبرؑ

شبرؑ نے مجتبیٰ نے قضا کی غضب ہوا شیعوں کے پیشوا نے قضا کی غضب ہوا

مدرو نے مدلقا نے قضا کی غضب ہوا ہادی نے رہنما نے قضا کی غضب ہوا

جو پوچھتا ہے کہتے ہیں شبیرؑ لٹ گئے

ہے ہے ہم آج اپنے برادر سے چھٹ گئے

خبر سنی جو امام حسنؑ کے آنے کی فضائیں ہونے لگیں صلح کن زمانے کی

نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوش صلح حسنؑ زمانہ لاکھ کرے کوششیں مٹانے کی

علیؑ کی جنگ ہو صلح حسنؑ کہ صبر حسینؑ

یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی

--حسین بھائی نظر--

--جمع کردہ۔ سیدنذر عباس ۱۴ جون ۲۰۰۲--

جناب ساجد رضوی صاحب

قطعات

ہلی جو آلِ احمدؐ کو وہ عظمت جانہیں سکتی
کبھی غیروں کے گھر حق کی ولایت جانہیں سکتی
حسنؑ آئے جہاں میں ہل گئیں باطل کی بنیادیں
نبیؐ کے خاندان سے اب خلافت جانہیں سکتی

اے دل و جانِ علیؑ پابندِ تسلیم و رضا
مقصدِ پیغمبری منشائے صلحِ مصطفیٰؐ

اے رسالت کے محافظ وارثِ خلقِ عظیم
تیرا جادہ اہلِ ایماں کو صراطِ مستقیم
صلح کے جوہر دکھائے تُو نے اِس انداز سے
متفق ہے آج دُنیا تیری ہی آواز سے
تیرے دسترخوان پر سب ایک ہیں شاہ و گدا
اغنیا کی جو غذا ہے وہ فقیروں کی غذا
صلح بھی ایسی نہیں تاریخ میں جس کی مثال
دنگ ہیں اِس انقلابی جنگ پر ماضی و حال
اِنفرادی رزم تھی یہ ایک اپنے رنگ کی
پھر نہ دُہرائی گئی تاریخ تیری جنگ کی

السّلام اے ناشرِ آیاتِ محکم السّلام
السّلام اے قدرت و قوت کے محرم السّلام
السّلام اے پیشوائے نسلِ آدم السّلام
السّلام اے رہبرِ اقوامِ عالم السّلام
السّلام اے نورِ چشمِ فخرِ مریم السّلام
السّلام اے مظہرِ انسانِ اعظم السّلام
السّلام اے نقشبندِ دین و ملّت السّلام
السّلام اے راکبِ دوشِ نبوّت السّلام
السّلام اے صلح کے پیغامبر جانِ بتولؑ
السّلام اے واقفِ اسرارِ حق سبطِ رسولؐ
صلح نے تیری یہ دُنیا پر نمایاں کر دیا
ڈوبتی کشتی کو تُو نے اِک نیا لنگر دیا
تیری منزل ماورائے عالمِ ادراک ہے
تیری ہستی ایک رازِ خلقتِ افلاک ہے
کاش مل جائے کبھی ساجدؔ کو تیرا آستاں
اے امامِ عرش منزل جانِ فخرِ مرسلاں

ایسا اِک مطلعِ پُر نور سُناؤ ساجدؔ
آج صلواۃ کے نعروں سے فضا گونج اُٹھے
حسنؑ سبز قبا میرے بڑے شہزادے
امنِ عالم کی فضا صلح پہ تیری صدقے
سبطِ اکبر دلِ زہراؑ و نبیؐ جانِ علیؑ
یہی کیا کم ہیں دو عالم میں فضائل تیرے
ناز بردار نظر آئے جو محبوبِ خدا
حُلّے جنّت سے خدا نے تری خاطر بھیجے
جس کی تعظیم کو اُٹھتے تھے رسولِ دوسرا
اُس نے سُنتے ہیں بڑے ناز سے پالا ہے تجھے
بیچ ہیں اُس کی نگاہوں میں سلاطینِ جہاں
اُس کی تقدیر جسے اپنا تُو خادم سمجھے
اثر انداز ہو جس دل پہ تبسّم تیرا
زیست کیا اُس کے لئے موت بھی آساں کر دے
ناز کرتی ہے نبوّت بھی امامت پہ تری
کی ہے اس شان سے تبلیغ شریعت تُو نے

آیا لبِ فرات وفاؤں کا جب امام
موجوں نے سر کو پاؤں پہ رکھا بہ احترام
عباسؑ نامدار نے ایک ایک بُوند پر
لکھا ہے اپنے خونِ جگر سے وفا کا نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام حسن علیہ السلام

کم سخن سلام علیک گلبدن سلام علیک
یا حسنؑ سلام علیک صلوات اللہ علیک
تم ہو عرش کے ستارے تم نبیؐ کے ہو دلارے
ہو علیؑ کے ماہ پارے تم ہو فاطمہؑ کے پیارے
کم سخن سلام علیک

حق سے تھا جو عشق زیادہ کئے حج بھی پا پیادہ
تھا تقوی تیرا ق ارادہ تو ہے دیں کا شہزادہ
کم سخن سلام علیک

تھا خدا کا پیار تم پر بھیجے میوے ہیں تمکو اکثر
تم پہ ہیں فدا پیمبرؐ تم ہو اُن کے سبط ءاکبر
کم سخن سلام علیک

ہم پہ کر دو مہربانی تم علیؑ کی ہو نشانی
تم ہو فاطمہؑ کے جانی ہو تم ہی امام ثانی
کم سخن سلام علیک گلبدن سلام علیک یا حسنؑ سلام علیک

صلوات اللہ علیک

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

بحکم ء حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے
کہیں پر جنگ ءخاموشی جواب ءجنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے
کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام

اک روز جناب حسنؑ اور حضرت ءشبیرؑ
نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر
ہم دونوں ہی گرچہ ہیں قرآن کی تفسیر
پر آپ کو منظور بہت کس کی ہے توقیر
فرمایا کہ تم معنی ءقرآن ہو دونو
واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونو

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

خبر سنی جو امام ءحسنؑ کے آنے کی
فضائیں ہونے لگیں صلح کن زمانے کی
نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوش صلح حسنؑ
زمانہ لاکھ کرے کوششیں مٹانے کی
خدا نے ناز اٹھائے ہیں جس گھرانے کے
ہمارے دل میں ہے عظمت اسی گھرانے کی
علیؑ کی جنگ ہو صلح ءحسنؑ کہ صبر ءحسینؑ
یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی
علیؑ کی چشم ء عنایت جو ہو نظر ہم پر
مجال کس کی ہے ہم سے نظر ملانے کی

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

قربان حسنؑ کے رخ ء نورانی پر
رویت ہے مہ ءعید کی پیشانی پر
یوں شان علیؑ ختم ہے ان پر جیسے
مطلع ہو تمام مصرع ثانی پر

طالب دعا۔۔۔سید نذر عباس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

جناب ریحانؔ اعظمی کا کلام

ثناءِ شبرؑ کی اور میری زباں ہے

یہ محرابِ عقیدت میں اذاں ہے

کروں میں ذکر ان کے منکروں کا عقیدے میں یہ گنجائش کہاں ہے

میری آنکھوں کے دروازے سے آئیں

میرا دل آپ کا مولاؑ مکاں ہے

حسنؑ کی منزلت پوچھو نبیؐ سے حسنؑ فکرِ نبیؐ کا آسماں ہے

میرے مولا کے ہاتھوں میں قلم ہے

امیرِ شام کیوں لرزاں بجاں ہے

علیؑ کا بغض چہروں پر لکھا ہے علیؑ کا عشق آنکھوں سے عیاں ہے

پہنچتے ہیں علیؑ اس کی مدد کو علیؑ کا ماننے والا جہاں ہے

خوشی ہے فاطمہؑ زہراؑ کے گھر میں

امیرِ شام کے گھر میں فغاں ہے

فرشتوں نے دیا پیغامِ قدرت حسنؑ کا ذکر ہی حسن بیاں ہے

سعادت مل گئی ریحانؔ مجھ کو

قلم ذکرِ حسن میں گل فشاں ہے

--ریحان اعظمی--

--طالب دعا-سیدزعباس ۱۴ جون ۲۰۰۲--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منقبت جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

جناب کوثرؔ نقوی صاحب کا کلام

جو تیزی ہم قلم کی دیکھتے ہیں دستِ شبرؑ میں

وہی تیزی رہی ہوگی یقیناً تیغ حیدرؑ میں

لغت عاجز نظر آتی ہے تشریح معانی سے خدا جانے کہ کتنی وسعتیں ہیں لفظ کوثر میں

سکندر دیکھ شان آ کر ذرا اس آئینہ گر کی

کہ چودہ آئینے یکساں نظر آتے ہیں جوہر میں

حسنؑ کو دیکھ کر ختم الرسلؐ کہتے ہیں زہراؑ سے اے بیٹی بولتا قرآن اترا ہے ترے گھر میں

نہ دیکھو یہ کہ طوفاں اٹھ رہے ہیں پے بہ پے کوثرؔ

یہ دیکھو نام کس کا لے کے اترے ہو سمندر میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

--جمع کردہ -سیدنذر عباس- ۸ دسمبر ۲۰۰۲--

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

قربان حسنؑ کے رخِ نورانی پر رویت ہے مہِ عید کی پیشانی پر
یوں شانِ علیؑ ختم ہے ان پر جیسے مطلع ہو تمام مصرعِ ثانی پر

بحکم حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے کہیں پر جنگ خاموشی جوابِ جنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

باپ کی شمشیر کا ہمسر ہے بیٹے کا قلم بازوئے حیدر کی طاقت خامہِ شبرؑ میں ہے
فتح خیبر میں ہے مضمر مقصدِ صلح حسن مقصدِ صلحِ حسنؑ فتحِ درِ خیبر میں ہے

عجب کمال کا حامل ہے فاطمہؑ کا پسر نبیؐ کا خُلق حسنؑ ہے علیؑ کا فکر و نظر
نبیؐ کی صلح کے مقصد کو زندگی دینے خدا کے فضل سے دنیا میں آ گئے شبرؑ

در جناں پہ بھی حکمِ امامؑ چلتا ہے ان ہی کے فیض سے سارا نظام چلتا ہے
وہ لکھ کے دیں گے تو جنت میں داخلہ ہوگا وہاں بھی ان کی سفارش سے کام چلتا ہے

--طالب دعا-سیدز رعباس ۱۴ جون ۲۰۰۲--

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

اک روز جنابِ حسنؑ اور حضرتِ شبیرؑ نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر

ہم دونوں اگرچہ ہیں قرآن کی تفسیر پر آپ کو منظور بہت کس کی ہے توقیر

فرمایا کہ تم معنیِ قرآن ہو دونو

واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونو

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ علیہ وآلہ علیہ وآلہ

دین پہ حسنینؑ سے قربان کہاں ملتے ہیں دین ملتے ہیں نگہبان کہاں ملتے ہیں

یہ محمدؐ تھے کہ حسنینؑ سے بیٹے پائے سب کو دنیا میں دل و جان کہاں ملتے ہیں

کیوں نہ کاندھے پہ نواسوں کو بٹھالیں مرسلؐ

سب کو منہ بولتے قرآن کہاں ملتے ہیں

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ علیہ وآلہ علیہ وآلہ

شبرؑ نے مجتبیٰ نے قضا کی غضب ہوا شیعوں کے پیشوا نے قضا کی غضب ہوا

مہ رو نے مہ لقا نے قضا کی غضب ہوا ہادی نے رہنما نے قضا کی غضب ہوا

جو پوچھتا ہے کہتے ہیں شبیرؑ لٹ گئے

ہے ہے ہم آج اپنے برادر سے چھٹ گئے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

--طالب دعا-سیدزعباس ۱۴ جون ۲۰۰۲--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

عرفان حیدر عابدی کا سلام

ٹھکرا کے تخت چل دیئے اس بانکپن کے ساتھ
شاہی لپٹتی رہ گئی پائے حسنؑ کے ساتھ

لوگو امیر شام کجا اور حسنؑ کجا بت کا مقابلہ نہ کرو بت شکن کے ساتھ

وہ ہاتھ اور بیعت فاسق کریں غلط
کھیلیں جو ہاتھ زلف ءرسول زمن کے ساتھ

صلح نہ تھی معاھدہ ءامن تھا فقط رب ءاصول صلح کرے اہرمن کے ساتھ

یہ فاطمہؑ کے راج دلارے سے پوچھئے
اسلام زندہ رہتا ہے کس کس جتن کے ساتھ

امت نے خوب اجر رسالت ادا کیا باندھے گئے تھے بارہ گلے اک رسن کے ساتھ

سجادؑ بولے کیسے سکینہؑ کو غسل دوں
چپکا ہوا ہے خوں بھرا کرتا بدن کے ساتھ

عرفانؔ دربدر کا بھکاری وہ کیوں بنے
منسوب ہو گیا جو درء پنجتن کے ساتھ

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔۔طالب دعا۔سید زعباس ۲۳ اگست ۲۰۰۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

جناب افسرؔ عباس کا کلام

تابندہ ہے بہت جو امامت حسنؑ کی ہے دین خدا پہ خاص عنایت حسنؑ کی ہے
تمہید کربلا کی کریں گے یہ استوار پہلے حسینؑ سے بھی ضرورت حسنؑ کی ہے

--افسرؔ عباس--

جلی کچھ اور محمدؐ کا نور فرمایا خدا نے سارے اندھیرے کو دور فرمایا
تھیں جتنی ظلمتیں کافور ہو گئیں فوراً حسنؑ کے نور نے جس دم ظہور فرمایا

--افسرؔ عباس--

بن کے دنیا میں نمائندہ ایزد آیا خود اب وجد نے کہا فخر اب و جد آیا
اس کو خالق سے ملی صورتِ زیبائے حسنؑ شکل انساں میں جب خُلق محمدؐ آیا

--افسرؔ عباس--

گرچہ اندازِ حیات اس کا بہت سادہ ہے صورت ایسی ہے کہ اللہ بھی دلدادہ ہے
آپ کو فاطمہؑ زہرا یہ مبارک ہو کہ آج آپ کی گود میں کونین کا شہزادہ ہے

--افسرؔ عباس--

ہموار راستہ جو کیا انقلاب کا باعث بنی تحفظ ام الکتاب کا
تاریخ جس کو دیتی ہے صلح حسنؑ کا نام دیباچہ ہے وہ کرب و بلا کی کتاب کا

--افسرؔ عباس--

حق کے چراغ کا تری آنکھوں میں نور ہے تحقیق کے تقاضوں پہ حاصل عبور ہے
یہ سب صفات ہوں تو تجھے جا کے پھر کہیں شخصیتِ حسنؑ کا مکمل شعور ہے

--افسرؔ عباس--

دشمن جاں سے بھی یہ صلح پہ آمادہ ہے پیکر ضبط ہے اور صبر کا دلدادہ ہے
منفرد کیوں نہ ہو شانِ حسنؑ سبز قبا یہ امام ایسا ہے جو امن کا شہزادہ ہے

--افسرؔ عباس--

بچوں پہ جان دینا ہمارا اصول ہے اس سلسلے میں موت بھی ہم کو قبول ہے
ہم سے نہ ہو سکے گا کہ جھولے کو دا دیں اس رہ میں ہم سے توقع فضول ہے

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔۔طالب دعا۔سید زعباس ۲۳ اگست ۲۰۰۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

جوہر میں اوصافِ الٰہی کا چمن ہے　　اللہ کا بندہ ہے وہ سردارِ عدن ہے
ہے اس کا بدن حُسن خداوند کا پیکر　　شاید اسی نسبت سے حَسیں نام حسنؑ ہے

--شوکت--

دشمن جاں سے بھی یہ صلح پہ آمادہ ہے　　پیکر ضبط ہے اور صبر کا دلدادہ ہے
منفرد کیوں نہ ہو شانِ حسنؑ سبز قبا　　یہ امام ایسا ہے جو امن کا شہزادہ ہے

--افسر عباس--

گر ارادہ ہو کہ اللہ کے فن کو دیکھو　　اور قرآن کے ناسوتی بدن کو دیکھو
سب کمالات نظر آئیں گے لوگو اِس میں　　آغوشِ محمدؐ میں حسنؑ کو دیکھو

--شوکت--

اللہ رے رتبۂ حسنؑ آسماں مقام　　کنیت رسولؐ پاک سے پائی خدا سے نام
قرآں کا یہ شرف ہیں حرم کا یہ احترام　　اک تو نبیؐ کے نورِ نظر دوسرے امام

نانا نبیؐ سا باپ امیرِ حنین سا
ماں فاطمہؑ سی قوتِ بازو حسینؑ سا

--محسن نقوی--

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا--سید نذر عباس--۱۰ رمضان ۱۴۲۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

باپ کی شمشیر کا ہمسر ہے بیٹے کا قلم　　بازوئے حیدرؑ کی طاقت خامۂ شبیرؑ میں ہے
فتح خیبر میں ہے مضمر مقصد صلح حسنؑ　　مقصد صلح حسنؑ فتح درِ خیبر میں ہے

--صابر تھاریانی--

عجب کمال کا حامل ہے فاطمہؑ کا پسر　　نبیؐ کا خُلق حسنؑ ہے علیؑ کی فکر و نظر
نبیؐ کی صلح کے مقصد کو زندگی دینے　　خدا کے فضل سے دنیا میں آ گئے شبیر

خبر سنی جو امام حسنؑ کے آنے کی　　فضائیں ہونے لگیں صلحؑ کن زمانے کی
نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوش صلح حسنؑ　　زمانہ لاکھ کرے کوششیں مٹانے کی
علیؑ کی جنگ ہو صلح حسنؑ کہ صبر حسینؑ
یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی

--حسین بھائی نظر--

آئے حسنؑ تو صلح کو معنی عطا ہوئے
اک حرف میں چھپی ہوئی پوری کتاب ہے
کوثر پہ منکران علیؑ کیسے جائیں گے　　حب علیؑ نہ ہو تو یہ رستہ خراب ہے
تحریر مجتبیٰ کی ہے انکار ظلم سے　　یہ کربلا کی جنگ کا پہلا جواب ہے
دست حسنؑ میں دیکھا قلم تو امیر شام　　بولا کہ میرا آج ہی یوم حساب ہے
اللہ رے بتولؑ کی فضہؑ کا مرتبہ
ان کا وسیلہ ہو تو دعا مستجاب ہے

--ریحان اعظمی--

--جمع کردہ۔ سید نذر عباس ۱۴ جون ۲۰۰۲--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

جناب نسیم کاظمی صاحب کا کلام

خدائے امن واماں ناخدائے امت ہے یہی تو لخت ءدل ءخاتم ءنبوت ہے
خدا کے بعد محمدؐ اور ان کے بعد علیؑ علیؑ کے بعد حسنؑ اوج پر امامت ہے

---نسیم کاظمی---

سمٹ کے خلق محمد ﷺ کا آ گیا ان میں حسنؑ کے روپ میں خالق کی یہ عنایت ہے
جو صلح وآشتی ءانسانیت کا زیور ہے حقیقتاً یہ امام ءحسنؑ کی سیرت ہے

---نسیم کاظمی---

تصور جس کا ہر دم روز وشب شام و سحر آیا
نگاہیں ڈھونڈتی ہیں جس کو وہ نور ءنظر آیا
نبوت اور امامت منتظر تھیں دید کی جس کے
ریاض ءفاطمہؑ میں آج وہ پہلا ثمر آیا

---نسیم کاظمی---

--جمع کردہ۔سید نذر عباس ۱۴ جون ۲۰۰۲--

امام حسنؑ ـــ سبطِ نبیؐ اکبر

خبر سنی جو امام حسنؑ کے آنے کی　　فضائیں ہونے لگیں صلح کن زمانے　　نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوش صلح حسنؑ
زمانہ لاکھ کرے کوشش مٹانے کی

خدا نے ناز اٹھائے ہیں جس گھرانے کے　　ہمارے دل میں ہے عظمت اسی گھرانے کی　　علیؑ کی جنگ، ہو صلح حسنؑ کہ صبر حسینؑ
یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی

علیؑ کی چشمِ عنایت جو ہے نظر ہم پر　　مجال کس کی ہے ہم سے نظر ملانے کی

بحکمِ حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے　　کہیں پر جنگ خاموشی جواب جنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے　　کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

اک روز جناب حسنؑ اور حضرت شبیرؑ　　نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر
ہم دونوں ہی گرچہ ہیں قرآں کی تفسیر　　پر آپ کو منظور بہت کس کی ہے توقیر
فرمایا کہ تم معنیِ قرآن ہو دونو
واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونو

*****

ذہنوں کے حجابات ہٹا کر دیکھو　　تاریخ کے ابواب اٹھا کر دیکھو
بنیاد میں کربلا کے ہے صلح حسنؑ　　سوچو سمجھو نظر جما کے دیکھو

جب روحِ غم و رنج سے گھبراتی ہے　　تسکین کسی طرح نہیں پاتی ہے
ظلمات میں اک چشمۂ حیواں کی طرح　　چپکے سے حسنؑ کی یاد آتی ہے

تیروں کی زد میں آگیا زہراؑ کا گل بدن　　سرمایۂ رسولؐ ہے شہزادۂ امنؑ
پوشاک جس کی خلد سے لائے تھے جبرائیلؑ　　اب اس کے ہی بدن پہ ہے زخموں کا پیراہن
برسے ہیں تیر اتنے لاشۂ حسنؑ پہ یوں　　رنگین ہے لہو میں معصوم کا کفن
کوئی مصطفےٰ سے اس کو کیسے جدا کرے　　ممکن نہیں ہے اس کے تکمیلِ پنجتن
اک تو ہی تو حسنؑ کا نوکر نہیں امیر
ہر مردِ باوفا کا سردار ہے حسنؑ

*** سنعر ریاض ـ ۴ مارچ ۲۰۰۰ ***

حسنؑ کی مدح سرائی جو اختیار کرے　　وہ اپنی دنیا کو عقبےٰ سے ہمکنار کرے　　حسنؑ کی شان کو دنیا گھٹائے گی کیسے　　رسولؐ دوش پہ اپنے جسے سوار کرے
شجاعت اس کی تواریخ سے مسلم ہے　　بہ مصلحت یہ صلح گرچہ اختیار کرے　　جناں کا سید و سردار شہزادۂ حسنؑ　　لسان صدق نبیؐ جسکو آشکار کرے
کہ جس کی شان میں اتری تھی آیہ تطہیر　　یہ چار میں جسے ذات احد شمار کرے　　اسے شریکِ نفوسِ مباہلہ دیکھو　　کہ فتح ان کے قدم پر خدا نثار کرے
درود ذاتِ گرامی پہ وہ عبادت ہے　　خدائے پاک بھی یہ ذکر بار بار کرے
جزاءِ مدح حسنؑ حق سے مانگ لے ناصر
خدا بقیع کا زائر تجھے شمار کرے

*****

بے جرم مسلماں نے مارا ہے حسنؑ کو　　تیروں سے کر دیا ہے ہائے سرخ کفن کو
زینبؑ کے چوے بازو اور رو دیئے حسنؑ　　ان بازوؤں میں بندھتے دیکھا ہے رسن کو
بازاروں سے گزرا جو شبرؑ کا جنازہ　　پردے سے چلا تیر لگا شاہِ زمن کو
پہلے زہر سے ٹکڑے کر ڈالا جگر کو　　امت نے چھید ڈالا پھر سارے بدن کو
طالب یہ سقیفے کی ہے دوسری سازش
امت نے مار ڈالا زہراؑ کے حسنؑ کو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

عدوئے آلؑ مدثر سے دو دو ہاتھ کرتا ہوں
نماز عشق پڑھتا ہوں خدا سے بات کرتا ہوں
تو پیش سامعینِ محترم سوغات کرتا ہوں
بشکل شاعری جنت میں تعمیرات کرتا ہوں

اگرچہ تھے شبیہِ مصطفیٰؐ شبیرؑ و اکبرؑ بھی
مگر جب کوئی پوچھے ہو بہو تصویر سرور کی
حسنؑ کا تذکرہ حق الیقیں کے ساتھ کرتا ہوں

سوال جانشینیِ پیمبرؐ اور حیدرؑ پر
فرزدقؒ کی طرح سود و زیاں سے بالاتر ہو کر
حسنؑ کا نام لیتا ہوں حسنؑ کی بات کرتا ہوں

حسنؑ کی کثرتِ ازواج کا جو تاثر چاہے
مؤرخ جھوٹ لکھتا ہے منافق کفر بکتا ہے
میں ان کو مسترد تا حدِ امکانات کرتا ہوں

عنانِ اقتدار آ جائے جب بوجہل ہاتھوں میں
قلم کو دیکھتا ہوں جب کبھی نا اہل ہاتھوں میں
تو میں فکرِ دفاعِ عزتِ سادات کرتا ہوں

مؤرخ مولوی مفتی محدث مفسد و شری
بزعمِ خود ہی کہلانے لگیں جب مصلح و ہادی
پئے ردِ بلا صدقہ و خیرات کرتا ہوں

زمانے کی منافق نا موافق تلخ باتوں سے
میں جب پیچھا چھڑانا چاہتا ہوں تلخ یادوں سے
حسنؑ کی مدح سے تسکینِ احساسات کرتا ہوں

نگاہیں پھیرنا آلِ نبیؐ سے یاد آتا ہے
رویہ کوفیوں کا خون کے آنسو رلاتا ہے
براءت کا وظیفہ ہے جو میں دن رات کرتا ہوں

نہ چھوٹا ہاتھ سے میرے کبھی پھر صبر کا دامن
ہے جب سے سامنے میرے حسنؑ کا اسوۂ احسن
عجب مافوقِ فطرت، خارقِ العادات کرتا ہوں

محبانِ حسنؑ سے معصیت پیچھا چھڑاتی ہے
محبت، معرفت کے ساتھ جوں جوں بڑھتی جاتی ہے
سرِ تسلیم خم ، تعمیلِ احکامات کرتا ہوں

سوالی بن کے آتے ہیں جہاں جبریلؑ و رضواں بھی
اسی در کا بھکاری ہوں یہی ہے رازِ خوشحالی
درِ زہراؑ کے ٹکڑوں پر گزر اوقات کرتا ہوں

بچا کر طمعِ دنیا سے بچایا فکرِ محشر سے
ہمیشہ رکھیو وابستہ درِ آلؑ پیمبرؐ سے
یہی اک التجا اے قاضی الحاجات کرتا ہوں

وما ات الشافعی ولیس یدری والی حالت ہے
علیؑ ربہٗ اَم ربہٗ اللہ کی صورت ہے
بجھے دل سے مگر تردیدِ الزامات کرتا ہوں

علیؑ حبہٗ الجنہ قسیم النار و الجنہ
وصی المصطفیٰؐ حقا امام الانس و جاں
غلو کا ذکر کیا جب نقلِ فرمودات کرتا ہوں

نصیری نے کیا دیدار رب کا اپنی آنکھوں سے
جلا اور موت پائی اسنے اپنے رب کے ہاتھوں سے
کبھی میں رشک کرتا ہوں کبھی ہیہات کرتا ہوں

نجف اور کاظمین و کربلا مشہد کی جنت میں
گیا تھا سامرہ، شام اور قم مولا کی خدمت میں
میں تنہائی میں اکثر یاد وہ لمحات کرتا ہوں

ہے دور اندیشی و مجبوری یہ مجھ سبطِ جعفر کی
جہادِ سیف کا نعم البدل ہے شاعری میری
قلم سے کام لیتا ہوں رقم حالات کرتا ہوں

(امام حسن کی ولادت کے دن ۱۵ رمضان کیلئے سبطِ جعفر کا کلام اپنے بچوں کے لئے جمع کیا
دعا گو: رعباس ۔۔ ۲۵ اکتوبر ۲۰۰۲ م)

حسینؑ مظلوم کربلا ـــــ رباعیاں مختلف شعراء کرام کی

قسم خدا کی بڑا نیک کام کرتے ہیں غمؑ حسینؑ کا جو اہتمام کرتے ہیں

کوئی مثال ء شہ مشرقین بن نہ سکا خدا کے نور کا نور ء دو عین بن نہ سکا
ولی بنائے وصی و نبی بنا ڈالے خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکا

تاریخ دے رہی ہے یہ آواز دم بدم دشت ثبات و عزم ہے دشت بلا و غم
صبر مسیحؑ و جراءت سقراط کی قسم اس راہ میں ہے صرف ایک انسان کا قدم
جس کی رگوں میں آتش بدر و حنین ہے
جس سورما کا اسم گرامی حسینؑ ہے

گزر منزل تسلیم و رضا مشکل ہے سہل ہے عشق بشر عشق خدا مشکل ہے
جن کے رتبے ہوں سوا ان کو سوا مشکل ہے وعدہ آسان ہے وعدے کی وفا مشکل ہے
یہ فقط امر ہوا فاطمہؑ کے جانی کو
مشکلیں جتنی تھیں کاٹی گئی آسانی سے

سیلاب آرہا ہے گناہوں کا شہر میں اے دوستو حسینؑ کا دامن نہ چھوڑنا
دور ستم ہے کیسے بھی گزرے گزار لو لیکن کسی یزید سے رشتہ نہ جوڑنا

★★★★★

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ دین است حسینؑ دیں پناہ است حسینؑ
سرداد نداد دست در دست یزید حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؑ

★★★★★

حسینؑ شاہ بھی ہیں اور بادشاہ ہیں حسینؑ حسینؑ دین بھی اور دیں پناہ ہیں حسینؑ
نہ کی یزید کی بیعت کٹا دیا سر کو اسی وجہ سے تو بنیاد لا الہ ہیں حسینؑ

★★★★★

قدرت کے آفتاب کا مطلع حسینؑ ہے انوار انبیا کا مرقع حسینؑ ہے
خلق و سخا و حلم کا مجمع حسینؑ ہے مشکل میں خاص و عام کا مرجع حسینؑ ہے
بندوں میں کیا حساب ہے اور کیا شمار ہے
حیدرؑ کا لال یاور پروردگار ہے

●●●●●

سر غیر کے آگے نہ جھکانے والا نیزے پہ بھی قرآن سنانے والا اسلام سے کیا پوچھتے ہو کون حسینؑ اسلام کو اسلام بنانے والا

★★★★★★★★★★★★

کارے کہ حسینؑ اختیارے کردی در گلشن مصطفیٰ بہارے کردی
از ہیچ پیمبرے نہ آید ایں کار واللہ کہ اے حسینؑ کارے کردی

عصمت کی فضاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ　　زہراؑ کی دعاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ
ہو نطق میں کس طرح نہ حق کا لہجہ　　قرآن کی چھاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ

●●●●●

سمجھی نہیں شبیر کو اب تک دنیا　　سمجھے گی نہیں شبیر کو کب تک دنیا　　ہوتے ہی رہیں گے انقلابات عظیم　　سمجھے گی نہ شبیرؑ کو جب تک دنیا

★★★★★★★★★

کیا مرتبہ شاہ حجازی کا ہے　　کیا عزو شرف امام غازی کا ہے　　سجدے کا نشاں دیکھ کے سب کہتے تھے　　نیزے پہ یہ سر کسی نمازی کا ہے

●●●●●

تھا حکم یہ یزید کا پانی بشر پیئیں　　گھوڑے پیئیں سوار پیئیں اور شتر پیئیں
جو تشنہ لب جہاں کے ہیں وہ بے خطر پیئیں　　یہاں تک کہ سب چرند و پرند آن کر پیئیں
کافر اگر پیئیں تو نہ تم منع کیجیو۔
پر فاطمہؑ کے لال کو پانی نہ دیجیو

★★★★★

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہ مشرقین بنا　　بشر کا ناز نبوت کا نور عین بنا
علیؑ کا خون لعاب رسولؐ شیر بتولؑ　　ملے ہیں جب یہ عناصر تو پھر حسینؑ بنا

●●●●●●●●

قلب بشر کو حسن حقیقت کی چاہ دی　　احساس کو حیات تو دل کو نگاہ دی
جب کائنات میں نہ سہارا کوئی ملا　　اسلام کو حسینؑ نے بڑھ کر پناہ دی

★★★★★

حسینؑ جو بھی تیرا احترام کرتے ہیں　　بڑے ادب سے ہم ان کو سلام کرتے ہیں

★★★★★

رونق بزم دوسرا ہیں حسینؑ　　محرم راز کبریا ہیں حسینؑ
راکب داش مصطفیٰ ہیں حسینؑ　　حسنؑ فطرت کا آئینہ ہیں حسین

★★★★★

دولت کے نشے میں نہ صرف وقت کیا کر　　اجڑے ہوئے لوگوں کی دعائیں بھی لیا کر
ہر روز کی خوشیاں تجھے برباد نہ کر دیں　　شبیرؑ کے غم میں کبھی رو بھی لیا کر

★★★★★★

دارین کا سلطان حسین ابن علیؑ ہے　　اور منہ بولتا قرآن حسینؑ ابن علیؑ ہے
مانا کہ مسلمان کی پہچان ہے کلمہ　　پر کلمہ کی تو پہچان حسینؑ ابن علیؑ ہے

★★★★★

اے حسینؑ ابن علیؑ اے ساقی بزم حجاز　　اے جہاں ء آدمیت کے نگار۔دل نواز
تو نے ثابت کر دیا بن کے روح انقلاب
یوں پڑھا کرت ہیں تیروں کے مصلیٰ نماز
آج بھی سجدہ تیرا ارباب حق کو یاد ہے　　تو بھی زندہ باد ہے تیرا غم بھی زندہ باد ہے

●●●●●

10 APR 2000

ہے مرکز حیات شہرت حسینؑ کی　　بخشش کا راستہ ہے محبت حسینؑ کی
کون و مکاں حسینؑ کا جنت حسینؑ کی　　ایماں کی زندگی ہے شہادت حسینؑ کی

سر دے کے اس طرح سے سنوارا حیات کو
اپنی طرف جھکا لیا کل کائنات کو

★★★★★

اللہ رے کیا علاج کئے ہیں حسینؑ نے　　دین خدا کے زخم سیئے ہیں حسینؑ نے
نسخے یہ مصطفیٰؐ سے لئے ہیں حسینؑ نے　　راہب کو سات بیٹے دئے ہیں حسینؑ نے

حکمت خدا کے گھر سے اس کو عطا ہوئی
مٹی بھی اس حکیم کی خاک ء شفا ہوئی

حسینؑ منی وانا من ال حسینؑ　　حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں (حدیث رسولؐ)

اسلام کی بقا ہے اسی نور عین سے
لوگو حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے

★★★★★

بادشاہ کربلا پہ کربلا کو ناز ہے　　حور و ملک، جن و بشر، انبیاء کو ناز ہے
اس نوا سے پر محمد مصطفیٰؐ کو ناز ہے　　اس کی ہمت پر علیؑ المرتضیٰؑ کو ناز ہے

سجدے تو لاکھوں نے کئے اس کا نیا انداز ہے
اس نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے

★★★★★

اصول دیں نہ بچاتے جو کربلا والے　　ورق ورق یہ کہانی بکھر گئی ہوتی
بچا گیا اسے سجدہ حسینؑ کا ورنہ　　نماز عصر سے پہلے ہی مر گئی ہوتی

●●●●●

زندہ اسلام کو کیا تو نے　　حق و باطل دکھا دیا تو نے　　جی کے مرنا تو سب کو آتا　　مر کے جینا سکھا دیا تو نے

●●●●●

خدا کے نور کا نور دو عین بن نہ سکے　　جناب فاطمہؑ زہراؑ کے دل کا چین بن نہ سکے
ولی بنائے وصی و نبی بنا ڈالے　　خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکے

★★★★★

خدا کے نور کا نور دو عین بن جاتے　　نہ تھے مگر دل زہراؑ کا چین بن جاتے
نہ ہوتی شرط جو سجدے میں سر کٹانے کی　　یہ وہ زمانہ ہے لاکھوں حسینؑ بن جاتے

حسینؑ فیض کے دریا بہادیئے تونے　　نگاہ فیض سے دل دل بنادیئے تونے
وہ غم دیا ہے کہ سب غم بھلا کے اے مولا　　فسانے درد کے رنگیں بنادیئے تونے
ہوئیں وفاؤں کو بھی سرفرازیاں حاصل　　عجب طریق سے درس وفا دیئے تونے
رہ خدا میں بسا گھر لٹا کے اے شیرؑ　　دلوں میں اپنے لئے گھر بسادیئے تونے
شہید ظلم، شہید ستم، شہید وفا　　حیات وموت کے پردے اٹھادیئے تونے
ہوا جو ناری سے نوری وہ ایک حر تھا مگر
نہ جانے کتنے مقدر بنادیئے تونے

★★★★★

محرم ۱۴۰۵ھ کے رسالے پیام عمل سے مندرجہ ذیل رباعیاں لکھیں

سردر رہ معبود نثارے کردی　　در گلشن مصطفےٰ بہارے کردی　　از ہیچ پیمبرے نہ آید ایں کار
واللہ کہ اے حسینؑ کارے کردی (خواجہ معین)

——— مندرجہ ذیل افسر عباس کا کلام ہے ———

قدم قدم پہ نیا درس انقلاب دیا　　اور اپنا سر رہ خالق میں بہ آب وتاب دیا
کسی امام سے بیعت کا پھر ہوا نہ سوال　　کٹا کے سر کو جو شیرؑ نے جواب دیا

★★★★★

خون دل حسینؑ جو تازہ نکل گیا　　دھو کر رخ نفاق کا غازہ نکل گیا
میدان کربلا میں ہمیشہ کے واسطے　　زعم یزیدیت کا جنازہ نکل گیا

برباد دین حق کے ولی کا نہ کر سکا　　اور انسداد کفر کشی کا نہ کر سکا
اسلام کو حسینؑ نے دی اس طرح پناہ　　اس کا یزید بال بھی بیکا نہ کر سکا

لہو میں غرق جبین نیاز ہوتی ہے　　وجود رب علا کا جواب ہوتی ہے
کٹا کے سر کو سجدے میں بتا گئے ہیں حسینؑ　　کہ دیکھو ایسے خدا کی نماز ہوتی ہے

نئی جو روشنی مصروف انعکاس ہوئی　　تو روح بندگی سرتا بہ سپاس ہوئی
عبادت۔ پسر فاطمہؑ کے صدقے میں　　نماز اپنی حقیقت سے روشناس ہوئی

خلوص والے اسے دل کا چین کہتے ہیں　　تو اہل فکر شہ مشرقین کہتے ہیں　　جسے خدا کے سوا اور کچھ نہ یاد رہے
زبان عشق میں اس کو حسینؑ کہتے ہیں

★★★★★

10 APR 2000

جسم قرآن کو ایک روح معنی دی ہے　　دین خالق کے　حقائق کو جوانی دی ہے
اپنی شہ رگ کا لہو تو نے بہا کر شیرؑ　　حق کے ٹھہرے ہوئے دریا کو روانی دی ہے

●●●●●

اس سے اوپر والی تمام رباعیاں سید افسر عباس زیدی کی ہیں

★★★★★

ہم تم سے کیا کہیں کہ یہ کیا کیا حسینؑ ہے　　آقا　میرا حسینؑ ہے مولا حسینؑ ہے
بیعت کے طالبو ابھی نو اور آئیں گے　　تم تو ابھی سے چپ ہو یہ پہلا حسینؑ ہے
لاتے ہیں لوگ اس لئے کرب و بلا کی خاک
اپنے کفن پہ ھم کو لکھانا حسینؑ ہے
وعدہ وفا ہوا تہ ء شمشیر اے خدا　　دے دے سند کہ قول کا سچا حسینؑ ہے
آواز دے کے عزم ء خمینی سے پوچھ لو　　دنیائے　انقلاب کا نعرہ حسینؑ ہے
دہشت کے مارے نام بھی رکھتے نہیں یزید
جیسے پتہ ہے ان کو کہ زندہ حسینؑ ہے

★★★★★

حسینؑ لیٹے ہیں یوں گردن رسالت سے　　مچلنا آپ　کا ٹکرا گیا عبادت سے
نمازمیں بھی جو نانا سے کھیلنا چاہا　　تو خود نماز لگی کھیلنے عبادت سے

★★★★★

در شبیرؑ پر جینے کا مزہ ملتا ہے　خضر دوراں کی قسم آب بقا ملتا ہے　　اے شرر کوئی بڑے چیز نہیں ہے جنت　یہ وہ در ہے جہاں بندے کو خدا ملتا ہے

●●●●●

چشم کرم شاہ ایک معجزہ ہوں میں　　میرا نذیر کوں شہ کی عطا ہوں میں
کہتا رہا فضاؤں میں فطرس یہ دم بدم　　آزاد کردہ ء شہ کرب و بلا ہوں میں

نظر میں کوئی سماتا نہیں سوائے حسینؑ　　وہی خدا ہے ہمارا جو ہے خدائے حسینؑ
بچھا تھا ایک زمانے سے تخت ذبح عظیم　　کسی کو بھی نہ ہوا حوصلہ سوائے حسینؑ

★★★★★

نذر امام حسینؑ

حسینؑ کلمہ خالق تمام چھوڑ گئے　　خدا کے ساتھ محمدؐ کا نام چھوڑ گئے
نبیؐ کا دین خدا کا کلام چھوڑ گئے　　یہ کائنات حقیقت امامؑ چھوڑ گئے
ردا کفن کے لئے ڈھونڈتی ہے مقتل میں　　بہن کے واسطے بھائی یہ کام چھوڑ گئے
حسینؑ دیکھ کے پانی کو یاد آتے ہیں　　دلوں میں رہ جو گیا وہ پیام چھوڑ گئے
ہر ایک آیت حق میں جھک رہے ہیں حسینؑ　　لہو سے لکھ کے خدا کا کلام چھوڑ گئے
حسینؑ پیاس میں امت کو کر گئے سیراب　　لہو سے بھر کے شہادت کا جام چھوڑ گئے
حسینؑ دے دیا سب کچھ تو راہء خالق میں　　جو بچ گئے تھے وہ جلتے خیام چھوڑ گئے
ہر اک کو یاد دلاتا رہے گا اصغرؑ کی　　اسی لئے تو یہ جھولا امام چھوڑ گئے

برہنہ سر جو ہیں زینبؑ تو مضمحل عابدؑ
حسینؑ ایسی اداسی کی شام چھوڑ گئے

★★★★★

خون دل ء حسینؑ جو تازہ نکل گیا　　دھو کر رخ نفاق کا غازہ نکل گیا
میدان ء کربلا میں ہمیشہ کے واسطے　　زعم یزیدیت کا جنازہ نکل گیا

قدم قدم پہ نیا درس انقلاب دیا　　اور اپنا سر رہء خالق میں بہ آب و تاب دیا
کسی امام سے بیعت کا پھر اٹھا نہ سوال　　کٹا کے سر کو جو شبیرؑ نے جواب دیا

ح سے حق نے جس کو بخشا ہے دوام　　وہ حسین ابن علیؑ اعلے مقام
س سے سردار ہے وہ بالیقیں　　یعنی جنت میں جوانوں کا امام
ی سے یاسین و مزمل کا ہے عکس　　پیار کرتے تھے جسے خیر الانام

ن سے نقاش راہ حق شناس
خون سے روشن ہے جس کے صبح و شام

★★★★★

لہو میں غرق جبین ء نیاز ہوتی ہے　　وجود ء رب علا کا جواب ہوتی ہے
کٹا کے سجدے میں سر کو بتا گئے ہیں حسینؑ　　کہ دیکھو ایسے خدا کی نماز ہوتی ہے

★★★★★★

10 APR 2000

خلوص والے اسے دل کا چین کہتے ہیں　　تو اہل فکر شہ مشرقین کہتے ہیں
جسے خدا کے سوا اور کچھ نہ یاد رہے　　زبان عشق میں اس کو حسینؑ کہتے ہیں

★★★★★

نئی جو روشنی مصروف انعکاس ہوئی　　تو روح بندگی سرتابہ سپاس ہوئی
عبادت پسر فاطمہؑ کے صدقے میں　　نماز اپنی حقیقت سے روشناس ہوئی

★★★★★

جسم قرآں کو ایک روح معانی دی ہے　　دین خالق کے حقائق کو جوانی دی ہے
اپنی شہ رگ کے لہو تو نے بہا کر شبیرؑ　　حق کے ٹھہرے ہوئے دریا کو روانی دی ہے

یہ گیسوئے ایماں کو سنوارا کس نے　　یہ پھیر دیا وقت کا دھارا کس نے
اسلام کی نبض ڈوبتی جاتی تھی　　یہ اپنا لہو دے کے ابھارا کس نے

★★★★★

نظر میں کوئی سماتا نہیں سوائے حسینؑ　　وہی خدا ہے ہمارا جو ہے خدائے حسینؑ
بچھا تھا ایک زمانے سے تخت ذبح عظیم　　کسی کو بھی نہ ہوا حوصلہ سوائے حسینؑ

★★★★★

اس سانحہ کو قید زمین و مکاں نہیں　　اک درس دائمی ہے شہادت حسینؑ کی
یہ رنگ وہ نہیں جو مٹائے سے مٹ سکے　　لکھی گئی ہے خون سے امامت حسین کی

(((((( )))))

انسان تو غم کا عادی ہے، فطرت کے لئے غم ہوتا ہے　　مظلوم اگر مرتا ہے، ہر قوم میں ماتم ہوتا ہے
ہر شخص کا ہے دستور الگ ہاں ہم یہ سمجھتے ہیں شبیرؑ　　انسان پہ جو احساں کرتا ہے وہ نازش آدم ہوتا ہے

وشوناتھ ماتھر ★★★★★

اے بارء خدا نوحہ سناتا پھرتا　　ہر اک کو دل ءزار دکھاتا پھرتا
امداد نہ کرتے جو ترس کھا کے حسینؑ　　اسلام تیرا ٹھوکریں کھاتا پھرتا

★★★★★

علامہ نجم آفندی کی رباعیاں

ایمان کی زیب و زین کہنا ہی پڑا　　اسلام کی دل کا چین کہنا ہی پڑا
دنیا نے بہت کلمہ حق ضبط کیا　　پھر چیخ کر یا حسین کہنا ہی پڑا

ایسا کوئی درد آشنا پھر نہ ملا　　دنیا کو شہید کربلا پھر نہ ملا
لاکھوں گزرے حسینؑ اے بنت ءنبیؐ　　جیسا ترا حسینؑ تنہا پھر نہ ملا

بیشک وجہء نجات ہو جاتے ہیں　　ہاں نازشء کائنات ہو جاتے ہیں
رازء غم شبیرؑ سمجھ لے جو کوئی　　آنسو آبء حیات ہو جاتے ہیں

شبیرؑ نے راہء حق میں کیا کیا نہ دیا　　ہم نے ہی ثبوت کچھ ولا کا نہ دیا
کاندھا جو ضریح کو دیا تو کیا　　جب بھائی کو بھائی نے سہارا نہ دیا

ولولہ حیات میں روح رواں حسینؑ ہیں
درد کی کائنات میں جان جہاں حسینؑ ہیں
فکر و نظر کی شب میں ہے ان کے دم سے چاندنی
عزم و عمل کی صبح پر نور فشاں حسینؑ ہیں

سلمان رضا نے لکھوایا ۱۷ مارچ ۲۰۰۰

شعور دین خدا ہے حسینؑ کا صدقہ　　نظام ارض و سما ہے حسینؑ کا صدقہ
شکست ظلم و جفا ہے حسین کا صدقہ　　گداگروں کو گلی بھیک بھی نہیں ملتی
نہ لیں یہ نام تو پھر بھیک بھی نہیں ملتی
حسینؑ عزم کی برنائیوں میں رہتا ہے　　حسینؑ روح کی گہرائیوں میں رہتا ہے
حسینؑ درد کی پنہائیوں میں رہتا ہے　　نظر اٹھا کے تو دیکھو کہاں نہیں ہے حسینؑ
وہاں نبیؐ بھی نہیں ہیں جہاں نہیں ہیں حسینؑ
حسین ہی سے جہاں کا وقار باقی ہے　　خلوص زندہ ہے دنیا میں پیار باقی ہے
زمیں پہ خانہء پروردگار باقی ہے
وجود رابطہ جسم و جاں حسینؑ سے ہے　　زمیں حسین سے ہے آسماں حسینؑ سے
چڑھا ہوا تھا بہت کفر و شرک کا دریا　　یزید تخت نحوست سے دے رہا تھا صدا
لرز رہا تھا حرم کانپتا تھا عرش خدا　　نہ تھی کہیں بھی زمانے میں چین کی صورت
زمانہ دیکھ رہا تھا حسینؑ کی صورت
علی کا لال اٹھا آستیں چڑھائے ہوئے　　علم جلالت اسلام کا اٹھائے ہوئے
شکست ظلم کو دی خون میں نہائے ہوئے
جو یوں نہ سبط پیمبرؐ شہید ہو جاتا　　تو آج سارا زمانہ یزید ہو جاتا
لہو میں ڈوب کے اسلام کو بچایا ہے　　ہر ایک رسولؐ کے انجام کو بچایا ہے
خدا کے نام کو اور کام کو بچایا ہے
رخ نفاق کا غازہ اٹھا کے پھینک دیا　　یزیدیت کا جنازہ اٹھا کے پھینک دیا
لھو میں ڈوب کے شکر خدا کیا رن میں　　لٹا دیا چمن اپنا بھرا ہوا رن میں

10 APR 2000

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رخصت از مدینہ

۲۸ رجب ۶۰ھ

گھر سے جب بہر سفر سیدِ والا نکلے
سر جھکائے ہوئے با دیدۂ نم نکلے

خویش و فرزند کمر باندھ کے باہر نکلے
رو کے فرمایا کہ اس شہر سے ہم نکلے

رات سے گریہ ء زہراؑ کی صدا آتی ہے
دیکھیں قسمت ہمیں کس دشت میں لے جاتی ہے

رخ کیا شہ نے سوئے قبر شہنشاہِ اناامؐ
بہرِ تسلیم جھکے متصل باب سلامؑ

اذن پڑھ کر جو گئے قبر کے نزدیک امامؑ
عرض کی آیا ہے آخری رخصت کو امامؑ

یہ مکاں ہم سے اب اے شاہِ زمن چھٹتا ہے
آج حضرتؐ کے نواسے سے وطن چھٹتا ہے

فرماتے تھے یہ رو کے شہنشاہِ خاص و عام
اماں قبول کیجئے اب آخری سلام
ممکن نہیں مدینہ میں شبیرؑ کا قیام

اب کربلا میں ہو گا ہمارا سفر تمام
اب صبح شام حال سنانے نہ آئیں گے
اماں ہم اب چراغ جلانے نہ آئیں گے

(جمع کردہ طالب دعا۔۔سید نزر عباس)

۲۔۸۔۲۰۰۲م

دلورام کوثری

قرآن اور حسینؑ

ہادی ہے ایک۔ ایک ہدایت کی ہے کتاب
سرور ہے ایک۔ ایک فضیلت کی ہے کتاب
ہے ایک امام۔ ایک رسالت کی ہے کتاب
حضرت کا یہ نواسا وہ حضرت کی ہے کتاب
ان دونوں پر تمام فضائل تمام ہیں
دونوں یہ بوسہ گاہِ رسولؐ انام ہیں

شبیرؑ بے مثال ہے قرآں ہے لاجواب
اک ان میں منتخب ہے تو اک ان میں انتخاب
ہیں خانۂ خدا میں رسولؐ فلک جناب
اس زانو پر حسینؑ ہیں اس زانو پر کتاب
قرآں ہے اس بغل میں حسینؑ اس بغل میں ہیں
دونوں شریکِ آپ کے علم و عمل میں ہیں

قرآں کے مرتبے کو ترقی ہے سر بسر
نامِ حسینؑ بڑھتا ہے دنیا میں صبح و شام
قرآنِ حق نما ہے اگر آخری کلام
نسلِ حسینؑ پر بھی امامت ہوئی تمام
پیدا ہوئے امام اماموں سے اس طرح
قرآں سے جس طرح

قرآں سلطانِ انبیاء
ہے یادگار شاہِ رسولؐ شاہِ کربلا
دونوں کا کچھ جواب نہ ہوگا نہ ہو سکا
قرآں بھی معجزہ ہے شہ دیں بھی معجزا
قرآں میں بے شمار اگر آیاتِ پاک ہیں
دنیا میں دیکھو کتنے ہی سادات پاک ہیں

قطعات

کنور مہندر سنگھ بیدی سحر

بڑھائی دینِ محمدؐ کی آبرو تو نے
جہاں میں ہو کے دکھایا ہے سرخرو تو نے
چھڑک کے خون شہیدوں کا لالہ و گل پر
عطا کیے ہیں زمانے کو رنگ و بُو تو نے

لب پہ جب شاہ شہیداں ترا نام آتا ہے
ساقیٔ بادۂ عرفاں لیے جام آتا ہے
مجھ کو بھی اپنی غلامی کا شرف دے دیجئے
کھوٹا سکہ بھی تو مولا کبھی کام آتا ہے

نغمہ حریت کونین ہے فریاد حسینؑ
جادۂ راہ بقا مسلک آزاد حسینؑ
سرخیٔ لالۂ رنگیں ہے کہیں خونِ شفق
کس قدر عام ہوئی سرخیٔ روداد حسینؑ

زندہ اسلام کو کیا تو نے
حق و باطل دکھا دیا تو نے
جی کے مرنا تو سب کو آتا ہے
مر کے جینا سکھا دیا تو نے

حسینؑ اور مسلمان

شاعرِ اہلبیتؑ: ارشد رضا

حق نے بخشی ہے جو ایمان کی دولت مجھ کو
دشمنِ آلِ محمدؐ سے ہے نفرت مجھ کو
ہے بجا اِن کے محبّوں سے محبّت مجھ کو
کہتے ہیں اہلِ ولا، اہلِ مودّت مجھ کو
فرض جو مجھ پہ ہے عاید وُہ ادا کرتا ہوں
رات دن آلِ محمدؐ کی ثنا کرتا ہوں

سلام اس کو بدن تھا لہو میں تر جس کا
سلام اس کو لٹا کربلا میں گھر جس کا
قتیل جور و جفا ہے خدا کا پیارا ہے
سلام اس کو جسے فاسقوں نے مارا ہے
پڑا رہا تنِ مجروح قبلہ رو جس کا
سلام ہو اسے ناحق بہا لہو جس کا

(زیارت ناحیہ اردو ترجمہ)

جسمِ جہاں کا جذبۂ کاملِ حسینؑ ہیں
تخلیق کے شعور کا حاصل حسینؑ ہیں
فکرِ بشر کی آخری منزل حسینؑ ہیں
اسلام کا دھڑکتا ہوا دل حسینؑ ہیں
وہ جس نے زندگی کا قرینہ سکھا دیا
یوں ہی زمانے کو جینا سکھا دیا
اب کیا کہیں کہ کیا ہیں حسینؑ اور کیا نہیں
سب کچھ ہیں یہ بہ فضلِ خدا بس خدا نہیں
تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے مگر
اس کربلا کے بعد کوئی کربلا نہیں

شاہد نقوی

شب حیات میں تاثیر روشنی کیا ہے
چلو حسینؑ سے پوچھیں کہ زندگی کیا ہے
غمِ حسینؑ ہے پہچان آدمیت کی
حسینؑ ہی پہ نہ رویا تو آدمی کیا ہے
کسی کے زیرِ اثر ہو تو زندگی کیا ہے
کرے ضمیر ملامت تو نوکری کیا ہے
بس ایک مقتلِ شبیر کی زمیں ہے جہاں
بجھے چراغ بتاتے ہیں روشنی کیا ہے

(وحید الحسن ہاشمی)

جو کہ کربلا میں شاہِ شہیداں سے پھر گئے
کعبے سے منحرف ہوئے قرآں سے پھر گئے
دیں دار تھے جو لوگ وہ شہ پر فدا ہوئے
بے دیں جو تھے وہ دینِ مسلماں سے پھر گئے

(امیر مینائی)

قرآن سے الفت ہے عترت سے محبت ہے
میرے لئے کوثر ہے میرے لئے جنت ہے
اس گھر کی نگہباں ہیں کونین کی شہزادی
اس گھر میں نبوت ہے اس گھر میں امامت ہے

(ثمر ہوشنگ آبادی)

تیرے بھی کام آئے گی

منور گیلانی

دولت حسینؑ کی

جو لوگ جانتے تھے حقیقت حسینؑ کی
اُن کو نصیب ہو گئی قربت حسینؑ کی
محشر سے قبل دادِ محشر نے لکھ دیا
ارض و سماء حسینؑ کے جنّت حسینؑ کی
شاید تجھے بھی ضبط کی پہچان ہو سکے
دل میں بسا کے دیکھ محبّت حسینؑ کی
اشکوں کی التفات کے موتی سمیٹ لے
تیرے بھی کام آئے گی دولت حسینؑ کی
کربِ بلا میں کُفر کی دیوار گر گئی
اِسلام کی بقا ہے شہادت حسینؑ کی
باطل کا آج بھی وہی انجام چاہئے
دنیا کو آج بھی ہے ضرورت حسینؑ کی
زندہ وجاہتوں کا مصوّر ہوں اس لیے
یارو میرا اصول ہے عزّت حسینؑ کی

دُنیا کو اَب بھی تیری ضرورت ہے اے حُسینؑ

جناب جلیش پیر اصفہانی

دُنیا کو اب بھی تیری ضرورت ہے اے حُسینؑ
تو رہبرِ طریقِ ہدایت ہے اَے حُسینؑ

انسانیت کی رُوح ہے تیرے پیام میں
تو واقفِ مزاجِ نبوت ہے اَے حُسینؑ

باقی رہے گا تا بہ قیامت خُدا کا دین
وُہ کامیاب تیری سیاست ہے، اے حُسینؑ

مِلّت کو جس نے دولتِ بیدار بخش دی
وہ تیرا عزم، تیری شہادت ہے اے حُسینؑ

ہر قوم تیرے نقشِ قدم پر رہے گا مزن
کیا جلوہ پاش مہرِ قیادت ہے، اے حُسینؑ

بے تاب تھے رفیق ترے موت کیلئے
کتنا یقین کتنی جلالت ہے اے حُسینؑ

یہ کربلا کی خاک، یہ سجدوں کا اہتمام
کتنی بُلند تیری شہادت ہے اے حُسینؑ

نیکی ہے جس کا نام وُہ ہے مُعجزہ ترا
ایمان، تیرے گھر کی مودّت ہے اے حُسینؑ

وہ لُو، وُہ تیر کی وُہ تلاطم وُہ اضطراب
عشرہ کی شام، صُبحِ قیامت ہے اے حُسینؑ

دیکھے کبھی جلیشؔ بھی تری جلوہ گاہ کو
یہ آرزُوئے دِل ہے یہ حسرت ہے اَے حُسینؑ

سلام

حُسینؑ! تجھ کو شجاعت سلام کرتی ہے
خُدا کے دین کی عظمت سلام کرتی ہے

وُہ اُوجِ حق سے بلا تجھ کو اے شہیدِ وفا
کہ جس کو عرش کی رفعت سلام کرتی ہے

جو کام تو نے کیا اور کوئی کر نہ سکا
ترے عمل کو رسالت سلام کرتی ہے

بنائے کلمہ ہے تُو دیں کی آبرُو تُو ہے
تجھے حُسینؑ! شریعت سلام کرتی ہے

شہیدِ جور و جفا بے نوا حُسینؑ! تجھے
جہاں کے شاہوں کی شوکت سلام کرتی ہے

رگڑتی خاک پہ تیروں میں تیرے سجدے کو
زمانے بھر کی عبادت سلام کرتی ہے

خُدا کی راہ میں اکبر کے تیرے فدیئے کو
خلیلؑ پاک کی سُنّت سلام کرتی ہے

وحیدِ عصر جری تیرے جاں نثاروں کو
ہزار شوق سے جنّت سلام کرتی ہے

جل کو دیکھ کے تُو مُسکرایا ابنِ علی
تیری اداؤں کو فطرت سلام کرتی ہے

نبیؐ کے لختِ جگر تیری حق پرستی کو
کُل انبیاء کی نبوّت سلام کرتی ہے

وُہ شام و کوفہ میں خُطبے جناب زینبؑ کے
جنہیں علی کی خطابت سلام کرتی ہے

یہ فیض مدحِ شہ دیں کا تجھ پہ ہے مقبولؔ
تیری زباں کو مفاحتؔ سلام کرتی ہے

مولا حسینؑ

علیؑ نبیؐ کے جسے دل کا چین کہتے ہیں
جنابِ فاطمہؑ کا نورِ عین کہتے ہیں

وہ جس نے سر کو کٹا کے کیا ہے حق زندہ
اسی شہید کو مولا حسینؑ کہتے ہیں

کائنات یوں خیرات مانگنے لگی
گمشدہ اپنی ذات مانگنے لگی
زندگی کو جب آیا موت کا خیال
درِ حسینؑ پہ حیات مانگنے لگی

نذرانۂ عقیدت بحضور
امام عالی مقام سیّدنا حسین علیہ السلام

ہر ظلم ظالموں کا اُٹھایا حسین نے
سر کو کسی طرح نہ جُھکایا حسین نے

دینِ خُدا کو یوں نہ ملی عمرِ جاوداں
اِس جستجو میں سر کو کٹایا حسین نے

اب اُس کی دیکھ بھال ہمارے سپرد ہے
عظمت کا جو چراغ جلایا حسین نے

اپنی بقا اِسی ہے اسی پر چلے چلیں
اِک راستہ جو ہم کو دکھایا حسین نے

ثاقبؔ کسی طرح وہ فنا ہو نہ پائے گا
جو جذبہ میرے دِل میں جگایا حسین نے

دینِ خُدا کو عمرِ بقا دی حسین نے
اِک راہ مومنوں کو دکھا دی حسین نے

ایمان کی بقا کیلئے سر کٹا دیا
مومن کی عظمتوں کو جلا دی حسین نے

السّلام علیک یا اباعبدِ اللہ الحسینؑ

ذکرِ شبیر صبح و شام کرو
فدیۂ حق کا احترام کرو
جب کہو لا الٰہ اِلّا اللہ
کربلا کی طرف سلام کرو

دیے پناہ

کس عزم سے ہے سینہ سپر قتل گاہ میں
اسلام ہے حسین کے پیچھے پناہ میں
بخشا ہے کس نے نعرۂ تکبیر کو دوام
کس کی صدا ہے اشہد ان لا الٰہ میں

(حاجی) سید ضمیر امام زیدی ضمیرؔ دہلوی

سلام

کٹتے سروں کو جرأتِ اظہار مل گئی
روحِ قلم کو ہمت ایثار مل گئی
نام و نشان مٹ گیا شمر و یزید کا
ابنِ علی کی شان کو مہکار مل گئی
مانگو حسینؑ سے کہ ہے وہ سبطِ مصطفےٰ
سمجھو کہ پھر شفاعتِ سرکار مل گئی
دیکھو اثر خیالِ شہِ مشرقین کا
ذہنِ رسا کو عظمتِ افکار مل گئی
حامد کو سایہ مل گیا محشر کی دھوپ میں
جس وقت اس کو آل کی دیوار مل گئی

آنسہ
مرزا حامد علی بیگ ایم اے

وہ جنگ جو زہراؑ کے بھرے گھر نے لڑی ہے

مکہ سے روانگی

زہراؑ کے جگر بند محمدؐ کے دلارے
وہ نور مبیں جس سے منور ہیں ستارے
ملبوس ہیں تقوے کے، توکل کے سہارے
اللہ کے گھر سے ہوئے تقدیر سدھارے
ورثے میں انہیں عظمت اجداد ملی ہے
ان کیلئے بیت اللہ کی تعمیر ہوئی ہے

''اسودؑ'' نے گئے وقت کی روداد سنائی
''کعبے'' کی دعاؤں نے بڑی آس بندھائی
''زمزم'' نے دیا پانی، مگر آنکھ بھر آئیں
''مروۃ'' نے کہا جا تیرے قدموں میں خدائی
یہ نور ہے قرآن کا، یہ آلِ نبیؐ ہے
تسبیح درود ان پہ ملائک نے پڑھی ہے

سفر

قرآن کی آیات میں ڈوبے ہوئے افکار
تسبیح و مناجات میں دھوئی ہوئی گفتار
پابند ہیں جو سنتِ احمدؐ کے وہ کردار
ہرایک نظر آتا ہے اللہ کا پرستار
بس جام شہادت پہ نظر سب کی گڑی ہے
اب فکر فقط دیں کے بچانے کی پڑی ہے

کہتے تھے چراغ اپنا بجھا کر شہِ صابر
''مقصود نہیں جنگ نہ انبوہِ عساکر
اللہ کی عنایات کا میں رہتا ہوں ذاکر
جاؤ مجھے رہنے دو مرے حال پہ شاکر
میں نور ہوں، حق ہوں، مری پہچان یہی ہے
یہ شان، مجھے شانِ محمدؐ سے ملی ہے

مومن کی ہے خو امن، جدل شیوۂ شر ہے
مومن تو فقط حق کیلئے سینہ سپر ہے
حق نور ہے ظلمات کا کیا اس پہ اثر ہے
شب کیلئے پیغام قضا نور سحر ہے
اس نور کی تفسیر محمدؐ ہے علیؑ ہے
یہ شمعِ وفا میرے گھرانے میں جلی ہے''

قیام کربلا

دنیا کے طلبگار سبھی چھوڑ چکے ہیں
مسجود ملائک ہیں بہتر جو بچے ہیں
حق والے سبھی سر پہ کفن باندھے کھڑے ہیں
اللہ کی رضا کیلئے یہ گھر سے چلے ہیں
حق والوں نے اب دل میں یہی ٹھان رکھی ہے
ہو جائیں فدا حق پہ یہی سب کی خوشی ہے

یہ قافلۂ نور جو کربل میں رکا ہے
معراج کی منزل کی طرف عشق چلا ہے
پانی جو ہوا بند تو پرواہ اسے کیا ہے
کوثر جسے اجداد سے ورثے میں ملا ہے
کونین ہوں جن کے انہیں کس شے کی کمی ہے
یہ زیست کی کھیتی بھی طفیل ان کے ہری ہے

روکے ہوئے راہوں کو ہیں ابلیس سے کردار
یہ فاسق و فاجر کے خریدے ہوئے بدکار
بدمست ہیں افواج یزیدی کے یہ سردار
کفار سے بدتر ہیں ان افواج کے دیندار
قرآن کے پاروں پہ یہ کیوں فوج کشی ہے
امت بھی کبھی آلؑ سے لڑنے کو چلی ہے

شب عاشور

آئی شب عاشور ستارے بھی ہیں حیراں
پھر ایسا کبھی فرش پہ ہو گا نہ چراغاں
اس طرح کے پاکیزہ و نورانی مسلماں
کب آئے ہیں حق کیلئے ہو جانے کو قرباں
یہ فرش پہ آج عرش کی جو جلوہ گری ہے
لگتا ہے کہ یہ نور رسول عربیؐ ہے

صبح عاشور

اکبرؑ کی اذاں نے دل ہستی کو جگایا
منہ شرم سے تاروں نے سرِ چرخ چھپایا
سہمے ہوئے خورشید نے سر اپنا اٹھایا
لمحات نے ڈرتے ہوئے اک گام بڑھایا
اب سانس ملائک کی بھی سینے میں دبی ہے
یہ عشق کا معیار پرکھنے کی گھڑی ہے

روز عاشور

کس خون کی سرخی لئے یہ دن نکل آیا
تاریخ پہ کیوں خوف سے اک لرزہ ہے چھایا
کیوں شرم سے افلاک نے سر کو ہے جھکایا
کیا حشر بپا ہونے کو ہے میرے خدایا
یہ باد سموم آج یہاں کیسی چلی ہے
یہ کس کی نظر گلشن زہراؑ کو لگی ہے

جنگ

سہ پہر تلک جنگ ہوئی ختم کیا ڈیرا
انوار نے نیزوں پہ کیا اپنا بسیرا
پھر خیمے جلے دور کہیں بھاگا اندھیرا
اسلام نے محسوس کیا ابدی سویرا
دستار و قبا خونِ محمدؐ میں رنگی ہے
خوب امتِ احمدؐ کو خلافت یہ ملی ہے

BY MOHSIN NAQVI

محمدؐ اور حسینؑ

سن لو حدیثِ ختمِ رسل پیکرِ حشم
لوگو یہی حسینؑ ہے ہم سے اسی سے ہم
ہر چند بے مثال نبی ہیں شہِ امم
لیکن خطا معاف یہ آگے ہے دو قدم
رکھی بنائے دیں شہ بدر و حنین نے
لیکن کیا ہے دیں کو مکمل حسین نے

بتولؑ اور حسینؑ

صورت اگر ہے عرض تو جوہر ہیں خد و خال
جس طرح سے ہے ذہن "صدف" اور گہر خیال
شبیر و فاطمہؑ میں بھی بہتر ہے یہ مثال
معدن ہیں فاطمہ تو گہر فاطمہ کا لال
بیٹے کی تربیت ہے سدا والدین سے
پرکھا گیا بتول کو اکثر حسین سے

موسیٰ اور حسینؑ

موسیٰ کلیم وقت تھا، محبوبِ خاص و عام
قائم تھا اس کا بھی یدِ بیضا سے احترام
ہاں اک عصا بھی تھا جو بنا تیغِ بے نیام
لیکن جو نور طور پہ اس سے تھا ہم کلام
وہ نورِ پنجتن تھا، رہِ مستقیم تھا
شبیر اس کا پانچواں جزوِ عظیم تھا

علیؑ اور حسینؑ

دوشِ نبیؐ کہاں، یہ سناں کی فضا کہاں؟
بستر کہاں نبی کا، یہ دشتِ بلا کہاں؟
غیظ و غضب کہاں وہ یہ دستِ دعا کہاں؟
خندق کہاں، یہ رزم گہِ کربلا کہاں؟
پیاسے کا نام ایک ہی سجدے سے چڑھ گیا
بیٹے کا وار باپ کی ضربت سے بڑھ گیا

حسنؑ اور حسینؑ

اب فرق بھائیوں کا خیالوں میں کیا ہو بند
وہ بھی فلک نشیں ہے تو یہ بھی بہت بلند
لیکن بقدرِ شوق یہ کہتا ہوں حرف چند
وہ روحِ انقلاب، حسین عافیت پسند
جس طرح کی بہار کو نسبت چمن سے ہے
نسبت وہی حسین کو اپنے حسن سے ہے

عیسیٰ اور حسینؑ

عیسیٰ بھی ہے خدا کا بڑا مقتدر نبی
بخشی ہے اس کی سانس نے مردوں کو زندگی
لیکن حسینؑ کس سے بیاں ہو یہ برتری
عیسیٰ ہے تیرے آخری نائب کا مقتدی
جس خاک پر حسین تو سجدہ ادا کرے
اس خاک سے مسیح بھی حاصل شفا کرے

بتولؑ اور حسینؑ

صورت اگر ہے عرض تو جوہر ہیں خدوخال
جس طرح سے ہے ذہین "صدف" اور گہر خیال
شبیر و فاطمہؑ میں بھی بہتر ہے یہ مثال
معدن ہیں فاطمہ تو گہر فاطمہ کا لال
بیٹے کی تربیت ہے سدا والدین سے
پرکھا گیا بتول کو اکثر حسین سے

حسنؑ اور حسینؑ

اب فرق بھائیوں کا خیالوں میں کیا ہو بند
وہ بھی فلک نشیں ہے تو یہ بھی بہت بلند
لیکن بقدر شوق یہ کہتا ہوں حرف چند
وہ روحِ انقلاب، حسین عافیت پسند
جس طرح کی بہار کو نسبت چمن سے ہے
نسبت وہی حسین کو اپنے حسن سے ہے

BY MOHSIN NAQVI

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ امام حسین علیہ السلام

از سید فیاض مہدی ۔ کینیڈا

بانیءِ اسلام کی توقیر ہے — خود خدا کے ہاتھ کی تحریر ہے
جانِ زہراؑ و علیؑ لختِ نبیؐ — پنجتن کی آخری تصویر ہے
ریگزاروں میں ہے یہ آبِ بقا — ظلمتوں میں نور کی تنویر ہے
ہو وہ فطرس سا ملک، جڑ سا بشر — اِن کے در کا فیض عالمگیر ہے
لائے رضواں کپڑے اِن کے واسطے — کِس کی ایسی اور بھلا تقدیر ہے
راکبِ دوشِ رسولؐ پاک دو — ایک شبرؑ دوسرا شبیرؑ ہے
خواب دیکھا جو خلیلؑ اللہ نے — کربلا اس خواب کی تعبیر ہے
کر چکے سب بیعتِ دستِ یزید — آسرا اسلام کا شبیرؑ ہے
کر دیا ثابت کٹا کر اپنا سر — دین میرے باپ کی جاگیر ہے
یہ گھرانہ سب لٹائے دین پر — اور مقابل صرف پیسا گیر ہے
مرکزِ رشد و ہدایت بیتِ حق — کیوں نہ ہو یہ خانہءِ تطہیر ہے
کرتی ہے مُردوں کو زندہ آج بھی — کربلا کی خاک کی تاثیر ہے
کیسے ہوں گی رائیگاں قربانیاں — ساتھ زینبؑ سی جو اِک شمشیر ہے
گھر ہو مسجد، شہر یا نوکِ سناں — یہ قرآں کی بولتی تصویر ہے
بے نمازی کو ہمارا مت کہو — جعفر صادقؑ کی یہ تقریر ہے
جائیں کیسے حج و زیارت کے لئے — خواہشوں کی پاؤں میں زنجیر ہے
ہو وہابی یا جہادی آج کا — دونوں سے اسلام کی تحقیر ہے
جن کو پالا تھا گلے وہ پڑ گئے — یہ سُپر پاور تیری تقدیر ہے
دشمنِ آلِ نبیؐ کے قلب پر — بغضِ حیدرؑ کا لگا اک تیر ہے
داخلہ ممنوع بے حبِ علیؑ — بابِ جنت پر یہی تحریر ہے
ہر گھڑی وردِ زباں نادِ علیؑ — ہر مرض کے واسطے اکسیر ہے
ہاتھ میں اپنے ہے دامانِ حسینؑ — اب نہ کوئی فکر دامن گیر ہے

مدحتِ سروؑر میں یہ فیاضؔ ہے
قلبِ مہدیؑ شاہ کا دلگیر ہے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔۔۔۲۲ اکتوبر ۲۰۰۱
طالب دعا۔۔سید نذر عباس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسینؑ ابن علیؑ

اصول دیں نہ بچاتے جو کربلا والے
ورق ورق یہ کہانی بکھر گئی ہوتی
بچا گیا ہے اسے سجدہ حسینؑ کا ورنہ
نماز عصر سے پہلے ہی مر گئی ہوتی

کمال ایثار کا پیمبرؐ حسینؑ تصویر انبیاء ہے
حسینؑ مقسوم دین و ایماں حسینؑ مفہوم اہل اتقیٰ ہے
حسینؑ سجدوں کی سرزمیں ہے حسینؑ ذہنوں کا آسماں ہے
حسینؑ ایمان کی جستجو ہے حسینؑ یزداں کی آرزو ہے
حسینؑ تنہا تھا کربلا میں
حسینؑ کا ذکر چار سُو ہے

تسکین قلب و روح پیمبرؐ ہے تو حسینؑ خلد بریں کی راہ کا رہبر ہے تو حسینؑ
کیوں کر نہ تیرا ورد کرے دین پنجتنؑ تسبیح فاطمہؑ کا مقدر ہے تو حسینؑ

آنکھوں میں جاگتا ہے سدا غم حسینؑ کا سینے میں سانس لیتا ہے ماتم حسینؑ کا
مٹی میں مل گئے ہیں ارادے یزید کے لہرا رہا ہے آج بھی پرچم حسینؑ کا

واجب خدا کی ذات ہے ممکن حسینؑ ہے انسان کی نجات کا ضامن حسینؑ ہے
شام و سحر کی گردش پیہم سے پوچھ لو سورج ہے جس کا نام وہی دن حسینؑ ہے

--محسن نقوی--

روز حساب سب کا سفر ہوگا مختلف دوزخ میں دفن ہوں گے کئی سنگ و خشت میں
لیکن حسینؑ ہم ترے نوکر بصد خروش جائیں گے کربلا سے گزر کر بہشت میں

--محسن نقوی--

شہید ظلم غریب الدیار کیا کہنا حسینؑ درد کے پروردگار کیا کہنا
شہید ظلم کلیجے ہلا دیئے تو نے حسینؑ درد کے دریا بہا دیئے تو نے
ہر ایک ذرہء بے حس میں اک تڑپ بھر دی دماغ وضع کئے، دل بنا دیئے تو نے

میری پلکوں پہ مچلتے ہیں جو پیارے آنسو مجھکو آتے ہیں نظر چاند ستارے آنسو
راز یہ ماتم شبیرؑ میں رونے سے کھلا بہی لے جائیں گے کوثر کے کنارے آنسو

قرطاس شفاعت کے سوا اور بھی کچھ مانگ محشر میں مودت کی جزا اور بھی کچھ مانگ
جنت مجھے بخشی تو صدا غیب سے آئی شبیرؑ کے ماتم کا صلا اور بھی کچھ مانگ

ممکن نہیں کسی سے عداوت حسینؑ کی سانسوں میں بٹ رہی ہے سخاوت حسینؑ کی
بازار کے ہجوم سے کہہ دو کہ چپ رہے قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؑ کی

کیا صرف مسلمانوں کے پیارے ہیں حسینؑ چرخ بشر کے تارے ہیں حسینؑ
انسان کو بیدار تو ہو لینے دو ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسینؑ

کسی امام سے پھر یہ سوال ہی نہ ہوا
حسینؑ قصہ بیعت تمام کر کے گئے

یہ اختیار کتنا وسیع و بلند ہے سارا جہاں حسینؑ کی مٹھی میں بند ہے
ایوان انبساط میں جنت نہ کر تلاش جنت غم حسینؑ کے آنسو میں بند ہے

--وحید الحسن ہاشمی--

شب حیات میں تاثیر روشنی کیا ہے چلو حسینؑ سے پوچھیں کہ زندگی کیا ہے
غم حسینؑ ہے پہچان آدمیت کی حسینؑ ہی پہ نہ رویا تو آدمی کیا ہے

--وحید الحسن ہاشمی--

چلتی ہے ظلم و جور سے جادہ حسینؑ کا اپنے لہو میں تر ہے لبادہ حسینؑ کا
لیکن اصول دیں کو بچانے کے واسطے باطل پہ چھا گیا ہے ارادہ حسینؑ کا

باطل کی سازشوں کو کچلتے رہیں گے ہم جب تک رہے گا ہاتھ میں پرچم حسینؑ کا
قصر یزیدیت کی دراڑوں سے پوچھ لو تاریخ انقلاب ہے ماتم حسینؑ کا

وہ سلام کر تو حسینؑ پر کہ بہشت جسکا صلہ ملے
یہ طلب تو اپنی طرف سے ہے وہاں سے دیکھئے کیا ملے
جو در حسینؑ کا ہو لکیں اسے ہو رسائی علیؑ تلک
جو علیؑ ملے تو نبیؐ ملے جو نبیؐ ملے تو خدا ملے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ راولپنڈی۔ ۱۱ جولائی ۲۰۰۲۔ سید ذوالعباس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسینؑ ابن علیؑ

سوچتا ہوں کہ حق کس طرح ادا کروں
غمِ حسینؑ زیادہ ہے زندگی کم ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بغیر مرکز و محور زمیں تو کچھ بھی نہیں ولائے آل سے خالی ہو دیں تو کچھ بھی نہیں
نماز روزہ حج و زکوٰۃ و خمس و جہاد حسینؑ ہے تو یہ سب ہیں نہیں تو کچھ بھی نہیں

--محسن نقوی--

خیرات علم و بخشش محشر متاعِ خلد ملتی ہے بے دریغ یہ حسن نصیب سے
جو کچھ بھی مانگنا ہے وہ حیدرؑ کے در سے مانگ یہ در خدا کے در سے نہایت قریب ہے

--محسن نقوی--

حق نے بخشی ہے جو ایمان کی دولت مجھ کو دشمنِ آلِ محمدؐ سے ہے نفرت مجھ کو
ہے بجا ان کے محبوں سے محبت مجھ کو کہتے ہیں اہل ولا اہل مودت مجھ کو
فرض جو مجھ پہ ہے عائد وہ ادا کرتا ہوں
رات دن آلِ محمدؐ کی ثنا کرتا ہوں

--اثر ترابی--

لحہ لحہ رخِ احساس کی رونق ہے ریزہ ریزہ غمِ کونین کی لونڈی ہے
پوچھ کتنی بلندی پہ ہے شبیرؑ کی پیاس اس کی تعریف میں کوثر کی زباں کٹتی ہے

--محسن نقوی--

غربت ہے رشکِ بختِ سکندر بنی ہوئی صحرا کی دھوپ خود ہے سمندر بنی ہوئی
دیکھو سرِ حسینؑ کی بخشش کا معجزہ نوکِ سناں ہے دوشِ پیمبرؐ بنی ہوئی

--محسن نقوی--

یہ وہ سحر ہے لٹا جس میں فاطمہؑ کا گھر یہ وہ سحر ہے ہو گئی زینبؑ برہنہ سر
یہ وہ سحر ہے ہو گئے سجادؑ بے پدر یہ وہ سحر ہے روئے جسے سید البشر
ہنگام عصر قتل کیا تشنہ کام کو
زینبؑ کے بازو باندھ دیے گئے جس کی شام کو

اسلام کے وجود کا امکان ہی نہ تھا اس دہر میں حسینؑ کی تنزیل کے بغیر
شبیرؑ ہے وہ مصحفِ ناطق جو روستو زہراؑ کے گھر میں اترا ہے جبریلؑ کے بغیر

--شوکت رضا شوکت--

سنگ باری سے اگر کوئی نبی زخمی ہو اس کو پرہائے ملائک سے دوا ملتی ہے
کوئی معذور ہو، مجروح فرشتہ شوکت اس کو شبیرؑ کے جھولے سے شفا ملتی ہے

--شوکت--

دنیا میں جو محبِ شہِ شرقین ہے بے چینیوں کے دور میں بھی اسکو چین ہے
باطل کے سامنے نہ جھکائے جو اپنا سر سمجھو کہ اس کے ذہن کا مالک حسینؑ ہے

--شوکت--

قبول اس لئے تیر نے کی نوک کی اس نے سر بریدہ مرا دشمنوں میں پست نہ ہو
وہ سر اٹھائے ہوئے قاتلوں سے کہتا ہے حسینؑ ہوتا ہی وہ ہے جسے شکست نہ ہو

--شوکت--

خوشی سے میں نے خریدا یہ غم حسینؑ کا ہے مرے وجود کی چھت پر علم حسینؑ کا ہے
کسی یزید کی تعریف کس طرح لکھوں یہ ہاتھ میرا ہے لیکن قلم حسینؑ کا ہے

--شوکت--

اصول فطری پہ یہ بے اصول روتے ہیں چبھن میں خاروں کی شاخوں پہ پھول روتے ہیں
لگائیں اس پہ بھی فتویٰ کہاں ہیں فتویٰ فروش
حسینؑ گود میں ہیں اور رسولؐ روتے ہیں

--شوکت--

ابن علیؑ کے سجدہ والعصر کی قسم توحید روحِ عشقِ نمازِ حسینؑ ہے
اللہ اور حسینؑ میں رشتہ تو دیکھیے بندہ اللہ ہے وہ نیازِ حسینؑ ہے

--شوکت--

ہاں فاطمہؑ کے لعل نے وہ کام کر دیا گھڑیاں کٹیں گی دینِ محمدؐ کی چین سے
چھپن برس حسینؑ رہے ہیں رسولؐ سے محشر تلک رسولؐ رہیں گے حسینؑ سے

--شوکت--

چشمہ ہے جس کے فیض کا جاری کدھر گیا پشت نبی تھی جس کی سواری کدھر گیا
نوکِ سناں پہ جس نے سنایا کلامِ حق قرآن ڈھونڈتا ہے وہ قاری کدھر گیا

--شوکت--

کم ظرف سقیفے والوں کی ہر چال کا پیکر کھل جائے
تاریخ کے میزاں میں شوکت معصوم کا منصب تل جائے
قرآن پڑھا تھا مولا نے اس واسطے نوکِ نیزہ پر
ناپاک جو رکھی دشمن نے ہذیان کی تہمت ڈھل جائے

--شوکت--

رازق خدا ہے دیتا ہے زہراؑ کا لاڈلا بندوں سے ہر سلوک میں سالک حسینؑ ہے
تم نے تو اک فرات سے پانی نہیں دیا اب ہر فرات چشم کا مالک حسینؑ ہے

--شوکت--

مندرجہ بالا رباعیاں رسالہ خواجگان کرم ایڈیشن سے لکھیں --طالب دعا سید رضا عباس--۲۱ جولائی ۲۰۰۴--راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسینؑ ابن علیؑ

اس لامکاں کی ذات کا گھر بن گیا حسینؑ
پیکر میں تھا رسولؐ مگر بن گیا حسینؑ
یہ صبر و حوصلہ یہ شہادت ثبوت ہے
ہر دور کے یزید کا ڈر بن گیا حسینؑ

--شوکت رضا شوکت--

پانی غمِ حسینؑ میں بہنے کا ہے سبب کرتے ہیں لوگ آگ پہ ماتم بصد ادب
نوحے کی ہر صدا پہ ہوائیں ہیں مضطرب فرشِ عزا بھی خاک پہ بچھتا ہے روز و شب
چاروں پہ راج ہے تو شہِ شرقین کا
دراصل زندگی پہ ہے قبضہ حسینؑ کا

--شوکتؔ--

پھیلا رہا ہوں اس لئے کشکولِ بندگی سانسوں کو کربلا کی حرارت کا شوق ہے
جنت کی احتیاج نہیں ہے مجھے تو بس شہِ حسینؑ تیری زیارت کا شوق ہے

--شوکتؔ--

زوارشہ کے قہرِ الٰہی سے دور ہیں زہراؑ کے دل کے واسطے وجہِ سرور ہیں
دیکھیں نہ ان کو ہم یہ نظر کا قصور ہے شبیرؑ زائرین سے ملتے ضرور ہیں

--شوکتؔ--

جس نے دل و نظر سے مودت قبول کی اسنے بس ایک اشک میں جنت قبول کی
دیدار جس نے کر لیا قبرِ حسینؑ کا سمجھو اسے ہوئی ہے زیارت رسولؐ کی

--شوکتؔ--

جو تھے فنا کی زد میں بقا مانگنے لگے جو لاعلاج تھے وہ دوا مانگنے لگے
خونِ حسینؑ پاک کی تاثیر دیکھیے کربِ بلا سے لوگ شفا مانگنے لگے

--شوکتؔ--

شوکتؔ وہاں مخلوقِ خدا رد نہیں ہوتی ناداری، سائل کی صدا رد نہیں ہوتی
اعزاز ہے دربارِ حسینؑ ابن علیؑ کا شبیرؑ کے روضے پہ دعا رد نہیں ہوتی

--شوکتؔ--

باطل کی سازشوں کو کچلتے رہیں گے ہم جبتک رہے گا ہاتھ میں پرچم حسینؑ کا
قصرِ یزیدیت کی دراڑوں سے پوچھ لو تاریخ انقلاب ہے ماتم حسینؑ کا

--محسنؔ نقوی--

انسان کی جبیں پہ ستارے سجا دیئے زخموں نے پھول دشتِ بلا میں کھلا دیئے
نوکِ سناں پہ بول کے میرے حسینؑ نے تاریخ کی زباں پہ تالے لگا دیئے

--محسنؔ نقوی--

خالق کی آبرو کے محافظ علیؑ کے لال نذرانہ سجود ملائک وصول کر
اکبرؑ کی لاش پر بھی تو بیٹھا ہے مطمئن شبیرؑ انبیاء کی سلامی قبول کر

--محسنؔ نقوی--

یادِ غمِ حسینؑ دلوں کی سرشت ہے ورنہ یہ رنگ و بو کا جہاں سنگ و خشت ہے
قانون بنکے جس میں رواں ہو حسینیت کوئی زمیں بھی ہو وہ یقیناً بہشت ہے

--محسنؔ نقوی--

سورج ابھی نہ جا تو حدِ شرقین سے جبریلؑ ایک پل کو ٹھہر تو بھی چین سے
اے موت سانس روک زمانے قیام کر مصروفِ گفتگو ہے خدا خود حسینؑ کا

--محسنؔ نقوی--

تو نے نماز پڑھ کے سرِ دشتِ کربلا کہتا ہے کون صرف ارم ہی خرید کی
شبیرؑ تیرے آخری سجدے کی ضرب سے سانسیں اکھڑ رہی ہیں ابھی تک یزید کی

--محسنؔ نقوی--

اُسی بشر کو شہِ شرقین کہتے ہیں دلاوروں کے دل و جاں کا چین کہتے ہیں
جو سر کٹا کے جھکا دے سرِ غرورِ یزید اسے سناں کی لغت میں حسینؑ کہتے ہیں

--محسنؔ نقوی--

جب سے اٹھا ہے ظلم کا پہرہ فرات سے کہتی ہے موج موج کہانی حسینؑ کی
حیران ہو کے پوچھتا پھرتا ہے سیلِ آب کیا چاہتی تھی تشنہ دہانی حسینؑ کی

--محسنؔ نقوی--

دنیا کا ہر دیار دیارِ حسینؑ ہے عالم تمام تعزیہ دارِ حسینؑ ہے
دیکھا ہے اپنے حسنِ تصور کا معجزہ کیجئے جدھر نگاہ مزارِ حسینؑ ہے

--فاتح واسطی--

بہرِ حفظِ دینِ حق زیرِ تیغ آ گئے مقتل مقتل حیات میں نقدِ جاں لٹا گئے
انتہائے عشق تھی یا کمالِ بندگی کس بہار سے حسینؑ خون میں نہا گئے

--فاتح واسطی--

نخوتِ یزیدیت خاک میں ملا گئے ظلم و جور و جبر کا سمنات ڈھا گئے
دشتِ مرگ میں کیا غسلِ خوں حسینؑ نے کربلا کی رفعتیں عرش سے بڑھا گئے

--فاتح واسطی--

رتبہ شناس کربِ بلا ہے مراجنوں میرا شعور مرتبہ دانِ حسینؑ ہے
میرا جو ہے شرف وہی جبریلؑ کا بھی ہے میں بھی ہوں وہ بھی مرثیہ خوانِ حسینؑ ہے

--فاتح واسطی--

--اپنے بچوں کے لئے راولپنڈی میں ۲۱ جولائی کو جمع کیا۔ سید نذر عباس--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسینؑ ابن علیؑ

قرآن کی زندگی ہے عطیہ حسینؑ کا
قرآں کے حرف حرف میں جان حسینؑ ہے
دشمن حسینیت کو کہاں تک مٹائے گا
قرآں کا حرف حرف نشان حسینؑ ہے

--فاتح واسطی۔

غم حسین علیہ السلام سے ہم لوگ
علاج گردش لیل ونہار کرتے ہیں
میں سوچ ہی رہا تھا علاج غم حیات
بے ساختہ کسی نے کہا ماتم حسینؑ
میں نے رضائے سیدہؑ پوچھی امام (عج) سے
بولے امام عصرؑ فقط ماتم حسینؑ

(عرفان عابدی نے پڑھا تھا)

اس شان سے دنیا سے سدھارے ہیں حسینؑ
ہر قوم یہ کہتی ہے ہمارے ہیں حسینؑ
تاریخ کی تقدیر کا ناسور یزید
اسلام کی قسمت کے ستارے ہیں حسینؑ
اعجاز ہے یہ تیرے لہو کا تو نے
سینے ہی نہیں دل بھی نکھارے ہیں حسینؑ
شیطان کو یہ ناز کہ میرا ہے یزید
انسان کو یہ فخر ہمارے ہیں حسینؑ
وہ حرؑ کی طرح زیست کی بازی جیتے
قدموں میں تیرے آ کے جو ہارے ہیں حسینؑ
ماتم کی دھمک ظلم یزیدی کی شکست
ہر لب پہ تیری فتح کے نعرے ہیں حسینؑ

--عرفان حیدر عابدی--

یہ دین مصطفےٰ ہے امانت حسینؑ کی
اسلام کی بقا ہے عنایت حسینؑ کی
ہے کشتی نجات نواسہ رسولؐ کا
لازم اسی لئے تو ہے قربت رسولؐ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تسکین قلب وروح پیمبر ہے تو حسینؑ
خلد بریں کی راہ کا رہبر ہے تو حسینؑ
کیوں کر نہ تیرا ورد کرے دین یثربی
تسبیح فاطمہؑ کا مقدر ہے تو حسینؑ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نومبر ۲۰۰۰ میں مختلف رسالوں سے یہ رباعیاں جمع کی

نقش یزیدیت جو مٹا کربلا کے بعد
ابھری حسینیت کی صدا کربلا کے بعد
بیعت کسی نے مانگی نہ آل نبیؐ سے پھر
اسلام زندہ ہو کے رہا کربلا کے بعد

اکسیر ہو گی خاک نہ خاک شفا کے بعد
اب کربلا نہ ہو گی کہیں کربلا کے بعد
قرآں سنائے گا نہ کوئی ہو کے سربلند
نوک سناں پہ سبط رسولؐ خدا کے بعد

دنیا کا ہر دیار دیار حسینؑ ہے
عالم تمام تعزیہ دار حسینؑ ہے
دیکھا ہے اپنے حسن تصور کا معجزہ
کیجئے جدھر نگاہ مزار حسینؑ ہے

برتر ہے کون فاطمہؑ کے نور عین سے
افضل ہیں کس کے جد وپدر عالمین سے
قول امین ، وحی خدا ہے خدا گواہ
میرا حسینؑ مجھ سے ہیں ہوں حسین سے

منار دین نبیؐ کو حسینؑ کہتے ہیں
ضیائے حسن یقیں کو حسینؑ کہتے ہیں
جہاز دیں کا ہے لنگر خدا کی حبل متیں
خدا کی حبل متیں کو حسینؑ کہتے ہیں

علی کے نور نظر کو حسینؑ کہتے ہیں
نبیؐ کے لخت جگر کو حسینؑ کہتے ہیں
جو اصل مقصد ومقصود باغ امکاں ہے
اسی شجر کے ثمر کو حسینؑ کہتے ہیں

یہ بات صاحب اعجاز ہی سمجھتے ہیں
حسین موت کو بھی زندگی سمجھتے ہیں
جدا ہیں سارے زمانے سے کربلا والے
نہ غم کو غم نہ خوشی کو خوشی سمجھتے ہیں

--رضوی--

--اپنے بچوں کے لئے راولپنڈی میں ۲۱ جولائی کو جمع کیا۔ سید نذر عباس--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسینؑ ابن علیؑ

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسین

--محمد علی جوہر--

مظلوم نہ شاہِ بحر و بر سا ہوگا مدینہ تیروں کا یوں کسی پر برسا ہوگا؟
پیاسے رہے کربلا میں جس طرح حسینؑ یوں گھر بھی پانی کو نہ ترسا ہوگا

مارے گئے جو سب وہ لعیں دفن ہوئے
زہراؑ کے نہ ہائے نازنیں دفن ہوئے
عاشورِ محرم کو ہوئے قتل حسینؑ
پر قبر میں روزِ اربعیں دفن ہوئے

--انیس--

جب دفن ہوا شیرِ خدا کا جانی سجادؑ نے کی قبر پہ آب افشانی
شبیرؑ کی پیاس کا کہوں کیا میں اثر پیتی گئی خاک جتنا چھڑکا پانی

--انیس--

غم حسین علیہ السلام سے ہم لوگ
علاجِ گردشِ لیل و نہار کرتے ہیں
میں سوچ ہی رہا تھا علاجِ غمِ حیات
بے ساختہ کسی نے کہا ماتمِ حسینؑ
میں نے رضائے سیدہؑ پوچھی امام (عج) سے
بولے امامِ عصرؑ فقط ماتمِ حسینؑ

(عرفان عابدی نے پڑھا تھا)

اس شان سے دنیا سے سدھارے ہیں حسینؑ
ہر قوم یہ کہتی ہے ہمارے ہیں حسینؑ
تاریخ کی تقدیر کا ناسور یزید
اسلام کی قسمت کے ستارے ہیں حسینؑ
اعجاز ہے یہ تیرے لہو کا تو نے
سینے ہی نہیں دل بھی نکھارے ہیں حسینؑ
شیطان کو یہ ناز کہ میرا ہے یزید
انسان کو یہ فخر ہمارے ہیں حسینؑ
وہ حرؑ کی طرح زیست کی بازی جیتے
قدموں میں تیرے آ کے جو ہارے ہیں حسینؑ
ماتم کی دھمک ظلمِ یزیدی کی شکست
ہر لب پہ تیری فتح کے نعرے ہیں حسینؑ

--عرفان حیدر عابدی--

یہ دین مصطفےٰ ہے امانت حسینؑ کی
اسلام کی بقا ہے عنایت حسینؑ کی
ہے کشتیءِ نجات نواسہ رسولؐ کا
لازم اسی لئے تو ہے قربت رسولؐ کی

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

تسکینِ قلب و روحِ پیمبر ہے تو حسینؑ
خلدِ بریں کی راہ کا رہبر ہے تو حسینؑ
کیوں کر نہ تیرا ورد کرے دینِ پنجتن
تسبیحِ فاطمہؑ کا مقدر ہے تو حسینؑ

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا طالب دعا۔ سیدہ رعباس ۱۴ جون ۲۰۰۲)

روزِ حساب سب کا سفر ہوگا مختلف
دوزخ میں کچھ گریں گے، کئی سنگ و خشت میں
لیکن حسینؑ ہم ترے نوکر بروزِ حشر
جائیں گے کربلا سے گزر کر بہشت میں

غربت ہے رشکِ بختِ سکندر بنی ہوئی
صحرا کی تشنگی ہے سمندر بنی ہوئی
دیکھو سرِ حسینؑ کی بخشش کا معجزہ
نوکِ سناں ہے دوشِ پیمبرؐ بنی ہوئی

سکتے میں خواب دیں ہے کہ تعبیر کچھ کہے
قرآن دم بخود ہے کہ تفسیر کچھ کہے
نوکِ سناں سے عرش تلک خامشی تو دیکھ
خالق کو انتظار ہے شبیرؑ کچھ کہے

ذرا احتیاط سے کام لے نہ زباں دراز ہو اس قدر
کہ حسینیت سے الجھ سکے ابھی تجھ میں اتنا تو دم نہیں
ہے عروجِ دیں کا امیں یہی ہے نشانِ فتح مبیں یہی
اسے چشمِ بد سے نہ دیکھنا یہ علَم ہے تیرا قلم نہیں

ملنگوں کی نگاہوں میں عجب مستی نظر آئی
بلندی آسمانوں کی انہیں پستی نظر آئی
کبھی بہلول نے بیچی، کبھی حر نے خریدی ہے
خداوندا تری جنت بڑی سستی نظر آئی

اب تک الجھ رہا ہے یزیدی ہجوم سے
شبیرؑ تو نے دین کو غازی بنا دیا
تجھ پر درود پڑھ کے پہنچتی ہے حق کے پاس
تو نے نماز کو بھی نمازی بنا دیا

پھوٹا تھا جو کبھی کسی نیزے کی نوک سے
ہر عہد پر محیط وہی انقلاب ہے
ہر دور میں حسینؑ نے ثابت یہ کر دیا
ہر دور کے یزید کا خانہ خراب ہے

ممکن نہیں کسی سے عداوت حسینؑ کی
سانسوں میں بٹ رہی ہے سخاوت حسینؑ کی
بازار کے ہجوم سے کہہ دو کہ چپ رہے
قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؑ کی

حسینیت، تری تعظیم جا بجا ہوگی
یزیدیت تری تذلیل برملا ہوگی
ہر ایک دل پہ لگی ہے غمِ حسینؑ کی مہر
اگر شکست یہی ہے تو فتح کیا ہوگی

مرضی ہے تیریٰ، فکر میں ترمیم کر نہ کر
سلطانِ عقل و عشق کو تسلیم کر نہ کر
بچپن میں دیکھ لے ذرا دوشِ رسولؐ پر
پھر تو مرے حسینؑ کی تعظیم کر نہ کر

کیا فکر جہاں نوکر سلطانِ وفا ہوں
میں قبر کی آغوش میں راحت سے رہوں گا
محشر کی تپش مجھ کو پریشاں نہ کرے گی
میں پرچم عباسؑ کے سائے میں رہوں گا

بشر کا ناز، نبوت کا نورِ عین حسین
جنابِ فاطمہ زہراؑ کے دل کا چین حسین
کبھی نماز سے پوچھا جو رنج و غم کا علاج
کہا نماز نے بے ساختہ حسینؑ! حسینؑ!

علیؑ جو قبر میں آئے ہوئے ہیں، چین سے ہوں
یہ دل ہے رقص میں خوشبو کی ڈالیوں کی طرح
فرشتے بہر سفارش زمیں پہ بیٹھے ہیں
کس سخی کے مہذب سوالیوں کی طرح

واجب خدا کی ذات ہے ممکن حسینؑ ہے
انسان کی نجات کا ضامن حسینؑ ہے
جس سے شب سیاہ یزیدی لرز اٹھے
خود اپنے دل سے پوچھ وہی دن حسینؑ ہے

توحید کی چاہت ہے تو پھر کرب و بلا چل
ورنہ یہ کلی کھل کے کھلی ہے نہ کھلے گی
توحید ہے مسجد میں نہ مسجد کی صفوں میں
توحید تو شبیرؑ کے سجدے میں ملے گی

اس شان سے جائیں گے سر حشر بھی ہم لوگ
مولا تیری چاہت کا بھرم ہاتھ میں ہوگا
جھک جھک کے ملیں گے ہمیں دربانِ ارم خود
سینے میں ترا عشق علم ہاتھ میں ہوگا

تحت الثریٰ ہے بغض علیؑ کی گھٹن کا روپ
کوثر مرے حسینؑ کی بخشش کا نام ہے
جنت علیؑ کے سجدۂ وافر کی ہے زکوٰۃ
دوزخ بتولِؑ پاک کی رنجش کا نام ہے

بوقت مشکل، مرض کی حالت میں، دشمنوں سے الجھ الجھ کر
کبھی تو میرے سخی سے دنیا میں تم کوئی کام لے کے دیکھو
یہ نام سن کر تو موت کے بھی نہ ہاتھ شل ہوں تو مجھ سے کہنا
کبھی مصیبت پڑے تو میرے حسینؑ کا نام لے کے دیکھو

قطعات

محسن نقوی

محشر میں اس انمول عقیدے کے عوض ہم
بخشش نہ خریدیں تو گنہگار نہ کہنا
جنت میں بھی شبیر ترے غم کی قسم ہے
ماتم نہ کریں ہم تو عزادار نہ کہنا

روحِ اذاں ہے باپ تو بیٹا نمازِ دیں
مسجد علی کی ہے تو مصلیٰ حسینؑ کا
جاگیر کبریا ہوئی تقسیم اس طرح
کعبہ علیؑ کا، عرشِ معلیٰ حسینؑ کا

وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غمِ حسینؑ
قصرِ اِرم تو اس کے لیے سنگ و خشت ہے
جس سلطنت پہ راج ہو میرے حسینؑ کا
اُس سلطنت کا ایک جزیرہ بہشت ہے

منصب کا اشتیاق نہ پروائے تخت و تاج
تیرا ہر اک غلام بڑی تمکنت میں ہے
جنت میں کون جائے گا تیری رضا بغیر
جنت بھی اے حسینؑ تیری سلطنت میں ہے

انگشتری ہے دیں کی، نگینہ حسینؑ کا
خیرات میں بھی دیکھ قرینہ حسینؑ کا
سورج پہ سوچ، چاند، ستاروں پہ غور کر
تقسیم ہو رہا ہے پسینہ حسینؑ کا

اپنی تقدیر پہ سایہ ہے ترا ابن علیؑ
قافلہ گردشِ دوراں کا کہاں رُکتا ہے؟
پرچم حضرتِ عباس کا بوسہ لینے
سجدہ کرنے کو کئی بار فلک جھکتا ہے

صبر و سکوں کا ناز وہی دِل کا چین ہے
مظلوم ہو کے بھی جو شہِ مشرقین ہے
پوچھی متاعِ دامنِ اسلام جب کبھی
اسلام کہہ اُٹھا، مرا سب کچھ حسینؑ ہے

جو ناطقِ قراں نے دیا نوکِ سناں سے
پیغام وہ دنیا سے مٹے گا نہ مٹا ہے
قانونِ حسین ابنِ علیؑ بر سرِ صحرا
عباسؑ نے ہاتھوں کو قلم کر کے لکھا ہے

کوئی تو ہے جو ظلم کے حملوں سے دُور ہے
کوئی تو ہے جو ضبط و وفا کا غرور ہے
اب تک جو سرنگوں نہ ہوا پرچم حسینؑ
اِس پر کسی کے ہاتھ کا سایہ ضرور ہے

عباسؑ صحیفہ ہے امامت کے عمل کا
عباسؑ کی آواز ہے فرمان ازل کا
ہر ظلم کی تقدیر ہے جکڑی ہوئی اس میں
عباسؑ کا پنجہ بھی شکنجہ ہے اجل کا

آنکھوں میں جاگتا ہے سدا غم حسینؑ کا
سینے میں سانس لیتا ہے ماتم حسینؑ کا
مٹی میں مل گئے ہیں ارادے یزید کے
لہرا رہا ہے آج بھی پرچم حسینؑ کا

حکمت کے آئینے کا سکندر ہے تو حسینؑ
بخشش کا ہے کنار، سمندر ہے تو حسینؑ
اے وجہ ذوالجلال فنا تجھ سے دور ہے
دل میں نہیں ہے، روح کے اندر ہے تو حسینؑ

انسان کو سکون سے رہنا سکھا دیا
ہنس ہنس کے ظلم و جور بھی سہنا سکھا دیا
شبیرؑ تیری پیاس نے محشر کی شام تک
آنکھوں کی ہر فرات کو بہنا سکھا دیا

دھوپ کی موج میں سورج کا بھی خوں ملتا ہے
سوگ میں پرچم احساس نگوں ملتا ہے
ہاں مگر ابن علیؑ ایک شجر ہے ایسا!
جس کے سائے میں شریعت کو سکوں ملتا ہے

سورج ابھی نہ جا تو حد مشرقین سے
جبریل ایک پل کو ٹھہر تو بھی چین سے
اے موت سانس روک، زمانے قیام کر
مصروفِ گفتگو ہے خدا خود حسین سے

لمحہ لمحہ رُخِ احساس کی ضو بٹتی ہے
ریزہ ریزہ غم کونین کی لو بٹتی ہے
پوچھ مت کتنی بلندی پہ ہے شبیرؑ کی پیاس
اِس کی تعریف میں کوثر کی زباں کٹتی ہے

اعمال میں ثبوتِ ولا ہے غم حسینؑ
نبیوں کی بندگی کا صلا ہے غم حسینؑ
دُشمن غمِ حسین کے دوزخ کا رزق ہیں!
وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غمِ حسینؑ

مشکل ہے قرضِ ابن علیؑ کی ادائیگی
قدرت کو پھر ادھار نہ لینا پڑے کہیں
جنت تو کچھ نہیں مجھے ڈر ہے کہ حشر میں
اللہ کو اپنا عرش نہ دینا پڑے کہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہیدِ کربلا حسینؑ

شہیدِ کربلا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ

گوہرِ تاجِ ہل اتی حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

راکبِ دوشِ مصطفٰےؐ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

نورِ دو چشمِ مرتضٰےؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

راحتِ جانِ فاطمہؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

بے مونس و آشنا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

کشتۂ خنجرِ جفا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

مقتولِ کربلا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

حسینؑ حسینؑ حسین

واویلا صد واویلا

ہے ہے ظلمِ کربلا واویلا صد واویلا

یا محمدؐ مصطفٰی یا علیؑ مرتضٰی واویلا صد واویلا

یا جنابِ سیدہؑ ، یا شہیدِ کربلا واویلا صد واویلا

یا غریب و بے نوا کوفیوں نے کی دغا واویلا صد واویلا

خیمے لوٹے برملا چادر چھینی برملا واویلا صد واویلا

زینبؑ ہوئی بے ردا ہائے تیرِ حرملہ واویلا صد واویلا

سبطِ پیمبرؐ واویلا کشتۂ خنجر واویلا واویلا صد واویلا

چل گیا خنجر واویلا کیا کرے خواہر واویلا واویلا صد واویلا

جل گیا سب گھر واویلا واویلا صد واویلا

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام حسین شہیدِ کربلاؑ

قسم خدا کی بڑا نیک کام کرتے ہیں
غمِ حسینؑ کا جو اہتمام کرتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تاریخ دے رہی ہے یہ آواز دم بدم
دشت ثبات و عزم ہے دشت بلا و غم
صبرِ مسیحؑ اور جرأت سقراط کی قسم
اس راہ میں ہے صرف ایک انسان کا قدم
جس کی رگوں میں آتش بدر و حنین ہے
جس سورما کا اسم گرامی حسینؑ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی مثالِ شہِ مشرقین بن نہ سکا
خدا کے نور کا نورِ دو عین بن نہ سکا
ولی بنائے وصی و نبی بنا ڈالے
خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام حسین شہیدِ کربلاؑ

قسم خدا کی بڑا نیک کام کرتے ہیں
غمِ حسینؑ کا جو اہتمام کرتے ہیں

تاریخ دے رہی ہے یہ آواز دم بدم دشت ثبات وعزم ہے دشت بلا وغم
صبر مسیحؑ اور جرأت سقراط کی قسم اس راہ میں ہے صرف ایک انسان کا قدم
جس کی رگوں میں آتش بدر وحنین ہے
جس سورما کا اسم گرامی حسینؑ ہے

کوئی مثال شہ شرقین بن نہ سکا خدا کے نور کا نور دو عین بن نہ سکا
ولی بنائے وصی ونبی بنا ڈالے خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکا

یہ گیسوئے ایماں کو سنوارا کس نے یہ پھیر دیا وقت کا دھارا کس نے
اسلام کی نبض ڈوبتی جاتی تھی یہ اپنا لہو دے کے ابھارا کس نے

---دبیر---

سر غیر کے آگے نہ جھکانے والا نیزے پہ بھی قرآن سنانے والا
اسلام سے کیا پوچھتے ہو کون حسینؑ اسلام کو اسلام بنانے والا

****

محتاجوں کو غنیاء نے زر بخشا ہے درماندوں کے آرام کو گھر بخشا ہے
احمدؐ کے نواسے کی سخاوت دیکھو دشمن کو رہ دوست میں سر بخشا ہے

****

قدرت کے آفتاب کا مطلع حسینؑ ہے انوار انبیاء کا مرقع حسینؑ ہے
خلق وسخاو حلم کا مجمع حسینؑ ہے مشکل میں خاص وعام کا مرجع حسینؑ ہے
بندوں کا کیا حساب ہے اور کیا شمار ہے
حیدرؑ کا لال یاور پروردگار ہے

گر رہ منزل تسلیم و رضا مشکل ہے سہل ہے عشق بشر عشق خدا مشکل ہے
جن کے رتبے ہوں سوا ان کے سوا مشکل ہے وعدہ آسان ہے وعدے کی وفا مشکل ہے
یہ فقط امر ہوا فاطمہؑ کے جانی سے
مشکلیں جتنی تھیں کانی گئی آسانی سے

سیلاب آرہا ہے گناہوں کا شہر میں اے دوست حسینؑ کا دامن نہ چھوڑنا
دور ستم ہے کیسے بھی گزرے گزار لو لیکن کسی یزید سے رشتہ نہ جوڑنا

حسینؑ عالم انسانیت کے مایہ ناز شعور وفکر ہے قوم کی حیات کا راز
کبھی تو سمجھیں گے مفہوم مجلس وماتم شہید کرب وبلا تیرے غم کی عمر دراز

---نجم آفندی---

ایماں کی زیب وزین کہنا ہی پڑا اسلام کے دل کا چین کہنا ہی پڑا
دنیا نے بہت کلمہ حق ضبط کیا پھر چیخ کے یا حسینؑ کہنا ہی پڑا

--نجم--

ایسا کوئی درد آشنا پھر نہ ملا دنیا کو شہید کربلا پھر نہ ملا
لاکھوں گزرے حسینؑ اے بنت نبیؐ جیسا تیرا حسینؑ تھا پھر نہ ملا

****نجم****

بے شک وجہ نجات ہو جاتے ہیں ہاں نازش کائنات ہو جاتے ہیں
راز غم شبیرؑ سمجھ لے جو کوئی آنسو آب حیات ہو جاتے ہیں

---نجم---

شبیرؑ نے راہ حق میں کیا کیا نہ دیا ہم نے بھی ثبوت کچھ ولا کا نہ دیا
کاندھا جو ضریح کو دیا بھی تو کیا جب بھائی کو بھائی نے سہارا نہ دیا

---نجم---

دو اشک بہا کے شاد و مسرور ہے تو افسوس کہ منزل سے بہت دور ہے تو
ماتم کے لئے ہاتھ ہیں آزاد مگر شبیرؑ کی پیروی سے دور ہے تو

---نجم---

اٹھا نہ قدم عمل کا بڑھنے کے لئے ہمت کی بلندیوں پہ چڑھنے کے لئے
مولا کا ہر اک معرکہ علم وادب سنتے رہے ہم درود پڑھنے کے لئے

--نجم--

حسینؑ شاہ بھی ہیں اور بادشاہ ہیں حسینؑ حسینؑ دین بھی اور دین پناہ ہیں حسینؑ
نہ کی یزید کی بیعت کٹا دیا سر کو اسی وجہ سے تو بنیاد لا الہ ہیں حسینؑ

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ دین است حسینؑ دین پناہ است حسینؑ
سرداد نہ داد دست در دست یزید حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؑ

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔۔طالب دعا۔سید زعباس۔یکم شوال ۱۴۴۲)

رباعیات

(۱)

حق یہ ہے کہ ہر حال میں حامی ہیں حسینؑ — سید ہیں سخی ہیں سبط سامی ہیں حسینؑ
یہ یاد رہے یہی ہیں کل کے یاور — نام ایسا کہ جس نام سے نامی ہیں حسینؑ

(۲)

گھر چھوڑ کے خانۂ خدا میں پہنچے — پھر واں سے لواحِ نینوا میں پہنچے
تاریخ وہ دوسری محرم کی تھی — جس روز حسینؑ کربلا میں پہنچے!

سوز

(۱)

ہوگا یہ محرم میں ستم اے شہ ذی جاہ — چھپ جائے گا آنکھوں سے اسی چاند میں ماہ
تاریخ دہم جمعہ کے دن عصر کے وقت آہ — نیزے پہ چڑھائیں گے سرِ پاک کو گمراہ
کٹ جائے گا جب سر تو ستم لاش پہ ہوں گے
گھوڑوں کے قدم سینۂ صد چاک پہ ہوں گے

(۲)

شمشادِ بوستانِ رسالتؐ حسینؑ ہے — مفتاحِ بابِ گلشنِ جنتؐ حسینؑ ہے
ابرِ عطا و آیۂ رحمت حسینؑ ہے — نقشِ نگینِ مہرِ نبوتؐ حسینؑ ہے
ہر جا ظہورِ حق ہے انھیں کے ظہور سے
سب خاک سے بنے ہیں یہ خالق کے نور سے

(۳)

تاریخ دے رہی ہے یہ آوازِ دم بدم — دشتِ ثبات و عزم ہے دشتِ بلا و غم
صبر و رضا و جرأتِ سقراط کی قسم — اس راہ میں ہے صرف ایک انسان کا قدم
جس کی رگوں میں آتشِ بدر و حنین ہے
جس سورما کا اسم گرامی حسینؑ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام حسین شہیدِ کربلاؑ

حسینؑ جو بھی تیرا احترام کرتے ہیں

بڑے ادب سے ہم ان کو سلام کرتے ہیں

شبیرؑ بے مثال ہے قرآن ہے لاجواب اک ان میں منتخب ہے تو اک انتخاب
ہیں خانہ خدا میں رسول فلک جنابؐ اس زانو پر حسینؑ ہیں اُس زانو پر کتاب
قرآں ہے اس بغل میں حسینؑ اس بغل میں ہیں
دونوں شریک آپؐ کے علم و عمل میں ہیں

دونوں کا کچھ جواب نہ ہوگا نہ ہو سکا قرآن بھی معجزہ ہے شہ دیں بھی معجزہ
قرآن میں بے شمار اگر آیات پاک ہیں
دنیا میں دیکھو کتنے ہی سادات پاک ہیں

کیا سرخرو ہوا ہے ہجوم بلا کے بعد ہر عزم سچ ہے تیرے عزم وفا کے بعد
انساں کو اپنی وسعت صبر و رضا کی حد معلوم ہو گئی تیرے صبر و رضا کے بعد

کون مظلوم ہے کون ظالم ہے آج یہ امتیاز لازم ہے
کتنے بے نام ہیں یزید و شمر ابن حیدرؑ شہید اعظم ہے

عصمت کی فضاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ زہراؑ کی دعاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ
ہو نطق میں کس طرح نہ حق کا لہجہ قرآن کی چھاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ

حسینؑ کشتیٔ امت کو تھامنے والے حسینؑ گرتے ہوئے کو سنبھالنے والے
حسینؑ دیتے ہیں بے لوث نعمتیں ہم کو درِ حسینؑ پہ حاضر ہیں مانگنے والے

اے حسین ابن علیؑ اے ساقیٔ بزم حجاز اے جہان آدمیت کے نگار دل نواز
تو نے ثابت کر دیا بن کے روح انقلاب
یوں پڑھا کرتے ہیں تیروں کے مصلے پر نماز
آج بھی سجدہ تیرا ارباب حق کو یاد ہے تو بھی زندہ باد ہے تیرا غم بھی زندہ باد ہے

سمجھی نہیں شبیرؑ کو اب تک دنیا سمجھے گی نہیں شبیرؑ کو کب تک دنیا
ہوتے ہی رہیں گے انقلابات عظیم سمجھے گی نہ شبیرؑ کو جب تک دنیا

کیا مرتبہ شاہ حجازی کا ہے کیا عزو شرف امام غازی کا ہے
سجدے کا نشاں دیکھ کے سب کہتے تھے نیزے پہ سر کسی نمازی کا ہے

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہ شرقین بنا بشر کا ناز نبوت کا نور عین بنا
علیؑ کا خون لعاب رسولؐ شیر بتولؑ ملے ہیں جب یہ عناصر تو حسینؑ بنا

رونق بزم دوسرا ہیں حسینؑ محرم راز کبریا ہیں حسینؑ
راکب دوش مصطفیٰؐ ہیں حسینؑ حسن فطرت کا آئینہ ہیں حسینؑ

دارین کا سلطان حسینؑ ابن علیؑ اور منہ بولتا قرآن حسینؑ ابن علیؑ
ما کہ مسلمان کی پہچان ہے کلمہ پر کلمہ کی تو پہچان حسینؑ ابن علیؑ

دولت کے نشے میں نہ صرف وقت کیا کر اجڑے ہوئے لوگوں کی دعائیں بھی لیا کر
ہر روز کی خوشیاں تجھے برباد نہ کر دیں شبیرؑ کے غم میں کبھی رو بھی لیا کر

لا الہ تو پڑھ لیا اب لے مزہ تاثیر کا لاالہ کی تہ میں شامل خون ہے شبیرؑ کا
لاالہ کے پڑھنے والو لاالہ سے پوچھ لو لاالہ تو بچ گیا گھر لٹ گیا شبیرؑ کا

تلے خنجر کرے سجدہ عبادت ہو تو ایسی ہو

علیؑ بابا نبیؐ نانا شرافت ہو تو ایسی ہو

تھا حکم یہ یزید کا پانی بشر پئیں گھوڑے پئیں سوار پئیں اور شتر پئیں
جو تشنہ لب جہاں کے ہیں وہ بے خطر پئیں یہاں تک کہ سب چرند و پرند آن کر پئیں
کافر اگر پئیں تو نہ تم منع کچھ کرو
پر فاطمہؑ کے لال کو پانی نہ دو بہو

(یہ دعا عیاں اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیں۔۔۔طالب دعا۔۔سیدہ عباس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حسینؑ مظلوم کربلا

پیاسوں کی بے کسوں کی درد کے ماروں کی بات ہے
آؤ سنو رسول ﷺ کے پیاروں کی بات ہے

حسینؑ منی و انا من الحسینؑ
حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے
اسلام کی بقا ہے اسی نورِ عین سے
لوگو حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے

اصول دیں نہ بچاتے جو کربلا والے
ورق ورق یہ کہانی بکھر گئی ہوتی
بچا گیا اسے سجدہ حسینؑ کا ورنہ
نمازِ عصر سے پہلے ہی مر گئی ہوتی

زندہ اسلام کو کیا تو نے حق و باطل دکھا دیا تو نے
جی کے مرنا تو سب کو آتا ہے مر کے جینا سکھا دیا تو نے

خدا کے نور کا نورِ دو عین بن جاتے نہ تھے مگر دلِ زہراؑ کا چین بن جاتے
نہ ہوتی شرط جو سجدے میں سر کٹانے کی یہ وہ زمانہ ہے لاکھوں حسینؑ ہو جاتے

خدا کے نور کا نورِ دو عین بن نہ سکا جنابِ فاطمہؑ زہرا کے دل کا چین بن نہ سکا
ولی بنائے وصی و نبیؐ بنا ڈالے خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکا

یہ فضل بلندی کیا کم ہے

شبیرؑ کا در ہے اور تو ہے
وہ ہاتھ کسی کے کیا چومے
مولا کے قدم جو پا کے رہا

اللہ رے کیا علاج کئے ہیں حسینؑ نے دینِ خدا کے زخم سئے ہیں حسینؑ نے
نسخے یہ مصطفیٰؐ سے لئے ہیں حسینؑ نے راہب کو سات بیٹے دیئے ہیں حسینؑ نے

حکمت خدا کے گھر سے اس کو عطا ہوئی
مٹی بھی اس حکیم کی خاکِ شفا ہوئی

ہے مرکزِ حیات شہرت حسینؑ کی
بخشش کا راستہ ہے محبت حسینؑ کی
کون و مکاں حسینؑ کا جنت حسینؑ کی
ایماں کی زندگی ہے شہادت حسینؑ کی
سر دے کے اس طرح سنوارا حیات کو
اپنی طرف جھکا لیا کل کائنات کو

بادشاہ کربلا پہ کربلا کو ناز ہے
حور و ملک، جن و بشر، انبیاء کو ناز ہے
اس نوا سے پر محمدؐ مصطفیٰ کو ناز ہے
اس کی ہمت پر علیؑ المرتضیٰ کو ناز ہے
سجدے تو لاکھوں نے کئے اس کا نیا انداز ہے
اس نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے

طالب دعا ــــــ سید زعباس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام حسینؑ۔شہیدِ کربلا

کوئی مثال شہ مشرقین بن نہ سکا

خدا کے نور کا نورِ دو عین ہو نہ سکا

ولی بنائے وصی و نبیؐ بنا ڈالے

خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہ ءمشرقین بنا

بشر کا ناز نبوت کا نورعین بنا

علیؑ کا خون لعاب رسولؐ شیر بتولؑ

ملے ہیں جب یہ عناصر تو پھر حسینؑ بنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غم حسین علیہ السلام سے ہم لوگ

علاج ءگردش لیل ونہار کرتے ہیں

میں سوچ ہی رہا تھا علاج ءغم حیات

بے ساختہ کسی نے کہا ماتم ءحسینؑ

میں نے رضائے سیدہؑ پوچھی امام(عج) سے

بولے امام ءعصرؑ فقط ماتم ءحسینؑ

(عرفان عابدی نے پڑھا تھا)

اس شان سے دنیا سے سدھارے ہیں حسینؑ

ہر قوم یہ کہتی ہے ہمارے ہیں حسینؑ

تاریخ کی تقدیر کا ناسور یزید

اسلام کی قسمت کے ستارے ہیں حسینؑ

اعجاز ہے یہ تیرے لہو کا تو نے

سینے ہی نہیں دل بھی نکھارے ہیں حسینؑ

شیطان کو یہ ناز کہ میرا ہے یزید

انسان کو یہ فخر ہمارے ہیں حسینؑ

وہ حرؑ کی طرح زیست کی بازی جیتے

قدموں میں تیرے آ کے جو ہارے ہیں حسینؑ

ماتم کی دھمک ظلم ِ یزیدی کی شکست

ہر لب پہ تیری فتح کے نعرے ہیں حسینؑ

--عرفان حیدر عابدی--

یہ دین مصطفٰے ہے امانت حسینؑ کی

اسلام کی بقا ہے عنایت حسینؑ کی

ہے کشتی ءنجات نواسہ رسولؐ کا

لازم اسی لئے تو ہے قربت رسولؐ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تسکین ِ قلب وروح ءپیمبرؐ ہے تو حسینؑ

خلد ءبریں کی راہ کا رہبر ہے تو حسینؑ

کیوں کر نہ تیرا ورد کرے دین ءپنجتن

تسبیح ءفاطمہؑ کا مقدر ہے تو حسینؑ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جمع کردہ۔۔۔۔سیدزعباس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیمار کربلا امام سجادؑ

تھے زیست سے ہاتھ اپنے دھوئے سجادؑ
شب کو کبھی راحت سے نہ سوئے سجادؑ
جب تک جیئے ہنستے نہ کسی نے دیکھا
چالیس برس باپ کو روئے سجادؑ

--انیسؔ--

وہ طوق و سلاسل وہ تیغوں کے سائے سب اعضائے تن خاک وخوں میں نہائے
گراں بار اجر رسالت اٹھائے عجب شان و شوکت سے بیمار آیا

--ظہور جارچوی--

غم حسینؑ میں سجادؑ اس قدر روئے جگر کا خون کبھی آنکھ سے جدا نہ ہوا
امام باپ کے غم میں یہ رو کے کہتے تھے جو حق تھا آپ کو رونے کا وہ ادا نہ ہوا

--شوکتؔ--

پیدا ہوئے سجادؑ تو سجدوں نے صدا دی
ایک اور علیؑ آ گیا قرآن بچانے

سجادؑ سے سیکھے کوئی آدابِ عبادت
صف بستہ نمازیں ہوں کھڑی جسکے سرہانے
جب چاہیں گے جنت میں چلے جائیں گے ہم لوگ
مجلس کے بہانے کبھی ماتم کے بہانے
آنسو کی طرح رکھ دیئے آنکھوں میں یہ کس نے
اے فاطمہؑ زہرا تیری تسبیح کے دانے
سجادؑ نے یوں بارِ امامت کو اٹھایا
نیزے سے کہا صلی علیٰ سب شہداء نے
سجادؑ نے بخشا ہے صحیفہ وہ دعا کا
رخ بدلا جسے دیکھ کے منڈلاتی قضا نے

سجادؑ کے صدقے مجھے مشہور کیا ہے
ریحانؔ زمانے میں شہِ کرب و بلا نے

--ریحان اعظمی--

سجادؑ کے پیکر میں وہ نور امامت ہے
چپ بیٹھیں تو قرآں ہے بولے تو شریعت ہے
مسجد ہی میں کچھ زیبا یہ جشن ولادت ہے بچے کا تشخص ہی سجدہ ہے عبادت ہے
یہ ماہ محرم بھی ہیں یہ مہر عرب بھی ہیں یاں عدل کی منزل میں تنویر رسالت ہے
جاری ہے جو ہر لب پر یہ ذکر حسینؑ اب تک زینبؑ کا تصدق ہے عابدؑ کی بدولت ہے
ہے مطمئن ایماں بھی محفوظ ہے قرآں بھی شبیرؑ گئے لیکن سجادؑ سلامت ہے
سجادؑ کی ہمت پر شبیرؑ بھی نازاں ہیں واں جان کی بازی تھی یہ مقتل غیرت ہے
سجادؑ کا سر خم ہے خالق کے تصور میں یہ طوق گلو کب ہے محراب عبادت ہے
ایماں کی اذانیں ہیں زنجیر کی جھنکاریں یہ وقت کے پیروں میں زنجیر شریعت ہے
وہ قصر یزیدی میں آواز علیؑ گونجی اس خیبر باطل پر حیدرؑ کی ضرورت ہے
یہ شام کی ظلمت میں چمکیں گے سحر بن کر سجادؑ کی بیماری ایماں کی ضرورت ہے
مجبور اذاں ہوگا خود قصر یزیدی بھی کلمہ ہی نہیں عابدؑ کلمے کی ضمانت ہے

سجادؑ کے پیروں میں زنجیر نہیں شاہدؔ
حریت افکار یزداں کی علامت ہے

---شاہد نقوی---

ایسا چھایا ذہن پر کردار زین العابدینؑ
خود مسیحا ہوگیا بیمار زین العابدینؑ
کم نہیں ہوگا کبھی ذکر حسینؑ ابن علیؑ جب تلک زندہ ہیں ہم غمخوار زین العابدینؑ
لاسکا لب پر نہ اپنے لفظ بیعت پھر یزید صبر ایسا بن گیا معیار زین العابدینؑ
ہیں مصلے پر دعائیں رات دن بہر طلب ہر زباں پر آج ہیں افکار زین العابدینؑ
عظمت حق ہے مظفرؔ ان کے لفظوں کی امیں
بن گئی ہے ہر دعا مینار زین العابدینؑ

---مظفر نقوی---

عابدؑ نہ کبھی رنج و محن سے نکلا نکلا بھی تو بس شکر دہن سے نکلا
بیمار نے پہنی جونہی کالی پوشاک سب نے جانا کہ ہے یہ چاند گہن سے نکلا

(جولائی ۲۰۰۴ میں راولپنڈی میں مختلف رسالوں سے جمع کیا۔طالب دعا سید زعباس)

بیمار کربلا ــ سید الساجدین ــ امام زین العابدینؑ

گلے کے طوق نے عابد کو کیا جھکانا تھا　　وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

★★★★★

بے گور و کفن باپ کا لاشہ دیکھا　　پردیس میں مادر کا رنڈاپا دیکھا
زنداں میں جفائے خار و طوق و زنجیر　　عابد نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

●●●●●

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی　　پوشاک عزا تن سے اتاری نہ گئی
خواب و آرام و صبر و تاب و طاقت　　یہ سب گئے اور بے قراری نہ گئی

★★★★★

خواب میں آن کے عابدؑ سے یہ سرورؑ نے کہا　　کہو بیٹا تمہیں ملعون دوا دیتے ہیں
عرض عابدؑ نے یہ کی مانگتا ہوں جب پانی　　مجھ کو دکھلا کے ستم گار بہا دیتے ہیں

ــــــــ دبیر ــــــــ

عابدؑ سا کوئی دہر میں ذیشان نہیں ہے　　ذیشان ہے تو بولتا قرآن نہیں ہے
سب قوت اعجاز رکھتے ہوئے ماہر　　زنجیر پہننا کوئی آساں نہیں ہے

★★★★★

عابدؑ سے یہ وطن میں کسی نے کیا سوال　　گزرے کہاں زیادہ ستم تم پہ یا امام
شرما کے تیں بار کہا شام شام شام　　سر ننگے میرا کنبہ تھا اور سب تھے خاص و عام
بیوؤں کا نام لے کے عدو شاد ہوتے تھے
بابا کا سر بھی روتا تھا اور ہم بھی روتے تھے

ــــــــ سنعر ــــــــ ۱۸ فروری ۲۰۰۰ ــــــــ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات از علامہ ذیشان جوادی مرحوم

امام سجاد علیہ السلام

سجدوں سے جس نے دہر کو آباد کر دیا
خالق نے اس کو سید سجادؑ کر دیا
اک بیکس و غریب کا اعجاز دیکھئے
بیڑی پہن کے دین کو آزاد کر دیا

کلیم

سر دربار جو سجادؑ کی تقریر ہوئی
لفظ کوثر کی عیاں اک نئی تفسیر ہوئی
اشک سجادؑ کی تخلیق کی قوت دیکھو
ایک انسان سے اک قوم کی تعمیر ہوئی

کلیم

جب کبھی ویرانی دنیا سے گھبراتا ہے دل
ذکر سجادؑ حزیں سے کچھ سکوں پاتا ہے دل
نام سجادؑ آتا ہے جب بھی میرے لب پر کلیم
ایسا لگتا ہے کہ سجدے میں جھکا جاتا ہے دل

کلیم

جس کو اللہ یہ توفیق عبادت دے دے
بزم عباد میں آجائے تو زینت دے دے
ایسے بیمار پہ ہوں کیوں نہ مسیحا قرباں
جس کی بیماری ہی اسلام کو صحت دے دے

کلیم

دعائے سجادؑ باصفا پر اگر کسی کی نظر نہیں ہے
تو اس سے بڑھ کے زمانے بھر میں کوئی بشر نہیں ہے
نہ زندگی کا کوئی طریقہ نہ بندگی کا کوئی سلیقہ
یہی سبب ہے کہ ہر زباں پر دعا ہے لیکن اثر نہیں ہے

کلیم

گونجتی ہے یوں اذانوں کی صدا چاروں طرف
ہوتا ہے ذکر علیؑ و مصطفےٰؐ چاروں طرف
یہ مدینہ وہ نجف یہ کربلا وہ کاظمین
ہم کو آتی ہے نظر شان خدا چاروں طرف

کلیم

قدم قدم پہ ہے اک تازہ کربلا اب تک
اسی لئے غم سروؑر نہ مٹ سکا اب تک
تہ مزار ہیں سب کل کے بے کفن لاشے
مگر یزید کا لاشہ نہیں اٹھا اب تک

کلیم

جب دکھاتے ہیں غم شہ میں روانی آنسو
قصر فردوس کے بنجاتے ہیں بانی آنسو
میرے مالک مرے اشکوں کا تسلسل نہ رکے
ہیں غریبوں کی محبت کی نشانی آنسو

کلیم

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔ سیدہ زعباس۔ ۲۴ ستمبر ۲۰۰۴ م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیمار کربلا۔۔سید الساجدینؑ

گلے کے طوق نے عابدؑ کو کیا جھکانا تھا
وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

بے گوروکفن باپ کا لاشہ دیکھا
پردیس میں مادر کا رنڈاپا دیکھا
زنداں میں جفائے خاروطوق و زنجیر
عابدؑ نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی
پوشاک عزا تن سے اتاری نہ گئی
خواب وآرام وصبر وتاب وطاقت
یہ سب گئے اور بے قراری نہ گئی

۔۔۔۔مرزا دبیر کی رباعیاں۔۔۔۔

ہے گرم زمیں پاؤں جلے جاتے ہیں
رخسار پہ آنسو بھی ڈھلے جاتے ہیں
اس دھوپ میں پہنے ہوئے بیڑی عابدؑ
تلواروں کے سائے میں چلے جاتے ہیں

.....

کوفے کو چلے تو چشم عابدؑ نم تھی
حلقے میں لئے ہوئے سپاہ غم تھی
زنجیر کمر میں اور قدم میں چھالے
گردن میں تھا طوق اور کمر خم تھی

****

سجادؑ کو زور تپ نقاہت میں رہا
جز رنج کوئی پاس نہ آفت میں رہا
زنجیر کو لغزش ہر اک گام مگر
ثابت قدم آبلہ رفاقت میں رہا

****

در پیش قلق برہنہ پائی کا ہے
سر نیزے پہ شہ کربلائی کا ہے
سب رنج ہیں عابدؑ کو مگر کاہش جان
صدمہ زینبؑ کی بے ردائی کا ہے

****

عابدؑ کہتے آسرے سب ٹوٹ گئے
باغ چمن ء فاطمہؑ سب لوٹ گئے
خواب وخورش وتاب و تواں صبر وقرار
سب ہم سے چھٹے جب سے پدر چھوٹ گئے

---سعید رجدہ---۱۸ دسمبر ۲۰۰۱---

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیمار کربلا امام سجادؑ

تھے زیست سے ہاتھ اپنے دھوئے سجادؑ　　شب کو کبھی راحت سے نہ سوئے سجادؑ
جب تک جیئے ہنستے نہ کسی نے دیکھا　　چالیس برس باپ کو روئے سجادؑ

--انیس--

وہ طوق و سلاسل وہ تیغوں کے سائے　　سب اعضائے تن خاک وخوں میں نہائے
گراں بار اجر ِرسالت اٹھائے　　عجب شان و شوکت سے بیمار آیا

--ظہور جارچوی--

غمِ حسینؑ میں سجادؑ اس قدر روئے　　جگر کا خون کبھی آنکھ سے جدا نہ ہوا
امام باپ کے غم میں یہ رو کے کہتے تھے　　جو حق تھا آپ کو رونے کا وہ ادا نہ ہوا

--شوکت--

ایسا چھایا ذہن پر کردار زین العابدینؑ
خود مسیحا ہوگیا بیمار زین العابدینؑ

کم نہیں ہوگا کبھی ذکر حسینؑ ابن علیؑ　　جب تلک زندہ ہیں ہم غمخوار زین العابدینؑ
لاسکا لب پر نہ اپنے لفظ بیعت پھر یزید　　صبر ایسا بن گیا معیار زین العابدینؑ
ہیں مصلے پر دعائیں رات دن بہر طلب　　ہر زباں پر آج ہیں افکار زین العابدینؑ
عظمت حق ہے مظفرؔ ان کے لفظوں کی امیں
بن گئی ہے ہر دعا مینار زین العابدینؑ

---مظفرؔ نقوی---

(جولائی ۲۰۰۲ میں راولپنڈی میں مختلف رسالوں سے جمع کیا۔طالب دعا سید نذر عباس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت امام سجادؑ

پیدا ہوئے سجادؑ تو سجدوں نے صدا دی
ایک اور علیؑ آ گیا قرآن بچانے

سجادؑ سے سیکھے کوئی آدابِ عبادت صف بستہ نمازیں ہوں کھڑی جسکے سرہانے

جب چاہیں گے جنت میں چلے جائیں گے ہم لوگ
مجلس کے بہانے کبھی ماتم کے بہانے

آنسو کی طرح رکھ دیئے آنکھوں میں یہ کس نے اے فاطمہؑ زہرا تیری تسبیح کے دانے

سجادؑ نے یوں بارِ امامت کو اٹھایا
نیزے سے کہا صلی علیٰ سب شہداء نے

سجادؑ نے بخشا ہے صحیفہ وہ دعا کا رخ بدلا جسے دیکھ کے منڈلاتی قضا نے

سجادؑ کے صدقے مجھے مشہور کیا ہے
ریحانؔ زمانے میں شہِ کرب و بلا نے

--ریحان اعظمی--

بیٹے ابوطالبؑ کو دیئے ایسے خدا نے جو دین کا سر بن گئے اسلام کے شانے

تخلیق کیا جب ہمیں زہراؑ کی دعا نے قدرت نے کہا فرش عزا جاؤ بچھانے

(جولائی ۲۰۰۲ میں راولپنڈی میں مختلف رسالوں سے جمع کیا۔ طالب دعا سید نور عباس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت امام سجادؑ

شاھد نقوی کا کلام

سجادؑ کے پیکر میں وہ نور امامت ہے
چپ بیٹھیں تو قرآں ہے بولے تو شریعت ہے

مسجد ہی میں کچھ زیبا یہ جشن ولادت ہے
بچے کا تشخص ہی سجدہ ہے عبادت ہے

یہ ماہ عجم بھی ہیں یہ مہر عرب بھی ہیں
یاں عدل کی منزل میں تنویر رسالت ہے

جاری ہے جو ہر لب پر یہ ذکرِ حسینؑ اب تک
زینبؑ کا تصدق ہے عابدؑ کی بدولت ہے

ہے مطمئن ایماں بھی محفوظ ہے قرآں بھی
شبیرؑ گئے لیکن سجادؑ سلامت ہے

سجادؑ کی ہمت پر شبیرؑ بھی نازاں ہیں
واں جان کی بازی تھی یہ مقتل غیرت ہے

سجادؑ کا سر خم ہے خالق کے تصور میں
یہ طوق گلو کب ہے محراب عبادت ہے

ایماں کی اذانیں ہیں زنجیر کی جھنکاریں
یہ وقت کے پیروں میں زنجیر شریعت ہے

وہ قصر یزیدی میں آواز علیؑ گونجی
اس خیبر باطل پر حیدرؑ کی ضرورت ہے

یہ شام کی ظلمت میں چمکیں گے سحر بن کر
سجادؑ کی بیماری ایماں کی ضرورت ہے

مجبور اذاں ہو گا خود قصر یزدی بھی
کلمہ ہی نہیں عابدؑ کلمے کی ضمانت ہے

سجادؑ کے پیروں میں زنجیر نہیں شاہدؔ
حریتِ افکار یزداں کی علامت ہے

--شاھد نقوی--

(جولائی ۲۰۰۴ میں راولپنڈی میں مختلف رسالوں سے جمع کیا--طالب دعا سید نذر عباس)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب عزم وشجاعت ہیں سید سجادؑ

از جناب ریحان اعظمی صاحب

کتاب عزم وشجاعت ہیں سید سجادؑ — خدائے صبر کی آیت ہیں سید سجادؑ

وہ جس کے سجدوں کو سجدہ نماز کرتی ہے — وقار شان عبادت ہیں سید سجادؑ

نحیف کاندھوں پہ کرب و بلا سے شام تلک — اٹھائے بار امامت ہیں سید سجادؑ

بہار یہ ابوطالبؑ کے گھر میں چوتھی ہے — نبیؐ کے دیں کی علامت ہیں سید سجادؑ

پس حسینؑ جو اسلام کا محافظ تھا — حسینؑ کی وہ ریاضت ہیں سید سجادؑ

بچیں گے حشر میں کس طرح قاتلان حسینؑ — گواہ روز قیامت ہیں سید سجادؑ

جو اپنے بھائی کے قاتل کی میزبانی کرے — وہ منتہائے شرافت ہیں سید سجادؑ

یہ طوق و بیڑی پہننا تو مرضی رب ہے — علیؑ کی ورنہ جلالت ہیں سید سجادؑ

حسنؑ حسینؑ کی جس ماں نے تربیت کی تھی — اسی کے علم کی محنت ہیں سید سجادؑ

ریحان اعظمی جو کام حشر میں دے گی

ہمارے پاس وہ دولت ہیں سید سجادؑ

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

اپنے امام زمانہ کو ان کے جد امام زین العابدینؑ کے یوم پیدائش کی مبارکباد دینے کے لئے ریحان اعظمی صاحب کی لکھی ہوئی مدح پیش کرتا ہوں

طالب دعا۔ سید ذیشان عباس ۔ ۱۵ اگست ۲۰۰۱ م۔ ۱۵ جمادی الاول ۱۴۲۲ ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام

از جنابسید اعجاز الثقلین صاحب

کس قدر ہے اوج پر کردار زین العابدینؑ
بولتا قرآن ہے گفتارِ زین العابدینؑ

ان کے ہر اک قول میں پنہاں ہیں قرآن کے رموز
صدق کی معراج ہے اقرارِ زین العابدینؑ

ان کی مظلومی سند ہے دین محکم کیلئے
عام ہونے چاہئیں اذکارِ زین العابدینؑ

تربتِ زین العبّا کی خاک بھی اکسیر ہے
دیکھ لو ہو کر ذرا بیمارِ زین العابدینؑ

پردہ داری کا سبب اہل حرم کی ہو گیا
شام کے بازار میں دیدارِ زین العابدینؑ

دولتِ دنیا پہ مرمٹنا ہو جن کی زندگی
وہ بھلا سمجھیں گے کیا اسرارِ زین العابدینؑ

کل بھی ذلت تھا مقدر دشمنان دین کا
آج بھی برباد ہیں اغیارِ زین العابدینؑ

کٹ کے رہ جائے گا خود دربار میں ذہن یزید
تیغ کی مانند ہے گفتارِ زین العابدینؑ

پاک بازو نیک سیرت اور عالی حوصلہ
خاص ہیں ترکیب میں انصارِ زین العابدینؑ

جا رہے ہیں خلد میں پروانے لیکر ماتمی
لگ گیا ہے حشر میں دربارِ زین العابدینؑ

نصرت شاہِ زمنؑ کی دل میں حسرت ہے مرے
کیجیے مجھ پہ کرم سرکارِ زین العابدینؑ

کربلا کی جنگ تو اعجاز تھی بہر حسینؑ
شام میں دیکھی گئی پیکارِ زین العابدینؑ

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

اپنے امام زمانہ کو ان کے جد امام زین العابدینؑ کے یوم پیدائش کی مبارکباد دینے کے لئے اعجاز صاحب کی لکھی ہوئی مدح پیش کرتا ہوں

طالب دعا۔ سید ذوعباس ۔۱۵ اگست ۲۰۰۱ م۔ ۱۵ جمادی الاول ۱۴۲۲ ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام زین العابدین علیہ السلام

(۱۳ اگست ۲۰۰۰ ایسوسی ایٹڈ ہوٹل لاہور کے ایک طرحی مقاصدہ سے اقتباس)

اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے

آمادہ مدحت جو میری طبع رسا ہے
آنکھوں میں مکیں حسن رخ زین عبا ہے
فرزند ملا ہے جو حسینؑ ابن علیؑ کو
خالق نے یہ مخلوق پہ احسان کیا ہے
اس دور میں آجائیں تو فرمائیں گے عیسیٰؑ
اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے
(سید ظہور حیدر جارچوی)

بیمار مسیحا کو بھی اب مطلوب شفا ہے
اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے
ڈرتے نہیں اب حشر کی ہم دربدری سے
موجود شفاعت کے لئے آل عبا ہے
دوڑائے گئے لاشۂ شبیر پہ گھوڑے
کیا یہ بھی کوئی اجر رسالت کی ادا ہے
(مظفر نقوی)

ہونٹوں پہ سدا امت بخشش امت کی دعا ہے
یہ خلق و مروت کا گھرانہ ہی جدا ہے
ہیں دین محمدؐ کی شریعت کے محافظ
ان کا ہے وہی قول جو قول خدا ہے
گھر گھر جو نظر آتی ہے اسلام کی تصویر
یہ دین پہ احسان امامت نے کیا ہے
(علمدار حسین سید)

جو مرضی خالق ہے وہی ان کی رضا ہے
سجادؑ کے لہجے میں خدا بول رہا ہے
اترا نا تھا کل جس کو پہن کر ترا دشمن
وہ تاج یزیدی ترے قدموں میں پڑا ہے
ہاتھوں سے ترے گرتے رہے طشت میں گوہر
یہ اپنے سوالی پہ عجب تیری سخا ہے
(علی رضا کاظمی)

بیمار مودت کے دلوں کی یہ صدا ہے
سجادؑ زمانے کے ہر اک غم کی دوا ہے
زہراؑ کے چمن کا یہ عجب پھول ہے لوگو
دکھ درد کے صحرا پہ خزاں میں یہ کھلا ہے
آتا نہیں سجاد کے در پہ جو بصد شوق
یہ زندگی اس کے لئے جینے کی سزا ہے
(حشمت علی قمر)

کٹتا ہے تو کٹ جائے یہ سر سر نہ جھکا نا
چھائی ہوئی عالم پہ حسینی یہ صدا ہے
آزاد ہے افکار میں گفتار میں آزاد
کہنے کو پابند ہے زنجیر بہ پا ہے
افسوس زمانے میں نہیں کوئی بھی شبیرؑ
اس دور میں اب چاروں طرف کرب وبلا ہے
(نیساں اکبرآبادی)

نسبت سے بھی کرتے ہیں بزرگی کا تعین
پوتا ہے یہ اس کا جو نصیری کا خدا ہے
کس عقدہ مشکل پہ نہیں اس کا تصرف
آغوش شہ عقدہ کشا میں جو پلا ہے
وہ وقت بھی تھا درد تھا اور قسمت سجادؑ
اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے
(اختر ہاشمی)

لب پر جو میرے آل محمدؐ کی ثناء ہے
یہ روح کی بالیدگی اور اسکی غذا ہے
سجادؑ نے زندان میں وہ درد سہے ہیں
اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے
گلدستۂ اشعار جو میں رکھتا ہوں زاہد
دربار علیؑ سے مجھے تحفہ یہ ملا ہے
(زاہد بخاری)

معصوم کو یہ حق تو مشیت سے ملا ہے
یہ کہہ دیں خدا ہے تو سمجھ لو کہ خدا ہے
بے وجہ تو گردش میں نہیں ہے یہ زمانہ
سجادؑ کے قدموں کے نشاں ڈھونڈ رہا ہے
تنہا روش صبر سے طاقت کو جھکا کے
سجادؑ نے تاریخ کا رخ موڑ دیا ہے
(وحید الحسن ہاشمی)

جمع کردہ۔ سید نذر عباس۔ ۹ دسمبر ۲۰۰۲م

بیمار کربلا ــ سید الساجدین ــ امام زین العابدینؑ

گلے کے طوق نے عابد کو کیا جھکانا تھا　　وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

★★★★★

بے گور و کفن باپ کا لاشہ دیکھا　　پردیس میں مادر کا رنڈاپا دیکھا
زنداں میں جفائے خار و طوق و زنجیر　　عابد نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

●●●●●

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی　　پوشاک عزا تن سے اتاری نہ گئی
خواب و آرام و صبر و تاب و طاقت　　یہ سب گئے اور بے قراری نہ گئی

★★★★★

خواب میں آن کے عابدؑ سے یہ سرورؑ نے کہا　　کہو بیٹا تمہیں ملعون دوا دیتے ہیں
عرض عابدؑ نے یہ کی مانگتا ہوں جب پانی　　مجھ کو دکھلا کے ستم گار بہا دیتے ہیں

ــــــــ دبیر ــــــــ

عابدؑ سا کوئی دہر میں ذیشان نہیں ہے　　ذیشان ہے تو بولتا قرآن نہیں ہے
سب قوت اعجاز رکھتے ہوئے ماہر　　زنجیر پہننا کوئی آساں نہیں ہے

★★★★★

عابدؑ سے یہ وطن میں کسی نے کیا سوال　　گزرے کہاں زیادہ ستم تم پہ یا امام
شرما کے تیں بار کہا شام شام شام　　سر ننگے میرا کنبہ تھا اور سب تھے خاص و عام
بیوؤں کا نام لے کے عدو شاد ہوتے تھے
بابا کا سر بھی روتا تھا اور ہم بھی روتے تھے

ــــــــ سنعر ــــــــ ۱۸ فروری ۲۰۰۰ ــــــــ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیات امام باقر علیہ السلام

(نومبر ۲۰۰۰ میں مختلف رسالوں سے یہ رباعیاں جمع کی)

سید اعجاز ثقلین

ساتویں معصوم ہیں جن کا محمدؐ نام ہے
جن کی محنت اور لگن سے سرخرو اسلام ہے
کارنامے پر ہیں نازاں جن کے ختم المرسلیںؐ
دین کا احیاء جہاں میں آپ ہی کا کام ہے

فیض صحبت سے امام حق کی اعظم ہو گئے
حضرت باقرؑ کا جاری کیسا فیض عام ہے
کربلا کے سانحے کے شاھد عینی ہیں آپ
شمر جن کے حوصلے کے سامنے ناکام ہے

یہ زمیں حکم امامت سے سمٹ جائے ابھی
آپ بلوالیں مدینے فاصلہ دو گام ہے
التفات حضرت باقرؑ میں جینا ہے سکوں
حشر کا خدشہ نہیں ہے اب مجھے آرام ہے

جس میں فرادا کا الم بھی آئینہ بردار تھا
اپنے ہونٹوں پر خوشی کی وہ کرن لائے حسینؑ
جس گھڑی پہلی رجب کو آئے باقرؑ دھر میں
کربلا کے ہم سفر کو دیکھنے آئے حسینؑ

---طاہر ناصر علی--

علم حیدرؑ کا قرینہ ہیں امام باقرؑ
وارث باب مدینہ ہیں امام باقرؑ
رہبری جن پہ تصدق ہے ہدایت نازاں
وہ امامت کا قرینہ ہیں امام باقرؑ
جن کی ہستی ہے فقط حق کی بلندی کے لئے
خلد عرفاں کا وہ زینہ ہیں امام باقرؑ
یہ بھی آباء کی طرح پار لگا دیتے ہیں
یکے از فرد سفینہ ہیں امام باقرؑ

جستجو کوئی کرے گا تو کھلیں گے اس پر
ایسے رازوں کا دفینہ ہیں امام باقرؑ
علم کی پیاس یہیں بجھتی ہے آکر طاہر
قلزم قلب سکینہ ہیں امام باقرؑ

---طاہر علی ناصر---

المرسلہ --- طالب دعاء---سید نذر عباس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرثیہ شہادت امام باقرؑ

حضرت نسیم امروہوی کے مرثیہ سے اقتباس

بال بکھرا دیں غلامانِ رسولؐ دوسرا
باقرِ علم کی رحلت کا سناتا ہوں بیاں
تھا جو زید ابن حسن مسند جد کا خواہاں
مل گیا جا کے خلیفہ سے شقی دوراں
شام سے خوب یہ سوغات وہ پُرفن لایا
نذر کو زہر بھرے زین کا توسن لایا

جیسے ہی رخش پہ سوار ہوئے شاہِ زمن — اثر زہر سے مرجھانے لگا گل سا بدن
بولی قسمت کہ نواسے کو ملا ارث حسنؑ — دفعتاً کانپ گیا بہتِ نبیؐ کا مدفن
آئی آواز کہ پھر خستہ جگر کو لوٹا
چرخ نے پھر میرے شبیرؑ کے گھر کو لوٹا

زین پُرزہر سے اترے تو چڑھا تن پہ ورم — بولے جعفرؑ سے کہ بچنے کے نہیں ہیں اب ہم
سن کے یہ گھر میں مچا حشر ہوا وہ ماتم — صورتِ زینبؑ و کلثومؑ تڑپتے تھے حرم
شور تھا خلق سے مولائے زمن جاتے ہیں
آج پھر فاطمہؑ کے گھر سے حسنؑ جاتے ہیں

تیسرے دن جو کیا زہر نے حد درجہ نڈھال — بولے یہ جعفرِ صادق کہ اے وارثِ آل
عازمِ خلد ہے یہ عبدِ خدائے متعال — اب مرا جامۂ احرام نکالو مرے لال
اسی چادر کا کفن مجھ کو پنہانا بیٹا
پاس بابا کے میری قبر بنانا بیٹا

گھر میں کل آٹھ سو درہم ہیں میرے ماہ لقا — وہ بھی سب وقف کیے ہم نے پئے ماتمِ عزاء
دس برس خاص منیٰ میں مرا ماتم ہو بپا — مشتہر حال ہو سب آل کی مظلومی کا
مثل تقریب نہ ہو غم ہو غمِ دہم کی طرح
روئیں ذی الحجہ میں محبّ ماہِ محرم کی طرح

روستو حضرت باقرؑ کی وصیت کو سنا — دے گئے زیست میں فرزند کو سامانِ عزا
وائے پر غربت و ناچاری و شاہِ شہدا — کس سے فرمائیں کہ لاشے پہ مرے کچھ بکا
دل کو معلوم ہیں جو ظلم ہیں ہونے والے
شام کو روتے چلے جائیں گے رونے والے

ہائے وہ نزع کا ہنگام وہ عابدؑ کا پسر — سر بالیں وہ جگر بند کے گود میں سر
دل شکستہ نے جو یاسین پڑھی رو رو کر — بولے مولا میں فدا صبر کرو نورِ نظر
سونپ کر دین تمہیں جاتا ہے باقرؑ بیٹا
انا للہ ۔خدا حافظ و ناصر بیٹا

غل مدینے میں ہوا ہائے سدھارے باقرؑ — اٹھ گئے گلشنِ ہستی سے ہمارے باقرؑ
بستہ بطوق و سلاسل کے دلارے باقرؑ — روحِ شبرؑ کا ہے تو مرے پیارے باقرؑ
زہر کس چال سے غدار نے بھیجا افسوس
کٹ گیا میری طرح تیر ا کلیجہ افسوس

ہائے وہ میتِ مسموم وہ جعفرؑ کا حسن — ہاتھ سے باپ کو بیٹے نے دیا غسل و کفن
قبرِ اطہر کو ملا پہلوئے سجادِ حسنؑ — جان ذاکر کی ہو قربان شہِ تشنہ دہن
کون مقتل میں اٹھاتا تنِ صد پاش حسینؑ
اربعیں تک رہی بے غسل و کفن لاشِ حسینؑ

کون اسے دفن کرے جس کا نہ بھائی نہ پسر — کیا کفن دے وہ بہن چھن گئی جس کی چادر
کون دے غسل اسے قید ہو جس کا سب گھر — ہائے وہ جلتی ہوئی ریت وہ جسمِ بے سر
سب لٹیرے تھے وہ سفاک زمن کیا دیتے
پیرہن لاش کا لوٹا تو کفن کیا دیتے

--نسیم امروہوی--

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام محمد الباقرؑ

جس میں فردا کا الم بھی آئینہ دار ہے
اپنے ہونٹوں پر خوشی کی وہ کرن لائے حسینؑ
جس گھڑی پہلی رجب کو آئے باقرؑ دہر میں
کربلا کے ہم سفر کو دیکھنے آئے حسینؑ

--طاہر ناصر علی--

علمِ حیدر کا خزینہ ہیں امام باقرؑ
وارث بابِ مدینہ ہیں امام باقرؑ

رہبری جن پہ تصدق ہے ہدایت نازاں وہ امامت کا قرینہ ہیں امام باقرؑ
یہ بھی آباء کی طرح پار لگا دیتے ہیں یکہ و فرد سفینہ ہیں امام باقرؑ
تاج حکمت میں جو ہر وقت سجا رہتا ہے وہ فراست کا نگینہ ہیں امام باقرؑ
جستجو کوئی کرے گا تو کھلیں گے اس پر ایسے رازوں کا سفینہ ہیں امام باقرؑ

علم کی پیاس یہیں بجھتی ہے آ کر طاہرؔ
قلزمِ قلبِ سکینہ ہیں امام باقرؑ

--طاہر ناصر علی--

ساتویں معصوم ہیں جن کا محمدؐ نام ہے
جنکی محنت اور لگن سے سرخرو اسلام ہے
کارنامے پر ہیں نازاں جنکے ختم المرسلینؐ
دین کا احیاء جہاں میں آپ ہی کا کام ہے
دین کی اصل و حقیقت کر گئے ہیں واشگاف
آپ جو کہہ دیں وہ حق باقی خیال خام ہے
فیض صحبت سے امام حق کی اعظم ہو گئے
حضرت باقرؑ کا جاری کیسا فیضِ عام ہے
کربلا کے سانحے کے شاہدِ عینی ہیں آپ
شمر جن کے حوصلے کے سامنے ناکام ہے
بے ضمیروں سے تقابل ان کا کرنا ہے عبث
یہ مدینے کے ہیں شہ انکا مقدر شام ہے
یہ زمیں حکم امامت سے سمٹ جائے ابھی
آپ بلوا لیں مدینے فاصلہ دو گام ہے
التفاتِ حضرت باقرؑ میں جینا ہے سکوں
حشر کا خدشہ نہیں ہے اب مجھے آرام ہے

--سید اعجاز ثقلین بخاری--

مطلع امامت پہ چاند پانچواں چمکا
ہو گئی زمیں روشن اور آسماں چمکا

باپ عابدؑ و ساجدؑ روح بندگی دادا
ماں کی تربیت کا بھی نقش ضوفشاں چمکا

کنیت ابو جعفرؑ اور لقب ملا باقرؑ
علم ان کا دنیا میں بن کے کہکشاں چمکا

علم کی فراوانی فکر کی جہاں بانی
علم ان کی حکمت سے ہو کے بے خزاں چمکا

کمسنی کے عالم میں کربلا میں کوفہ میں
قلب ان کا ہر لمحے ہو کے خونچکاں چمکا

باقر علوم ان کو اس لئے بھی کہتے ہیں
ان کے بعد دنیا میں جہل پھر کہاں چمکا

صورت علیؑ یہ بھی مشکلوں میں کام آئے
سائلوں کی قسمت کا دورِ رائیگاں چمکا

صدقے ان کے وعدے پر اور وفائے وعدہ پر
منقبت یہاں لکھی خلد میں مکاں چمکا

فیض پنجتن کا ہے اے ریحانؔ یہ تجھ پر
شاعری نے دی عزت جنکے مدح خواں چمکا

--ریحان اعظمی--

ارسلہ سیدزعباس۔یکم رجب ۱۴۳۳ھ کے لئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیات امام باقر علیہ السلام

(نومبر ۲۰۰۰ میں مختلف رسالوں سے یہ رباعیاں جمع کی)

سید اعجاز ثقلین

ساتویں معصوم ہیں جن کا محمدؐ نام ہے
جن کی محنت اور لگن سے سرخرو اسلام ہے
کارنامے پر ہیں نازاں جن کے ختم المرسلیںؐ
دین کا احیاء جہاں میں آپ ہی کا کام ہے

فیض صحبت سے امام حق کی اعظم ہو گئے
حضرت باقرؑ کا جاری کیسا فیض عام ہے
کربلا کے سانحے کے شاھد عینی ہیں آپ
شمر جن کے حوصلے کے سامنے ناکام ہے

یہ زمیں حکم امامت سے سمٹ جائے ابھی
آپ بلوالیں مدینے فاصلہ دو گام ہے
التفات حضرت باقرؑ میں جینا ہے سکوں
حشر کا خدشہ نہیں ہے اب مجھے آرام ہے

جس میں فرادا کا الم بھی آئینہ بردار تھا
اپنے ہونٹوں پر خوشی کی وہ کرن لائے حسینؑ
جس گھڑی پہلی رجب کو آئے باقرؑ دھر میں
کربلا کے ہم سفر کو دیکھنے آئے حسینؑ

---طاہر ناصر علی--

علم حیدرؑ کا قرینہ ہیں امام باقرؑ
وارث باب مدینہ ہیں امام باقرؑ
رہبری جن پہ تصدق ہے ہدایت نازاں
وہ امامت کا قرینہ ہیں امام باقرؑ
جن کی ہستی ہے فقط حق کی بلندی کے لئے
خلد عرفاں کا وہ زینہ ہیں امام باقرؑ
یہ بھی آباء کی طرح پار لگا دیتے ہیں
یکے از فرد سفینہ ہیں امام باقرؑ

جستجو کوئی کرے گا تو کھلیں گے اس پر
ایسے رازوں کا دفینہ ہیں امام باقرؑ
علم کی پیاس یہیں بجھتی ہے آکر طاہر
قلزم قلب سکینہ ہیں امام باقرؑ

---طاہر علی ناصر---

المرسلہ --- طالب دعاء---سید نذر عباس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام محمد الباقرؑ

جس میں فردا کا الم بھی آئینہ دار ہے
اپنے ہونٹوں پر خوشی کی وہ کرن لائے حسینؑ
جس گھڑی پہلی رجب کو آئے باقرؑ دہر میں
کربلا کے ہم سفر کو دیکھنے آئے حسینؑ

--طاہر ناصر علی--

علمِ حیدر کا خزینہ ہیں امامِ باقرؑ
وارث بابِ مدینہ ہیں امام باقرؑ

رہبری جن پہ تصدق ہے ہدایت نازاں وہ امامت کا قرینہ ہیں امام باقرؑ
یہ بھی آباء کی طرح پار لگا دیتے ہیں یکے از فرد سفینہ ہیں امام باقرؑ
تاج حکمت میں جو ہر وقت سجا رہتا ہے وہ فراست کا نگینہ ہیں امام باقرؑ
جستجو کوئی کرے گا تو کھلیں گے اس پر ایسے رازوں کا سفینہ ہیں امام باقرؑ

علم کی پیاس یہیں بجھتی ہے آ کر طاہرؔ
قلزمِ قلبِ سکینہ ہیں امام باقرؑ

--طاہر ناصر علی--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام محمد الباقرؑ

جناب ریحانؔ اعظمی کا کلام

مطلع امامت پہ چاند پانچواں چمکا
ہوگئی زمیں روشن اور آسماں چمکا

باپ عابدؑ وساجدؑ روح بندگی دادا ماں کی تربیت کا بھی نقش ضوفشاں چمکا

کنیت ابوجعفرؑ اور لقب ملا باقرؑ
علم ان کا دنیا میں بن کے کہکشاں چمکا

علم کی فراوانی فکر کی جہاں بانی علم ان کی حکمت سے ہو کے بے خزاں چمکا

کمسنی کے عالم میں کربلا میں کوفہ میں
قلب ان کا ہر لمحے ہو کے خونچکاں چمکا

باقر علوم ان کو اس لئے بھی کہتے ہیں ان کے بعد دنیا میں جہل پھر کہاں چمکا

صورت علیؑ یہ بھی مشکلوں میں کام آئے
سائلوں کی قسمت کا دورِ رائیگاں چمکا

صدقے ان کے وعدے پر اور وفائے وعدہ پر منقبت یہاں لکھی خلد میں مکاں چمکا

فیض پنجتن کا ہے اے ریحانؔ یہ تجھ پر
شاعری نے دی عزت بنکے مدح خواں چمکا

--ریحانؔ اعظمی--

الرسلہ سیدنز رعباس۔یکم رجب ۱۴۳۳ھ کے لئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام محمد الباقرؑ

سید اعجاز ثقلین بخاری۔

ساتویں معصوم ہیں جن کا محمدؐ نام ہے
جنکی محنت اور لگن سے سرخرو اسلام ہے

کارنامے پر ہیں نازاں جنکے ختم المرسلینؐ دین کا احیاء جہاں میں آپ ہی کا کام ہے

دین کی اصل وحقیقت کر گئے ہیں واشگاف
آپ جو کہہ دیں وہ حق باقی خیال خام ہے

فیض صحبت سے امام حق کی اعظم ہو گئے حضرت باقرؑ کا جاری کیسا فیضِ عام ہے

کربلا کے سانحے کے شاہدِ عینی ہیں آپ
شمر جن کے حوصلے کے سامنے ناکام ہے

بے ضمیروں سے تقابل ان کا کرنا ہے عبث یہ مدینے کے ہیں شہ انکا مقدر شام ہے

یہ زمیں حکم امامت سے سمٹ جائے ابھی
آپ بلوا لیں مدینے فاصلہ دو گام ہے

التفاتِ حضرت باقرؑ میں جینا ہے سکوں حشر کا خدشہ نہیں ہے اب مجھے آرام ہے

۔۔سید اعجاز ثقلین بخاری۔۔

الرسلہ سیدز عباس۔یکم رجب ۱۴۴۳ھ کے لئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدح امام باقر علیہ السلام

(ریحان اعظمی صاحب کا کلام)

علیؑ کے بیٹے، علیؑ کے پوتے، علیؑ کے مدحت گزار باقرؑ
دعائے زہراؑ سے کھلنے والے چمن کی شانِ بہار باقرؑ

علومِ حیدرؑ، علومِ سرورؐ، علومِ سجادؑ کا خزانہ
پیامِ شبیرؑ کے مبلغ عطائے پروردگار باقرؑ

پدر کے سجدوں کا تم ثمر ہو ہرا بھرا دین کا شجر ہو
تم ہی نے بخشا ہے بے کلی میں سکونِ صبر و قرار باقرؑ

وہ فہم و ادراک اور فراست تمام خلقِ خدا کی خدمت
علیؑ کی صورت نبیؐ کی صورت رہا تمہارا شعار باقرؑ

علومِ مخفی و ظاہری سے کمال درجہ جو آگہی تھی
بہائے تشنہ لبوں کی خاطر علوم کے آبشار باقرؑ

وہ کم سنی اور وہ اذیت وہ پا پیادہ سفر کے لمحے
نہ آئی لرزش قدم میں پھر بھی ستم سہے صد ہزار باقرؑ

محبتوں کے سفیر بن کر رہے زمینِ خدا پہ ایسے
کہ دشمنوں کو بھی بانٹتے تھے زرِ خلوص اور پیار باقرؑ

وہی طریقہ تھا بندگی کا وہی سلیقہ تھا زندگی کا
خدا کی مرضی ہو جس میں شامل علیؑ کا جس میں وقار باقرؑ

پدر کی صورت کلام میں تھی وہی فصاحت وہی بلاغت
چلائی خطبوں سے آپ نے بھی جگہ جگہ ذوالفقار باقرؑ

تمہاری مدحت سرائی کرنا تمہارے در کی گدائی کرنا
اسی میں ریحانؔ کی بقا کا لکھا ہے دارومدار باقرؑ

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

مدح امام باقر علیہ السلام

از شاعر اہلبیت ریحان اعظمی

مطلع امامت پہ چاند پانچواں چمکا
ہو گئی زمیں روشن اور آسماں چمکا

باپ عابدؑ و ساجد روح بندگی دادا
ماں کی تربیت کا بھی نقش ضوفشاں چمکا

کنیت ابو جعفرؑ اور لقب ملا باقرؑ
علم ان کا دنیا میں بن کے کہکشاں چمکا

علم کی فراوانی فکر کی جہاں بانی
علم ان کی حکمت سے ہو کے بے خزاں چمکا

کمسنی کے عالم میں کربلا میں کوفے میں
قلب ان کا ہر لمحے ہو کے خونچکاں چمکا

باقر علوم ان کو اس لئے بھی کہتے ہیں
ان کے بعد دنیا میں جہل پھر کہاں پھیلا

صورت علیؑ یہ بھی مشکلوں میں کام آئے
سائلوں کی قسمت کا دور رائیگاں چمکا

صدقے ان کے وعدے پر اور وفائے وعدے پر
منقبت یہاں لکھی خلد میں مکاں چمکا

فیض پنجتن کا ہے اے ریحانؔ یہ تجھ پر
شاعری نے دی عزت بن کے مدح خواں چمکا

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

---اپنے بچوں کے لئے جمع کیا---

سید نذر عباس ---۲۴فروری ۲۰۰۲---۱۱ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ

مطلع امامت پر چاند پانچواں چمکا

(در مدحِ امام محمد باقر علیہ السلام)

مطلع امامت پر چاند پانچواں چمکا
ہوگئی زمیں روشن اور آسماں چمکا

باپ عابدؑ و ساجد روح بندگی دادا
ماں کی تربیت کا بھی نقش خوشنما چمکا

کنیت ابو جعفرؑ اور لقب ملا باقر
علم ان کا دنیا میں بن کے کہکشاں چمکا

علم کی فراوانی فکر کی جہاں بانی
علم ان کی حکمت سے ہو کے بے گماں چمکا

کمسنی کے عالم میں کربلا میں کوفہ میں
قلب ان کا ہر لمحے ہو کے خونچکاں چمکا

باقر علوم ان کو اس لیے بھی کہتے ہیں
ان کے بعد دنیا میں جہل پھر کہاں چمکا

صورتِ علیؑ یہ بھی مشکلوں میں کام آئے
سائلوں کی قسمت کا دور رائیگاں چمکا

صدقے ان کے وعدے پر اور وفائے وعدہ پر
منقبت یہاں لکھی خلد میں مکاں چمکا

فیض بےتہیج کا ہے اے ریحانؔ یہ تجھ پر
شاعری نے دی عزت بن کے مدح خواں چمکا

علیؑ کے بیٹے علیؑ کے پوتے علیؑ کے مدحت گزار باقرؑ

(در مدحِ امام محمد باقر علیہ السلام)

علیؑ کے بیٹے علیؑ کے پوتے علیؑ کے مدحت گزار باقرؑ
دعائے زہراؑ سے کھلنے والے چمن کی شانِ بہار باقرؑ

علومِ حیدرؑ، علومِ سرورؐ، علومِ سجادؑ کا خزانہ
پیامِ شبیرؑ کے مبلغ عطائے پروردگار باقرؑ

پدر کے سجدوں کا تم ثمر ہو ہرا بھرا دین کا شجر ہو
تمہی نے بخشا ہے بےکلی میں سکونِ صبر و قرار باقرؑ

وہ فہم و ادراک اور فراست تمام خلقِ خدا کی خدمت
علیؑ کی صورت نبیؐ کی سیرت رہا تمہارا شعار باقرؑ

علومِ مخفی و ظاہری سے کمال درجہ جو آگہی تھی
بہائے تشنہ لبوں کی خاطر علوم کے آبشار باقرؑ

وہ کمسنی اور وہ اذیت وہ پا پیادہ سفر کے لمحے
نہ آئی لرزش قدم میں پھر بھی ستم سہے صد ہزار باقرؑ

صحیفوں کے سفیر بن کر رہے زمینِ خدا پہ ایسے
کہ دشمنوں کو بھی بانٹتے تھے زرِ خلوص اور پیار باقرؑ

وہی طریقہ تھا بندگی کا وہی سلیقہ تھا زندگی کا
خدا کی مرضی ہو جس میں شامل علیؑ کا جس میں وقار باقرؑ

پدر کی صورت کلام میں بھی وہی فصاحت وہی بلاغت
چلائی خطبوں سے آپ نے بھی جگہ جگہ ذوالفقار باقرؑ

تمہاری مدحت سرائی کرنا تمہارے در کی گدائی کرنا
اسی میں ریحانؔ کی بقا کا لکھا ہے دارو مدار باقرؑ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام جعفر صادقؑ

ریحانؔ اعظمی صاحب کا نذرانہ عقیدت

قلم صادق زباں صادق ہے صادق گھر کا گھر سارا
صداقت سے میرے مولاؑ نے ہر کاذب کو ہے مارا
امامِ جعفرِ صادقؑ صداقت کا سمندر ہیں
صداقت کے فلک کا آپ کو کہتے ہیں سب تارا

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

خوشبو تلاش کرتی تھی چاہت جو پھول کی
دو صادقوں کی ایک ہے ساعت نزول کی
اترا ہے آفتابِ صداقت زمین پر
ہمراہ روشنی ہے خدا کے رسولؐ کی
علم و کمال و تقویٰ صداقت کے ورثہ دار
نظریں جمی ہیں ان پہ ہر اک دل ملول کی
وہ شخص بادشاہوں کی توقیر رکھتا ہے
جس نے بھی ان کے در کی غلامی قبول کی
معصوم آٹھویں ہیں امام ششم ہیں یہ
تاریخ لکھ گئے ہیں فروع و اصول کی
ان کی صداقتوں پہ صداقت کو ناز ہے
یہ بھی ہیں اک نشانی جہاں میں رسولؐ کی
ریحانؔ حق کلامی قلم کو عطا ہوئی
دادِ سخنوری بھی انہی سے وصول کی

--ریحانؔ--

صداقت ناز کرتی ہے امامت ایسی ہوتی ہے
خدا خود ناز فرمائے شریعت ایسی ہوتی ہے

امام جعفرؑ صادق صداقت کا فلک ٹھہرے
لقب ہی پڑ گیا صادق صداقت ایسی ہوتی ہے
خزانہ علم کا وہ دونوں ہاتھوں سے لٹاتے تھے
سخی کہتے ہیں ہم اس کو سخاوت ایسی ہوتی ہے
اگر مہمان بنکر کوئی دشمن ان کے گھر آئے
مدارت خود کریں اس کی شرافت ایسی ہوتی ہے
ہے تاریخ ولادت ایک ان کی اور محمدؐ کی
نبوت اور امامت میں محبت ایسی ہوتی ہے
بنا ہتیار دشمن سامنے ان کے جو آ جائے
اسے ایذا نہیں دیتے شجاعت ایسی ہوتی ہے
ضروری ہے ہوا جیسے بقائے زندگی کو
ہمیں اپنے اماموں کی ضرورت ایسی ہوتی ہے
شرف ہے جعفری ہونا تیری نسبت سے اے آقا
ہمارا رہنما تو ہے قیادت ایسی ہوتی ہے
یہاں آؤ کہ یہ بے زر کو بھی بوذرؓ بناتے ہیں
سمجھ میں پھر کہیں آئے گا دولت ایسی ہوتی ہے
درِ علم نبیؐ سے حرف وہ ریحانؔ مل جائیں
ثناء جس کی ہے وہ کہہ دیں کہ مدحت ایسی ہوتی ہے

--ریحانؔ اعظمی--

اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے ریحانؔ اعظمی صاحب کا یہ کلام حاصل کیا

طالب دعا--سیدزعباس---۲۲ رجب ۱۴۲۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام جعفر صادقؑ

ریحانؔ اعظمی صاحب کا نزرانہ عقیدت

قلم صادق زباں صادق ہے صادق گھر کا گھر سارا صداقت سے میرے مولاؑ نے ہر کاذب کو ہے مارا

امامِ جعفرِ صادقؑ صداقت کا سمندر ہیں صداقت کے فلک کا آپ کو کہتے ہیں سب تارا

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

خوشبو تلاش کرتی تھی چاہت جو پھول کی

دو صادقوں کی ایک ہے ساعت نزول کی

اترا ہے آفتابِ صداقت زمین پر ہمراہ روشنی ہے خدا کے رسولؐ کی

علم و کمال و تقویٰ صداقت کے ورثہ دار

نظریں جمی ہیں ان پہ ہر اک دل ملول کی

وہ شخص با دشاہوں کی توقیر رکھتا ہے جس نے بھی ان کے در کی غلامی قبول کی

معصوم آٹھویں ہیں امامِ ششم ہیں یہ

تاریخ لکھ گئے ہیں فروع و اصول کی

ان کی صداقتوں پہ صداقت کو ناز ہے یہ بھی ہیں اک نشانی جہاں میں رسولؐ کی

ریحانؔ حق کلامی قلم کو عطا ہوئی

دادِ سخنوری بھی انہی سے وصول کی

(ریحان اعظمی صاحب کا یہ کلام اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ سیدز رعباس۔۔۱۵۔۱۱۔۲۰۰۲م)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام جعفر صادقؑ

ریحانؔ اعظمی صاحب کا نزرانہ عقیدت

صداقت ناز کرتی ہے امامت ایسی ہوتی ہے
خدا خود ناز فرمائے شریعت ایسی ہوتی ہے

امام جعفرؑ صادق صداقت کا فلک ٹھہرے لقب ہی پڑ گیا صادق صداقت ایسی ہوتی ہے

خزانہ علم کا وہ دونوں ہاتھوں سے لٹاتے تھے
سخی کہتے ہیں ہم اس کو سخاوت ایسی ہوتی ہے

اگر مہمان بنکر کوئی دشمن ان کے گھر آئے مدارت خود کریں اس کی شرافت ایسی ہوتی ہے

ہے تاریخ ولادت ایک ان کی اور محمدؐ کی
نبوت اور امامت میں محبت ایسی ہوتی ہے

بنا ہتیار دشمن سامنے ان کے جو آ جائے اسے ایذا نہیں دیتے شجاعت ایسی ہوتی ہے

ضروری ہے ہو جیسے بقائے زندگی کو
ہمیں اپنے اماموں کی ضرورت ایسی ہوتی ہے

شرف ہے جعفری ہونا تیری نسبت سے اے آقا ہمارا رہنما تو ہے قیادت ایسی ہوتی ہے

یہاں آؤ کہ یہ بے زر کو بھی بوذرؓ بناتے ہیں
سمجھ میں پھر کہیں آئے گا دولت ایسی ہوتی ہے

درِ علم نبیؐ سے حرف وہ ریحانؔ مل جائیں ثناء جس کی ہے وہ کہہ دیں کہ مدحت ایسی ہوتی ہے

--ریحانؔ اعظمی--

(ریحان اعظمی صاحب کا یہ کلام اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔سیدزرعباس--۱۵-۱۱-۲۰۰۲م)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام موسیٰ کاظمؑ

السلام علیک یا سیدی، یا باب الحوائج، یا امام موسیٰ ابن جعفرؑ

اے باب حوائج میرے سلطانِ زمانہ بگڑی کو بنانا
بس ایک تمنا ہے ہمیں پاس بلانا قدموں میں بٹھانا

ہیں سبط نبیؐ جعفر صادقؑ کے ولی ہیں فرزندِ علیؑ ہیں
اس گھر سے نہیں بڑھ کے کوئی اور گھرانہ دنیا سے یگانہ

اس در سے کبھی کوئی بھی خالی نہ گیا ہے جو مانگا ملا ہے
مومن کے لئے ہے یہی انمول خزانہ سائل کا ٹھکانہ

اک ہم ہیں حضوری کے لئے دور ہیں مولا مجبور ہیں مولا
ہو کاش مقدر میں کبھی روضے پہ جانا دکھ درد سنانا

ہم لوگ پریشاں ہیں سکوں دیجئے مولا کچھ کیجئے مولا
خالی میری جھولی میں بھی کچھ پھول گرانا منگتا ہوں پرانا

اجداد کے مانند بہت ظلم سہے ہیں لب تشنہ رہے ہیں
صد حیف کہ زنداں میں انہیں زہر پلانا اور جشن منانا

آتی ہے ہمیں یاد جو مولا کی اسیری بے وقت کی پیری
اس عالمِ پیری میں مصیبت کا اٹھانا اور دیں کا بچانا

تاریکی شب میں یہی تابوت اٹھا تھا پر کس کو پتہ تھا
بغداد میں پھر لٹ گیا زہراؑ کا گھرانہ روتا ہے زمانہ

تاریکی زنداں میں فقط لاشہ پڑا تھا چھوٹا نہ بڑا تھا
مزدوروں کا چپکے سے حسنؔ لاشہ اٹھانا دنیا کو رلانا

(المرسلہ بانی امام بارگاہ کاظمی اسلام آباد)

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

جاوید اقبال کا نزرانہ عقیدت

غیض و غضب کو تھام لیا شاہِ کاظمین
کاظمؑ ہوا لقب ترا اے شاہ مشرقین

قیدی بنا کے لے چلا ہارون بد سرشت
صدمہ مفارقت کا، کئے دختروں نے بین

دجلے کے پل پہ دیکھ غریبی کی انتہا
مزدور ہیں جنازہ اٹھائے، نہ شور و شین

صدقِ خلیل و خلعت آدم ہے زیب تن
ہیبت کلیمؑ کی یہ نبیؐ کا ہے نور عین

مولا مرے غریب و مسافر کی سالگرد
آتی ہے بیچ فصل عزائے حسنؑ حسینؑ

بابا رضاؑ کے ہیں تو یہی فاطمہؑ کی جان
جاویدؔ ہیں عطا کے یہ مخزن عطائے عین

--جاوید اقبال قزلباش--

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام موسیٰ کاظمؑ

غیض وغضب کو تھام لیا شاہِ کاظمین
کاظمؑ ہوا لقب ترا اے شاہ مشرقین

قیدی بنا کے لے چلا ہارون بدسرشت
صدمہ مفارقت کا، کئے دختروں نے بین

دجلے کے پل پہ دیکھ غریبی کی انتہا
مزدور ہیں جنازہ اٹھائے، نہ شور و شین

صدقِ خلیل وخلعت آدم ہے زیب تن
ہیبت کلیمؑ کی یہ نبیؐ کا ہے نور عین

مولا مرے غریب ومسافر کی سا لگرد
آتی ہے بیچ فصل عزائے حسنؑ حسینؑ

بابا رضاؑ کے ہیں تو یہی فاطمہؑ کی جان
جاوید ہیں عطا کے یہ مخزن عطائے عین

--جاوید اقبال قزلباش--

(طالب دعا۔ سید نذر عباس۔ ۱ اگست ۲۰۰۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام موسیٰ کاظمؑ

السلام علیک یا سیدی، یا باب الحوائج، یا امام موسیٰ ابن جعفرؑ

ریحانؔ اعظمی صاحب کا کلام

امامِ موسیٰ کاظمؑ کی مدحت مدحِ حیدرؑ ہے
جو سچ پوچھو تو یہ مدحت بھی توصیفِ پیمبرؐ ہے

لقب باب الحوئج عبدِ صالح کاظم و صابر
میرا مولا عطا کے باب میں مثلِ سمندر ہے

طوافِ خانۂ حق قبل پیدائش کیا جس نے
امام جعفرِ صادقؑ کا وہ فرزند ہے

کرامات و عبادت میں بلندی میں سخاوت میں
نہ ان کا کوئی ہمسر تھا نہ ان کا کوئی ہمسر ہے

نبیؐ سیرت علیؑ طینت کمالِ علمِ جعفرؑ بھی
زمانے میں امامِ موسیٰ کاظمؑ کا پیکر ہے

حمیدہ والدہ ان کی تو والد جعفرِ صادقؑ
یہ اوصافِ حمیدہ ہیں یہ علم و فن کا جعفر ہیں

زمانہ جس کو کہتا ہے امامِ موسیٰ کاظمؑ
امامت کے فلک کا ساتواں ماہِ منور ہے

صفر کی سات کو یہ ساتواں ہادی ہوا پیدا
نواں معصوم ہیا ور ساتواں ہادی و رہبر ہے

لقب کاظم تھا یوں غصے کو پینا ان کی سیرت تھی
یہ سیرت درحقیقت سیرتِ محبوب داور ہے

کیا جامِ شہادت نوش پیالہ زہر کا پی کر
بتایا کہ شہادت کے لئے مخصوص اک گھر ہے

شرف ریحانؔ حاصل ہے قلم کو ان کی مدحت کا
مری صورت قلم میرا نصیبے کا سکندر ہے

مدح امام موسیٰ کاظمؑ

از جناب ریحانؔ اعظمی

تم کوہِ عطا تم بحرِ سخا تم مشکل ٹالنے والے ہو
اے ابنِ علیؑ ابنِ زہراؑ تم مشکل ٹالنے والے ہو

تم علم کا بہتا دریا ہو تم حق کے ولی کا سایہ ہو
تم باب حوائج ہو مولا تم مشکل ٹالنے والے ہو

کاظمؑ ہو کرامت والے ہو قرآن کے تم رکھوالے ہو
حاصل ہے تمہیں مرضیِ خدا تم مشکل ٹالنے والے ہو

پیکر سے عیاں ہے عکس نبی سیرت میں حسنؑ صورت میں علیؑ
تم کعبہ جاں تم قبلہ نما تم مشکل ٹالنے والے ہو

غصہ نہ کبھی رخ پر دیکھا کاظم کے یہی معنی ہیں کھلا
ہے خلقِ خدا کے لب پہ صدا تم مشکل ٹالنے والے ہو

جو در پہ سوالی آیا ہے وہ جھولی بھر کے لایا ہے
دربارِ سخی ہر دم ہے کھلا تم مشکل ٹالنے والے ہو

جنت کی بشارت مل جائے روضے پہ تمہارے جو جائے
کہتی ہے تیرے مرقد کی فضا تم مشکل ٹالنے والے ہو

تم جعفر صادقؑ کے ہو پسر قرآن صداقت کے جوہر
حق گوئی تمہارا ہے ورثہ تم مشکل ٹالنے والے ہو

سامانِ شفاعت ذکر تیرا ریحانؔ کو مولا روزِ جزا
کیا نارِ جہنم سے خطرہ تم مشکل ٹالنے والے ہو

--ریحانؔ اعظمی--

۲۵ رجب ۱۴۲۳ھ کو باب الحوائج امام کاظمؑ کے یوم شہادت پر ہم اپنے وقت کے امام کو تعزیت پیش کرتے ہیں ---سیدز رعباس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نزر امام موسیٰ الکاظمؑ

مختلف شعراء کی رباعیاں

امامِ بحر و برھادی ہفتم

وہ نورِ حق جودیں کا ناخدا ہے

دعائیں ان کے صدقے میں بر آئیں

لقب باب الحوائج آپ کا ہے

پڑھو صلِ علیٰ مل کر بنامِ موسیٰ کاظمؑ
سنو پھر شوق سے وصفِ امامِ موسیٰ کاظمؑ
مسلسل اشکِ خون بہنے دو آنکھوں کے دو آبے سے
اگر مقصود ہو لکھنا سلامِ موسیٰ کاظمؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام موسیٰ کاظمؑ

السلام علیک یا سیدی ،یا باب الحوائج ،یاامام موسیٰ ابن جعفر الکاظمؑ

اے باب حوائج میرے سلطانِ زمانہ بگڑی کو بنانا

بس ایک تمنا ہے ہمیں پاس بلانا قدموں میں بٹھانا

ہیں سبط نبیؐ جعفر صادقؑ کے ولی ہیں فرزندِ علیؑ ہیں اس گھر سے نہیں بڑھ کے کوئی اور گھرانہ دنیا سے یگانہ

اس در سے کبھی کوئی بھی خالی نہ گیا ہے جو مانگا ملا ہے

مومن کے لئے ہے یہی انمول خزانہ سائل کا ٹھکانہ

اک ہم ہیں حضوری کے لئے دور ہیں مولا مجبور ہیں مولا ہو کاش مقدر میں کبھی روضے پہ جانا دکھ درد سنانا

ہم لوگ پریشاں ہیں سکوں دیجئے مولا کچھ کیجئے مولا

خالی میری جھولی میں بھی کچھ پھول گرانا منگتا ہوں پرانا

اجداد کے مانند بہت ظلم سہے ہیں لب تشنہ رہے ہیں صد حیف کہ زنداں میں انہیں زہر پلانا اور جشن منانا

آتی ہے ہمیں یاد جو مولا کی اسیری بے وقت کی پیری

اس عالمِ پیری میں مصیبت کا اٹھانا اور دیں کا بچانا

تاریکیِ شب میں یہی تابوت اٹھا تھا پر کس کو پتہ تھا بغداد میں پھر لٹ گیا زہراؑ کا گھرانہ روتا ہے زمانہ

تاریکیِ زنداں میں فقط لاشہ پڑا تھا چھوٹا نہ بڑا تھا

مزدوروں کا چپکے سے حسنؔ لاشہ اٹھانا دنیا کو رلانا

(المرسلہ بانی امام بارگاہ کاظمی اسلام آباد)

طالب دعا۔ سید نذر عباس۔ ۱۴ نومبر ۲۰۰۲م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام موسیٰ کاظمؑ

السلام علیک یا سیدی ،یا باب الحوائج ،یاامام موسیٰ ابن جعفر الکاظمؑ

جاوید اقبال کا نزرانہ عقیدت

غیض وغضب کو تھام لیا شاہِ کاظمین
کاظمؑ ہوا لقب ترا اے شاہ مشرقین

قیدی بنا کے لے چلا ہارون بد سرشت
صدمہ مفارقت کا، کئے دختروں نے بین

دجلے کے پل پہ دیکھ غریبی کی انتہا
مزدور ہیں جنازہ اٹھائے، نہ شور وشین

صدقِ خلیل وخلعت آدم ہے زیب تن
ہیبت کلیمؑ کی یہ نبیؐ کا ہے نور عین

مولا مرے غریب ومسافر کی سا لگرد
آتی ہے بیچ فصل عزائے حسنؑ حسینؑ

بابا رضاؑ کے ہیں تو یہی فاطمہؑ کی جان
جاوؔید ہیں عطا کے یہ مخزن عطائے عین

--جاوید اقبال قزلباش--

طالب دعا۔ سید نزر عباس۔ ۱۴ نومبر ۲۰۰۲م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام موسیٰ کاظمؑ

السلام علیک یا سیدی، یا باب الحوائج، یا امام موسیٰ ابن جعفرؑ

ریحانؔ اعظمی صاحب کا کلام

امامِ موسیٰ کاظمؑ کی مدحت مدحِ حیدرؑ ہے

جو سچ پوچھو تو یہ مدحت بھی توصیفِ پیمبرؐ ہے

لقب باب الحوائج عبدِ صالح کاظم وصابر میرا مولا عطا کے باب میں مثلِ سمندر ہے

طوافِ خانۂ حق قبل پیدائش کیا جس نے

امامِ جعفرِ صادقؑ کا وہ فرزند ہے

کرامات وعبادت میں بلندی میں سخاوت میں نہ ان کا کوئی ہمسر تھا نہ ان کا کوئی ہمسر ہے

نبیؐ سیرت علیؑ طینت کمالِ علمِ جعفرؑ بھی

زمانے میں امامِ موسیٰ کاظمؑ کا پیکر ہے

حمیدہ والدہ ان کی تو والد جعفرِ صادقؑ یہ اوصافِ حمیدہ ہیں یہ علم وفن کا جعفر ہیں

زمانہ جس کو کہتا ہے امامِ موسیٰ کاظمؑ

امامت کے فلک کا ساتواں ماہِ منور ہے

صفر کی سات کو یہ ساتواں ہادی ہوا پیدا نواں معصوم ہیا ور ساتواں ہادی و رہبر ہے

لقب کاظم تھا یوں غصے کو پینا ان کی سیرت تھی

یہ سیرت درحقیقت سیرتِ محبوبِ داور ہے

کیا جامِ شہادت نوش پیالہ زہر کا پی کر بتایا کہ شہادت کے لئے مخصوص اک گھر ہے

شرف ریحانؔ حاصل ہے قلم کو ان کی مدحت کا

مری صورت قلم میرا نصیبے کا سکندر ہے

المرسلہ۔۔طالب دعاء سید زعباس۔۱۳ نومبر ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام موسیٰ کاظمؑ

السلام علیک یا سیدی، یا باب الحوائج، یا امام موسیٰ ابن جعفرؑ

ریحانؔ اعظمی صاحب کا کلام

امامِ موسیٰ کاظمؑ کی مدحت مدحِ حیدرؑ ہے

جو سچ پوچھو تو یہ مدحت بھی توصیفِ پیمبرؐ ہے

لقب باب الحوائج عبدِ صالح کاظم وصابر میرا مولا عطا کے باب میں مثلِ سمندر ہے

طوافِ خانۂ حق قبل پیدائش کیا جس نے

امامِ جعفرِ صادقؑ کا وہ فرزند ہے

کرامات وعبادت میں بلندی میں سخاوت میں نہ ان کا کوئی ہمسر تھا نہ ان کا کوئی ہمسر ہے

نبیؐ سیرت علیؑ طینت کمالِ علمِ جعفرؑ بھی

زمانے میں امامِ موسیٰ کاظمؑ کا پیکر ہے

حمیدہ والدہ ان کی تو والد جعفرِ صادقؑ یہ اوصافِ حمیدہ ہیں یہ علم وفن کا جعفر ہیں

زمانہ جس کو کہتا ہے امامِ موسیٰ کاظمؑ

امامت کے فلک کا ساتواں ماہِ منور ہے

صفر کی سات کو یہ ساتواں ہادی ہوا پیدا نواں معصوم ہیں اور ساتواں ہادی و رہبر ہے

لقب کاظم تھا یوں غصے کو پینا ان کی سیرت تھی

یہ سیرت درحقیقت سیرتِ محبوب داور ہے

۲۵ رجب ۱۴۲۳ھ کو باب الحوائج امام کاظمؑ کے یوم شہادت پر ہم اپنے وقت کے امام کو تعزیت پیش کرتے ہیں۔۔۔ سیدرضا عباس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام علیؑ ابن موسیٰ الرضا

غل عجم میں ہے رضاؑ آج یہاں آتے ہیں

صورتِ دبدبہ شورِ اذاں آتے ہیں

سر ابھارے ہوئے ماضی کے نشاں آتے ہیں

ان کی دادی کا یہ میکا ہے جہاں آتے ہیں

نہ امارت نہ ریاست نہ سیاست آئے

ہاں قدم لینے کو کسریٰ کی عدالت آئے

--نسیم امروہوی--

نور ہی نور ہے ظاہر ہو کہ ان کا باطن ان پہ جولائے نہ ایمان وہ کب ہے مومن

یہ بہ تائیدِ خدا خلق خدا کے محسن ہر مسافر کی حفاظت کو امام ضامن

اس کا آسیب ہے رد۔ ختم بلا۔ جادو بند

مل گیا ان کی ضمانت کا جسے بازو بند

--نسیم امروہوی--

کہا کسی نے کہ ابن رسولؐ کوئی حدیث

سنایئے ہمیں ایمان جس سے تازہ ہو

کہا سوالی اگر چاہتا ہے خلد بریں

زبان صدق سے کہہ لا الہ الا اللہ

--صغیر رضوی--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معصومہ ء قم جناب فاطمہ

مرثیہ کس ہاتھ سے تیرا لکھوں یہ تو بتا　　اشک میرے ہیں رواں اک غم تیرا مشہود ہے

پیکر درد و الم تیرا سفر دشوار تر　　قم تلک جو سترہ روزہ زندگی محدود ہے

ہستی معروف قم کے تزکرے ہیں الاماں　　جان عالم ہو فداوہ قلب جو محمود ہے

سیاہ پرچم سیاہ دنیا سیاہی افلاک کیوں　　ماجرا یہ ہو گیا کیا اے میرے معبود ہے

قصہ پر درد و غم جاوید اب چھیڑو نہ تم

فاطمہؑ کے قلب کا آرام اب مفقود ہے

--جاوید اقبال قزلباش--

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام محمد تقی الجوادؑ

جناب ریحان اعظمی کا کلام

بیتِ علی رضاؑ میں تقیؑ کا ظہور ہے
خوشبو ہوا میں اور فضاؤں میں نور ہے

یہ طفل نو امام رضا کا وہ طفل ہے بچپن میں ہی کتاب خدا پر عبور ہے
آغوش میں سبیکۂ کے ہے یہ ماہتاب قرآن معرفت میں جو بین السطور ہے
یہ بھی ہے خاندان رسالت کا اک چراغ ہر رخ جس سے مثال علیؑ یہ بھی دور ہے
چوتھے برس میں سر پہ امامت کا تاج تھا ثابت ہوا کہ نور بہر حال نور
بہلولؒ ہو گیا کوئی سلمانؓ بن گیا آل نبیؐ کی ذات کا جس کو شعور ہے
ان کے لقب نجیب تقی مرتضیٰ بھی تھے جواد وہ لقب ہے جو شانِ غفور ہے
نرمی گنہگاروں پہ رب کی ہے اک صفت اوصاف میں تقی کے بھی شامل صبور ہے

ریحانؔ مدح خواں ہوں امام تقیؑ کا میں
یہ وہ مقام ہے جہاں جائز غرور ہے

--ریحان اعظمی--

جانشین امام رضا آگئے

جانشین امام رضاؑ آ گئے ابن زہراؑ و مشکل کشا آ گئے
ہے تقیؑ نام تقویٰ فضیلت میں ہے پہنے علم نبیؐ کی قبا آ گئے
ان کے فرزند ہوں گے امام نقیؑ
کہہ کے سب مل کے صد مرحبا آ گئے
جھولیاں اب فقیروں کی بھر جائیں گی ساری دنیا کے حاجت روا آ گئے
تھے لقب آپ کے مرتضےٰ اور تقیؑ بن کے بحر عطا و سخا آ گئے
آپ جواد و فانع نجیب و نقی
جس میں بن کے تازہ ہوا آ گئے
تیشۂ علم سے توڑا بت جہل کا اے خوشا ابن خیبر کشا آ گئے
یہ عطاؤں کا در یہ طہارت کا گھر معنی انما یھل اتی آ گئے
از محمدؐ سے تا بہ محمدؐ ہیں یہ
مصطفیٰؐ منزلت مصطفیٰؐ آ گئے
حرف تقویٰ ہوا متقی آپ سے وہ جو تقوے کی ہے انتہا آ گئے

آج ریحانؔ باب شرف کھل گیا
ہادی و رہنما پیشوا آ گئے

--ریحان اعظمی--

ذکر امام تقیؑ

(ظہور جارچوی صاحب کا کلام)

منظور ہے جو مدحِ محمد تقیؑ مجھے توفیق دیں گے نظم کی مولا علیؑ مجھے

جب زہر سے شہید ہوئے آٹھویں امام مامون کے خلاف نظر آئے خاص و عام
برہم نظر جو آیا حکومت کا انتظام اپنی بقا کا پھر کیا اس نے اہتمام
بلوا لیا امام تقیؑ جواد کو
شیعوں کو شاد کر گئے دبایا فساد کو
اک دن شکارگاہ کو جاتا تھا بادشاہ بچوں کے ساتھ دیکھا تقیؑ کو میان راہ
بچے تمام بھاگ گئے ڈر کے لی پناہ لیکن کھڑے رہے وہیں مولا بزرو جاہ
گرما گیا جو خون تو مامون رک گیا
معصوم کے قریب وہ ملعون رک گیا
مامون نے کہا کہ بتائیں ذرا حضور کیوں میرے رعب سے نہ گئے ڈر کے آپ دور
بولے امام بھاگنا تھا کس لئے ضرور؟ ظالم ہے تو، نہ میں نے کیا ہے کوئی قصور
تا دم ہوا جواب سے بولا کمال ہے
ہاں کیوں نہ ہو امام رضاؑ کا یہ لال ہے
واپس ہوا شکار سے جب شاہ وقت شام موجود پھر وہیں نظر آئے اسے امام
مٹھی کو اپنی بند دکھا کر کیا کلام یہ تو ذرا بتایئے اے آسماں مقام
کیا چیز میری مٹھی میں اس وقت بند ہے
دیکھیں تو علم آپ کا کتنا بلند ہے
بولے یہ مسکرا کے امام فلک وقار ہیں مچھلیاں سمندر قدرت میں بے شمار
لے جاتا ہے اڑا کے انہیں بحر سے بخار کر لیں جو باز ان کو سلاطین کے شکار
مسرور قلب ہوتا ہے اہل عقول کا
لیتے ہیں امتحان وہ آل رسولؐ کا
مامون اس جواب سے خوش اس قدر ہوا حجرت کو اپنے ساتھ محل میں ہی لے گیا
رکھ کر محل میں دیکھی جو انوار کی ضیاء قائل ہوا تقیؑ کے علوم و کمال کا
بڑھتا گیا خلوص جو حق کے ولی کے ساتھ
بیٹی کا رشتہ کر دیا مولا تقیؑ کے ساتھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طالب دعا سید زاہد عباس ۲۸ مئی ۲۰۰۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام محمد تقی الجوادؑ

ہیں تقیؑ مثل علیؑ دین کا گویا قرآں
لیکن اک وصف میں بالکل ہے یداللہ کی شان
ذوالعشیرہ میں نبیؐ نے یہ کیا تھا اعلان
وہی نائب ہے مرا آج جولائے ایمان
دس برس کے تھے علیؑ جب کہ نیابت پائی
نو برس کے تھے تقیؑ جب کہ امامت پائی

--نسیم امروہوی--

صلی اللہ علیک یا علی صلی اللہ علیک یا محمد

ریحانؔ اعظمی صاحب کا کلام

جانشینِ امام رضاؑ آ گئے
ابن زہراؑ و مشکل کشا آ گئے
ہے تقیؑ نام تقویٰ فضیلت میں ہے
پہنے علم نبیؐ کی قبا آ گئے
ان کے فرزند ہوں گے امامِ نقیؑ
کہیئے سب مل کے صد مرحبا آ گئے
جھولیاں اب فقیروں کی بھر جائیں گی
ساری دنیا کے حاجت روا آ گئے
تھے لقب آپ کے مرتضےٰ و تقیؑ
بن کے بحر عطا و سخا آ گئے
آپ جواد قانع نجیب و نقی
حبس میں بن کے تازہ ہوا آ گئے
تیشۂ علم سے توڑا بت جہل کا
اے خوشا ابنِ خیبر کشا آ گئے
یہ عطاؤں کا دریا طہارت کا گھر
معنیِ انما یھل اتی آ گئے
از محمدؐ سے تا بہ محمدؐ ہیں یہ
مصطفیٰ منزلت مصطفیٰ آ گئے
حرف تقویٰ ہوا متقی آپ سے
وہ جو تقوے کی ہے انتہا آ گئے
آج ریحانؔ باب شرف کھل گیا
ہادی و رہنما پیشوا آ گئے

--ریحانؔ اعظمی--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدح امام عسکریؑ از جناب ریحان اعظمی

تم رہنما ہو مولا پیمبرؐ کی شان کے
تم ہو امام مولا امامِ زمانؑ کے

ٹھہریں تمہارے سامنے کیا لشکر وسپاہ ؟ تم خود ہی عسکری ہو زمان ومکان کے
بیٹا تمہارا آخری حجت خدا کی ہے
سر جس کے در پہ خم ہیں زمین وآسمان کے

قرآن منزلت ہے تمہاری ہر ایک بات تم گیارہویں علیؑ ہو زبان وبیان کے
وہ جراءت بیان تھی حاکم کے سامنے
ہوتے تھے پاش پاش کلیجے چٹان کے

تم وارثِ علیؑ و نبیؐ ابن ِ فاطمہؑ تم ترجماں رہے ہو خدا کی زبان کے
حُسنِ حسنؑ، علیؑ کی ذکاوت ، رضاؑ مزاج
رب نے بنایا نورِ رسالت میں چھان کے

اجداد کی طرح پسِ زنداں بہت رہے دشمن تھے منکران خدا ان کی جان کے
مشہور ہے زمانے میں تفسیرِ عسکریؑ
سوتے تھے آپ علم کی چادر کو تان کے

ریحان جو بھی ان کی فضیلت میں شک کریں پہچان لیجئے کہ لوگ ہیں کس خاندان کے

(ہم اپنے وقت کے امام کو ان کے والدگرامی کی پیدائش کی مبارکباد پیش کرتے ہیں ۔۔طالب دعا ۔۔سیدزعباس ۔۱۲جون ۲۰۰۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نذرِ امام عسکریؑ

آغا سروشؔ کا کلام

اے امام عسکریؑ اے وارث خیر الانام　　تیرے لشکر میں فرشتوں کا ہے ہر سُو اژدھام

تیرا نانا دینِ حق کا آخری پیغام بر　　تیرا بیٹا آج کے روشن زمانے کا امامؑ

پھر نمازوں کی طرح فرض ہے تیری مؤدت بھی　　سمت کعبہ کی طرح واجب ہے تیرا احترام

دور تیرا گیارھواں ہے دورِ ختم المرسلیں　　ہے نزولِ وحی سے ہٹ کر وہی سب تیرے کام

تو ہے یوں قرآن اور اسلام کا سینہ سپر　　جیسے جنگِ بدر و خندق میں میرا پہلا امام

ایک مردِ فلسفی گھیرے ہوئے تھا شک جسے　　تھا کلام اللہ کی آیات میں جس کو کلام

تیری حکمت کے سخن نے کر دیا بے دست و پا　　ہو گیا دو چار ہی جملوں میں وہ تیرا غلام

پارہ پارہ ہو گیا اسحاق کندی کا غرور　　تیرے صدقے آ گیا صیاد خود زیرِ دام

خونِ ناحق رنگ لایا یوں تیرے اجداد کا　　اس طرح ڈوبا لہو میں پھر نہ ابھرا تختِ شام

وہ تیرا نورِ نظر وہ ورثہ دارِ انبیاء　　کربلا کے خونِ ناحق کا جو لے گا انتقام

نام کا مختار وہ بیٹا تیرا مختارِ کل　　ایک چھوٹا سا نمونہ تھا وہ خونی انقلاب

جمع سب کو دیکھکر جشنِ ولادت میں تیرے　　عرشِ اعظم کر رہا ہے تیرے شیعوں کو سلام

آپ کا روئے منور آپ کے گیسوئے پاک

ہیں سروشؔ خوش نوا کی زندگی کے صبح شام

طالب دعا۔ سید زمرعباس۔ ۱۴ دسمبر ۲۰۰۲ء۔ ۱ شوال ۲۰۰۳ھ۔ یوم غیبت امام زمانہؑ

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان السلام علیک یا خلیفۃ الرحمان السلام علیک یا شریک القرآن السلام علیک یا امام الانس والجان

عجل اللہ تعالیٰ فرجک و سھل اللہ تعالیٰ مخرجک و ظھورک و رحمۃ اللہ و برکاتہ

★★★★★★★★★★★★★

محمدؐ کے ہمنام حیدرؑ صفت جہاں میں بصد احترام آئیں گے
قیامت تو جب آئے گی آئے گی قیامت سے پہلے امام آئیں گے

●●●●●

قیامت میں دامن اوڑھا لیجئے گا غریبوں کی قسمت بنا دیجئے گا
عریضے بہیں کشتی نوح مولا تھپیڑے پڑیں تو چھڑا لیجئے گا

★★★★★★★

ختم فرمائیے کب غیب کی مدت ہو گی کب تلک آپ کے بیمار کو صحت ہو گی
کل تلک آپ نہ آئے تو نہ آئے لیکن آج بھی آپ نہ آئے تو قیامت ہو گی

●●●●●

نرجس ہیں آج کیا تہ داماں لئے ہوئے ایماں لئے ہوئے ہیں کہ قرآں لئے ہوئے
نفس نبیؐ امام مبیںؑ حجت خدا بخشش کا عاصیوں کا ہیں ساماں لئے ہوئے

★★★★★

دیکھنے والے ذرا اور دوبارہ دیکھو کالے بادل میں چمکتا ہوا تارا دیکھو
گود نرجسؑ کی بنی جس کے لئے آج رحل وہ بارھواں آیا ہے قرآن کا پارہ دیکھو

آج سبرات ھے حلول کا کھلوول ہوئی ہے پھلجری اور پڑاکن کا چھڑاوول ہوئی ہے
جے کا آنا تھا اوتو آئے گوا کعبہ ماں اب سال بھر دیکھو تکوول ہوئی ہے

★★★★★

بھنور سے اتفاقاً بچ نکلنے پر نہ اتراؤ سر ساحل پہنچ کر بھی سفینے ڈوب جاتے ہیں
وہ کل آئیں کہ آج آئیں انہیں ایک دن تو آنا ہے ہمارے دل اسی احساس سے تسکین پاتے ہیں
انہیں دیکھا نہیں ہے پھر بھی ان کے چاہنے والے قیامت کے حوالے سے انہیں پہچان جاتے ہیں
وہ ابن روح ہوں رومی ہوں طوسی ہوں خمینی ہوں جو مس ہوں ان کے قدموں سے تو ذرے جگمگاتے ہیں

وہ پردے میں ہیں ساحر اور ہم پردے کے باہر
بس اب یہ دیکھنا ہے کہ وہ بلاتے ہیں کہ آتے ہیں

★★★★★

اول کے محمدؑ کو نبوت دے دی اوسط کے محمدؐ کو امامت دے دی
آخر کے محمدؐ کو خدا کیا دتنا کچھ دن کے لئے اپنی سی غیبت دے دی

●●●●●

10 APR 2000

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امیر حسن جلالپوری کی رباعیاں جو عامر امروہوی نے پڑھیں

میرے مالک مجھے لفظوں کا خزانہ دے دے
نغمہ بلبل کا ، قمری کا ترانہ دے دے
مدح حیدرؑ کی لکھوں دل کھول کے اپنا امیرؔ
قائمِ آلِ محمدؐ کا زمانہ دے دے

--عامرؔ و نیرؔ--

عشقِ شبیرؑ میں وہ لوگ جو مر جاتے ہیں
یوں سمجھ لیجئے پردیس سے گھر جاتے ہیں
ہم تو پروانے ہیں شعلوں سے گزر جاتے ہیں
اور کچھ لوگ تو جگنو سے بھی ڈر جاتے ہیں

مشکلیں گھیر لیں تو لو عباسؑ کا نام
نامِ عباس سے طوفان ٹھہر جاتے ہیں

--عامرؔ و نیرؔ--

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام زمانہؑ..جانِ عسکری

از علامہ ذیشان جوادی مرحوم

کوئی کسی کے لئے ہے کوئی کسی کے لئے
یہ دل ہے وقف فقط جانِ عسکریؑ کے لئے

بغیر دیکھے زمانہ بنا ہے دیوانہ
یہ جذبِ خاص ہے بس دلبرِ نبیؐ کیلئے

بلا پتہ کا عریضہ ہو اور پہنچ جائے
بڑے سکون کی منزل ہے عاشقی کے لئے

امامِ وقت میں شک ہو یقیں ہو شیطاں کا
یہ بات زیب نہیں دیتی آدمی کیلئے

کلیم--

مالک کو اپنے بندے پہ کیا اعتبار ہے
ہاتھوں میں اس کے گردشِ لیل و نہار ہے

دورِ خزاں سے دور نہ کیوں رکھتا کبریا
قائم اسی سے دینِ نبیؐ کی بہار ہے

کہتا ہے اس کا حسن۔ ہے تصویرِ مصطفیٰؐ
کہتا ہے دبدبہ اسدِ کردگار ہے

خاموشیوں سے اس کی نہ دھوکہ ہو ظالمو
قبضے میں اس کے اب بھی وہی ذوالفقار ہے

کلیم--

کبھی دل میں خیال آتا ہے ان کی دید لازم ہے
علیؑ کے لال ہیں بالیں پہ وقتِ نزع آئیں گے

جو کہتا ہوں تڑپ کر مر گئے عاشق تو کیا ہوگا
تو کہتے ہیں ہم اپنے عاشقوں کو پھر جلائیں گے

اسی باعث لگائے ہم نے کعبہ کے بڑے چکر
وہ اہلبیت ہیں آخر خود اپنے گھر تو آئیں گے

کلیم--

دولت نہ کوئی درہم و دینار چاہیے
خاکِ قدم حضور کی سرکارؑ چاہیے

عشقِ علیؑ کی دولتِ بیدار چاہیے
ملتی ہو وار پر تو مجھے وار چاہیے

چاروں طرف سجے ہیں محلظلم و جور کے
کوئی تو دینِ حق کا بھی دربار چاہیے

گفتار کے سپاہی ہیں یہ سارے کلمہ گو
اور دینِ حق کو صاحبِ کردار چاہیے

ہم صورتِ کلیم نہ جائیں گے طور پر
ہم کو اسی مقام پہ دیدار چاہیے

کلیم--

نرجسؑ کے لال جب بھی ترا تذکرہ ہوا
اپنے دل و دماغ میں محشر بپا ہوا

اٹھنے لگے ہیں اپنے قدم سوئے بیتِ حق
نکلا ہوں جب بھی تیرا پتہ پوچھتا ہوا

کلیم--

جب ہمارے امامؑ آئیں گے
لے کے حق کا پیام آئیں گے

دور دنیا سے ظلمتیں ہوں گی
جب وہ ماہِ تمام آئیں گے

بھیجیں گے ہم زمین والے درود آسماں سے سلام آئیں گے

کلیم--

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔ سید نذر عباس۔ ۲۵ ستمبر ۲۰۰۴ م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ امام زمانہ ۱۵ شعبان

از جناب ظہور جارچوی

جب شبِ غیبت کی دنیا میں سحر ہو جائے گی
شکل انساں میں مشیت جلوہ گر ہو جائے گی

ہم انہیں دیکھیں گے اے ذوقِ تماشہ کس طرح نذر نظارہ تو پہلی ہی نظر ہو جائے گی

وہ تو پیرو آپ کی ہے گر نہیں آتی نہ آئے
آپ آجائیں قیامت در بدر ہو جائے گی

ظلم باطل۔ کفر کی شورش۔ فروغِ عدل و داد شام ہو گی۔ رات گزرے گی۔ سحر ہو جائے گی

لو لگا کے مہدی دیں سے اگر شمع یقیں
آرزو پوری نہ ہوتی ہو ۔ مگر ہو جائے گی

دور باطل کیوں ہے، دنیا میں اگر حق آ گیا کیا کتاب اللہ بھی نامعتبر ہو جائے گی

یاں سے جائے گی اذاں آجائیں گے واں سے مسیحؑ
محفلِ ارض و سماں زیر و زبر ہو جائے گی

قبر میں میری طرف لپکے گی جب تیغِ عذاب یہ جو غیبت کی عقیدت ہے سپر ہو جائے گی

معجزہ مانگیں گے جب اہل جہاں وقتِ ظہور
تیغ حیدرؑ کھنچ کے مولا کی سپر ہو جائے گی

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا ۔ طالب دعا۔ سید ذیشان عباس۔ ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

السلام علیک یا خلیفۃ الرحمٰن۔ السلام علیک یا شریک القرآن۔ السلام علیک یا امام الانس والجان

عجل اللہ فرجک وسہل اللہ تعالیٰ مخرجک وظہورک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمدؐ کے ہمنام حیدرؑ صفت جہاں میں بصد احترام آئیں گے
قیامت تو جب آئے گی آئے گی قیامت سے پہلے امام آئیں گے

وجودِ حق سے یہ سارا نظام قائم ہے کسی کے فیض سے یہ انتظام قائم ہے
وہ اور ہوں گے یتیمانِ مذہب وملت ہمارے سر پہ ہمارا امامؑ قائم ہے

سایہ ءذوالجلال کہتے ہیں حاکم ءبے مثال کہتے ہیں
جو ہے اس دور کا امام اسے م ح م د کہتے ہیں

حجاب غیب میں جو اک امام باقی ہے اُسی سے دینِ محمدؐ کا نام باقی ہے
بتا رہا ہے کتابِ خدا میں سورۃِ قدر خدا سے رابطہ سلام وکلام باقی ہے

جناب نوحؑ سے بڑھ کر حیات ان کو ملی
جو خضرؑ نے بھی نہ پائی وہ بات ان کو ملی
خدا ہے قادرِ مطلق، یہ بندہ ءمخصوص
اسی سے سلطنت کائنات ان کو ملی

یہ رباعیاں اپنے بچوں کے لئے مختلف رسالوں سے جمع کی۔۔ طالب ءدعا۔۔ سید نذر عباس۔۔ ۱۳ نومبر ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ امام زمانہ علیہ السلام ۱۵ شعبان

(نسیم امروہوی صاحب کا کلام ان کے بیٹے اور پوتے نے عنایت کیا)

ہجوم جبر میں با اختیار آ جاؤ

قیامِ امن کے پروردگار آ جاؤ

علیؑ شکوہ محمدؐ وقار آ جاؤ امامِ غائب و غیب اقتدار آ جاؤ

بغیر دیکھے بھی ہم ہیں نثار آ جاؤ عقیدتوں پہ کرو اعتبار آ جاؤ

خزاں ہے ناظمِ لیل و نہار آ جاؤ چمن سے روٹھ گئی ہے بہار آ جاؤ

بہ اقتضائے مشیت تھی غیبتِ کبریٰ بہ حکم مصلحتِ کردگار آ جاؤ

امامِ وقت کی تقریبِ رونمائی کا نگاہِ وقت کو ہے انتظار آ جاؤ

نشانی شہِ دلدل سوار آ جاؤ سوار ابلق لیل و نہار آ جاؤ

امامِ عصر طبیبِ زماں مسیحِ جہاں مزاجِ دہر ہے ناسازگار آ جاؤ

جہاد بدر و احد نا تمام ہے اب تک بہ قوتِ اسد کردگارؑ آ جاؤ

پئے نثار مہیا ہے قوم حیَّ علیٰ اذاں نہیں، یہ ہے دل کی پکار آ جاؤ

برائے نصرتِ حق کب مجھے پکارو گے یہی بتانے کو بس ایک بار آ جاؤ

جوارِ عرش میں مدت سے تھیں جو فریادیں اتر کے آئیں ہیں سب ایک بار آ جاؤ

تم ہی ہو حجت آخر تو ختمِ حجت کو بہ حقِ حجت پروردگار آ جاؤ

یہ کربلا سے صدا دے رہی ہے روحِ بتولؑ میرے قرار دلِ بے قرار آ جاؤ

یہ آ رہی ہے صدا دم بدم مدینے سے

اٹھا کے تیغ سقیفہ شعار آ جاؤ

--نسیم امروہوی--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ امام زمانہؑ ۱۵ شعبان

(نسیم امروہوی صاحب کا کلام ان کے بیٹے اور پوتے نے عنایت کیا)

ہے ظلم کی اک شاہی اب جو بھی حکومت ہے
یہ مہدیؑ دوراں کی آنے کی علامت ہے

وحدت کو ہے کیا کھٹکا اندیشہ باطل کی جو کثرت ہے
طوفان کے رستے میں تنکوں کی جماعت ہے

عالم ہے تزلزل میں آمد کی یہ ہیبت ہے
لپٹی ہوئی قائم کے قدموں سے قیامت ہے

نظروں میں عدالت ہے وحدت ہے رسالت ہے
مٹھی میں امامت ہے ٹھوکر میں قیامت ہے

غیبت کے ہو کیوں منکر یہ رسم مشیت ہے
تخلیق کی ہر قوت اول پس غیبت ہے

ہے مہر جو شانے پر وہ اس کی شہادت ہے
جد ختم نبوت تھے یہ ختم امامت ہے

شمشیر ہے قبضے میں نظروں میں امارت ہے
اجماع کو خفت ہے شوریٰ کو ندامت ہے

یہ کہہ کے بٹھا دیں گے عفریتِ دمشقی کو
اِندر کا اکھاڑا ہے یا بزمِ خلافت ہے

اس بولتے قرآں کے دیدار کی حسرت ہے
اتری ہوئی مدت سے قرآن کی سورت ہے

معبود نصاریٰ کا بیٹا ہے جماعت میں
معبود نصیری کے پوتے کی امامت ہے

جو غیب کے معنی ہیں مطلب وہی غیبت کا
انکار یہ غیبت کا انکار مشیت ہے

مظلوم کا غم سہنا۔ ظالم کا لہو بہنا
وہ جب کی ضرورت تھی یہ اب کی ضرورت ہے

مردے کو جلا دینا عیسیٰؑ کی کرامت تھی
عیسیٰؑ کو جلا دینا مہدیؑ کی کرامت ہے

--حضرت نسیم امروہوی مرحوم--

اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا ۔طالب دعا۔سید نذر عباس۔۱۸ اکتوبر ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نسیم کاظمی صاحب کا نذرانہ عقیدت

صدف میں حق کے نہاں ہے گہر امامت کا
ہے کس میں دم کہ لگائے سراغ حجتؑ کا
یہ جلوہ ساماں ہے فانوسِ کبریاء میں نسیم
کسے مجال بجھائے چراغ غیبت کا

☆منقبت☆

ایماں کو ظلمتوں سے بچانے وہ آ گیا
باطل کا نقش نقش مٹانے وہ آ گیا

وہ کاروانِ زیست کا ہے میر کارواں — نقشِ قدم پہ اپنے چلانے وہ آ گیا
وہ آفتابِ تازہ کی کرنیں ہوئیں بلند — محشر میں بگڑے کام بنانے وہ آ گیا
ایماں میں اب نمود بھی ہے اور تازگی بھی ہے — درسِ عمل بشر کو سکھانے وہ آ گیا
طوفاں میں بن کے نتیجہ نجات کا — ڈوبے ہوؤں کو پار لگانے وہ آ گیا
دنیا میں پھر سے احمدؐ مرسل کے روپ میں — انساں کو راہِ زیست بتانے وہ آ گیا
کب تک پڑے رہو گے یونہی محوِ خواب میں — سوئے ہوئے نصیب جگانے وہ آ گیا
اٹھو سیاہی چھٹ گئی ہے کفر کی تمام — ان ظلمتوں میں شمعیں جلانے وہ آ گیا

گمراہ کوئی حق سے نہ ہوگا نسیم اب
بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھانے وہ آ گیا

(اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔طالب دعا۔سیدزعباس۔۱۱۔۱۱۔۲۰۰۲م۔۲رمضان۱۴۲۳ھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ در مدح حضرت حجت علیہ السلام

رخ سے پردہ ہٹایئے مولا — ہم کو جلوہ دکھایئے مولا

منتظر کب سے یہ زمانہ ہے — اب تو تشریف لایئے مولا

ہاتھ میں لے کے ذوالفقارِ علیؑ — نقشِ باطل مٹایئے مولا

ہنس رہے ہیں جو آج غیبت پر — آ کے اُن کو رلایئے مولا

اور جو رو رہے ہیں فرقت میں — جلد اُن کو ہنسایئے مولا

بہتے پانی پہ آ کے بہرِ نماز — اب مصلیٰ بچھایئے مولا

شاد ہوں ہم علیؑ کے لہجے میں — آپ خطبہ سنایئے مولا

خضرؑ و عیسیٰؑ بھی جسمیں ہوں موجود — وہ جماعت پڑھایئے مولا

دینِ احمدؐ ہو قاف سے تا بہ قاف — حق کا سکہ چلایئے مولا

انتقامِ حسینؑ کی خاطر — لے کے تلوار آیئے مولا

مر چکے ہیں جو رنجِ فرقت میں — اُن کو آ کر جلایئے مولا

ظلمتوں کا ہے راج دنیا میں — رخِ روشن دکھایئے مولا

نہ اگر مصلحت ہو آنے میں — مجھ کو خضرا بلایئے مولا

آپ سے یہ رقیع کی ہے دعا

میری عزت بڑھایئے مولا

علیہ السلام عباس باندی کی ڈائری سے لکھا۔ ۲۶ اکتوبر ۲۰۰۱ء ۔۔ سعر یاض علیہ السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصرؑ والزمان

امامِ وقت فقط ایک بار آ جاؤ
دل و نگار کا بن کر قرار آ جاؤ
نہ دھوم دھام سے آؤ تمہاری مرضی ہے
علیؑ ہو تم بھی لئے ذوالفقار آ جاؤ (ریحانؔ)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بی بیؑ ہیں آج کیا تہِ داماں لئے ہوئے ایماں لئے ہوئے ہیں کہ قرآں لئے ہوئے
نفس ء نبیؐ امامؑ ء مبیں حجت ء خدا بخشش کا عاصیوں کا ہیں ساماں لئے ہوئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قسم خدا کی یہ سب روشنی تمہاری ہے تمام غم بھی تمہارے خوشی تمہاری ہے
امام ء عصر ہو یہ ماہ و سال کیا ہے ازل سے تا بہ ابد ہر صدی تمہاری ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمدؐ کے ہمنام حیدرؑ صفت جہاں میں بصد احترام آئیں گے
قیامت تو جب آئے گی آئے گی قیامت سے پہلے امام آئیں گے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گر مہدیِ دیں کی مہربانی ہو جائے
ذرہ بھی خورشید کا پانی ہو جائے
دریا میں بہا دوں جو عریضہ لکھ کر
مشکل ہو اگر سنگ تو پانی ہو جائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیات ... نذر ء امام زمانہؑ

اسطرح آئیں گے وہ اک دن چھپے تھے جیسے نظر سے پہلے چراغ الفت بھڑک اٹھیں گے چراغ شمس وقمر سے پہلے
حرم سے نکلے گی جب سواری پکار اٹھیں گے اہل ءایماں تمہیں تمہاری قسم ہے مولا ادھر سے پہلے

صلی اللہ علیک یا صاحب الزمان

کب تک رہو گے غائب محمدؐ کے جانشیں اب تو خدا کے واسطے پردہ اتار دو
ہر سو یزیدیت کی کدورت ہے ان دنوں مولاؑ تیری شدید ضرورت ہے ان دنوں

خالق! مجھے تو اپنے ولی کا شعور دے بے نور ہونے والی نگاہوں کو نور دے
یارب! ہے ظلم وجور سے دنیا بھری ہوئی اب فاطمہؑ کے لعل کو اذن ظہور دے

--شوکت رضا شوکت--

کب کہاں کس کی دعاؤں کے سبب آؤ گے کس گھڑی اے میری امید کے رب آؤ گے
کچھ تو بینائی بڑھے چشم تمنا کی حضور یہ بتانے ہی چلے آؤ کہ کب آؤ گے

--شوکت--

اضطراب قلب جو بھی ہے وہی لکھا کرو چشم کے ایوان کی حالت سبھی لکھا کرو
اپنا کیا لکھنا کہ وہ کس بات سے ہیں بے خبر آپ کیسے ہیں؟ کب آئیں گے یہی لکھا کرو

--شوکت--

پردہ رخ انور سے ہٹانا بھی قیامت دیوانوں کو جلوہ نہ دکھانا بھی قیامت
کیا آمد مہدیؑ کا بیاں کیجئے شوکت آنا بھی قیامت ہے نہ آنا بھی قیامت

--شوکت--

مہدیؑ دیں کی غیبت کبریٰ کے منکرو اپنے شدید جرم پہ اصرار مت کرو
یا تو یہ بات مان لو مومن نہیں ہو تم یا پھر بقیۃ اللہ کا انکار مت کرو

--بقیۃ اللہ خیر لکم ان کنتم مومنین ۔سورۃ ہود آیت ۸۶--

--شوکت--

جمع کردہ--سیدزعباس۔۲۱ نومبر ۲۰۰۲م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشعار نزر امام زمانہ علیہ السلام

اپنے امام وقت کی جس کو خبر نہیں اس کی حیات و موت کوئی معتبر نہیں

مجھ سے کہتی ہیں ستاروں کی ضیائیں ساغر ایک بار اور زمانے میں حسینؑ آئے گا

نہ دھوم دھام سے آؤ تمہاری مرضی ہے علیؑ کی لے کے فقط ذوالفقار آ جاؤ

تم آؤ گے تمہیں آنا ہے اب تم آنے والے ہو
بتاؤ میں چراغوں سے سجا رکھوں مکاں کب تک

دنیا نہ مال و زر نہ وزارت کے واسطے ہم جی رہے ہیں تیری زیارت کے واسطے

نسل ستم ہے درپہ آزار اب تو آ پھر سج رہے ہیں ظلم کے دربار اب تو آ

یہ ظلم کم نہیں ہے کہ اپنوں کے ہاتھ سے اکھڑی ہوئی ہے خیمہ شبیرؑ کی طناب

دن ڈھل رہا ہے وقت کو تازہ اذان دے آ اے امام عصر حرم میں اذان دے

جمع کردہ سید نذر عباس ۔ ۷ جولائی ۲۰۰۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

آجایئے کہ قوم پریشاں ہے منتظر

وجہ فروغ کار رسولاں ہے منتظر

یعنی ثبات وقت گریزاں ہے منتظر

احمدؐ سے تا حسنؑ ہیں مرے والی وولی اور بادشاہِ تخت دل وجاں ہے منتظر

دل میں خیال قائمِ عالی جناب ہے

آنکھوں میں شوق دید فراواں ہے منتظر

ماموم ہیں امام زمانہؑ کے مومنیں مثل امیرؑ مہدیِ دوراں ہے منتظر

مظہرؔ امام وقت کی خدمت میں عرض کر

آجایئے کہ قوم پریشاں ہے منتظر

--پرفیسر مظہر عباس--

--جمع کردہ سیدز رعباس -جولائی ۲۰۰۲--

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

السلام علیک یا خلیفۃ الرحمٰن۔ السلام علیک یا شریک القرآن۔ السلام علیک یا امام الانس والجان

عجل اللہ فرجک وسہل اللہ تعالیٰ مخرجک وظہورک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ﷺ

اول کے محمدؐ کو نبوت دے دی اوسط کے محمدؐ کو امامت دے دی

آخر کے محمدؐ کو خدا کیا دیتا کچھ دن کے لئے اپنی سی غیبت دے دی

گر مھدیؑ دیں کی مہربانی ہو جائے ذرہ بھی خورشید کا پانی ہو جائے

دریا میں بہا دو جو عریضہ لکھ کر مشکل ہو اگر سنگ تو پانی ہو جائے

اعمال کی پاداش بھریں گے ایک دن بے موت مرے ہیں مریں گے ایک دن

جن کو ہے کسی وجودء غائب میں شک اللہ کا انکار کریں گے ایک دن

ﷺ

رتبے جو بڑے ہوئے ہیں گھٹ جائیں گے نا اہل جگہ چھوڑ کے ہٹ جائیں گے

جس روز وہ غیبت کا حجاب اٹھے گا چہروں سے بہت نقاب الٹ جائیں گے

اعجاز امام انس وجاں روشن ہے ہر دم ہیں جواں یہ حال سن روشن ہے

مہدیؑ ہیں نہاں نورء ہدایت ہے عیاں خورشید تو بدلی میں ہے دن روشن ہے

(طالب دعا ۔۔ سید نزر عباس۔ ۱۳ نومبر ۲۰۰۲ م)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

السلام علیک یا خلیفۃ الرحمٰن۔ السلام علیک یا شریک القرآن۔ السلام علیک یا امام الانس والجان

عجل اللہ فرجک وسہل اللہ تعالیٰ مخرجک وظہورک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ختم فرمایئے کب غیب کی مدت ہوگی　　کب تلک آپ کے بیمار کو صحت ہوگی

کل تک آپ نہ آئے تو نہ آئے لیکن　　آج بھی آپ نہ آئے تو قیامت ہوگی

مھدیؑ کو امام حق نما کہتے ہیں　　چھپتا نہیں حق لوگ بجا کہتے ہیں

غیبت میں ہے یوں صدق امامت جیسے　　بے دیکھے خدا کو سب خدا کہتے ہیں

احسان ہیں چہاردہ کے انس وجن پر　　واجب ہے ولا ان کی ہر مومن پر

ہیں اول و آخر دو محمدؐ ان میں　　ختم اُن پر نبوت ہے امامت اِن پر

قائم ودائم امام انس وجاں ہے　　دوران محکوم مھدیؑ دوراں ہے

کیا خوب ہے یہ غیبت مولا کی دلیل　　وہ جان ہے پنجتن کی جان پنہاں ہے

---جمع کردہ سید نذر عباس---۲۹ نومبر ۲۰۰۱ مدمام---

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نذر ء امام زمانہؑ

آنکھیں بچھی ہوئی ہیں یمین و یسار میں
ارماں مچل رہے ہیں دلِ بیقرار میں
اک میں ہی منتظر نہیں اے منتظَر امام
محشر رکا ہوا ہے تیرے انتظار میں

وِلا سے گھر کو سجالیں تو آ بھی سکتے ہیں
دلوں کو کعبہ بنالیں تو آ بھی سکتے ہیں
ابھی تو صرف زباں سے ہے التجائے ظہور
اگر ان کو دل سے بلالیں تو آ بھی سکتے ہیں

(اپنے وقت کے امامؑ کے یوم پیدائش ۱۵ شعبان کیلئے جمع کیا۔ طالب دعا سید نذر عباس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ امام زمانہؑ

ظہورؔ حیدر جارچوی صاحب کا کلام ماہنامہ پیام عمل سے لکھا

مانگیں دعا یہ آپ بھی اے عیسیٰؑ یسوع

اب جلد دور مہدیؑ موعود ہو شروع

ہر گوش ہوش سن لے یہ آوازِ جبرئیلؑ اے اہل دہر مہر امامت ہوا طلوع

رجعت جو ہو امامؑ زمانہ کی غیب سے

ہو جائیں پر خلوص عبادت پہ دل رجوع

تازہ بہار آئے گلستانِ عدل میں اصل اصول دینِ الٰہی بنیں فروع

قائم کی پیشوائی اقامت نواز ہو

ظاہر سلام شوق سے ہو عظمت رکوع

آنسو نہ رکنے پائیں ادائے رکوع میں سجدہ گزاریوں میں ہو گریہ بصد خشوع

مہدیؑ نقاب اپنا اٹھائیں گے جس گھڑی

تمہید حشر ہو گی وہی ساعتِ وقوع

ہوں سیر ایسے شربتِ دیدار سے مطیع محسوس تا معاد نہ ہو تشنگی و جوع

کرلیں قبول امامؑ زماں عرضیِ ظہورؔ

ایسا ہو طور عاجزی و زاری و خضوع

(اپنے وقت کے امام کی غیبت کبریٰ ۱۰ شوال کے لئے جناب سید ظہور حیدر جارچوی صاحب کا کلام اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔ طالب دعا سید نذر عباس ۸ دسمبر ۲۰۰۲ م)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

العجل یا امامِ زمانؑ العجل

آغا سروش کا کلام

منقلب ہے زمیں، مضطرب آسماں
ظلم و جور سے بھر چکا ہے جہاں
بجلیوں کی زد پر ہے ہر اک آشیاں
کھو گئی منزلیں لٹ گئے کارواں
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

محمدؐ کی جاں الغیاث الغیاث اے امامِ زمانؑ الغیاث
قبر زہراؑ ہے بے سائباں الغیاث الغیاث اے علیؑ کے نشاں الغیاث
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

مصطفیٰؐ کا مدینہ ہے دارالحزن دین اپنے وطن میں بھی ہے بیوطن
بے چراغ آج تک ہے مزارِ حسنؑ لو خبر جلد اے وارثِ پنجتن
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

سارے بے دین ہیں پاسبانِ حرم بیتِ ابیض پہ سبکی جبینیں ہیں خم
سرنگوں ہونے والا ہے حق کا علم تم کو عباسؑ کے بازوؤں کی قسم
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

دین اسلام پر رحم فرمایئے بہر سجادؑ امداد کو آیئے
آ کے کعبے کو آزاد کروایئے اے محمدؐ کے وارث اب آ جایئے
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

فکرِ لادین اسلام کو کھا گئی آتشِ جہل دوزخ کو شرما گئی
ہر مسلماں کے چہرے کو دھن چھا گئی دوپہر ہے مگر تیرگی چھا گئی
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

بش ہے اک سمت اک سمت صدام ہے
آج دونوں کے نرغے میں اسلام ہے
سب سے بے آبرو حق کا پیغام ہے
اب مسلمان کہنا بھی الزام ہے
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

سر اٹھائے ہیں بے دین آ جایئے جل رہا ہے فلسطین آ جایئے
قدس ہے خوں سے رنگین آ جایئے اے شہِ آلِ یاسین آ جایئے
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

خونِ شبیرؑ کا لوگے کب انتقام کب تلک ہوگی تیغ علیؑ بے نیام
جل رہے ہیں ابھی تک حسینی خیام کتنی تعجیل فرماؤ گے یا امامؑ
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

حق سادات کی بستیاں بہہ گئیں پھر بھی پیاسی ہے کرب و بلا کی زمیں
اور کب تک نہ آؤ گے خضر نشیں اب بھی چمکے گی تیغ علی یا نہیں
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

آپکے جد کا ارمان مقتل میں ہے ہر جگہ کا مسلمان مقتل میں ہے
بے خطا قوم سلمان مقتل میں ہے سچ تو یہ ہے کہ قرآن مقتل میں ہے
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

چشمِ سجادؑ کے آنسوؤں کی قسم اب پئے باقرؑ و جعفرؑ ذی حشم
بہر موسیٰ کاظمؑ اسیرِ ستم اے علیؑ ابنِ موسیٰ کے سروِ ارم
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

جانشینِ نقیؑ صدارے صفی خنکیِ چشمِ نرجسؑ دلِ عسکریؑ
بوجھ لگنے لگی ہے ہمیں زندگی گھٹ گئی اب تو طاقت بھی فریاد بھی
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

اے سروشؔ اس قدر آہ و زاری نہ کر اپنے اعمال کی لے تو کچھ تو خبر
بیت چکی رات اب نزدیک ہے سحر ترک نہ کر اپنا یہ وظیفہ مگر
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک یا عباس علیک یا عباس علیک یا عباس

اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔ سید نذر عباس۔ ۱۴ دسمبر ۲۰۰۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

السلام علیک یا خلیفۃ الرحمٰن۔ السلام علیک یا شریک القرآن۔ السلام علیک یا امام الانس والجان

عجل اللہ فرجک وسہل اللہ تعالیٰ مخرجک وظہورک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمدؐ کے ہمنام حیدرؑ صفت — جہاں میں بصد احترام آئیں گے
قیامت تو جب آئے گی آئے گی — قیامت سے پہلے امام آئیں گے

وجودِ حق سے یہ سارا نظام قائم ہے — کسی کے فیض سے یہ انتظام قائم ہے
وہ اور ہوں گے یتیمانِ مذہب وملت — ہمارے سر پہ ہمارا امام قائم ہے

سایہء ذوالجلال کہتے ہیں — حاکمء بے مثال کہتے ہیں
جو ہے اس دور کا امام اسے — م ح م د کہتے ہیں

حجاب غیب میں جو اک امام باقی ہے — اُسی سے دینِ محمدؐ کا نام باقی ہے
بتا رہا ہے کتابِ خدا میں سورۂ قدر — خدا سے رابطہ سلام وکلام باقی ہے

جنابِ نوحؑ سے بڑھ کر حیات ان کو ملی
جو خضرؑ نے بھی نہ پائی وہ بات ان کو ملی
خدا ہے قادرِ مطلق، یہ بندہء مخصوص
اسی سے سلطنتِ کائنات ان کو ملی

صلی اللہ علیک یا صاحب العصر والزمان

اول کے محمدؐ کو نبوت دے دی — اوسط کے محمدؐ کو امامت دے دی
آخر کے محمدؐ کو خدا کیا دیتا — کچھ دن کے لئے اپنی سی غیبت دے دی

امامء وقت فقط ایک بار آجاؤ
دل و نگاہ کا بن کر قرار آجاؤ
نہ دھوم دھام سے آؤ تمہاری مرضی ہے
علیؑ ہو تم بھی لئے ذوالفقار آجاؤ

گر مہدیؑ دیں کی مہربانی ہو جائے
ذرہ بھی خورشید کا پانی ہو جائے
دریا میں بہا دو جو عریضہ لکھ کر
مشکل ہو اگر سنگ تو پانی ہو جائے

اعمال کی پاداش بھریں گے ایک دن
بے موت مرے ہیں مریں گے ایک دن
جن کو ہے کسی وجودِ غائب میں شک
اللہ کا انکار کریں گے ایک دن

رتبے جو بڑے ہوئے ہیں گھٹ جائیں گے — نااہل جگہ چھوڑ کے ہٹ جائیں گے
جس روز وہ غیبت کا حجاب اٹھے گا — چہروں سے بہت نقاب الٹ جائیں گے

اعجازِ امام انس وجاں روشن ہے — ہر دم ہیں جواں یہ حال سن روشن ہے
مہدیؑ ہیں نہاں نورِ ہدایت ہے عیاں — خورشید تو بدلی میں ہے دن روشن ہے

قائم ودائم امام انس وجاں ہے — دوران محکوم مہدیؑ دوراں ہے
کیا خوب ہے یہ غیبت مولا کی دلیل — وہ جان ہے پختن کی جان پنہاں ہے

مہدیؑ کو امام حق نما کہتے ہیں — چھپتا نہیں حق لوگ بجا کہتے ہیں
غیبت میں ہے یوں صدقِ امامت جیسے — بے دیکھے خدا کو سب خدا کہتے ہیں

احسان ہیں چہاردہ کے انس وجن پر — واجب ہے ولا یہ کی ہر مومن پر
ہیں اول و آخر دو محمدؐ ان میں — ختم اُن پر نبوت ہے امامت اِن پر

ختم فرمایئے کب غیب کی مدت ہوگی — کب تلک آپ کے بیمار کو صحت ہوگی
کل تک آپ نہ آئے تو نہ آئے لیکن — آج بھی آپ نہ آئے تو قیامت ہوگی

جمع کردہ سیدنذر عباس ۔۔۔ ۲۹ نومبر ۲۰۰۱ء مدام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشعار اور رباعیات

نذر ء امام زمانہؑ

اسطرح آئیں گے وہ اک دن چھپے تھے جیسے نظر سے پہلے
چراغ الفت بھڑک اٹھیں گے چراغ شمس وقمر سے پہلے
حرم سے نکلے گی جب سواری پکار اٹھیں گے اہل ء ایماں
تمہیں تمہاری قسم ہے مولا ادھر سے پہلے ادھر سے پہلے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

کب تک رہو گے غائب محمدؐ کے جانشیں
اب تو خدا کے واسطے پردہ اتار دو
ہر سو یزیدیت کی کدورت ہے ان دنوں
مولاؑ تیری شدید ضرورت ہے ان دنوں

اپنے امامؑ وقت کی جس کو خبر نہیں
اس کی حیات وموت کوئی معتبر نہیں

مجھ سے کہتی ہیں ستاروں کی ضیائیں ساغر
ایک بار اور زمانے میں حسینؑ آئے گا

نہ دھوم دھام سے آؤ تمہاری مرضی ہے
علیؑ کی لے کے فقط ذوالفقار آجاؤ

تم آؤ گے تمہیں آنا ہے اب تم آنے والے ہو
بتاؤ میں چراغوں سے سجا رکھوں مکاں کب تک

دنیا نہ مال وزر نہ وزارت کے واسطے
ہم جی رہے ہیں تیری زیارت کے واسطے

نسل ستم ہے در پے ء آزار اب تو آ
پھر سج رہے ہیں ظلم کے دربار اب تو آ

یہ ظلم کم نہیں ہے کہ اپنوں کے ہاتھ سے
اکھڑی ہوئی ہے خیمہ ء شبیرؑ کی طناب

عاشور کی ظہر سے ابتک وہ دھوپ میں
بیٹھی ہے فاطمہؑ کی بہو انتظار میں

دن ڈھل رہا ہے وقت کو تازہ اڑان دے
آ اے امام عصرؑ حرم میں اذان دے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ امام زمانہؑ

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

ہادیِ بیکساں وارثِ پنجتن کون ہے آپ سا معتبر محترم

آپ کی ذاتِ اقدس کرم ہی کرم

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

نفرتوں کا اندھیرا ہے چاروں طرف

اس اندھیرے میں آخر کہاں جائیں ہم

اے قسیم جزا صاحبِ ذوالمنن

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

ہم ہیں سب بے خبر باخبر آپ ہیں

بیکسوں کے لئے چارہ گر آپ ہیں

جو مٹاتی ہیں دل سے شبِ کفر کو

وہ ہدایت کی روشن سحر آپ ہیں

دہر میں کربلا جیسی پھر ہے گھٹن

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

آپ ہیں غیب میں غیب لاریب ہے

اصل ایمان اب غیب ہی غیب ہے

صاحب العصر سے گر محبت نہ ہو

پھر تو یہ زندگی باخدا عیب ہے

قلبِ مومن کی ہے یہ صدا اور لگن

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

لفظ جتنے تھے سب بے اثر ہو گئے

جو بقا یا تھے سوکھا شجر ہو گئے

وارثانِ پیمبرؐ کا در چھوڑ کر

یہ مسلمان سب دربدر ہو گئے

روحِ تقدیس ہے آج پھر بے کفن

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

دشمنانِ علیؑ بے نشاں ہو گئے

بے نسب لوگ تھے بے اماں ہو گئے

یہ علیؑ سے عداوت کا انجام ہے

ان کے اعمال سب رائیگاں ہو گئے

صبر کی دھوپ سے جل اٹھا ہے بدن

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

وارثِ مصطفیٰؐ اور علیؑ آیئے

بغض کی آگ بڑھنے لگی آیئے

ہے محب کی فقط ایک ہی التجا

آ گئی فیصلے کی گھڑی آیئے

ایک میں ہی نہیں، وقت ہے نعرہ زن

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

مالکِ دو جہاں یا امامِ زمن

ابتو آجایئے اب تو آجایئے

ہادیِ بیکساں وارثِ پنجتن اب تو آجایئے اب تو آجایئے

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

صلی اللہ علیک یا علی صلی اللہ علیک یا حسین صلی اللہ علیک

(اپنے وقت کے امامؑ کے یوم پیدائش ۱۵ شعبان کیلئے جمع کیا۔طالب دعا سیدنذر عباس)

۲۵ اکتوبر ۲۰۰۴ م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

السلام علیک یا خلیفۃ الرحمٰن ۔ السلام علیک یا شریک القرآن ۔

السلام علیک یا امام الانس والجان

عجل اللہ تعالیٰ فرجک وسہل اللہ تعالیٰ مخرجک وظہورک

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

قیامت میں دامن اوڑھا لیجئے گا غریبوں کی قسمت بنا دیجئے گا
عریضے بہیں کشتیٔ نوحؑ مولا تھپیڑے پڑیں تو چھڑا لیجئے گا

ختم فرمایئے کب غیب کی مدت ہوگی کب تلک آپ کے بیمار کو صحت ہوگی
کل تلک آپ نہ آئے تو نہ آئے لیکن آج بھی آپ نہ آئے تو قیامت ہوگی

نرجس ہیں آج کیا تہ داماں لئے ہوئے
ایماں لئے ہوئے ہیں کہ قرآں لئے ہوئے
نفسِ نبیؐ امامِ مبینؑ حجتِ خدا
بخشش کا عاصیوں کے ہیں ساماں لئے ہوئے

دیکھنے والے ذرا اور دوبارہ دیکھو کالے بادل میں چمکتا ہوا تارہ دیکھو
گود نرجس کی بنی جس کے لئے آج رحل وہ بارھواں آیا ہے قرآن کا پارہ دیکھو

اے باغِ عسکری کے مقدس ترین پھول اے کعبۂ فروغِ نظر قبلۂ اصول
آ ہم سے کر خراجِ دل و جاں کبھی قبول تیرے بغیر ہم کو قیامت نہیں قبول
دنیا نہ مال و زر نہ وزارت کے واسطے
ہم جی رہے ہیں تیری زیارت کے واسطے
جو ان کے ہیں بہت ذی شعور ہوتے ہیں ہوا و حرص کے چکر سے دور ہوتے ہیں
مجال کیا جو کسی غیر سے سوال کیا غلام ان کے بہت ہی غیور ہوتے ہیں

--خاکی---

ہماری حال پر رحم و کرم فرما تو سکتے ہیں
مثالِ طور وہ اپنی جھلک دکھلا تو سکتے ہیں
اگر اُن کو تکلف ہے کسی محفل میں آنے سے
وہ جب چاہیں جہاں چاہیں بلوا تو سکتے ہیں

(خاکی)

بھنور سے اتفاقاً بچ نکلنے پر نہ اتراؤ سرِ ساحل پہنچ کر بھی سفینے ڈوب جاتے ہیں
وہ کل آئیں کہ آج آئیں انہیں ایک دن تو آنا ہے
ہمارے دل اسی احساس سے تسکین پاتے ہیں
انہیں دیکھا نہیں پھر بھی ان کے چاہنے والے
قیامت کے حوالے سے انہیں پہچان جاتے ہیں
وہ ابنِ روح ہوں رومی ہوں طوسی ہوں خمینی ہوں
جو مس ہوں ان کے قدموں سے تو ذرے جگمگاتے ہیں
وہ پردے میں ہیں ساحر اور ہم پردے کے باہر
بس اب یہ دیکھنا ہے کہ وہ بلاتے ہیں کہ آتے ہیں

---سحر ۔جدہ---

آج سبرات ہے ھلول کا کھلوول ہوئی ہے
پھلجری اور پڑاکن کا چھڑاول ہوئی ہے
جے کا آنا تھا اوتو آئے گوا کعبہ ماں
اب سال بھر دیکھو تکوول ہوئی ہے
آج تاثیرِ دعائے سحری دیکھیں گے
روشنی پھیلے گی اثناء عشری دیکھیں گے
جس کے ہر در سے سند ملتی ہے جنت کے لئے
علم کے شہر کی وہ بارہ دری دیکھیں گے

امامِ عصرؑ ہیں جو صاحبِ زمانہ ہیں خدائے پاک کی وہ آیتِ یگانہ ہیں
خدا کے حکم سے وہ ہیں حجاب میں خاکی ہم اُن کے حلقہ بگوشوں میں غائبانہ ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

جنابِ نوح سے بڑھ کر حیات ان کو ملی
جو خضرؑ نے بھی نہ پائی وہ بات ان کو ملی
خدا ہے قادرِ مطلق یہ بندۂ مخصوص
اسی سے سلطنتِ کائنات ان کو ملی

((((خاکی))))

طالبِ دعا---سید نزر عباس

رباعیات

"پھر ضرورت ہے کوئی حاصلِ ایماں آئے
مالکِ کون و مکاں، نازشِ دوراں آئے
لوگ قرآں کی خموشی کا اڑاتے ہیں مذاق
کاش ایسے میں کوئی بولتا قرآن آئے"

(آمین)

"ممدوحِ رب کی مدح ہے میری زبان پر
پڑھتے ہیں سب درود زمیں آسماں پر
جس چھت کے نیچے ذکر ہو کُل کے امامؑ کا
اللہ ناز کرتا ہے ایسے مکان پر!"

"جنگِ بدر و حنین باقی ہے
قلبِ زہراؑ کا چین باقی ہے
کہدو اِس دور کے یزیدوں سے
آج بھی اک حسینؑ باقی ہے"

علویہ زہرا

Assalam o Alaikum ! Taj poshi e Imam e Zamana ki khushi aap sab ko mubarak ho.

To get more Rubaaiyat , Qaseeday , naatein ,nohay & salam

Come to join the Group.

http://groups.yahoo.com/group/TheHussainiat/

اک عریضہ جو اُنہیں صورتِ مدحت لکھا

(در مدحِ امام عصرؑ)

اک عریضہ جو اُنہیں صورتِ مدحت لکھا
ایک اک حرف کو از روئے محبت لکھا

شرط یہ تھی کہ شریعت کی زباں میں لکھوں
بس یہی سوچ کے اللہ کی مجبت لکھا

جب کبھی آپ کی آمد کی خبر دل کو ملی
ہم نے اُس لمحے کو لمحاتِ قیامت لکھا

آپ آجائیں تو بدلے یہ نظامِ ہستی
ہم نے اس بات کو ہر سال بہ شدت لکھا

کبھی قائم کبھی مہدیؑ کبھی مولا آقا
وصف۔ کو ان کے سدا حسبِ ضرورت لکھا

مدحِ مہدیؑ جب سے کی توصیفِ حیدرؑ کی طرح

(در مدحِ امام عصرؑ)

مدحِ مہدیؑ جب سے کی توصیفِ حیدرؑ کی طرح
میں کہ اک قطرہ تھا ابھرا ہوں سمندر کی طرح

آپ کی آمد پہ ہوگا معجزہ بار دگر
پھر نظر دیوار کعبہ آئے گی در کی طرح

طور ساماں جلوۂ مہدیؑ سے ہوگی کائنات
نور جب چمکے گا اُن کا نورِ داور کی طرح

ذوالفقارِ حیدری لے کر انہیں آنے تو دو
کفر کی ہستی الٹ دیں گے وہ خیبر کی طرح

سنتے ہیں وہ سیرت و صورت میں ہیں بالکل علیؑ
ہیں صفاتِ کبریا اُن میں بھی حیدرؑ کی طرح

آپ کے جدکا مکاں ہوں دی یہ کعبے نے صدا
آپ سمجھیں مجھ کو مولاؑ اپنے ہی گھر کی طرح

حُجتِ آخر امامِ عصر ابنِ عسکریؑ
یہ بھی عینِ اللہ ہیں مولائے قمرؑ کی طرح

ڈوب جاتی میری کشتی درد کے طوفان میں
بن گئی ہو علیؑ کشتی میں لنگر کی طرح

آپؑ جب رکھتے ہیں سب مولائے قمرؑ کی صفات
آپؑ کے اصحاب بھی ہوں گے ابوذرؓ کی طرح

آپؑ کو لکھ کر عریضہ منقبت کے رنگ میں
موج میں دل آگیا ہے موجِ کوثر کی طرح

کیا لکھوں ریحانؔ قائم کی ثنا قرطاس سے
سر نہیں اُٹھتا قلم کا بھی میرے سر کی طرح

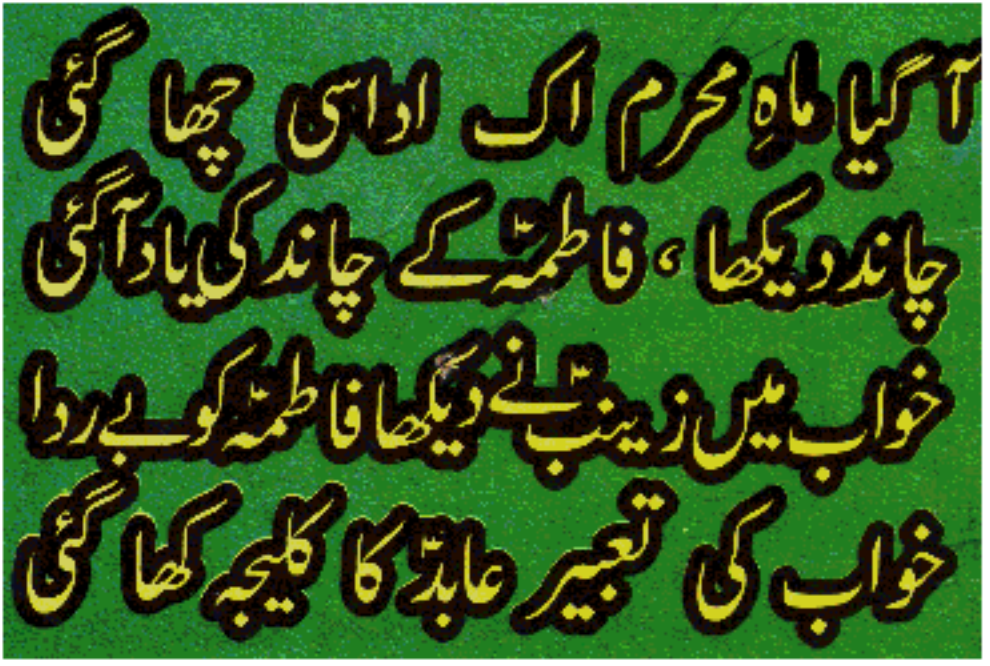
آ گیا ماہِ محرم اک اداسی چھا گئی
چاند دیکھا، فاطمہؑ کے چاند کی یاد آ گئی
خواب میں زینبؑ نے دیکھا فاطمہؑ کو بے ردا
خواب کی تعبیر عابدؑ کا کلیجہ کھا گئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات اور سوز

سوز خوان سکندر رضا نے کراچی میں یکم ستمبر ۱۹۹۶ء میں لکھوایا

بعد اللہ کے احمدؐ کی ثناء کرتے ہیں
نام پھر آلِ محمدؐ کا لیا کرتے ہیں
ایک دو تین سے کیا خاک تسلی ہوگی
چودہ ساغر ہیں شب و روز پیا کرتے ہیں

کبھی تو کعبے میں دوشِ رسولؐ پر دیکھا — کبھی تو عرش علا سے قریب تر دیکھا
جو پوچھو اہلِ نظر سے نظر تو یہ بولے — علیؑ علیؑ نظر آئے جدھر جدھر دیکھا

بن بن کے ہزار بار آئی دنیا — اور چشمِ علیؑ میں نہ سمائی دنیا
جتنا بھی اٹھایا درِ خیبر کو بلند — نظروں سے اسی قدر گرائی دنیا

کیا عجب شان سے مرضیءِ الٰہی لے لی — دین کے رہبر جو بنے دین پناہی لے لی
سونے والے تیرے بیدار نصیبے کی قسم — قبضہ بستر پہ کیا ساری خدائی لے لی

طفلِ نو ایک بصد شان لئے بیٹھی ہیں — بابِ اسلام کا عنوان لئے بیٹھی ہیں
سر جھکائے ہوئے گویا کہ تلاوت کے لئے — فاطمہ گود میں قرآن لئے بیٹھی ہیں

سخائے حرم بحر سخا تھے عباسؑ — فرزندِ علیؑ جان و جگر تھے عباسؑ
گر شانِ امامت بھی عطا ہو جاتی — واللہ نصیری کے خدا تھے عباسؑ

سوز

یہ دن وہ ہے کہ مدینہ نبیؐ کا ویراں ہے
سفر میں شاہ ہیں صغراؑ وطن میں گریاں ہے
غبار اُڑتا ہے لُو چلتی ہے بیاباں ہے
اجل کا ہاتھ ہے شبیرؑ کا گریباں ہے
بتولؑ نکلی ہیں مقتل میں خاک اڑانے کو
حسینؑ جاتے ہیں اُمت کو بخشوانے کو

جب چمن خاک میں اکبرؑ کی جوانی کا ملا — پانی پانی کہا اور قطرہ نہ پانی کا ملا
رن میں شہ کو نہ پتہ بانو کے جانی کا ملا — داغ سیدانیوں کو احمدؐ ثانیؐ کا ملا
رو رو کہتے تھے کہ طاقت ہے نہ بینائی ہے
بیٹا مارا گیا اور اور عالمِ تنہائی ہے

جب کربلا کے بن میں کٹا سر حسینؑ کا
روح الامینؑ نے دی یہ صدا وامصیبتا
باغِ رسولؐ کربلا میں اجڑ گیا اس جا
اس جا پہ آج خاتمہءِ پنجتنؑ ہوا
زہراؑ کی کھیتی کرب و بلا میں اجڑ گئی
بیوارثوں کے سر سے ردائیں اتر گئی

عابدؑ سے جب وطن میں کسی نے کیا کلام
پہنچے کہاں زیادہ قلق تم پہ یا امامؑ
شرما کے تین بار کہا شام شام شام
سرننگے میرا کنبہ تھا اور سب خاص و عام
بی بیوں کا نام لے کے عدوء شاد ہوتے تھے
بابا کا سر بھی روتا تھا اور ہم بھی روتے تھے

اپنے بچوں کے محرم ۱۴۲۳ میں پڑھنے کے لئے لکھا۔ طالب دعا سیدہ زعباس۔ ۸ مارچ ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مسلم ابن عقیلؑ

کیا ایلچیٔ شاہ کی مہمانی کی
کھانا تو کہاں بوند نہ دی پانی کی
ہے قہر نیا عید سے ایک دن آگے
مسلمؑ کی ستمگاروں نے قربانی کی

پیدا جو وکیلِ شہ ابرار ہوا
بچپن میں نہ لعل لب گہربار ہوا
دیکھا جو نبیؐ کو السلام اس نے کہا
مسلمؑ لقب و مسلم دیندار ہوا

ذی الحج میں غم و درد کی طغیانی ہے
عشرے کی طرح اس میں بھی ویرانی ہے
رو لو کہ محرم بھی قریب آیا ہے اور
مسلمؑ کی نویں کو ہوئی قربانی ہے

چلاتے تھے مسلم کے پسر قتل نہ کر
مظلوم ہیں اور بے پدر قتل نہ کر
ہم بے وطنوں پر رحم کر حارث
للہ ہمیں بیچ لے پر قتل نہ کر

جھکے وہ عشق کے سجدے میں مسلمؑ دیندار
چلا وہ حلق کے بوسے کو خنجر خونخوار

پڑی وہ کوفے میں تمہیدِ کربلا اک بار
ہلے بتولؑ کے نوحے سے وہ در و دیوار
تڑپ رہا ہے تن پاش پاش ہائے غضب
زمیں پہ پھینک دی کوٹھے سے لاش ہائے غضب

دل میں جب مسلمؑ بے کا خیال آتا ہے
صاحب درد کو افسوس کمال آتا ہے
سر نیزے پہ چڑھا لاش پھری کوچوں میں
ایلچی پر کہیں ایسا بھی زوال آتا ہے

انساں کے لئے موت ہے غم بے وطنی کا
جانکاہ ہے اندوہ و الم بے وطنی کا
صدمہ نہیں موت سے کچھ کم بے وطنی کا
آفت ہے قیامت ہے ستم بے وطنی کا
کانٹوں کا الم سیدِ سجادؑ سے پوچھو
ایذائے سفر مسلمؑ ناشاد سے پوچھو

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔۔سید زمرعباس۔۱۳ اگست ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب مسلم ابن عقیلؑ

کیا ایلچیٔ شاہ کی مہمانی کی　　کھانا تو کہاں بوند نہ دی پانی کی
ہے قہر نیا عید سے ایک دن آگے　　مسلمؑ کی ستمگاروں نے قربانی کی

پیدا جو وکیلِ شہ ابرار ہوا　　بچپن میں نہ لعل لب گہربار ہوا
دیکھا جو نبیؐ کو السلام اس نے کہا　　مسلمؑ لقب و مسلم دیندار ہوا

ذی الحج میں غم و درد کی طغیانی ہے　　عشرے کی طرح اس میں بھی ویرانی ہے
رو لو کہ محرم بھی قریب آیا ہے اور　　مسلمؑ کی نویں کو ہوئی قربانی ہے

چلاتے تھے مسلم کے پسر قتل نہ کر　　مظلوم ہیں اور بے پدر قتل نہ کر
ہم بے وطنوں پر رحم کر حارث　　للہ ہمیں بیچ لے پر قتل نہ کر

جھکے وہ عشق کے سجدے میں مسلمؑ دیندار　　چلا وہ حلق کے بوسے کو خنجر خونخوار
پڑی وہ کوفے میں تمہیدِ کربلا اک بار　　ہلے بتولؑ کے نوحے سے وہ در و دیوار
تڑپ رہا ہے تنِ پاش پاش ہائے غضب
زمیں پہ پھینک دی کوٹھے سے لاش ہائے غضب

دل میں جب مسلمؑ بے کا خیال آتا ہے　　صاحب درد کو افسوس کمال آتا ہے
سر نیزے پہ چڑھا لاش پھری کوچوں میں　　ایلچی پر کہیں ایسا بھی زوال آتا ہے

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ سید نور عباس۔ ۳ اگست ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مسلم ابن عقیلؑ

انساں کے لئے موت ہے غم بے وطنی کا جانکاہ ہے اندوہ و الم بے وطنی کا
صدمہ نہیں موت سے کچھ کم بے وطنی کا آفت ہے قیامت ہے ستم بے وطنی کا

کانٹوں کا الم سید سجادؑ سے پوچھو
ایذائے سفر مسلمؑ ناشاد سے پوچھو

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔۔ سید نذر عباس۔ ۳ اگست ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیات متعلق مجلس

معلوم نہیں آپ کو کیا بنتے ہیں آنسو دارین کی ملکہ کی رضا بنتے ہیں آنسو
زہراؑ انہیں لے جاتی ہیں دامن میں بھر کر شبیرؑ کے زخموں کی دوا بنتے ہیں آنسو

--شوکت--

جب کسی گھر میں کوئی مر جائے دنیا غم بانٹنے کو جاتی ہے
ہائے کتنی غریب ہے زہراؑ پرسہ لینے بھی چل کے آتی ہے

--شوکت--

تاریخ کہہ رہی ہے محرم کے چاند میں سیدانیوں کے بخت اچانک الٹ گئے
اتنی غریب ہوگئی زہراؑ کی لاڈلی زینب کے اک لباس میں دو سال کٹ گئے

--شوکت--

احسان نہیں گر بزم عزا میں آئے آئے تو پناہِ مصطفےٰؐ میں آئے
گرمی ہی کے دن تھے کہ تمہاری خاطر شبیرؑ وطن سے کربلا میں آئے

--انیس--

مومنو یہ مقامِ زاری ہے رو و اب وقت اشکباری ہے
فاطمہؑ آ چکی ہیں مجلس میں اب کہو کس کی انتظاری ہے

--انیس--

ہے فصل عزا جدا جدا مجلس ہے گھر گھر ماتم ہے جابجا مجلس ہے
ماشاءاللہ چشمِ بد دور انیس کیا مجمع مومنین ہے؟ کیا مجلس ہے

دس دن یہ وہ ہیں کہ نوحہ گر ہے زہرا تھامے ہوئے ہاتھوں سے جگر ہے زہرا
کیا بیٹھے ہو سر پہ خاک اڑاؤ لوگو کل شام سے کھولے ہوئے سر ہے زہرا

--انیس--

یہ بزم عزائے پسر زہراؑ ہے بیٹھو با ادب یاں گزر زہراؑ ہے
چادر سے ہر اک کے اشک کرتی ہیں پاک ہر چشم کے اوپر نظر زہراؑ ہے

--انیس--

داغ غم شہ سینے میں گل بوٹے ہیں کیا کیا گہر بیش بہا لوٹے ہیں
مجلس میں ریا سے جو کہ روتے ہیں انیس اشک ان کے بھی موتی ہیں مگر جھوٹے ہیں

--انیس--

بیٹھو گے اتنی دیر سفینے میں کس لئے؟
ڈھونڈو گے بندگی کو قرینے میں کس لئے
ملنا ہے مصطفیٰؐ سے تو مجلس کرو گھر
جاتے ہو اتنی دور مدینے کو کس لئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جائے گا قبر خلد میں ہر شہ کا عزادار دوزخ حرام اس پہ جو شبیرؑ پہ روئے

ایک ایک قدم لغزش مستانہ ہے گلزارِ بہشت اپنائے خانہ ہے
سرمست ہیں حبِ ساقیٔ کوثرؑ سے آنکھیں شیشے ہیں قلب پیمانہ ہے

--انیس--

ضبط گریہ و ماتم سروز میں ہو سکتا نہیں سر جھکا کر بیٹھ مجلس میں جو رو سکتا نہیں
رات اندھیری، پرسش اعمال، ایذائے فشار قبر میں بھی چین سے انسان سو سکتا نہیں
کہتے تھے حضرت وہ شرق میں یا مغرب میں مریں دوستوں کے ہم نکام آئیں یہ ہو سکتا نہیں
شاہ کہتے تھے یہ دنیا بھی ہے عبرت کی جگہ
مر گیا جیا جواں اور باپ رو سکتا نہیں

--انیس--

(--اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا--طالب دعا-سید زعباس--)

۳۱ مئی ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذاکروں کی ابتدائی رباعیاں

اے فیض رساں دامن محتاج کو بھر دے
پتھر بھی پگھل جائیں وہ نالوں میں اثر دے
نہ تاج عطا کر نہ زر و لعل و گہر دے
شبیرؑ کے مدح خوانوں میں شامل مجھے کر دے

مقدور ہمیں کب ہے تیری وصفوں کی رقم کا
حقا کہ خداوند ہے تو لاح و قلم کا
کوثر ہے نبیؐ کا تو کاسہ ہے علیؑ کا
کاسے کے تلے ہاتھ حسینؑ ابن علیؑ کا

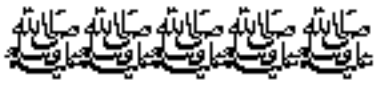

حق نے بخشی ہے جو ایمان کی دولت مجھ کو
دشمن ءآل محمد ﷺ سے ہے نفرت مجھ کو
ہے بجا ان کے محبوں سے محبت مجھ کو
کہتے ہیں اہل ولا اہل مودت مجھ کو

فرض مجھ پہ ہے عائد وہ ادا کرتا ہوں
رات دن آل محمدؐ کی ثناء کرتا ہوں

---اثر ترابی---

قلندری ہے عزیز مجھ کو تونگری سے غرض نہیں ہے
میری فقیری ہے رشک شاہی شہنشاہی سے غرض نہیں ہے
خدا نے مجھ کو دیا ہے سب کچھ علیؑ کے در سے ملا ہے سب کچھ
یہ گھر سلامت یہ در سلامت مجھے کسی سے غرض نہیں ہے

---فاتح واسطی---

اے خدا تجھ کو ہی زیبا ہے بڑائی تیری
بے نیازی تو کسی نے بھی نہ پائی تیری
جاگنے والے کو محروم دو عالم رکھا
سونے والے سے کہا ساری خدائی تیری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آڈیو کیسٹ سے مختصر سلام اور نوحے

یا علیؑ مدد

حیدرؑ نے ڈالیں جب درِ خیبر میں انگلیاں
تو چاروں طرف سے شور اٹھا یا علیؑ مدد

تاریخ خیبری میں ہے اب تک لکھا ہوا
ہر درد لا دوا کی دوا یا علیؑ مدد

آزاد اس وجہ سے فلسطیں نہ ہو سکا
چالیس سال میں میں نہ کہا یا علیؑ مدد

چالیس دن کا تجربہ خیبر میں دیکھ کر
اب تک نہ آیا لب پہ ذرا یا علیؑ مدد

پرچم خدا کا ہاتھ میں اور دم بدم شکست
تو نے نہ کہا شیرِ خدا یا علیؑ مدد



میں کیوں نہ کہوں دل سے صدا یا علیؑ مدد
خیبر میں جب نبیؐ نے کہا یا علیؑ مدد
زنجیریں مشکلات کی سب کٹ کے گر گئیں
جیسے ہی میرے دل نے کہا یا علیؑ مدد
بدعت نہیں ہے سنت پیغمبری ہے یہ
ہے کامیابیوں کا صلہ یا علیؑ مدد
بے مرضیء خدا سے کبھی کچھ ہوتا نہیں
واللہ رکن دیں ہے صدا یا علیؑ مدد





لا فتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

اے شجاعت کے وحید اے عزم کے پروردگار
دونوں عالم کی عبادت کے تیری ضربت نثار

لا فتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

آسماں میں گونجتی ہے اب بھی قدسی کی پکار
غیرتِ انساں نتیجہ ہے تیری للکار کا
غیرتِ اسلام صدقہ ہے تیری تلوار کا

لا فتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

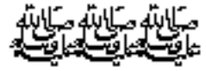

امام رضاؑ کی برکت

کیا امام رضاؑ کی برکت ہے — ملکِ ایران ایک جنت ہے
موجزن دل میں گر ہو حبِ علیؑ — زندگی پھر ہزار نعمت ہے
ایک جو نعرہء رسالت ہے — بارہ تکبیروں کی بدولت ہے
ایک معصوم اور ایک معصومہ — اس زمیں پر یہ کتنی نعمت ہے
دیکھ آیا ہوں آپ کا روضہ — پھر زیارت کی دل میں حسرت ہے

ارضِ مشہد ہو یا ہو ارضِ نجف
یہ بھی جنت ہے وہ بھی جنت ہے



دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

نفس مہ ءو لا شدم — حیدری ام قلندرم — علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ
قلب و نظر کشیدہ ام — خون و جگر چشیدہ ام — پردہ جاں دریدہ ام — رخ یار دیدہ ام

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

نزھت و شاہ پیام ءاُو — در دل و ما خیام ءاُو — شیر ءِ خدا سنام اُو
عرش ءِ علیٰ مقام ءاُو — مولود ءِ پاک ءاو حرم

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

طاہر و پاک کا نجوم — تا بہ فلک جس کی ہے دھوم — جس پہ فدا ہیں سب نجوم
باب ءِ مُعنی ءِ مدینۃ العلوم

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

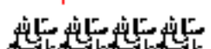

یہ تم کو حق ہے شوق سے تم لو کسی کا نام
نام ءِ نبیؐ کے بعد میں لوں گا علیؑ کا نام

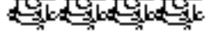

(آڈیو کیسٹ اور انٹرنیٹ سے اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔۔۔۔۔سیدنذر عباس)

kfpu ۳۰ جنوری ۲۰۰۲

مجلس عزاء

مجریٔ ماتم سرارباب وفا آج بھی ہے　　نالہ فاطمہؑ زہرا کی صدا آج بھی ہے

مومنو یہ وقت عزاری ہے　　رووٴ اب وقت اشکباری ہے
فاطمہؑ آچکی ہیں مجلس میں　　اب کہو کس کی انتظاری ہے

پھر چاند محرم کا نظر آیا ہے　　پھر جوش پہ ابر چشم تر آیا ہے
کیا خوب نصیب ہیں عزاداروں کے　　فرزند رسولؐ ان کے گھر آیا ہے

غم حسینؑ کا دل پر تو داغ لیتا جا　　یہ داغ بندہء عالی وقار لیتا جا
اندھیری قبر میں جانا ضرور ہے تجھ کو　　تو اپنے ساتھ یہ روشن چراغ لیتا جا

ادراک سے اک ذہن رسا ملتا ہے　　رونے سے محبت کا پتہ ملتا ہے
زلفی غم شبیرؑ ہے عرفان حیات　　اس غم کے وسیلے سے خدا ملتا ہے

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہ مشرقین بنا　　بشر کا ناز نبوت کا نور عین بنا
علیؑ کا خون لعاب رسولؐ شیر بتولؑ　　ملے ہیں جب یہ عناصر تو پھر حسینؑ بنا

●●●●●●●●

اے بارء الٰہا نوحے سناتا پھرتا　　تا روز حشر اشک بہاتا پھرتا
امداد نہ کرتے گر کربلا میں حسینؑ　　اسلام تیرا ٹھوکریں کھاتا پھرتا

★★★★★

اس کی ہمت پر علیؑ شیر خدا کو ناز ہے　　اس نوا سے پر محمدؐ مصطفےٰؐ کو ناز ہے　　سجدے تو سب نے کئے اس کا نیا انداز ہے
اس نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے

★★★★★

اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول　　تڑپی ہے تجھ پہ لاش بگر گوشہ بتولؑ
اسلام کے لہو سے تیری پیاس بجھ گئی　　سیراب کر گیا تجھے خون رگ رسولؐ
کرتی رہے گی پیش شہادت حسینؑ کی
آزادیٔ حیات کا یہ سرمدی اصول
چڑھ جائے کٹ کے سر تیرا نیزے کی نوک پر　　لیکن یزیدیوں کی اطاعت نہ کر قبول

●●●●●●●●●

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجلس اور محرم

یہ بزمِ عزائے پسرِ زہراؑ ہے بیٹھو باادب یاں گزرِ زہراؑ ہے
چادر سے ہراک کے اشک کرتی ہیں پاک ہر چشم کے اوپر نظرِ زہراؑ ہے

--انیسؔ--

داغِ غمِ شہ سینے میں گل بوٹے ہیں کیا کیا گہر بیش بہا لوٹے ہیں
مجلس میں ریا سے جو کہ روتے ہیں انیسؔ اشک ان کے بھی موتی ہیں مگر جھوٹے ہیں

--انیسؔ--

بیٹھو گے اتنی دیر سفینے میں کس لئے؟ ڈھونڈو گے بندگی کو قرینے میں کس لئے
ملنا ہے مصطفیٰؐ سے تو مجلس کرو گھر جاتے ہو اتنی دور مدینے کو کس لئے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

جائے گا قبر خلد میں ہر شہ کا عزادار دوزخ حرام اس پہ جو شبیرؑ پہ روئے

ایک ایک قدم لغزشِ مستانہ ہے گلزارِ بہشت اپنا مئے خانہ ہے
سرمست ہیں حبِ ساقیِ کوثر سے آنکھیں شیشے ہیں قلب پیمانہ ہے

--انیسؔ--

ضبطِ گریہء ماتمِ سرورؑ میں ہو سکتا نہیں سر جھکا کر بیٹھ مجلس میں جو رو سکتا نہیں
رات اندھیری، پرسشِ اعمال، ایذائے فشار قبر میں بھی چین سے انسان سو سکتا نہیں
کہتے تھے حضرت وہ مشرق میں یا مغرب میں مریں دوستوں کے ہم نہ کام آئیں یہ ہو سکتا نہیں
شاہ کہتے تھے یہ دنیا بھی ہے عبرت کی جگہ
مر گیا بیٹا جواں اور باپ رو سکتا نہیں

--انیسؔ--

(اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔طالب دعا۔سید نذر عباس۔۱۳ اکتوبر ۲۰۰۴)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلسِ عزاء

پیاسوں کی بیکسوں کی درد کے ماروں کی بات ہے
آؤ سنو رسولؐ کے پیاروں کی بات ہے

حسینؑ ابن علیؑ کا تذکرہ ہے
کہ جس نے دین کو زندہ کیا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجرئی ماتم وارباب وفا آج بھی ہے نالہ فاطمہ زہراؑ کی صدا آج بھی ہے

****

مفہوم عزا جاننے والے کم ہیں
احسان کو گردانے والے کم ہیں
شبیرؑ تیرے ماننے والے ہیں بہت
لیکن تیرے پہچاننے والے کم ہیں

******نجم******

بیگانہ اس فضا سے جو ہیں ان کو کیا خبر آواز سن رہے ہیں فقط شور و شین کی
جس کی کوئی مثال نہیں کائنات میں اک ایسی درسگاہ ہے مجلس حسینؑ

*****نجم*****

محفل میں نشہ مے تولا کا چڑھا خیبر کی خبر سن کے درود اور پڑھا
راہیں کیا کیا علیؑ کی سیرت سے ملیں دل نعرہ صلوات سے آگے نہ بڑھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غم حسینؑ کا تو دل پہ داغ لیتا جا یہ داغ بندہ عالی وقار لیتا جا
اندھیری قبر میں جانا ضرور ہے تجھ کو تو اپنے ساتھ یہ روشن چراغ لیتے جا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ادراک سے اک ذہن رسا ملتا ہے رونے سے محبت کا پتہ ملتا ہے
زلفی غم شبیرؑ ہے عرفان حیات اس غم کے وسیلے سے خدا ملتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے بار الٰہا تو سے سناتا پھرتا تا روز حشر اشک بہاتا پھرتا
امداد نہ کرتے گر کربلا میں حسینؑ اسلام تیرا ٹھوکریں کھاتا پھرتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مومنو یہ وقت عزاری ہے روؤ اب وقت اشکباری ہے
فاطمہؑ آچکی ہیں مجلس میں اب کہو کس کی انتظاری ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھر چاند محرم کا نظر آیا ہے پھر جوش پہ ابر چشم تر آیا ہے
کیا خوب نصیب ہیں عزاداروں کے فرزند رسولؐ ان کے گھر آیا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نمود تو ت ان شعیر دیکھتے ہیں کمال شوق سے بیدار و گیر دیکھتے ہیں
غم حسینؑ بھی یارب کوئی تماشہ ہے غریب کرتے ہیں ماتم امیر دیکھتے ہیں

---نجم آفندی---

کیا ہے یہ زندگی کا نصب العین یہ ہے تقلید سید الکونین
دل دکھاتے رہو غریبوں کا اور کہتے رہو حسینؑ حسینؑ

---نجم---

حیرت ہے ابھی واقف اسرا نہیں تفسیر مودت سے خبردار نہیں
ما شب عاشور میں بیدار ہے تو بیداری کے مفہوم میں بیدار نہیں

---نجم---

بے درد بھی دردمند ہو سکتا ہے ایثار پیکار بند ہو سکتا ہے
شبیرؑ کا سوہ سے کوئی لے تو سبق انسان بلند تر ہو سکتا ہے

---نجم---

اٹھا نہ قدم عمل کا بڑھنے کے لئے ہمت کی بلندیوں پہ چڑھنے کے لئے
مولا کا ہر اک معرکہ علم و عمل سنتے رہے ہم درود پڑھنے کے لئے

---نجم آفندی---

جمع کردہ---سیدزر عباس---۲۲ جنوری ۲۰۰۴

سوچ تو اے ذاکر افسردہ طبع و نرم خو
آہ تو نیلام کرتا ہے شہیدوں کا لہو

تاجرانہ مشق ہے مجلس میں تیری ہاؤ ہو
فیس کا دریوزہ ہے منبر پہ تیری گفتگو

عالم اخلاق کو زیر و زبر کرتا ہے تو
خون اہلبیتؑ میں ملقمے کو تر کرتا ہے تو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوحہ واپسی اہل حرم

۸ ربیع الاول

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسلم وسلم

اے شیعوں کے مہمان خدا حافظ و ناصر

میرے غریب الوداع میرے شہید الوداع

آج قبر مصطفے پر اک ہجوم عام ہے

آ گئی زینبؑ مدینے میں بپا کہرام ہے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

جنگل میں بھرے گھر کو لٹا آئی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

عابدؑ کو کسی طرح بچا لائی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

بندھوا کے رسن ہاتھوں میں اور خطبے سنا کے گھر بار لٹا کے

دیوار بڑے سوچ کی ڈھا آئی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

جو ہجر پدر میں رہی ہر وقت پریشاں سوئی نہیں اک آن

اس بچی کو زنداں میں سلا آئی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

۶ ماہ کے اصغرؑ کو بھی جھولے کے بجائے دکھ درد چھپائے

ماں گودی میں تربت کے سلا آئی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

تھے عون و محمدؑ میری آنکھوں کے جو تارے ماموں کے دلارے

قربان انہیں بھائی پہ کر آئی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

تھا اکبرؑ ناشاد جو اس گھر کا اجالا وہ گیسوؤں والا

مقتل میں اکیلا اسے چھوڑ آئی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

پانی جو پئیں جو اہل وطن پیاس نہ بھولیں منہ اشکوں سے دھولیں

کہنے کو یہ بھائی کا پیام لائی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

منظر وہ بھلا سکتی نہیں تا دم آخر ہے کہنے سے قاصر

وہ شام کے دربار میں دیکھ آئی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

جس وقت خدا جانے قدم نکلے تھے گھر سے چادر چھنی سر سے

اب تک نہ مصائب سے نکل پائی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

شبیرؑ پہ روئے گا تا حشر زمانہ ہے غم کا فسانہ

نکلی تھی میں کس شان سے کیا لائی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

رہ جائے گا ابد تک وسعت غم سے تیرا نام کیا خوب ہے انعام

نوحہ تیرا سننے کے لئے آئی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

جنگل میں بھرے گھر کو لٹا آئی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

عابدؑ کو کسی طرح بچا لائی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

---طالب دعا سید نذر عباس---یکم شوال ۱۴۲۲ھ (۲۰۰۱)---

نوحے کربلا کے

اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول
تڑپہ ہے تجھ پہ لاش ء جگر گوشہ ء بتولؑ

*****

جانے والے کربلا کے کربلا لے چل مجھے — روضہ ء شبیرؑ پر دوں گا دعاء لے چل مجھے
ہے جہاں گنج ء شہیداں ہے جہاں نہر ء فرات — جس جگہ سید میرا پیاسہ رہا لے چل مجھے
جس جگہ جاگی تھی قسمت حرؑ کی وہ دیکھوں گا میں — عاصیوں پر کیسے ہوتی ہے عطا لے چل مجھے
اس قدر نادار ہوں زاد ء سفر کچھ بھی نہیں — دوش پر اپنے بٹھا کر اے ہوا لے چل مجھے
جس جگہ عباسؑ کے بازو قلم ہو کر گرے — اس جگہ میں بھی کروں ماتم ذرا لے چل مجھے
دل الجھ کر آگیا برچھی میں اکبرؑ کا جہاں — دل وہاں میں بھی کروں اپنا فدا لے چل مجھے
جل گئے شام ء غریباں میں جہاں خیمے تمام — جس جگہ ننھا سا ایک جھولا جلا لے چل مجھے
ہائے وہ مقتل جہاں بالی سکینہؑ رات میں — ڈھونڈتی پھرتی تھی سینہ باپ کا لے چل مجھے

سرور و ریحان ہر مجلس میں کرتے ہیں دعا
حق وہیں نوحوں کا ہوگا اب ادا لے چل مجھے

*****

کربلا کربلا تیرے عباسؑ کے پرچم کو سلامی دیں گے

کفر سازوں کا یہ سیلاب رکے گا ایک دن — کارواں لال ء امامت کا اٹھے گا ایک دن
نام ہندہ کے گھرانے کا مٹے گا ایک دن — ظالم مظلوم کی چوکھٹ پہ جھکے گا ایک دن
کربلا کربلا تیرے عباسؑ کے پرچم کو سلامی دیں گے

تیرے عباسؑ کے پرچم کی قسم کھاتے ہیں — تشنہ لب شاہ ء دوعالم کی قسم کھاتے ہیں
ناقیامت جو ہے اس غم کی قسم کھاتے ہیں — تیرے شبیرؑ کے ماتم کی قسم کھاتے ہیں
کربلا کربلا تیرے عباسؑ کے پرچم کو سلامی دیں گے

کربلا تیرے جیالوں کی قسم کھاتے ہیں — سینوں میں ٹوٹتے بھالوں کی قسم کھاتے ہیں
بنت ء زہراؑ تیرے نالوں کی قسم کھاتے ہیں — خون ء اصغرؑ کے اجالوں کی قسم کھاتے ہیں
کربلا کربلا تیرے عباسؑ کے پرچم کو سلامی دیں گے

تیرے صحرا میں لٹا فاطمہ زہراؑ کا چمن — ہائے وہ قاسم نوشاہ کا پامال بدن
ہائے وہ شمر کا خنجر وہ اخی کی گردن — ہائے وہ یاس کے ماحول میں مجبور بہن
کربلا کربلا تیرے عباسؑ کے پرچم کو سلامی دیں گے

تیرے ہو گئی جب مشک ء سکینہ چھلنی — جھک کے غازی نے کہا شاہ ء نجف اور کنی
سینہ ء اکبرؑ میں وہ پیوست نیزے کی انی — خلد سے آگئے صحرا میں رسولؐ مدنی
کربلا کربلا تیرے عباسؑ کے پرچم کو سلامی دیں گے

10 APR 2000

43

کربلا

اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول — تڑپی ہے تجھ پہ لاش جگر گوشہ بتولؑ

****

وہ کربلا کہ جہاں نور کبریا مل جائے — جسے حسینؑ کا جلوہ ملے خدا مل جائے
ہر اک کو اپنی شفاعت کا آسرا مل جائے — اگر حسینؑ سا کشتی کو ناخدا مل جائے
خبر حسینؑ کی س کر چلی تو ہیں زینبؑ — خدا کرے انہیں فوجوں میں راستہ مل جائے
عطش سے کاہے کو تڑپیں حسینؑ کے بچے — اگر فرات کو خیموں کا راستہ مل جائے
کسی طرح تو قرار آئے ماں کو اے اصغرؑ — ملے نہ لاش تو کرتا لہو بھرا مل جائے
یہ کہتی جاتی ہے بے پردگی زمانے کی — جو لٹ چکی سر زینب سے وہ ردا مل جائے

غریب فضل ہے واجب نہیں ہے حج اس پر
اسے تو کعبے کے بدلے میں کربلا مل جائے

*****

کربلا تجھ کو رگ جاں میں بسا رکھا ہے — ورنہ اس کارگہ زیست میں کیا رکھا ہے
حرصفت کوئی تو آئے گا عزاخانے میں — کچھ یہی سوچ کے دروازہ کھلا رکھا ہے
اور ہوں گے وہ جنہیں خوف ہے گمراہی کا
آل و قرآن کو ہم نے تو بہم رکھا ہے
مجلس شاہ میں اے اشک بہانے والے — ہم نے جنت تیرے اشکوں کا صلہ رکھا ہے

(اشرف عباس)●●●● سنفر●●●● ۱۲ جنوری ۲۰۰۰ء

اصول ء دیں نہ بچاتے جو کربلا والے — ورق ورق یہ کہانی بکھر گئی ہوتی
بچا گیا اسے سجدہ حسینؑ کا ورنہ — نماز عصر سے پہلے ہی مر گئی ہوتی

بادشاہ کربلا پر کربلا کو ناز ہے — حور و ملک جن و بشر انبیاء کو ناز ہے
اس نواسے پر محمدؐ مصطفےٰ کو ناز ہے — اسکی ہمت پر علیؑ مرتضےٰ کو ناز ہے
سجدے تو لاکھوں نے کئے اس کا نیا انداز ہے — اس نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے

*****

پر نور جبیں کے سجدوں میں ایمان کا جلوہ دیکھیں گے — ہم کرب و بلا کے ذرے میں معبود کا جلوہ دیکھیں گے
شہ حق کی عبادت کرتے ہیں قتل کی زیں نورانی ہے — گردن پہ چھری ہے قاتل کی سجدے میں جھکی پیشانی ہے
ایسا نہ ہوا کوئی بندہ کیا لائے گی دنیا مثل تیرا
اسلام کو زندہ جس نے کیا سرورؑ وہ تیری قربانی ہے

***** شری شرما *****

نعمت ء حاصل مبارک جان ء حاصل تک ہی جا — جس کے مدفن کی ہے دھن اس مردہ کامل تک بھی جا
کربلا سے اور آگے منزل شبیرؑ ہے — کربلا تک جانے والے اس کی منزل تک بھی جا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کربلا اور محرم

پھر موسم فریاد و بکا آیا ہے پھر رونے رلانے کا مزا آیا ہے
نکلے ہیں جو اشک پیشوائی کو فضا کیا ماتم شاہِ کربلا آیا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھر چاند محرم کا نظر آیا ہے
پھر جوش پہ ابرِ چشم تر آیا ہے
کیا خوب نصیب ہیں عزاداروں کے
فرزند رسولؐ ان کے گھر آیا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گھر چھوڑ کے خانہ خدا میں پہنچے پھر واں سے نواح نینوا میں پہنچے
تاریخ وہ دوسری محرم کی تھی جس روز حسینؑ کربلا میں پہنچے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رونے کا رسولؐ حق صلہ دیتے ہیں
شیعوں کو ملائکہ دعا دیتے ہیں
کہتا ہے یہ چشم سے ٹپک کر آنسو
ہم وہ ہیں کہ دوزخ کو بجھا دیتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کربلا میں شاہ آئے سر کٹانے کے لئے
اور راہ حق میں اپنا گھر لٹانے کے لئے
آفتیں جھیلیں حسینؑ ابن علیؑ نے اے شرفؔ
امت عاصی کو جد کی بخشوانے کے لئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کس طرح نہ کرے ایک عالم افسوس جی بھر کے کیا نہ شہ کا ماتم افسوس
کیا جلد گزر گئے برس دن غم کے لو صاحبو! ہو گیا محرم افسوس

--انیسؔ--

اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول
تڑپی ہے تجھ پہ لاش جگر گوشۂ بتولؑ
اسلام کے لہو سے تیری پیاس بجھ گئی سیراب کر گیا تجھے خونِ رگِ رسولؐ
کرتی رہے گی پیش شہادت حسینؑ کی آزادی و حیات کا یہ سرمدی اصول
چڑھ جائے کٹ کے سر تیرا نیزے کی نوک پر
لیکن یزیدیوں کی اطاعت نہ کر قبول

وہ کربلا کہ جہاں نورِ کبریا مل جائے
جسے حسینؑ کا جلوہ ملے خدا مل جائے

ہر اک کو اپنی شفاعت کا آسرا مل جائے
اگر حسینؑ سا کشتی کو ناخدا مل جائے

خبر حسینؑ کی سن کر چلی تو ہیں زینبؑ
خدا کرے انہیں فوجوں میں راستہ مل جائے

عطش سے کاہے کو تڑپیں حسینؑ کے بچے
اگر فرات کو خیموں کا راستہ مل جائے

کسی طرح تو قرار آئے ماں کو اے اصغرؑ
ملے نہ لاش تو کرتا لہو بھرا مل جائے

یہ کہتی جاتی ہے بے پردگی زمانے کی
جو لٹ چکی سرِ زینبؑ سے وہ ردا مل جائے

غریب فضلؔ ہے واجب نہیں ہے حج اس پر
اسے تو کعبے کے بدلے میں کربلا مل جائے

--فضل الحسنی--

مجلس راز میں بھی جاتے ہیں گاہے گاہے محفل عیش میں بھی دامنِ سخن لیتے ہیں
اپنا اسلام تو مُلا کی قبا ہے یارو گھر میں رکھ دیتے ہیں مسجد میں پہن لیتے ہیں

(اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید زعباس۔ ۱۳ اکتوبر ۲۰۰۲)

یزیدی اور زیادی یاد بھی آتے نہیں ہم کو
مگر اب تک حسین ابن علی کا نام باقی ہے
حسین ابن علی کے قتل کا مقصد ہم سمجھے
یہ ہم پہ آج تک اسلام کا انعام باقی ہے

(مولانا ظفر علیخان)

جوہر سیح و خضر کو ملتی نہیں یہ چیز
اور یوں نصیب سے تجھے مل جائے کربلا
روز ازل سے ہے یہی اک مقصد حیات
جائے گا سر کے ساتھ ہی سودائے کربلا

(مولانا محمد علی جوہر)

ہر ایک دل نہیں عرفانِ کربلا کیلئے
یہاں شعورِ وفا چاہیے وفا کیلئے
زمانہ پھر سے ہے تیار کربلا کیلئے
ذرا حسینؑ کو آواز دو خدا کیلئے

ہے سب کا دارومدار حیات پانی پہ
کہ برقرار ہے یہ کائنات پانی پہ
کچھ ایسی قرض ہوئی تشنگی بشر کی
کہ شرمسار ہے اب تک فرات پانی پہ

(شاداں دہلوی)

کربلا کربلا

جب تک اس خاک پہ باقی ہے وجود اشرار
جب تک اقدار سے اغراض ہیں گرم پیکار

دوش انساں پہ ہے جب تک ستم تخت کا بار
کربلا ہاتھ سے پھینکے گی نہ ہرگز تلوار

کوئی کہہ دے یہ حکومت کے نگہبانوں سے
کربلا اک ابدی جنگ ہے سلطانوں سے

★★★★★

کربلا تجھ کو رگ جاں میں بسا رکھا ہے ورنہ اس کارگہ زیست میں کیا رکھا ہے
حر صفت کوئی تو آئے گا عزا خانے میں کچھ یہی سوچ کے دروازہ کھلا رکھا ہے
اور ہوں گے وہ جنہیں خوف ہے گمراہی کا
آل و قرآن کو ہم نے تو بہم رکھا ہے
مجلس شاہ میں اے اشک بہانے والے ہم نے جنت تیرے اشکوں کا صلہ رکھا ہے

(اشرف عباس)●●●● سنعر●●●● ۲۱ جنوری ۲۰۰۰م

اصول دیں نہ بچاتے جو کربلا والے ورق ورق یہ کہانی بکھر گئی ہوتی
بچا گیا اسے سجدہ حسینؑ کا ورنہ نماز عصر سے پہلے ہی مر گئی ہوتی

بادشاہ کربلا پر کربلا کو ناز ہے حور و ملک جن و بشر انبیاء کو ناز ہے
اس نوا سے پر محمدؐ مصطفٰے کو ناز ہے اسکی ہمت پر علیؑ مرتضٰے کو ناز ہے
سجدے تو لاکھوں نے کئے اس کا نیا انداز ہے اس نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے

★★★★★

پر نور جبیں کے سجدوں میں ایمان کا جلوہ دیکھیں گے ہم کرب و بلا کے ذرے میں معبود کا جلوہ دیکھیں گے
شہ حق کی عبادت کرتے ہیں قتل کی زمیں نورانی ہے گردن پہ چھری ہے قاتل کی سجدے میں جھکی پیشانی ہے
ایسا نہ ہوا کوئی بندہ کیا لائے گی دنیا مثل تیرا
اسلام کو زندہ جس نے کیا سرورؑ وہ تیری قربانی ہے

★★★★★ شری شرما ★★★★★

نعمت حاصل مبارک جان حاصل تک ہی جا جس کے مدفن کی ہے دھن اس مرد کامل تک بھی جا
کربلا سے اور آگے منزل شبیرؑ ہے کربلا تک جانے والے اس کی منزل تک بھی جا

★★★★★ نجم ★★★★★

رخصت از مدینہ ـــــ ۲۸ رجب سنہ ۶۰ ہجری

گھر سے جب بہر سفر سیدہ والا نکلے
سر جھکائے ہوئے بادیدہ پر نم نکلے

خویش و فرزند کمر باندھ کے باہم نکلے
رو کے فرمایا کہ اس شہر سے اب ہم نکلے

رات سے گریہ زہراؑ کی صدا آتی ہے
دیکھیں قسمت ہمیں کس دشت میں لے جاتی ہے

رخ کیا شہ نے سوئے قبر شہنشاہ انام
ہر تسلیم جھکے متصل باب سلام

اذن پڑھ کر جو گئے قبر کے نزدیک امام
عرض کی آیا ہے آخری رخصت کو امام

یہ مکاں ہم سے اب اے شاہ زمن چھٹتا ہے
آج حضرت کے نواسے سے وطن چھٹتا ہے

صغراؑ نے کہا تپ کی ہے شدت مجھ کو
پیغام اجل ہے شہ کی فرقت مجھ کو

ہوتا ہے جدا مجھ سے مسیحا میرا
لو صاحبو اب ہو چکی صحت مجھ کو

فرماتے تھے یہ رو کے شہنشاہ خاص و عام
اماں قبول کیجئے اب آخری سلام

ممکن نہیں مدینہ میں شبیرؑ کا قیام
اب کربلا میں ہوگا ہمارا سفر تمام

اب صبح شام حال سنانے نہ آئیں گے
اماں ہم اب چراغ جلانے نہ آئیں گے

* * * * *

جو تین روز کا پیاسہ گلا کٹا رن میں
تو رو کے بنت علیؑ نے یہ دی صدا رن میں

لہو میں ڈوبا ہو دین کا فدائی ہے
دھائی ہے میرے مالک دھائی ہے

* * * * *

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہیدِ کربلا حسینؑ

شہیدِ کربلا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ

گوہرِ تاجِ ہل اتی حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

راکبِ دوشِ مصطفٰےؐ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

نورِ دو چشمِ مرتضٰےؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

راحتِ جانِ فاطمہ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

بے مونس و آشنا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

کشتۂ خنجرِ جفا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

مقتولِ کربلا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

حسینؑ حسینؑ حسین

واویلا صد واویلا

ہے ہے ظلمِ کربلا واویلا صد واویلا

یا محمدؐ مصطفٰی یا علیؑ مرتضٰی واویلا صد واویلا

یا جناب سیدہؑ ، یا شہیدِ کربلا واویلا صد واویلا

یا غریب و بے نوا کوفیوں نے کی دغا واویلا صد واویلا

خیمے لوٹے برملا چادر چھینی برملا واویلا صد واویلا

زینبؑ ہوئی بے ردا ہائے تیرِ حرملہ واویلا صد واویلا

سبطِ پیمبرؐ واویلا کشتۂ خنجر واویلا واویلا صد واویلا

چل گیا خنجر واویلا کیا کرے خواہر واویلا واویلا صد واویلا

جل گیا سب گھر وا ویلا واویلا صد واویلا

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واویلا صد واویلا

ہے ہے ظلم کربلا واویلا صدواویلا

یا محمد مصطفیٰؐ واویلا صدواویلا

یا علیؑ مرتضیٰؑ واویلا صدواویلا

یا جنابِ سیدہؑ واویلا صدواویلا

یا شہیدِ کربلا واویلا صدواویلا

یا غریب و بے نوا واویلا صدواویلا

کوفیوں نے کی دغا واویلا صدواویلا

خیمے لوٹے برملا واویلا صدواویلا

چادر چھینی برملا واویلا صدواویلا

زینب ہوئی بے ردا واویلا صدواویلا

ہائے تیر حرملا واویلا صدواویلا

سبطِ پیمبرؐ واویلا واویلا صدواویلا

کشتۂ خنجر واویلا واویلا صدواویلا

چل گیا خنجر واویلا واویلا صدواویلا

کیا کرے خواہر واویلا واویلا صدواویلا

جل گیا سب گھر واویلا

واویلا صد وا ویلا

__۳۰ اگست ۲۰۰۲__

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذاکروں کی ابتدائی رباعیاں

اے فیض رساں دامن محتاج کو بھر دے
پتھر بھی پگھل جائیں وہ نالوں میں اثر دے
نہ تاج عطا کر نہ زر و لعل و گہر دے
شبیرؑ کے مدح خوانوں میں شامل مجھے کر دے

مقدور ہمیں کب ہے تیری وصفوں کی رقم کا
حقا کہ خداوند ہے تو لاح و قلم کا
کوثر ہے نبیؐ کا تو کاسہ ہے علیؑ کا
کاسے کے تلے ہاتھ حسینؑ ابن علیؑ کا

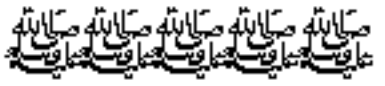

حق نے بخشی ہے جو ایمان کی دولت مجھ کو
دشمن ءآل محمد ﷺ سے ہے نفرت مجھ کو
ہے بجا ان کے محبوں سے محبت مجھ کو
کہتے ہیں اہل ولا اہل مودت مجھ کو

فرض مجھ پہ ہے عائد وہ ادا کرتا ہوں
رات دن آل محمدؐ کی ثناء کرتا ہوں

---اثر ترابی---

قلندری ہے عزیز مجھ کو تونگری سے غرض نہیں ہے
میری فقیری ہے رشک شاہی شہنشاہی سے غرض نہیں ہے
خدا نے مجھ کو دیا ہے سب کچھ علیؑ کے در سے ملا ہے سب کچھ
یہ گھر سلامت یہ در سلامت مجھے کسی سے غرض نہیں ہے

---فاتح واسطی---

اے خدا تجھ کو ہی زیبا ہے بڑائی تیری
بے نیازی تو کسی نے بھی نہ پائی تیری
جاگنے والے کو محروم دو عالم رکھا
سونے والے سے کہا ساری خدائی تیری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آڈیو کیسٹ سے مختصر سلام اور نوحے

یا علیؑ مدد

حیدرؑ نے ڈالیں جب درِ خیبر میں انگلیاں
تو چاروں طرف سے شور اٹھا یا علیؑ مدد

تاریخ خیبری میں ہے اب تک لکھا ہوا
ہر درد لا دوا کی دوا یا علیؑ مدد

آزاد اس وجہ سے فلسطیں نہ ہو سکا
چالیس سال میں میں نہ کہا یا علیؑ مدد

چالیس دن کا تجربہ خیبر میں دیکھ کر
اب تک نہ آیا لب پہ ذرا یا علیؑ مدد

پرچم خدا کا ہاتھ میں اور دم بدم شکست
تو نے نہ کہا شیرِ خدا یا علیؑ مدد



میں کیوں نہ کہوں دل سے صدا یا علیؑ مدد
خیبر میں جب نبیؐ نے کہا یا علیؑ مدد
زنجیریں مشکلات کی سب کٹ کے گر گئیں
جیسے ہی میرے دل نے کہا یا علیؑ مدد
بدعت نہیں ہے سنت پیغمبری ہے یہ
ہے کامیابیوں کا صلہ یا علیؑ مدد
بے مرضیء خدا سے کبھی کچھ ہوتا نہیں
واللہ رکن دیں ہے صدا یا علیؑ مدد





لا فتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

اے شجاعت کے وحید اے عزم کے پروردگار
دونوں عالم کی عبادت کے تیری ضربت نثار

لا فتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

آسماں میں گونجتی ہے اب بھی قدسی کی پکار
غیرتِ انساں نتیجہ ہے تیری للکار کا
غیرتِ اسلام صدقہ ہے تیری تلوار کا

لا فتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

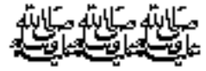

امام رضاؑ کی برکت

کیا امام رضاؑ کی برکت ہے — ملکِ ایران ایک جنت ہے
موجزن دل میں گر ہو حبِ علیؑ — زندگی پھر ہزار نعمت ہے
ایک جو نعرہء رسالت ہے — بارہ تکبیروں کی بدولت ہے
ایک معصوم اور ایک معصومہ — اس زمیں پر یہ کتنی نعمت ہے
دیکھ آیا ہوں آپ کا روضہ — پھر زیارت کی دل میں حسرت ہے

ارضِ مشہد ہو یا ہو ارضِ نجف
یہ بھی جنت ہے وہ بھی جنت ہے



دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

نفس مہ ءو لا شدم — حیدری ام قلندرم — علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ
قلب و نظر کشیدہ ام — خون و جگر چشیدہ ام — پردہ جاں دریدہ ام — رخ یار دیدہ ام

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

نزھت و شاہ پیام ءاُو — در دل و ما خیام ءاُو — شیر ءِ خدا سنام اُو
عرش ءِ علیٰ مقام ءاُو — مولود ءِ پاک ءاو حرم

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

طاہر و پاک کا نجوم — تا بہ فلک جس کی ہے دھوم — جس پہ فدا ہیں سب نجوم
باب ءِ مُعنی ءِ مدینۃ العلوم

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

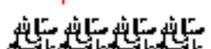

یہ تم کو حق ہے شوق سے تم لو کسی کا نام
نام ءِ نبیؐ کے بعد میں لوں گا علیؑ کا نام

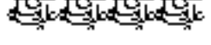

(آڈیو کیسٹ اور انٹرنیٹ سے اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔۔۔۔۔سیدنذر عباس)

kfpu ۳۰ جنوری ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کربلا

اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول تڑپی ہے تجھ پہ لاش جگر گوشۂ بتولؑ

اسلام کے لہو سے تیری پیاس بجھ گئی سیراب کر گیا تجھے خونِ رگِ رسولؐ

کرتی رہے گی پیش شہادت حسینؑ کی آزادیٔ حیات کا یہ سرمدی اصول

چڑھ جائے کٹ کے سر تیر انیزے کی نوک پر لیکن یزیدیوں کی اطاعت نہ کر قبول

وہ کربلا کہ جہاں نورِ کبریا مل جائے

جسے حسینؑ کا جلوہ ملے خدا مل جائے

ہر اک کو اپنی شفاعت کا آسرا مل جائے اگر حسینؑ سا کشتی کو نا خدا مل جائے

خبر حسینؑ کی سن کر چلی تو ہیں زینبؑ

خدا کرے انہیں فوجوں میں راستہ مل جائے

عطش سے کانپ رہے کوثر پہ حسینؑ کے بچے اگر فرات کو خیموں کا راستہ مل جائے

کسی طرح تو قرار آئے ماں کو اے اصغرؑ

ملے نہ لاش تو کرتا لہو بھرا مل جائے

یہ کہتی جاتی ہے بے پردگی زمانے کی جو لٹ چکی سرِ زینبؑ سے وہ ردا مل جائے

غریب فضلؔ پہ واجب نہیں ہے حج اس پر

اسے تو کعبے کے بدلے میں کربلا مل جائے

--فضل گھمروی--

گر مدینہ نبیؐ سے روشن ہے کربلا اُن کے دل کی دھڑکن ہے

جسم احمدؐ کا ہے مدینے میں روح کرب و بلا کے سینے میں

اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔طالب دعا سیدزعباس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیات متعلق مجلس

معلوم نہیں آپ کو کیا بنتے ہیں آنسو دارین کی ملکہ کی رضا بنتے ہیں آنسو
زہراؑ انہیں لے جاتی ہیں دامن میں بھگو کر شبیرؑ کے زخموں کی دوا بنتے ہیں آنسو

--شوکت--

جب کسی گھر میں کوئی مر جائے دنیا غم بانٹنے کو جاتی ہے
ہائے کتنی غریب ہے زہراؑ پرسہ لینے بھی چل کے آتی ہے

--شوکت--

تاریخ کہہ رہی ہے محرم کے چاند میں سیدانیوں کے بخت اچانک الٹ گئے
اتنی غریب ہوگئی زہراؑ کی لاڈلی زینب کے اک لباس میں دو سال کٹ گئے

--شوکت--

احسان نہیں گر بزمِ عزا میں آئے آئے تو پناہِ مصطفیٰؐ میں آئے
گرمی ہی کے دن تھے کہ تمہاری خاطر شبیرؑ وطن سے کربلا میں آئے

--انیس--

مومنو یہ مقامِ زاری ہے رووٴ اب وقت اشکباری ہے
فاطمہؑ آ چکی ہیں مجلس میں اب کہو کس کی انتظاری ہے

--انیس--

ہے فصلِ عزا جدا جدا مجلس ہے گھر گھر ماتم ہے جا بجا مجلس ہے
ماشاءاللہ چشمِ بد دور انیس کیا مجمعِ مومنین ہے؟ کیا مجلس ہے

دس دن یہ وہ ہیں کہ نوحہ گر ہے زہراؑ تھامے ہوئے ہاتھوں سے جگر ہے زہراؑ
کیا بیٹھے ہو سر پہ خاک اڑاؤ لوگو کل شام سے کھولے ہوئے سر ہے زہراؑ

--انیس--

اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔طالب دعا سیدزعباس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کربلائے معلیٰ

اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول
تڑپی ہے تجھ پہ لاش ءجگر گوشہء بتولؑ
اسلام کے لہو سے تیری پیاس بجھ گئی
سیراب کر گیا تجھے خون ءرگ رسولؐ
کرتی رہے گی پیش شہادت حسینؑ کی
آزادی ءحیات کا یہ سرمدی اصول
چڑھ جائے کٹ کے سر تیرا نیزے کی نوک پر
لیکن یزیدیوں کی اطاعت نہ کر قبول

.....

جو روضہء شاہ ء کرب و بلا تک پہنچا
معراج ہوئی عرش ءعلا تک پہنچا
کیا قرب ہے اللہ کا اللہ اللہ
پہنچا جو حسینؑ تک خدا تک پہنچا

.....

وہ کربلا کہ جہاں نورء کبریا مل جائے
جسے حسینؑ کا جلوہ ملے خدا مل جائے
ہر ایک کو اپنی شفاعت کا آسرا مل جائے
اگر حسینؑ سا کشتی کو ناخدا مل جائے
خبر حسینؑ کی سن کر چلی تو ہیں زینبؑ
خدا کرے انہیں فوجوں میں راستہ مل جائے
عطش سے کاہے کو تڑپیں حسینؑ کے بچے
اگر فرات کو خیموں کا راستہ مل جائے
کسی طرح تو قرار آئے ماں کو اے اصغرؑ
ملے نہ لاش تو کرتا لہو بھرا مل جائے
یہ کہتی جاتی ہے بے پردگی زمانے کی
جو لٹ چکی سر ءزینبؑ سے وہ ردا مل جائے
غریب فضل ہے واجب نہیں ہے حج اس پر
اسے تو کعبے کے بدلے میں کربلا مل جائے

ازل میں مانگنے والے بھی تھے اور دینے والا بھی
کسی نے مال و زر مانگا کسی نے کیمیا لے لی
میرا مقسوم سوچا ہی کیا مانگوں تو کیا مانگوں
عقیدت نے بڑھا کر ہاتھ خاک کربلا لے لی

طالب دعاء ۔۔۔سید نذر عباس ۲۲ جنوری ۲۰۰۲

عبّاسؑ نام طاعتِ سبطِ رسولؐ کا

عبّاسؑ نام اوجِ شجاعت کے پھول کا

عبّاسؑ آسمانِ محبّت کا آفتاب

عبّاسؑ نام مرضئ حق کے حصول کا

رضوان عزمی

قمر بنی ہاشم حضرت عباس علمدار سقائے اہلبیت

دو معرکے تا حشر نہ بھولے گا زمانہ
خیبر میں اکیلے اسد اللہ کا جانا
یاں مشک لئے نہر پہ عباسؑ کا جانا
وہ باپؑ کا قصہ تھا یہ بیٹے کا فسانہ
اس قلعہ کا در حیدر کرارؑ نے توڑا
دیواروں کو لوہے کی علمدارؑ نے توڑا

جس گھر پہ سایہ دیوے عباس کا علم
اس گھر کو ابتلا کا نہ خطرہ بلا کا ہے

نعرۂ غازی یا عباس

قطعات

اصغر سا گلبدن تھا بصارت حسینؑ کی
اکبرؑ سا نوجوان تھا قوت حسینؑ کی
انصار اور عزیز تھے سب جراتِ حسینؑ
عباس سا جری تھا شجاعت حسینؑ کی

○

ٹوٹے ہوئے دلوں کی کوئی آس چاہئے
انساں کے دل کو قوت احساس چاہئے
ہر دور ابتلاء میں ضرورت حسینؑ کی
ہر کربلا کے واسطے عباسؑ چاہئے

○

سلسلہ باقی ہے جب تک روح کا انفاس کا
اور دل انساں سے رشتہ قوت احساس کا
ہے یقیں مٹ ہی نہیں سکتا کبھی نام وفا
جب تلک دنیا میں باقی نام ہے عباسؑ کا

○

عباسؑ ہے سکون ہر اک دل ملول کا
طاعت گزار مرضیٔ سبطِ رسولؐ کا
خوشبو مشام ' روح میں جس کی بسی ہوئی
عباسؑ وہ ہے پھول ریاض بتولؑ کا

○

عباسؑ کربلا میں مہکتا گلاب ہے
مولائے دوجہاں کا ابھرتا شباب ہے
ہر ابتلاء میں قوت بازو حسینؑ کا
ہر دور میں حیات کی وہ کامیاب ہے

○

اس کا جمال و نور نجوم و قمر میں ہے
اس کی وفا کی خوشبو مہکتی سحر میں ہے
عباس پاسباں ہے سپاہ حسینؑ کا
عباسؑ کا وقار شعور بشر میں ہے

○

نازاں حسینؑ جس کی تھے اعلیٰ صفات پر
زینبؑ کو اعتماد رہا جس کی ذات پر
پانی نہ لا سکا جو سکینہؑ کے واسطے
تشنہ رہا وہ پہونچ کے نہرِ فرات پر

○

عباسؑ نام طاعتِ سبط رسولؐ کا
عباسؑ نام اوجِ شجاعت کے پھول کا
عباسؑ آسمانِ محبت کا آفتاب
عباس نام مرضیٔ حق کے حصول کا

○

اے نگہبان حرمؑ اے فاتح نہرِ فرات
ھیغم کرب و بلاؑ اے حامل اعلیٰ صفات
آرزوئے مرتضیٰؑ ہے اور دعائے فاطمہؑ
رہبر راہ وفاؑ اے پیکر عزم و ثبات

استغاثہ بحضور حضرت ابوالفضل العباس

قضائے حاجات اور سختیوں کے دور ہونے کے لئے دو رکعت نماز ہدیہ ابوالفضل العباس پڑھیں۔ ۱۳۳ مرتبہ درج ذیل دعا بمعہ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ يَا كَاشِفَ الْكَرْبِ عَنْ وَجْهِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَام اِكْشِفْ كَرْبِيْ بِحَقِّ اَخِيْكَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَام۔

زیارت حضرت عباس علمدار

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَاالْفَضْلِ الْعَبَّاسِ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ الْمُطِيْعِ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ جَمِيْعًا وَّ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ



نازاں تھی جس پہ ثانیِ زہراؑ کی آبرو
کردار مثلِ حیدرِ کرارؑ ہو بہو
ہیبت سے کانپ کانپ گئی برقِ تندوخُو
لشکر میں ایک تھا وہ علمدارؑ سُرخرو
یہ بات کیا ہوئی کہ وہ لشکر میں ایک تھا
عباسؑ کربلا کے بہتّرؔ میں ایک تھا

از قلم سیّد محسن نقوی

حق شناس

فِدائے آلِؑ نبیؐ حق شناس ہیں عباسؑ
فضائے یاس میں امید، آس ہیں عباسؑ

ہر ایک رنگ میں رسمِ وَفا نبھائی ہے
ہر ایک عہد میں وعدہ کا پاس ہیں عباسؑ

عباسؑ کون ؟ زبان و تنِ مرتضیٰ علیؑ
عباسؑ کون ؟ نخلِ امامت کی اک کلی
عباسؑ کون ؟ شیرِ خدا کا وہ گلعذار
عباسؑ کون ؟ بازوئے شبیرِ نامدار
ہے موجزن رگوں میں وہی ہاشمی لہو
صورت وہی علیؑ کی وہی رنگ ہو بہو
آہو جمال آنکھیں مگر شیر کی نظر
جنگ آزما، دلیر، اولوالعزم، پُر جگر
اُمّ البنین کا وہ یہی نورِ عین ہے
جو یادگارِ فاتحِ بدر و حُنین ہے
جب تک جیا، حسینؑ کا بن کر رہا غلام

عباسؑ ہی سے زندہ ہے رسمِ وفا کا نام
عباسؑ ہمرکابِ الم - غم کا ہمعناں
یثرب کے ڈوبتے ہوئے تاروں کا پاسباں
عباسؑ سوز و ساز کی لذت میں درد و داغ
عباسؑ گھُپ اندھیروں میں ایمان کا چراغ
عباسؑ پُرسکوت روانی فرات کی
عباسؑ اک صدا ہے دلِ کائنات کی
سقائیٔ سکینہؑ کا عباسؑ ہے پیام!
اہلِ حرم کے پردے کا عباسؑ اہتمام
عباسؑ حوصلہ ہے جنابِ امیرؑ کا
عباسؑ اصل جوش ہے تانِ شعیر کا

حیدرؑ کی ہے تصویر جوانی عباسؑ
اور صلحِ حسنؑ کی کامرانی عباسؑ
روشن ہے یہیں آلِ محمد کی ضیا
شبیرؑ کے غم کی ہے کہانی عباسؑ

شبیرؑ کے لشکر کا علمدار عباسؑ
معیارِ عمل، قوتِ کردار عباسؑ
یونہی تو نہیں کہتے ابوالفضل اُسے
ہر ایک فضیلت کا ہے شہکار عباسؑ

عباسؑ کو پیکرِ وفا کہتے ہیں
تصویرِ جلالِ مرتضیٰؑ کہتے ہیں
آئینِ محبت میں نہیں اسکا بدل
یہ بات شہِ کربُ و بلا کہتے ہیں

ابوالفضل عباسؑ

حیدرؑ کی ہے تصویر جوانی عباسؑ
اور صلحِ حسنؑ کی کامرانی عباسؑ
روشن ہے یہیں آلِ محمد کی ضیا
شبیرؑ کے غم کی ہے کہانی عباسؑ

شبیرؑ کے لشکر کا علمدار عباسؑ
معیارِ عمل، قوتِ کردار عباسؑ
یونہی تو نہیں کہتے ابوالفضل اُسے
ہر ایک فضیلت کا ہے شہکار عباسؑ

عباسؑ کو پیکرِ وفا کہتے ہیں
تصویرِ جلالِ مرتضیٰؑ کہتے ہیں
آئینِ محبت میں نہیں اسکا بدل
یہ بات شہِ کرب و بلا کہتے ہیں

عباسؑ کون ؟ جانِ تنِ مرتضیٰ علیؑ
عباسؑ کون ؟ نسلِ امامت کی اک کلی
عباسؑ کون ؟ شیرِ خدا کا وہ گلعذار
عباسؑ کون ؟ بازوئے شبیر نامدار
ہے موجزن رگوں میں وہی ہاشمی لہو
صورت وہی علیؑ کی وہی رنگ ہو بہو
آہو جمال آنکھیں مگر شیر کی نظر
جنگ آزما، دلیر، اولوالعزم، پُر جگر

ام البنین کا وہ یہی نورِ عین ہے
جو یادگارِ فاتحِ بدر و حنین ہے
جب تک جیا، حسینؑ کا بن کر رہا غلام
عباسؑ ہی سے زندہ ہے رسمِ وفا کا نام
عباسؑ ہمرکابِ الم - غم کا ہمعناں
یثرب کے ڈوبتے ہوئے تاروں کا پاسباں
عباسؑ سوز و ساز کی لذت میں درد و داغ
عباسؑ گھپ اندھیروں میں ایمان کا چراغ
عباسؑ پُرسکوت روانی فرات کی
عباسؑ اک صدا ہے دلِ کائنات کی
سقائیٔ سکینہؑ کا عباسؑ ہے پیام!
اہلِ حرم کے پردے کا عباسؑ اہتمام
عباسؑ حوصلہ ہے جنابِ امیرؑ کا
عباسؑ اصل جوش ہے تانِ شعیر کا
عباسؑ عزم و جرأت و صبر و رضا بہم
عباسؑ تیغ و تیر و تبر، لشکر و علم
عباسؑ امتحانِ عمل - جذبۂ یقین
آزادیٔ ضمیر کا عباسؑ ہے امیں
عباسؑ ایک غنچۂ افسردہ رنگ ہے
عباسؑ حرب و ضرب لڑائی کا ڈھنگ ہے
ابوالفضل کنیت ہے لقب شیرِ غاب ہے
عباسؑ نام ہے پسرِ بو ترابؑ ہے
فیضی کو منقبت کا صلہ کچھ ضرور ہو
آقا مرے سلام کا تحفہ قبول ہو

by Afsar Abbas

مدح جناب عباسؑ

ہزار کرتی اثر پھر بھی بے اثر رہتی
بہ اعتبارِ معانی وہ مختصر رہتی
نہ دیکھ لیتی جو کردارِ حضرتِ عباسؑ
محبت اپنی حقیقت سے بے خبر رہتی

دیکھ آئے کوئی ساری خدائی نہیں ملتا
فرد ایسا پئے جلوہ نمائی نہیں ملتا
اِس کے لئے درکار ہے شبیرؑ کی تقدیر
ہر فرد کو عباسؑ سا بھائی نہیں ملتا

کل تھے قرارِ قلبِ امامت بنے ہوئے
جانِ اذان و روحِ اقامت بنے ہوئے
اور آج لوحِ عصر پہ عباسؑ نامدار
تابندہ ہیں وفا کی علامت بنے ہوئے

با صد سلیقہ ہمہ دانی عطا کیے
موضوعِ نطق و شعلہ بیانی عطا کیے
آفاق مختصر ہیں محبت کے سامنے
غازی نے وہ وسیع معانی عطا کیے

آنکھوں سے لگی اشکوں کے ساون کی جھڑی ہے
اور جوڑے ہوئے ہاتھ بقا ساتھ کھڑی ہے
لاج اس کی رکھی حضرتِ عباسؑ نے جس جا
مدت سے محبت وہاں سجدہ میں پڑی ہے

علیؑ کو فخرِ نوحؑ و آدمؑ و الیاسؑ کہتے ہیں
حسنؑ کو تاجدارِ امن سب حساس کہتے ہیں
حسینؑ ابن علیؑ ہے نام معراجِ شہادت کا
کمالِ ارتقائے عشق کو عباسؑ کہتے ہیں

گرچہ اُس کا حسن جانِ عالمِ احساس ہے
اور بڑی خوش رنگ شے یہ آسماں کے پاس ہے
پھر بھی اِس قوسِ قزح کے ہم نہیں ہیں معترف
اِس سے بڑھ کر پُرکشش تو جذبہ عباسؑ ہے

صدقِ دل سے سندِ حُسنِ دوامی دی ہے
لکھ کے اک طرح کی تحریرِ غلامی دی ہے
عَلَمِ حضرتِ عباسؑ کو روزِ عاشور
با ادب ہو کے فرشتوں نے سلامی دی ہے

بصد انداز و اَوج و سرفرازی زیب دیتا ہے
برائے اہتمامِ چارہ سازی زیب دیتا ہے
کسی بھی نام کے ہمراہ وہ اچھا نہیں لگتا
فقط عباسؑ ہی کو لفظِ غازی زیب دیتا ہے

بیان شوق کی تفسیر ہو نہیں سکتی
حدیث عشق کی تحریر ہو نہیں سکتی
خلوصِ حضرتِ عباسؑ کی زمانے میں
کسی بھی لفظ سے تعبیر ہو نہیں سکتی

nazar collection for our children..rd-12-10-2004

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ درمدح مولا عباسؑ

(کاظمؔ جرولی کا کلام)

قرآن وفاؤں کا سنانے لگا دریا
سوئی ہوئی موجوں کو جگانے لگا دریا

اٹھ اٹھ کے وضو کرنے لگیں نہر کی موجیں　　کرنوں کے مصلے کو بچھانے لگا دریا

شہزادہء کوثر نے قدم نہر پہ رکھے
تعظیم سے سر اپنا جھکانے لگا دریا

نظریں جو ملیں شیر کی خونبار نظر سے　　گھبرا کے اٹھا مشک میں آنے لگا دریا

وہ دیکھ ادھر پھیر لیں عباسؑ نے نظریں
وہ دیکھ ادھر ٹھوکریں کھانے لگا دریا

تطہیر کی آیت تو کبھی سورہء کوثر　　عباسؑ کو پڑھ پڑھ کے سنانے لگا دریا

کھل کھل کے پھریرے سے برسنے لگے بادل
عباسؑ کے چلو میں نہانے لگا دریا

رکھ دی کفِ عباس پہ موجوں نے زبانیں　　پیاسا تھا بہت پیاس بجھانے لگا دریا

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ بشکریہ سید سلمان رضا آف محمد آباد گہنہ)

طالب دعا۔ سید نذر عباس۔ ۱۹ نومبر ۲۰۰۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب عباس علمدارؑ

لوح دل پر نام نامی ہے رقم عباسؑ کا
ذکر ہے میری زباں پر دمبدم عباسؑ کا
بعد مردن اور کیا ہو میرے مدفن کا نشاں
نصب کر دیجئے سر بالیں علم عباسؑ کا

---فاتح واسطی--

شیر خدا کا شیر بیٹا

عباسؑ وہ جری وہ دلاور وہ شیر ہے
جو بڑھ کے فوج شام کو تنہا سمیٹ لے
بچوں کی تشنگی کا جری کو خیال تھا
جی چاہتا تھا مشک میں دریا سمیٹ لے

لہرا رہا ہے پرچم عباسؑ با وفا
کس کی مجال ہے جو پھریرا سمیٹ لے

(شعلہ جونپوری)

لاکھوں میں کوئی ایک نہ سرہ ہوتا — عباسؑ کا زور زورہ حیدرؑ ہوتا
افسوس کہ لڑنے کی اجازت نہ ملی — ورنہ در کوفہ درہ خیبر ہوتا

دیکھنا رتبہ ہے کتنا محترم عباسؑ کا
عرش تک لہراتا جائے ہے علم عباسؑ کا
بس یہی کچھ ہے ہے متاع عاقبت محسن مجھے
دل میں زہراؑ کی دعا سر پر علم عباسؑ کا

---محسن نقوی---

---25 نومبر 2000 کراچی---سفر---

پہنچے عباسؑ لب نہر جو حیدرؑ کی طرح
مشک میں نہر اٹھالی درِ خیبر کی طرح
دیکھ کر حضرت عباسؑ کو کہتے تھے عدو
ایک انسان نظر آتا ہے لشکر کی طرح

---ریحان---

موج دریا کی روانی پہ لکھا ہے عباسؑ
تو زمانے میں وفاؤں کا خدا ہے عباسؑ
مجلس شہ میں علم اٹھتا ہے تیرا ایسے
آج بھی جیسے حفاظت پہ کھڑا ہے عباسؑ

---ریحان اعظمی---

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ام البنینؑ نے بیٹے کو بیدار کر دیا ہر جنگ فتح کرنے کو تیار کر دیا
عباسؑ کو لگا کے کلیجے سے بار بار اتنی دعائیں دی کہ علمدار کر دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرا عباسؑ وہ حیدرؑ ہے جو بے تیغ لڑا اور ستمگاروں کے سینے میں رہا ڈر کی طرح
کھینچ کے چلو میں بہتا ہوا دریا ان سے ہاتھوں میں نہر اٹھالی درِ خیبر کی طرح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے یہ ڈر ہے عقیدے جدا نہ ہو جائیں خطائیں اہل خطا کی سوا نہ ہو جائیں
علیؑ کی ہو بہو تصویر ہیں عباسؑ جری نصیریوں کے کہیں دوخدا نہ ہو جائیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوچ کو ذہن کا عکاس بنا دیتی ہے
ذہن والوں کو یہ حساس بنا دیتی ہے
فاطمہ زہراؑ کے بچوں کی غلامی کر لے
یہ وفادار کو عباسؑ بنا دیتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے بچوں کے لئے یہ باعیاں انٹرنیٹ کی ایک سائٹ سے اردو میں لکھی--طالب دعا سفر--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب عباس علمدارؑ

لاکھوں میں کوئی ایک نہ سربر ہوتا عباسؑ کا زور زورِ حیدرؑ ہوتا
افسوس کہ لڑنے کی اجازت نہ ملی ورنہ در کوفہ در خیبر ہوتا

دریا سے سکینہؑ کا جو سقا نکلا سقائی کا ارمان نہ اصلا نکلا
پانی میں ملا لہو جو بہہ کر تو کہا دریا بھی میرے خون کا پیاسا نکلا

دریا سے تو بیزار تھے بے شک عباسؑ مدفن وہاں کیوں سمجھے مبارک عباسؑ
ہیں بھوکے پیاسے جو ہوئے قتل حسینؑ دریا پہ گواہی کو ہیں اب تک عباسؑ

عباسؑ کے لاشے پہ جو آئے شہ دیں
تھی مشک کہیں ہاتھ کہیں لاش کہیں
رو رو کے کہا آنکھ تو کھولو بھائی
لاشے نے ندا دی کہ سکینہؑ تو نہیں

سقائے حرم نے جو نہ پایا پانی عبرت سے تہِ خاک سمایا پانی
کیا عشق ہے کوثر پہ سکینہؑ کے بغیر عباسؑ نے منہ سے نہ لگایا پانی

عباسؑ پنجتنؑ کی اطاعت کا نام ہے
یہ میر کاروانِ شجاعت کا نام ہے
ہر دور کے امام کو غازی پہ ناز تھا
عباسؑ اعتماد امامت کا نام ہے

--شوکت رضا شوکت--

اسے مثلِ علیؑ و مصطفیٰؐ احساس کہتے ہیں
اسی کو غیرتِ کرار کا عکاس کہتے ہیں

جو تشنہ ہو کے دریا چھین لے تشنہ پلٹ آئے
وفاداروں کی دنیا میں اسے عباسؑ کہتے ہیں

--شوکت--

جلال مرتضیٰؑ کا ہو بہو عکاس بننے کو
علمدار وفا اور پنجتن کی آس بننے کو
علیؑ کا ہی پسر ہونا فقط کافی نہیں شوکت
ضروری ہے دعائے فاطمہؑ عباسؑ بننے کو

--شوکت--

جس گھر میں شبیرؑ کی مجلس ہو فرشتو غم کوئی نہ ہو اس میں وہ راحت کا نگر ہو
آسودگی سکھ چین کرم بانٹ رہو جا کر عباسؑ کے پرچم کے تلے جس کا بھی گھر ہو

--شوکت--

حالات سے تھک جاتے ہیں جب حوصلے اپنے تسکین کا احساس نکل جاتا ہے منہ سے
جب لفظ وفا کہنے کا کرتا ہوں ارادہ بے ساختہ عباسؑ نکل جاتا ہے منہ سے

--شوکت--

حسن و کمال دیتا ہے عباسؑ کا علم
غم سے نکال دیتا ہے عباسؑ کا علم
مشکلکشا کی بات تو شوکت بڑی ہے بات
اپنی تو ٹال دیتا ہے عباسؑ کا علم

--شوکت--

عباسؑ تاجدارِ وفا ارجمند ہیں
ایسے خدا پسند خودی کو پسند ہیں
پنجے علم پہ نصب ہیں دنیا یہ دیکھ لے
غازی کے ہاتھ کٹ کے بھی کتنے بلند ہیں

--شوکت--

(اپنے بچوں کیلئے راولپنڈی میں جمع کیا--سیدز عباس ۲-۸-۲۰۰۲)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کاظم جرولی کا کلام

خون وقتِ عصر کچھ اتنا بہا قرآن سے
آیتیں باہر نکل کر آ گئیں جزدان سے

ٹھوکریں کھاتا ہوا پھرتا ہے دریا دربدر
سورہی ہے تشنگی ساحل پہ اطمینان سے

آ اٹھا لے خون میں غلطاں پڑی ہے ریت پر
اے خدا اپنی بہتر ۷۲ آیتیں میدان سے

لے کے سوروں کی کمانیں آیتوں کی برچھیاں
تشنگی نے مار ڈالا ظلم کو قرآن سے

نوک نیزہ پر تلاوت دے رہی ہے یہ صدا
حرف آخر تک نہ بھٹکی داستاں عنوان سے

(یہ کلام سید نذر عباس نے بواسطہ سید سلمان رضا آف محمد آباد حاصل کیا تا کہ ہمارے بچے مستفید ہو سکیں ۔۵ جنوری ۲۰۰۵م)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہزادہ علی اکبرؑ

بیٹا ہوا جب سبط پیمبرؐ پہ فدا
شہ جا کے ہوئے لاشہ دلبر پہ فدا
بانوؑ سے کہا شکر خدا کا ہے مقام
اکبرؑ بھی ہوئے خالق اکبر پہ فدا

کہتے تھے حسینؑ میرے جانی افسوس
تم قتل ہوئے احمدؐ ثانی افسوس
یہ سن شباب و زخم و نیزہ صد حیف
افسوس تیرا داغ جوانی افسوس

کیا کیا ہوئے شبیرؑ کے پیارے مقتول
پر خیمے سے نکلی نہ کبھی آل رسولؐ
اکبرؑ جو ہوا قتل تو رن میں آئی
زینبؑ خیمے سے اور جنت سے بتولؑ

حالت یہ تھی اکبرؑ کے لئے مادر کی
نے ہوش تھا پاکا نہ خبر تھی سر کی
سن پوچھتا تھا کوئی تو کہتی تھی آہ
اٹھارویں تھی سالگرہ اکبرؑ کی

یارب کوئی جہاں میں اسیر محن نہ ہو
جنگل میں گھر لٹا کے کوئی بے وطن نہ ہو
ماں باپ سے جدا کوئی گل پیرہن نہ ہو
پھولا پھلا اجاڑ کسی کا چمن نہ ہو

بھائی بچھڑ چکا ہے شہ مشرقین سے
اب نوجواں پسر کی ہے رخصت حسینؑ سے
اولاد والے دل میں کریں ذرا اک خیال
ہوتی ہے کیسی الفت فرزند خوش جمال

بیٹا وہ نوجواں جسے اٹھارھواں ہے سال
کیا ہو گا نور چشم رسول خدا کا خال
ماں باپ کے لئے تو اجل کا پیام ہے
دشمن بھی رونے لگتے ہیں یہ وہ مقام ہے

--انیسؔ--

روتے ہیں نہ فریاد و فغاں کرتے ہیں
کیا صبر امام دوسرا کرتے ہیں
اٹھارہ برس پالا تھا جس کو برمیں
اُس بیٹے کو امت پہ فدا کرتے ہیں

--انیسؔ--

میں نے سوچا کہ جوانی کا مرقع کھینچوں
میرے وجدان میں بس چہرہ اکبرؑ آیا
میں نے تصویر شجاعت جو بنانا چاہی
میری تخئیل میں عباسؑ کا پیکر آیا

--نسیم کاظمی--

اپنے بچوں کیلئے جمع کیا--سیدزرعباس ۲-۸-۲۰۰۲م

MOHSIN NAQVI KI RUBAIYAT

عمل کا زیب، شریعت کا زین کہتے ہیں
بطونِ قلب نبوت کا چین کہتے ہیں
جو سر کٹا کے جھکا دے سر غرورِ یزید
اسے سناں کی لغت میں حسینؑ کہتے ہیں

شجاعت کا صدف، مینارۂ الماس کہتے ہیں
غریبوں کا سہارا بے کسوں کی آس کہتے ہیں
یزیدی سازشیں جس کے علم کی چھاؤں سے لرزیں
اسے ارض و سما والے، سخی عباسؑ کہتے ہیں

عالم میں ہر سخی نے سوالی کے واسطے
ہاتھوں سے در خود اپنے خزانوں کے وا کیے
عباسؑ وہ سخی ہے کہ دنیا میں دین کو
ہاتھوں سمیت بھیک میں بازو عطا کیے

عباسؑ کی وفا سے جسے بھی عناد ہو
اس کو خطاب کوفی و شامی دیا کرو
جب بھی مقابلے میں صفیں ہوں یزید کی
عباسؑ کے علم کو سلامی دیا کرو

عباسؑ کی چاہت کا یہ عالم ہے جہاں میں
ہر سانس پہ لگتا ہے کہ نیزے کی انی ہے
دریا میں ابھرتی ہوئی موجوں کو ذرا دیکھ
یہ ماتم عباسؑ میں زنجیر زنی ہے

آنکھوں میں جاگتا ہے سدا غم حسینؑ کا
سینے میں سانس لیتا ہے ماتم حسینؑ کا
مٹی میں مل گئے ہیں ارادے یزید کے
لہرا رہا ہے آج بھی پرچم حسینؑ کا

NAZAR ABBAS. 8-10-2004 RD

سینے میں جو عباسؑ کے قدموں کی دھمک ہے
ہیبت کئی ذروں کی سر عرش تلک ہے
یہ کہہ کے گزرتا ہے گرجتا ہوا بادل
بجلی مرے عباسؑ کے لہجے کی کڑک ہے

وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غم حسینؑ
قصر ارم تو اس کے لیے سنگ و خشت ہے
جس سلطنت پہ راج ہے میرے حسینؑ کا
اس سلطنت کا ایک جزیرہ بہشت ہے

کب بشر واقف اسرارِ جلی بنتا ہے
مردے ٹھوکر سے جلائے تو ولی بنتا ہے
کوئی انساں شب ہجرت بڑے آرام کے ساتھ
بستر موت پہ سوئے تو علیؑ بنتا ہے

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہِ مشرقین بنا
بشر کا حسن، عقیدت کا زیب و زین بنا
علی کا خون، لعابِ رسولؐ شیر بتولؑ
ملے ہیں جب یہ عناصر تو پھر حسینؑ بنا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہنشاہ وفا۔ غازی عباسؑ علمدار

آ تا ہے جہاں داری و دارائی لے دامن پھیلا کے شان یکتائی لے
عباسؑ کی طرح زور احساس دکھا میدان عمل میں آ کے انگڑائی لے

--نجم آفندی--

جب قصد کیا نہر کا سقائے حرم نے مشکیزہ رکھا دوش پہ اس بحر کرم نے
رو رو کے برادر سے کہا شاہ امم نے بھائی تمہیں بیٹوں کی طرح پالا ہے ہم نے
مرنے کو نہ جاؤ کہ نشانی ہو علیؑ کی
توڑو نہ ضعیفی میں کمر سبط نبیؐ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عباسؑ کو حسینؑ جو دریا پہ رو چکے بھائی سے اپنے ہاتھ لب نہر دھو چکے
یہاں تک کہ قتل اکبر و اصغر بھی ہو چکے گودی میں جو پلے تھے وہ مٹی میں سو چکے
گرتے تھے شہ بہر تن پاش پاش پر
قاسم کی لاش پر کبھی اکبر کی لاش پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاموش انیسؔ اب کہ نہیں طاقت گفتار کر عرض کہ یا حضرت عباسؑ علمدار
آقا تو میرا آپ سا ہو کل کا مددگار اور ہو ئے غلام ایسی مصیبت میں گرفتار
تم عقدہ کشا ہو پسر عقدہ کشا ہو
خادم کا جو مطلب ہے اب جلد روا ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دونوں کے شرف سے ہم خبردار ہوئے ایسے نہ علمدار نہ سردار ہوئے
دریا پہ گرے کٹ کے جو عباسؑ کے ہاتھ دنیا سے حسینؑ دست بردار ہوئے

---دبیر---

دریا سے سکینہؑ کا جو سقا نکلا سقائی کا ارمان نہ اصلا نکلا
پانی میں ملا لہو جو بہہ کر تو کہا دریا بھی میرے خون کا پیاسا نکلا

---دبیر---

دریا سے تو بیزار تھے بے شک عباسؑ مدفن وہاں کیوں سمجھے مبارک عباسؑ
سید مزہ ہے پیاسے جو ہوئے قتل حسینؑ دریا پہ گوا ہی کو ہیں اب تک عباسؑ

---دبیر---

ہمت میں نہ عباسؑ کا تھا ثانی ایک اعداء نے نہ بات ان کی نگر مانی ایک
شانے سے بہایا خون مشکیزہ سے آب سقے کا کیا آہ لہو پانی ایک

---دبیر---

عباسؑ کے غم میں چشم سرور نم تھی حالت شہ بیکس کی عجب اس دم تھی
اشک آنکھوں میں اور زباں پہ عباسؑ کا نام رخ زرد کمر پہ ہاتھ اور گردن خم تھی

---دبیر---

ظاہر میں تو دریا پہ علمدار گئے باطن میں وہ کوثر کے طلبگار گئے
تھا بیچ میں دریائے شہادت حائل دو ہاتھ میں اس پار سے اس پار گئے

---دبیر---

جب کہ مارے گئے دریا کے کنارے عباسؑ اور اب تشنہ ہی جنت کو سدھارے عباسؑ
شر نے فرمایا ہے میرے پیارے عباسؑ اب نہیں جینے کے ہم غم میں تمہارے عباسؑ
سچ تو یہ ہے کہ تمہیں ہاتھ سے کھویا میں نے
زندگانی کا مزہ ہاتھ سے کھویا میں نے

پہنچی یہ سکینہؑ کو خبر جب یہ کسی سے دریا پہ لڑائی ہوئی عباسؑ علیؑ سے
آخر ہوا صدمہ یہ میری تشنہ لبی سے رو رو کے تب کہنے لگی اپنی چچی سے
سنتی ہوں کہ دریا کے کنارے گئے عباسؑ
کیا جانئے کہ جیتے ہیں کہ مارے گئے عباسؑ

جب سنا شمر نے سقائے حرم آتا ہے قوت بازوئے سردار امم آتا ہے
ہاتھ میں تھامے ہوئے مشک والم آتا ہے نہر پر گویا ہر دریائے کرم آتا ہے
دی صدا فوج کو ہاں غازیو ہشیار رہو
اب علمدار کی آمد ہے خبردار رہو

جو پتھر پر علم گاڑے اسے کہتے ہیں حیدرؑ علم گاڑے جو پانی پر اسے عباسؑ کہتے ہیں
الٹ دے ایک حملے میں جو گیتی صورت حیدرؑ مثال فاتح خیبر اسے عباسؑ کہتے ہیں
جری صفدر علمدار حسینیؑ با وفا غازی
ہو جس میں اس قدر جوہر اسے عباسؑ کہتے ہیں

عباسؑ علیؑ یوسف کنعان علیؑ ہے شمشاد قبا پوش گلستان علیؑ ہے
شبیرؑ کا دل روح حسنؑ جان علیؑ ہے شوکت سے دلاور کے عیاں شان علیؑ ہے
ہاتھ اس کے نہ کیوں کر رہے میدان وغا کا
فرزند زبردست ہے وہ دست خدا کا

اقلیم شجاعت کا شہنشاہ ہے عباسؑ اور وارث تیغ اسد اللہ ہے عباسؑ
فرزند محمدؐ کا ہوا خواہ ہے عباسؑ خورشید سپہر کرم و جاہ ہے عباسؑ
کس شوق سے صدقے ہوا فرزند نبیؐ پر
قربان علمدار حسینؑ ابن علیؑ پر

جناب ساجد رضوی صاحب

قطعات

نگاہِ حق میں جو ہے انتخاب آیا ہے
علیؑ کے گھر میں پھر اک آفتاب آیا ہے
نصیریوں سے یہ کہدے کوئی خدا کے لئے
چلو تمہارے خدا کا جواب آیا ہے!

تُو حقیقت میں خُداوندِ وفا ہے عباسؑ
تجھ میں ہر وصف امامت کے سوا ہے عباسؑ

اے قوتِ شبیرؑ علمدارِ دلاور
تُو ہے تنِ تنہا شہِ مظلوم کا لشکر
بھرپور نظر آتی ہے حیدر کی جوانی
پڑتی ہیں نگاہیں جو ترے روئے مُبیں پر
تُو قوتِ بازوئے حسینؑ ابنِ علیؑ ہے
تُو پیکرِ مضبوط میں ہے قدرتِ داور
تُو نے بھی ہیں تختے ستم و جور کے اُلٹے
حیدر نے اگر فتح کیا قلعۂ خیبر
بدلا ہے زمانہ ترے اندازِ نظر نے
جرأت میں ہے تُو حیدرِ صفدر کے برابر
بچتی نظر آتی نہیں اب فوجِ مخالف
ابرو کی شکن سے کہ یداللہ کے تیور
دیتے ہیں حسینؑ آج تجھے دادِ شجاعت
نظروں میں جہادِ علوی کا ہے جو منظر

ثابت یہ ہوا معرکۂ کرب و بلا میں
ہے عزم ترا حاصلِ عزمِ پیمبرؐ
سہتے ہیں تجھے حیدرِ کرار کی تلوار
تجھ میں بھی نہاں ہیں اسداللہ کے تیور
تُو حاصلِ تبلیغ ہے تُو مقصدِ تعلیم
ہے تیری زباں ناشرِ احکامِ پیمبرؐ
اِک معجزۂ صبر ہے دریا سے لپٹنا
حیدر کی شجاعت سے ترا ضبط ہے بڑھکر
وابستہ علم سے ترے زہراؑ کی تمنا
پرچم ہے کہ ہے زینبؑ و کلثومؑ کی چادر
تُو اشرفِ عالم ہے تو ہی فاتحِ اعظم
مانا ہے مورخ نے یہ تاریخ کو پڑھ کر
چونکا دیا ہر قوم کو احساس نے تیرے
اے عاشقِ شبیرؑ، وفا ختم ہے تجھ پر!
تُو خاصۂ قیوم ہے ساجد کی نظر میں
سجدہ تری درگاہ کا ہے سجدۂ داور

اسلام کے لشکر کا علمدار ہے عباسؑ
سرتا بقدم حیدرِ کرار ہے عباسؑ
تصویرِ یداللہ ہے زینبؑ کی نظر میں
کس عظمتِ کردار کا معیار ہے عباسؑ
کوثر بھی ہے تسنیم بھی قبضے میں جری کے
حیدرؑ کی طرح مالک و مختار ہے عباسؑ

تُو حقیقت میں خداوندِ وفا ہے عباسؑ
تجھ میں ہر وصف امامت کے سوا ہے عباسؑ
جو خدا چاہتا ہے تُو بھی وہی چاہتا ہے
تیرا دل کعبۂ تسلیم و رضا ہے عباسؑ
جذبۂ نصرتِ حق بن کے جہاں میں آیا
تُو اک امیدِ دلِ شیرِ خدا ہے عباسؑ
تربیت میں تری شبیرؑ کا بھی حصہ ہے
تُو بھی آغوشِ امامت میں پلا ہے عباسؑ
جیسے سائے کی طرح ساتھ نبیؐ کے تھے علیؑ
تُو نے بھائی کا یونہی ساتھ دیا ہے عباسؑ
اُس کو قرآں بھی ملا، دامنِ عترت بھی ملا
جس نے دامن کو ترے تھام لیا ہے عباسؑ
کعبۂ قلبِ امامت میں ترا جلوہ ہے
اہلِ دل کے لئے تُو قبلہ نما ہے عباسؑ
تُو بھی ہے قاضیِ حاجات بعنوانِ علیؑ
آستانے پہ ترے لطفِ دعا ہے عباسؑ
تیرے ہی ذکر سے ایثار نے پایا ہے دوام
تیرے ہی نام سے دُنیا میں وفا ہے عباسؑ
رُک گئی آ کے شجاعت کی ترقی جس پر
ضربِ حیدرؑ کا تُو وہ نقشِ دغا ہے عباسؑ
پنج سورہ کہوں حق کا، کہ علم کا پنجہ
تیرے پرچم میں بھی قرآں کی ہوا ہے عباسؑ
یہ قلم ہو کے بنے خامۂ تقدیرِ حیات
تیرے ہاتھوں نے بڑا کام کیا ہے عباسؑ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب عباسِ علمدارؑ

لوح دل پر نام نامی ہے رقم عباسؑ کا
ذکر ہے میری زباں پر دمبدم عباسؑ کا
بعد مردن اور کیا ہو میرے مدفن کا نشاں
نصب کر دیجئے سرہانے علم عباسؑ کا

---فاتح واسطی--

شیر خدا کا شیر بیٹا

عباسؑ وہ جری وہ دلاور وہ شیر ہے جو بڑھ کے فوج شام کو تنہا سمیٹ لے
بچوں کی تشنگی کا جری کو خیال تھا جی چاہتا تھا مشک میں دریا سمیٹ لے

لہرا رہا ہے پرچم عباسؑ باوفا
کس کی مجال ہے جو پھریرا سمیٹ لے

(شعلہ جونپوری)

لاکھوں میں کوئی ایک نہ سربرہوتا عباسؑ کا زور زورء حیدرؑ ہوتا
افسوس کہ لڑنے کی اجازت نہ ملی ورنہ در کوفہ درءخیبر ہوتا

دیکھنا رتبہ ہے کتنا محترم عباسؑ کا عرش تک لہراتا جائے ہے علم عباسؑ کا
بس یہی کچھ ہے ہے متاع عاقبت محسن مجھے دل میں زہراؑ کی دعا سر پر علم عباسؑ کا

---محسن نقوی---

-------۲۵ نومبر ۲۰۰۰ کراچی---سید نذر عباس------

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب عباسِ علمدارؑ

پہنچے عباسؑ لب نہر جو حیدرؑ کی طرح مشک میں نہر اٹھالی درءِ خیبر کی طرح
دیکھ کر حضرت عباسؑ کو کہتے تھے عدو ایک انسان نظر آتا ہے لشکر کی طرح

--ریحان--

موج دریا کی روانی پہ لکھا ہے عباسؑ تو زمانے میں وفاؤں کا خدا ہے عباسؑ
مجلس شہ میں علم اٹھتا ہے تیرا ایسے آج بھی جیسے حفاظت پہ کھڑا ہے عباسؑ

-----ریحان اعظمی-----

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ام البنینؑ نے بیٹے کو بیدار کر دیا ہر جنگ فتح کرنے کو تیار کر دیا
عباسؑ کو لگا کے کلیجے سے بار بار اتنی دعائیں دی کہ علمدار کر دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرا عباسؑ وہ حیدرؑ ہے جو بے تیغ لڑا اور ستمگاروں کے سینے میں رہا ڈر کی طرح
کھینچ کے چلو میں بہتا ہوا دریا ان سے ہاتھوں میں نہر اٹھالی درءِ خیبر کی طرح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے یہ ڈر ہے عقیدے جدا نہ ہو جائیں خطائیں اہل خطا کی سوا نہ ہو جائیں
علیؑ کی ہو بہو تصویر ہیں عباسؑ جری نصیریوں کے کہیں دو خدا نہ ہو جائیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوچ کو ذہن کا عکاس بنا دیتی ہے ذہن والوں کو یہ حساس بنا دیتی ہے
فاطمہ زہراؑ کے بچوں کی غلامی کر لے یہ وفادار کو عباسؑ بنا دیتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے بچوں کے لئے یہ باعباں انٹرنیٹ کی ایک سائٹ سے اردو میں لکھی--طالب دعا سحر--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب عباسِ علمدارؑ

میں نے سوچا کہ جوانی کا مرقع کھینچوں　　میرے وجدان میں بس چہرہء اکبرؑ آیا
میں نے تصویرِ شجاعت جو بنانا چاہا　　میری تخئیل میں عباسؑ کا پیکر آیا

(نسیم کاظمی صاحب اورنزد عباس نے کمپیوٹر پر یہ رباعی لکھی ۱۶ اپریل ۲۰۰۱)

حیدرؑ کی نمازوں کی ادا شامل ہے　　اور سیرتِ محبوبِ خدا شامل ہے
شبیرؑ سے عباسؑ جدا کیا ہوں گے　　عباسؑ کی فطرت میں وفا شامل ہے

--صغیر رضوی--

کھوں میں کوئی ایک نہ سر بر ہوتا　　عباسؑ کا زور زورِ حیدرؑ ہوتا
افسوس کہ لڑنے کی اجازت نہ ملی　　ورنہ در کوفہ در خیبر ہوتا

دریا سے سکینہؑ کا جو سقا نکلا　　سقائی کا ارمان نہ اصلا نکلا
پانی میں ملا لہو جو بہہ کر تو کہا　　دریا بھی میرے خون کا پیاسا نکلا

دریا سے تو بیزار تھے بے شک عباسؑ　　مدفن وہاں کیوں سمجھے مبارک عباسؑ
ہیں بھوکے پیاسے جو ہوئے قتل حسینؑ　　دریا پہ گواہی کو ہیں اب تک عباسؑ

عباسؑ کے لاشے پہ جو آئے شہ دیں　　تھی مشک کہیں ہاتھ کہیں لاش کہیں
رو رو کے کہا آنکھ تو کھولو بھائی　　لاشے نے ندا دی کہ سکینہؑ تو نہیں

سقائے حرم نے جو نہ پایا پانی　　عبرت سے تہِ خاک سمایا پانی
کیا عشق ہے کوثر پہ سکینہؑ کے بغیر　　عباسؑ نے منہ سے نہ لگایا پانی

جمع کردہ سید نذر عباس ۔ ۱۹ نومبر ۲۰۰۲م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب عباسِ علمدارؑ

عباسؑ پنجتنؑ کی اطاعت کا نام ہے یہ میر کاروان شجاعت کا نام ہے
ہر دور کے امام کو غازی پہ ناز تھا عباسؑ اعتماد امامت کا نام ہے

--شوکت رضا شوکتؔ--

اسے مثلِ علیؑ و مصطفیٰؐ احساس کہتے ہیں اسی کو غیرت کرار کا عکاس کہتے ہیں
جو تشنہ ہو کے دریا چھین لے تشنہ پلٹ آئے وفاداروں کی دنیا میں اسے عباسؑ کہتے ہیں

--شوکتؔ--

جلال مرتضیٰؑ کا ہو بہو عکاس بننے کو علمدار وفا اور پنجتن کی آس بننے کو
علیؑ کا ہی پسر ہونا فقط کافی نہیں شوکتؔ ضروری ہے دعائے فاطمہؑ عباسؑ بننے کو

--شوکتؔ--

جس گھر میں شبیرؑ کی مجلس ہو فرشتو غم کوئی نہ ہو اس میں وہ راحت کا نگر ہو
آسودگی سکھ چین کرم بانٹ دو جا کر عباسؑ کے پرچم کے تلے جس کا بھی گھر ہو

--شوکتؔ--

حالات سے تھک جاتے ہیں جب حوصلے اپنے تسکین کا احساس نکل جاتا ہے منہ سے
جب لفظ وفا کہنے کا کرتا ہوں ارادہ بے ساختہ عباسؑ نکل جاتا ہے منہ سے

--شوکتؔ--

حسن و کمال دیتا ہے عباسؑ کا علم غم سے نکال دیتا ہے عباسؑ کا علم
مشکلکشا کی بات تو شوکتؔ بڑی ہے بات اپنی تو ٹال دیتا ہے عباسؑ کا علم

--شوکتؔ--

عباسؑ تاجدارِ وفا ارجمند ہیں ایسے خدا پسند خودی کو پسند ہیں
پنجے علم پہ نصب ہیں دنیا یہ دیکھ لے غازی کے ہاتھ کٹ کے بھی کتنے بلند ہیں

--شوکتؔ--

(اپنے بچوں کیلئے راولپنڈی میں جمع کیا--سیدنذرعباس ۲-۸-۲۰۰۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوحے حضرتِ عباس ؑ علمدارؑ

سبط جعفر صاحب کا کلام

ہمیشہ جو باوفا رہا ہے وہی تو عباسؑ باوفا ہے

نقوش ظلمت مٹا رہا ہے وہی تو عباسؑ باوفا ہے

حسینؑ جس کو علیؑ و زہراؑ ملائیکہ لوریاں سنائیں حسینؑ جھولا جھلانے جس کا فلک سے روح الامیں بھی آئیں

وہ جسکا جھولا جھلا رہا ہے وہی تو عباسؑ باوفا ہے

وصیت اس کو علیؑ نے کی تھی حسینؑ ہے مصطفٰےؐ کا بیٹا اے میرے لخت جگر ہمیشہ سمجھنا خود کو غلام اس کا

جو یہ وصیت نبھا رہا ہے وہی تو عباسؑ باوفا ہے

جناب حمزہؓ جناب جعفرؓ جناب حیدرؑ کا جانشیں ہے میں لاکھ اس کے مقابلے پر جبیں پہ لیکن شکن نہیں ہے

ہنر وغا کے دکھا رہا ہے وہی تو عباسؑ باوفا ہے

اگر وہ چاہے سمٹ کے آجائے مشک میں اس کے علقمہ بھی فرات کیا سلسبیل و کوثر اگرچہ ہیں دسترس میں اس کی

جو نہر سے پیاسا جا رہا ہے وہی تو عباسؑ باوفا ہے

لقب ہے باب الحوائج اس کا جو سکی ڈھارس بندھا رہا ہے اگرچہ ہاتھ اس کے کٹ چکے ہیں اور آنکھ میں خوں بھرا ہوا ہے

جو مشک دانتوں میں لا رہا ہے وہی تو عباسؑ باوفا ہے

وہ جس کی نسبت سے آج تک ہے قسم کا بھی اعتبار باقی ہے سبطؔ جعفر وہ سب کا پیارا امام ؑاول سے تا بہ ھادیؑ

جو نا خدائے وفا رہا ہے وہی تو عباسؑ باوفا ہے

(جمع کردہ۔ سید نذر عباس۔ اگست ۲۰۰۲۔ راولپنڈی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولادت ہے علمدارِ وفاؑ کی.. ۴ شعبان

ولادت ہے علمدارِ وفا کی — دعا پوری ہوئی مشکل کشا کی
فرشتوں نے یہ کہہ کہہ کر ثناء کی — مبارک ہو علیؑ آیتِ وفا کی
مصور نے نئی تصویر بھیجی — علیؑ کے گھر نصیری کے خدا کی
گلِ عباس مہکا اس طرح سے — معطر ہو گئیں سانسیں ہوا کی
علم کو بعد حیدرؑ بعدِ خیبر — سرافرازی خدا نے پھر عطا کی
مسیحا ہیں میرے عباس غازیؑ — ضرورت کیا کسی دارالشفاء کی
غلامِ حضرتِ عباسؑ ہے وہ — خدا توفیق دے جس کو وفا کی
جہاں عباسؑ غازی کے قدم ہیں — وہیں سے حرؑ نے حق کی ابتدا کی
وہاں سے دور رہتی ہیں بلائیں — جہاں عباسؑ کی محفل سجا کی
فرشتوں نے میری چوکھٹ پہ آ کر — تمہاری حاضری اکثر چکھا کی
کٹا کے ہاتھ عباسؑ جری نے — کلائی موڑ دی جور و جفا کی
نہیں یہ روضۂ عباسؑ غازی — بلندی ہے یہ بختِ کربلا کی
اِدھر قمر بنی ہاشمؑ جو چمکا — اُدھر تقدیر چمکی کربلا کی

غلامی مانگی سقائے حرم کی
دلِ ریحانؔ نے جب بھی دعا کی

جمع کردہ۔ سید نذر عباس۔ ۴ شعبان ۱۴۲۳ھ

کربلا میں شہید اوّل آلِ محمدؐ

کربلا میں شہید اول آلِ محمدؐ، امام حسینؑ کے اٹھارہ سالہ فرزندِ جوان شہزادہ علی اکبر علیہ السلام جو صورت وسیرت میں شبیہ رسولِ خدا تھے۔ آپ کا مختصر تذکرہ تاریخ کے آئینہ میں:۔

نبیؐ کا نطق، علیؑ کی زباں، علی اکبرؑ نماز عشق کی پہلی اذاں، علی اکبرؑ
حسینؑ کہتے تھے اکثر یہ ان کے بارے میں نبیؐ کی جان ہوں میں، میری جاں علی اکبرؑ
شباب یوسفؑ کنعان ڈھل گیا آخر ہیں آج تک بخدا نوجواں علی اکبرؑ
کہیں حسینؑ ہیں نبیوںؑ سے پھر تقابل کیا کہاں ہیں وہ سارے کے سارے کہاں علی اکبرؑ
درِ حسینؑ پہ کہتے تھے آن کر زائر کہاں ہیں آپ کے آرام جان علی اکبرؑ
سُنا ہے ہم نے شبیہِ رسولؐ آخر ہیں اسی سبب سے ہیں جانِ جہاں علی اکبرؑ
نبیؐ کی صورت و سیرت کے حامل بیّن اُنہیںؐ کے خلق کے ہیں ترجماں علی اکبرؑ
مشرف اُن کی زیارت سے ہونے آئے ہیں دکھا دیں ہم کو رُخِ ضوفشاں علی اکبرؑ

حسینؑ لوگوں کی تکمیلِ آرزو کے لئے صدا یہ دیتے تھے آؤ یہاں علی اکبرؑ
فلک پہ چاند ہو جُھرمٹ میں جیسے تاروں کے یُوں لگتے زائروں کے درمیاں علی اکبرؑ

حسینؑ امام کا دل خون ہو گیا غم سے گرے جو کھاکے جگر پر سِناں علی اکبرؑ
جو گرتے پڑتے سرِلاش پہنچے شاہِؑ اُمم رگڑتے خاک پہ تھے ایڑیاں علی اکبرؑ
پکارتے تھے ہمیں کچھ نظر نہیں آتا صدا تو دو کہ پڑے ہو کہاں علی اکبرؑ

یہ رو کے کہتی تھیں بیٹے کی لاش پر لیلیٰؑ مجھے پکارو ذرا کہہ کے ماں علی اکبرؑ
نہ میں نے مہندی رچائی نہ سہرا ہی دیکھا چلے ہو رُوٹھ کے مجھ سے کہاں علی اکبرؑ
سوال ہے فلک پیر سے اثرؔ میرا تُو ہی بتا کہ تھے کیسے جوان علی اکبرؑ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہزادہ علی اکبرؑ

بیٹا ہوا جب سبط پیمبرؐ پہ فدا
شہ جا کے ہوئے لاشہ دلبر پہ فدا
بانوؑ سے کہا شکر خدا کا ہے مقام
اکبرؑ بھی ہوئے خالق اکبر پہ فدا

کہتے تھے حسینؑ میرے جانی افسوس
تم قتل ہوئے احمدؐ ثانی افسوس
یہ سن شباب و زخم و نیزہ صد حیف
افسوس تیرا داغ جوانی افسوس

کیا کیا ہوئے شبیرؑ کے پیارے مقتول
پر خیمے سے نکلی نہ کبھی آل رسولؐ
اکبرؑ جو ہوا قتل تو رن میں آئی
زینبؑ خیمے سے اور جنت سے بتولؑ

حالت یہ تھی اکبرؑ کے لئے مادر کی
نے ہوش تھا پاکا نہ خبر تھی سر کی
سن پوچھتا تھا کوئی تو کہتی تھی آہ
اٹھارویں تھی سالگرہ اکبرؑ کی

یارب کوئی جہاں میں اسیر محن نہ ہو
جنگل میں گھر لٹا کے کوئی بے وطن نہ ہو
ماں باپ سے جدا کوئی گل پیرہن نہ ہو
پھولا پھلا اجاڑ کسی کا چمن نہ ہو

بھائی بچھڑ چکا ہے شہ مشرقین سے
اب نوجواں پسر کی ہے رخصت حسینؑ سے
اولاد والے دل میں کریں ذرا اک خیال
ہوتی ہے کیسی الفت فرزند خوش جمال

بیٹا وہ نوجواں جسے اٹھارھواں ہے سال
کیا ہو گا نور چشم رسول خدا کا خال
ماں باپ کے لئے تو اجل کا پیام ہے
دشمن بھی رونے لگتے ہیں یہ وہ مقام ہے

--انیسؔ--

روتے ہیں نہ فریاد و فغاں کرتے ہیں
کیا صبر امام دوسرا کرتے ہیں
اٹھارہ برس پالا تھا جس کو برمیں
اُس بیٹے کو امت پہ فدا کرتے ہیں

--انیسؔ--

میں نے سوچا کہ جوانی کا مرقع کھینچوں
میرے وجدان میں بس چہرہ اکبرؑ آیا
میں نے تصویر شجاعت جو بنانا چاہی
میری تخئیل میں عباسؑ کا پیکر آیا

--نسیم کاظمی--

اپنے بچوں کیلئے جمع کیا--سیدزرعباس ۲-۸-۲۰۰۲م

شہزادہ علی اکبرؑ

لاش اکبرؑ کی جو قتل سے اٹھالائے حسینؑ　　نوجواں کو صف اول سے اٹھالائے حسینؑ
چاند کو شام کے بادل سے اٹھالائے حسینؑ　　دی صدا لاش پسر آن کے لے جا بانو
چھد گیا برچھی سے اکبر کا کلیجہ بانوؑ

ایک تکبیر سحر سے ایک نماز عصر سے　　تاقیامت دین کو حاصل ہے یہ نام و نمود
یادگار ء عالم ء اسلام و روح کربلا　　صبح اکبر کی اذاں اور شام سرور کا سجود

بیٹا ہوا جب سبط پیمبرؐ پہ فدا　　شہ جا کے ہوئے لاشہ دلبر پہ فدا
بانو سے کہا شکر خدا کا ہے مقام　　اکبرؑ بھی ہوئے خالق اکبر پہ فدا

برچھی کی انی جب لگی اکبر کے جگر میں　　اور مر گیا دم توڑ کے آغوش پدر میں
شہ نے کہا کس طور تجھے لے چلوں گھر میں　　بازو میں نہ طاقت ہے نہ قوت ہے جگر میں
لے جانا تیری لاش کا دشوار ہے بیٹا
سر اپنا بھی تن پر یہ مجھے بار ہے بیٹا

اکبرؑ نے جو گھر موت کا آباد کیا　　صغراؑ کو دم نزع بہت یاد کیا
لاشے پہ کمر پکڑے یہ کہتے ہیں حسینؑ　　تم نے علی اکبرؑ ہمیں برباد کیا

●●●●●

روتے ہیں نہ فریاد و بکا کرتے ہیں　　کیا صبر امام ء دوسرا کرتے ہیں
اٹھارہ برس پالا ہے جس کو بر میں　　اس بیٹے کو خدا پہ فدا کرتے ہیں

★★★★★

زہراؑ سے کوئی غم پیمبرؐ پوچھے　　زینبؑ سے کوئی فراق حیدرؑ پوچھے
پوچھے کوئی سجادؑ سے شبیرؑ کا غم　　بانو کے جگر سے داغ اکبرؑ پوچھے

★★★★★

دل صاحب اولاد سے انصاف طلب ہے　　دنیا میں پسر باپ کی زینت کا سبب ہے
اولاد کا ہونا بھی عجب بخشش رب ہے　　یہ سچ ہے مگر داغ بھی بیٹے کا غضب ہے
رونے کی ہے جا ظلم نیا کرتی ہے تقدیر
شبیرؑ سے اکبرؑ کو جدا کرتی ہے تقدیر

بیٹا بھی وہ بیٹا کہ جو تصویر پیمبرؐ　　اخلاق میں مانند حسنؑ زور میں حیدرؑ
خوش لہجہ و خوش خصلت و خوش وضع سراسر　　معشوق جہاں رونق دیں عاشق داور
انصاف سے سب صاحب اولاد بتادیں
اس طرح کے فرزند کو مرنے کی رضا دیں

●●●●●●●

سنعر★★★★★ اگست ۱۵ سنہ ۱۹۹۹ ★★★★★

بانو کہتی تھی میرے گیسوؤں والے آجا　　علی اکبرؑ میری آنکھوں کے اجالے آجا
شام میں چاند سی صورت کو دکھانے آجا　　خواب میں زلف کو مکھڑے سے اٹھانے آجا
بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا
گریہ سجادؑ کا تھا موت اٹھالے آجا　　مجھ سے قیدی و مسافر کی دعا لے آجا
دل ہلا دیتے ہیں زینب کے نالے آجا　　بیکسی پر میری خوں روتے ہیں چھالے آجا
راہ میں چھوڑ گئے قافلے والے آجا

★★★★★★★★

اکبرؑ نے جو گھر موت کا آباد کیا　　صغراؑ کو دم نزع بہت یاد کیا
ہاتھوں سے کمر پکڑ کر کہتے تھے حسینؑ　　تم نے علی اکبرؑ ہمیں برباد کیا

●●●●●

امامت کا چاند اور نبوت کا ہالا　　بہتر ستاروں میں ضو بخشنے والا　　چلے لے کے اکبرؑ کو یوں شہ والا　　کبھی لاش اٹھائی کبھی دل سنبھالا

★★★★★★★★

کھا کر سناں جو سینے پہ اکبرؑ گزر گئے　　بولے حسینؑ اے مہ انور کدھر گئے
پیری میں مجھ ضعیف کو برباد کر گئے　　زخم جگر سے تم شفق خوں میں بھر گئے
بیٹا گئے نہ قبر میں بابا کو گاڑ کے
جنگل بسا دیا مری بستی اجاڑ کے

●●●●●

لگے ہتیار جب اکبرؑ لگانے　　لگا ماں کا کلیجہ منہ کو آنے　　گئی چپکے سے عابد کے سرہانے　　لگیں بیمار کا شانہ ہلانے
اٹھو بیٹا کہ گھر لٹ رہا ہے
علیؑ اکبر بھی اب مرنے چلا ہے

●●●●●

اکبرؑ نے کہا بابا عبث روتے ہو　　کیوں زخمی مجھے دیکھ کے جی کھوتے ہو
شہ نے کہا کس طرح نہ روؤں بیٹا　　اٹھارہ برس بعد جدا ہوتے ہو

★★★★★

نیزے لچک کے اپنا اثر دیکھتے رہے　　اکبرؑ کا سینہ شہ کا جگر دیکھتے رہے
اکبر کے پاس بیٹھ گئے سر جھکا کے شاہ　　بدلی میں شاہ اپنا قمر دیکھتے رہے
اکبرؑ کی لاش تھی کہیں اصغرؑ کی لاش تھی
بکھرے ہوئے زمیں پہ گوہر دیکھتے رہے

مجرئی بانو نے کیا حال بنایا ہوگا　　دل پہ نیزہ علی اکبرؑ نے جو کھایا ہوگا
بانو کہتی تھیں کہ اولاد نہ ہوگی اس کے　　تیر جس نے علی اصغرؑ کے لگایا ہوگا
بیبیاں بالوں سے منہ اپنا چھپائے ہوں گی
سر دربار جو حاکم نے بلایا ہوگا

★★★★★ سنعر یاض ★★★★★ ۱۶ فروری ۲۰۰۰ ★★★★★

10 APR 2000
70

بانو کہتی تھی میرے گیسوؤں والے آجا　　علی اکبرؑ میری آنکھوں کے اجالے آجا
شام میں چاند سی صورت کو دکھانے آجا　　خواب میں زلف کو مکھڑے سے اٹھانے آجا
بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا
گریہ سجادؑ کا تھا موت اٹھالے آجا　　مجھ سے قیدی و مسافر کی دعا لے آجا
دل ہلا دیتے ہیں زینب کے نالے آجا　　بیکسی پر میری خوں روتے ہیں چھالے آجا
راہ میں چھوڑ گئے قافلے والے آجا

★★★★★★★★

اکبرؑ نے جو گھر موت کا آباد کیا　　صغراؑ کو دم نزع بہت یاد کیا
ہاتھوں سے کمر پکڑ کر کہتے تھے حسینؑ　　تم نے علی اکبرؑ ہمیں برباد کیا

●●●●●

امامت کا چاند اور نبوت کا ہالا　　بہتر ستاروں میں صوؑ بخشنے والا　　چلے لے کے اکبرؑ کو یوں شہ والا　　کبھی لاش اٹھائی کبھی دل سنبھالا

★★★★★★★★

کھا کر سناں جو سینے پہ اکبرؑ گزر گئے　　بولے حسینؑ اے مہ انور کدھر گئے
پیری میں مجھ ضعیف کو برباد کر گئے　　زخم جگر سے تم شفق خوں میں بھر گئے
بیٹا گئے نہ قبر میں بابا کو گاڑ کے
جنگل بسا دیا مری بستی اجاڑ کے

●●●●●

لگے ہتیار جب اکبرؑ لگانے　　لگا ماں کا کلیجہ منہ کو آنے　　گئی چپکے سے عابد کے سرہانے　　لگیں بیمار کا شانہ ہلانے
اٹھو بیٹا کہ گھر لٹ رہا ہے
علیؑ اکبر بھی اب مرنے چلا ہے

●●●●●

اکبرؑ نے کہا بابا عبث روتے ہو　　کیوں زخمی مجھے دیکھ کے جی کھوتے ہو
شہ نے کہا کس طرح نہ روؤں بیٹا　　اٹھارہ برس بعد جدا ہوتے ہو

★★★★★

نیزے لچک کے اپنا اثر دیکھتے رہے　　اکبرؑ کا سینہ شہ کا جگر دیکھتے رہے
اکبر کے پاس بیٹھ گئے سر جھکا کے شاہ　　بدلی میں شاہ اپنا قمر دیکھتے رہے
اکبرؑ کی لاش تھی کہیں اصغرؑ کی لاش تھی
بکھرے ہوئے زمیں پہ گوہر دیکھتے رہے

مجرئی بانو نے کیا حال بنایا ہوگا　　دل پہ نیزہ علی اکبرؑ نے جو کھایا ہوگا
بانو کہتی تھیں کہ اولاد نہ ہوگی اس کے　　تیر جس نے علی اصغرؑ کے لگایا ہوگا
بیبیاں بالوں سے منہ اپنا چھپائے ہوں گی
سر دربار جو حاکم نے بلایا ہوگا

★★★★★ سنعر یاض ★★★★★ ۱۶ فروری ۲۰۰۰ ★★★★★

10 APR 2000
70

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات از علامہ ذیشان جوادی مرحوم

شہزادہ علی اکبرؑ

آل نبیؐ میں جتنے صغیر و کبیر ہیں
سب ورثہ دار زور شہ قلعہ گیر ہیں
بے مثل و بے جواب ہیں اور بینظیر ہیں
اپنی جگہ پہ سب ہی جنابِ امیرؑ ہیں
بے تیغ جنگ جیتے تو اصغرؑ کہیں اسے
اس سے بھی ہو بزرگ تو اکبرؑ کہیں اسے

کلیم

اتنا خدا نے بہتر و برتر بنا دیا
جانِ علیؑ شبیہِ پیمبرؐ بنا دیا
اب اس سے بڑھ کے بھلا ہوگا کون سا شرف
پہلے علیؑ بنایا پھر اکبرؑ بنا دیا

کلیم

عکسِ جمالِ مرسلِ اعظم کہیں اسے
یا افتخارِ عالم و آدمؑ کہیں اسے
ہمشکلِ مصطفےٰؐ کی ثنا کس طرح کہیں
اکبرؑ کہیں امام تو ہم کیا کہیں اسے

کلیم

شبیرؑ یہ اذان ہے اس بات کی گواہ
اسلام آلِ پاک پیمبرؐ کے ساتھ ہے
تنہا نہیں ہے آپ کا اکبرؑ اذان میں
اللہ خود بھی آپکے اکبرؑ کے ساتھ ہے

کلیم

وہ شکل دی کہ دہر کو ششدر بنا دیا
اور نام دے کے ثانیِ حیدرؑ بنا دیا
ہونا علیؑ ہی کافی تھا عظمت کے واسطے
اس پر مزید یہ ہے کہ اکبرؑ بنا دیا

کلیم

اہلِ زباں سے پوچھو نہ اہلِ بیان سے
اس کا شرف بلند ہے سارے جہان سے
آتا ہے اس کا نام بھی نامِ خدا کے بعد
اکبرؑ کا کیا شرف ہے یہ پوچھو اذان سے

کلیم

جس پہ تقدیر سے مالک کا کرم ہوتا ہے
اس کو حاصل شہِ مظلوم کا غم ہوتا ہے
مجلسِ شاہ میں جب رکھتا ہے انسان قدم
فاصلہ خلد کا بس ایک قدم ہوتا ہے

کلیم

الفاظ کو پیام کا جوہر بنا دیا
یعنی نقیبِ دینِ پیمبرؐ بنا دیا
گلدستے کی بلندی سے کیونکر نہ ہو اذاں
اکبرؑ نے اس اذاں کو بھی اکبر بنا دیا

کلیم

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔ سیدہ زہرا عباس۔ ۲۳ ستمبر ۲۰۰۴ م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہزادہ علی اکبرؑ

بیٹا ہوا جب سبط پیمبرؐ پہ فدا شہ جاکے ہوئے لاشہ دلبر پہ فدا
بانوؑ سے کہا شکر خدا کا ہے مقام اکبرؑ بھی ہوئے خالق اکبر پہ فدا

کہتے تھے حسینؑ میرے جانی افسوس تم قتل ہوئے احمدؐ ثانی افسوس
یہ سن شباب وزخم ونیزہ صد حیف افسوس تیرا داغ جوانی افسوس

کیا کیا ہوئے شبیرؑ کے پیارے مقتول پر خیمے سے نکلی نہ کبھی آل رسولؐ
اکبرؑ جو ہوا قتل تو رن میں آئی زینبؑ خیمے سے اور جنت سے بتولؑ

حالت یہ تھی اکبرؑ کے لئے مادر کی نے ہوش تھا پا کا نہ خبر تھی سر کی
سن پوچھتا تھا کوئی تو کہتی تھی آہ اٹھارویں تھی سالگرہ اکبرؑ کی

روتے ہیں نہ فریاد وفغاں کرتے ہیں کیا صبر امام دوسرا کرتے ہیں
اٹھارہ برس پالا تھا جس کو بر میں اُس بیٹے کو امت پہ فدا کرتے ہیں

--انیسؔ--

میں نے سوچا کہ جوانی کا مرقع کھینچوں میرے وجدان میں بس چہرہ اکبرؑ آیا
میں نے تصویر شجاعت جو بنانا چاہی میری تخئیل میں عباسؑ کا پیکر آیا

--نسیم کاظمی--

اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔۔سیدزعباس ۲۔۸۔۲۰۰۲ م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب قاسم ابن حسنؑ

قاسمؑ کو عدو نے خون میں جب لال کیا
شبیرؑ نے یہ کہہ کے عجب حال کیا
تابوت پہ جس کے باپ کے مارے تیر
گھوڑوں کے سموں سے اسے پامال کیا

جب آئی لاش خیمے میں دولھن یہ بین کرتی تھی
میرے مجروح تن دولھا میرے ابن حسن دولھا

بانو پکاری قاسمؑ ذیجاہ الوداع — اے نورِ چشم چودھویں کے ماہ الوداع
آوازِ دی دولھن نے کہ نوشاہ الوداع — اے ابن فاطمہؑ کے ہوا خواہ الوداع

فنا کا جام تھا قاسمؑ کو اس قدر شیریں — نہ روکا رامتہ دست حنا کی خوشبو نے
نثار شہ پہ کیے اپنے جسم کے ٹکڑے — گلے کچھا یسے لگایا قضا کی خوشبو نے

--نسیم کاظمی--

فروہ کا جگر گوشہ وہ ہم شکل حسنؑ — جو موت سے بے خوف تھا لڑنے میں مگن
کرتے رہے شہ لاشہ قاسمؑ کو جمع — اعداء نے کیا ٹکڑے بہت جس کا بدن

--نسیم کاظمی--

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب قاسم ابن حسنؑ

قاسمؑ کو عدو نے خون میں جب لال کیا
شبیرؑ نے یہ کہہ کے عجب حال کیا
تابوت پہ جس کے باپ کے مارے تیر
گھوڑوں کے سموں سے اسے پامال کیا

جب آئی لاش خیمے میں دولھن یہ بین کرتی تھی
میرے مجروح تن دولھا میرے ابنِ حسن دولھا
بانو پکاری قاسمؑ ِ ذیجاہ الوداع اے نور چشم چودھویں کے ماہ الوداع
آواز دی دولھن نے کہ نوشاہ الواداع اے ابن فاطمہؑ کے ہوا خواہ الوداع

فنا کا جام تھا قاسمؑ کو اس قدر شیریں نہ روکا راستہ دستءِ حنا کی خوشبو نے
نثار شہ پہ کئے اپنے جسم کے ٹکڑے گلے کچھ ایسے لگایا قضا کی خوشبو نے

--نسیم کاظمی--

فروہ کا جگر گوشہ وہ ہم شکل ءِ حسنؑ جو موت سے بے خوف تھا لڑنے میں مگن
کرتے رہے شہ لاشہءِ قاسمؑ کو جمع اعداء نے کیا ٹکڑے بہت جس کا بدن

--نسیم کاظمی--

جمع کردہ۔ سید نزر عباس۔ ۲۲۔۱۱۔۲۰۰۲

الشام الشام الشام

پوچھتا تھا اگر کوئی آکر　　بہت دکھ اٹھائے کہاں پر　　رو کے کہتے تھے سجادؑ مضطرؑ

الشام الشام الشام

کہے تم سے کیا شہ کا جانی　　بہت دکھ بھری ہے کہانی　　جہاں روئے گا جس کو سن کر

الشام الشام الشام

ہمیں شامیوں نے ستایا　　گلی در گلی یوں پھرایا　　کہ سب بی بیاں تھیں کھلے سر

الشام الشام الشام

بیبیاں کہہ رہی تھیں یہ باہم　　ہائے پردیس میں لٹ گئے ہم　　کیسا بگڑا ہمارا مقدر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیمار کربلا امام سجادؑ

تھے زیست سے ہاتھ اپنے دھوئے سجادؑ
شب کو کبھی راحت سے نہ سوئے سجادؑ
جب تک جیئے ہنستے نہ کسی نے دیکھا
چالیس برس باپ کو روئے سجادؑ

--انیسؔ--

وہ طوق و سلاسل وہ تیغوں کے سائے سب اعضائے تن خاک وخوں میں نہائے
گراں بار اجر رسالت اٹھائے عجب شان و شوکت سے بیمار آیا

--ظہور جارچوی--

غم حسینؑ میں سجادؑ اس قدر روئے جگر کا خون کبھی آنکھ سے جدا نہ ہوا
امام باپ کے غم میں یہ رو کے کہتے تھے جو حق تھا آپ کو رونے کا وہ ادا نہ ہوا

--شوکتؔ--

پیدا ہوئے سجادؑ تو سجدوں نے صدا دی
ایک اور علیؑ آ گیا قرآن بچانے

سجادؑ سے سیکھے کوئی آدابِ عبادت
صف بستہ نمازیں ہوں کھڑی جسکے سرہانے
جب چاہیں گے جنت میں چلے جائیں گے ہم لوگ
مجلس کے بہانے کبھی ماتم کے بہانے
آنسو کی طرح رکھ دیئے آنکھوں میں یہ کس نے
اے فاطمہؑ زہرا تیری تسبیح کے دانے
سجادؑ نے یوں بارِ امامت کو اٹھایا
نیزے سے کہا صلی علیٰ سب شہداء نے
سجادؑ نے بخشا ہے صحیفہ وہ دعا کا
رخ بدلا جسے دیکھ کے منڈلاتی قضا نے

سجادؑ کے صدقے مجھے مشہور کیا ہے
ریحانؔ زمانے میں شہِ کرب و بلا نے

--ریحان اعظمی--

سجادؑ کے پیکر میں وہ نور امامت ہے
چپ بیٹھیں تو قرآں ہے بولے تو شریعت ہے
مسجد ہی میں کچھ زیبا یہ جشن ولادت ہے بچے کا تشخص ہی سجدہ ہے عبادت ہے
یہ ماہ عجم بھی ہیں یہ مہر عرب بھی ہیں یاں عدل کی منزل میں تنویر رسالت ہے
جاری ہے جو ہر لب پر یہ ذکر حسینؑ اب تک زینبؑ کا تصدق ہے عابدؑ کی بدولت ہے
ہے مطمئن ایماں بھی محفوظ ہے قرآں بھی شبیرؑ گئے لیکن سجادؑ سلامت ہے
سجادؑ کی ہمت پر شبیرؑ بھی نازاں ہیں واں جان کی بازی تھی یہ مقتل غیرت ہے
سجادؑ کا سر خم ہے خالق کے تصور میں یہ طوق گلو کب ہے محراب عبادت ہے
ایماں کی اذانیں ہیں زنجیر کی جھنکاریں یہ وقت کے پیروں میں زنجیر شریعت ہے
وہ قصر یزیدی میں آواز علیؑ گونجی اس خیبر باطل پر حیدرؑ کی ضرورت ہے
یہ شام کی ظلمت میں چمکیں گے سحر بن کر سجادؑ کی بیماری ایماں کی ضرورت ہے
مجبور اذاں ہوگا خود قصر یزیدی بھی کلمہ ہی نہیں عابدؑ کلمے کی ضمانت ہے

سجادؑ کے پیروں میں زنجیر نہیں شاہدؔ
حریت افکار یزداں کی علامت ہے

---شاہد نقوی---

ایسا چھایا ذہن پر کردار زین العابدینؑ
خود مسیحا ہو گیا بیمار زین العابدینؑ
کم نہیں ہوگا کبھی ذکر حسینؑ ابن علیؑ جب تلک زندہ ہیں ہم غمخوار زین العابدینؑ
لا سکا لب پر نہ اپنے لفظ بیعت پھر یزید صبر ایسا بن گیا معیار زین العابدینؑ
ہیں مصلے پر دعائیں رات دن بہر طلب ہر زباں پر آج ہیں افکار زین العابدینؑ
عظمت حق ہے مظفرؔ ان کے لفظوں کی امیں
بن گئی ہے ہر دعا مینار زین العابدینؑ

---مظفر نقوی---

(جولائی ۲۰۰۴ میں راولپنڈی میں مختلف رسالوں سے جمع کیا۔طالب دعا سید زعباس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیمار کربلا۔۔سید الساجدینؑ

گلے کے طوق نے عابدؑ کو کیا جھکانا تھا
وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

بے گوروکفن باپ کا لاشہ دیکھا
پردیس میں مادر کا رنڈاپا دیکھا
زنداں میں جفائے خاروطوق و زنجیر
عابدؑ نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی
پوشاک عزا تن سے اتاری نہ گئی
خواب وآرام وصبر وتاب وطاقت
یہ سب گئے اور بے قراری نہ گئی

۔۔۔۔مرزا دبیر کی رباعیاں۔۔۔۔

ہے گرم زمیں پاؤں جلے جاتے ہیں
رخسار پہ آنسو بھی ڈھلے جاتے ہیں
اس دھوپ میں پہنے ہوئے بیڑی عابدؑ
تلواروں کے سائے میں چلے جاتے ہیں

.....

کوفے کو چلے تو چشم عابدؑ نم تھی
حلقے میں لئے ہوئے سپاہ غم تھی
زنجیر کمر میں اور قدم میں چھالے
گردن میں تھا طوق اور کمر خم تھی

****

سجادؑ کو زور تپ نقاہت میں رہا
جز رنج کوئی پاس نہ آفت میں رہا
زنجیر کو لغزش ہر اک گام مگر
ثابت قدم آبلہ رفاقت میں رہا

****

در پیش قلق برہنہ پائی کا ہے
سر نیزے پہ شہ کربلائی کا ہے
سب رنج ہیں عابدؑ کو مگر کاہش جان
صدمہ زینبؑ کی بے ردائی کا ہے

****

عابدؑ کہتے آسرے سب ٹوٹ گئے
باغ چمن ء فاطمہؑ سب لوٹ گئے
خواب وخورش وتاب و تواں صبر وقرار
سب ہم سے چھٹے جب سے پدر چھوٹ گئے

---سعید رجدہ---۱۸ دسمبر ۲۰۰۱---

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیمار کربلا امام سجادؑ

تھے زیست سے ہاتھ اپنے دھوئے سجادؑ　　شب کو کبھی راحت سے نہ سوئے سجادؑ
جب تک جیئے ہنستے نہ کسی نے دیکھا　　چالیس برس باپ کو روئے سجادؑ

--انیس--

وہ طوق و سلاسل وہ تیغوں کے سائے　　سب اعضائے تن خاک وخوں میں نہائے
گراں بار اجر ِرسالت اٹھائے　　عجب شان و شوکت سے بیمار آیا

--ظہور جارچوی--

غمِ حسینؑ میں سجادؑ اس قدر روئے　　جگر کا خون کبھی آنکھ سے جدا نہ ہوا
امام باپ کے غم میں یہ رو کے کہتے تھے　　جو حق تھا آپ کو رونے کا وہ ادا نہ ہوا

--شوکت--

ایسا چھایا ذہن پر کردار زین العابدینؑ
خود مسیحا ہوگیا بیمار زین العابدینؑ

کم نہیں ہوگا کبھی ذکر حسینؑ ابن علیؑ　　جب تلک زندہ ہیں ہم غمخوار زین العابدینؑ
لاسکا لب پر نہ اپنے لفظ بیعت پھر یزید　　صبر ایسا بن گیا معیار زین العابدینؑ
ہیں مصلے پر دعائیں رات دن بہر طلب　　ہر زباں پر آج ہیں افکار زین العابدینؑ
عظمت حق ہے مظفرؔ ان کے لفظوں کی امیں
بن گئی ہے ہر دعا مینار زین العابدینؑ

---مظفرؔ نقوی---

(جولائی ۲۰۰۲ میں راولپنڈی میں مختلف رسالوں سے جمع کیا۔طالب دعا سید نذر عباس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت امام سجادؑ

پیدا ہوئے سجادؑ تو سجدوں نے صدا دی
ایک اور علیؑ آ گیا قرآن بچانے

سجادؑ سے سیکھے کوئی آدابِ عبادت صف بستہ نمازیں ہوں کھڑی جسکے سرہانے

جب چاہیں گے جنت میں چلے جائیں گے ہم لوگ
مجلس کے بہانے کبھی ماتم کے بہانے

آنسو کی طرح رکھ دیئے آنکھوں میں یہ کس نے اے فاطمہؑ زہرا تیری تسبیح کے دانے

سجادؑ نے یوں بارِ امامت کو اٹھایا
نیزے سے کہا صلی علیٰ سب شہداء نے

سجادؑ نے بخشا ہے صحیفہ وہ دعا کا رخ بدلا جسے دیکھ کے منڈلاتی قضا نے

سجادؑ کے صدقے مجھے مشہور کیا ہے
ریحانؔ زمانے میں شہِ کرب و بلا نے

--ریحان اعظمی--

بیٹے ابوطالبؑ کو دیئے ایسے خدا نے جو دین کا سر بن گئے اسلام کے شانے

تخلیق کیا جب ہمیں زہراؑ کی دعا نے قدرت نے کہا فرش عزا جاؤ بچھانے

(جولائی ۲۰۰۲ میں راولپنڈی میں مختلف رسالوں سے جمع کیا۔ طالب دعا سید نور عباس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت امام سجادؑ

شاھد نقوی کا کلام

سجادؑ کے پیکر میں وہ نور امامت ہے
چپ بیٹھیں تو قرآں ہے بولے تو شریعت ہے

مسجد ہی میں کچھ زیبا یہ جشن ولادت ہے
بچے کا تشخص ہی سجدہ ہے عبادت ہے

یہ ماہ عجم بھی ہیں یہ مہر عرب بھی ہیں
یاں عدل کی منزل میں تنویر رسالت ہے

جاری ہے جو ہر لب پر یہ ذکرِ حسینؑ اب تک
زینبؑ کا تصدق ہے عابدؑ کی بدولت ہے

ہے مطمئن ایماں بھی محفوظ ہے قرآں بھی
شبیرؑ گئے لیکن سجادؑ سلامت ہے

سجادؑ کی ہمت پر شبیرؑ بھی نازاں ہیں
واں جان کی بازی تھی یہ مقتل غیرت ہے

سجادؑ کا سر خم ہے خالق کے تصور میں
یہ طوق گلو کب ہے محراب عبادت ہے

ایماں کی اذانیں ہیں زنجیر کی جھنکاریں
یہ وقت کے پیروں میں زنجیر شریعت ہے

وہ قصر یزیدی میں آواز علیؑ گونجی
اس خیبر باطل پر حیدرؑ کی ضرورت ہے

یہ شام کی ظلمت میں چمکیں گے سحر بن کر
سجادؑ کی بیماری ایماں کی ضرورت ہے

مجبور اذاں ہو گا خود قصر یزدی بھی
کلمہ ہی نہیں عابدؑ کلمے کی ضمانت ہے

سجادؑ کے پیروں میں زنجیر نہیں شاہدؔ
حریتِ افکار یزداں کی علامت ہے

--شاھد نقوی--

(جولائی ۲۰۰۴ میں راولپنڈی میں مختلف رسالوں سے جمع کیا--طالب دعا سید نذر عباس)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب عزم وشجاعت ہیں سید سجادؑ

از جناب ریحان اعظمی صاحب

کتاب عزم وشجاعت ہیں سید سجادؑ — خدائے صبر کی آیت ہیں سید سجادؑ

وہ جس کے سجدوں کو سجدہ نماز کرتی ہے — وقار شان عبادت ہیں سید سجادؑ

نحیف کاندھوں پہ کرب و بلا سے شام تلک — اٹھائے بار امامت ہیں سید سجادؑ

بہار یہ ابوطالبؑ کے گھر میں چوتھی ہے — نبیؐ کے دیں کی علامت ہیں سید سجادؑ

پس حسینؑ جو اسلام کا محافظ تھا — حسینؑ کی وہ ریاضت ہیں سید سجادؑ

بچیں گے حشر میں کس طرح قاتلان حسینؑ — گواہ روز قیامت ہیں سید سجادؑ

جو اپنے بھائی کے قاتل کی میزبانی کرے — وہ منتہائے شرافت ہیں سید سجادؑ

یہ طوق و بیڑی پہننا تو مرضی رب ہے — علیؑ کی ورنہ جلالت ہیں سید سجادؑ

حسنؑ حسینؑ کی جس ماں نے تربیت کی تھی — اسی کے علم کی محنت ہیں سید سجادؑ

ریحان اعظمی جو کام حشر میں دے گی

ہمارے پاس وہ دولت ہیں سید سجادؑ

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

اپنے امام زمانہ کو ان کے جد امام زین العابدینؑ کے یوم پیدائش کی مبارکباد دینے کے لئے ریحان اعظمی صاحب کی لکھی ہوئی مدح پیش کرتا ہوں

طالب دعا۔ سید ذکر عباس ۔ ۱۵ اگست ۲۰۰۱ م۔ ۱۵ جمادی الاول ۱۴۲۲ ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام

از جنابسید اعجاز الثقلین صاحب

کس قدر ہے اوج پر کردار زین العابدینؑ
بولتا قرآن ہے گفتارِ زین العابدینؑ

ان کے ہر اک قول میں پنہاں ہیں قرآن کے رموز
صدق کی معراج ہے اقرارِ زین العابدینؑ

ان کی مظلومی سند ہے دین محکم کیلئے
عام ہونے چاہئیں اذکارِ زین العابدینؑ

تربتِ زین العبّا کی خاک بھی اکسیر ہے
دیکھ لو ہو کر ذرا بیمارِ زین العابدینؑ

پردہ داری کا سبب اہل حرم کی ہو گیا
شام کے بازار میں دیدارِ زین العابدینؑ

دولتِ دنیا پہ مرمٹنا ہو جن کی زندگی
وہ بھلا سمجھیں گے کیا اسرارِ زین العابدینؑ

کل بھی ذلت تھا مقدر دشمنان دین کا
آج بھی برباد ہیں اغیارِ زین العابدینؑ

کٹ کے رہ جائے گا خود دربار میں ذہن یزید
تیغ کی مانند ہے گفتارِ زین العابدینؑ

پاک بازو نیک سیرت اور عالی حوصلہ
خاص ہیں ترکیب میں انصارِ زین العابدینؑ

جا رہے ہیں خلد میں پروانے لیکر ماتمی
لگ گیا ہے حشر میں دربارِ زین العابدینؑ

نصرت شاہِ زمنؑ کی دل میں حسرت ہے مرے
کیجیے مجھ پہ کرم سرکارِ زین العابدینؑ

کربلا کی جنگ تو اعجاز تھی بہر حسینؑ
شام میں دیکھی گئی پیکارِ زین العابدینؑ

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

اپنے امام زمانہ کو ان کے جد امام زین العابدینؑ کے یوم پیدائش کی مبارکباد دینے کے لئے اعجاز صاحب کی لکھی ہوئی مدح پیش کرتا ہوں

طالب دعا۔ سید ذوعباس ۔۱۵ اگست ۲۰۰۱ م۔ ۱۵ جمادی الاول ۱۴۲۲ ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام زین العابدین علیہ السلام

(۱۳ اگست ۲۰۰۰ ایسوسی ایٹڈ ہوٹل لاہور کے ایک طرحی مقاصدہ سے اقتباس)

اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے

آمادہ مدحت جو میری طبع رسا ہے
آنکھوں میں مکیں حسن رخ زین عبا ہے
فرزند ملا ہے جو حسینؑ ابن علیؑ کو
خالق نے یہ مخلوق پہ احسان کیا ہے
اس دور میں آجائیں تو فرمائیں گے عیسیٰؑ
اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے
(سید ظہور حیدر جارچوی)

بیمار مسیحا کو بھی اب مطلوب شفا ہے
اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے
ڈرتے نہیں اب حشر کی ہم دربدری سے
موجود شفاعت کے لئے آل عبا ہے
دوڑائے گئے لاشۂ شبیر پہ گھوڑے
کیا یہ بھی کوئی اجر رسالت کی ادا ہے
(مظفر نقوی)

ہونٹوں پہ سدا امت بخشش امت کی دعا ہے
یہ خلق و مروت کا گھرانہ ہی جدا ہے
ہیں دین محمدؐ کی شریعت کے محافظ
ان کا ہے وہی قول جو قول خدا ہے
گھر گھر جو نظر آتی ہے اسلام کی تصویر
یہ دین پہ احسان امامت نے کیا ہے
(علمدار حسین سید)

جو مرضی خالق ہے وہی ان کی رضا ہے
سجادؑ کے لہجے میں خدا بول رہا ہے
اترا نا تھا کل جس کو پہن کر ترا دشمن
وہ تاج یزیدی ترے قدموں میں پڑا ہے
ہاتھوں سے ترے گرتے رہے طشت میں گوہر
یہ اپنے سوالی پہ عجب تیری سخا ہے
(علی رضا کاظمی)

بیمار مودت کے دلوں کی یہ صدا ہے
سجادؑ زمانے کے ہر اک غم کی دوا ہے
زہراؑ کے چمن کا یہ عجب پھول ہے لوگو
دکھ درد کے صحرا پہ خزاں میں یہ کھلا ہے
آتا نہیں سجاد کے در پہ جو بصد شوق
یہ زندگی اس کے لئے جینے کی سزا ہے
(حشمت علی قمر)

کٹتا ہے تو کٹ جائے یہ سر سر نہ جھکا نا
چھائی ہوئی عالم پہ حسینی یہ صدا ہے
آزاد ہے افکار میں گفتار میں آزاد
کہنے کو پابند ہے زنجیر بہ پا ہے
افسوس زمانے میں نہیں کوئی بھی شبیرؑ
اس دور میں اب چاروں طرف کرب وبلا ہے
(نیساں اکبرآبادی)

نسبت سے بھی کرتے ہیں بزرگی کا تعین
پوتا ہے یہ اس کا جو نصیری کا خدا ہے
کس عقدہ مشکل پہ نہیں اس کا تصرف
آغوش شہ عقدہ کشا میں جو پلا ہے
وہ وقت بھی تھا درد تھا اور قسمت سجادؑ
اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے
(اختر ہاشمی)

لب پر جو میرے آل محمدؐ کی ثناء ہے
یہ روح کی بالیدگی اور اسکی غذا ہے
سجادؑ نے زندان میں وہ درد سہے ہیں
اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے
گلدستۂ اشعار جو میں رکھتا ہوں زاہد
دربار علیؑ سے مجھے تحفہ یہ ملا ہے
(زاہد بخاری)

معصوم کو یہ حق تو مشیت سے ملا ہے
یہ کہہ دیں خدا ہے تو سمجھ لو کہ خدا ہے
بے وجہ تو گردش میں نہیں ہے یہ زمانہ
سجادؑ کے قدموں کے نشاں ڈھونڈ رہا ہے
تنہا روش صبر سے طاقت کو جھکا کے
سجادؑ نے تاریخ کا رخ موڑ دیا ہے
(وحید الحسن ہاشمی)

جمع کردہ۔ سید نذر عباس۔ ۹ دسمبر ۲۰۰۲م

بیمار کربلا ــ سید الساجدین ــ امام زین العابدینؑ

گلے کے طوق نے عابد کو کیا جھکانا تھا　　وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

★★★★★

بے گور وکفن باپ کا لاشہ دیکھا　　پردیس میں مادر کا رنڈاپا دیکھا
زنداں میں جفائے خار وطوق وزنجیر　　عابد نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

●●●●●

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی　　پوشاک عزا تن سے اتاری نہ گئی
خواب وآرام وصبر وتاب وطاقت　　یہ سب گئے اور بے قراری نہ گئی

★★★★★

خواب میں آن کے عابدؑ سے یہ سرورؑ نے کہا　　کہو بیٹا تمہیں ملعون دوا دیتے ہیں
عرض عابدؑ نے یہ کی مانگتا ہوں جب پانی　　مجھ کو دکھلا کے ستم گار بہا دیتے ہیں

ــــــــ دبیر ــــــــ

عابدؑ سا کوئی دہر میں زیشان نہیں ہے　　ذیشان ہے تو بولتا قرآن نہیں ہے
سب قوت اعجاز رکھتے ہوئے ماہر　　زنجیر پہننا کوئی آساں نہیں ہے

★★★★★

عابدؑ سے یہ وطن میں کسی نے کیا سوال　　گزرے کہاں زیادہ ستم تم پہ یا امام
شرما کے تیں بار کہا شام شام شام　　سر ننگے میرا کنبہ تھا اور سب تھے خاص وعام
بیوؤں کا نام لے کے عدو شاد ہوتے تھے
بابا کا سر بھی روتا تھا اور ہم بھی روتے تھے

ــــــــ سنعر ــــــــ ۱۸ فروری ۲۰۰۰ ــــــــ

شہزادی سکینہؑ بنت الحسینؑ

لپٹی سموں سے کرتی تھی معصوم یہ بکا
اے ذوالجناح رن میں نہ بابا کو لے کے جا

باقی نہ کوئی مونس و یاور وطن سے دور
ایسے میں کر نہ مجھ سے شہ دیں کو تو جدا

ڈرتی ہوں جو گیا وہ نہیں آیا لوٹ کر
قتل میں لے کے جا نہ تو اے اسپِ باوفا

آجائیں میرے عمو تو لے جانا شوق سے
روکوں گی پھر نہ تجھ کو یہ اقرار ہے میرا

؟؟؟؟؟
لیکن قدم بڑھائے نہیں ساتھ ہی کھڑا رہا

مولا سکینہؑ لپٹی ہے پاؤں سے آن کر
دیکھیں تو آپ جھک کے ذرا بحرِ کبریا

اترے فرش پہ کہتے ہوئے شاہِ نامدار
بالی سکینہؑ جانے دے مجھ کو نہ کر بکا

بہلا رہے تھے مولا سکینہؑ کو اس طرح
نکلی ادھر خیام سے زینبؑ برہنہ پا

بچھڑے انیس کوئی کسی کا نہ اس طرح
جس طرح اہلِ بیت سے سرورؑ ہوئے جدا

★★★★★ سنعر ۱۹ مارچ ۲۰۰۰ ★★★★★

منزلِ تسلیم و رضا

گلزارِ امامت کا گُلِ تر ہے سکینہؑ
تسکینِ دلِ سبطِ پیمبرؐ ہے سکینہؑ

تصویر ہے سر بہ قدم شرم و حیا کی
دادی کی طرح نور کا پیکر ہے سکینہؑ

جس آئینے میں سیرتِ زہراؑ نظر آئے
واللہ ! اُسی آئینے کا جوہر ہے سکینہؑ

جس گھر میں نہ ہو وہ مجھے اچھا نہیں لگتا
فرماتے تھے شبیرؑ وہ دختر ہے سکینہؑ

بچپن میں سہے ظلم مگر صبر سے جس نے
کی منزلِ تسلیم و رضا سر ہے سکینہؑ

تابندہ کیا شام کے زندان کو جس نے
وہ لعلِ درخشاں ہے وہ گوہر ہے سکینہؑ

محشر میں محبانِ علیؑ کیلئے امداد
ایک موجہ۔ تسنیم ہے کوثر ہے سکینہؑ

سکینہؑ بنت الحسینؑ

سکینہؑ شام میں مرکر یہی بتلا گئی　　جدائی باپ کے سینے کی مجھ کو کھا گئی لوگو

نیزہ شیرؑ کو شقی نے مارا　　اور تیر سہ پہلو بھی کسی نے مارا
جب شمر کو دیکھتی سکینہؑ کہتی　　ہائے میرے بابا کو اسی نے مارا

کہتی تھی سکینہ قتل بابا دیکھا　　بھیا علی اکبرؑ کا جنازہ دیکھا
زنداں میں گئی اور تماچے کھائے　　اس تین برس کے سن میں کیا کیا دیکھا

* * * * *

جھکائے بیٹھے ہیں سر کو عابدؑ ہر ایک تصویر غم بنا ہے　　ربابؑ ایک ایک سے پوچھتی ہیں میری بچی کو کیا ہوا ہے
یہ آخر اتنی خموش کیوں ہے پڑی ہے غش میں کہ سو رہی ہے　　وہ ایک خاموش ہو گئے ہے یا ہر ایک خاموش ہو گیا ہے
ہے اس کی گردن ڈھلی ہوئی کیوں پسینہ ماتھے پہ کیوں ہے اس کے　　کوئی بتاتا نہیں ہے مجھ کو ہر ایک آنسو بہا رہا ہے
میں ماں ہوں صبر آئے مجھ کو کیونکر کلیجہ آتا ہے منہ کو میرے　　جو میرے دل پر گزر رہی ہے کسی کو اس کی خبر ہی کیا ہے
بلاؤ عباسؑ کا بلاؤ وہ خود منالیں گے اس کو آکر　　چچا ہی بہتر سمجھ سکیں گے بھتیجی اب کس لئے خفا ہے

سعید برپا تھا ایک محشر پچھاڑ کھاتی تھی رو کے مادر
اب ایک بیمار بھائی اپنی بہن کی میت اٹھا رہا ہے

____ سنعر ____ ۲۹ مارچ ۲۰۰۰ ____

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب سکینہ بنت الحسینؑ

جب گل ہوا چراغ حرم ملکِ شام میں
یعنی سکینہؑ مر گئی یادِ امام میں
دیکھے ستم یزید کے دربارِ عام میں
شہ کے سلام کو گئی دارالسلام میں
دنیا میں داد رس نہ ملا دادخواہ کو
جا کر نشاں طمانچوں کے دکھلائے شاہ کو

جب سو گئی در خانہءزندان سکینہؑ
اور جاگ اٹھی بادلِ گریان سکینہؑ
تصویرِ سی خاموش تھی اس آن سکینہؑ
کیا بولے کہ سکتے میں تھی نادان سکینہؑ
تکیہ پہ جو گردن تھی جھکی رہ گئی اس کی
نرگس کی طرح آنکھ کھلی رہ گئی اس کی

نکلے حرم کے اونٹ جو مقتل کی راہ سے
خوشبو لہو کی آنے لگی قتل گاہ سے
بولی سکینہؑ ملتے چلو لاش شاہ سے
رخصت ضرور چاہیئے زہراؑ کے ماہ سے
جی بھر کے آج خانہِ زنداں میں روئیں گے
اب کا ہے کو حسینؑ کے سینے پہ سوئیں گے

علیؑ کی بیٹیاں زنداں میں جب اسیر ہوئیں
مصیبتیں حرم شاہ پر کثیر ہوئیں
غمِ حسینؑ میں شہزادیاں فقیر ہوئیں
رسول زادیاں حاکم کی دستگیر ہوئیں
بہت دنوں سے میسر نہ آب و دانہ تھا
اندھیری رات تھی ٹوٹا سا قید خانہ تھا

حسینؑ جب کہ چلے بعد دوپہر رن کو
کوئی نہ تھا کہ جو تھامے رکابِ توسن کو
حسینؑ چپکے کھڑے تھے جھکائے گردن کو
سکینہؑ جھاڑ رہی تھی قبا کے دامن کو
نہ آسرا تھا کوئی شاہِ کربلائی کو
فقط بہن نے کیا تھا سوار بھائی کو

عابدؑ سے یہ وطن میں کسی نے کیا سوال
گزرے کہاں زیادہ قلق تم پہ یا امام
شرما کے تین بار کہا شام، شام، شام
سر ننگے میرا کنبہ تھا اور سب تھے خاص و عام
بیوؤں کا نام لے کے عدو شاد ہوتے تھے
بابا کا سر بھی روتا تھا اور ہم بھی روتے تھے
کس کا درد اے یارو کوئی بے درد کیا جانے
مگر جس پہ پڑا ہو دکھ وہ جانے یا خدا جانے
خصوصاً غمِ سکینہؑ کا کوئی صاحبِ عزا جانے
نبیؐ جانے علیؑ جانے و یا خیر النساؑ جانے
کہوں کیا آج کس دکھ میں وہ بی زہراؑ کی پوتی ہے
گلے سے ماں کے مل مل کر موئے بابا کو روتی ہے

کہتی تھی سکینہؑ ناز اٹھانے والا
وہ قتل ہوا گلے لگانے والا
ماں کہتی جو سونے کو تو کہتی رو رو
کیا سوؤں گی مر گیا مجھ کو سلانے والا

پہنچی یہ سکینہؑ کو خبر جب یہ کسی سے
دریا پہ لڑائی ہوئی عباسؑ علیؑ سے
آخر ہوا صدمہ یہ میری تشنہ لبی سے
رو رو کے تب کہنے لگی اپنی چچی سے
سنتی ہوں کہ دریا کے کنارے گئے عباسؑ
کیا جانیے جیتے ہیں کہ مارے گئے عباسؑ

ہائے شبیرؑ کی بیٹی کا مقدر شوکتؔ
راحتیں کم ہیں مگر دہن میں ڈر زیادہ ہے
مکہ و کربلا کوفہ و شام و زنداں
زندگی کم ہے سکینہؑ کا سفر زیادہ ہے

--شوکتؔ--

طالب دعا سید زعباس--۱۴ مئی ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب سکینہ بنت الحسینؑ

جب گل ہوا چراغ حرم ملکِ شام میں یعنی سکینہؑ مرگئی یادِ امام میں
دیکھے ستم یزید کے دربارِ عام میں شہ کے سلام کو گئی دارالسلام میں
دنیا میں داد رس نہ ملا داد خواہ کو
جا کر نشاں طمانچوں کے دکھلائے شاہ کو

جب سو گئی در خانہءزندان سکینہؑ اور جاگ اٹھی با دلِ گریان سکینہؑ
تصویر سی خاموش تھی اس آن سکینہؑ کیا بولے کہ سکتے میں تھی نادان سکینہؑ
تکیہ پہ جو گردن تھی جھکی رہ گئی اس کی
نرگس کی طرح آنکھ کھلی رہ گئی اس کی

نکلے حرم کے اونٹ جو مقتل کی راہ سے خوشبو لہو کی آنے لگی قتل گاہ سے
بولی سکینہؑ ملتے چلو لاشِ شاہ سے رخصت ضرور چاہیئے زہراؑ کے ماہ سے
جی بھر کے آج خانہِ زنداں میں روئیں گے
اب کا ہے کو حسینؑ کے سینے پہ سوئیں گے

(۱۳صفر۱۴۲۲ھ یوم وفات بی بی سکینہؑ کیلئے جمع کیا۔۔طالب دعا۔سید نذر عباس)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب سکینہ بنت الحسینؑ

علیؑ کی بیٹیاں زنداں میں جب اسیر ہوئیں مصیبتیں حرم شاہ پر کثیر ہوئیں
غم حسینؑ میں شہزادیاں فقیر ہوئیں رسول زادیاں حاکم کی دستگیر ہوئیں
بہت دنوں سے میسر نہ آب و دانہ تھا
اندھیری رات تھی ٹوٹا سا قید خانہ تھا

حسینؑ جب کہ چلے بعد دوپہر رن کو کوئی نہ تھا کہ جو تھامے رکابِ توسن کو
حسینؑ چپکے کھڑے تھے جھکائے گردن کو سکینہؑ جھاڑ رہی تھی قبا کے دامن کو
نہ آسرا تھا کوئی شاہِ کربلائی کو
فقط بہن نے کیا تھا سوار بھائی کو

کسی کا درد اے یارو کوئی بے درد کیا جانے مگر جس پہ پڑا ہو دکھ وہ جانے یا خدا جانے
خصوصاً غم سکینہؑ کا کوئی صاحب عزا جانے نبیؐ جانے علیؑ جانے و یا خیر النساؑ جانے
کہوں کیا آج کس دکھ میں وہ بی زہراؑ کی پوتی ہے
گلے سے ماں کے مل مل کر موئے بابا کو روتی ہے

کہتی تھی سکینہؑ ناز اٹھانے والا وہ قتل ہوا گلے لگانے والا
ماں کہتی جو سونے کو تو کہتی رو رو کیا سوؤں گی مر گیا مجھ کو سلانے والا

پہنچی یہ سکینہؑ کو خبر جب یہ کسی سے دریا پہ لڑائی ہوئی عباسؑ علیؑ سے
آخر ہوا صدمہ یہ میری تشنہ لبی سے رو رو کے تب کہنے لگی اپنی چچی سے
سنتی ہوں کہ دریا کے کنارے گئے عباسؑ
کیا جانیے جیتے ہیں کہ مارے گئے عباسؑ

(۱۳ صفر ۱۴۲۲ھ یوم وفات بی بی سکینہؑ کیلئے جمع کیا۔۔طالب دعا۔سیدز رعباس)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب سکینہ بنت الحسینؑ

ہائے شبیرؑ کی بیٹی کا مقدر شوکتؔ راحتیں کم ہیں مگر دہن میں ڈر زیادہ ہے
مکہ و کرب و بلا کوفہ و شام و زنداں زندگی کم ہے سکینہؑ کا سفر زیادہ ہے

۔۔شوکتؔ۔۔

طالب دعا سید نذر عباس۔۔۱۴ مئی ۲۰۰۲

عابدؑ سے یہ وطن میں کسی نے کیا سوال گزرے کہاں زیادہ قلق تم پہ یا امامؑ
شرما کے تین بار کہا شام، شام شام سر ننگے میرا کنبہ تھا اور سب تھے خاص و عام
بیوؤں کا نام لے کے عدو شاد ہوتے تھے
بابا کا سر بھی روتا تھا اور ہم بھی روتے تھے

(۱۳ صفر ۱۴۲۲ھ یوم وفات بی بی سکینہؑ کیلئے جمع کیا۔۔طالب دعا۔سید نذر عباس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الوداع

میرے غریب الوداع میرے شہید الوداع

جل چکا جنگل میں گھر　　لٹ چکا سب مال وزر
شہروں میں ہم دربدر　　پھر چکے اب ننگے سر

میرے غریب الوداع میرے شہید الوداع

میرے غریب الوداع میرے شہید الوداع

بازوؤں کی اب رسن　　کھل چکی، شاہِ زمن
سہہ چکی رنج و محن　　کھا چکی درّے بہن

میرے غریب الوداع میرے شہید الوداع

سب سے جدا ہو چکی　　آپؑ کو بھی کھو چکی
رونا تھا اور رو چکی　　اشکوں سے منہ دھو چکی

میرے غریب الوداع میرے شہید الوداع

شاہِ غریب الدیا　　آپ پہ زینبؑ نثار
چھٹتا ہے مجھ سے مزار　　کیا کروں میں سوگوار

میرے غریب الوداع میرے شہید الوداع

اب نہ یہاں آؤں گی　　آپ کو کب پاؤں گی
اس طرح غم کھاؤں گی　　ہجر میں مر جاؤں گی

میرے غریب الوداع میرے شہید الوداع

میرے غریب الوداع میرے شہید الوداع

...از جناب صہباؔ لکھنوی...

اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔۔سیدہ زہرا عباس۔۔۱۳ اگست ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہیدِ کربلا حسینؑ

شہیدِ کربلا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ

گوہرِ تاجِ ہل اتی حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

راکبِ دوشِ مصطفٰےؐ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

نورِ دو چشمِ مرتضٰےؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

راحتِ جانِ فاطمہ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

بے مونس و آشنا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

کشتۂ خنجرِ جفا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

مقتولِ کربلا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسین

حسینؑ حسینؑ حسین

واویلا صد واویلا

ہے ہے ظلمِ کربلا واویلا صد واویلا

یا محمدؐ مصطفٰی یا علیؑ مرتضٰی واویلا صد واویلا

یا جناب سیدہؑ ، یا شہیدِ کربلا واویلا صد واویلا

یا غریب و بے نوا کوفیوں نے کی دغا واویلا صد واویلا

خیمے لوٹے برملا چادر چھینی برملا واویلا صد واویلا

زینبؑ ہوئی بے ردا ہائے تیرِ حرملہ واویلا صد واویلا

سبطِ پیمبرؐ واویلا کشتۂ خنجر واویلا واویلا صد واویلا

چل گیا خنجر واویلا کیا کرے خواہر واویلا واویلا صد واویلا

جل گیا سب گھر وا ویلا واویلا صد واویلا

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واویلا صد واویلا

ہے ہے ظلم کربلا واویلا صدواویلا

یا محمد مصطفیٰؐ واویلا صدواویلا

یا علیؑ مرتضیٰؑ واویلا صدواویلا

یا جنابِ سیدہؑ واویلا صدواویلا

یا شہیدِ کربلا واویلا صدواویلا

یا غریب و بے نوا واویلا صدواویلا

کوفیوں نے کی دغا واویلا صدواویلا

خیمے لوٹے برملا واویلا صدواویلا

چادر چھینی برملا واویلا صدواویلا

زینب ہوئی بے ردا واویلا صدواویلا

ہائے تیر حرملا واویلا صدواویلا

سبطِ پیمبرؐ واویلا واویلا صدواویلا

کشتۂ خنجر واویلا واویلا صدواویلا

چل گیا خنجر واویلا واویلا صدواویلا

کیا کرے خواہر واویلا واویلا صدواویلا

جل گیا سب گھر واویلا

واویلا صد وا ویلا

__۳۰ اگست ۲۰۰۲__

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب حر ابن ریاحیؑ

حرؑ نے جو ہاتھ باندھ کے سر کو جھکا دیا
مولا نے اپنی شان مطابق صلہ دیا
ماں کا رومال باندھ کے زہراؑ کے لعل نے
اُس کی جبیں سے داغ ندامت مٹا دیا

--شوکتؔ--

شبیرؑ اگر دل میں ترا نقشِ قدم ہے
کچھ خوف ہے محشر کا نہ اعمال کا غم ہے
یہ راز کھلا حرؑ کے مقدر سے جہاں میں
جنت تو ترے اک تبسم سے بھی کم ہے

--محسنؔ نقوی--

وہ ابنِ مظاہرؓ ہو کہ حرؑ جون ہو کہ مسلمؑ
یہ کہہ کے بچھڑتا تھا ہر اک دار فنا سے
جنت میں بھی مشکل سے مری آنکھ کھلے گی
سویا ہوں میں شبیرؑ کے دامن کی ہوا سے

--محسنؔ نقوی--

کس جری نے حرؑ ذیجاہ کی حرمت پائی
بادشاہوں نے یہ اقبال نہ شوکت پائی
جو ابوزرؓ کو نہ ہاتھ آئی وہ دولت پائی
زانوئے شاہِ شہیداں پہ شہادت پائی
مرتے دم رخ جو سوئے سرورِ ذیشاں دیکھا
شہ نے آغوش میں سر صورتِ قرآں دیکھا

--نسیم امروہوی--

چہرہ فروز معرکہ کربلا ہے حرؑ
باطل کی ظلمتوں میں حقیقت نما ہے حرؑ
میزانِ عزم ۔رتبہ شناس وفا ہے حرؑ
کیا تھا، مگر نصیب تو دیکھو کہ کیا ہے حرؑ
جو رات کو شریک سپاہِ شریر تھا
وہ دن کو ہم نشینِ جنابِ امیرؑ تھا

--نسیم امروہوی--

حرؑ کا سر ہے زانوئے شبیرؑ ہے
مرنے والے کیا تیری تقدیر ہے
خوف کیا محشر کا دامن گیر ہے
ہاتھ میں جب دامن شبیرؑ ہے

--مجاہد لکھنوی--

بصد خلوص بہ صد احترام بھیجا ہے
نبی ﷺ پسند کریں وہ انعام بھیجا ہے
خوشا نصیب تجھے حرؑ جناب زینبؑ نے
دعا کے دوش پہ رکھ کر سلام بھیجا ہے

--ریحان--

---اپنے بچوں کیلئے جمع کیا--سیدنذر عباس--

۱۹ ستمبر ۲۰۰۲م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب حر ابن ریاحیؑ

حرؑ نے جو ہاتھ باندھ کے سر کو جھکا دیا
مولاؑ نے اپنی شان مطابق صلہ دیا
ماں کا رو ماں باندھ کے زہراؑ کے لعل نے
اُس کی جبیں سے داغ ندامت مٹا دیا

--شوکتؔ--

شبیرؑ اگر دل میں ترا نقشِ قدم ہے
کچھ خوف ہے محشر کا نہ اعمال کا غم ہے

یہ راز کھلا حرؑ کے مقدر سے جہاں میں
جنت تو ترے اک تبسم سے بھی کم ہے

--محسنؔ نقوی--

وہ ابنِ مظاہرؓ ہو کہ حرؑ جونؓ کہ مسلمؓ
یہ کہہ کے بچھڑتا تھا ہر اک دارِ فنا سے
جنت میں بھی مشکل سے مری آنکھ کھلے گی
سویا ہوں میں شبیرؑ کے دامن کی ہوا سے

--محسنؔ نقوی--

باوصف انفعال عجب آن بآن تھی
رُخسارِ حُر میں سورۂ توبہ کی شان تھی
(نسیم امروہوی)

حُر کے جہاد کو میر انیس نے کچھ اس طرح قلمبند کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

بخدا فارسِ میدان تہور تھا حُر
ایک دو لاکھ سواروں میں بہادر تھا حُر
نارِ دوزخ سے ابوذر کی طرح حُر تھا حُر
گوہرِ تاج سرِ عرش ہو وہ دُر تھا حُر

ڈھونڈ لی راہِ خدا کام بھی کیا نیک ہوا
پاک طینت تھی تو انجام بھی کیا نیک ہوا

(کربلا میں جناب حرؑ کی تقریر)

ظلم کے ساتھ ہیں وہ ستمگر کے ساتھ ہیں
ہم لوگ کربلا کے دلاور کے ساتھ ہیں
حرؑ تو اپنی ماں کی نظر سے بھی گر گیا
دنیا کی مائیں سب علی اصغر کے ساتھ ہیں

(پروفیسر نردوش ترابی)

نگاہِ اہلِ بصیرت میں با وقار رہا
تو خاک و خوں میں نہا کر بھی کامگار رہا
حسین چھاؤں میں بیٹھا ہوں میں ترے غم کی
تو وہ شجر ہے جو کٹ کر بھی سایہ دار رہا

(عاقل کاظمی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب حر ابن ریاحیؑ

حرؑ نے جو ہاتھ باندھ کے سر کو جھکا دیا
مولا نے اپنی شان مطابق صلہ دیا
ماں کا رومال باندھ کے زہراؑ کے لعل نے
اُس کی جبیں سے داغ ندامت مٹا دیا

--شوکتؔ--

شبیرؑ اگر دل میں ترا نقشِ قدم ہے
کچھ خوف ہے محشر کا نہ اعمال کا غم ہے
یہ راز کھلا حرؑ کے مقدر سے جہاں میں
جنت تو ترے اک تبسم سے بھی کم ہے

--محسنؔ نقوی--

وہ ابنِ مظاہرؓ ہو کہ حرؑ جون ہو کہ مسلمؓ
یہ کہہ کے بچھڑتا تھا ہر اک دارِ فنا سے
جنت میں بھی مشکل سے مری آنکھ کھلے گی
سویا ہوں میں شبیرؑ کے دامن کی ہوا سے

--محسنؔ نقوی--

کس جری نے حرؑ ذیجاہ کی حرمت پائی
بادشاہوں نے یہ اقبال نہ شوکت پائی
جو ابوذرؓ کو نہ ہاتھ آئی وہ دولت پائی
زانوئے شاہِ شہیداں پہ شہادت پائی
مرتے دم رخ جو سوئے سرورِ ذیشاں دیکھا
شہ نے آغوش میں سر صورتِ قرآں دیکھا

--نسیم امروہوی--

چہرہ فروز معرکہ کربلا ہے حرؑ
باطل کی ظلمتوں میں حقیقت نما ہے حرؑ
میزانِ عزم۔ رتبہ شناسِ وفا ہے حرؑ
کیا تھا، مگر نصیب تو دیکھو کہ کیا ہے حرؑ
جو رات کو شریکِ سپاہِ شریر تھا
وہ دن کو ہم نشینِ جنابِ امیرؑ تھا

--نسیم امروہوی--

حرؑ کا سر ہے زانوئے شبیرؑ ہے مرنے والے کیا تیری تقدیر ہے
خوف کیا محشر کا دامن گیر ہے ہاتھ میں جب دامن شبیرؑ ہے

--مجاہد لکھنوی--

بصد خلوص بہ صد احترام بھیجا ہے
نبی ﷺ پسند کریں وہ انعام بھیجا ہے
خوشا نصیب تجھے حرؑ جناب زینبؑ نے
دعا کے دوش پہ رکھ کر سلام بھیجا ہے

--ریحانؔ--

سامنے جب بابِ خیبر آ گیا مصطفیٰؐ کے لب پہ حیدر آ گیا
دیکھ کر حرؑ کو کہا شبیرؑ نے وہ مقدر کا سکندر آ گیا

--رضویؔ--

جب لیا نامِ علیؑ میں نے دعا سے پہلے
ہو گیا دور ہر اک مرض دوا سے پہلے
حرؑ کی قسمت پہ نہ کیوں رشک فرشتے بھی کریں
خلد میں پہنچا شہِ کرب و بلا سے پہلے

--ریحانؔ--

---اپنے بچوں کیلئے جمع کیا--سیدہ زہرا عباس--۲۸ ستمبر ۲۰۰۲ م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب حر ابن ریاحیؑ

ایک قطرے کو گھڑی بھر میں سمندر دیکھ کر
رشک نبیوں کو بھی ہے حرؑ کا مقدر دیکھ کر

کیوں نہ ملتا حرؑ کو دامانِ حسینؑ ابنِ علیؑ　　پاؤں پھیلائے تھے اس نے بھی تو چادر دیکھ کر

گو کہ پیاسوں میں نہیں تھا تشنہء اماں تھا
پیاس اُس کی بڑھ گئی تھی موجِ کوثر دیکھ کر

مل گیا رومال زہرا زانوئے شبیرؑ بھی　　بھیک شہ نے حرؑ کو دی ظرفِ گدا گر دیکھ کر

صبح عاشورہ جب آیا حرؑ جھکائے اپنا سر
سب خطائیں بخش دیں شہ نے جھکا سر دیکھ کر

منکرانہ زندگی چھوڑی شہادت کے لئے　　خیمہ شبیرؑ میں جنت کا منظر دیکھ کر

کتنا قسمت کا دھنی اور صاحبِ ادراک تھا
آ گیا مرنے کو اک چھوٹا سا لشکر دیکھ کر

رات بھر سویا نہیں بیچین تھا بیدار تھا　　سو گیا خاکِ شفا کا نرم بستر دیکھ کر

ناپنے والے قدِ ریحانؔ بزمِ شعر میں
ہو گئے ہیں دم بخود بالائے منبر دیکھ کر

--ریحانؔ اعظمی--

طالب دعا۔ سید نذر عباس۔ ۲۳ نومبر ۲۰۰۲ م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرثیہ جناب اُم رباب

﴿ ظہور جارچوی صاحب ﴾

شامی جو شمع دین الٰہی بجھا چکے ناری خیام آل پیمبرؐ جلا چکے
ملعوں سناں پہ سر شہدا چڑھا چکے بیدین نبیؐ کے کنبے کو قیدی بنا چکے
تھا بغض ایسا آل رسالتؐ پناہ سے
بےوارثوں کو لے چلے مقتل کی راہ سے

جب درمیانِ گنج شہیداں ہوا گزر آئے نظر عزیزوں کے لاشے لہو میں تر
صدمے سے بیکسوں کے لرزنے لگے جگر اونٹوں سے اہلبیت گرے کانپ کانپ کر
درپیش تھا فراق جوان دل نشینوں سے
لپٹا لیا شہیدوں کے لاشوں کو سینے سے

لپٹی تھی اپنے بیٹے کے لاشے سے کوئی ماں کوئی بہن تھی بھائی کے لاشے پہ نیم جاں
دریا کے سمت تھی کوئی زار و حزیں رواں کوئی پکارتی تھی میرا باپ ہے کہاں
اک سوگوار خاک اڑاتی تھی دشت میں
کچھ ڈھونڈتی ہوئی چلی جاتی تھی دشت میں

کھودی ہوئی زمیں جو سے ایک جا ملی بیتاب ہو کے فرط محبت سے گر پڑی
بےسر جو دیکھی لاش وہاں شیر خوار کی اک بار ہائے منہ سے کہا اور غش ہوئی
شیعو خبر ہے کون یہ عالی جناب تھیں
اصغرؑ کی سوگوار یہ امِ رباب تھیں

چلنے لگا جو شام کی جانب یہ کارواں قبر پسر سے اٹھیں یہ مجبور و ناتواں
بےسر جو دیکھی دھوپ میں لاشِ شہ زماں رو کر کہا حسینؑ ۔ ہو قربان میری جاں
سایہ نہیں حضور پہ روؤں گی عمر بھر
اب میں بھی زیر سایہ نہ بیٹھوں گی عمر بھر

آئے رہائی پا کے مدینے میں جب حرم کرتے تھے نوحہ وارثوں کے غم میں دم بدم
آب و طعام بھولے تھے وہ مبتلائے غم راوی بیان کرتا ہے اب یوں بصد الم
اس طرح اپنا عہد نبھا رباب نے
آنے دیا نہ جسم پہ سایہ رباب نے

رہتی تھیں صحن خانہ میں ہر دم وہ سوگوار برسات ہو کہ دھوپ نہ اٹھتی تھیں سوگوار
کرتی تھیں یا عبادت خلاق روزگار یا رہتی تھیں غم علی اصغر میں اشک بار
بڑھتا گیا جو ضعف خمیدہ کمر ہوئی
شمع حیات مثلِ چراغ سحر ہوئی

مختارؒ قید کوفہ سے جب ہو گئے رہا اور اقتدار تختِ حکومت پہ آ گیا
مارا اسے جو قاتل آل نبیؐ ملا فی النار جب کہ ابن زیادِ لعیں ہوا
خوش ہو کے شکر خالق کون و مکاں کیا
اک نامہ بر کو جانب یثرب رواں کیا

عرضی لکھی یہ عابدؑ عالی مقام کو مارا ہے قاتلان شہ تشنہ کام کو
مولا یہ آرزو ہے اس ادنیٰ غلام کو حضرت تاریں رخصت عزائے امام کو
پائی ہے میں نے یہ بھی خبر اے امام دیں بیٹھی ہیں صحن خانہ میں بی بی کوئی حزیں
ڈر ہے مجھے ہلاک نہ ہو جائیں وہ کہیں فی النار ہو چکا ہے بن کاھل لعیں
دل کو سنبھالیں اب علی اصغرؑ کا واسطہ
سایہ میں بیٹھیں سبط پیمبرؐ کا واسطہ

نامہ امام عصرؑ نے مختارؒ کا پڑھا بیت الشرف میں جا کے یہ مخدومہ سے کہا
یہ دھوپ اور اس کی تکلیف تا کجا اماں ہمیں یہ خط میں مختارؒ نے لکھا
ہو گی اسے خوشی اگر آرام پائیں آپ
میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ سائے میں آئیں آپ

مخدومہ نے سنا جو یہ فرماں امامؑ کا رو کر کہا اٹھاؤ اگر ہے یہی رضا
دیکھا اک آہ بھر کے سوئے دشت کربلا ہاتھوں کو جوڑ کے بصد اندوہ یہ کہا
میں جیتے جی نہ اٹھتی کبھی اس مقام سے
مولا چلی ہوں سائے میں حکم امامؑ سے

یہ کہہ کے اٹھنا چاہا نہ اٹھا گیا مگر سب بی بیاں لپٹ گئیں جلدی سے دوڑ کر
اٹھی نہ تھیں کہ سوئے جناں کر گئیں سفر رو کر پکارے سید سجادؑ نامور
لیکر چلی ہو بی بی کس خوش سرشت کو
اماں روانہ ہو گئیں باغ بہشت کو

اٹھیں تھیں جس مقام سے وہ صادق البیاں کہتے ہیں ایک بقچہ بھی پایا گیا وہاں
رکھتی تھیں اپنے سینے پہ جسکو وہ نیم جاں کھولا جو اہلبیت نے بقچہ بصد فغاں
گہوارے کی جلی ہوئی کچھ لکڑیاں ملیں
اصغرؑ کے چند کرتے ملے بسملیاں ملیں

اہل حرم کو جب ہوا اس غم کا سامنا بیت الشرف میں محشر تازہ بپا ہوا
غم سے امامؑ کون و مکاں کو غش آ گیا آگے ظہورؔ پوچھ نہ حال غم و بکا
رو رو کے عرض کر یہ شہ شرقین سے
ہو عاقبت بخیر، کٹے عمر چین سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا سید نور عباس ۔۔۔ ۶ جون ۲۰۰۲ م)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہادت حضرت وہب کلبیؑ

(جناب حکیم ابوالقاسم صاحب کی کتاب شمشیر ماتم سے اقتباس)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں رقم کرتا ہے اک راوی مغموم و حزیں　　ایک دولھا لئے جاتا تھا برات اپنی کہیں
وہبؑ کلبی تھا لقب وہ تھا غلام شہ دیں　　دور سے اسکو نظر آ گئی مقتل کی زمیں

دل پہ شبیرؑ کے ماتم کا اثر ہونے لگا
دیکھ کر گنج شہیداں کی طرف رونے لگا

ایک زمیندار کھڑا تھا یہ کیا اس سے کلام　　کسکی یہ فوج ہے اور کسکے یہ لاشے ہیں تمام
یہ جو زخمی ہے کھڑا لاکھوں میں کیا اس کا ہے نام　　رو کے وہ شخص پکارا کہ ہے رونے کا مقام

ہیں یہ جلاد جو کھینچے ہوئے شمشیریں ہیں
اور زہراؑ کے مرقع کی یہ تصویریں ہیں

وہبؑ کلبی نے وہیں خاک پہ پھینکی دستار　　یا ہ ماتم ہوا جینا نظر آیا دشوار
مادر وہبؑ نے جس وقت سنی یہ اخبار　　پیٹتی سر کو محاذہ سے گری وہ نا چار

کہا بیٹے سے موقع نہیں یہ رونے کا
وقت ہے سبط محمدؐ پہ فدا ہونے کا

باندھ کر دست حنائی کو پکارا دلدار　　آپ تاکید نہ فرمائیں میں خود ہوں تیار
مگر اک رات کی بیاہی کا ہے صدمہ دشوار　　پوچھ لوں اس سے تو ہوں جا کے میں آقا پہ نثار

اپنے ماتم میں قسم دے دوں اسے رونے کی
شادی اب ہے مجھے مولا پہ فدا ہونے کی

بولی وہ عقل ہے عورت کی ناقص بیٹا　　اب نہ کچھ پوچھ نہ کچھ کہہ تو کسی سے اصلا
دی دولھن نے بھی صد شوق سے جا شوق سے جا　　نام پہ فاطمہؑ کے مہر بھی میں نے بخشا

کیوں نہ منظور مجھے اپنا رنڈاپہ ہوئے
جب دولھن قاسمؑ نوشاہ کی بیوہ ہوئے

سن کے یہ گنج شہیداں کو وہ نوشاہ چلا　　ہاتھ پہ ہم جو ملے چھوٹ گیا رنگ حنا
ماں بھی ہمراہ تھی پکڑے ہوئے بازو اس کا　　اور محاذہ میں دلہن پشت پہ مشغول بکا

پہنچے وہ اس گھڑی خدمت میں شہ والا کی
غش سے جب بند تھیں آنکھیں پسر زہراؑ کی

مادر وہبؑ ادب سے نہ گئی شہ کے حضور　　دونوں ہاتھوں سے بلائیں لی کھڑے ہو کے دور
اور کہا دیکھ کے مجروح وہ جسم پر نور　　حیف جیتی نہ ہوئیں آج بتولؑ مغفور

کھول کر گیسوؤں کو حشر وہ برپا کرتیں
فاطمہؑ دیکھتیں ان زخموں کو تو کیا کرتیں

سن کے یہ ہوش میں آئے جو امام خوش خو　　اور نظر اس کی پونچھ کے پلکوں سے لہو
کہا آہستہ تر اے ام ہے کیا کون ہے تو　　بیکسی پر مری اس جا نہ بہا تو آنسو

دوستی میں مرے سب لوگ ضرر پاتے ہیں
رحم اس شہر میں سید پہ نہیں کھاتے ہیں

مادر وہبؑ نے رو کر کہا مولا کے حضور　　اے خوزادے تری لونڈی ہوں بیکس و رنجور
واری کچھ اور تو اسدم نہیں مجھ کو مقدور　　نذر لائی ہوں یہ فرزند جو ہووے منظور

حق یہ زہراؑ کی کنیزی کا ادا کرتی ہوں
رات کا بیاہا پسر تم پہ فدا کرتی ہوں

اس گھڑی خیمہ درخیمہ پہ موجود تھی آہ　　متعجب ہوئی یہ حال جو دیکھا ناگاہ
جا کے خیمے میں کہا سب سے با حال تباہ　　باتیں کرتا ہے خوزادے سے ترے اک نوشاہ

جب وہ سر شاہ کے قدموں پہ جھکا دیتا ہے
پسر فاطمہؑ چھاتی سے لگا لیتا ہے

ماں نے قاسم کے کہا کون ہے یہ دولھا تا　　اک مرا لال تھا نوشاہ سو وہ قتل ہوا
غم سے اکبرؑ کے جو بیہوش تھی بانو ع دکھیا　　بولی میں سمجھی میں سمجھی نہیں تشویش کی جا

دل میں حسرت نہ رہے دھیان یہ آیا ہوگا
شہ نے دولہا علیؑ اکبر کو بنایا ہوگا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے ٹائپ کیا ۔۔۔طالب دعا سید نذر عباس

۱۷ مئی ۲۰۰۲م ۔۔۔۵ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہادت حضرت وھب کلبی ؑ

(جناب حکیم ابوالقاسم صاحب کی کتاب شمشیر ماتم سے اقتباس)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں رقم کرتا ہے اک راوی مغموم وحزیں　　ایک دولھا لئے جاتا تھا برات اپنی کہیں
وہبؑ کلبی تھا لقب وہ تھا غلام شہ دیں　　دور سے اسکو نظر آ گئی مقتل کی زمیں

دل پہ شبیرؑ کے ماتم کا اثر ہونے لگا
دیکھ کر گنج شہیداں کی طرف رونے لگا

ایک زمیندار کھڑا تھا یہ کیا اس سے کلام　　کسکی یہ فوج ہے اور کسکے یہ لاشے ہیں تمام
یہ جو زخمی ہے کھڑا لاکھوں میں کیا اس کا ہے نام　　رو کے وہ شخص پکارا کہ ہے رونے کا مقام

ہیں یہ جلاد جو کھینچے ہوئے شمشیریں ہیں
اور زہراؑ کے مرقع کی یہ تصویریں ہیں

وہبؑ کلبی نے وہیں خاک پہ پھینکی دستار　　یا ہ ماتم ہوا جینا نظر آیا دشوار
مادر وہبؑ نے جس وقت سنی یہ اخبار　　پیٹتی سر کو محاذ سے گری وہ نا چار

کہا بیٹے سے موقع نہیں یہ رونے کا
وقت ہے سبط محمدؐ پہ فدا ہونے کا

باندھ کر دست حنائی کو پکارا دلدار　　آپ تاکید نہ فرمائیں میں خود ہوں تیار
مگر اک رات کی یہ بیاہی کا ہے صدمہ دشوار　　پوچھ لوں اس سے تو ہوں جا کے میں آقا پہ نثار

اپنے ماتم میں قسم دے دوں اسے رونے کی
شادی اب ہے مجھے مولا پہ فدا ہونے کی

بولی وہ عقل ہے عورت کی ناقص بیٹا　　اب نہ کچھ پوچھ نہ کچھ کہہ تو کسی سے اصلا
دی دولھن نے بھی صدا شوق سے جا شوق سے جا　　نام پہ فاطمہؑ کے مہر بھی میں نے بخشا

کیوں نہ منظور مجھے اپنا رنڈاپہ ہوئے
جب دولھن قاسمؑ نوشاہ کی بیوہ ہوئے

سن کے یہ گنج شہیداں کو وہ نوشاہ چلا　　ہاتھ پیہم جو ملے چھوٹ گیا رنگ حنا
ماں بھی ہمراہ تھی پکڑے ہوئے با زو اس کا　　اور محاذ میں دلہن پشت پہ مشغول بکا

پہنچے وہ اس گھڑی خدمت میں شہ والا کی
غش سے جب بند تھیں آنکھیں پسر زہراؑ کی

مادر وہبؑ ادب سے نہ گئی شہ کے حضور　　دونوں ہاتھوں سے بلائیں لی کھڑے ہو کے دور
اور کہا دیکھ کے مجروح وہ جسم پرنور　　حیف بیٹی نہ ہوئیں آج بتولؑ مغفور

کھول کر گیسوؤں کو حشر وہ برپا کرتیں
فاطمہؑ دیکھتیں ان زخموں کو تو کیا کرتیں

سن کے یہ ہوش میں آئے جو امام خوشخو　　اور نظر یاس سے کی پونچھ کے پلکوں سے لہو
کہا آہستہ ترا نام ہے کیا کون ہے تو　　بیکسی پر مری اس جا نہ بہا تو آنسو

دوستی میں مرے سب لوگ ضرر پاتے ہیں
رحم اس شہر میں سید پہ نہیں کھاتے ہیں

مادر وہبؑ نے رو کر کہا مولا کے حضور　　اے خوزادے تری لونڈی ہوں بیکس ورنجور
واری کچھ اور تو اسدم نہیں مجھ کو مقدور　　نذر لائی ہوں یہ فرزند جو ہووے منظور

حق یہ زہراؑ کی کنیزی کا ادا کرتی ہوں
رات کا بیاہا پسر تم پہ فدا کرتی ہوں

اس گھڑی خیمہ درخیمہ پہ موجود تھی آہ　　متعجب ہوئی یہ حال جو دیکھا ناگاہ
جا کے خیمے میں کہا سب سے یہ احوال تباہ　　باتیں کرتا ہے خوزادے سے ترے اک نوشاہ

جب وہ سر شاہ کے قدموں پہ جھکا دیتا ہے
پسر فاطمہؑ چھاتی سے لگا لیتا ہے

ماں نے قاسم کے کہا کون ہے یہ دولھا تا　　اک مرا لال تھا نوشاہ سو وہ قتل ہوا
غم سے اکبرؑ کے جو بیہوش تھی بانو ع دکھیا　　بولی میں سمجھی میں سمجھی نہیں تشویش کی جا

دل میں حسرت نہ رہے دھیان یہ آیا ہوگا
شہ نے دولہا علیؑ اکبر کو بنایا ہوگا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے ٹائپ کیا ۔۔۔طالب دعا۔سید نذر عباس

۱۷ مئی ۲۰۰۲ م۔۔۔۵ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ

جب آئی شام کی بستی میں ننگے سر زینبؑ
اسیر و مضطر و بیتاب و نوحہ گر زینبؑ
منہ اپنا بالوں سے ڈھانپے تھی اونٹ پر زینبؑ
یہ رو رو کہتی تھی ہر دم بچشم تر زینبؑ
بہن حسینؑ کی ہوں فاطمہؑ کی جائی ہوں
میں کربلاء معلی سے لٹ کے آئی ہوں

دیارِ شام میں جس دم حرم تمام آئے
مہار اونٹوں کی تھامے ہوئے امام آئے
وہ خاص بندے میاں، ہجوم عام آئے
زباں پہ حضرت زینبؑ کے یہ کلام آئے
دہائی حق کی شہ مشرقین کو مارا
سپاہ شام نے بھائی حسینؑ کو مارا

جب لٹ کے کربلا سے اسیر ستم چلے
سجادؑ پا برہنہ بادرد و الم چلے
پیچھے سروں کو پیٹتے پابند غم چلے
زینبؑ نے لاش شہ سے کہا بھائی ہم چلے
مرنے سے آپ کے میں یہ ایذا اٹھاتی ہوں
دربار میں یزید کے سر ننگے جاتی ہوں

10 APR 2000

لکھا ہے کہ پیدا ہوئی جو دختر حیدرؑ گھر ہو گیا خاتون قیامت کا منور
فضہ نے کہا احمدؐ مرسل سے یہ جاکر گھر میں میری بی بی کے تولد ہوئی دختر
ہووے یہ نواسی تمہیں یا شاہ مبارک
زینبؑ کی ولادت کرے اللہ مبارک

تشریف نبیؐ گھر میں یداللہ کے لائے دیکھا کر زینبؑ کو بس اور آنسو بہائے
پھر گود میں لینے کے لئے ہاتھ بڑھائے اور پیار سے پھر درد کے کلمے یہ سنائے
آ اے جگر سیدہ لولاک میں صدقے
اے نوحہ گر پنجتن پاک میں صدقے

*****

فاتح شام ۔ علیؑ کی شیر دل بیٹی زینبؑ ۔ ثانیء زہراؑ

زینبؑ نے کہا بھائی سے میں چھوٹ گئی — پردیس میں تقدیر مجھے لوٹ گئی
فرزندوں کے مرنے کا نہ تھا غم مجھ کو — پر بھائی کے مرنے سے کمر ٹوٹ گئی

افسوس کہ جو مالک کوثر ہوئے — پانی نہ دم ذبح میسر ہوئے — ماں چادر تطہیر کے ہوے مختار — وردا سر زینبؑ پہ نہ چادر ہوئے

★★★★★★★★★★★★

بے دینوں کا خاتمہ شیرؑ نے کیا — اسلام زندہ صبر کی شمشیر نے کیا
کچھ کام شیرؑ کے اصغرؑ بے شیر نے کیا — باقی جو تھا وہ شام میں ہمشیر نے کیا

★★★★★

اس طرح طے منزل صبر و رضا زینبؑ نے کی — امت جد کے لئے حق سے دعا زینب نے کی
کربلا کے واقعہ میں رنگ دونوں نے بھرا — ابتدا شیرؑ نے کی انتہا زینبؑ نے کی

★★★★★

ہر ملک میں اسلام ہے زینبؑ کے سبب سے — شیرؑ کے پیغام کی تاثیر ہے زینبؑ
زینبؑ جو نہ ہوتیں تو اسلام نہ ہوتا — اس دین کی ایک کاتب ء تقدیر ہے زینبؑ

●●●●●

آ گئی شام غریباں لٹ گئی اس کی ردا — گھر محمدؐ کی نواسی کا دیا کس نے جلا
اے مسلمانو کس کے سر کی چادر چھین لی — ہائے جس بی بی کا چہرہ باپ نے دیکھا نہ تھا

★★★★★

ہو گئی بے آسرا نو بھائی بھی مارے گئے — جلتے خیموں میں کہرام تھا آتی تھی رونے کی صدا
بیبیاں ہیں سر برہنہ اور شام کا لمبا سفر — ہے سالار قافلہ زنجیر میں جکڑا ہوا

●●●●●

جب آئی شام کی بستی میں ننگے سر زینبؑ — اسیر و مضطرب و بیتاب و نوحہ گر زینبؑ
منہ اپنا بالوں سے ڈھانپے تھی اونٹ پر زینبؑ — یہ رو رو کہتی تھی ہر دم بچشم تر زینبؑ
بہن حسینؑ کی ہوں فاطمہؑ کی جائی ہوں
میں کربلائے معلیٰ سے لٹ کے آئی ہوں

★★★★★

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

جس قدر اسلام پر احسان ہے شبیرؑ کا
اس میں حصہ ہے مساوی زینبؑ دلگیر کا
تربیت کا ماں کی دونوں میں برابر ہے اثر
کربلا ہے کارنامہ فاطمہؑ کے شیر کا

رسولؐ کے جز کا لخت زینبؑ مزاجِ حیدرؑ کا بخت زینبؑ
حسینیت کی فتح کا پرچم یزیدیت کی شکست زینبؑ

--شوکتؔ--

بنت علیؑ علیؑ کی طرح سرفراز ہے
زینبؑ خدا کی شان محمدؐ کا ناز ہے

زینبؑ رضا و صبر و ور کی جائے نماز ہے
زینبؑ نبیؐ کے دین کی عمر دراز ہے

زینبؑ وفا کی روح شریعت کی جان ہے
بے سایہ دین حق کے لئے سائبان ہے

زینبؑ کے نانا جان محمدؐ رسول ہیں
نانی خدیجہؑ باپ علیؑ ماں بتولؑ ہیں

بھائی حسنؑ حسینؑ جو عصمت کے پھول ہیں
سب انما یرید کی شان نزول ہیں

زینبؑ کے دادا جان کا عمرانؑ نام ہے
زینب کی دادی فاطمہؑ عالی مقام ہے

زینبؑ فروع دین تھی دیں کا اصول تھی
ہر اک قدم پہ صورت بنت رسولؐ تھیں

صبر و رضا کی راہ میں مثل بتولؑ تھی
گلزار اہلبیت خوشبو تھی پھول تھی

زینبؑ کہیں حسینؑ کہیں پر حسنؑ بنی
کہنے کو ایک تن تھا مگر پنجتن بنی

--شوکت رضا شوکتؔ--

قبر پہ نانا کی زینبؑ جا کے اتنا کہہ سکیں
سب لٹا آئی ہوں نانا دیں بچانے کے لئے

قبر مادر پہ تھا انداز فغاں کچھ اور ہی
دکھ بھری ہے داستاں اماں سنانے کے لئے

اور بھی غم گر نہ ہوتے یاد میں روتی سدا
ایک غم اصغرؑ کا کافی ہے رلانے کے لئے

تیر سہ شعبہ سے اماں پیاس اسکی بجھ گئی
لے گئے تھے شہ اسے پانی پلانے کے لئے

بازوئے عباسؑ یاد کر علی اکبرؑ کروں
آئی تھی خود موت نوشہ کو سجانے کے لئے

کربلا ہے ہر زمیں ہر دن میرا عاشورہ ہے
زیست کی فرصت ہے کم یہ غم منانے کے لئے

میں بلا آئی ہوں تخت و سطوت و طاغوت کو
لائی ہوں میں نیل شانوں پر دکھانے کے لئے

ہائے سیدؔ پردہ داروں کی ردا چھینی گئی
ہائے مجبوری کھلے سر منہ چھپانے کے لئے

--سید دہلوی--

(اپنے پنڈی کے قیام کے دوران مختلف رسالوں سے لکھا۔ طالب دعا سید نذر عباس ۶ جولائی ۲۰۰۲م)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

جس قدر اسلام پر احسان ہے شبیرؑ کا
اس میں حصہ ہے مساوی زینبؑ دلگیر کا
تربیت کا ماں کی دونوں میں برابر ہے اثر
کربلا ہے کارنامہ فاطمہؑ کے شیر کا

رسولؐ کے جز کا لخت زینبؑ مزاجِ حیدرؑ کا بخت زینبؑ
حسینیت کی فتح کا پرچم یزیدیت کی شکست زینبؑ

--شوکتؔ--

بنت علیؑ علیؑ کی طرح سرفراز ہے
زینبؑ خدا کی شان محمدؐ کا ناز ہے
زینبؑ رضا و صبر و رکی جائے نماز ہے
زینبؑ نبیؐ کے دین کی عمر دراز ہے
زینبؑ وفا کی روح شریعت کی جان ہے
بے سایہ دین حق کے لئے سائبان ہے
زینبؑ کے نانا جان محمدؐ رسول ہیں
نانی خدیجہؑ باپ علیؑ ماں بتولؑ ہیں
بھائی حسنؑ حسینؑ جو عصمت کے پھول ہیں
سب انما یرید کی شان نزول ہیں
زینبؑ کے دادا جان کا عمرانؑ نام ہے
زینب کی دادی فاطمہؑ عالی مقام ہے
زینب فروع دین تھی دیں کا اصول تھی
ہر اک قدم پہ صورت بنت رسولؐ تھیں
صبر و رضا کی راہ میں مثل بتولؑ تھی
گلزار اہلبیت خوشبو تھی پھول تھی

زینبؑ کہیں حسینؑ کہیں پر حسنؑ بنی
کہنے کو ایک تن تھا مگر پنجتن بنی

--شوکت رضا شوکتؔ--

قبر پہ نانا کی زینبؑ جا کے اتنا کہہ سکیں
سب لٹا آئی ہوں نانا دیں بچانے کے لئے

قبر مادر پہ تھا انداز فغاں کچھ اور ہی
دکھ بھری ہے داستاں اماں سنانے کے لئے
اور بھی غم گر نہ ہوتے یاد میں روتی سدا
ایک غم اصغرؑ کا کافی ہے رلانے کے لئے
تیر سہ شعبہ سے اماں پیاس اسکی بجھ گئی
لے گئے تھے شہ اسے پانی پلانے کے لئے
بازوئے عباسؑ یاد ذکر علی اکبرؑ کروں
آئی تھی خود موت نوشہ کو سجانے کے لئے
کربلا ہے ہر زمیں ہر دن میرا عاشورہ ہے
زیست کی فرصت ہے کم یہ غم منانے کے لئے
میں بلا آئی ہوں تخت و سطوت و طاغوت کو
لائی ہوں میں نیل شرنوں پر دکھانے کے لئے
ہائے سیدؔ پردہ داروں کی ردا چھینی گئی
ہائے مجبوری کھلے سر منہ چھپانے کے لئے

--سید دہلوی--

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا--طالب دعا--سید زعباس ۱۲ اگست ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

بیاں ہو کیا شرف و جاہِ بنت قلعہ شکن
ملی نبیؐ کی زباں ان کو فاطمہؑ کا دہن
علیؑ کا طرزِ سخن بھائیوں کا خلقِ حسن
اس ایک تن میں سمائے ہیں پنجتن کے چلنؑ
عجب نہ تھا جو شہِ خاص و عام ہو جاتیں
نہ ہوتیں پردہ نشیں تو امام ہو جاتیں

--نسیم امروہوی--

تابندگیٔ جراءت اظہار ہیں زینبؑ
پابندگیٔ عصمت کردار ہیں زینبؑ
مشہور ہیں یہ ثانیٔ زہراؑ کے لقب سے
خوش فکر ہیں خوش خو ہیں خوش اطوار ہیں زینبؑ
عباسؑ علمدار کی بے مثل بہن ہیں
ہمشیرۂ شبیرؑ، فدا کار ہیں زینبؑ
اسلام کی تقدیس کے معمار ہیں ہیں شبیرؑ
شائستگیٔ قوم کی معمار ہیں زینبؑ
قربانی و ایثار کا شہکار ہیں شبیرؑ
ایثار و وفاداری کا شہکار ہیں زینبؑ
انسان کی غیرت کے نمائندے ہیں شبیرؑ
حریت نسواں کی علمدار ہیں زینبؑ
تعمیل کا جادہ ہو کہ تکمیل کی منزل
آئینۂ آیات حق آثار ہیں زینبؑ
ہر دور میں کردارِ حسینؑ ابن علیؑ کی
ناشر ہیں مبلغ ہیں نگہدار ہیں زینبؑ

وقت آیا تو بھائی پہ فدا کر دیئے بیٹے
واللہ بڑی مونس و غمخوار ہیں زینبؑ
مقتل ہو کہ بازار ہو زنداں ہو کہ دربار
ہر معرکے میں حیدر کرارؑ ہیں زینبؑ
ذاؔبر متاثر نہیں ہوتا جو کسی سے
تہذیب شریعت کا وہ معیار ہیں زینبؑ

---ذاؔبر فتح پوری--

جھلستے دشت سے عابدؑ کو جا کے لائی ہے
اکیلے بار امامت اٹھا کے لائی ہے
علیؑ کی بیٹی کو جھک کر سلام کر اسلام
یہ اک امام کو گھر تک بچا کے لائی ہے

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا--طالب دعا--سیدہ زہرا عباس ۱۲ اگست ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

تابندگی ءجراءت اظہار ہیں زینبؑ
پابندگیِ عصمت کردار ہیں زینبؑ
مشہور ہیں یہ ثانی زہراؑ کے لقب سے
خوش فکر ہیں خوش خو ہیں خوش اطوار ہیں زینبؑ
عباسؑ علمدار کی بے مثل بہن ہیں
ہمشیرۂ شبیرؑ، فدا کار ہیں زینبؑ
اسلام کی تقدیس کے معمار ہیں ہیں شبیرؑ
شائستگیِ قوم کی معمار ہیں زینبؑ
قربانی و ایثار کا شہکار ہیں شبیرؑ
ایثار و وفاداری کا شہکار ہیں زینبؑ
انسان کی غیرت کے نمائندے ہیں شبیرؑ
حریت نسواں کی علمدار ہیں زینبؑ
تعمیل کا جادہ ہو کہ تکمیل کی منزل
آئینۂ آیات حق آثار ہیں زینبؑ
ہر دور میں کردارِ حسینؑ ابن علیؑ کی
ناشر ہیں مبلغ ہیں نگہدار ہیں زینبؑ
وقت آیا تو بھائی پہ فدا کر دیئے بیٹے
واللہ بڑی مونس و غمخوار ہیں زینبؑ
مقتل ہو کہ بازار ہو زنداں ہو کہ دربار
ہر معرکے میں حیدر کرارؑ ہیں زینبؑ
ذاؔبر متاثر نہیں ہوتا جو کسی سے
تہذیب شریعت کا وہ معیار ہیں زینبؑ
---ذاؔبر فتح پوری--

جھلستے دشت سے عابدؑ کو جا کے لائی ہے
اکیلے بار امامت اٹھا کے لائی ہے
علیؑ کی بیٹی کو جھک کر سلام کر اسلام
یہ اک امام کو گھر تک بچا کے لائی ہے

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا--طالب دعا--سیدزعباس ۱۲ اگست ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نزر جنابب زینبؑ

یہ محوِ خطابت سرِ دربار ہے زینبؑ
یا کوفے کے منبر پہ علیؑ بول رہے ہیں

--افسرؔ عباس--

ہوئی شاد پتھراؤ کر کر کے امت
لہو میں نہائی پیمبرؐ کی عترت
خبردار زینبؑ پھر آئی قیامت
ہوا ختم بازار، دربار آیا

--ظہور جارچوی--

دیکھا علیؑ کے لعل کا لاشہ جو ریت پر
بنت علیؑ حسینؑ کو روئی تمام عمر
نہ جانے ایک شام غریباں میں کیا ہوا
زینبؑ کمر کے نہیں سوئی تمام عمر

--شوکتؔ--

تاریخ کہہ رہی ہے محرم کے چاند میں
سیدانوں کے بخت اچانک الٹ گئے
اتنی غریب ہو گئی زہراؑ کی لاڈلی
زینب کے اک لباس میں دو سال کٹ گئے

--شوکتؔ--

وقت سجادؑ نے کیسے وہ گزارا ہوگا
نام زینبؑ کا جو لوگوں نے پکارا ہوگا
نوکِ نیزہ پہ بہانے لگے آنسو مولا
پھر سکینہؑ کو کسی شخص نے مارا ہوگا

بازار میں آئی تو ہمشیر بھی روتی ہے
بیمار مسافر کی زنجیر بھی روتی ہے
صد حیف نبیؐ زادی اور مجمع نامحرم
کچھ شرم کرو ظالم تعزیر بھی روتی ہے

--جاوید اقبال قزلباش--

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

جمع کردہ سید نزر عباس ۔ راولپنڈی ۲۹ جون ۲۰۰۲

زینبؑ ہے نام معرفتِ ذوالجلال کا
زینبؑ ہے نام ختمِ رُسل کے کمال کا
زینبؑ ہے نام شاہِؑ نجف کے جلال کا
زینبؑ ہے نام بنتِؑ نبیؐ کے خصال کا

"اشرترابی

زینبؑ ہے منزلت میں حسینؑ و حسنؑ کا نام
زینبؑ کے نام ہی سے تو ہے پنجتن کا نام

اسلام کا سرمایۂ تسکین ہے زینب
ایمان کا سلجھا ہوا آئین ہے زینب
حیدر کے خدوخال کی تزئین ہے زینب
شبیر ہے قرآن تو یٰسین ہے زینب
گلشنِ عصمت کی وہ مہکتی کلی ہے
تطہیر میں رہتا ہے تو تنویر میں علی ہے
زینب نبیؐ کا ناز، امامت کی آبرو
جس کے شرف کی دھوم ہے عالم میں چار سو
شرم و حیاء کی جھیل، شرافت کی آبجو
جبریلؑ جس کا نام نہ لیتا ہو بے وضو
وہ جس کا ذکر سن کے فضا خطر ریز ہے
تعظیم دیکھتا کہ قلم سجدہ ریز ہے

لاشیں بچوں کی اور سجدہ۔ شکر
ضَبطِ غم کی ہے انتہا زینبؑ

غم کے طوفاں میں کشتی دیں کا
بادباں تھی تیری رِدا زینبؑ

شام و کوفہ میں تیرے خطبوں نے
قَصرِ باطل دیئے ہلا زینبؑ

زندہ ہوتے جو اکبرؑ و عباسؑ
پردہ لٹتا نہ یوں تیرا زینبؑ

وَرثہ دارِ غمِ حسینؑ امداد
بانیٔ مجلسِ عزا زینبؑ

مریم کربلا سلام اللہ علیہا

زینبؑ، نبیؐ کا ناز، امامت کی آبرو
جس کے شرف کی دھوم ہے عالم میں چار سو
شرم و حیا کی جھیل، شرافت کی آبجو
جبریل جس کا نام نہ لیتا ہو بے وضو!

وہ جس کا ذکر سن کے فضا عطر بیز ہے
تعظیم دیکھنا کہ قلم سجدہ ریز ہے

محسن نقوی شہید
(موج ادراک)

فاتح شام ـ علیؑ کی شیر دل بیٹی زینبؑ ـ ثانیء زہراؑ

زینبؑ نے کہا بھائی سے میں چھوٹ گئی　　پردیس میں تقدیر مجھے لوٹ گئی
فرزندوں کے مرنے کا نہ تھا غم مجھ کو　　پر بھائی کے مرنے سے کمر ٹوٹ گئی

افسوس کہ جو مالک کوثر ہوئے　　پانی نہ دم ذبح میسر ہوئے　　ماں چادر تطہیر کے ہوے مختار　　دردا سر زینبؑ پہ نہ چادر ہوئے

★★★★★★★★★★★

بے دینوں کا خاتمہ شبیرؑ نے کیا　　اسلام زندہ صبر کی شمشیر نے کیا
کچھ کام شبیرؑ کے اصغرؑ بے شیر نے کیا　　باقی جو تھا وہ شام میں ہمشیر نے کیا

★★★★★

اس طرح طے منزل صبر و رضا زینبؑ نے کی　　امت جد کے لئے حق سے دعا زینب نے کی
کربلا کے واقعہ میں رنگ دونوں نے بھرا　　ابتدا شبیرؑ نے کی انتہا زینبؑ نے کی

★★★★★

ہر ملک میں اسلام ہے زینبؑ کے سبب سے　　شبیرؑ کے پیغام کی تاثیر ہے زینبؑ
زینبؑ جو نہ ہوتیں تو اسلام نہ ہوتا　　اس دین کی ایک کاتبء تقدیر ہے زینبؑ

●●●●●

آ گئی شام غریباں لٹ گئی اس کی ردا　　گھر محمدؐ کی نواسی کا دیا کس نے جلا
اے مسلمانو کس کے سر کی چادر چھین لی　　ہائے جس بی بی کا چہرہ باپ نے دیکھا نہ تھا

★★★★★

ہو گئی بے آسرا نو بھائی بھی مارے گئے　　جلتے خیموں میں کہرام تھا آتی تھی رونے کی صدا
بیبیاں ہیں سر برہنہ اور شام کا لمبا سفر　　ہے سالار قافلہ زنجیر میں جکڑا ہوا

●●●●●

جب آئی شام کی بستی میں ننگے سر زینبؑ　　اسیر و مضطرب و بیتاب و نوحہ گر زینبؑ
منہ اپنا بالوں سے ڈھانپے تھی اونٹ پر زینبؑ　　یہ رو رو کہتی تھی ہر دم بچشم تر زینبؑ
بہن حسینؑ کی ہوں فاطمہؑ کی جائی ہوں
میں کربلائے معلیٰ سے لٹ کے آئی ہوں

★★★★★

لکھا ہے کہ پیدا ہوئی جو دختر حیدرؑ　　گھر ہو گیا خاتون قیامت کا منور
فضہ نے کہا احمدؐ مرسل سے یہ جاکر　　گھر میں میری بی بی کے تولد ہوئی دختر
ہووے یہ نواسی تمہیں یا شاہ مبارک
زینبؑ کی ولادت کرے اللہ مبارک
تشریف نبیؐ گھر میں بید اللہ کے لائے　　دیکھا کر زینبؑ کو بس اور آنسو بہائے
پھر گود میں لینے کے لئے ہاتھ بڑھائے　　اور پیار سے پھر درد کے کلمے یہ سنائے
آ اے جگر سیدء لولاک میں صدقے
اے نوحہ گرء پنجتن پاک میں صدقے

★★★★★

10 APR 2000

ثانیء زہرا۔ زینب سلام اللہ علیہا

نوحہ

زہراؑ کی وہ فاتح بیٹی غم سے نہ گھبرانے والی　　کون ہے بیڑا پار لگا کر ساحل پر مرجانے والی
گھر کے اندر ہولے ہولے چلنا پھرنا سیکھ رہی ہے　　نو نو میل مسلسل بی بی پیدل چل کر آنے والی
نازک دل مضبوط ارادے عورت ذات جگر مردانہ　　زینبؑ بن کے جانے والی غازیؑ بن کے آنے والی
بن چادر اسلام کی خاطر گھر سے باہر جانے والی
زہراؑ کی وہ فاتح بیٹی غم سے نہ گھبرانے والی

★★★★★

زہرا تیرے گلشن میں بے وقت خزاں آئی　　بازار میں سر ننگے کیوں بنت علیؑ آئی　　غازی ہے نہ اکبر ہے قاسم ہے نہ اصغر ہے　　زینب کی نہ چادر ہے ہم بھول نہیں سکتے شبیرؑ کی تنہائی

★★★★★

نوحہ

اے آفتاب چھپ جا زینبؑ جو بے ردا ہے　　زہراؑ کی لاڈلی کا محمل میں سر کھلا ہے
زینبؑ کے سر سے ایک دن سرکی ذرا سی چادر　　گم ہو گیا تھا سورج پھر آج کیا ہوا ہے　　لوگو حیا کرو تم ناموس مصطفیٰؐ کا　　نوک سناں پہ شہ کا سر یہ کہہ رہا ہے
بچ جائے تیرا پردہ زینبؑ کسی طرح سے　　نیزہ پہ تیرا بھائی قرآں سنا رہا ہے　　کیا ہو گیا ہے تم کو اے کلمہ پڑھنے والو　　بازار شام کا ہے اور آل مصطفیٰؐ ہے
رخصت کے وقت بھائی نے کہہ دیا بہن سے　　کشتی کا ناخدا اب بیمار کربلا ہے

زہراؑ کی تربیت کا کرشمہ کہیں اسے　　عصمت کا آئینہ یا کیا کہیں اس
زینبؑ کچھ اپنی ماں سے مشابہ ہے اس قدر　　زہراؑ کہیں کہ ثانیء زہرا کہیں اسے

★★★★★

زنداں میں آئی خواب میں زینبؑ کے یوں بتولؑ
ماتھا بھرا تھا خوں میں سر پر ردا نہ تھی

زینبؑ پکاری کس کے لہو سے جبیں ہے لال
تم پر تو آفتِ سفرِ کربلا نہ تھی

زینبؑ سے بولی فاطمہؑ کچھ یاد تو کرو
کس دکھ میں کس جگہ میں شریک بکا نہ تھی

اشتر سے تو گری تھی جو میت پہ بھائی کی
کیا بال کھولے لاش پہ خیر النساء نہ تھی

یثرب سے تا بہ ماریہ اور واں سے تا بہ شام
زینبؑ حسینؑ سے کہیں زہراؑ جدا نہ تھی

چھوڑ آئی میرے بچے کو جنگل میں بے کفن
قابل کفن کے لاش مسافر کی کیا نہ تھی

زینبؑ نے عرض کی میں کفناتی کس طرح
اماں خدا گواہ کہ سر پر ردا نہ تھی

جب آئی شام کی بستی میں ننگے سر زینبؑ
اسیر و مضطر و بیتاب و نوحہ گر زینبؑ

منہ اپنا بالوں سے ڈھانپے تھی اونٹ پر زینبؑ
یہ رو رو کہتی تھی ہر دم بچشم تر زینبؑ

بہن حسینؑ کی ہوں فاطمہؑ کی جائی ہوں
میں کربلاء معلی سے لٹ کے آئی ہوں

دیارِ شام میں جس دم حرم تمام آئے
مہار اونٹوں کی تھامے ہوئے امام آئے

وہ خاص بندے میانِ ہجوم عام آئے
زباں پہ حضرت زینبؑ کے یہ کلام آئے

دہائی حق کی شہِ مشرقین کو مارا
سپاہِ شام نے بھائی حسینؑ کو مارا

جب لٹ کے کربلا سے اسیر ستم چلے
سجادؑ پا برہنہ بادرد و الم چلے

پیچھے سروں کو پیٹتے پابند غم چلے
زینبؑ نے لاش شہ سے کہا بھائی ہم چلے

مرنے سے آپ کے میں یہ ایذا اٹھاتی ہوں
دربار میں یزید کے سر ننگے جاتی ہوں

10 APR 2000

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نذر جناب زینبؑ

یہ محوِ خطابت سرِ دربار ہے زینبؑ
یا کوفے کے منبر پہ علیؑ بول رہے ہیں

--اثر عباس--

ہوئی شاد پتھراؤ کر کے امت　　لہو میں نہائی پیمبرؐ کی عترت
خبردار زینبؑ پھر آئی قیامت　　ہوا ختم بازار، دربار آیا

--ظہور رجا رچوی--

دیکھا علیؑ کے لعل کا لاشہ جو ریت پر　　بنت علیؑ حسینؑ کو روئی تمام عمر
نہ جانے ایک شام غریباں میں کیا ہوا　　زینبؑ کمر کے نہیں سوئی تمام عمر

--شوکت--

تاریخ کہہ رہی ہے محرم کے چاند میں　　سیدانوں کے بخت اچانک الٹ گئے
اتنی غریب ہو گئی زہراؑ کی لاڈلی　　زینب کے اک لباس میں دو سال کٹ گئے

--شوکت--

وقت سجادؑ نے کیسے وہ گزارا ہوگا　　نام زینبؑ کا جو لوگوں نے پکارا ہوگا
نوکِ نیزہ پہ بہانے لگے آنسو مولا　　پھر سکینہؑ کو کسی شخص نے مارا ہوگا

بازار میں آئی تو ہمشیر بھی روتی ہے　　بیمار مسافر کی زنجیر بھی روتی ہے
صد حیف نبیؐ زادی اور مجمع نامحرم　　کچھ شرم کرو ظالم تعزیر بھی روتی ہے

--جاوید اقبال قزلباش--

جمع کردہ سیدز رعباس ۔راولپنڈی ۲۹ جون ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

جس قدر اسلام پر احسان ہے شبیرؑ کا　　اس میں حصہ ہے مساوی زینبؑ دلگیر کا

تربیت کا ماں کی دونوں میں برابر ہے اثر　　کربلا ہے کارنامہ فاطمہؑ کے شیر کا

رسولؐ کے جز کا لخت زینبؑ　　مزاجِ حیدرؑ کا بخت زینبؑ

حسینیت کی فتح کا پرچم　　یزیدیت کی شکست زینبؑ

--شوکت--

بنت علیؑ علیؑ کی طرح سرفراز ہے

زینبؑ خدا کی شان محمدؐ کا ناز ہے

زینبؑ رضا و صبر و رکی جائے نماز ہے　　زینبؑ نبیؐ کے دین کی عمر دراز ہے

زینبؑ وفا کی روح شریعت کی جان ہے

بے سایہ دین حق کے لئے سائبان ہے

زینبؑ کے نانا جان محمدؐ رسول ہیں　　نانی خدیجہؑ باپ علیؑ ماں بتولؑ ہیں

بھائی حسنؑ حسینؑ جو عصمت کے پھول ہیں

سب انما یرید کی شان نزول ہیں

زینبؑ کے دادا جان کا عمرانؑ نام ہے　　زینب کی دادی فاطمہؑ عالی مقام ہے

زینب فروع دین تھی دیں کا اصول تھی

ہر اک قدم پہ صورت بنت رسولؐ تھیں

صبر و رضا کی راہ میں مثل بتولؑ تھی　　گلزار اہلبیت خوشبو تھی پھول تھی

زینبؑ کہیں حسینؑ کہیں پر حسنؑ بنی

کہنے کو ایک تن تھا مگر پنجتن بنی

--شوکت رضا شوکت--

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ سیدہ زعباس۔ ۱۸ اگست ۲۰۰۲ م)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

بیاں ہو کیا شرف و جاہِ بنت قلعہ شکن ملی نبیؐ کی زباں ان کو فاطمہؑ کا دہن
علیؑ کا طرزِ سخن بھائیوں کا خلقِ حسن اس ایک تن میں سمائے ہیں پنجتن کے چلنؑ
عجب نہ تھا جو شہِ خاص و عام ہو جاتیں
نہ ہوتیں پردہ نشیں تو امام ہو جاتیں

--نسیم امروہوی--

تابندگیٔ جراءت اظہار ہیں زینبؑ
پابندگیٔ عصمت کردار ہیں زینبؑ
مشہور ہیں یہ ثانیٔ زہراؑ کے لقب سے خوش فکر ہیں خوش خو ہیں خوش اطوار ہیں زینبؑ
عباسؑ علمدار کی بے مثل بہن ہیں
ہمشیرۂ شبیرؑ، فدا کار ہیں زینبؑ
اسلام کی تقدیس کے معمار ہیں ہیں شبیرؑ شائستگیٔ قوم کی معمار ہیں زینبؑ
قربانی و ایثار کا شہکار ہیں شبیرؑ
ایثار و وفاداری کا شہکار ہیں زینبؑ
انسان کی غیرت کے نمائندے ہیں شبیرؑ حریت نسواں کی علمدار ہیں زینبؑ
تعمیل کا جادہ ہو کہ تکمیل کی منزل
آئینۂ آیات حق آثار ہیں زینبؑ
ہر دور میں کردارِ حسینؑ ابن علیؑ کی ناشر ہیں مبلغ ہیں نگہدار ہیں زینبؑ
وقت آیا تو بھائی پہ فدا کر دیئے بیٹے
واللہ بڑی مونس و غمخوار ہیں زینبؑ
مقتل ہو کہ بازار ہو زنداں ہو کہ دربار ہر معرکے میں حیدر کرارؑ ہیں زینبؑ
ذاؔبر متاثر نہیں ہوتا جو کسی سے
تہذیب شریعت کا وہ معیار ہیں زینبؑ

---ذاؔبر فتح پوری--

(طالب دعا۔ سید نذر عباس۔ ۱۹۔۱۱۔۲۰۰۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بارگاہ ثانی ء زہراؑ میں سلام

سید اعجاز ثقلین بخاری کا کلام

اس درجہ سر بلند ہے زینبؑ تیرا مقام
روح الامیں بھی کرتے ہیں جھک کر تجھے سلام

زہراؑ کی طرح زینبؑ کبریٰ تیرا مقام — تو نے خود اپنی گود میں پالے ہیں دو امامؑ

کچھ ایسا اعتماد تھا تجھ پر حسینؑ کو
تیری اماں میں دے گئے سجادؑ سا امام

ہمت پہ تیری ثانی زہراؑ خدا کو ناز — تیرے ہی دم سے پہنچا ہے شبیرؑ کا پیام

اوصافِ فاطمہؑ تیرے کردار سے عیاں
اجلالِ حیدری سے کیا تو نے فتح شام

تا حشر تیرے رعب سے لرزاں رہے گا کفر — ڈرتے ہیں اہلِ ظلم جو لیتے ہیں تیرا نام

مظلومیت کچھ ایسی ہے آلِ رسولؐ کی
ہم عید پر بھی کہتے ہیں اشکوں بھرا سلام

فریاد ہے بلایئے در پر فقیر کو — جاں نکلے میری روضے پہ بی بیؑ پس سلام

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

(طالب دعا۔ سیدز رعباس۔ ۸ دسمبر ۲۰۰۲۔ جناب اعجاز ثقلین صاحب کا کلام رسالہ پیام عمل سے اپنے بچوں کے لئے نقل کیا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدہ زینب عباس کی روانہ کردہ رباعیاں

ہم کو علیؑ کے عشق نے اعلیٰ بنا دیا　　قطرہ تھا حسینؑ نے دریا بنا دیا
جب ماتمی لباس کیا ہم نے زیبِ تن　　ہم کو غمِ حسینؑ نے کعبہ بنا دیا

مولا کے ملنگوں کی تقدیر ہے جنت　　حسنینؑ شریفین کی جاگیر ہے جنت
جنت کی ضرورت ہو جسے مانگے دعا وہ　　میرے لئے ہر مجلسِ شبیرؑ ہے جنت

طاقتِ ماتمِ شبیرؑ سے لاعلم ہے تو　　یہ وہ جادو ہے جو آگ پہ بھی چل جاتا ہے
جس دم کرتے ہیں موالی آگ پر ماتم　　اُن کو کچھ نہیں ہوتا اور تو جل جاتا ہے

حبِ حیدرؑ ہے اک عجب نشہ　　مبتلائے سرُور رہتے ہیں
زندگی میں کبھی شراب نہ پی　　پھر بھی نشے میں چُور رہتے ہیں

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔۔سیدہ زینب عباس۔۔۷ مئی ۲۰۰۵م ،ر)

بیمار کربلا ۔ سید الساجدین ۔ امام زین العابدینؑ

گلے کے طوق نے عابد کو کیا جھکانا تھا　　وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

★★★★★

بے گور و کفن باپ کا لاشہ دیکھا　　پردیس میں مادر کا رنڈاپا دیکھا
زنداں میں جفائے خار و طوق و زنجیر　　عابد نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

●●●●●

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی　　پوشاک عزا تن سے اتاری نہ گئی
خواب و آرام و صبر و تاب و طاقت　　یہ سب گئے اور بے قراری نہ گئی

★★★★★

بیمار کربلا ــ سید الساجدین ــ امام زین العابدینؑ

گلے کے طوق نے عابد کو کیا جھکانا تھا　　وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

★★★★★

بے گور و کفن باپ کا لاشہ دیکھا　　پردیس میں مادر کا رنڈاپا دیکھا
زنداں میں جفائے خار و طوق و زنجیر　　عابد نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

●●●●●

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی　　پوشاک عزا تن سے اتاری نہ گئی
خواب و آرام و صبر و تاب و طاقت　　یہ سب گئے اور بے قراری نہ گئی

★★★★★

خواب میں آن کے عابدؑ سے یہ سرورؑ نے کہا　　کہو بیٹا تمہیں ملعون دوا دیتے ہیں
عرض عابدؑ نے یہ کی مانگتا ہوں جب پانی　　مجھ کو دکھلا کے ستم گار بہا دیتے ہیں

ــــــــ دبیر ــــــــ

عابدؑ سا کوئی دہر میں ذیشان نہیں ہے　　ذیشان ہے تو بولتا قرآن نہیں ہے
سب قوت اعجاز رکھتے ہوئے ماہر　　زنجیر پہننا کوئی آساں نہیں ہے

★★★★★

عابدؑ سے یہ وطن میں کسی نے کیا سوال　　گزرے کہاں زیادہ ستم تم پہ یا امام
شرما کے تیں بار کہا شام شام شام　　سر ننگے میرا کنبہ تھا اور سب تھے خاص و عام
بیوؤں کا نام لے کے عدو شاد ہوتے تھے
بابا کا سر بھی روتا تھا اور ہم بھی روتے تھے

ــــــــ سنعر ــــــــ ۱۸ فروری ۲۰۰۰ ــــــــ

بیمار کربلا ۔ سید الساجدین ۔ امام زین العابدینؑ

گلے کے طوق نے عابد کو کیا تھکانا تھا　　وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

★★★★★

بے گور و کفن باپ کا لاشہ دیکھا　　پردیس میں مادر کا رنڈاپا دیکھا
زنداں میں جفائے خار و طوق و زنجیر　　عابد نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

●●●●●

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی　　پوشاک عزا تن سے اتاری نہ گئی
خواب و آرام و صبر و تاب و طاقت　　یہ سب گئے اور بے قراری نہ گئی

★★★★★

شہزادہ قاسم ابن حسنؑ

قاسم کو عدو نے خوں میں جب لال کیا　　شبیر نے یہ کہہ کے عجب حال کیا
نابوت پہ جس کے باپ کے مارے تیر　　گھوڑوں کے سموں سے اسے پامال کیا

جب آئی لاش خیمے میں دلھن یہ بین کرتی تھی　　میرے مجروح تن دولھا میرے ابن حسنؑ دولھا
بانو پکاری قاسمؑ زیجاہ الوداع　　اے نور چشم چودھویں کے ماہ الوداع
آواز دی دولھن نے کہ نوشاہ الوداع　　اے ابن فاطمہؑ کے ہوا خواہ الوداع

سکینہؑ بنت الحسینؑ

سکینہؑ شام میں مر کر یہی بتلا گئی لوگو　　جدائی باپ کے سینے کی مجھ کو کھا گئی لوگو

●●●●●

نیزہ شبیرؑ کو شقی نے مارا　　اور تیر سہ پہلو بھی کسی نے مارا
جب شمر کو دیکھتی سکینہؑ کہتی　　ہائے میرے بابا کو اسی نے مارا

کہتی تھی سکینہ قتل بابا دیکھا　　بھیا علی اکبرؑ کا جنازہ دیکھا
زنداں میں گئی اور تماچے کھائے　　اس تین برس کے سن میں کیا کیا دیکھا

★★★★★

دکھے دلوں کی تسلی تمہاری باتیں تھیں　　دلوں کے زخم کا مرہم تمہاری باتیں تھیں　　ہمارے غم کا سہارا تمہاری باتیں تھیں
ہمارے غم کا سہارا نہ چھین لو بی بی

___ طالب دعا ___ سنعر ___ ۲۹ مارچ ۲۰۰۰ ___

ٹوٹ گئی آس میری ٹوٹ گئی آس میری

ارے دیر ہوئی میرے چچا جاں کو سدھارے　　اکبرؑ و بابا بھی گئے نہر کنارے　　اماں میرا قلب جلا پیاس کے مارے
ٹوٹ گئی آس میری ٹوٹ گئی آس میری

بابا کا فرمان ہوا اب تو مقدر　　ارے چھین کے لے جائیں گے اعدا میری چادر　　تم شرم سے خیمے میں بھی آئے نہ برادر
ہائے لائے تھے جب لاشہء قاسم کو اٹھا کر　　ٹوٹ گئی آس میری ٹوٹ گئی آس میری

اسؑ بہت تجھ سے تھا زینب کو سہارا　　ہائے اب کوئی نہیں عالم غربت میں ہمارا　　ثانیء زہراؑ یہ بکا کرتی ہیں رو کر
ہائے اب کوئی نہیں عالمء غربت میں ہمارے　　ٹوٹ گئی آس میری ٹوٹ گئی آس میری
پیٹ کے سر کہتی ہیں فروہؑ میرے عباسؑ　　قتل ہوا ابن حسنؑ میں ہوئی بے آس

چہلم سید الشہداءؑ

اربعیں کے سوگوار و الوداع　　آخری مجلس ہے یارو الوداع
خاتمہ بالخیر چہلم کا ہوا　　الوداع اے اشک بارو الوداع

اکبر و اصغرؑ علیؑ لی ضامنی　　نوجوانو شیر خوارو الوداع　　کہتے تھے گنج شہیداں پر حرم　　فاطمہؑ زہراؑ کے پیارو الوداع
کربلا کی خاک کو سونپا تمہیں　　عرش اعظم کے ستارو الوداع　　قبر پہ بیٹوں کی زینبؑ نے کہا　　ماں وطن جاتی ہے پیارو الوداع
دشت سونا پاس بستی بھی نہیں
بے دیار و بے مزارو الوداع
بے لاشیں کہیں قبریں کہیں　　بے مکانو بے دیارو الوداع　　قبر سے آواز دیتے ہیں حسینؑ　　لو بہن زینبؑ سدھارو الوداع

★★★★★

10 APR 2000

بیمار کربلا ۔ سید الساجدین ۔ امام زین العابدینؑ

گلے کے طوق نے عابدؑ کو کیا جھکانا تھا وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

★★★★★

کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر یاد جب آجاتا ہے بابا دل میرا پھٹ جاتا ہے بابا
ایک رسن میں بندھے چھوٹے بڑوں کے گلے بر سر دربار سب اس طرح لائے گئے کوٹھوں سے برساتے تھے
کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر

بالی سکینہؑ کا غم دل سے نہیں بھولتا سب کے تھے شانے بندھے اس کا بندھا تھا گلا درد سے وہ رہتی تھی مضطر
کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر

میری پھوپھی جان تھیں بلوے میں وہ سر کھلے نیزے سے عمو میرے فرش پہ گر پڑتے تھے ہائے چچا جاں کا سر
کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر

لے کے گئے جب ہمیں بزم ستمگار میں سات سو کرسی نشیں بیٹھے تھے دربار میں تخت پہ بیٹھا تھا ستمگر
کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر

قبر پہ شیرؑ کی کرتے تھے عابدؑ بکا ہو گئی کیا کیا جفا سنیئے شہء کربلا سر پہ کسی کے نہ تھی چادر
کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر

کوفے کے بازار میں مجمع کفار میں ایک تماشہ تھا آل ستمگار میں ایسے میں ماں بہنیں کھلے سر
کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر

طوق سے ہرگز نہ تھا بابا میرا سر جھکا ہتکڑی اور بیڑی کا کوئی مجھے غم نہ تھا دیکھا نہیں جاتا تھا منظر
کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر

جب کیا سجادؑ سے آ کے کسی نے سوال گزرا کہاں پر امامؑ آپ کو زیادہ ملال کہتے تھے الشام مکرر
کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر

★★★★ طالب دعاء سنعر ۱۲ مارچ ۲۰۰۰م ★★★★

الشام الشام الشام

پوچھتا تھا اگر کوئی آکر بہت دکھ اٹھائے کہاں پر رو کے کہتے تھے سجادء مضطرؑ
الشام الشام الشام

کہے تم سے کیا شہ کا جانی بہت دکھ بھری ہے کہانی جہاں روئے گا جس کو سن کر
الشام الشام الشام

ہمیں شامیوں نے ستایا گلی در گلی یوں پھرایا کہ سب بی بیاں تھیں کھلے سر
الشام الشام الشام

بیبیاں کہہ رہی تھیں یہ باہم ہائے پردیس میں لٹ گئے ہم کیسا بگڑا ہمارا مقدر

خون عابدؑ بیمار کی آنکھوں سے رواں ہے
سر ننگے حرم دیکھنے کی تاب کہاں ہے

سب اہل وطن پوچھتیں یہ کیا ہوا زینبؑ پیشانیء زینبؑ پہ جو پتھر کا نشاں ہے
دکھ اتنے اٹھائے ہیں جھک کمر گئی ورنہ چوبیس برس کا یہی سجادؑ جواں ہے
یہ کیسے مبلغ ہیں سر نیزے پہ ہیں جن کے آیاتء قرآنی کا بیاں وردء زباں ہے

★●★●★●★●★

بیمار ہے لاغر ہے شیرؑ کا دلبر ہے

ہے دھوپ قیامت کی پر خار ہے یہ رستہ ماں بہنیں کھلے سر ہیں مجمع ہے لعینوں کا چہرہ یہ بتاتا ہے کس درد کا منظر ہے
بیمار ہے لاغر ہے شیرؑ کا دلبر ہے

سب لٹتے ہوئے دیکھا گھر جلتے ہوئے دیکھا اور پیاس سے بچوں کو جاں دیتے ہوئے دیکھا تقدیر ہے یہ غم کی. غم اس کا مقدر ہے
بیمار ہے لاغر ہے شیرؑ کا دلبر ہے

کچھ شرم کرو لوگو کیوں اس کو ستاتے ہو قیدی کی طرح اس کو بازار میں لاتے ہو ماں اس کی ہے شہزادی اور باپ بھی سرورؑ۔
بیمار ہے لاغر ہے شیرؑ کا دلبر ہے

رحمت کی گھٹا بن کر جو کرتا رہا سایہ پانی کے لئے اس کو کیا سوچ کے ترسایا دریا ہے غلام اس کا خود مالکء کوثر ہے
بیمار ہے لاغر ہے شیرؑ کا دلبر ہے

اس بات پہ خوں اس کا آنکھوں سے نہیں رکتا نیزے کی انی سے جب زینبؑ کا لٹا پردہ عابدؑ کی نگاہوں اس شام کا منظر ہے
بیمار ہے لاغر ہے شیرؑ کا دلبر ہے

یہ صبر کی دنیا ہے شیرؑ ہے رب اس کا شہزادہ غم میں نے سوچا ہے لقب اس کا غم جس کا پڑھے نوحہ سجاد وہ پیکر ہے
بیمار ہے لاغر ہے شیرؑ کا دلبر ہے

اشکوں سے میرے مولا کرتا ہے میرا بھیگا رونے کے لئے کافی بس نام رہا تیرا ہیں مظہر رب حیدرؑ تو درد کا مظہر ہے
بیمار ہے لاغر ہے شیرؑ کا دلبر ہے

سنعر ۱۳ مارچ ۲۰۰۰

دشت میں پھیلا ہے خیام کے جلنے کا دھواں کیسے بیمار نے دیکھا وہ جگر پاش سماں
کون دے پہرا جلے خیموں کا زینبؑ نے کہا ہائے جب لٹ چکا زینبؑ کے سہاروں کا جہاں
صبر کی دنیا میں شیرؑ سا صابر ہے کہاں جس نے ٹوٹی ہوئی کھینچی علی اکبر کی سناں

★★★★★

بیمار کربلا۔ سید الساجدین۔ امام زین العابدینؑ

گلے کے طوق نے عابد کو کیا جھکانا تھا　　وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

★★★★★

بے گور و کفن باپ کا لاشہ دیکھا　　پردیس میں مادر کا رنڈاپا دیکھا
زنداں میں جفائے خار و طوق و زنجیر　　عابد نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

●●●●●

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی　　پوشاک عزا تن سے اتاری نہ گئی
خواب و آرام و صبر و تاب و طاقت　　یہ سب گئے اور بے قراری نہ گئی

★★★★★

شہزادہ قاسم ابن حسنؑ

قاسم کو عدو نے خوں میں جب لال کیا　　شیر نے یہ کہہ کے عجب حال کیا
تابوت پہ جس کے باپ کے مارے تیر　　گھوڑوں کے سموں سے اسے پامال کیا

جب آئی لاش خیمے میں دلھن یہ بین کرتی تھی　　میرے مجروح تن دولھا میرے ابن حسنؑ دولھا
بانو پکاری قاسمؑ زجاہ الوداع　　نور چشم چودھویں کے ماہ الوداع
آواز دی دولھن نے کہ نوشاہ الوداع　　بن فاطمہؑ کے ہوا خواہ الوداع

بنت الحسینؑ

سکینہؑ شام میں مر کر یہی بتلا گئی　　جدائی باپ کے سینے کی مجھ کو کھا گئی لو گو

●●●●●

نیزہ شمرؑ کو شقی نے مارا　　اور تیر سہ پہلو بھی کسی نے مارا
جب شمر کو دیکھتی سکینہؑ کہتی　　ہائے میرے بابا کو اسی نے مارا

کہتی تھی سکینہ قتل بابا دیکھا　　بھیا علی اکبرؑ کا جنازہ دیکھا
زنداں میں گئی اور تمانچے کھائے　　اس تین برس کے سن میں کیا کیا دیکھا

★★★★★

10 APR 2000

89

سلمان رضا نے لکھوایا ــــ ۱۷ مارچ ۲۰۰۰

دین کی بقا عابدؑ ہے کفر کی قضا عابدؑ　　شاں ءانما عابدؑ ہے شمع ہل اتی عابدؑ
دین کے سفینے کا تو ہے ناخدا عابدؑ　　ہائے روز ءعاشورا گھر بھرا جلا تیرا
بھائی نوجواں تجھ سے دشت میں چھٹا تیرا　　شیر خوار بھائی بھی رن میں چھت گیا تیرا
وقت عصر بابا بھی گھوڑے سے گرا تیرا　　باپ تیرا سجدے میں قتل ہو گیا عابدؑ
کوہ غم گرا تجھ پر اے حسینؑ کے دلبر　　غش میں تھا پڑا جب تو چھن گیا تیرا بستر
اور یہ ستم تھا کہ بیڑیوں کے تھے لنگر　　کس طرح سے چلتا تھا تو اے بیکس و مضطر
ہو گئی جفاؤں کی تجھ پہ انتہا عابدؑ

★★★★★

10 APR 2000

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیمار کربلا امام سجادؑ

تھے زیست سے ہاتھ اپنے دھوئے سجادؑ
شب کو کبھی راحت سے نہ سوئے سجادؑ
جب تک جیئے ہنستے نہ کسی نے دیکھا
چالیس برس باپ کو روئے سجادؑ

--انیسؔ--

وہ طوق و سلاسل وہ تیغوں کے سائے سب اعضائے تن خاک وخوں میں نہائے
گراں بار اجر رسالت اٹھائے عجب شان و شوکت سے بیمار آیا

--ظہور جارچوی--

غم حسینؑ میں سجادؑ اس قدر روئے جگر کا خون کبھی آنکھ سے جدا نہ ہوا
امام باپ کے غم میں یہ رو کے کہتے تھے جو حق تھا آپ کو رونے کا وہ ادا نہ ہوا

--شوکتؔ--

پیدا ہوئے سجادؑ تو سجدوں نے صدا دی
ایک اور علیؑ آ گیا قرآن بچانے

سجادؑ سے سیکھے کوئی آدابِ عبادت
صف بستہ نمازیں ہوں کھڑی جسکے سرہانے
جب چاہیں گے جنت میں چلے جائیں گے ہم لوگ
مجلس کے بہانے کبھی ماتم کے بہانے
آنسو کی طرح رکھ دیئے آنکھوں میں یہ کس نے
اے فاطمہؑ زہرا تیری تسبیح کے دانے
سجادؑ نے یوں بارِ امامت کو اٹھایا
نیزے سے کہا صلی علیٰ سب شہداء نے
سجادؑ نے بخشا ہے صحیفہ وہ دعا کا
رخ بدلا جسے دیکھ کے منڈلاتی قضا نے

سجادؑ کے صدقے مجھے مشہور کیا ہے
ریحانؔ زمانے میں شہِ کرب و بلا نے

--ریحان اعظمی--

سجادؑ کے پیکر میں وہ نور امامت ہے
چپ بیٹھیں تو قرآں ہے بولے تو شریعت ہے
مسجد ہی میں کچھ زیبا یہ جشن ولادت ہے بچے کا تشخص ہی سجدہ ہے عبادت ہے
یہ ماہ محرم بھی ہیں یہ مہر عرب بھی ہیں یاں عدل کی منزل میں تنویر رسالت ہے
جاری ہے جو ہر لب پر یہ ذکر حسینؑ اب تک زینبؑ کا تصدق ہے عابدؑ کی بدولت ہے
ہے مطمئن ایماں بھی محفوظ ہے قرآں بھی شبیرؑ گئے لیکن سجادؑ سلامت ہے
سجادؑ کی ہمت پر شبیرؑ بھی نازاں ہیں واں جان کی بازی تھی یہ مقتل غیرت ہے
سجادؑ کا سر خم ہے خالق کے تصور میں یہ طوق گلو کب ہے محراب عبادت ہے
ایماں کی اذانیں ہیں زنجیر کی جھنکاریں یہ وقت کے پیروں میں زنجیر شریعت ہے
وہ قصر یزیدی میں آواز علیؑ گونجی اس خیبر باطل پر حیدرؑ کی ضرورت ہے
یہ شام کی ظلمت میں چمکیں گے سحر بن کر سجادؑ کی بیماری ایماں کی ضرورت ہے
مجبور اذاں ہوگا خود قصر یزیدی بھی کلمہ ہی نہیں عابدؑ کلمے کی ضمانت ہے

سجادؑ کے پیروں میں زنجیر نہیں شاہدؔ
حریت افکار یزداں کی علامت ہے

---شاہد نقوی---

ایسا چھایا ذہن پر کردار زین العابدینؑ
خود مسیحا ہوگیا بیمار زین العابدینؑ
کم نہیں ہوگا کبھی ذکر حسینؑ ابن علیؑ جب تلک زندہ ہیں ہم غمخوار زین العابدینؑ
لاسکا لب پر نہ اپنے لفظ بیعت پھر یزید صبر ایسا بن گیا معیار زین العابدینؑ
ہیں مصلے پر دعائیں رات دن بہر طلب ہر زباں پر آج ہیں افکار زین العابدینؑ
عظمت حق ہے مظفرؔ ان کے لفظوں کی امیں
بن گئی ہے ہر دعا مینار زین العابدینؑ

---مظفر نقوی---

عابدؑ نہ کبھی رنج و محن سے نکلا نکلا بھی تو بس شکر دہن سے نکلا
بیمار نے پہنی جونہی کالی پوشاک سب نے جانا کہ ہے یہ چاند گہن سے نکلا

(جولائی ۲۰۰۴ میں راولپنڈی میں مختلف رسالوں سے جمع کیا۔طالب دعا سید زعباس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات از علامہ ذیشان جوادی مرحوم

امام سجاد علیہ السلام

سجدوں سے جس نے دہر کو آباد کر دیا
خالق نے اس کو سید سجادؑ کر دیا
اک بیکس و غریب کا اعجاز دیکھئے
بیڑی پہن کے دین کو آزاد کر دیا

کلیم

سر دربار جو سجادؑ کی تقریر ہوئی
لفظ کوثر کی عیاں اک نئی تفسیر ہوئی
اشک سجادؑ کی تخلیق کی قوت دیکھو
ایک انسان سے اک قوم کی تعمیر ہوئی

کلیم

جب کبھی ویرانی دنیا سے گھبراتا ہے دل
ذکر سجادؑ حزیں سے کچھ سکوں پاتا ہے دل
نام سجادؑ آتا ہے جب بھی میرے لب پر کلیم
ایسا لگتا ہے کہ سجدے میں جھکا جاتا ہے دل

کلیم

جس کو اللہ یہ توفیق عبادت دے دے
بزم عباد میں آجائے تو زینت دے دے
ایسے بیمار پہ ہوں کیوں نہ مسیحا قرباں
جس کی بیماری ہی اسلام کو صحت دے دے

کلیم

دعائے سجادؑ باصفا پر اگر کسی کی نظر نہیں ہے
تو اس سے بڑھ کے زمانے بھر میں کوئی بشر نہیں ہے
نہ زندگی کا کوئی طریقہ نہ بندگی کا کوئی سلیقہ
یہی سبب ہے کہ ہر زباں پر دعا ہے لیکن اثر نہیں ہے

کلیم

گونجتی ہے یوں اذانوں کی صدا چاروں طرف
ہوتا ہے ذکر علیؑ و مصطفےٰؐ چاروں طرف
یہ مدینہ وہ نجف یہ کربلا وہ کاظمین
ہم کو آتی ہے نظر شان خدا چاروں طرف

کلیم

قدم قدم پہ ہے اک تازہ کربلا اب تک
اسی لئے غم سروؑر نہ مٹ سکا اب تک
تہ مزار ہیں سب کل کے بے کفن لاشے
مگر یزید کا لاشہ نہیں اٹھا اب تک

کلیم

جب دکھاتے ہیں غم شہ میں روانی آنسو
قصر فردوس کے بنجاتے ہیں بانی آنسو
میرے مالک مرے اشکوں کا تسلسل نہ رکے
ہیں غریبوں کی محبت کی نشانی آنسو

کلیم

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔ سیدہ زعباس۔ ۲۴ ستمبر ۲۰۰۴ م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیمار کربلا۔۔سید الساجدینؑ

گلے کے طوق نے عابدؑ کو کیا جھکانا تھا
وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

بے گوروکفن باپ کا لاشہ دیکھا
پردیس میں مادر کا رنڈاپا دیکھا
زنداں میں جفائے خاروطوق و زنجیر
عابدؑ نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی
پوشاک عزا تن سے اتاری نہ گئی
خواب وآرام وصبر وتاب وطاقت
یہ سب گئے اور بے قراری نہ گئی

۔۔۔۔مرزا دبیر کی رباعیاں۔۔۔۔

ہے گرم زمیں پاؤں جلے جاتے ہیں
رخسار پہ آنسو بھی ڈھلے جاتے ہیں
اس دھوپ میں پہنے ہوئے بیڑی عابدؑ
تلواروں کے سائے میں چلے جاتے ہیں

.....

کوفے کو چلے تو چشم عابدؑ نم تھی
حلقے میں لئے ہوئے سپاہ غم تھی
زنجیر کمر میں اور قدم میں چھالے
گردن میں تھا طوق اور کمر خم تھی

****

سجادؑ کو زور تپ نقاہت میں رہا
جز رنج کوئی پاس نہ آفت میں رہا
زنجیر کو لغزش ہر اک گام مگر
ثابت قدم آبلہ رفاقت میں رہا

****

در پیش قلق برہنہ پائی کا ہے
سر نیزے پہ شہ کربلائی کا ہے
سب رنج ہیں عابدؑ کو مگر کاہش جان
صدمہ زینبؑ کی بے ردائی کا ہے

****

عابدؑ کہتے آسرے سب ٹوٹ گئے
باغ چمن ء فاطمہؑ سب لوٹ گئے
خواب وخورش وتاب و تواں صبر وقرار
سب ہم سے چھٹے جب سے پدر چھوٹ گئے

---سعید رجدہ---۱۸ دسمبر ۲۰۰۱---

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیمار کربلا امام سجادؑ

تھے زیست سے ہاتھ اپنے دھوئے سجادؑ　　شب کو کبھی راحت سے نہ سوئے سجادؑ
جب تک جیئے ہنستے نہ کسی نے دیکھا　　چالیس برس باپ کو روئے سجادؑ

--انیس--

وہ طوق و سلاسل وہ تیغوں کے سائے　　سب اعضائے تن خاک وخوں میں نہائے
گراں بار اجر ِرسالت اٹھائے　　عجب شان و شوکت سے بیمار آیا

--ظہور جارچوی--

غمِ حسینؑ میں سجادؑ اس قدر روئے　　جگر کا خون کبھی آنکھ سے جدا نہ ہوا
امام باپ کے غم میں یہ رو کے کہتے تھے　　جو حق تھا آپ کو رونے کا وہ ادا نہ ہوا

--شوکت--

ایسا چھایا ذہن پر کردار زین العابدینؑ
خود مسیحا ہوگیا بیمار زین العابدینؑ

کم نہیں ہوگا کبھی ذکر حسینؑ ابن علیؑ　　جب تلک زندہ ہیں ہم غمخوار زین العابدینؑ
لاسکا لب پر نہ اپنے لفظ بیعت پھر یزید　　صبر ایسا بن گیا معیار زین العابدینؑ
ہیں مصلے پر دعائیں رات دن بہر طلب　　ہر زباں پر آج ہیں افکار زین العابدینؑ
عظمت حق ہے مظفرؔ ان کے لفظوں کی امیں
بن گئی ہے ہر دعا مینار زین العابدینؑ

---مظفرؔ نقوی---

(جولائی ۲۰۰۲ میں راولپنڈی میں مختلف رسالوں سے جمع کیا۔طالب دعا سید نذر عباس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت امام سجادؑ

پیدا ہوئے سجادؑ تو سجدوں نے صدا دی
ایک اور علیؑ آ گیا قرآن بچانے

سجادؑ سے سیکھے کوئی آدابِ عبادت صف بستہ نمازیں ہوں کھڑی جسکے سرہانے

جب چاہیں گے جنت میں چلے جائیں گے ہم لوگ
مجلس کے بہانے کبھی ماتم کے بہانے

آنسو کی طرح رکھ دیئے آنکھوں میں یہ کس نے اے فاطمہؑ زہرا تیری تسبیح کے دانے

سجادؑ نے یوں بارِ امامت کو اٹھایا
نیزے سے کہا صلی علیٰ سب شہداء نے

سجادؑ نے بخشا ہے صحیفہ وہ دعا کا رخ بدلا جسے دیکھ کے منڈلاتی قضا نے

سجادؑ کے صدقے مجھے مشہور کیا ہے
ریحانؔ زمانے میں شہِ کرب و بلا نے

--ریحان اعظمی--

بیٹے ابوطالبؑ کو دیئے ایسے خدا نے جو دین کا سر بن گئے اسلام کے شانے

تخلیق کیا جب ہمیں زہراؑ کی دعا نے قدرت نے کہا فرش عزا جاؤ بچھانے

(جولائی ۲۰۰۲ میں راولپنڈی میں مختلف رسالوں سے جمع کیا۔ طالب دعا سید نور عباس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت امام سجادؑ

شاھد نقوی کا کلام

سجادؑ کے پیکر میں وہ نور امامت ہے
چپ بیٹھیں تو قرآں ہے بولے تو شریعت ہے

مسجد ہی میں کچھ زیبا یہ جشن ولادت ہے
بچے کا تشخص ہی سجدہ ہے عبادت ہے

یہ ماہ عجم بھی ہیں یہ مہر عرب بھی ہیں
یاں عدل کی منزل میں تنویر رسالت ہے

جاری ہے جو ہر لب پر یہ ذکرِ حسینؑ اب تک
زینبؑ کا تصدق ہے عابدؑ کی بدولت ہے

ہے مطمئن ایماں بھی محفوظ ہے قرآں بھی
شبیرؑ گئے لیکن سجادؑ سلامت ہے

سجادؑ کی ہمت پر شبیرؑ بھی نازاں ہیں
واں جان کی بازی تھی یہ مقتل غیرت ہے

سجادؑ کا سر خم ہے خالق کے تصور میں
یہ طوق گلو کب ہے محراب عبادت ہے

ایماں کی اذانیں ہیں زنجیر کی جھنکاریں
یہ وقت کے پیروں میں زنجیر شریعت ہے

وہ قصر یزیدی میں آواز علیؑ گونجی
اس خیبر باطل پر حیدرؑ کی ضرورت ہے

یہ شام کی ظلمت میں چمکیں گے سحر بن کر
سجادؑ کی بیماری ایماں کی ضرورت ہے

مجبور اذاں ہو گا خود قصر یزدی بھی
کلمہ ہی نہیں عابدؑ کلمے کی ضمانت ہے

سجادؑ کے پیروں میں زنجیر نہیں شاہدؔ
حریتِ افکار یزداں کی علامت ہے

--شاھد نقوی--

(جولائی ۲۰۰۴ میں راولپنڈی میں مختلف رسالوں سے جمع کیا--طالب دعا سید نذر عباس)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب عزم وشجاعت ہیں سید سجادؑ

از جناب ریحان اعظمی صاحب

کتاب عزم وشجاعت ہیں سید سجادؑ — خدائے صبر کی آیت ہیں سید سجادؑ

وہ جس کے سجدوں کو سجدہ نماز کرتی ہے — وقار شان عبادت ہیں سید سجادؑ

نحیف کاندھوں پہ کرب و بلا سے شام تلک — اٹھائے بار امامت ہیں سید سجادؑ

بہار یہ ابوطالبؑ کے گھر میں چوتھی ہے — نبیؐ کے دیں کی علامت ہیں سید سجادؑ

پس حسینؑ جو اسلام کا محافظ تھا — حسینؑ کی وہ ریاضت ہیں سید سجادؑ

بچیں گے حشر میں کس طرح قاتلان حسینؑ — گواہ روز قیامت ہیں سید سجادؑ

جو اپنے بھائی کے قاتل کی میزبانی کرے — وہ منتہائے شرافت ہیں سید سجادؑ

یہ طوق و بیڑی پہننا تو مرضی رب ہے — علیؑ کی ورنہ جلالت ہیں سید سجادؑ

حسنؑ حسینؑ کی جس ماں نے تربیت کی تھی — اسی کے علم کی محنت ہیں سید سجادؑ

ریحان اعظمی جو کام حشر میں دے گی

ہمارے پاس وہ دولت ہیں سید سجادؑ

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

اپنے امام زمانہ کو ان کے جد امام زین العابدینؑ کے یوم پیدائش کی مبارکباد دینے کے لئے ریحان اعظمی صاحب کی لکھی ہوئی مدح پیش کرتا ہوں

طالب دعا۔ سید ذکر عباس ۔ ۱۵ اگست ۲۰۰۱ م۔ ۱۵ جمادی الاول ۱۴۲۲ ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام

از جنابسید اعجاز الثقلین صاحب

کس قدر ہے اوج پر کردار زین العابدینؑ
بولتا قرآن ہے گفتارِ زین العابدینؑ

ان کے ہر اک قول میں پنہاں ہیں قرآن کے رموز
صدق کی معراج ہے اقرارِ زین العابدینؑ

ان کی مظلومی سند ہے دین محکم کیلئے
عام ہونے چاہئیں اذکارِ زین العابدینؑ

تربتِ زین العبّا کی خاک بھی اکسیر ہے
دیکھ لو ہو کر ذرا بیمارِ زین العابدینؑ

پردہ داری کا سبب اہل حرم کی ہو گیا
شام کے بازار میں دیدارِ زین العابدینؑ

دولتِ دنیا پہ مرمٹنا ہو جن کی زندگی
وہ بھلا سمجھیں گے کیا اسرارِ زین العابدینؑ

کل بھی ذلت تھا مقدر دشمنان دین کا
آج بھی برباد ہیں اغیارِ زین العابدینؑ

کٹ کے رہ جائے گا خود دربار میں ذہن یزید
تیغ کی مانند ہے گفتارِ زین العابدینؑ

پاک بازو نیک سیرت اور عالی حوصلہ
خاص ہیں ترکیب میں انصارِ زین العابدینؑ

جا رہے ہیں خلد میں پروانے لیکر ماتمی
لگ گیا ہے حشر میں دربارِ زین العابدینؑ

نصرت شاہِ زمنؑ کی دل میں حسرت ہے مرے
کیجیے مجھ پہ کرم سرکارِ زین العابدینؑ

کربلا کی جنگ تو اعجاز تھی بہر حسینؑ
شام میں دیکھی گئی پیکارِ زین العابدینؑ

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

اپنے امام زمانہ کو ان کے جد امام زین العابدینؑ کے یوم پیدائش کی مبارکباد دینے کے لئے اعجاز صاحب کی لکھی ہوئی مدح پیش کرتا ہوں

طالب دعا۔ سید ذوعباس ۔۱۵ اگست ۲۰۰۱ م۔ ۱۵ جمادی الاول ۱۴۲۲ ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام زین العابدین علیہ السلام

(۱۳ اگست ۲۰۰۰ ایسوسی ایٹڈ ہوٹل لاہور کے ایک طرحی مقاصدہ سے اقتباس)

اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے

آمادہ مدحت جو میری طبع رسا ہے
آنکھوں میں مکیں حسن رخ زین عبا ہے
فرزند ملا ہے جو حسینؑ ابن علیؑ کو
خالق نے یہ مخلوق پہ احسان کیا ہے
اس دور میں آجائیں تو فرمائیں گے عیسیٰؑ
اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے
(سید ظہور حیدر جارچوی)

بیمار مسیحا کو بھی اب مطلوب شفا ہے
اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے
ڈرتے نہیں اب حشر کی ہم دربدری سے
موجود شفاعت کے لئے آل عبا ہے
دوڑائے گئے لاشۂ شبیر پہ گھوڑے
کیا یہ بھی کوئی اجر رسالت کی ادا ہے
(مظفر نقوی)

ہونٹوں پہ سدا امت بخشش امت کی دعا ہے
یہ خلق و مروت کا گھرانہ ہی جدا ہے
ہیں دین محمدؐ کی شریعت کے محافظ
ان کا ہے وہی قول جو قول خدا ہے
گھر گھر جو نظر آتی ہے اسلام کی تصویر
یہ دین پہ احسان امامت نے کیا ہے
(علمدار حسین سید)

جو مرضی خالق ہے وہی ان کی رضا ہے
سجادؑ کے لہجے میں خدا بول رہا ہے
اترا نا تھا کل جس کو پہن کر ترا دشمن
وہ تاج یزیدی ترے قدموں میں پڑا ہے
ہاتھوں سے ترے گرتے رہے طشت میں گوہر
یہ اپنے سوالی پہ عجب تیری سخا ہے
(علی رضا کاظمی)

بیمار مودت کے دلوں کی یہ صدا ہے
سجادؑ زمانے کے ہر اک غم کی دوا ہے
زہراؑ کے چمن کا یہ عجب پھول ہے لوگو
دکھ درد کے صحرا پہ خزاں میں یہ کھلا ہے
آتا نہیں سجاد کے در پہ جو بصد شوق
یہ زندگی اس کے لئے جینے کی سزا ہے
(حشمت علی قمر)

کٹتا ہے تو کٹ جائے یہ سر سر نہ جھکا نا
چھائی ہوئی عالم پہ حسینی یہ صدا ہے
آزاد ہے افکار میں گفتار میں آزاد
کہنے کو پابند ہے زنجیر بہ پا ہے
افسوس زمانے میں نہیں کوئی بھی شبیرؑ
اس دور میں اب چاروں طرف کرب وبلا ہے
(نیساں اکبرآبادی)

نسبت سے بھی کرتے ہیں بزرگی کا تعین
پوتا ہے یہ اس کا جو نصیری کا خدا ہے
کس عقدہ مشکل پہ نہیں اس کا تصرف
آغوش شہ عقدہ کشا میں جو پلا ہے
وہ وقت بھی تھا درد تھا اور قسمت سجادؑ
اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے
(اختر ہاشمی)

لب پر جو میرے آل محمدؐ کی ثناء ہے
یہ روح کی بالیدگی اور اسکی غذا ہے
سجادؑ نے زندان میں وہ درد سہے ہیں
اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے
گلدستۂ اشعار جو میں رکھتا ہوں زاہد
دربار علیؑ سے مجھے تحفہ یہ ملا ہے
(زاہد بخاری)

معصوم کو یہ حق تو مشیت سے ملا ہے
یہ کہہ دیں خدا ہے تو سمجھ لو کہ خدا ہے
بے وجہ تو گردش میں نہیں ہے یہ زمانہ
سجادؑ کے قدموں کے نشاں ڈھونڈ رہا ہے
تنہا روش صبر سے طاقت کو جھکا کے
سجادؑ نے تاریخ کا رخ موڑ دیا ہے
(وحید الحسن ہاشمی)

جمع کردہ۔ سید نذر عباس۔ ۹ دسمبر ۲۰۰۲م

بیمار کربلا ــ سید الساجدین ــ امام زین العابدینؑ

گلے کے طوق نے عابد کو کیا جھکانا تھا　　وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

★★★★★

بے گور وکفن باپ کا لاشہ دیکھا　　پردیس میں مادر کا رنڈاپا دیکھا
زنداں میں جفائے خار وطوق وزنجیر　　عابد نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

●●●●●

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی　　پوشاک عزا تن سے اتاری نہ گئی
خواب وآرام وصبر وتاب وطاقت　　یہ سب گئے اور بے قراری نہ گئی

★★★★★

خواب میں آن کے عابدؑ سے یہ سرورؑ نے کہا　　کہو بیٹا تمہیں ملعون دوا دیتے ہیں
عرض عابدؑ نے یہ کی مانگتا ہوں جب پانی　　مجھ کو دکھلا کے ستم گار بہا دیتے ہیں

ــــــــ دبیر ــــــــ

عابدؑ سا کوئی دہر میں زیشان نہیں ہے　　ذیشان ہے تو بولتا قرآن نہیں ہے
سب قوت اعجاز رکھتے ہوئے ماہر　　زنجیر پہننا کوئی آساں نہیں ہے

★★★★★

عابدؑ سے یہ وطن میں کسی نے کیا سوال　　گزرے کہاں زیادہ ستم تم پہ یا امام
شرما کے تیں بار کہا شام شام شام　　سر ننگے میرا کنبہ تھا اور سب تھے خاص وعام
بیوؤں کا نام لے کے عدو شاد ہوتے تھے
بابا کا سر بھی روتا تھا اور ہم بھی روتے تھے

ــــــــ سنعر ــــــــ ۱۸ فروری ۲۰۰۰ ــــــــ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیات امام باقر علیہ السلام

(نومبر ۲۰۰۰ میں مختلف رسالوں سے یہ رباعیاں جمع کی)

سید اعجاز ثقلین

ساتویں معصوم ہیں جن کا محمدؐ نام ہے
جن کی محنت اور لگن سے سرخرو اسلام ہے
کارنامے پر ہیں نازاں جن کے ختم المرسلیںؐ
دین کا احیاء جہاں میں آپ ہی کا کام ہے

فیض صحبت سے امام حق کی اعظم ہو گئے
حضرت باقرؑ کا جاری کیسا فیض عام ہے
کربلا کے سانحے کے شاھد عینی ہیں آپ
شمر جن کے حوصلے کے سامنے ناکام ہے

یہ زمیں حکم امامت سے سمٹ جائے ابھی
آپ بلوالیں مدینے فاصلہ دو گام ہے
التفات حضرت باقرؑ میں جینا ہے سکوں
حشر کا خدشہ نہیں ہے اب مجھے آرام ہے

جس میں فرادا کا الم بھی آئینہ بردار تھا
اپنے ہونٹوں پر خوشی کی وہ کرن لائے حسینؑ
جس گھڑی پہلی رجب کو آئے باقرؑ دھر میں
کربلا کے ہم سفر کو دیکھنے آئے حسینؑ

---طاہر ناصر علی--

علم حیدرؑ کا قرینہ ہیں امام باقرؑ
وارث باب مدینہ ہیں امام باقرؑ
رہبری جن پہ تصدق ہے ہدایت نازاں
وہ امامت کا قرینہ ہیں امام باقرؑ
جن کی ہستی ہے فقط حق کی بلندی کے لئے
خلد عرفاں کا وہ زینہ ہیں امام باقرؑ
یہ بھی آباء کی طرح پار لگا دیتے ہیں
یکے از فرد سفینہ ہیں امام باقرؑ

جستجو کوئی کرے گا تو کھلیں گے اس پر
ایسے رازوں کا دفینہ ہیں امام باقرؑ
علم کی پیاس یہیں بجھتی ہے آکر طاہر
قلزم قلب سکینہ ہیں امام باقرؑ

---طاہر علی ناصر---

المرسلہ --- طالب دعاء---سید نذر عباس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرثیہ شہادت امام باقرؑ

حضرت نسیم امروہوی کے مرثیہ سے اقتباس

بال بکھرا دیں غلامانِ رسولؐ دوسرا
باقرِ علم کی رحلت کا سناتا ہوں بیاں
تھا جو زید ابن حسن مسند جد کا خواہاں
مل گیا جا کے خلیفہ سے شقی دوراں
شام سے خوب یہ سوغات وہ پُرفن لایا
نذر کو زہر بھرے زین کا توسن لایا

جیسے ہی رخش پہ سوار ہوئے شاہِ زمن — اثر زہر سے مرجھانے لگا گل سا بدن
بولی قسمت کہ نواسے کو ملا ارث حسنؑ — دفعتاً کانپ گیا بہتِ نبیؐ کا مدفن
آئی آواز کہ پھر خستہ جگر کو لوٹا
چرخ نے پھر میرے شبیرؑ کے گھر کو لوٹا

زین پُرزہر سے اترے تو چڑھا تن پہ ورم — بولے جعفرؑ سے کہ بچنے کے نہیں ہیں اب ہم
سن کے یہ گھر میں مچا حشر ہوا وہ ماتم — صورتِ زینبؑ و کلثومؑ تڑپتے تھے حرم
شور تھا خلق سے مولائے زمن جاتے ہیں
آج پھر فاطمہؑ کے گھر سے حسنؑ جاتے ہیں

تیسرے دن جو کیا زہر نے حد درجہ نڈھال — بولے یہ جعفرِ صادق کہ اے وارثِ آل
عازمِ خلد ہے یہ عبدِ خدائے متعال — اب مرا جامۂ احرام نکالو مرے لال
اسی چادر کا کفن مجھ کو پنہانا بیٹا
پاس بابا کے میری قبر بنانا بیٹا

گھر میں کل آٹھ سو درہم ہیں میرے ماہ لقا — وہ بھی سب وقف کیے ہم نے پئے ماتمِ عزاء
دس برس خاص منیٰ میں مرا ماتم ہو بپا — مشتہر حال ہو سب آل کی مظلومی کا
مثل تقریب نہ ہو غم ہو غمِ دہم کی طرح
روئیں ذی الحجہ میں محبّ ماہِ محرم کی طرح

روستو حضرت باقرؑ کی وصیت کو سنا — دے گئے زیست میں فرزند کو سامانِ عزا
وائے پر غربت و ناچاری و شاہِ شہدا — کس سے فرمائیں کہ لاشے پہ مرے کچھ بکا
دل کو معلوم ہیں جو ظلم ہیں ہونے والے
شام کو روتے چلے جائیں گے رونے والے

ہائے وہ نزع کا ہنگام وہ عابدؑ کا پسر — سر بالیں وہ جگر بند کے گود میں سر
دل شکستہ نے جو یاسین پڑھی رو رو کر — بولے مولا میں فدا صبر کرو نورِ نظر
سونپ کر دین تمہیں جاتا ہے باقرؑ بیٹا
انا للہ ۔خدا حافظ و ناصر بیٹا

غل مدینے میں ہوا ہائے سدھارے باقرؑ — اٹھ گئے گلشنِ ہستی سے ہمارے باقرؑ
بستہ بطوق و سلاسل کے دلارے باقرؑ — روحِ شبرؑ کا ہے تو مرے پیارے باقرؑ
زہر کس چال سے غدار نے بھیجا افسوس
کٹ گیا میری طرح تیر ا کلیجہ افسوس

ہائے وہ میتِ مسموم وہ جعفرؑ کا حسن — ہاتھ سے باپ کو بیٹے نے دیا غسل و کفن
قبرِ اطہر کو ملا پہلوئے سجادِ حسنؑ — جان ذاکر کی ہو قربان شہِ تشنہ دہن
کون مقتل میں اٹھاتا تنِ صد پاش حسینؑ
اربعیں تک رہی بے غسل و کفن لاشِ حسینؑ

کون اسے دفن کرے جس کا نہ بھائی نہ پسر — کیا کفن دے وہ بہن چھن گئی جس کی چادر
کون دے غسل اسے قید ہو جس کا سب گھر — ہائے وہ جلتی ہوئی ریت وہ جسمِ بے سر
سب لٹیرے تھے وہ سفاک زمن کیا دیتے
پیرہن لاش کا لوٹا تو کفن کیا دیتے

--نسیم امروہوی--

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام محمد الباقرؑ

جس میں فردا کا الم بھی آئینہ دار ہے
اپنے ہونٹوں پر خوشی کی وہ کرن لائے حسینؑ
جس گھڑی پہلی رجب کو آئے باقرؑ دہر میں
کربلا کے ہم سفر کو دیکھنے آئے حسینؑ

--طاہر ناصر علی--

علمِ حیدر کا خزینہ ہیں امام باقرؑ
وارث بابِ مدینہ ہیں امام باقرؑ

رہبری جن پہ تصدق ہے ہدایت نازاں وہ امامت کا قرینہ ہیں امام باقرؑ
یہ بھی آباء کی طرح پار لگا دیتے ہیں یکہ و فرد سفینہ ہیں امام باقرؑ
تاج حکمت میں جو ہر وقت سجا رہتا ہے وہ فراست کا نگینہ ہیں امام باقرؑ
جستجو کوئی کرے گا تو کھلیں گے اس پر ایسے رازوں کا سفینہ ہیں امام باقرؑ

علم کی پیاس یہیں بجھتی ہے آ کر طاہرؔ
قلزمِ قلبِ سکینہ ہیں امام باقرؑ

--طاہر ناصر علی--

ساتویں معصوم ہیں جن کا محمدؐ نام ہے
جنکی محنت اور لگن سے سرخرو اسلام ہے
کارنامے پر ہیں نازاں جنکے ختم المرسلینؐ
دین کا احیاء جہاں میں آپ ہی کا کام ہے
دین کی اصل و حقیقت کر گئے ہیں واشگاف
آپ جو کہہ دیں وہ حق باقی خیال خام ہے
فیض صحبت سے امام حق کی اعظم ہو گئے
حضرت باقرؑ کا جاری کیسا فیضِ عام ہے
کربلا کے سانحے کے شاہدِ عینی ہیں آپ
شمر جن کے حوصلے کے سامنے ناکام ہے
بے ضمیروں سے تقابل ان کا کرنا ہے عبث
یہ مدینے کے ہیں شہ انکا مقدر شام ہے
یہ زمیں حکم امامت سے سمٹ جائے ابھی
آپ بلوا لیں مدینے فاصلہ دو گام ہے
التفاتِ حضرت باقرؑ میں جینا ہے سکوں
حشر کا خدشہ نہیں ہے اب مجھے آرام ہے

--سید اعجاز ثقلین بخاری--

مطلع امامت پہ چاند پانچواں چمکا
ہو گئی زمیں روشن اور آسماں چمکا

باپ عابدؑ و ساجدؑ روح بندگی دادا
ماں کی تربیت کا بھی نقش ضوفشاں چمکا

کنیت ابو جعفرؑ اور لقب ملا باقرؑ
علم ان کا دنیا میں بن کے کہکشاں چمکا

علم کی فراوانی فکر کی جہاں بانی
علم ان کی حکمت سے ہو کے بے خزاں چمکا

کمسنی کے عالم میں کربلا میں کوفہ میں
قلب ان کا ہر لمحے ہو کے خونچکاں چمکا

باقر علوم ان کو اس لئے بھی کہتے ہیں
ان کے بعد دنیا میں جہل پھر کہاں چمکا

صورت علیؑ یہ بھی مشکلوں میں کام آئے
سائلوں کی قسمت کا دورِ رائیگاں چمکا

صدقے ان کے وعدے پر اور وفائے وعدہ پر
منقبت یہاں لکھی خلد میں مکاں چمکا

فیض پنجتن کا ہے اے ریحانؔ یہ تجھ پر
شاعری نے دی عزت جنکے مدح خواں چمکا

--ریحان اعظمی--

ارسلہ سیدزعباس۔یکم رجب ۱۴۳۳ھ کے لئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیات امام باقر علیہ السلام

(نومبر ۲۰۰۰ میں مختلف رسالوں سے یہ رباعیاں جمع کی)

سید اعجاز ثقلین

ساتویں معصوم ہیں جن کا محمدؐ نام ہے
جن کی محنت اور لگن سے سرخرو اسلام ہے
کارنامے پر ہیں نازاں جن کے ختم المرسلیںؐ
دین کا احیاء جہاں میں آپ ہی کا کام ہے

فیض صحبت سے امام حق کی اعظم ہو گئے
حضرت باقرؑ کا جاری کیسا فیض عام ہے
کربلا کے سانحے کے شاھد عینی ہیں آپ
شمر جن کے حوصلے کے سامنے ناکام ہے

یہ زمیں حکم امامت سے سمٹ جائے ابھی
آپ بلوالیں مدینے فاصلہ دو گام ہے
التفات حضرت باقرؑ میں جینا ہے سکوں
حشر کا خدشہ نہیں ہے اب مجھے آرام ہے

جس میں فرادا کا الم بھی آئینہ بردار تھا
اپنے ہونٹوں پر خوشی کی وہ کرن لائے حسینؑ
جس گھڑی پہلی رجب کو آئے باقرؑ دھر میں
کربلا کے ہم سفر کو دیکھنے آئے حسینؑ

---طاہر ناصر علی--

علم حیدرؑ کا قرینہ ہیں امام باقرؑ
وارث باب مدینہ ہیں امام باقرؑ
رہبری جن پہ تصدق ہے ہدایت نازاں
وہ امامت کا قرینہ ہیں امام باقرؑ
جن کی ہستی ہے فقط حق کی بلندی کے لئے
خلد عرفاں کا وہ زینہ ہیں امام باقرؑ
یہ بھی آباء کی طرح پار لگا دیتے ہیں
یکے از فرد سفینہ ہیں امام باقرؑ

جستجو کوئی کرے گا تو کھلیں گے اس پر
ایسے رازوں کا دفینہ ہیں امام باقرؑ
علم کی پیاس یہیں بجھتی ہے آکر طاہر
قلزم قلب سکینہ ہیں امام باقرؑ

---طاہر علی ناصر---

المرسلہ --- طالب دعاء---سید نذر عباس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام محمد الباقرؑ

جس میں فردا کا الم بھی آئینہ دار ہے
اپنے ہونٹوں پر خوشی کی وہ کرن لائے حسینؑ
جس گھڑی پہلی رجب کو آئے باقرؑ دہر میں
کربلا کے ہم سفر کو دیکھنے آئے حسینؑ

--طاہر ناصر علی--

علمِ حیدر کا خزینہ ہیں امامِ باقرؑ
وارث بابِ مدینہ ہیں امام باقرؑ

رہبری جن پہ تصدق ہے ہدایت نازاں وہ امامت کا قرینہ ہیں امام باقرؑ
یہ بھی آباء کی طرح پار لگا دیتے ہیں یکے از فرد سفینہ ہیں امام باقرؑ
تاج حکمت میں جو ہر وقت سجا رہتا ہے وہ فراست کا نگینہ ہیں امام باقرؑ
جستجو کوئی کرے گا تو کھلیں گے اس پر ایسے رازوں کا سفینہ ہیں امام باقرؑ

علم کی پیاس یہیں بجھتی ہے آ کر طاہرؔ
قلزمِ قلبِ سکینہ ہیں امام باقرؑ

--طاہر ناصر علی--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام محمد الباقرؑ

جناب ریحانؔ اعظمی کا کلام

مطلع امامت پہ چاند پانچواں چمکا
ہوگئی زمیں روشن اور آسماں چمکا

باپ عابدؑ وساجدؑ روح بندگی دادا ماں کی تربیت کا بھی نقش ضوفشاں چمکا

کنیت ابوجعفرؑ اور لقب ملا باقرؑ
علم ان کا دنیا میں بن کے کہکشاں چمکا

علم کی فراوانی فکر کی جہاں بانی علم ان کی حکمت سے ہو کے بے خزاں چمکا

کمسنی کے عالم میں کربلا میں کوفہ میں
قلب ان کا ہر لمحے ہو کے خونچکاں چمکا

باقر علوم ان کو اس لئے بھی کہتے ہیں ان کے بعد دنیا میں جہل پھر کہاں چمکا

صورت علیؑ یہ بھی مشکلوں میں کام آئے
سائلوں کی قسمت کا دورِ رائیگاں چمکا

صدقے ان کے وعدے پر اور وفائے وعدہ پر منقبت یہاں لکھی خلد میں مکاں چمکا

فیض پنجتن کا ہے اے ریحانؔ یہ تجھ پر
شاعری نے دی عزت بنکے مدح خواں چمکا

--ریحانؔ اعظمی--

الرسلہ سیدنز رعباس۔یکم رجب ۱۴۳۳ھ کے لئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام محمد الباقرؑ

سید اعجاز ثقلین بخاری۔

ساتویں معصوم ہیں جن کا محمدؐ نام ہے
جنکی محنت اور لگن سے سرخرو اسلام ہے

کارنامے پر ہیں نازاں جنکے ختم المرسلینؐ دین کا احیاء جہاں میں آپ ہی کا کام ہے

دین کی اصل وحقیقت کر گئے ہیں واشگاف
آپ جو کہہ دیں وہ حق باقی خیال خام ہے

فیض صحبت سے امام حق کی اعظم ہو گئے حضرت باقرؑ کا جاری کیسا فیضِ عام ہے

کربلا کے سانحے کے شاہدِ عینی ہیں آپ
شمر جن کے حوصلے کے سامنے ناکام ہے

بے ضمیروں سے تقابل ان کا کرنا ہے عبث یہ مدینے کے ہیں شہ انکا مقدر شام ہے

یہ زمیں حکم امامت سے سمٹ جائے ابھی
آپ بلوا لیں مدینے فاصلہ دو گام ہے

التفاتِ حضرت باقرؑ میں جینا ہے سکوں حشر کا خدشہ نہیں ہے اب مجھے آرام ہے

۔۔سید اعجاز ثقلین بخاری۔۔

الرسلہ سیدز عباس۔یکم رجب ۱۴۴۳ھ کے لئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدح امام باقر علیہ السلام

(ریحان اعظمی صاحب کا کلام)

علیؑ کے بیٹے، علیؑ کے پوتے، علیؑ کے مدحت گزار باقرؑ
دعائے زہراؑ سے کھلنے والے چمن کی شانِ بہار باقرؑ

علومِ حیدرؑ، علومِ سرورؐ، علومِ سجادؑ کا خزانہ
پیامِ شبیرؑ کے مبلغ عطائے پروردگار باقرؑ

پدر کے سجدوں کا تم ثمر ہو ہرا بھرا دین کا شجر ہو
تم ہی نے بخشا ہے بے کلی میں سکونِ صبر و قرار باقرؑ

وہ فہم و ادراک اور فراست تمام خلقِ خدا کی خدمت
علیؑ کی صورت نبیؐ کی صورت رہا تمہارا شعار باقرؑ

علومِ مخفی و ظاہری سے کمال درجہ جو آگہی تھی
بہائے تشنہ لبوں کی خاطر علوم کے آبشار باقرؑ

وہ کم سنی اور وہ اذیت وہ پا پیادہ سفر کے لمحے
نہ آئی لرزش قدم میں پھر بھی ستم سہے صد ہزار باقرؑ

محبتوں کے سفیر بن کر رہے زمینِ خدا پہ ایسے
کہ دشمنوں کو بھی بانٹتے تھے زرِ خلوص اور پیار باقرؑ

وہی طریقہ تھا بندگی کا وہی سلیقہ تھا زندگی کا
خدا کی مرضی ہو جس میں شامل علیؑ کا جس میں وقار باقرؑ

پدر کی صورت کلام میں تھی وہی فصاحت وہی بلاغت
چلائی خطبوں سے آپ نے بھی جگہ جگہ ذوالفقار باقرؑ

تمہاری مدحت سرائی کرنا تمہارے در کی گدائی کرنا
اسی میں ریحانؔ کی بقا کا لکھا ہے دارومدار باقرؑ

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

مدح امام باقر علیہ السلام

از شاعر اہلبیت ریحان اعظمی

مطلع امامت پہ چاند پانچواں چمکا
ہو گئی زمیں روشن اور آسماں چمکا

باپ عابدؑ و ساجد روح بندگی دادا
ماں کی تربیت کا بھی نقش ضوفشاں چمکا

کنیت ابو جعفرؑ اور لقب ملا باقرؑ
علم ان کا دنیا میں بن کے کہکشاں چمکا

علم کی فراوانی فکر کی جہاں بانی
علم ان کی حکمت سے ہو کے بے خزاں چمکا

کمسنی کے عالم میں کربلا میں کوفے میں
قلب ان کا ہر لمحے ہو کے خونچکاں چمکا

باقر علوم ان کو اس لئے بھی کہتے ہیں
ان کے بعد دنیا میں جہل پھر کہاں پھیلا

صورت علیؑ یہ بھی مشکلوں میں کام آئے
سائلوں کی قسمت کا دور رائیگاں چمکا

صدقے ان کے وعدے پر اور وفائے وعدے پر
منقبت یہاں لکھی خلد میں مکاں چمکا

فیض پنجتن کا ہے اے ریحانؔ یہ تجھ پر
شاعری نے دی عزت بن کے مدح خواں چمکا

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

---اپنے بچوں کے لئے جمع کیا---

سید نذر عباس ---۲۴فروری ۲۰۰۲---۱۱ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدح امام باقر علیہ السلام

(ریحان اعظمی صاحب کا کلام)

علیؑ کے بیٹے، علیؑ کے پوتے، علیؑ کے مدحت گزار باقرؑ
دعائے زہراؑ سے کھلنے والے چمن کی شانِ بہار باقرؑ

علومِ حیدرؑ، علومِ سرورؐ، علومِ سجادؑ کا خزانہ
پیامِ شبیرؑ کے مبلغ عطائے پروردگار باقرؑ

پدر کے سجدوں کا تم ثمر ہو ہرا بھرا دین کا شجر ہو
تم ہی نے بخشا ہے بے کلی میں سکونِ صبر و قرار باقرؑ

وہ فہم و ادراک اور فراست تمام خلقِ خدا کی خدمت
علیؑ کی صورت نبیؐ کی صورت رہا تمہارا شعار باقرؑ

علومِ مخفی و ظاہری سے کمال درجہ جو آگہی تھی
بہائے تشنہ لبوں کی خاطر علوم کے آبشار باقرؑ

وہ کم سنی اور وہ اذیت وہ پا پیادہ سفر کے لمحے
نہ آئی لرزش قدم میں پھر بھی ستم سہے صد ہزار باقرؑ

محبتوں کے سفیر بن کر رہے زمینِ خدا پہ ایسے
کہ دشمنوں کو بھی بانٹتے تھے زرِ خلوص اور پیار باقرؑ

وہی طریقہ تھا بندگی کا وہی سلیقہ تھا زندگی کا
خدا کی مرضی ہو جس میں شامل علیؑ کا جس میں وقار باقرؑ

پدر کی صورت کلام میں تھی وہی فصاحت وہی بلاغت
چلائی خطبوں سے آپ نے بھی جگہ جگہ ذوالفقار باقرؑ

تمہاری مدحت سرائی کرنا تمہارے در کی گدائی کرنا
اسی میں ریحانؔ کی بقا کا لکھا ہے دارومدار باقرؑ

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

مدح امام باقر علیہ السلام

از شاعر اہلبیت ریحان اعظمی

مطلع امامت پہ چاند پانچواں چمکا
ہو گئی زمیں روشن اور آسماں چمکا

باپ عابدؑ و ساجد روح بندگی دادا
ماں کی تربیت کا بھی نقش ضوفشاں چمکا

کنیت ابو جعفرؑ اور لقب ملا باقرؑ
علم ان کا دنیا میں بن کے کہکشاں چمکا

علم کی فراوانی فکر کی جہاں بانی
علم ان کی حکمت سے ہو کے بے خزاں چمکا

کمسنی کے عالم میں کربلا میں کوفے میں
قلب ان کا ہر لمحے ہو کے خونچکاں چمکا

باقر علوم ان کو اس لئے بھی کہتے ہیں
ان کے بعد دنیا میں جہل پھر کہاں پھیلا

صورت علیؑ یہ بھی مشکلوں میں کام آئے
سائلوں کی قسمت کا دور رائیگاں چمکا

صدقے ان کے وعدے پر اور وفائے وعدے پر
منقبت یہاں لکھی خلد میں مکاں چمکا

فیض پنجتن کا ہے اے ریحانؔ یہ تجھ پر
شاعری نے دی عزت بن کے مدح خواں چمکا

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

---اپنے بچوں کے لئے جمع کیا---

سید نذر عباس ---۲۴فروری ۲۰۰۲---۱۱ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدح امام باقر علیہ السلام

(ریحان اعظمی صاحب کا کلام)

علیؑ کے بیٹے، علیؑ کے پوتے، علیؑ کے مدحت گزار باقرؑ
دعائے زہراؑ سے کھلنے والے چمن کی شانِ بہار باقرؑ

علومِ حیدرؑ، علومِ سرورؐ، علومِ سجادؑ کا خزانہ
پیامِ شبیرؑ کے مبلغ عطائے پروردگار باقرؑ

پدر کے سجدوں کا تم ثمر ہو ہرا بھرا دین کا شجر ہو
تم ہی نے بخشا ہے بے کلی میں سکونِ صبر و قرار باقرؑ

وہ فہم و ادراک اور فراست تمام خلقِ خدا کی خدمت
علیؑ کی صورت نبیؐ کی صورت رہا تمہارا شعار باقرؑ

علومِ مخفی و ظاہری سے کمال درجہ جو آگہی تھی
بہائے تشنہ لبوں کی خاطر علوم کے آبشار باقرؑ

وہ کم سنی اور وہ اذیت وہ پا پیادہ سفر کے لمحے
نہ آئی لرزش قدم میں پھر بھی ستم سہے صد ہزار باقرؑ

محبتوں کے سفیر بن کر رہے زمینِ خدا پہ ایسے
کہ دشمنوں کو بھی بانٹتے تھے زرِ خلوص اور پیار باقرؑ

وہی طریقہ تھا بندگی کا وہی سلیقہ تھا زندگی کا
خدا کی مرضی ہو جس میں شامل علیؑ کا جس میں وقار باقرؑ

پدر کی صورت کلام میں تھی وہی فصاحت وہی بلاغت
چلائی خطبوں سے آپ نے بھی جگہ جگہ ذوالفقار باقرؑ

تمہاری مدحت سرائی کرنا تمہارے در کی گدائی کرنا
اسی میں ریحانؔ کی بقا کا لکھا ہے دارومدار باقرؑ

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

مدح امام باقر علیہ السلام

از شاعر اہلبیت ریحان اعظمی

مطلع امامت پہ چاند پانچواں چمکا
ہو گئی زمیں روشن اور آسماں چمکا

باپ عابدؑ و ساجد روح بندگی دادا
ماں کی تربیت کا بھی نقش ضوفشاں چمکا

کنیت ابو جعفرؑ اور لقب ملا باقرؑ
علم ان کا دنیا میں بن کے کہکشاں چمکا

علم کی فراوانی فکر کی جہاں بانی
علم ان کی حکمت سے ہو کے بے خزاں چمکا

کمسنی کے عالم میں کربلا میں کوفے میں
قلب ان کا ہر لمحے ہو کے خونچکاں چمکا

باقر علوم ان کو اس لئے بھی کہتے ہیں
ان کے بعد دنیا میں جہل پھر کہاں پھیلا

صورت علیؑ یہ بھی مشکلوں میں کام آئے
سائلوں کی قسمت کا دور رائیگاں چمکا

صدقے ان کے وعدے پر اور وفائے وعدے پر
منقبت یہاں لکھی خلد میں مکاں چمکا

فیض پنجتن کا ہے اے ریحانؔ یہ تجھ پر
شاعری نے دی عزت بن کے مدح خواں چمکا

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

---اپنے بچوں کے لئے جمع کیا---

سید نذر عباس ---۲۴فروری ۲۰۰۲---۱۱ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ

مطلع امامت پر چاند پانچواں چمکا

(در مدحِ امام محمد باقر علیہ السلام)

مطلع امامت پر چاند پانچواں چمکا
ہوگئی زمیں روشن اور آسماں چمکا

باپ عابدؑ و ساجد روح بندگی دادا
ماں کی تربیت کا بھی نقش خوشنما چمکا

کنیت ابو جعفرؑ اور لقب ملا باقر
علم ان کا دنیا میں بن کے کہکشاں چمکا

علم کی فراوانی فکر کی جہاں بانی
علم ان کی حکمت سے ہو کے بے گماں چمکا

کمسنی کے عالم میں کربلا میں کوفہ میں
قلب ان کا ہر لمحے ہو کے خونچکاں چمکا

باقر علوم ان کو اس لیے بھی کہتے ہیں
ان کے بعد دنیا میں جہل پھر کہاں چمکا

صورتِ علیؑ یہ بھی مشکلوں میں کام آئے
سائلوں کی قسمت کا دور رائیگاں چمکا

صدقے ان کے وعدے پر اور وفائے وعدہ پر
منقبت یہاں لکھی خلد میں مکاں چمکا

فیض بےتہیج کا ہے اے ریحانؔ یہ تجھ پر
شاعری نے دی عزت بن کے مدح خواں چمکا

علیؑ کے بیٹے علیؑ کے پوتے علیؑ کے مدحت گزار باقرؑ

(در مدحِ امام محمد باقر علیہ السلام)

علیؑ کے بیٹے علیؑ کے پوتے علیؑ کے مدحت گزار باقرؑ
دعائے زہراؑ سے کھلنے والے چمن کی شانِ بہار باقرؑ

علومِ حیدرؑ، علومِ سرورؐ، علومِ سجادؑ کا خزانہ
پیامِ شبیرؑ کے مبلغ عطائے پروردگار باقرؑ

پدر کے سجدوں کا تم ثمر ہو ہرا بھرا دین کا شجر ہو
تمہی نے بخشا ہے بےکلی میں سکونِ صبر و قرار باقرؑ

وہ فہم و ادراک اور فراست تمام خلقِ خدا کی خدمت
علیؑ کی صورت نبیؐ کی سیرت رہا تمہارا شعار باقرؑ

علومِ مخفی و ظاہری سے کمال درجہ جو آگہی تھی
بہائے تشنہ لبوں کی خاطر علوم کے آبشار باقرؑ

وہ کمسنی اور وہ اذیت وہ پا پیادہ سفر کے لمحے
نہ آئی لرزش قدم میں پھر بھی ستم سہے صد ہزار باقرؑ

صحیفوں کے سفیر بن کر رہے زمینِ خدا پہ ایسے
کہ دشمنوں کو بھی بانٹتے تھے زرِ خلوص اور پیار باقرؑ

وہی طریقہ تھا بندگی کا وہی سلیقہ تھا زندگی کا
خدا کی مرضی ہو جس میں شامل علیؑ کا جس میں وقار باقرؑ

پدر کی صورت کلام میں بھی وہی فصاحت وہی بلاغت
چلائی خطبوں سے آپ نے بھی جگہ جگہ ذوالفقار باقرؑ

تمہاری مدحت سرائی کرنا تمہارے در کی گدائی کرنا
اسی میں ریحانؔ کی بقا کا لکھا ہے دارو مدار باقرؑ

امام جعفر صادقؑ

خلاق دو عالم کا ایسا شہ کار امام صادقؑ ہیں
سرکارِ رسالت کا زندہ کردار امام صادقؑ ہیں
اسلام کے ہر منصب کیلئے اقرار امام صادقؑ ہیں
اور کفر کے ہر مذہب کیلئے انکار امام صادقؑ ہیں
قدرت نے عطا کی ہے ان کو پروازِ نظر کی وہ طاقت
مذہب کی ہر اک خدمت کیلئے تیار امام صادقؑ ہیں
گر دینِ خدا پر حملہ ہو بن جاتے ہیں یہ مذہب کی سپر
باطل جو اٹھائے سر اپنا تلوار امام صادقؑ ہیں
سب اہلِ ستم ان سے بھاگے ٹھہرا نہ کوئی ان کے آگے
فرار ہیں سارے اہلِ ستم کردار امام صادقؑ ہیں
منصور کا ناصر کوئی نہیں اس راہ کا ساتھی کوئی نہیں
اب قافلۂ حق کے تنہا سالار امام صادقؑ ہیں

جو دینِ خدا کا ہو جویا اس کے لئے ہیں قرآں سرچشمہ
دشمن کیلئے اک فولادی دیوار امام صادقؑ ہیں
ایمان کی ہر حکمت اُن سے اسلام کی ہر وسعت اُن سے
ہے علم اگر اک نقطہ ابا پرکار امام صادقؑ ہیں
جو امتِ حق میں شامل ہو جو جنتِ حق میں داخل ہو
لازم ہے اُسے یہ یاد رہے سردار امام صادقؑ ہیں
مالک سے اگر تصدیق نہیں پھر کوئی بشر صدیق نہیں
اور دہر کی ہر سچائی کا معیار امام صادقؑ ہیں

امام صادقؑ

پڑھیں ذرات بھی کلمہ رسالت اس کو کہتے ہیں
بھروسہ دشمنوں کو ہو امانت اس کو کہتے ہیں
مرے مولا کو کہتا ہے زمانہ جعفرؑ صادق
ولایت ہو تو ایسی ہو صداقت ہو تو ایسی ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام جعفر صادقؑ

ریحانؔ اعظمی صاحب کا نذرانہ عقیدت

قلم صادق زباں صادق ہے صادق گھر کا گھر سارا
صداقت سے میرے مولاؑ نے ہر کاذب کو ہے مارا
امامِ جعفرِ صادقؑ صداقت کا سمندر ہیں
صداقت کے فلک کا آپ کو کہتے ہیں سب تارا

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

خوشبو تلاش کرتی تھی چاہت جو پھول کی
دو صادقوں کی ایک ہے ساعت نزول کی
اترا ہے آفتابِ صداقت زمین پر
ہمراہ روشنی ہے خدا کے رسولؐ کی
علم و کمال و تقویٰ صداقت کے ورثہ دار
نظریں جمی ہیں ان پہ ہر اک دل ملول کی
وہ شخص بادشاہوں کی توقیر رکھتا ہے
جس نے بھی ان کے در کی غلامی قبول کی
معصوم آٹھویں ہیں امام ششم ہیں یہ
تاریخ لکھ گئے ہیں فروع و اصول کی
ان کی صداقتوں پہ صداقت کو ناز ہے
یہ بھی ہیں اک نشانی جہاں میں رسولؐ کی
ریحانؔ حق کلامی قلم کو عطا ہوئی
دادِ سخنوری بھی انہی سے وصول کی

--ریحانؔ--

صداقت ناز کرتی ہے امامت ایسی ہوتی ہے
خدا خود ناز فرمائے شریعت ایسی ہوتی ہے

امام جعفرؑ صادق صداقت کا فلک ٹھہرے
لقب ہی پڑ گیا صادق صداقت ایسی ہوتی ہے
خزانہ علم کا وہ دونوں ہاتھوں سے لٹاتے تھے
سخی کہتے ہیں ہم اس کو سخاوت ایسی ہوتی ہے
اگر مہمان بنکر کوئی دشمن ان کے گھر آئے
مدارت خود کریں اس کی شرافت ایسی ہوتی ہے
ہے تاریخ ولادت ایک ان کی اور محمدؐ کی
نبوت اور امامت میں محبت ایسی ہوتی ہے
بنا ہتیار دشمن سامنے ان کے جو آ جائے
اسے ایذا نہیں دیتے شجاعت ایسی ہوتی ہے
ضروری ہے ہوا جیسے بقائے زندگی کو
ہمیں اپنے اماموں کی ضرورت ایسی ہوتی ہے
شرف ہے جعفری ہونا تیری نسبت سے اے آقا
ہمارا رہنما تو ہے قیادت ایسی ہوتی ہے
یہاں آؤ کہ یہ بے زر کو بھی بوذرؓ بناتے ہیں
سمجھ میں پھر کہیں آئے گا دولت ایسی ہوتی ہے
درِ علم نبیؐ سے حرف وہ ریحانؔ مل جائیں
ثناء جس کی ہے وہ کہہ دیں کہ مدحت ایسی ہوتی ہے

--ریحانؔ اعظمی--

اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے ریحانؔ اعظمی صاحب کا یہ کلام حاصل کیا

طالب دعا--سیدزعباس---۲۲ رجب ۱۴۲۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام جعفر صادقؑ

ریحانؔ اعظمی صاحب کا نزرانہ عقیدت

قلم صادق زباں صادق ہے صادق گھر کا گھر سارا صداقت سے میرے مولاؑ نے ہر کاذب کو ہے مارا

امامِ جعفرِ صادقؑ صداقت کا سمندر ہیں صداقت کے فلک کا آپ کو کہتے ہیں سب تارا

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

خوشبو تلاش کرتی تھی چاہت جو پھول کی

دو صادقوں کی ایک ہے ساعت نزول کی

اترا ہے آفتابِ صداقت زمین پر ہمراہ روشنی ہے خدا کے رسولؐ کی

علم و کمال و تقویٰ صداقت کے ورثہ دار

نظریں جمی ہیں ان پہ ہر اک دل ملول کی

وہ شخص با دشاہوں کی توقیر رکھتا ہے جس نے بھی ان کے در کی غلامی قبول کی

معصوم آٹھویں ہیں امامِ ششم ہیں یہ

تاریخ لکھ گئے ہیں فروع و اصول کی

ان کی صداقتوں پہ صداقت کو ناز ہے یہ بھی ہیں اک نشانی جہاں میں رسولؐ کی

ریحانؔ حق کلامی قلم کو عطا ہوئی

دادِ سخنوری بھی انہی سے وصول کی

(ریحان اعظمی صاحب کا یہ کلام اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ سیدز رعباس۔۔۱۵۔۱۱۔۲۰۰۲م)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام جعفر صادقؑ

ریحانؔ اعظمی صاحب کا نزرانہ عقیدت

صداقت ناز کرتی ہے امامت ایسی ہوتی ہے
خدا خود ناز فرمائے شریعت ایسی ہوتی ہے

امام جعفرؑ صادق صداقت کا فلک ٹھہرے لقب ہی پڑ گیا صادق صداقت ایسی ہوتی ہے

خزانہ علم کا وہ دونوں ہاتھوں سے لٹاتے تھے
سخی کہتے ہیں ہم اس کو سخاوت ایسی ہوتی ہے

اگر مہمان بنکر کوئی دشمن ان کے گھر آئے مدارت خود کریں اس کی شرافت ایسی ہوتی ہے

ہے تاریخ ولادت ایک ان کی اور محمدؐ کی
نبوت اور امامت میں محبت ایسی ہوتی ہے

بنا ہتیار دشمن سامنے ان کے جو آ جائے اسے ایذا نہیں دیتے شجاعت ایسی ہوتی ہے

ضروری ہے ہو جیسے بقائے زندگی کو
ہمیں اپنے اماموں کی ضرورت ایسی ہوتی ہے

شرف ہے جعفری ہونا تیری نسبت سے اے آقا ہمارا رہنما تو ہے قیادت ایسی ہوتی ہے

یہاں آؤ کہ یہ بے زر کو بھی بوذرؓ بناتے ہیں
سمجھ میں پھر کہیں آئے گا دولت ایسی ہوتی ہے

درِ علم نبیؐ سے حرف وہ ریحانؔ مل جائیں ثناء جس کی ہے وہ کہہ دیں کہ مدحت ایسی ہوتی ہے

--ریحانؔ اعظمی--

(ریحان اعظمی صاحب کا یہ کلام اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔سیدزرعباس--۱۵-۱۱-۲۰۰۲م)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرثیہ امام موسیٰ الکاظم علیہ السلام

از جناب ظہور جارچوی

تھے قید میں ہارون کی جب موسیٰ کاظم ہر طرح سے ستاتے تھے انہیں شاہ کے خادم
مولا پہ نیا ظلم جو کرتا تھا کوئی ظالم انعام سے دل اس کا بڑھا دیتا تھا حاکم
ملتے تھے جو انعام انہیں حاکمِ بد سے
بڑھتے چلے جاتے تھے لعیں ظلم کی حد سے

زنداں تھا وہ تاریک نہ رہتا تھا اجالا دروازہ زنداں پہ لگا رہتا تھا تالا
یوں بند کیا زندہ نہ زنداں سے نکالا چھپ کر کبھی آتا جو کوئی چاہنے والا
کرتا تھا نظر غور سے جب جسم حزیں پر
معلوم یہ ہوتا تھا کہ چادر ہے زمیں پر

کرتا ہے بیاں قیدیِ زنداں کا تنہا دنیا سے سفر کرنے کو تھے جب شہ دوراں
اک طفل نظر آیا ملول اور پریشاں مجھ سے یہ کہا کھول دے دروازہ زنداں
تاخیر نہ کر صبر کی طاقت نہیں مجھ کو
کچھ دیر ٹھہرنے کی بھی مہلت نہیں مجھ کو

انکار سے میرے ہوا ناراض وہ صفدر غیظ آ گیا ماری در زنداں پہ وہ ٹھوکر
ایک آن میں دروازہ گرا فرش زمیں پر حائل ہوا جب میں تو پکارا وہ دلاور
بہت جلد کہ معصوم جہاں چھوڑ رہا ہے
بابا میرا زنداں میں دم توڑ رہا ہے

میں ڈر گیا روتا ہوا زنداں میں وہ پہنچا ایک آہ کی ایسی کہ مرا دل بھی بھر آیا
سر پیٹ کے چلایا۔ سلام اے شہ والا آنکھیں تو ذرا کھولئے کیا حال ہے بابا
معلوم ہوا سوئے جناں قصدِ سفر ہے
فرمایئے کچھ اپنے رضاؑ کی بھی خبر ہے

مظلوم نے فرزند کو سینے سے لگایا فرمایا کہ بیٹا تمہیں امت نے رلایا
پھر کان میں چپکے سے کوئی کوئی راز بتایا منہ منہ پہ رکھا اور یہ بیٹے کو سنایا
لازم ہے قدم جادۂ اجداد پہ رکھنا
اے لال نظر اسوۂ سجادؑ پہ رکھنا

غربت میری سجادؑ سے افزوں نہیں پیارے ان جیسی میری ہتھکڑیاں پر خون نہیں پیارے
ہر ست مرے بلوہ پلٹوں نہیں پیارے مانند یزید آہ یہ ہارون نہیں پیارے
قیدی تو ہوں گردن سے بندھے ہاتھ نہیں ہیں
اس قید میں ماں بہنیں مرے ساتھ نہیں ہیں

یہ کہہ کے زمانے سے سفر کر گیا قیدی حیدرؑ نے بلایا سوئے کوثر گیا قیدی
بغداد میں اک شور ہوا مر گیا قیدی زنداں سے رہا مر کے ہوا گھر گیا قیدی
محتاج کفن غسل و کفن پائے گا کیسے
حاکم ہے مخالف کوئی دفنائے گا کیسے

بے رحم نے مردود نے مزدور بلا کر مظلوم کو رکھوا دیا بغداد کے پل پر
بیتاب ہوئے غم سے طرفدار پیمبرؐ حداد کو لے آیا کوئی شیعہ حیدرؑ
زنداں میں اتاری نہ تھی جلاد نے بیڑی
کی دو رجدا پاؤں سے حداد نے بیڑی

ہارون کے چچا نے جو سنی یہ خبر غم قبضہ میں لیا لاشہ سلطان دو عالم
بلا لیا شیعوں کو کیا شیون و ماتم غسل اور کفن کا ہوا سامان اسی دم
تیار جنازہ جو کیا اہل عزا نے
بابا کی نماز آ کے پڑھی آپ رضاؑ نے

وہ طفل ادا کر چکا جب فرض امامت حضار نے مرقد میں رکھی لاش بہ رقت
سونپی گئی مٹی کو جو خالق کی امانت آنکھوں سے رضا ہو گئے روپوش بہ عجلت
اب کہہ یہ ظہورؔ احمد مرسلؐ کے وصیؑ سے
کر دیجئے تبدیل مرے غم کو خوشی سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---ازجناب ظہور جارچوی---نذر عباس نے اپنے بچوں کے لئے ٹائپ کیا---

۲۵ فروری ۲۰۰۲ء ۱۳ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ

Nasim amrohvi marsia for imam kazim a.s

شہادت
جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام

قتل کاظم کا دیا حکم جو عباسی نے
سر کھلے روضۂ اقدس سے پیمبر نکلے
مرتضیٰ آئے تڑپ کر تختِ اشرف سے
بال بکھرائے خلیفہ کے محل میں پہنچے

خواب میں اُس نے قمر عقدہ کشا کو دیکھا
اور روتے ہوئے محبوبِ خدا کو دیکھا

نیم خوابی میں محمدؐ کی سنی یہ فریاد
کیا یہی میری رسالت کا صلہ ہے اے جد
ہو چکا ظلم سے اُمت کے مرا گھر برباد
کب تک آخر یہ ستم جھیلے گی میری اولاد

رانڈیں سادات زمانے کی زمانے کے لیے
رہ گئی آلِ مری ٹھوکریں کھانے کے لیے

ظلم کیا کیا مری زہرا پہ سرِ دیر کیا
سر پہ حیدرؑ کے چلی تیغِ جفا۔ صبر کیا
میرے شبّر کو دیا زہرِ دغا صبر کیا
میرے شبیرؑ کا سر کاٹ لیا۔ صبر کیا

کیا اسی اجر کے قابل تھی ہدایت میری
سر پہ لٹوا دی پھرائی گئی عترت میری

مضطرب ایک رسن سے ہے مری بالعین
سوئے برس سے مری زہرا ہے لو دیتے جبین
خلد میں بھی نہ قیامت کا پیا شیون و شین
روئے جب فرقِ جعفرؑ کو حسن اور حسین

ضبط اک تک غم بیداد کرے گی زہرا
عرش کانپے گا جو فریاد کرے گی زہرا

سنکے یہ شبلیؑ دریا کی تباہ نوار
سنکے فریاد تپی تیا نبی نسل کے یار
پھر بھی کرتا رہا کاظم پہ ستم کیف و خمار
ہائے اے کوفی۔ فاتح کش۔ قید دراز

بھوک اور پیاس میں اکثر یہ خدا پاتے تھے
ناز نے کبھی کھاتے کبھی غم کھاتے تھے

تنگ و تاریک وہ بیرہ محمدؐ کا قمر
روشنی کا نہ جہاں دخل ہوا کا نہ گزر
کبھی ہوتی تھی نہ شام اور نہ آتی تھی سحر
کٹ گئیں شام کے زنداں جفا سے بڑھ کر

دال ستم چند گرفتاروں پر بٹ جاتے تھے
یہاں سب ایک ہی نیزی پہ ستم ڈھاتے تھے

گھل گیا سارا بدن اور ہوئے آنسو آخر
دم بہ دم جسد پاک نہ آتا تھا نظر
قید خانے میں جو آتا کوئی تازہ قیدی
ہو کے حیران یہ پوچھتا کہ وہ قیدی ہے کدھر

آدمی یاں کوئی بیمار پڑا ہے دیکھو
یا وہ تو وہ مصلے پہ پڑا ہے دیکھو

بیکسی اُن کی رقم کرتے ہیں یوں لبنِ مجر
زہر بیداد سے مارا گیا جانِ شبّر
تین دن فرش پہ تڑپا یہ محمدؐ کا جگر
بیڑیاں پہنے ہوئے قید سے نکلا مر کر

کلمہ گو بیٹھے ہیں دفن کو جماں آئے
پُل بغداد پہ لاشے کو یونہیں ڈال آئے

اور بھی حکم ستمگار سے ڈھایا یہ غضب
ایک تختے پہ رکھا لاشۂ سلطانِ عرب
کھینچتے پھرتے ہیں کوچہ بہ کوچہ اے رب
فاطمہؑ کے پکاریں یہ بصد رنج و تعب

ہائے تاریک ہے اب سارا جہاں نظروں میں
چھوگیا لاشۂ مسلم کا سماں نظروں میں

شورِ غل سُن کے سلیمان محل سے نکلا
حال جب موسیٰ کاظم کی شہادت کا سُنا
اپنے بیٹوں کو ندا دی کہ اترے تکتے ہو کیا
چھین لو لاشۂ مولائے غریب الغربا

جان پر کھیل کے تب اس کے جگر بندوں نے
لے لیا کاندھوں پہ تابوت کو فرزندوں نے

شیر جو ٹوٹ پڑے بھاگ گئے دشمن سب
کی سلیماں نے منادی کہ فیورانِ عرب
ہائے مارا گیا وہ شاہ بصد رنج و تعب
جس کے ماتا ہیں نبی موسیٰ کاظم ہے لقب

سُن کے یہ آہوں کے نعرے جگروں سے نکلے
سر کھلے مٹھ کے عزادار گھروں سے نکلے

غسلِ میت کو جو تختے پہ اُٹھائے گئے بیناہ
زیرِ ملبوس تھی زنداں کی نشانی ہمراہ
ہائے وہ طوقِ گراں اور وہ زنجیرِ سیاہ
جسمِ مردہ کے یہ زیور ہیں شقاوت کے گواہ

لوگ کہتے تھے مسلماں وہ شقی کیسا ہے
جس نے زنجیروں میں لاشے کو جکڑ رکھا ہے

قبر کھودی گئی کفنائے گئے شاہِ حجاز
سب مجتہدوں نے پڑھی تختہ کے جنازے کی نماز
اک جوانِ مدنی جس کے تھا لہجے میں گداز
وضع میں قطع میں اولادِ نبیؐ کے انداز

سب نے دیکھا کہ وہ منہ آنسوؤں سے دھوتا ہے
دم بدم وا ابتا کہتا ہے اور روتا ہے

کبھی سر پیٹ کے کہتا ہے بصد آہ و بکا
ہائے پردیس میں کی دخترِ جعفرؑ نے قضا
مل گیا غسل و کفن بخشکر خدایا تیرا
وائے بیغربت و بیاریٔ شاہِ شہدا

سنگ دل شام کے سفاکِ زمن کیا دیتے
پیرہن لاش کا چھینا تو کفن کیا دیتے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام موسیٰ کاظمؑ

السلام علیک یا سیدی، یا باب الحوائج، یا امام موسیٰ ابن جعفرؑ

ریحانؔ اعظمی صاحب کا کلام

امامِ موسیٰ کاظمؑ کی مدحت مدحِ حیدرؑ ہے
جو سچ پوچھو تو یہ مدحت بھی توصیفِ پیمبرؐ ہے

لقب باب الحوئج عبدِ صالح کاظم و صابر
میرا مولا عطا کے باب میں مثلِ سمندر ہے

طوافِ خانۂ حق قبل پیدائش کیا جس نے
امام جعفرِ صادقؑ کا وہ فرزند ہے

کرامات و عبادت میں بلندی میں سخاوت میں
نہ ان کا کوئی ہمسر تھا نہ ان کا کوئی ہمسر ہے

نبیؐ سیرت علیؑ طینت کمالِ علمِ جعفرؑ بھی
زمانے میں امامِ موسیٰ کاظمؑ کا پیکر ہے

حمیدہ والدہ ان کی تو والد جعفرِ صادقؑ
یہ اوصافِ حمیدہ ہیں یہ علم و فن کا جعفر ہیں

زمانہ جس کو کہتا ہے امامِ موسیٰ کاظمؑ
امامت کے فلک کا ساتواں ماہِ منور ہے

صفر کی سات کو یہ ساتواں ہادی ہوا پیدا
نواں معصوم ہیا ور ساتواں ہادی و رہبر ہے

لقب کاظم تھا یوں غصے کو پینا ان کی سیرت تھی
یہ سیرت درحقیقت سیرتِ محبوب داور ہے

کیا جامِ شہادت نوش پیالہ زہر کا پی کر
بتایا کہ شہادت کے لئے مخصوص اک گھر ہے

شرف ریحانؔ حاصل ہے قلم کو ان کی مدحت کا
مری صورت قلم میرا نصیبے کا سکندر ہے

مدح امام موسیٰ کاظمؑ

از جناب ریحانؔ اعظمی

تم کوہِ عطا تم بحرِ سخا تم مشکل ٹالنے والے ہو
اے ابنِ علیؑ ابنِ زہراؑ تم مشکل ٹالنے والے ہو

تم علم کا بہتا دریا ہو تم حق کے ولی کا سایہ ہو
تم باب حوائج ہو مولا تم مشکل ٹالنے والے ہو

کاظمؑ ہو کرامت والے ہو قرآن کے تم رکھوالے ہو
حاصل ہے تمہیں مرضیِ خدا تم مشکل ٹالنے والے ہو

پیکر سے عیاں ہے عکس نبی سیرت میں حسنؑ صورت میں علیؑ
تم کعبہ جاں تم قبلہ نما تم مشکل ٹالنے والے ہو

غصہ نہ کبھی رخ پر دیکھا کاظم کے یہی معنی ہیں کھلا
ہے خلقِ خدا کے لب پہ صدا تم مشکل ٹالنے والے ہو

جو در پہ سوالی آیا ہے وہ جھولی بھر کے لایا ہے
دربارِ سخی ہر دم ہے کھلا تم مشکل ٹالنے والے ہو

جنت کی بشارت مل جائے روضے پہ تمہارے جو جائے
کہتی ہے تیرے مرقد کی فضا تم مشکل ٹالنے والے ہو

تم جعفر صادقؑ کے ہو پسر قرآن صداقت کے جوہر
حق گوئی تمہارا ہے ورثہ تم مشکل ٹالنے والے ہو

سامانِ شفاعت ذکر تیرا ریحانؔ کو مولا روزِ جزا
کیا نارِ جہنم سے خطرہ تم مشکل ٹالنے والے ہو

--ریحانؔ اعظمی--

۲۵ رجب ۱۴۲۳ھ کو باب الحوائج امام کاظمؑ کے یوم شہادت پر ہم اپنے وقت کے امام کو تعزیت پیش کرتے ہیں ---سیدز رعباس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی مدح امام موسیٰ الکاظمؑ

حکومت بے خطا قیدی پہ جب بیداد کرتی ہے — تڑپ کر پاؤں کی زنجیر تک فریاد کرتی ہے
امامِ موسیٰ کاظمؑ پہ وہ وہ ظلم گزرے ہیں — زمانہ ہو گیا رو، رو کے دنیا یاد کرتی ہے

کوئی ایسا نہ تھا اس وقت جو اتنا بھی کہہ دیتا
حکومت کس لئے اسلام کو برباد کرتی ہے

کاٹے خموش دن ستم بے شمار کے — شکوے کبھی کئے نہ کسی بدشعار کے
نکلا جنازہ قید سے مولا کا اے قمرؔ — میعادِ انتہائے اسیری گزار کے

قمر جلالوی کی مدح امام جعفر صادقؑ

بہ احتیاط صداقت سے کام لے لے کر — کلامِ سیدِ خیر الانامؐ لے لے کر
ہر اک حدیث نبیؐ کا دیا ہے ہم نے ثبوت — امامِ جعفر صادق کا نام لے لے کر

قمرؔ مجاز و حقیقت کے جب کلام چھٹے — ثبوت کے لئے کل راویوں کے نام چھٹے
جنابِ جعفر صادقؑ کو ہم نے پیش کیا — پئے حدیث پیمبرؐ چھٹے امام چھٹے

ہر ایک سمت جو کونڈوں کی یہ بہاریں ہیں — گھروں پہ آ کے پئے نذر خود پکاریں ہیں
نیاز جعفر صادق فقط نیاز نہیں — اِسی میں کچھ حق و باطل کی یادگاریں ہیں

(استاد قمر جلالوی کا کلام اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔۔سیدز رعباس۔۷ مئی ۲۰۰۵ م ،ر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام موسیٰ کاظمؑ

السلام علیک یا سیدی ،یا باب الحوائج ،یاامام موسیٰ ابن جعفر الکاظمؑ

اے باب حوائج میرے سلطانِ زمانہ بگڑی کو بنانا

بس ایک تمنا ہے ہمیں پاس بلانا قدموں میں بٹھانا

ہیں سبط نبیؐ جعفر صادقؑ کے ولی ہیں فرزندِ علیؑ ہیں اس گھر سے نہیں بڑھ کے کوئی اور گھرانہ دنیا سے یگانہ

اس در سے کبھی کوئی بھی خالی نہ گیا ہے جو مانگا ملا ہے

مومن کے لئے ہے یہی انمول خزانہ سائل کا ٹھکانہ

اک ہم ہیں حضوری کے لئے دور ہیں مولا مجبور ہیں مولا ہو کاش مقدر میں کبھی روضے پہ جانا دکھ درد سنانا

ہم لوگ پریشاں ہیں سکوں دیجئے مولا کچھ کیجئے مولا

خالی میری جھولی میں بھی کچھ پھول گرانا منگتا ہوں پرانا

اجداد کے مانند بہت ظلم سہے ہیں لب تشنہ رہے ہیں صد حیف کہ زنداں میں انہیں زہر پلانا اور جشن منانا

آتی ہے ہمیں یاد جو مولا کی اسیری بے وقت کی پیری

اس عالمِ پیری میں مصیبت کا اٹھانا اور دیں کا بچانا

تاریکیِ شب میں یہی تابوت اٹھا تھا پر کس کو پتہ تھا بغداد میں پھر لٹ گیا زہراؑ کا گھرانہ روتا ہے زمانہ

تاریکیِ زنداں میں فقط لاشہ پڑا تھا چھوٹا نہ بڑا تھا

مزدوروں کا چپکے سے حسنؔ لاشہ اٹھانا دنیا کو رلانا

(المرسلہ بانی امام بارگاہ کاظمی اسلام آباد)

طالب دعا۔ سید نزر عباس۔ ۱۴ نومبر ۲۰۰۲م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام موسیٰ کاظمؑ

السلام علیک یا سیدی ،یا باب الحوائج ،یاامام موسیٰ ابن جعفر الکاظمؑ

جاوید اقبال کا نزرانہ عقیدت

غیض وغضب کو تھام لیا شاہِ کاظمین
کاظمؑ ہوا لقب ترا اے شاہ مشرقین

قیدی بنا کے لے چلا ہارون بد سرشت
صدمہ مفارقت کا، کئے دختروں نے بین

دجلے کے پل پہ دیکھ غریبی کی انتہا
مزدور ہیں جنازہ اٹھائے، نہ شور وشین

صدقِ خلیل وخلعت آدم ہے زیب تن
ہیبت کلیمؑ کی یہ نبیؐ کا ہے نور عین

مولا مرے غریب ومسافر کی سا لگرد
آتی ہے بیچ فصل عزائے حسنؑ حسینؑ

بابا رضاؑ کے ہیں تو یہی فاطمہؑ کی جان
جاوؔید ہیں عطا کے یہ مخزن عطائے عین

--جاوید اقبال قزلباش--

طالب دعا۔ سید نزر عباس۔ ۱۴ نومبر ۲۰۰۲م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام موسیٰ کاظمؑ

السلام علیک یا سیدی، یا باب الحوائج، یا امام موسیٰ ابن جعفرؑ

ریحانؔ اعظمی صاحب کا کلام

امامِ موسیٰ کاظمؑ کی مدحت مدحِ حیدرؑ ہے

جو سچ پوچھو تو یہ مدحت بھی توصیفِ پیمبرؐ ہے

لقب باب الحوائج عبدِ صالح کاظم وصابر میرا مولا عطا کے باب میں مثلِ سمندر ہے

طوافِ خانۂ حق قبل پیدائش کیا جس نے

امامِ جعفرِ صادقؑ کا وہ فرزند ہے

کرامات وعبادت میں بلندی میں سخاوت میں نہ ان کا کوئی ہمسر تھا نہ ان کا کوئی ہمسر ہے

نبیؐ سیرت علیؑ طینت کمالِ علمِ جعفرؑ بھی

زمانے میں امامِ موسیٰ کاظمؑ کا پیکر ہے

حمیدہ والدہ ان کی تو والد جعفرِ صادقؑ یہ اوصافِ حمیدہ ہیں یہ علم وفن کا جعفر ہیں

زمانہ جس کو کہتا ہے امامِ موسیٰ کاظمؑ

امامت کے فلک کا ساتواں ماہِ منور ہے

صفر کی سات کو یہ ساتواں ہادی ہوا پیدا نواں معصوم ہیا ور ساتواں ہادی و رہبر ہے

لقب کاظم تھا یوں غصے کو پینا ان کی سیرت تھی

یہ سیرت درحقیقت سیرتِ محبوبِ داور ہے

کیا جامِ شہادت نوش پیالہ زہر کا پی کر بتایا کہ شہادت کے لئے مخصوص اک گھر ہے

شرف ریحانؔ حاصل ہے قلم کو ان کی مدحت کا

مری صورت قلم میرا نصیبے کا سکندر ہے

المرسلہ۔۔طالب دعاء سید زعباس۔۱۳ نومبر ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام موسیٰ کاظمؑ

السلام علیک یا سیدی، یا باب الحوائج، یا امام موسیٰ ابن جعفرؑ

ریحانؔ اعظمی صاحب کا کلام

امامِ موسیٰ کاظمؑ کی مدحت مدحِ حیدرؑ ہے

جو سچ پوچھو تو یہ مدحت بھی توصیفِ پیمبرؐ ہے

لقب باب الحوائج عبدِ صالح کاظم وصابر میرا مولا عطا کے باب میں مثلِ سمندر ہے

طوافِ خانۂ حق قبل پیدائش کیا جس نے

امامِ جعفرِ صادقؑ کا وہ فرزند ہے

کرامات وعبادت میں بلندی میں سخاوت میں نہ ان کا کوئی ہمسر تھا نہ ان کا کوئی ہمسر ہے

نبیؐ سیرت علیؑ طینت کمالِ علمِ جعفرؑ بھی

زمانے میں امامِ موسیٰ کاظمؑ کا پیکر ہے

حمیدہ والدہ ان کی تو والد جعفرِ صادقؑ یہ اوصافِ حمیدہ ہیں یہ علم وفن کا جعفر ہیں

زمانہ جس کو کہتا ہے امامِ موسیٰ کاظمؑ

امامت کے فلک کا ساتواں ماہِ منور ہے

صفر کی سات کو یہ ساتواں ہادی ہوا پیدا نواں معصوم ہیں اور ساتواں ہادی و رہبر ہے

لقب کاظم تھا یوں غصے کو پینا ان کی سیرت تھی

یہ سیرت درحقیقت سیرتِ محبوب داور ہے

۲۵ رجب ۱۴۲۳ھ کو باب الحوائج امام کاظمؑ کے یوم شہادت پر ہم اپنے وقت کے امام کو تعزیت پیش کرتے ہیں۔۔۔ سیدرضا عباس

امام موسیٰ کاظم کی مدحت مدحِ حیدرؑ ہے

(در مدحِ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام)

امام موسیٰ کاظم کی مدحت مدحِ حیدرؑ ہے
جو سچ پوچھو تو یہ مدحت بھی توصیفِ پیمبرؐ ہے

لقب باب الحوائج عبدِ صالح کاظم و صابر
میرا مولا عطا کے باب میں مثلِ سمندر ہے

طوافِ خانۂ حق قبلِ پیدائش کیا جس نے
امام جعفر صادقؑ کا وہ فرزندِ اطہر ہے

کرامات و عبادت میں بلندی میں سخاوت میں
نہ ان کا کوئی ہمسر تھا نہ ان کا کوئی ہمسر ہے

نبی سیرت علی طینت کمال علم جعفر بھی
زمانے میں امامِ موسیٰ کاظمؑ کا پیکر ہے

حمیدہ والدہ ان کی تو والد جعفر صادقؑ
یہ اوصافِ حمیدہ ہیں یہ علم و فن کا جعفر ہے

زمانہ جس کو کہتا ہے امامِ موسیٰ کاظمؑ
امامت کے فلک کا ساتواں ماہِ منور ہے

صفر کی سات کو یہ ساتواں ہادی ہوا پیدا
نواں معصوم ہے اور ساتواں ہادی و رہبر ہے

لقب کاظم تھا یوں غصے کو پینا ان کی سیرت تھی
یہ سیرت درحقیقت سیرتِ محبوبِ داور ہے

کیا جامِ شہادت نوش پیالہ زہر کا پی کر
بتایا کہ شہادت کے لیے مخصوص اک مر ہے

شرف ریحانؔ حاصل ہے قلم کو ان کی مدحت کا
مری صورت قلم میرا نصیبے کا سکندر ہے

حرؑ کی قسمت

جب لیا نام علیؑ میں نے دعا سے پہلے
ہوگیا دور ہر اک مرض دوا سے پہلے
حرؑ کی قسمت پہ نہ کیوں رشک فرشتے بھرتے
خلد میں پہنچا شہہ کرب و بلا سے پہلے

تم کوہِ عطا تم بحرِ سخا تم مُشکل ٹالنے والے ہو

(در مدحِ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام)

تم کوہِ عطا تم بحرِ سخا تم مشکل ٹالنے والے ہو
اے ابنِ علیؑ ابنِ زہراؑ تم مشکل ٹالنے والے ہو

تم علم کا بہتا دریا ہو تم حق کے ولی کا سایہ ہو
تم بابِ حوائج ہو مولا تم مشکل ٹالنے والے ہو

کاظم ہو کرامت والے ہو قرآن کے تم رکھوالے ہو
حاصل ہے تمہیں رضیٔ خدا تم مشکل ٹالنے والے ہو

پیکر سے عیاں ہے عکسِ نبیؐ سیرت میں حسنؑ صورت میں علیؑ
تم کعبہ جاں تم قبلہ نما تم مشکل ٹالنے والے ہو

غصہ نہ کبھی رُخ پر دیکھا کاظم کے یہی معنی ہیں کھلا
ہے خلق خدا کے لب پہ صدا تم مشکل ٹالنے والے ہو

جو در پہ سوالی آیا ہے وہ جھولی بھر کے لایا ہے
دربار سخی ہر دم ہے کھلا تم مشکل ٹالنے والے ہو

جنت کی بشارت مل جائے روضے پہ تمہارے جو جائے
کہتی ہے ترے مرقد کی فضا تم مشکل ٹالنے والے ہو

تم جعفرِ صادقؑ کے ہو پسر قرآنِ صداقت کے جوہر
حق گوئی تمہارا ہے ورثہ تم مشکل ٹالنے والے ہو

سامانِ شفاعت ذکر تیرا ریحانؔ کو مولا روز جزا
کیا بارِ جہنم سے خطرہ تم مشکل ٹالنے والے ہو

—✺—

کوثر کا جام

کبھی شہید کبھی تشنہ کام لکھا ہے
حسینؑ لکھ کے علیہ السلام لکھا ہے
بعضِ پنجتنِ پاک حشر میں ریحانؔ
مرے نصیب میں کوثر کا جام لکھا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام علیؑ ابن موسیٰ الرضا

غل عجم میں ہے رضاؑ آج یہاں آتے ہیں

صورتِ دبدبہ شورِ اذاں آتے ہیں

سر ابھارے ہوئے ماضی کے نشاں آتے ہیں

ان کی دادی کا یہ میکا ہے جہاں آتے ہیں

نہ امارت نہ ریاست نہ سیاست آئے

ہاں قدم لینے کو کسریٰ کی عدالت آئے

--نسیم امروہوی--

نور ہی نور ہے ظاہر ہو کہ ان کا باطن ان پہ جولائے نہ ایمان وہ کب ہے مومن

یہ بہ تائیدِ خدا خلق خدا کے محسن ہر مسافر کی حفاظت کو امام ضامن

اس کا آسیب ہے رد۔ ختم بلا۔ جادو بند

مل گیا ان کی ضمانت کا جسے بازو بند

--نسیم امروہوی--

کہا کسی نے کہ ابن رسولؐ کوئی حدیث

سنایئے ہمیں ایمان جس سے تازہ ہو

کہا سوالی اگر چاہتا ہے خلد بریں

زبان صدق سے کہہ لا الہ الا اللہ

--صغیر رضوی--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معصومہ ء قم جناب فاطمہ

مرثیہ کس ہاتھ سے تیرا لکھوں یہ تو بتا　　اشک میرے ہیں رواں اک غم تیرا مشہود ہے

پیکر درد و الم تیرا سفر دشوار تر　　قم تلک جو سترہ روزہ زندگی محدود ہے

ہستی معروف قم کے تزکرے ہیں الاماں　　جان عالم ہو فداوہ قلب جو محمود ہے

سیاہ پرچم سیاہ دنیا سیاہی افلاک کیوں　　ماجرا یہ ہو گیا کیا اے میرے معبود ہے

قصہ پر درد و غم جاوید اب چھیڑو نہ تم

فاطمہؑ کے قلب کا آرام اب مفقود ہے

--جاوید اقبال قزلباش--

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی مدح امام رضاؑ

اہل دنیا جب امامِ دوسرا کہنے لگے
صاحبِ ایمان اپنا پیشوا کہنے لگے
اس قدر شہرت رضائے حق میں پائی آپ نے
آپ کو اللہ کے بندے رضاؑ کہنے لگے

کیا کہنا جو ایسا کوئی محسن ہو جائے
جو شب کو کہے دن تو وہ شب دن ہو جائے
ممکن ہی نہیں مراد دل کی نہ ملے
جب وقتِ دعا امام ،ضامن ہو جائے

واللہ کارخانہء قدرت عجیب ہے
منصب علیؑ کا گو کہ رضاؑ کو نصیب ہے
کچھ اس میں مصلحت ہے کہ مشہورِ کائنات
دادا امیر خلق ہے پوتا غریب ہے

یہ اُن رضا بہ رضائے الہٰ کے دن ہیں
جو دینِ نبیؐ کے ازل سے محسن ہیں
قبول ہوں گی دعائیں یہ وہ مہینہ ہے
ملیں گی دل کی مرادیں امام ضامن ہیں

ہوں میکش جس کا، نام اس کا جلی ہے
میری قسمت میں خالق کا ولی ہے
نجف سے جا کے مشھد میں جو دیکھا
یہاں بھی آٹھواں ساقی علیؑ ہے

(استاد قمر جلالوی کا کلام اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔۔سید نزر عباس۔۷ مئی ۲۰۰۵م ،ر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدح امام رضا علیہ السلام

از شاعر اہلبیت ریحان اعظمی

قرطاس پہ خامہ بخدا جاگ رہا ہے
لکھنا ہے جو مولا کی ثنا جاگ رہا ہے

شب خون اجل مار ہی سکتی نہیں مجھ پر
مشھد میں میرا مولا رضاؑ جاگ رہا ہے

بیمار ہی ہو کر میں خراساں چلا جاؤں
میرے لئے ایک دست شفا جاگ رہا ہے

دربار میرے مولا کا ہر وقت کھلا ہے
وہ کعبہ جاں قبلہ نما جاگ رہا ہے

دن کیا وہاں رات بھی بیدار ملے گی
سورج کی طرح ایک دیا جاگ رہا ہے

چوکھٹ پہ پہنچ جاؤں ذرا مولا رضاؑ کی
تب سمجھوں میرا بخت رسا جاگ رہا ہے

ہیں مولا رضاؑ کل کے مسیحا تو میرا دل
کہتا ہے کہ امکان بقا جاگ رہا ہے

ضامن ہے تحفظ کا میرے مولا کا سکہ
بازو پہ حفاظت کا مزا جاگ رہا ہے

ریحان سیاہی سے ثنا ان کی لکھی ہے
وہ نور ہیں ہر لفظ میرا جاگ رہا ہے

صلی اللہ علیک یا علی یا رضا

(بسلسلہ ولادت امام رضاؑ جناب ریحان اعظمی صاحب کا یہ کلام اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے اردو پروگرام ۲۰۰۰ پر ٹائپ کیا۔ اللہ تعالیٰ برادر ریحان اعظمی کو جزائے خیر عطا کرے ۔۔۔ دعا گو ۔۔۔ سیدزعباس ۔۔۔ ۲۴ جنوری ۲۰۰۲م)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدح امام رضا علیہ السلام

از شاعر اہلبیت ریحان اعظمی

ایک نجف میں میرا علیؑ ہے ایک علیؑ ایران میں ہے
ہم پلہ دونوں کی سخاوت قدرت کے میزان میں ہے

ایک رضاؑ اک شیر خدا ہے اک شجرہ ہے اک اداہے
جنت کے میووں کا مزا دونوں کے دسترخوان پہ ہے

مولا رضاؑ اور مھدیؑ دیں میں فرق یہی ہے معمولی
اک قرآن کھلا رکھا ہے ایک ابھی جزدان میں ہے

مشھد کیا ہے دار شفا ہے مولا رضاؑ کا نام دوا ہے
بات یہ شامل میرے عقیدے اور مرے ایمان میں ہے

مشھد ان کے دم سے مقدس شہر ہوا ہے شہروں میں
جیسے کہ رحمٰن کا سورۃ دلہن سا قرآن میں ہے

یہ تو خدا کی ایک عطا ہے اُن کی ثنا ہم لکھتے ہیں
ورنہ اُن کی مدحت کرنا کب کس کے امکان میں ہے

کتنے بدقسمت تھے حاکم اِن سے بے عناد و بغض رکھا
یہ جملہ افسوس سے لکھا تاریخ زندان میں ہے

یہ تو وہ ہیں جن کا رتبہ پیش خدا ہے سب سے بڑا
اِن کے جد اور اِن کی مدحت آیات قرآن میں ہے

نقش قدم کو چوم کے اِن کے سورج رہتا ہے روشن
چاند کا چہرہ اِن کی ضیاء سے لوگوں کی پہچان میں ہے

اِن کی محبت اِن کی مودت میری متاع ایماں ہے
اس کے سوا سامان شفاعت کیا دست ریحان میں ہے

صلی اللہ علیک یا علی یا رضا

طالب دعا ۔۔۔ سیدزعباس

قرطاس پہ خامہ بخدا جاگ رہا ہے

(در مدحِ امام رضاؑ)

قرطاس پہ خامہ بخدا جاگ رہا ہے
لکھتا ہے جو مولا کی ثنا جاگ رہا ہے

شب خون اجل مار ہی سکتی نہیں مجھ پر
"مشہد میں میرا مولا رضا جاگ رہا ہے"

بیمار ہی ہو کر میں خراساں چلا جاؤں
میرے لیے اک دستِ شفا جاگ رہا ہے

دربار میرے مولاؑ کا ہر وقت کھلا ہے
وہ کعبہ جاں قبلہ نما جاگ رہا ہے

دن کیا ہے وہاں رات بھی بیدار ملے گی
سورج کی طرح ایک دیا جاگ رہا ہے

چوکھٹ پہ پہنچ جاؤں ذرا مولا رضاؑ کی
تب سمجھوں مرا بختِ رسا جاگ رہا ہے

ہیں مولا رضاؑ کل کے مسیحا تو مرا دل
کہتا ہے کہ امکانِ بقا جاگ رہا ہے

ضامن ہے تحفظ کا مرے مولاؑ کا سکہ
بازو پہ حفاظت کا مزا جاگ رہا ہے

ریحانؔ سیاہی سے ثنا اُن کی لکھی ہے
وہ نور ہیں ہر لفظ میرا جاگ رہا ہے

ایک نجف میں میرا علیؑ ہے ایک علیؑ ایران میں۔

(در مدحِ امام رضاؑ)

ایک نجف میں میرا علیؑ ہے ایک علیؑ ایران میں ہے
ہم پلہ دونوں کی سخاوت قدرت کے میزان میں ہے

ایک رضاؑ اک شیر خداؑ ہے اک شجرہ ہے ایک ادا ہے
جنت کے میووں کا مزا دونوں کے دستر خوان میں ہے

مولا رضاؑ اور مہدیؑ دیں میں فرق یہی ہے معمولی
اک قرآن کھلا رکھا ہے ایک ابھی جزدان میں ہے

مشہد کیا ہے دار شفا ہے مولا رضاؑ کا نام دوا ہے
بات یہ شامل میرے عقیدے اور مرے ایمان میں ہے

مشہد ان کے دم سے مقدس شہر ہوا ہے شہروں میں
جیسے کہ ریحان کا سورہ دلہن سا قرآن میں ہے

یہ تو خدا کی ایک عطا ہے اُن کی ثنا ہم لکھتے ہیں
ورنہ ان کی مدحت کرنا کب کس کے امکان میں ہے

کتنے بدقسمت تھے حاکم اِن سے عناد و بغض رکھا
یہ جملہ افسوس سے لکھا تاریخِ زندان میں ہے

یہ تو وہ ہیں جن کا رتبہ پیشِ خدا ہے سب سے بڑا
اِن کے جد اور اِن کی مدحت آیاتِ قرآن میں ہے

نقشِ قدم کو چوم کے اِن کے سورج رہتا ہے روشن
چاند کا چہرہ ان کی ضیاء سے لوگوں کی پہچان میں ہے

ان کی محبت ان کی مودت میری متاعِ ایماں ہے
اس کے سوا سامانِ شفاعت کیا دستِ ریحان میں ہے

فضیلت

جو تلاوت کر رہے تھے عرش پہ قرآن کی
منقبت سننے زمین پر آگئے ریحان کی
ایک بیٹی اور دو بیٹے علیؑ کے آئے ہیں
یوں فضیلت بڑھ گئی ہے عید سے شعبان کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام رضا علیہ السلام

(السلام علیک یا غریب الغربا ۔السلام علیک یا معین الضعفاء و الفقراء ۔السلام علیک یا شمس الشموس ۔السلام علیک یا انیس النفوس ۔السلام علیک ایھا المدفون بارض طوس ۔السلام علیک یا علیؑ ابن موسیٰ الرضاؑ ۔الراضی بالقدر والقضاء ورحمۃ اللہ و برکاتہ)

پیشوا سلام علیک — رہنما سلام علیک

یا رضاؑ سلام علیک — صلوات اللہ علیک

آپ ہیں شاہ خراساں — آپ ہیں شاہ غریباں

آپ ہیں سب کے کام آتے — آپ ہیں سب پہ رحم کھاتے

آپ ہیں اجڑوں کو بساتے — مجھ کو کیونکر نہیں بلاتے

پیشوا سلام علیک (ضمیر زیدی)

آٹھویں برج ءامامت کے گوہر پیدا ہوئے

موسیٰ کاظمؑ کے گھر نوری پسر پیدا ہوئے

رونق دیں بڑھ گئی اور کفر کی ظلمت بڑھی

مشعل راہِ شریعت جلوہ گر پیدا ہوا

یہ علیؑ ہیں تیسرے اور بوالحسنؑ یعنی رضاؑ

بہترین اولادِ آدم ابوالبشر پیدا ہوئے

مثل موسیٰؑ ثانی فرعون کے گھر میں رہے

وہ بہادر وہ جری وہ بے خطر پیدا ہوئے

ہیں رضاؑ راضی رہیں گے مرضیءحق پر سدا

وہ امام الاتقیا موسےٰؑ کے گھر پیدا ہوئے

ہر کڑی مشکل میں ہر مومن کے ضامن ہیں یہی

وہ محافظ پاسبان ءبہتر سپر پیدا ہوئے

اے عزیز شادماں خوشیاں مناؤ رات دن

کل کے حامی سب کے ہادی راہبر پیدا ہوئے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ ---

تقیؑ جوّاد / سیّد سبطِ جعفر

بشر ہو کر بھی تم خَر سے جُدا ہو
کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کہ کیا ہو
تقیؑ جواد قانع اور ہادی
ابو جعفر محمد مرتضٰی ہو
تمہی ہو فخرِ آدمؑ شانِ خاتمؐ
وقارِ نسلِ حضرت ماریہؑ ہو
امامت کمسنی میں حق سے پائی
ہر اک سے اِس فضیلت میں سِوا ہو
بھلا پھر موت کیا مارے گی اُس کو
تمہارے نام پَر جو مر مِٹا ہو
چلو خدمت میں اُنؑ کی ، غم کے مارو
علاجِ گردشِ دوراں جو چاہو
نہ اِن کو آزما اے ابنِ اکثم
اگر تھوڑی سی بھی تجھ میں حیا ہو
نجف مشہد مدینہ کربلا بھی
چلیں گے کاظمین و سامرہ ، ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام محمد تقی الجوادؑ

جناب ریحان اعظمی کا کلام

بیتِ علی رضاؑ میں تقیؑ کا ظہور ہے
خوشبو ہوا میں اور فضاؤں میں نور ہے

یہ طفل نو امام رضا کا وہ طفل ہے بچپن میں ہی کتاب خدا پر عبور ہے
آغوش میں سبیکۂ کے ہے یہ ماہتاب قرآن معرفت میں جو بین السطور ہے
یہ بھی ہے خاندان رسالت کا اک چراغ ہر رخ جس سے مثال علیؑ یہ بھی دور ہے
چوتھے برس میں سر پہ امامت کا تاج تھا ثابت ہوا کہ نور بہر حال نور
بہلولؒ ہو گیا کوئی سلمانؓ بن گیا آل نبیؐ کی ذات کا جس کو شعور ہے
ان کے لقب نجیب تقی مرتضیٰ بھی تھے جواد وہ لقب ہے جو شانِ غفور ہے
نرمی گنہگاروں پہ رب کی ہے اک صفت اوصاف میں تقی کے بھی شامل صبور ہے

ریحانؔ مدح خواں ہوں امام تقیؑ کا میں
یہ وہ مقام ہے جہاں جائز غرور ہے

--ریحان اعظمی--

جانشین امام رضا آگئے

جانشین امام رضاؑ آ گئے ابن زہراؑ و مشکل کشا آ گئے
ہے تقیؑ نام تقویٰ فضیلت میں ہے پہنے علم نبیؐ کی قبا آ گئے
ان کے فرزند ہوں گے امام نقیؑ
کہہ کے سب مل کے صد مرحبا آ گئے
جھولیاں اب فقیروں کی بھر جائیں گی ساری دنیا کے حاجت روا آ گئے
تھے لقب آپ کے مرتضےٰ اور تقیؑ بن کے بحر عطا و سخا آ گئے
آپ جواد و فانع نجیب و نقی
جس میں بن کے تازہ ہوا آ گئے
تیشۂ علم سے توڑا بت جہل کا اے خوشا ابن خیبر کشا آ گئے
یہ عطاؤں کا در یہ طہارت کا گھر معنی انما یھل اتی آ گئے
از محمدؐ سے تا بہ محمدؐ ہیں یہ
مصطفیٰؐ منزلت مصطفیٰؐ آ گئے
حرف تقویٰ ہوا متقی آپ سے وہ جو تقوے کی ہے انتہا آ گئے

آج ریحانؔ باب شرف کھل گیا
ہادی و رہنما پیشوا آ گئے

--ریحان اعظمی--

ذکر امام تقیؑ

(ظہور جارچوی صاحب کا کلام)

منظور ہے جو مدحِ محمد تقیؑ مجھے توفیق دیں گے نظم کی مولا علیؑ مجھے

جب زہر سے شہید ہوئے آٹھویں امام مامون کے خلاف نظر آئے خاص و عام
برہم نظر جو آیا حکومت کا انتظام اپنی بقا کا پھر کیا اس نے اہتمام
بلوا لیا امام تقیؑ جواد کو
شیعوں کو شاد کر گئے دبایا فساد کو
اک دن شکارگاہ کو جاتا تھا بادشاہ بچوں کے ساتھ دیکھا تقیؑ کو میان راہ
بچے تمام بھاگ گئے ڈر کے لی پناہ لیکن کھڑے رہے وہیں مولا بزرو جاہ
گرما گیا جو خون تو مامون رک گیا
معصوم کے قریب وہ ملعون رک گیا
مامون نے کہا کہ بتائیں ذرا حضور کیوں میرے رعب سے نہ گئے ڈر کے آپ دور
بولے امام بھاگنا تھا کس لئے ضرور؟ ظالم ہے تو، نہ میں نے کیا ہے کوئی قصور
تا دم ہوا جواب سے بولا کمال ہے
ہاں کیوں نہ ہو امام رضاؑ کا یہ لال ہے
واپس ہوا شکار سے جب شاہ وقت شام موجود پھر وہیں نظر آئے اسے امام
مٹھی کو اپنی بند دکھا کر کیا کلام یہ تو ذرا بتایئے اے آسماں مقام
کیا چیز میری مٹھی میں اس وقت بند ہے
دیکھیں تو علم آپ کا کتنا بلند ہے
بولے یہ مسکرا کے امام فلک وقار ہیں مچھلیاں سمندر قدرت میں بے شمار
لے جاتا ہے اڑا کے انہیں بحر سے بخار کر لیں جو باز ان کو سلاطین کے شکار
مسرور قلب ہوتا ہے اہل عقول کا
لیتے ہیں امتحان وہ آل رسولؐ کا
مامون اس جواب سے خوش اس قدر ہوا حجرت کو اپنے ساتھ محل میں ہی لے گیا
رکھ کر محل میں دیکھی جو انوار کی ضیاء قائل ہوا تقیؑ کے علوم و کمال کا
بڑھتا گیا خلوص جو حق کے ولی کے ساتھ
بیٹی کا رشتہ کر دیا مولا تقیؑ کے ساتھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طالب دعا سید زاہد عباس ۲۸ مئی ۲۰۰۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام محمد تقی الجوادؑ

ہیں تقیؑ مثل علیؑ دین کا گویا قرآں
لیکن اک وصف میں بالکل ہے یداللہ کی شان
ذوالعشیرہ میں نبیؐ نے یہ کیا تھا اعلان
وہی نائب ہے مرا آج جولائے ایمان
دس برس کے تھے علیؑ جب کہ نیابت پائی
نو برس کے تھے تقیؑ جب کہ امامت پائی

--نسیم امروہوی--

صلی اللہ علیک یا علی صلی اللہ علیک یا محمد

ریحانؔ اعظمی صاحب کا کلام

جانشینِ امام رضاؑ آ گئے
ابن زہراؑ و مشکل کشا آ گئے
ہے تقیؑ نام تقویٰ فضیلت میں ہے
پہنے علم نبیؐ کی قبا آ گئے
ان کے فرزند ہوں گے امامِ نقیؑ
کہیئے سب مل کے صد مرحبا آ گئے
جھولیاں اب فقیروں کی بھر جائیں گی
ساری دنیا کے حاجت روا آ گئے
تھے لقب آپ کے مرتضےٰ و تقیؑ
بن کے بحر عطا و سخا آ گئے
آپ جواد قانع نجیب و نقی
حبس میں بن کے تازہ ہوا آ گئے
تیشۂ علم سے توڑا بت جہل کا
اے خوشا ابنِ خیبر کشا آ گئے
یہ عطاؤں کا دریا طہارت کا گھر
معنیِ انما یھل اتی آ گئے
از محمدؐ سے تا بہ محمدؐ ہیں یہ
مصطفیٰ منزلت مصطفیٰ آ گئے
حرف تقویٰ ہوا متقی آپ سے
وہ جو تقوے کی ہے انتہا آ گئے
آج ریحانؔ باب شرف کھل گیا
ہادی و رہنما پیشوا آ گئے

--ریحانؔ اعظمی--

جانشینِ امام رضاؑ آگئے

(در مدحِ امام محمد تقی علیہ السلام)

جانشینِ امامِ رضاؑ آگئے　　ابنِ زہراؑ و مشکل کشا آگئے
ہے تقیؑ نام تقویٰ فضیلت میں ہے　　پہنے علمِ نبیؐ کی قبا آگئے
ان کے فرزند ہوں گے امام نقی
کہیے سب مل کے صد مرحبا آگئے

جھولیاں اب فقیروں کی بھر جائینگی　　ساری دنیا کے حاجت روا آگئے
تھے لقب آپ کے مرتضیٰ و تقی　　بن کے بحرِ عطا و سخا آگئے
آپ جواد قانع نجیب و نقی
جس میں بن کے تازہ ہوا آگئے

تیشۂ علم سے توڑا بت جہل کا　　اے خوشا ابن خیبر کشا آگئے
یہ عطاؤں کا در یہ طہارت کا گھر　　معنی انما ھل اتیٰ آگئے
از محمدؐ سے تا بہ محمدؐ ہیں یہ
مصطفیٰؐ منزلت مصطفیٰ آگئے

حرفِ تقویٰ ہوا متقی آپ سے　　وہ جو تقوے کی ہے انتہا آگئے
آج ریحانؔ بابِ شرف کھل گیا　　ہادی و رہنما پیشوا آگئے

بیتِ علی رضاؑ میں تقیؑ کا ظہور ہے

(در مدح امام محمد تقیؑ علیہ السلام)

بیتِ علی رضاؑ میں تقیؑ کا ظہور ہے
خوشبو ہوا میں اور فضاؤں میں نور ہے

یہ طفلِ نو امامِ رضاؑ کا وہ طفل ہے
بچپن میں ہی کتاب خدا پر عبُور ہے

آغوش میں سبیکہؑ کی ہے ایسا ماہتاب
قرآنِ معرفت میں جو بین السُطور ہے

یہ بھی ہے خاندانِ رسالتؐ کا اک چراغ
ہر رجس سے مثالِ علیؑ یہ بھی دور ہے

چوتھے برس میں سر پہ امامت کا تاج تھا
ثابت ہوا کہ نور بہرحال نور ہے

بہلول ہوگیا کوئی سلمان بن گیا
آل نبیؐ کی ذات کا جس کو شعور ہے

ان کے لقب نجیب تقی مرتضٰی بھی تھے
جواد وہ لقب ہے جو شانِ غفورُ ہے

نرمی گنہگاروں پہ رب کی ہے اک صفت
اوصاف میں تقی کے بھی شامل صبور ہے

ریحانؔ مدح خواں ہوں امام تقیؑ کا میں
یہ وہ مقام ہے جہاں جائز غرور ہے

پھر اُٹھا کر سرِ پُرنور پکارے یہ امامؑ
میرے نانا مِرے دادا مِری دادی کو سلام
کہہ کے یہ گرِ گئے تکیئے پہ جو مولائے انام
عسکریؑ روئے تڑپنے لگیں ارواحِ کرام
پُرسہ دیتا تھا نہ کوئی ، نہ گلے ملتا تھا
پنجتنؑ روتے تھے اور عرشِ خدا ہِلتا تھا

فاطمہؑ کرتی تھیں یہ بَین تڑپ کر ہر بار
میرے شبیرؑ کے پوتے تِری غربت کے نثار
مثلِ شبرؑ کے جو نیلا ہے تنِ زار و نِزار
وقتِ رحلت تجھے پانی بھی ملا گُل رُخسار
کب گھرانا کہیں ایسا کوئی مظلوم ہُوا
ساتواں تو مِرا پوتا ہے جو مَسموم ہُوا

کون سا ظلم تھا جو مولا نقیؑ نے نہ سہا

آقا علی نقیؑ جیسا/سبطِ جعفر

زمانہ لائے تو آقا علی نقیؑ جیسا
کہاں ہے دوسرا ایسا علیؑ نقی جیسا

شریکِ حال محبّوں کے تھے امام سبھی
کوئی شریک نہیں تھا علیؑ نقی جیسا

تھی مومنین کی خاطر گوارا ذِلّت بھی
امام کوئی نہ دیکھا علیؑ نقی جیسا

ادائے قرض ہو یا اور کوئی مجبوری
ہے کون پوچھنے والا علیؑ نقی جیسا

پدر ہیں جس کے تقیؑ اور عسکریؑ بیٹا
شرف ہے کب یہ کسی کا علیؑ نقی جیسا

ملا امام حسنؑ عسکری کو یہ اعزاز
پسر ہے مہدیؑ تو بابا علیؑ نقی جیسا

امامت ان کے پسر کے پسر کی ہے قائم
کہاں ہے دوسرا دادا علیؑ نقی جیسا

شرف ملا ہے زیارت کا سبطِ جعفر کو
نہیں ہے دوسرا قُبّہ علیؑ نقی جیسا

قصیدہ

از جناب شفیع صاحب شفیع

ہو مبارک آج عالم میں نقی پیدا ہوئے
نورِ حق نفسِ نبیؐ ابنِ تقیؑ پیدا ہوئے

روز جمعہ پانچوں ماہ رجب کی مومنو
جانشینِ مصطفےٰ دسواں وصی پیدا ہوئے

نام نے نام علی ہے اور لقب جس کا نقیؑ
فضلِ حق سے آج ہمنام علیؑ پیدا ہوئے

راحتِ روحِ نقیؑ آرام جانِ مصطفےٰ
نورِ چشمِ مرتضیٰ نفسِ نبیؐ پیدا ہوئے

سجدۂ حق میں رہے صبح و مسا شاہِ انام
ہو گئے مشہور عالم متقی پیدا ہوئے

فضل و برکت سے ترے اے مقتدائے دو جہاں
دینِ حق ظاہر ہوا اور مقتدی پیدا ہوئے

مٹ گیا دل سے غمِ دنیا و دیں بالکل شفیع
حامیٔ شاہ و گدا جب کہ نقیؑ پیدا ہوئے

قصیدہ در تہنیت حضرت امام علی النقی علیہ السلام

از جناب حبیب علی صاحب حبیب

نائبِ حضرت علیؑ پیدا ہوا
ہادیٔ برحق نقیؑ پیدا ہوا

جلوۂ نورِ نبیؐ پیدا ہوا
آج ہمنام علیؑ پیدا ہوا

شاد ہو دل کیوں نہ ہر مومن کا آج
رحمتِ حق متقیؑ پیدا ہوا

جس کا نور کبریا سے
وہ دل و جانِ نبیؐ پیدا ہوا

جس کا تقویٰ شہرۂ آفاق ہے
وہ امامِ متقیؑ پیدا ہوا

ہے مبارک دوسری ماہِ رجب
آج ہی ابنِ تقیؑ پیدا ہوا

شیرِ حق کا شیر ہے یہ لاکلام
ثانیٔ حضرت علیؑ پیدا ہوا

ذاتِ برحق آپ کی معصوم ہے
آپ میں علمِ نبیؐ پیدا ہوا

ہو گا روشن اور بھی نامِ نقیؑ
آفتابِ زندگی پیدا ہوا

خلقتِ آدم سے تا ایں دم حبیبؔ
ہر نبیؑ کا اک وصی پیدا ہوا

حضرت امام علی نقیؑ

○

آلِ اطہار کی پیروی چاہیئے
موت کے بعد کی زندگی چاہیے
علم و صبر و قناعت بھی مل جائیں گے
اتباعِ امام نقی چاہیئے
جگمگائے گا دل ان کے کردار سے
ہم اندھیرے میں ہیں روشنی چاہیئے
ان کے در کی فقیری کو شاہی سمجھ
یاں تکبّر نہیں عاجزی چاہیئے
بارگاہِ امام نقیؑ پہ چلو
گر تمہیں دولتِ آگہی چاہیئے
پرستش قبر کا کوئی خدشہ نہیں
ان کے دامن سے وابستگی چاہیئے
ایک دولت ہے حُبِّ علی دوستو
اور یہ دولت ہمیں لازمی چاہیئے

وہ مقدّر جو سلمان و بوذر کا ہے
اس مقدّر کی تابندگی چاہیئے
آخرت میں جو لے جائے فردوس میں
ہم کو شادؔاں وہی شاعری چاہیئے

○

کیا بتائیں تمہیں کہ کیا ہیں نقیؑ
حق نگر اور حق نما ہیں نقیؑ
کیونکہ دل بند فاطمہؑ ہیں نقیؑ
اس لئے شاملِ کساء ہیں نقیؑ
جن غریبوں کی کوئی آس نہیں
ان غریبوں کا آسرا ہیں نقیؑ
بارہویں گل ہیں باغِ عصمت کے
کیسے خوش رنگ و خوش نما ہیں نقیؑ
آپ دسویں امام ہیں گویا
دونوں عالم کے رہنما ہیں نقیؑ
زینبؑ کاذبہ ہوئی تائب
علم کا ایسا معجزہ ہیں نقیؑ
ہیں قدم بوس سب درندے بھی
کیوں کہ فرزندِ سیّدہ ہیں نقیؑ
ہیں سند کُلّنا محمدؐ کی
وارثِ علمِ مصطفیٰؐ ہیں نقیؑ

مبارک باد

از حسینی بیگم صاحبہ حسینی

ہوئے پیدا نقی مبارک ہو — خلق میں ہے خوشی مبارک ہو
آج پیدا ہوا امامِ دہم — شاد ہیں امتی مبارک ہو
مشکلیں مومنوں کی حل کرنے — آگئے ہیں تقیؑ مبارک ہو
ہو مبارک رضاؑ کو یہ پوتا — یہ وصی یا نقی مبارک ہو
یہ وسیلہ بڑا ہے امت کا — کہہ رہے ہیں نبیؐ مبارک ہو
ہو مبارک پسر یہ مادر کو — تواں نائب علیؑ مبارک ہو
دوسری ہے، رجب کی جشنِ خوشی — کہہ رہے ہیں سبھی مبارک ہو
ہے قمر سے نقیؑ کے جگ روشن — خوش ہیں بے حد نقیؑ مبارک ہو
بخشوانے کو امتِ جد کے — ہوئے پیدا نقیؑ مبارک ہو

اے حسینی جہازِ امت کا
تا خدا ہے یہی مبارک ہو

قصیدہ

از جناب حسینی بیگم صاحبہ حسینی

بٹیا ہوا تقیؑ کو کیا چاند سا مبارک — ہر سُو جہاں میں غل ہے صلواۃ کا مبارک
یہ آپ کو مبارک پوتا امامؑ ضامنؑ — مسند نشین یہ دسواں یا مصطفےٰ مبارک
پائے گی فیض جس سے سب خلق دو جہاں میں — پیدا ہوا ہے دسواں وہ رہنما مبارک
ہو آپ کو مبارک پوتا نواں یہ زہراؑ — ہو جانشیں تواں یہ شیرِ خدا مبارک
اعجاز انبیا کے سب ہیں جو شاہِ دیں میں — پیدا ہوا وہ آقا معجز نما مبارک
بگڑی بنانے والا پیدا ہوا جہاں میں — دسواں یہ سب کا آقا شکرِ خدا مبارک

میلاد کا نقیؑ کی ہے آج دن حسینی
سب جشن کر رہے ہیں میلاد کا مبارک

قصیدہ در مدح امام علی نقی علیہ السلام

نیویارک
۱۸ر نومبر سنہ ۹۰ء

ترتیبِ امامت کی روایت سے معتبر ہیں

"دسویں نقیؑ ہیں پھول امامت کے ہار کے"

پھر زخم کھل گئے ہیں دلِ داغدار کے — پہونچے ہیں سرحدوں کے قریں لالہ زار کے
بلبل ہیں اور گل ہیں اشارے ہیں پیار کے — نظارے دن دھاڑے ہیں بوس و کنار کے
چلتی ہے گل بکاولی کا روپ دھار کے — بادِ نسیم جھوم کے سینہ اُبھار کے
رنگینیوں میں گردشِ لیل و نہار کے — افسانے چل پڑے ہیں کسی گل عذار کے

ہو کے نقیب پہونچے درِ شاہوار کے
دسویں نقیؑ ہیں پھول امامت کے ہار کے

اک مرض میں خلیفہ[۲] ہوا ایسا مبتلا — درباریوں کو موت کا اندیشہ ہو چلا
ماں نے امام سے کیا رو رو کے التجا — نسخہ صحت کے واسطے اک کیجئے عطا
حضرت کے ایک نسخے سے ہی بیٹا جی پڑا — ماں نے گزارے نذر میں دینار اور دعا
محسن کشی کی بیٹے نے کر دی پر انتہا — حضرت کو درمیان درندوں کے کر دیا

ناداں نے چاہا رکنِ امامت کو توڑنا
ٹوٹے مگر درندے سے ہی دامن پسار کے

ہونے کو ختم تھا ہی ہدایت کا سلسلہ — تکمیلی منزلوں میں تھا تدریسی قافلہ
نظروں میں تھا نقی کے اخیری مجادلہ — قدرت کے ہاتھ کا لکھا منشائے کربلا
اک خوبرو کنیز سے طے کر کے معاملہ — بیٹے حسنؑ[۳] سے رشتۂ الفت دیا ملا
دو دامنوں کے بندھنوں کا یہ ملا صلہ — زرجسؑ کی گود میں پلا زہراؑ کا لاڈلا

بطلِ جلیل سیفِ خدا۔ دافعِ بلا
زائر قریب ختم ہیں دن انتظار کے

BY ZAIR ZAIDI
COLLECTION BY NAZAR ABBAS
17-9-2003

نیویارک
۲۰ ستمبر ۱۹۹۳ء

قصیدہ

در مدح حضرت امام علی نقی علیہ السلام

"یا نقیؑ دل کو ہے راحت آپ سے"

۱۔ یا علیؑ ہم کو ہے الفت آپ سے — یا نقی دل کو ہے راحت آپ سے
۲۔ آپ کی رگ میں ہے خونِ مصطفیٰؐ — دینِ حق میں ہے حرارت آپ سے
3۔ آپ کا ہے نام برنامِ علیؑ — سب کو ملتی ہے ہدایت آپ سے
4۔ آپ ہیں دلبندِ حضرت فاطمہؑ — آلِ احمدؐ کی ہے شوکت آپ سے
5۔ آپ ہیں دسویں امامِ دینِ حق — ہے فروزاں شمعِ رحمت آپ سے
6۔ آپ کے ورثہ میں ہے صبرِ حسینؑ — سوز میں باقی ہے لذت آپ سے
7۔ صُلب میں مہدیؑ ہیں چونکہ آپ کے — ہے حکومت کو عداوت آپ سے
8۔ کام فطرت کو ہے لینا آپ سے — ہے خدا کو کام حضرت آپ سے
9۔ آپ کے ذمہ ہے اِک کارِ عظیم — آمدِ قائمؑ کی حاجت[2] آپ سے
۱۰۔ بیاہ نرجسؑ[3] کا رچے گا ایک دن — عسکریؑ[4] کو ہے ضرورت آپ سے
۱۱۔ دونوں کے بندھن سے ہوگا دیدہ ور — لے گا کروٹ دینِ فطرت آپ سے
12۔ اِس قدر جب خوبیاں ہیں آپ میں — کیوں نہ ہو ہم کو محبت آپ سے

قصیدہ در تہنیت ولادت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

از جناب حبیب علی صاحب حبیب

جانشینِ پنجتنؑ پیدا ہوا — وارثِ علمِ حسنؑ پیدا ہوا
دسویں کو ماہِ رجب کی مومنو — مصطفےٰؐ کا جان و تن پیدا ہوا
مذہبِ اسلام کی تبلیغ کو — نائبِ شاہِ زمن پیدا ہوا
کیوں نہ ہوں حور و ملک اس پر نثار — جانِ زہراؑ و حسنؑ پیدا ہوا
دل رضاؑ کا آج بیحد شاد ہے — ورثہ دار پنجتنؑ پیدا ہوا
لب پہ آیا جب مرے نامِ نقیؑ — دل میں الفت کا چمن پیدا ہوا
دیکھا دنیا میں تقیؑ سا کب کوئی — جب سے دنیا کا چمن پیدا ہوا
زینتِ گنجینۂ ختمِ رسلؐ — بے بہا دُرِ عدن پیدا ہوا
جس میں ہے نورِ امامت کی ضیا — آج وہ لعلِ یمن پیدا ہوا

نارِ دوزخ کا نہیں ہے ڈر حبیبؔ
دل میں عشقِ پنجتنؑ پیدا ہوا

مدح امام علی نقیؑ

وہ جس کے قلب و نظر میں یارو نقی کی صورت بسی ہوئی ہے
اسی کے سینہ میں ہے حرارت اسی کی آنکھوں میں روشنی ہے
وہ جس کو کہتے ہیں اصلِ ایماں وہ میرے مولا کی دوستی ہے
وہ جس کو کہتے ہیں نسلِ شیطاں وہ میرے مولا کی دشمنی ہے
علیؑ کا جس کو نہ ہوگا عرفاں نبیؐ پہ لائے گا کیسے ایماں
بغیر در کے رسائی گھر تک کہیں جہاں میں کبھی ہوئی ہے
کہیں نقیؑ ہے کہیں رضاؑ ہے کہیں ہے عابدؑ کہیں مجاہد
علیؑ کو جس رنگ میں بھی دیکھا پکاری دنیا علیؑ علیؑ ہے
کرے جو آلِ نبیؐ سے نفرت بشر یقیناً ہے پست فطرت
علاج جس کا کہیں نہیں ہے جہاں میں وہ ایک ہی کمی ہے

دکھا کے لشکر امام ہادی کو کیا ڈرائے گا کوئی ظالم
خبر نہیں ہے اسی کی گودی کا ایک پروردہ عسکریؑ ہے
نقی نے اشعار وہ پڑھے ہیں کہ ہوش ظالم کے اڑ گئے ہیں
دماغ و دل پر ہو جس کا قبضہ نگاہِ حق میں وہی ولی ہے
اتر گیا سلطنت کا نشہ الٹ گئے سارے جام و مینا
جدا زمانے کی شاعری سے امام برحق کی شاعری ہے
یہ مانا زنداں میں تھا اندھیرا ڈرا نہ لیکن امامؑ میرا
کہ جس طرف سر اٹھا کے دیکھا تمام سجدوں کی روشنی ہے
کہا نقیؑ نے کہ مت بناؤ ہر ایک زینبؑ کو بنت حیدرؑ
تمہاری کوشش سے کوئی بیٹی کسی زمانے میں بن سکی ہے
نقیؑ کے قدموں پہ کر کے سجدہ کیا ہے شیروں نے یہ اشارہ
انھیں کے قدموں پہ روزِ اول ملائکہ کی جبیں جھکی ہے
قصیدہ نورِ ازل کا آیا لبِ کلیم جہاں پہ جس دم
ہوا یہ محسوس ساری محفل جواب سینا بنی ہوئی ہے

حضرت امام علی نقیؑ

1

آلِ اطہار کی پیروی چاہیئے
موت کے بعد کی زندگی چاہیے
علم و صبر و قناعت بھی مل جائیں گے
اتباعِ امامِ نقیؑ چاہیئے
جگمگائے گا دل ان کے کردار سے
ہم اندھیرے میں ہیں روشنی چاہیئے
ان کے در کی فقیری کو شاہی سمجھ
یاں تکبّر نہیں عاجزی چاہیئے
بارگاہِ امام نقیؑ پہ چلو
گر تمہیں دولتِ آگہی چاہیئے
پرسشِ قبر کا کوئی خدشہ نہیں
ان کے دامن سے وابستگی چاہیئے
ایک دولت ہے حُبِّ علی دوستو
اور یہ دولت ہمیں لازمی چاہیئے
وہ مقدّر جو سلمان و بوذر کا ہے
اس مقدّر کی تابندگی چاہیئے
آخرت میں جو لے جائے فردوس میں
ہم کو شاداںؔ وہی شاعری چاہیئے

2

کیا بتائیں تمہیں کہ کیا ہیں نقیؑ
حق نگر اور حق نما ہیں نقیؑ
کیونکہ دل بند فاطمہؑ ہیں نقیؑ
اس لئے شاملِ کساء ہیں نقیؑ
جن غریبوں کی کوئی آس نہیں
ان غریبوں کا آسرا ہیں نقیؑ
بارہویں گل ہیں باغِ عصمت کے
کیسے خوش رنگ و خوش نما ہیں نقیؑ
آپ دسویں امام ہیں گویا
دونوں عالم کے رہنما ہیں نقیؑ
زینبؑ کاذبہ ہوئی نائب
علم کا ایسا معجزہ ہیں نقیؑ

ہیں قدم بوس سب درندے بھی
کیوں کہ نسلِ زندِ سیدہ ہیں نقیؑ
ہیں سند کلمۃ محمدؐ کی
وارثِ علمِ مصطفےٰؐ ہیں نقیؑ
کمسنی میں ہوئے امامِ جہاں
علم کا ایک معجزہ ہیں نقیؑ
ہیں جو مانندِ ناقۂ صالح
خاصِ خاصانِ کبریا ہیں نقیؑ
اس کو کچھ گمرہی کا خوف نہیں
جس کی منزل کے رہنما ہیں نقیؑ

ہیں تقی جواد کے فرزند
اس لئے صاحبِ سخا ہیں نقیؑ
جانتے ہیں انہیں خدا والے
بالیقیں حجتِ خدا ہیں نقیؑ
دیکھ لو اس میں دین کی صورت
ایسا شفاف آئینہ ہیں نقیؑ
اس کو طوفاں کا کوئی خوف نہیں
جس کی کشتی کے ناخدا ہیں نقیؑ
منحصر صرف زندگی پہ نہیں
موت کا بھی تو آسرا ہیں نقیؑ
جس کو شاداںؔ ہے حبِ آلِ نبیؐ
اس کے ہر درد کی دوا ہیں نقیؑ

QASEEDA OF IMAM NAQI A.S WRITTEN BY SHADAN DEHLAWI FOR 3 & 5 RAJAB

COLLECTION BY NAZAR ABBAS 2 SEP 2003

نیویارک
۱۸ نومبر سنہ ۹۰ء

BY ZAIR ZAIDI

قصیدہ در مدح امام علی نقی علیہ السلام

FOR 3 & 5 RAJAB

ترتیبِ امامت کی روایت سے معشر میں
"دسویں نقی ہیں پھول امامت کے ہار کے"

پھر زخم کھل گئے ہیں دلِ داغدار کے
پہونچے ہیں سرحدوں کے قریں لالہ زار کے

بلبل ہیں اور گل میں اشارے ہیں پیار کے
نظارے دن دھاڑے ہیں بوس و کنار کے

چلتی ہے گل بکاولی کا روپ دھار کے
بادِ نسیم جھوم کے سینہ ابھار کے

رنگینیوں میں گردشِ لیل و نہار کے
افسانے چل پڑے ہیں کسی گل عذار کے

ہو کے نقیب پہونچے درِ شاہوار کے
دسویں نقیؑ ہیں پھول امامت کے ہار کے

اک مرض میں خلیفہ[۲] ہوا ایسا مبتلا
درباریوں کو موت کا اندیشہ ہو چلا

ماں نے امام سے کیا رو رو کے التجا
نسخہ صحت کے واسطے اک کیجئے عطا

حضرت کے ایک نسخے سے ہی بیٹا جی پڑا
ماں نے گزارے نذر میں دینار اور دعا

محسن کشی کی بیٹے نے کر دی پر انتہا
حضرت کو درمیان درندوں کے کر دیا

ناداں نے چاہا رکنِ امامت کو توڑنا
ٹوٹے مگر درندے سے ہی دامن پسار کے

ہونے کو ختم تھا ہی ہدایت کا سلسلہ
تکمیلی منزلوں میں تھا تدریسی قافلہ

نظروں میں تھا نقی کے اخیری مجادلہ
قدرت کے ہاتھ کا لکھا منشائے کربلا

اک خوبرو کنیز سے طے کر کے معاملہ
بیٹے حسنؑ[۱۱] سے رشتۂ الفت دیا ملا

دو دامنوں کے بندھنوں کا یہ ملا صلہ
نرجسؑ کی گود میں پلا زہراؑ کا لاڈلا

بطلِ جلیل سیفِ خدا۔ دافعِ بلا
زائر قریب ختم ہیں دن انتظار کے

COLLECTION BY NAZAR ABBAS 1 SEP 2003

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام علی نقی علیہ السلام

جناب ریحان اعظمی کا کلام

مدحت علیؑ نقی کی مقدر کی بات ہے
قطرے کے لب پہ آج سمندر کی بات ہے

مولا نقیؑ کا ذکر کیا جب تو یوں لگا
یہ ہے نبیؐ کا ذکر یہ حیدرؑ کی بات ہے

جس گھر میں انبیاء پے تعظیم آتے تھے
اس گھر کے ایک فرد اسی در کی بات ہے

تقویٰ نقیؑ کا صبر حسینؑ شہید کا
انکو اگر ملا ہے تو یہ گھر کی بات ہے

اصحاب ان کے بوذرؓ و سلمانؓ مثال تھے
یہ اک عطائے خالق اکبر کی بات ہے

جو بھی عمل تھا مرضیء پروردگار تھا
ان کے عمل میں ساری پیمبرؐ کی بات ہے

یہ بھی تمام عمر رہے ظلم کا شکار
یوں ان کے تذکرے میں ستمگر کی بات ہے

سیرت انہی کی ساری حسنؑ عسکری میں تھی
منظر کی بات میں پس منظر کی بات ہے

ریحاںؔ پیاس بجھ گئی ان کی ثناء کے بعد
یہ بھی تو ابن ِ ساقیِ کوثر کی بات ہے

--ریحاںؔ اعظمی--

مدح امام نقیؑ

از جناب ریحاںؔ اعظمی

نقیؑ آئے زمانے میں بہارِ بے خزاں آئی
کہا اسلام نے اک بار پھر سے جاں میں جاں آئی

نقیؑ کی گود میں قرآن ہے یا عکس پیغمبرؐ
برائے تہنیت عرش بریں سے کہکشاں آئی

امامت کے فلک پہ آج خورشیدِ دہم آیا
امام آیا امامت کو تو آوازِ اذاں آئی

نقیؑ کے نام کی نکہت سے اک عالم معطر ہے
یہ خوشبو باغ زہراؑ کی کراں تا بہ کراں آئی

زمیں نے پائے اقدس چوم کے مدحت گزاری ہے
پڑھو صلے علیٰ مل کر صدائے آسماں آئی

علوم و فیض کے دریا عطا و خلق کی بارش
زمیں والوں کے حق میں آج ہو کے مہرباں آئی

دکھائے معجزے ایسے کہ منکر بھی ہوئے قائل
کہا قرآن نے بڑھ کر میرے منہ میں زباں آئی

یہ سیرت میں محمدؐ ہے شجاعت میں یہ حیدرؑ
امام وقت ہے قبضے میں رفتارِ زماں آئی

زمانہ آج بھی ریحاںؔ ان سے فیض پاتا ہے
زباں قرآن کی یہ راز بھی کرتی عیاں آئی

--ریحاںؔ--

اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا --سیدہ زعباس--۳ ستمبر ۲۰۰۲م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۳ رجب کیلئے مرثیہ

امام علی نقی علیہ السلام

جناب ظہور جارچوی صاحب کا کلام

یہ مجلس عزا ہے برائے علی نقیؑ مومن ہیں آج محوِ عزائے علی نقیؑ
دل میں بھرا ہے جوش ولائے علی نقیؑ ہر سمت ہے یہ شور کہ ہائے علی نقیؑ
ظالم نے زہر دے کے جو ٹکڑے جگر کیا
مولا نے سوئے خلد جہاں سے سفر کیا

بچپن میں ان کو چھوڑ گئے تھے نقیؑ غریب چھ سال صرف باپ کا سایہ ہوا نصیب
ان پر مصیبتوں کا رہا سلسلہ عجیب عباسیوں کا دور تھا ان کے لئے مہیب
رہبر پہ آہ رہزنِ منزل کا ظلم تھا
نا قابلِ بیاں متوکل کا ظلم تھا

معصوم کو لعیں نے بلوا لیا عراق ظاہر کیا امام کی خدمت کا اشتیاق
قبرِ نبیؐ سے چھٹنا تھا ہر چند دل پہ شاق لیکن نقیؑ کو سہنا پڑا صدمۂ فراق
جیسے حسینؑ، موسیٰؑ، رضا اور تقیؑ گئے
یوں ہی مدینہ چھوڑ کے مولا نقیؑ گئے

پہلا ستم لعیں متوکل نے یہ کیا ٹھہرایا اس کھنڈر میں جہاں رہتے تھے گدا
پھر تین روز بعد نظر بند کر دیا رکھتے تھے پہرہ سخت ستم گار واشقیا
باہر کھنڈر سے آپ کو آنے نہ دیتے تھے
مولا تک اہلِ شہر کو جانے نہ دیتے تھے

رزاقی پاسباں جو ذرا مہرباں ہوا بیکس کو دوسرے کی حراست میں دے دیا
وہ نام کا سعید مگر تھا شقی معصوم پر ستم جو کیا وہ نیا کیا
ہر دن ستم شعار کے وہ ظلم سہتے تھے ہر دم مگر عبادتِ خالق میں رہتے تھے
بارہ برس نقیؑ رہے اس قید خانے میں کرتے نہ تھے لعیں کی ظلم ڈھانے میں
دشمن تھے خوان کے فضائل چھپانے میں پھر بھی بڑھیا امامؑ کی عظمت زمانے میں
مومن تڑپتے رہتے تھے دیدار کے لئے
مشتاق اہلِ علم تھے پندار کے لئے

اک شخص فتح نام محب تھا امام کا شہرہ صلاحیت کا جو اس کی بہت ہوا
آخر وزیر وہ متوکل کا بن گیا اس کے تدبر اور عمل کا اثر یہ ہوا
ظاہر میں ان پہ قید کا در بند کر دیا لیکن نقیؑ کو گھر میں نظر بند کر دیا
مولا کو بار بار ستاتے تھے بدیقیں کرتے تلاش گھر میں کبھی اسلحہ لعیں
دربار میں بلاتے کبھی دشمنانِ دیں مجبور جاتے تھے جو ستم کیش کے قریں
کہتا لعیں شراب پیئیں اور گائیں آپ
اشعار تو ضرور ہمیں کچھ سنائیں آپ

یہ بدترین جور و ستم تھے امام پر یہ وار تھے جو تیغ سے ہوئے تھے سخت تر
روحانی ایک صدمہ تھا اور ایسا الحذر ملتی تھی روز روز یہ معصوم کو خبر
زائر جو کربلا و نجف کے بہم ہوئے
فرمانِ بدیقیں سے سراں کے قلم ہوئے

یہ ظلم سہ رہے تھے جنابِ علی نقیؑ ایک آپ کو یہ اور بھی پُرغم خبر ملی
قبرِ حسینؑ کھودنے پہنچے تھے کچھ شقی ندی حسینیوں کے لہو کی وہاں بہی
آنکھوں سے سیل اشک بہاتے رہے امام
ہر لحہ زخم تازہ اٹھاتے رہے امام

ایک اور دکھ سہا یہ ہمارے امام نے بھیجا انہیں گرسنہ درندوں کے سامنے
چاہی تھی موت حاکمِ بداحترام نے دیکھا مگر نظارہ یہ ہر خاص و عام نے
آنکھوں سے اپنے مل کے خدا کے ولی کا پاؤں
بھوکے درندے چوم رہے تھے نقیؑ کا پاؤں

ہر وقت اس الم سے تڑپتے تھے شاہ دیں مولا علیؑ کی نقل بناتا تھا اہل کیں
اس پر ہوا پسر متوکل کا خشمگیں ملعوں کو مختصر سے مگر گالیاں ملیں
بیٹے کو گالیاں جو گویئے سناتے تھے
دربار والے قہقہے اس پر لگاتے تھے

تنگ آیا مختصر متوکل کے طور سے مل کر غلام رومی سے ٹکڑے اڑا دیئے
خود بادشاہ بن کے کئے کام کچھ بھلے دنیا نے چھ مہینے ہی جینے دیا اسے
کچھ عرصہ تخت و تاج ملا مستعین کو
بعد اس کے راج مل گیا معتز لعین کو

معتز کو دشمنی جو نقیؑ سے ہوئی سوا ملعون نے امام کو زہر دغا دیا
کٹ کر کلیجہ باپ کا جب خاک پر گرا کرنے لگے امام حسنؑ عسکری بکا
بابا یتیم سامرے میں چھوڑ کر چلے
پردیس میں غریب سے منہ موڑ کر چلے

خود عسکریؑ نے باپ کو کو غسل و کفن دیا خود ہی کیا نمازِ جنازہ کا فرض ادا
جس گھر میں تھا قیام وہیں دفن کر دیا ہے آج اسی مقام پہ روضہ بنا ہوا
کہتے ہیں لوگ دل کا فسانہ امام سے پاتے ہیں فیض اہلِ زمانہ امام سے
مولا نقی کی عمر ہوئی قید میں تمام چالیس سال زندہ رہے خلق میں امامؑ
اعدا کے ظلم و جور اٹھاتے رہے مدام سارے عزیز تڑپے مدینے میں صبح و شام
اب عرض کر ظہورؔ یہ دسویں امامؑ سے
رکھئے بلائیں دور اس ادنیٰ غلام سے

(طالب دعا۔ سید ذوالعباس۔ اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔ ۱۱ جون ۲۰۰۲ م)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام علی نقی علیہ السلام

دلوں میں شمعِ ہدایت جلا رہے ہیں نقیؑ
رہِ حیات کی ظلمت مٹا رہے ہیں نقیؑ
بڑھی امامتِ مطلق کی اور اک منزل
کچھ اور دین کی حرمت بڑھا رہے ہیں نقیؑ

کچھ اس انداز سے یہ قبلہء دنیا و دیں آیا
ہدایت خود پکار اٹھی کہ پھر دورِ یقیں آیا
نبیؐ کے نور کا حامل علیؑ کے علم کا وارث
امینِ فکرِ شبیری تقیؑ کا جانشیں آیا

سید محمد باقرؔ کاظمی صاحب کا کلام

لو گھر میں محمدؐ کے اک اور علیؑ آیا
اک علم کا مرکز ہے اک شمع ہدایت ہے
خوش بی بی سمانہ ہیں گود ان کی بھری حق نے
آغوش میں بیٹا ہے کیا چاند سی صورت ہے
امت کو مبارک ہو یہ دسواں امام اپنا
پرتو ہے نبوت کا اور سایہ رحمت ہے
نادار کو اک پل میں چاہیں تو غنی کر دیں
دیں کور کو بینائی حاصل انہیں قدرت ہے
منکر تھا جنیدی گو کہنا ہی پڑا آخر
ہے طفل مگر ان کو داناؤں پہ سبقت ہے
رکھتا تھا حسد اِن سے، دیکھا تو ہوا قائل
مشہور زمانہ میں یحییٰ کی حکایت ہے
وہ قید، وہ آزادی، ایذا و زباں بندی
تبلیغ رہی جاری، کیا شانِ امامت ہے
سِکیت کا بیٹا بھی، یحییٰ بن اکثم بھی
الجھے تھے امامت سے، تا حشر ندامت ہے
چھوڑا تھا درندوں کو ان پر متوکل نے
قدموں پہ گرے آ کر فرض انکی اطاعت ہے
حاکم کو عنادان سے، یہ اُس کو شفا بخشیں
لایا نہ مگر ایماں، کس درجہ شقاوت ہے
کہنے کو ثناخواں ہے مولا کا مگر باقرؔ
گویائی کی قوت ہے نے تاب نہ طاقت ہے

--باقرؔ کاظمی مرحوم--

(اپنے بچوں کے لئے بذریعہ برادر منظر حسنین جمع کیا۔۔۔طالب دعا۔سید زعباس)

۱۴ فروری ۲۰۰۲

نقیؑ آئے زمانے میں بہار بے خزاں آئی

(در مدحِ امام علی نقی علیہ السلام)

نقیؑ آئے زمانے میں بہار بے خزاں آئی
کہا اسلام نے اک بار پھر سے جاں میں جاں آئی

نقیؑ کی گود میں قرآن ہے یا عکسِ پیغمبرؐ
برائے تہنیت عرشِ بریں سے کہکشاں آئی

امامت کے فلک پہ آج خورشیدِ دہم آیا
امام آیا امامت کو تو آوازِ اذاں آئی

نقی کے نام کی نسبت سے اک عالم معطر ہے
یہ خوشبو باغِ زہراؑ کی کراں تا بہ کراں آئی

زمیں نے پائے اقدس چوم کے مدحت گزاری ہے
پڑھو صلے علیٰ مل کر صدائے آسماں آئی

علوم و فیض کے دریا عطا و خلق کی بارش
زمیں والوں کے حق میں آج ہو کے مہرباں آئی

دکھائے معجزے ایسے کہ منکر بھی ہوئے قائل
کہا قرآن نے بڑھ کر میرے منہ میں زباں آئی

یہ سیرت میں محمدؐ ہے شجاعت میں ہے یہ حیدرؑ
امامِ وقت ہے قبضے میں رفتارِ زماں آئی

زمانہ آج بھی ریحانؔ ان سے فیض پاتا ہے
زبانِ قرآن کی یہ راز بھی کرتی عیاں آئی

مدحت علی نقیؑ کی مقدر کی بات ہے

(در مدحِ امام علی نقی علیہ السلام)

مدحت علی نقیؑ کی مقدر کی بات ہے
قطرے کے لب پہ آج سمندر کی بات ہے

مولا نقیؑ کا ذکر کیا جب تو یوں لگا
یہ ہے نبیؐ کا ذکر یہ حیدرؑ کی بات ہے

جس گھر میں انبیاء پہ تعظیم آتے تھے
اُس گھر کے ایک فرد اُسی در کی بات ہے

تقویٰ تھی کا صبر حسینؑ شہید کا
انکو اگر ملا ہے تو یہ گھر کی بات ہے

اصحاب ان کے بوذرؓ و سلمانؓ مثال تھے
یہ اک عطائے خالقِ اکبر کی بات ہے

جو بھی عمل تھا مرضیٔ پروردگار تھا
ان کے عمل میں ساری پیمبرؐ کی بات ہے

یہ بھی تمام عمر رہے ظلم کا شکار
یوں ان کے تذکرے میں ستمگر کی بات ہے

سیرت انہی کی ساری حسن عسکریؑ میں تھی
منظر کی بات میں پسِ منظر کی بات ہے

ریحانؔ پیاس بجھ گئی ان کی ثنا کے بعد
یہ بھی تو ابنِ ساقیٔ کوثرؐ کی بات ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام

ازجناب فیاض مھدی صاحب ۔کینیڈا

علیؑ یہ دوسرا آیا ہے اس مہینے میں
ہوا ہے شور جو صلوٰۃ کا مدینے میں

تیرا کرم ہے کہ تو نے بنائے چار علیؑ
کمی نہیں ہے کرم کی تیرے خزینے میں

کرم خدا کا سمجھنا ہے تو بجھاؤ اسے
لگی ہے آگ جو بغض علیؑ کی سینے میں

فقط علیؑ ہی نہیں باپ بھی حسنؑ کا ہے
ملا پ ءاول وآخر ہے اس قرینے میں

ہزار طرح کے الزام جو لگائے گئے
ملا نہ کوئی بھی عصمت کے اس نگینے میں

کسی علیؑ کو بھی میداں میں مات دے نہ سکے
نہیں ہے ہمت وطاقت کسی کمینے میں

خدا کے واسطے نسبت نہ دے صحابہ سے
ملا نہ خون کو سرکار کے پسینے سے

نجات کے لئے تعریف ہو چکی ہے بہت
بس اب سوار بھی ہو جایئے سفینے میں

ہماری نظروں سے اوجھل ہے آپ کا پوتا
مزا کہاں رہا فیاض ایسے جینے میں

پھر اُٹھا کر سرِ پُرنور پکارے یہ امامؑ
میرے نانا مِرے دادا مِری دادی کو سلام
کہہ کے یہ گرِ گئے تکیئے پہ جو مولائے انام
عسکریؑ روئے تڑپنے لگیں ارواحِ کرام
پُرسہ دیتا تھا نہ کوئی ، نہ گلے ملتا تھا
پنجتنؑ روتے تھے اور عرشِ خدا ہِلتا تھا

فاطمہؑ کرتی تھیں یہ بَین تڑپ کر ہر بار
میرے شبیرؑ کے پوتے تِری غربت کے نثار
مثلِ شبرؑ کے جو نیلا ہے تنِ زار و نِزار
وقتِ رحلت تجھے پانی بھی ملا گُل رُخسار
کب گھرانا کہیں ایسا کوئی مظلوم ہُوا
ساتواں تو مِرا پوتا ہے جو مَسموم ہُوا

کون سا ظلم تھا جو مولا نقیؑ نے نہ سہا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام

ازجناب فیاض مھدی صاحب ۔کینیڈا

علیؑ یہ دوسرا آیا ہے اس مہینے میں
ہوا ہے شور جو صلوٰۃ کا مدینے میں

تیرا کرم ہے کہ تو نے بنائے چار علیؑ
کمی نہیں ہے کرم کی تیرے خزینے میں

کرم خدا کا سمجھنا ہے تو بجھاؤ اسے
لگی ہے آگ جو بغض علیؑ کی سینے میں

فقط علیؑ ہی نہیں باپ بھی حسنؑ کا ہے
ملا پ ءاول وآخر ہے اس قرینے میں

ہزار طرح کے الزام جو لگائے گئے
ملا نہ کوئی بھی عصمت کے اس نگینے میں

کسی علیؑ کو بھی میداں میں مات دے نہ سکے
نہیں ہے ہمت وطاقت کسی کمینے میں

خدا کے واسطے نسبت نہ دے صحابہ سے
ملا نہ خون کو سرکار کے پسینے سے

نجات کے لئے تعریف ہو چکی ہے بہت
بس اب سوار بھی ہو جایئے سفینے میں

ہماری نظروں سے اوجھل ہے آپ کا پوتا
مزا کہاں رہا فیاض ایسے جینے میں

مدح امام۔ حسن عسکریؑ ۔ٹورنٹو۔۱۴۲۴ھ۔سید فیاض مہدی

حَسَن کے لکھنے سے آتا ہے حُسن کاغذ پر
حُسین لکھ کے تو دیکھو حسین' ہے کہ نہیں؟ (نامعلوم شاعر)

حسنؑ کا بیٹا اک ابنِ حسنؑ ہے دنیا میں
اسی وجہ سے یہ قائم زمین' ہے کہ نہیں؟

علیؑ کی گود میں دیکھو حسنؑ اک اور دفعہ
بتائے گا تجھے راہب، ذہین ہے کہ نہیں؟

بہت سے کندی سدھارے ہیں عسکریؑ تو نے
مثالوں سے بھری تاریخِ دین' ہے کہ نہیں؟

نہ ہوں گے عترت وقرآں کبھی جُدا ہرگز
قرآں میں دیکھ امامِ مبین' ہے کہ نہیں؟

ابوترابیوں سے عسکریؑ یہ پوچھتا ہے
کبھی تراب پہ رکھی جبین' ہے کہ نہیں؟

سعودی کعبے پہ قابض، یہودی اقصیٰ پر
کوئی زمین پئے مسلمین ہے کہ نہیں؟

اٹھو! مٹادو یہود و سعود کا قبضہ
مدد خدا کی ملے گی، یقین ہے کہ نہیں؟

وہ پھنس گیا ہے غزہ سے نکلنا چاہتا ہے
مگر گھروں کو گراتا کمین ہے کہ نہیں؟

علیؑ علیؑ ہو زبان پر، ہو خدمتِ بُش میں
تو ایسی نام کی ''امہ'' لعین ہے کہ نہیں؟

مذاکرات کرے جو بھی کوئی شیطاں سے
بجائے بھینس کے آگے وہ بین ہے کہ نہیں؟

ہو گرچہ روح بلالی تو فکرِ مخرج کیا!
جو سین نکالا تھا اس سے' وہ شین ہے کہ نہیں؟

ہے آ رہی یہ صدا آج بھی تو کوفہ سے
کہ حق پہ مرنا خود ہی بہترین ہے کہ نہیں؟

سقیفہ والوں سے پوچھے گا حشر تک فیاضؔ
نبیؐ کا آج کوئی جانشین ہے کہ نہیں؟

حضرت امام حسن عسکریؑ

علمِ تفسیرِ قرآں اگر چاہیئے
بس حسن عسکری پر نظر چاہیئے

ہے حسن عسکری کی ولادت کا دن
اس خوشی کا دلوں پر اثر چاہیئے

اعتراضات جتنے تھے قرآن پر
کیسے رد ہو گئے یہ خبر چاہیئے

جس نے تفسیر لکھی ہے قرآن کی
اس قلم کی اطاعت مگر چاہیئے

جس میں ہو عکسِ فکرِ حسن عسکریؑ
ایسا کردار و علم و ہُنر چاہیئے

اِن کے شاگرد کو جو میسّر ہوئی
علمِ قرآن پہ ایسی نظر چاہیئے

ڈھونڈھتا ہے نقائص جو قرآن میں
ایسے کج فکر سے بھی حذر چاہیئے

جس کی منزل ہو علم حسن عسکری
راہ رو کو وہی رہ گزر چاہیئے

ان کے فرزند سے لو لگائے رکھو
منتظر کو سدا منتظر چاہیئے

ان کے بیت الشرف سے ملے گی فقط
تم کو جس مبتدا کی خبر چاہیئے

اپنے اس شوق سجدہ سے نادم ہیں ہم
جیسی دہلیز ہو ویسا سر چاہیئے

بن کہے جو دُکھوں کا مداوا کرے
ہم کو اس شان کا چارہ گر چاہیئے

کوئی قرآں کا دشمن نہ پھر آسکا
وار بھرپور اور کارگر چاہیئے

ابرِ باراں بھی جس کی اطاعت میں ہو
رہبری کو وہی راہبر چاہیئے

فوجِ شاہی کی کوئی حقیقت نہیں
لشکرِ عسکری پر نظر چاہیئے

قصیدہ در مدح امام حسن عسکری علیہ السلام

نیویارک
۲۰ نومبر ۹۰ء

ترتیبِ امامت کی رعایت سے اَحَدَ معشر[1] ہیں

"جس سے دنیا کو ملے گا دیدہ ور آ ہی گیا"

گیارہویں بُرجِ امامت میں قمر آ ہی گیا
ایک منزل اور آگے راہبر آ ہی گیا

آبِ نیساں بن کے تابندہ گہر آ ہی گیا
آفتاب نو لئے نورِ سحر آ ہی گیا

تہنیت لے کر خدا کا نامہ بر آ ہی گیا
ہیں نقیؑ سرشار پسرتا جور آ ہی گیا

روشنی لے کر بغیر بام و در آ ہی گیا
لوٹ کرتا را فلک سے اُن کے گھر آ ہی گیا

گلشنِ زہراؑ میں نخلِ بار ور آ ہی گیا
جس کا پھل قائمؑ[2] ہے گا وہ شجر آ ہی گیا

جس سے دنیا کو ملے گا دیدہ ور آ ہی گیا

سامرہ میں خشک سالی کا چلا اک دورِ غم
کھیتیاں۔ ہریالیاں ہونے لگیں جل کر بھسم

کی گئیں گھر گھر دعائیں! ادھ ہوئے قرآں ختم
پر نہ برسا بوند بھر پانی۔ ہوئی دھرتی نہ نم

اک کسی راہب نے پھونکا سامریؑ کا وہ دم
جب بھی وہ کہتا برس پڑتے تھے بادل یم بہ یم

مذہبِ اسلام نظروں سے گرا کھو کر بھرم
دوست تھے جو لوگ وہ ہونے لگے کٹر خصم

عسکری نے چھین کر راہب کے ہاتھوں سے صنم[3]
انگلیوں کے اک اشارے سے کہا: ابرِ کرم

لوٹ کر برسو۔ دعا بن کر اثر آ ہی گیا

لوگوں نے دیکھا فضا میں کالے بادل چھا گئے
چپے چپے چند لمحوں میں ہی جل تھل ہو گئے

جس جگہ چاہا وہیں بادل گئے بارش لئے
جس جگہ کا حکم تھا جس کو وہیں جا کر گرے

چل پڑیں ٹھنڈی ہوائیں۔ پیڑ بل کھانے لگے
زرد پتے شاخوں کی باہوں میں لہرانے لگے

شہرتِ اسلام پلٹی۔ لوگ پھر واپس ہوئے
ڈھل گئے شبہات و شک لیکن تذبذب رہ گئے

تھرتھراتے پاؤں زائر دین کے پھر جم گئے
اہلِ بیتِ مصطفیٰ کے لوگ گُن گانے لگے

ہے قیادت کس کے گھر کھل کر نظر آ ہی گیا

نیویارک
۲۱ ستمبر ۱۹۹۳ء

قصیدہ

در مدح امام حسن عسکری علیہ السلام

"پھر ذوالفقار گردنِ باطل سے ہے قریب"

۱۔ کشتیِ دینِ حق لبِ ساحل سے ہے قریب
اسلام اپنی آخری منزل سے ہے قریب

2۔ یہ رہ نوردِ شوق۔ مرا گیارہواں امام
بس ایک ہاتھ لیلیٰ محمل سے ہے قریب

3۔ یہ عسکریؑ۔ بنامِ حسنؑ۔ مصطفیٰؐ کا لال
خونِ رواں کی طرح رگِ دل سے ہے قریب

4۔ نرجسؑ سے اپنے دامنِ الفت کو باندھ کر
زہرا کے پھول۔ جانِ عنا دل سے ہے قریب

5۔ بطلِ جلیل مہدیٔ قائم اسی سے ہیں
یہ باپ بن کے دین کے حاصل سے ہے قریب

6۔ ہے اہلِ اقتدار کی کوشش چلے نہ نسل
اولاد اس کی حربۂ بزدل سے ہے قریب

7۔ کوشش ہے زہر دے کے کریں قصہ مختصر
معصوم۔ بے ضرر۔ سمِ قاتل سے ہے قریب

8۔ خالق کی ہے نظر میں مگر چیز ہی کچھ اور
ربِّ جلیل آب لئے گِل سے ہے قریب

9۔ بس آب و گِل کے ملنے کی کچھ دیر ہی تو ہے
صنّاعیٔ خدا حدِ کامل سے ہے قریب

10۔ ہے پھیلنے کو روشنی ہی روشنی کا طور
اب دیر کیا ہے۔ دیدۂ دیں تِل سے ہے قریب

11۔ حیدر کا پوتا آنے کو ہے دھوم دھام سے
پھر ذوالفقار گردنِ باطل سے ہے قریب

12۔ وہ دن قریب ہے کہ خلافت رسول کی
منصب کے اہل عہدہ کے قابل سے ہے قریب

13۔ گھومے گی اُس کے حکم سے دنیا یہ اس طرح
معمول جیسے۔ گویا کہ عامل سے ہے قریب

14۔ اشعار میں نہ زور تغزل کا کیوں ہو آج
محبوب چل کے زائرِ بسمل سے ہے قریب

مدح امام حسن عسکریؑ

اللہ اللہ کتنا اونچا ہے مقام عسکریؑ
مہدی دوراں ہے فرزند امام عسکریؑ

جس گلی نرجس کی خوشبو سے معطر ہے جہاں
اس کی منزل بھی ہے گلزار امام عسکریؑ

کہتا ہے جس کو زمانہ مہدی دیں کا نظام
اصل میں وہ بھی ہے استمرار نظام عسکریؑ

ابتدا صبح ازل ہے انتہا شام ابد
ساری دنیا سے الگ ہیں صبح و شام عسکریؑ

کر راہب توڑ کر دنیا پہ ثابت کر دیا
بارش رحمت بھی ہے اک فیض عام عسکریؑ

کند ذہنی اس طرح کندی کی واضح ہو گئی
بن گیا شرح کلام حق کلام عسکریؑ

ظلمتیں مٹ جائیں گی ہر رات ہو گی صبح نور
جب نکل کر آئے گا ماہ تمام عسکریؑ

نام جانِ عسکریؑ پر کیوں نہ خم ہو جائے سر
ہے زمانہ میں یہی طرز سلام عسکریؑ

کار تنظیم جہاں مشکل نہیں آسان ہے
شرط بس یہ ہے کہ ہو انساں غلام عسکریؑ

خاک سجدہ۔ نقش خاتم۔ ناقلہ، شہ کو سلام
یہ عناصر ہوں تو بنتا ہے غلام عسکریؑ

عسکریؑ کا حلم تو دنیا نے دیکھا ہے بہت
دیکھ لیں اے کاش ظالم انتقام عسکریؑ

جس کے اک پرتو سے یہ انسان بنتا ہے کلیمؔ
اے خدا ہے کتنا اونچا وہ کلام عسکریؑ

قصائد در تہنیت ولادت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

از جناب شفیع صاحب شفیع

ہو مبارک احمدِ مرسل کی جاں پیدا ہوا
گیارہواں ہادی امامِ دو جہاں پیدا ہوا

عسکری ہادی زکی مشہور ہیں القاب پاک
نام نامی ہے حسن شاہِ زماں پیدا ہوا

ہے ربیع آخری مولود کی شب گیارہویں
آج دنیا میں امامِ انس و جاں پیدا ہوا

محرمِ سرِّ خدا آگاہِ رمزِ کبریا
عالمِ سرّ و علن رازِ نہاں پیدا ہوا

فضل و رحمِ حق تعالیٰ ہو گیا بندوں پہ آج
رحمتِ خلاقِ عالم کی زباں پیدا ہوا

حور و غلمان و ملک آپس میں کہتے ہیں یہی
ہو مبارک آج محبوبِ جہاں پیدا ہوا

کیا تری تصویر صانع نے بنائی ہے عجیب
دیکھتے ہی تجھ کو خالق کا گماں پیدا ہوا

کیوں نہ ہوں سیراب عالم کے تمامی تشنہ کام
جس کی دریا سخاوت سے عیاں پیدا ہوا

خوف اب یادِ حوادث کا نہ کر یا مومنیں
حاکمِ دنیا و دیں صاحبِ قراں پیدا ہوا

گل ہیں مہکے غنچے چٹکے نخل ہیں سب بار ور
زینتِ باغ و بہارِ بوستاں پیدا ہوا

اے شفیع اب ہو گئیں کافور ساری ظلمتیں
آ گئے راحت کے دن بابِ اماں پیدا ہوا

مبارک باد

از جناب لطیف النساء بیگم لطیف

ہوئی مبدول ہم پر رحمت داور مبارک ہو
ہوئے پیدا ہمارے گیارہویں رہبر مبارک ہو

پرستارانِ اہلبیتؑ خوش ہو ہو کے کہتے ہیں
عطا حق نے کیا ہے گیارہواں رہبر مبارک ہو

ہوئی ہے تیرھویں ظاہر کڑی سلکِ طہارت کی
یہی تو گیارہویں ہیں دیں کے رہبر مبارک ہو

مبارک ہو سمانہ بالوئے ذیجاہ کو بیٹا
علیؑ ذی شرف کو یہ مہِ انور مبارک ہو

مبارک آپ کو ہو یا محمدؐ ذی حشم پوتا
ہے نسلِ جد علوم حق کا یہ باقر مبارک ہو

ہزاروں معجزے ظاہر ہوئے ہیں قید خانے میں
تصرف حق نے بخشا ان کو ہر شئے پر مبارک ہو

صدا بخشا عبوران کو خدا نے علمِ غائب پر
وہی ہوتا تھا آجاتا تھا جو لب پر مبارک ہو

نجد یارک
۱۵ فروری ۱۹۹۳ء

قصیدہ در مدح امام حسن علیہ السلام

"انسانیت کا حُسن عبارت حسن سے ہے"

۱۔ دنیائے رنگ و بو میں حلاوت حسن سے ہے — اقدار کی دلوں میں تمازت حسن سے ہے
2۔ جو جانے والی چیز حکومت تھی۔ چھن گئی — چھینی نہ جا سکی جو امامت حسن سے ہے
3۔ نانا سے اِس قدر تھے مشابہ۔ کہ کہتے لوگ — روئے رسولِ حق کی زیارت حسن سے ہے
4۔ کھانے کے میز[1] سجتے ہیں ہر سال یاد میں — یہ رسم ہے گواہ سخاوت حسن سے ہے
5۔ مہماں نوازی۔ درگزری۔ عدل گستری — انسانیت کا حُسن عبارت حسن سے ہے
6۔ تیئیس پا پیادہ[2] حجوں ہی سے صاف ہے — وابستہ کتنا شوقِ عبادت حسن سے ہے
7۔ صلحِ حسن ہے نقطۂ آغازِ کربلا — باطل کو کھُل کے آنے کی دعوت حسن سے ہے
8۔ تا عمر صلح نامہ پہ قائم رہے حضورؑ — تاریخ ہے گواہ۔ دیانت حسن سے ہے
9۔ فوجِ عدو سے جا ملے۔ درہم لگے جو ہاتھ — عباسؓ[3] کے پسر۔ یہ بغاوت حسن سے ہے
10۔ ازواجِ نوح و لوط کو مت بھول۔ بدنصیب — جعدہ[4] یہ جامِ زہر۔ خیانت حسن سے ہے
11۔ دولت کی آرزو میں نہ شوہر سے کر دغا — تیرا وقار۔ تیری سعادت حسن سے ہے
12۔ دلوا نا زہر۔ بیوی کے دستِ فریب سے — غمّازی کر رہا ہے۔ خلافت حسنؑ سے ہے[5]
13۔ ہو گا امیرِ شام سے اُس کو ہی حُسنِ ظن — جس کے دلِ نجس میں عداوت حسن سے ہے
14۔ ذوقِ سخن کے ہوتے بھی۔ زیادہ نہ کہہ سکا — زائرؔ کی شاعری کو ندامت حسن سے ہے

---

[1] امام حسن خلافت سے دست برداری کے بعد تبلیغ حق کے کام کو اپنے دسترخوان کے ذریعہ انجام دیتے تھے۔ لوگوں کو کھانے پر بلا بلا کر اسلام کی قدروں کی تبلیغ کرتے تھے۔ امام حسن کی اسی سیرت کی یاد میں ہمارے گھروں میں اُن کے دسترخوان سجائے جاتے ہیں۔ اور اُن کی خلافت و مہماں نوازی سے لوگوں کو آگاہ کیا جاتا ہے۔

[2] آپ نے اپنی مختصر حیات میں ۲۳ پا پیادہ حج کئے۔ صرف اسی اک بات سے صاف ہے کہ اُن کے متعلق کثرتِ ازدواج کا الزام اُن کی کردار کشی کے لئے لگایا گیا تھا۔

[3] عبیداللہ رسول اکرم کے چچا عباس کے بیٹے تھے۔ انہیں حضرت حسن نے اپنا علمبردار لشکر مقرر کیا تھا۔ معاویہ نے ایک لاکھ درہم کی تھیلی بھجوائی اور یہ راتوں رات دشمنوں کے ساتھ ہو گئے

[4] جعدہ امام حسن کی بیوی تھی۔ معاویہ نے لالچ دلائی کہ اگر وہ حسن کو زہر دے دے تو انعام میں ایک بھاری رقم کے علاوہ اُس کی شادی یزید سے کر دی جائے گی۔

[5] امام حسن کو زہر دلوا کر یزید کی نامزدگی کی راہ صاف کی گئی۔

ZAIR ZAIDI QASEEDA FOR IMAM HASAN A.S COLLECTED BY NAZAR ABBAS

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات امام عسکریؑ

مختار ہے خدائی کے کل عرض وطول کا — حیدرؑ کا نورِ چشم ہے دل ہے بتولؑ کا
قائم رہے گا حشر تک آلِ نبی کا نور — یہ گیارہواں چراغ ہے آلِ رسولؐ کا

خوش پیمبرؐ ہیں مسرت فاطمہؑ کے دل میں ہے — شورِ صلواۃ و درود اِسلام کی محفل میں ہے
حکمِ حق سے آئے ہیں گھر میں نقیؑ کے عسکریؑ — آج کے دن سے امامت گیارہویں منزل میں ہے

بحر و بر میں دیکھتے ہیں احترامِ عسکریؑ
کانپ جائے گی حکومت سُن کے نامِ عسکریؑ
دشمنِ آلِ نبیؐ کٹ کٹ گئے تقریر پر
ذوالفقار شیرِ حق ہے یا کلامِ عسکریؑ
دشمنوں کی بات ہے ورنہ پئے تبلیغِ حق
جو پیامِ مصطفیٰؐ ہے وہ پیام عسکریؑ
رونقِ محراب و منبر زینتِ روزہ نماز
ہیں عبادت سے مرصع صبح و شامِ عسکریؑ
آپ کی عظمت کا اِن باتوں سے چلتا ہے پتہ
شان میں شاہوں سے بڑھ کر ہیں غلامِ عسکریؑ
ایک منزل بعد آئے گا قمرؔ میدانِ حشر
دور ہے محشر سے اک منزل مقامِ عسکریؑ

(استاد قمر جلالوی کا کلام اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔۔سیدزعباس۔۷مئی ۲۰۰۵م ،ر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدح امام عسکریؑ از جناب ریحان اعظمی

تم رہنما ہو مولا پیمبرؐ کی شان کے
تم ہو امام مولا امامِ زمانؑ کے

ٹھہریں تمہارے سامنے کیا لشکر وسپاہ ؟ تم خود ہی عسکری ہو زمان ومکان کے
بیٹا تمہارا آخری حجت خدا کی ہے
سر جس کے در پہ خم ہیں زمین وآسمان کے

قرآن منزلت ہے تمہاری ہر ایک بات تم گیارہویں علیؑ ہو زبان وبیان کے
وہ جراءت بیان تھی حاکم کے سامنے
ہوتے تھے پاش پاش کلیجے چٹان کے

تم وارثِ علیؑ و نبیؐ ابن ِ فاطمہؑ تم ترجماں رہے ہو خدا کی زبان کے
حُسنِ حسنؑ، علیؑ کی ذکاوت ، رضاؑ مزاج
رب نے بنایا نورِ رسالت میں چھان کے

اجداد کی طرح پسِ زنداں بہت رہے دشمن تھے منکران خدا ان کی جان کے
مشہور ہے زمانے میں تفسیرِ عسکریؑ
سوتے تھے آپ علم کی چادر کو تان کے

ریحان جو بھی ان کی فضیلت میں شک کریں پہچان لیجئے کہ لوگ ہیں کس خاندان کے

(ہم اپنے وقت کے امام کو ان کے والدگرامی کی پیدائش کی مبارکباد پیش کرتے ہیں ۔۔طالب دعا ۔۔سیدزعباس ۔۱۲جون ۲۰۰۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نذرِ امام عسکریؑ

آغا سروشؔ کا کلام

اے امام عسکریؑ اے وارث خیر الانام　　تیرے لشکر میں فرشتوں کا ہے ہر سُو اژدھام

تیرا نانا دینِ حق کا آخری پیغام بر　　تیرا بیٹا آج کے روشن زمانے کا امامؑ

پھر نمازوں کی طرح فرض ہے تیری مؤدت بھی　　سمت کعبہ کی طرح واجب ہے تیرا احترام

دور تیرا گیارھواں ہے دورِ ختم المرسلیں　　ہے نزولِ وحی سے ہٹ کر وہی سب تیرے کام

تو ہے یوں قرآن اور اسلام کا سینہ سپر　　جیسے جنگِ بدر و خندق میں میرا پہلا امام

ایک مردِ فلسفی گھیرے ہوئے تھا شک جسے　　تھا کلام اللہ کی آیات میں جس کو کلام

تیری حکمت کے سخن نے کر دیا بے دست و پا　　ہو گیا دو چار ہی جملوں میں وہ تیرا غلام

پارہ پارہ ہو گیا اسحاق کندی کا غرور　　تیرے صدقے آ گیا صیاد خود زیرِ دام

خونِ ناحق رنگ لایا یوں تیرے اجداد کا　　اس طرح ڈوبا لہو میں پھر نہ ابھرا تختِ شام

وہ تیرا نورِ نظر وہ ورثہ دارِ انبیاء　　کربلا کے خونِ ناحق کا جو لے گا انتقام

نام کا مختار وہ بیٹا تیرا مختارِ کل　　ایک چھوٹا سا نمونہ تھا وہ خونی انقلاب

جمع سب کو دیکھکر جشنِ ولادت میں تیرے　　عرشِ اعظم کر رہا ہے تیرے شیعوں کو سلام

آپ کا روئے منور آپ کے گیسوئے پاک

ہیں سروشؔ خوش نوا کی زندگی کے صبح شام

طالب دعا۔ سید زمرعباس۔ ۱۴ دسمبر ۲۰۰۲ء۔ ۱ شوال ۲۰۰۳ھ۔ یوم غیبت امام زمانہؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ امام زمانہؑ

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

ہادیِ بیکساں وارثِ پنجتن کون ہے آپ سا معتبر محترم

آپ کی ذاتِ اقدس کرم ہی کرم

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

نفرتوں کا اندھیرا ہے چاروں طرف

اس اندھیرے میں آخر کہاں جائیں ہم

اے قسیم جزا صاحبِ ذوالمنن

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

ہم ہیں سب بے خبر باخبر آپ ہیں

بیکسوں کے لئے چارہ گر آپ ہیں

جو مٹاتی ہیں دل سے شبِ کفر کو

وہ ہدایت کی روشن سحر آپ ہیں

دہر میں کربلا جیسی پھر ہے گھٹن

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

آپ ہیں غیب میں غیب لاریب ہے

اصل ایمان اب غیب ہی غیب ہے

صاحب العصر سے گر محبت نہ ہو

پھر تو یہ زندگی باخدا عیب ہے

قلبِ مومن کی ہے یہ صدا اور لگن

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

لفظ جتنے تھے سب بے اثر ہو گئے

جو بقا یا تھے سوکھا شجر ہو گئے

وارثانِ پیمبرؐ کا در چھوڑ کر

یہ مسلمان سب دربدر ہو گئے

روحِ تقدیس ہے آج پھر بے کفن

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

دشمنانِ علیؑ بے نشاں ہو گئے

بے نسب لوگ تھے بے اماں ہو گئے

یہ علیؑ سے عداوت کا انجام ہے

ان کے اعمال سب رائیگاں ہو گئے

صبر کی دھوپ سے جل اٹھا ہے بدن

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

وارثِ مصطفیٰؐ اور علیؑ آیئے

بغض کی آگ بڑھنے لگی آیئے

ہے محب کی فقط ایک ہی التجا

آ گئی فیصلے کی گھڑی آیئے

ایک میں ہی نہیں، وقت ہے نعرہ زن

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

مالکِ دو جہاں یا امامِ زمن

ابتو آجایئے اب تو آجایئے

ہادیِ بیکساں وارثِ پنجتن اب تو آجایئے اب تو آجایئے

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

صلی اللہ علیک یا علی صلی اللہ علیک یا حسین صلی اللہ علیک

(اپنے وقت کے امامؑ کے یوم پیدائش ۱۵ شعبان کیلئے جمع کیا۔طالب دعا سیدنذر عباس)

۲۵ اکتوبر ۲۰۰۴ م

ابنِ الرضاذکی و حسن عسکریؑ ہیں آپ

(در مدحِ امام حسن عسکری علیہ السلام)

ابن الرضا ذکی و حسن عسکری ہیں آپ
انوارِ مصطفیٰؐ میں دھلی روشنی ہیں آپ

موجِ علومِ بحرِ سخا و عطا بھی ہیں
عکسِ نبیؐ کہیں، کہیں بالکل علیؑ ہیں آپ

وہ حرف جو دعا میں اثر کی دلیل ہے
عرفان و آگہی کا وہ حرفِ جلی ہیں آپ

اک حرف میں چھپی ہوئی پوری کتاب ہیں
لشکر ہیں اپنی ذات میں وہ عسکری ہیں آپ

بیٹا امامِ عصر ہے حجت خدا کی ہے
وارث امامِ عصر کے حق کے ولی ہیں آپ

اسلام کو اسیر نہ ہونے دیا کبھی
زنداں میں جب کبھی رہے قیدی کبھی ہیں آپ

منکر خدا کے دین کے ابتر ہوئے تمام
بو لہب میں نقشِ ابو طالبؑ ہیں آپ

انسان دوستی کا سبق آپ سے ملا
نازاں ہے جس پہ دوستی وہ دوستی ہیں، آپ

مولا نے اپنے فیض سے شاعر بنا دیا
ریحانؔ اُن کے دم سے ریحانِ اعظمی ہیں آپ

تم رہنما ہو مولا پیمبرؐ کی شان کے

(در مدحِ امام حسن عسکری علیہ السلام)

تم رہنما ہو مولا پیمبرؐ کی شان کے
تم ہو امام مولا امامِ زمانؑ کے

ٹھہریں تمہارے سامنے کیا لشکر و سپاہ
تم خود ہی عسکری ہو زمان و مکان کے

بیٹا تمہارا آخری حجت خدا کی ہے
سر جس کے در پہ خم ہیں زمین آسمان کے

قرآن منزلت ہے تمہاری ہر ایک بات
تم گیارہویں علیؑ ہو زبان و بیان کے

وہ جرأت بیان تھی حاکم کے سامنے
ہوتے تھے پاش پاش کلیجے چنان کے

تم وارثِ علیؑ و نبیؐ ابنِ فاطمہؑ
تم ترجماں رہے ہو خدا کی زبان کے

حسنِ حسنؑ علیؑ کی زکاوت رضا مزاج
رب نے بنایا نورِ رسالت میں چھان کے

اجداد کی طرح پسِ زنداں بہت رہے
دشمن تھے منکرانِ خدا ان کی جان کے

مشہور ہے زمانے میں تفسیرِ عسکری
سوتے تھے آپ علم کی چادر کو تان کے

ریحانؔ جو بھی ان کی فضیلت میں شک کریں
پہچان لیجے لوگ ہیں کس خاندان کے

—۞—

دیوارِ کعبہ

جو تیرہ بخت ہیں وہ کریں تیرگی کی بات
ہم روشنی مزاج کریں روشنی کی بات

پیوند کاریوں کے تسلسل کے باوجود
دیوارِ کعبہ کرتی ہے اب تک علیؑ کی بات

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان السلام علیک یا خلیفۃ الرحمان السلام علیک یا شریک القرآن السلام علیک یا امام الانس والجان

عجل اللہ تعالیٰ فرجک و سھل اللہ تعالیٰ مخرجک و ظھورک و رحمۃ اللہ و برکاتہ

★★★★★★★★★★★★★

محمدؐ کے ہمنام حیدرؑ صفت جہاں میں بصد احترام آئیں گے
قیامت تو جب آئے گی آئے گی قیامت سے پہلے امام آئیں گے

●●●●●

قیامت میں دامن اوڑھا لیجئے گا غریبوں کی قسمت بنا دیجئے گا
عریضے بہیں کشتی نوح مولا تھپیڑے پڑیں تو چھڑا لیجئے گا

★★★★★★★

ختم فرمائیے کب غیب کی مدت ہو گی کب تلک آپ کے بیمار کو صحت ہو گی
کل تلک آپ نہ آئے تو نہ آئے لیکن آج بھی آپ نہ آئے تو قیامت ہو گی

●●●●●

نرجس ہیں آج کیا تہ داماں لئے ہوئے ایماں لئے ہوئے ہیں کہ قرآں لئے ہوئے
نفس نبیؐ امام مبیںؑ حجت خدا بخشش کا عاصیوں کا ہیں ساماں لئے ہوئے

★★★★★

دیکھنے والے ذرا اور دوبارہ دیکھو کالے بادل میں چمکتا ہوا تارا دیکھو
گود نرجسؑ کی بنی جس کے لئے آج رحل وہ بارھواں آیا ہے قرآن کا پارہ دیکھو

آج سبرات ھے حلول کا کھلوول ہوئی ہے پھلجری اور پڑاکن کا چھڑاوول ہوئی ہے
جے کا آنا تھا اوتو آئے گوا کعبہ ماں اب سال بھر دیکھو تکوول ہوئی ہے

★★★★★

بھنور سے اتفاقاً بچ نکلنے پر نہ اتراؤ سر ساحل پہنچ کر بھی سفینے ڈوب جاتے ہیں
وہ کل آئیں کہ آج آئیں انہیں ایک دن تو آنا ہے ہمارے دل اسی احساس سے تسکین پاتے ہیں
انہیں دیکھا نہیں ہے پھر بھی ان کے چاہنے والے قیامت کے حوالے سے انہیں پہچان جاتے ہیں
وہ ابن روح ہوں رومی ہوں طوسی ہوں خمینی ہوں جو مس ہوں ان کے قدموں سے تو ذرے جگمگاتے ہیں

وہ پردے میں ہیں ساحر اور ہم پردے کے باہر
بس اب یہ دیکھنا ہے کہ وہ بلاتے ہیں کہ آتے ہیں

★★★★★

اول کے محمدؑ کو نبوت دے دی اوسط کے محمدؐ کو امامت دے دی
آخر کے محمدؐ کو خدا کیا دتنا کچھ دن کے لئے اپنی سی غیبت دے دی

●●●●●

10 APR 2000

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ امام زمانہ ۱۵ شعبان

(نسیم امروہوی صاحب کا کلام ان کے بیٹے اور پوتے نے عنایت کیا)

ماہِ شعباں اے پیمبرؐ کے تجلّی زار چاند
ماند ہیں تجھ سے جو چمکیں مل کے بھی دو چار چاند

تیسری کو تو نے پایا وہ علیؑ کا ماہرو
صلب میں جس کے نہاں نو مطلع انوار چاند

پانچویں آئی بنی ہاشم نے پایا وہ قمر
دورِ گردوں میں وفا کا جو علمبردار چاند

ساتویں گزری تو معصومہ کو وہ بیٹی ملی
جس کے دو تارے ہیں اوجِ صبر کے ضو بار چاند

چودھویں تاریخ کو عسکریؑ کے گھر وہ اترا ماہتاب
جس کا جلوہ دیکھتے ہی گھٹ گیا اک بار چاند

زینبؑ و شبیرؑ و عباسؑ و امامِ منتظرؑ
چار جلوے خاک پر گردوں پہ اک بیکار چاند

--حضرت نسیم امروہوی مرحوم--

لو شبِ نیمہ شعباں کی ہوتی ہے سحر
منہ چھپاتا ہے قمر ماہِ تمام آتا ہے

دی اذاں مہدی ہادی نے مسیحا سن لو
اب مصلّی تو بچھا دو کہ امام آتا ہے

--حضرت نسیم امروہوی مرحوم--

ذہن میں بھی ہے وہی بات جو اوراق میں ہے
رخ ہے پردے میں محبت دلِ عشاق میں ہے

ان کی غیبت سے ہوئی غیب کی عظمت روشن
چاند بدلی میں ہے اور چاندنی آفاق میں ہے

--حضرت نسیم امروہوی مرحوم--

رجس سے مثلِ نبیؐ سارے آئمہ ہیں بری
پھر بھی ہے سب سے جدا بارھویں کی جلوہ گری

ان کے جلووں سے بنی علم کی بارہ دری
آگئے آپ تو کہلائے ہم اثنا عشری

--حضرت نسیم امروہوی مرحوم--

مرتضیٰؑ جیسے ہیں مہدیؑ بھی اسی شان کے چاند
ایک منزل کے مکیں ایک ہی عنوان کے چاند

آگے پیچھے ہیں رواں دونوں یہ ایمان کے چاند
ہیں علیؑ چاند رجب کے تو یہ شعبان کے چاند

--حضرت نسیم امروہوی مرحوم--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا ۔طالب دعا۔سید نذر عباس۔ ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ امام زمانہ ۱۵ شعبان

(نسیم امروہوی صاحب کا کلام ان کے بیٹے اور پوتے نے عنایت کیا)

ہجوم جبر میں با اختیار آ جاؤ
قیام امن کے پروردگار آ جاؤ

علیؑ شکوہ محمدؐ وقار آ جاؤ امام غائب و غیب اقتدار آ جاؤ
بغیر دیکھے بھی ہم ہیں نثار آ جاؤ عقیدتوں پہ کرو اعتبار آ جاؤ
خزاں ہے ناظم لیل و نہار آ جاؤ چمن سے روٹھ گئی ہے بہار آ جاؤ
بہ اقتضائے مشیت تھی غیبتِ کبریٰ بہ حکم مصلحتِ کردگار آ جاؤ
امام وقت کی تقریب رونمائی کا نگاہِ وقت کو ہے انتظار آ جاؤ
نشانی شہِ دلدل سوار آ جاؤ سوار ابلق لیل و نہار آ جاؤ
امام عصر طبیب زماں مسیح جہاں مزاج دہر ہے نا سازگار آ جاؤ
جہاد بدر و احد نا تمام ہے اب تک بہ قوتِ اسد کردگارؑ آ جاؤ
پئے نثار مہیا ہے قوم حیّ علیٰ اذاں نہیں، یہ ہے دل کی پکار آ جاؤ
برائے نصرت حق کب مجھے پکارو گے یہی بتانے کو بس ایک بار آ جاؤ
جو ارعرش میں مدت سے تھیں جو فریادیں اتر کے آئیں ہیں سب ایک بار آ جاؤ
تم ہی ہو حجت آخر تو ختم حجت کو بہ حق حجت پروردگار آ جاؤ
یہ کربلا سے صدا دے رہی ہے روح بتول میرے قرار دل بے قرار آ جاؤ

یہ آ رہی ہے صدا دم بدم مدینے سے
اٹھا کے تیغ سقیفہ شعار آ جاؤ

--نسیم امروہوی--

ہے ظلم کی اک شاہی اب جو بھی حکومت ہے
یہ مہدیؑ دوراں کی آنے کی علامت ہے

وحدت کو ہے کیا کھٹکا اندیشہ باطل کی جو کثرت ہے
طوفان کے رستے میں تنکوں کی جماعت ہے

عالم ہے تزلزل میں آمد کی یہ ہیبت ہے
لپٹی ہوئی قائم کے قدموں سے قیامت ہے

نظروں میں عدالت ہے وحدت ہے رسالت ہے
مٹھی میں امامت ہے ٹھوکر میں قیامت ہے

غیبت کے ہو کیوں منکر یہ رسم مشیت ہے
تخلیق کی ہر قوت اول پس غیبت ہے

ہے مہر جو شانے پر وہ اس کی شہادت ہے
جد ختم نبوت تھے یہ ختم امامت ہے

شمشیر ہے قبضے میں نظروں میں امارت ہے
اجماع کو خفت ہے شوریٰ کو ندامت ہے

یہ کہہ کے پٹخ دیں گے عفریتِ دمشقی کو
اندر کا اکھاڑا ہے یا بزم خلافت ہے

اس بولتے قرآں کے دیدار کی حسرت ہے
اتری ہوئی مدت سے قرآن کی سورت ہے

معبود نصاریٰ کا بیٹا ہے جماعت میں
معبود نصیری کے پوتے کی امامت ہے

جو غیب کے معنی ہیں مطلب وہی غیبت کا
انکار یہ غیبت کا انکار مشیت ہے

مظلوم کا غم سہنا۔ ظالم کا لہو بہنا
وہ جب کی ضرورت تھی یہ اب کی ضرورت ہے

مردے کو جلا دینا عیسیٰؑ کی کرامت تھی
عیسیٰؑ کو جلا دینا مہدیؑ کی کرامت ہے

--حضرت نسیم امروہوی مرحوم--

اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا ۔طالب دعا۔سید نذر عباس۔ ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۲

مصرعِ طرح ۱۵ شعبان۔۔ٹورنٹو۔۲۰۰۲ء ۔۔۔۔آیئے مولا زمانہ برسرِ پیکار ہے۔۔۔۔سید فیاض مہدی

وہ دعائے فاطمہ وحیدرِ کرار ہے
عصمتوں کے باب کا جو آخری کردار ہے
مدحِ آلِ مصطفےٰؐ تو مرضیٔ غفار ہے
اللہ اللہ کتنا اونچا مدح کا معیار ہے
منتظر ہے ساری دنیا اک مسیحا کے لئے
ابنِ مریم سا مسیحا آپ کا بیمار ہے
بحر و بر پر ہے حکومت اور ولایت آپ کی
پانی پہ بچھنا مصلیٰ کون سا دشوار ہے
کعبہ دنیا کی اماں اور آپ کعبے کی اماں
خون روتا ہے حرم اور منتظر دیوار ہے
ہائے واویلا مچائی ہے بڑے شیطان نے
کیوں مسلمانوں کے گھر میں ایٹمی ہتھیار ہے
ناگاساکی ہیروشیما پر گرائے تھے خود ہی
اب بھی خود اپنے ہی گھر سب سے بڑا انبار ہے
شیخ جی عقل و خرد بھی اونچی ہو جائیں ذرا
کیوں فقط ٹخنے سے اونچی آپ کی شلوار ہے
ہے یہی میرا عریضہ جلد مولا آیئے
العجل ہی العجل کی ہر گھڑی تکرار ہے
العجل سن کر جواب آتا ہے بزمِ شاہ سے
کیوں بلاتا ہے مجھے، کیا خود بھی تو تیار ہے

آج بھی موقع ہے تجھ کو نصرتِ اسلام کا
میرے آجانے سے پہلے تو سفارت کار ہے
دیں کا مطلب سب چلیں اللہ کے قانون پر
جو عمل اس پر کرے اسکا ہی بیڑہ پار ہے
جب صراطِ حق ہے سیدھی کس لئے پھر تو بتا
راستہ اپنا رہا ہے وہ کہ جس میں خار ہے
چادر زہراؑ و زینبؑ کا فقط اک شور ہے
مومنہ بھی سر برہنہ برسرِ بازار ہے
فرضی رسمیں بن گئیں تیرے لیے راہِ نجات
بولنے میں تو عقیدے کا بڑا افکار ہے
اجنبی ماحول میں تو کیوں بلاتا ہے مجھے
جھوٹی سچی داستانوں کی جہاں بھرمار ہے
شاعروں اور ذاکروں سے دین کی تبلیغ تھی
اب تو اکثر کو تلاشِ شہرت و دینار ہے
جراءت اظہارِ حق ہی گر نہ ہو انسان میں
ایسا زندہ تو قرآنِ پاک کا مُردار ہے
حق کی خاطر بولنے والے کبھی مرتے نہیں
اک مثال اس کی جہاں میں میثمِ تمار ہے
جب سنا مہدیؑ کا شکوہ پھر نہ میں یہ کہہ سکا
آیئے مولا زمانہ برسرِ پیکار ہے

پردے میں قمر اور زمانے میں ضیاء ہے

مصرع طرح ۱۵ شعبان ۱۴۲۴ھ۔ مرکز المہدی ٹورنٹو۔ سید فیاض مہدی

کیوں وردِ زباں صلے علیٰ آج ہوا ہے
اپنا کوئی مرتا ہے تو روتے ہیں بلک کر

کس نور کی آمد کا یہاں جشن بپا ہے
بدعت ہے تو پھر کاہے کا یہ رونا لگا ہے

جس نور کے صدقے سے منور ہے یہ دنیا
مانا کہ وہ دشمن ہیں مگر یہ بھی تو سوچیں

پردے میں قمر اور زمانے میں ضیاء ہے
شاید کوئی غلطی ہے، کہیں اپنی خطا ہے

دنیا میں گہن لگتا ہے ہر ایک قمر کو
فنکاری ولفاظی والزام تراشی

یہ وہ ہے گہن جس کو لگے گا نہ لگا ہے
مجلس کا ذاکروں نے عجب حال کیا ہے

شک جس نے کیا غیبتِ مہدی میں ہمیشہ
مجلس سے مسلماں کو بھگایا ہے بہت دور

پیغمبرِ اسلام پہ شک اس کو ہوا ہے
اِس ایک صدی میں یہ فقط کام کیا ہے

اس گھر کا ہر اک فرد ہے اسلام کا والی
ہمت کریں اور صاحبِ منبر کو بتا دیں

جو کچھ ملا اسلام اسی گھر سے ملا ہے
یہ کوئی اکھاڑہ نہیں ہے، فرشِ عزا ہے

ہر روز تجھے ملتا ہے جو لاشے پہ لاشہ
کیوں کرتے نہیں سیرت وکردار کی باتیں

امریکہ یہی تیرے گناہوں کی سزا ہے
کیوں مجلس ومحفل میں یہ افسانہ بھرا ہے

جس راستے پہ طارقِ ملعون چلا ہے
ہے کون بنا پہلے مظالم کا نشانہ

وہ راستہ سیدھا درِ دوزخ کو گیا ہے
وہ فاتحِ خیبر، وہ علیؑ شیرِ خدا ہے

وہ بغض وتعصب کیا شیعانِ علیؑ سے
پچیس برس اُس نے نہ تلوار اٹھائی

حد یہ ہے کہ جینے کا بھی حق چھین لیا ہے
پوچھو تو بتائے گا کہ وحدت ہی وجہ ہے

زندہ کہ جس نے فکرِ یزیدی کو کیا ہے
میں کیوں نہ کروں وحدتِ مسلم کی حفاظت

صد شکرِ خدا، آج وہ دوزخ میں پڑا ہے
میری ہے وحی، میرا نبیؐ، میرا خدا ہے

دنیا میں جلا کرتے ہیں جو آلِ نبیؐ سے
سب کچھ لٹا کے دیں کو بچانے کی گواہی

دوزخ میں انہیں اور بھی جلنے کا مزا ہے
شبیر کا سر، ساتھ میں زینب کی ردا ہے

ایمان ہے فیاضؔ کا مہدی تو ہے حاضر: پردہ تو زمانے کی نگاہوں پہ پڑا ہے

سب جس کے منتظر ہیں ابھی رہ گذر میں ہے

مصرع طرح ۱۵ شعبان ۱۴۲۴ھ۔ بر مکان شارب نقوی۔ سید فیاض مہدی

قندیلِ نور جیسی کہ زہراء کے گھر میں ہے
یہ تو فقط جھلک تھی، غلاموں کا کام تھا

اُس جیسی روشنی کہاں شمس و قمر میں ہے
امیدِ مُستضعَف تو امامِ عصرؑ میں ہے

اُڑ جاؤں میں نہ طاقتِ پرواز پَر میں ہے
حیدرؑ کہیں گے مرحبِ دوراں ذرا سنبھل

اک امتحاں یہ زندگیٔ مختصر میں ہے
میری ہی ذالفقار ہے، دستِ پسر میں ہے

بیٹھا ہوا ہوں پھر بھی کہیں جا رہا ہوں میں
دعویٰ تھا جس کا قاتلِ مہدیؑ میں ہی تو ہوں

معجز نما کمال یہ شام و سحر میں ہے
خوشیاں مناؤ!! اس کی خبر اب خبر میں ہے

آئے تھے ہم جہاں سے وہیں جا رہے ہیں سب
اِک اِک طبیب و عالم و ذاکر، وہ بے گناہ

ہر دم مہاجرت ہے اور انساں سفر میں ہے
کیوں، کب، کہاں شہید ہوا سب نظر میں ہے

اٹھی صدا یہ آج دلِ نوحہ گر میں ہے
اے پاک سرزمیں کے شہیدو تمہیں سلام!!

آجایئے کہ قوم کی کشتی بھنور میں ہے
شکرِ خدا ہے قاتلِ اعظم سقر میں ہے

سر پھر یزیدیت نے اٹھایا ہے ایک بار
یہ بات ہماری نہیں، سب کہتے ہیں خناس

پھر ایک تلاطم سا اُٹھا بحر و بر میں ہے
مسلم سے دشمنی کا بھرا بُش کے سر میں ہے

پیتے ہیں پھر بھی آگ میں جلتے ہیں مغربی
پہنچے اطباء بُش کے ہیں اب اس نتیجے پر

بستی ہے ساری مستی میں، ہستی شرر میں ہے
اتنا سا بھی شعور نہیں، جتنا خر میں ہے

صیہونی سازشوں کا نشانہ ہے فلسطین
کعبہ علیؑ کی جائے ولادت بھی ہے مگر

اور عالمِ اسلام اگر اور مگر میں ہے
وہ دلکشی صدف میں کہاں جو گہر میں ہے

کلمہ تو لا الٰہ کا پڑھتا ہے حکمراں
مسجد علیؑ کے چاہنے والوں کا صحن ہے

لیکن عمل بتاتا ہے کس کے اثر میں ہے
مسجد کا راستہ فقط حیدرؑ کے در میں ہے

واجب ہے اس پہ نصرتِ حق اور زیادہ
فیاضؔ کا عریضہ نہیں ہے متاعِ شوق

جو کہتا ہے شمار ہمارا ابھی نر میں ہے
امت کا ہے یہ درد جو اس کے جگر میں ہے

آہٹ سے انقلاب کی گھبرا گئے جناب
غربت، ضعیفی، تشنہ لبی اور نہ کوئی زخم

ہم جس کے منتظر ہیں ابھی رہ گذر میں ہے
عباسؑ کا ہے درد جو شہ کی کمر میں ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اٹھے گا شور صف کارزار سے بھاگو

برس رہی ہے اجل ذوالفقار سے بھاگو　　کوئی کہے گا نکل کر مزار سے بھاگو
صدا کسی کی نبیؐ کے دیار سے بھاگو　　قبائے ظلم و تشدد کو پھاڑنے والا
پھر آ گیا ہے درِ خیبر اکھاڑنے والا

علیؑ کی تیغ ہے گردِ نیام بھاگ چلو　　علیؑ کی تیغ ہے پھر بے نیام بھاگ چلو
جگہ حرم میں نہیں سوئے شام بھاگ چلو　　اجل کو یاد ہے ہم سب کے نام بھاگ چلو
یہ بھاگنا ہی تو ہے اپنا کام بھاگ چلو　　اماں نہیں ہے کہیں کارزارِ ہستی میں
کچھار چھوڑ کے شیر آ گیا ہے بستی میں

علیؑ کہیں گے نجف سے کہ مرحبا بیٹا　　نکال دے درِ خیبر کا حوصلہ بیٹا
بچے نہ آج کوئی بانیٔ جفا بیٹا　　تیرے نثار تیری جنگ پر فدا بیٹا
میں حدِ صبر میں تھا کارزار تیری ہے
مجھے ملی تھی مگر ذوالفقار تیری ہے

کہے گی تیغ کریں آج فیصلہ میرا　　تڑپنا میان اب تک تھا مشغلہ میرا
نکل سکا نہ کبھی رن میں ولولہ میرا　　زمانہ دیکھتا خیبر میں حوصلہ میرا
نمودِ قوتِ نان ِجویں نے روک لیا
وہاں بھی شہ پہ روح الامیں نے روک لیا

علیؑ چڑھا کے مجھے رن میں روک لیتے تھے　　کبھی ذرہ کبھی تو سن پہ روک لیتے تھے
جد آپ کے سرِ دشمن پہ روک لیتے تھے　　علیؑ کے بعد بھی ضبط الم سے کام لیا
حسنؑ نے روک کے مجھ کو قلم سے کام لیا

بھری ہے آج میرے دل میں بے قرار ہوں میں　　نہ جانے کتنے یتیموں کی قرضدار ہوں میں
نہ جانے کتنے غریبوں کی سوگوار ہوں میں　　کہے گا کون کہ حیدرؑ کی ذوالفقار ہوں میں
علیؑ کے لال تیرے نام کی دہائی ہے
نہ آج روک مجھے آخری لڑائی ہے

طالب دعا ۔ سید زعباس ۔ ۳ نومبر ۲۰۰۲

دعای فرج

اِلٰهی عَظُمَ الْبَلآءُ وَبَرِحَ الْخَفآءُ وَانْكَشَفَ الْغِطآءُ وَانْقَطَعَ
الرَّجآءُ وَضاقَتِ الْاَرْضُ وَمُنِعَتِ السَّمآءُ وَاَنْتَ الْمُسْتَعانُ وَ
اِلَيْكَ الْمُشْتَكىٰ وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخآءِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ اُولِي الْاَمْرِ الَّذينَ فَرَضْتَ عَلَيْنا
طاعَتَهُمْ وَعَرَّفْتَنا بِذٰلِكَ مَنْزِلَتَهُمْ فَفَرِّجْ عَنّا بِحَقِّهِمْ
فَرَجًا عاجِلًا قَريبًا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْهُوَ اَقْرَبُ يا مُحَمَّدُ
يا عَلِيُّ يا عَلِيُّ يا مُحَمَّدُ اِكْفِيانِي فَاِنَّكُما كافِيانِ وَانْصُرانِي
فَاِنَّكُما ناصِرانِ يا مَوْلانا يا صاحِبَ الزَّمانِ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ اَدْرِكْنِي اَدْرِكْنِي اَدْرِكْنِي السّاعَةَ السّاعَةَ السّاعَةَ
الْعَجَلَ الْعَجَلَ الْعَجَلَ يا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ
اٰلِهِ الطّاهِرينَ

التماس دعا

خط: مصطفی شرفی

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بنام خداوند بخشاینده مهربان

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ

خدایا باش برای نماینده خاصت حجت

بْنِ الْحَسَنِ صَلَوٰاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى

بن الحسن که درودهایت بر او و بر

اٰبٰائِهِ فِي هٰذِهِ السّٰاعَةِ وَفِي كُلِّ

پدرانش باد در این ساعت و در هر

سٰاعَةٍ وَلِيًّا وَحٰافِظًا وَقٰائِدًا وَنٰاصِرًا

ساعت ، سرپرست و نگهبان و پیشوا و یاور

وَدَلِيلًا وَعَيْنًا حَتّٰى تُسْكِنَهُ

و راهنما و دیده بان تا که بنشانیش

اَرْضَكَ طَوْعًا وَتُمَتِّعَهُ فِيهٰا طَوِيلًا

در سراسر زمینت باختیار و کامرانش گردانی در آن مدت دراز

مجلد ۶۴۰/۱۳۴۳

پوستر حفظی ، تلفن ۳۱۱۵۴۵۷ ، حق چاپ محفوظ

جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

Rehan Aazmi

(ندیم سرور)

ساری دنیا میں اجالا نور کا ہو جائے گا
خانۂ کعبہ کی چھت پر اک علم لہرائے گا
جب مولا آئیں گے

دیکھنا اک روز منظر اس طرح کا آئے گا
منظروں پر اک منظر منتقل ہو جائے گا
اہاں یہی منظر قیامت کی خبر بن جائے گا
ساری دنیا میں اُجالا نور کا ہو جائے گا
خانۂ کعبہ کی چھت پہ اک علم لہرائے گا
جب مولا آئیں گے

اے عزادارو! سنو گے جلد مولا کی صدا
قائم آل محمدؐ عسکریؑ کا مہہ لقا
آرہا ہے! آرہا ہے! مرحبا صد مرحبا
مجلس شبیرؑ میں اب شور گریہ دیکھنا
بُرسہ دارو فرشِ غم پر اپنا مولا دیکھنا
جب مولا آئیں گے

سُرخ آندھیاں اُٹھیں گی، پھر سمجھ میں آئے گا
جس کی دنیا منتظر تھی، پھر وہ منظر آئے گا
موسم اِنصاف لے کر میرا مولا آئے گا
کُفر حجروں میں چھپے گا، در بدر ہوجائے گا
مختصر لشکر، امامِ عصرؑ کا چھا جائے گا
جب مولا آئیں گے

آئے گا جب، حیدریؑ تلوار کا وہ وِرثہ دار
دیکھنا چلتی ہے کیسے، تیغ تیر کرد گار
پھر زمین و آسماں تک، اک ہی ہوگی پکار
شاہِ مرداں شیر یزداں، قوتِ پروردگار
لا فتح الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار
جب مولا آئیں گے

دیکھنا اس طرح مولا، مجلسیں کروائیں گے
مجلسوں میں کربلا والے، بلائے جائیں گے
نعرۂ حیدرؑ لگے گا، پنجتنؑ جب آئیں گے
دیکھنا اُن مجلسوں میں، ہر شہیداں جائے گا
پھر تو وہ ماتم کریں گے، آسماں ہل جائے گا
جب مولا آئیں گے

چاند نرجس کا فلک سے، جب زمیں پر آئے گا
آئیں گے سارے فرشتے، اولیاء و انبیاء
آب کوثر کی لگیں گی، سبیلیں جا بجا
ان کے آتے ہی ستارے، خود زمیں پر آئیں گے
دیکھنا شہرِ خموشاں میں، دیئے جل جائیں گے
جب مولا آئیں گے

اکبرؑ و عباسؑ و قاسمؑ، کے لیے گریہ کناں
روئیں گے ماتم کریں گے، جب امام اِنس و جاں
فاطمہ زہرہؑ کی آئے گی، یہ آوازِ فغاں
اے غریب و بے وطن، اے کربلا والے حسینؑ!
تیرا نانا کر رہا ہے، تیری مظلومی پہ بین
جب مولا آئیں گے

فرشِ مجلس سید سجادؑ، خود بچھوائیں گے
مرثیہ پڑھتے ہوئے، بابا کا اکبرؑ آئیں گے
حضرتِ عباسؑ بھی، اپنے علم کو لائیں گے
نوحہ اک ریحان سے، مولا میرے لکھوائیں گے
پھر یہ نوحہ ساتھ میں، سرور کے سب پڑھوائیں گے
جب مولا آئیں گے

nazar abbas collection for our children -rd.23-12-2004

زیارت ناحیہ کے چند جملات

حضرت ولی العصرؑ کے مصائب بہت زیادہ ہیں حضرت تمام آئمہ کے مصائب پیغمبرؐ کی مصیبت اور فاطمہؑ کی مصیبت میں اور جو بھی مردان خدا راہ اسلام میں شہید ہوچکے یا مجروح ہوچکے ان سب کی مصیبت سے متاثر ہوئے ہیں۔ یہاں پر حضرت ولی عصرؑ کی مصیبت اپنے جد بزرگوار امام حسینؑ پر اکتفا کرتاہوں کربلا کاواقعہ بہت زیادہ دل سوز ہے کسی نے بھی اس سانحہ کی گہرائی کو درک نہیں کیا ہے جس طرح امام زماں نے درک کیا ہے آنحضرت اپنے جد امام حسینؑ پر جگر سوز اور جانگداز سلام اور مراثی پڑھتے تھے اس کے بارے میں حضرت نے کچھ مصائب ذکر کیے ہیں یہاں پر چند جملے کہ زیارت ناحیہ سے لئے گئے ہیں اس کو بیان کرتاہوں۔

حضرت بعض کلمات میں فرماتے ہیں۔

لَئِنْ اَخَّرَتْنِی الدُّهُوْرُ وَ عَاقَنِی عَنْ نَصْرِکَ الْمَقْدُوْرُ لَاَبْکِیَنَّکَ صَبَاحًا وَ مَسَاءً فَلَاَنْدُبَنَّکَ صَبَاحًا وَ مَسَاءً وَ لَاَبْکِیَنَّ عَلَیْکَ بَدَلَ الدُّمُوْعِ دَمًا

اگر زمانے نے مجھے تاخیر میں ڈالا اور میرے مقدرات نے آپ کی مدد سے نہ روکا تو صبح و شام آپ کے مصائب کو یاد کرکے گریہ کرونگا صبح سے لے کر شام تک آنکھوں سے آنسو جاری کرونگا اور ندبہ کرونگا اور آنسو کی بجائے خون بہاؤنگا **اَمَرَّ اللَّعِیْنُ جُنُوْدَهُ فَمَنَعُوْکَ وُرُوْدَهُ وَنَاجَزُوْکَ الْقِتَالَ وَعَاجَلُوْکَ النِّزَالَ وَرَشَقُوْکَ بِالسِّهَامِ وَالنِّبَالِ فَاَحَدَّ قَوَابِکَ مِنْ کُلِّ جِهَاتٍ وَاَثْخَنُوْکَ بِالْجِرَاحِ**

اے جد بزرگوار میں کیسے فراموش کرسکتا ہوں اس وقت کو کہ جب عمر سعد نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ پانی کو خیمے میں لے جانے سے روکیں اور آپ کے ساتھ جنگ کریں اور آپ پر حملہ کریں اور آپ کے نازک بدن کو تیروں اور نیزوں کا نشانہ بنائیں اور ہر طرف سے آپ کا محاصرہ کریں اور ہر ایک اسلحہ کے ساتھ آپ کے بدن کو مجروح کرتا تھا۔ **وَ اَسْرَعَ فَرَسُکَ شَارِدًا اِلٰی خِیَامِکَ قَاصِدًا مُحَمْحِمًا بَاکِیًا" وَهِیَ تَقُوْلُ اَلظَّلِیْمَةُ اَلظَّلِیْمَةُ مِنْ اُمَّةٍ قَتَلَتْ ابْنَ بِنْتِ نَبِیِّهَا** اے جد بزرگوار اس وقت کو فراموش نہیں کرونگا کہ جس وقت کہ گھوڑا سوار کے بغیر دوڑ کر خیموں کی طرف آیا اور ہمہمہ کرتاتھا اور آنسو آنکھوں سے جاری

by moosa baig

nazar collection
14-1-2004

تھے اور اپنی بے زبانی کے ساتھ کہتاتھا وائے ہو اس ظالم پر کہ جس نے رسول کی بیٹی کے فرزند کو شہید کردیا **فَلَمَّا رَاَتِ النِّسَاءُ جَوَادَکَ مَخْزِیًا وَنَظَرْنَ سَرْجَکَ عَلَیْهِ مَلْوِیًّا بَرَزْنَ مِنَ الْخُدُوْرِ نَاشِرَاتِ الشُّعُوْرِ لَاطِمَاتِ الْخُدُوْدِ سَافِرَاتِ الْوُجُوْهِ بِالْعُوِیْلِ دَاعِیَاتٌ وَ بَعْدَ الْعِزِّ مُذَلَّلَاتٌ وَاِلٰی مَصْرَعِکَ مُبَادِرَاتٌ وَالشِّمْرُ جَالِسٌ عَلٰی صَدْرِکَ مُوْلِغٌ سَیْفَهُ عَلٰی نَحْرِکَ**

اے جد بزرگوار کس طرح یاد نہ کروں اس دلخراش منظر کو کہ اہل حرم نے آپ کے گھوڑے کو خوار اور شرمندہ دیکھا زین جھکا ہوادیکھا اور خیموں سے اس حال میں باہر آئی تھیں کہ اپنے بالوں کو پھیلائے ہوئے تھیں اور اپنے چہروں پر طمانچے مار رہی تھیں اور ان کے بال کھلے ہوئے تھے اور فریاد کررہی تھیں اور کہہ رہی تھیں کہ ہائے ہماری عزت چلی گئی اور اسی حال میں وہ قتل گاہ کی طرف جاناچاہتی تھیں تو انہوں نے کیادیکھا کہ شمر حضرت کے سینہ پر بیٹھا ہوا ہے اور اپنی تلوار کو حضرت کے گلے پر پھیرنا چاہتاہے اور حضرت کاسر بدن سے جداکرناچاہتاہے **فَهَوَیْتَ اِلَی الْاَرْضِ جَرِیْحًا تَطُوْکَ الْخُیُوْلُ بِحَوَافِرِهَا وَتَعْلُوْکَ الطُّغَاةُ بِبَوَاتِرِهَا قَدْ شَجَ لِلْمَوْتِ جَبِیْنُکَ وَاخْتَلَفَ بِالْاِنْقِبَاضِ وَالْاِنْبِسَاطِ شِمَالُکَ وَیَمِیْنُکَ**

اے جدبزرگوار کس طرح یاد نہ کروں اس وقت کو کہ آپ کابدن زخموں سے بھرا ہوازمین پر پڑا تھا ایک سرکش گروہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر آیا اور گھوڑوں کے سموں سے آپ کے بدن کو پامال کردیااور گھوڑوں نے آپ کی لاش کو بکھیر دیا۔ **وَسُبِیَ اَهْلُکَ کَالْعَبِیْدِ وَصُفِدُوْا بِالْحَدِیْدِ فَوْقَ اَقْتَابِ الْمَطِیَّاتِ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمْ حَرُّ الْهَاجِرَاتِ یُسَاقُوْنَ فِی الْبَرَارِیِّ وَالْفَلَوَاتِ اَیْدِیْهِمْ مَغْلُوْلَةٌ اِلَی الْاَعْنَاقِ یُطَافُ بِهِمْ فِی الْاَسْوَاقِ فَوَیْلٌ لِلْعُصَاةِ الْفُسَّاقِ**

اے جدبزرگوار میں اس وقت کو فراموش نہیں کرسکتا کہ جب آپکی شہادت کے بعد آپ کے اہل بیتؑ کو غلاموں کی طرح پھرایاگیا اور لوہے کی زنجیریں باندھی گئیں اور ان تیز رو اونٹوں پر محمل کے بغیر سوار کیاگیاآپ کے بچوں کے چہرے شدت گرمی کی وجہ سے جل گئے تھے ان کو بیابانوں میں پھرایاگیااور ان کے ہاتھوں کو ان کی گردنوں سے باندھاگیا تھا اس حالت میں شہروں اور میدانوں کو عبور کرتے تھے۔ وائے ہو ان گنہگار اور بے شرم لوگوں پر **فَقَامَ نَاعِیْکَ اِلَیْهِ بِالدَّمْعِ الْهَطُوْلِ قَائِلًا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قُتِلَ سِبْطُکَ وَ فَتَاکَ وَ اسْتُبِیْحَ اَهْلُکَ وَحَمَائِلُکَ وَسُبِیَتْ بَعْدَکَ ذَرَارِیْکَ وَوَقَعَ الْمَحْذُوْرُ بِعِتْرَتِکَ وَذَوِیْکَ فَانْزَعَجَ الرَّسُوْلُ وَبَکٰی قَلْبُهُ الْمَهُوْلُ**

تیری شہادت کی خبر تیرے جد رسول خداکو بشیر نے دی وہ جبکہ گریہ کی حالت میں تھے عرض کیا اے رسول خداﷺ تیرا فرزند شہید ہوگیاہے اور میں تیرے فرزند کی شہادت کی خبرلے آیاہوں اس کی اولاد بھی شہید ہوگئی اے رسول خدا آپ کے اہل بیتؑ کے ہاتھوں کو گردن کے ساتھ باندھ کر دشمنوں نے اسیر کیا رسول خداﷺ اس خبر سے غمگین ہوئے اور اس خبر نے آپ کے مجروح دل کو پردرد کردیا۔

جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

(ندیم سرور)

ساری دنیا میں اجالا نور کا ہو جائے گا
خانۂ کعبہ کی چھت پر اک علم لہرائے گا
جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

دیکھنا اک روز منظر اس طرح کا آئے گا
منظروں پر اک منظر منتقل ہو جائے گا
اہاں یہی منظر قیامت کی خبر بن جائے گا
ساری دنیا میں اُجالا نور کا ہو جائے گا
خانۂ کعبہ کی چھت یہ اک علم لہرائے گا
جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

اے عزادارو! سنو گے جلد مولا کی صدا
قائم آل محمدؐ "عسکریؑ" کا مہہ لقا
آرہا ہے! آرہا ہے! مرحبا صد مرحبا
مجلس شبیرؑ میں اب شور گریہ دیکھنا
پُرسہ دارو فرشِ غم پر اپنا مولا دیکھنا
جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

سُرخ آندھیاں اُٹھیں گی، پھر سمجھ میں آئے گا
جس کی دنیا منتظر تھی، پھر وہ منظر آئے گا
موسم اِنصاف لے کر میرا مولا آئے گا
کُفر حجروں میں چھپے گا، در بدر ہوجائے گا
مختصر لشکر، امام عصرؑ کا چھا جائے گا
جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

آئے گا جب، حیدریؑ تلوار کا وہ وِرثہ دار
دیکھنا چلتی ہے کیسے، تیغ تیر کرد گار
پھر زمین و آسماں تک، اک ہی ہوگی پکار
شاہِ مرداں شیر یزداں، قوتِ پروردگار
لا فتح الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار
جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

دیکھنا اس طرح مولا، مجلسیں کروائیں گے
مجلسوں میں کربلا والے، بلائے جائیں گے
نعرۂ حیدرؑ لگے گا، پنجتنؑ جب آئیں گے
دیکھنا اُن مجلسوں میں، ہر شہیداں جائے گا
پھر تو وہ ماتم کریں گے، آسماں ہل جائے گا
جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

چاند نرجس کا فلک سے، جب زمیں پر آئے گا
آئیں گے سارے فرشتے، اولیاء و انبیاء
آب کوثر کی لگیں گی، سبیلیں جا بجا
ان کے آتے ہی ستارے، خود زمیں پر آئیں گے
دیکھنا شہرِ خموشاں میں، دیئے جل جائیں گے
جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

اکبرؑ و عباسؑ و قاسمؑ، کے لیے گریہ کناں
روئیں گے ماتم کریں گے، جب امام اِنس و جاں
فاطمہ زہرہؑ کی آئے گی، یہ آوازِ فغاں
اے غریب و بے وطن، اے کربلا والے حسینؑ!
تیرا نانا کر رہا ہے، تیری مظلومی پہ بین
جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

فرشِ مجلس سید سجادؑ، خود بچھوائیں گے
مرثیہ پڑھتے ہوئے، بابا کا اکبرؑ آئیں گے
حضرتِ عباسؑ بھی، اپنے علم کو لائیں گے
نوحہ اک ریحان سے، مولا میرے لکھوائیں گے
پھر یہ نوحہ ساتھ میں، سرور کے سب پڑھوائیں گے
جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

nazarabbas..rd..17-6-2004

لبیک! لبیک! لبیک!۔ یا امامؑ (ندیم سرور)

لبیک، ! لبیک، ! لبیک ! یا امامؑ
آیئے ! یا بارہویں امامؑ
کیجئے ! ظہور یا امامؑ
بڑھ رہی ہیں ظلم و جبر کی مہیب آندھیاں
گر رہی ہیں مومنوں کے قلب و جاں پہ بجلیاں
اُٹھ رہی ہیں دین مصطفیٰ کی سمت انگلیاں
حجّت خدا ہیں آپ دیں کو دیجیے اماں
ہر قدم پہ اب تو ایک کربلا ہے یا امامؑ !
کیجئے ! ظہور یا امامؑ.....

چودہ سو برس سے ظلم سہہ رہے ہیں یا امامؑ
راز کربلا ہر اک سے کہہ رہے ہیں یا امامؑ
شہہ کے غم میں اشک اب بھی بہہ رہے ہیں یا امامؑ
ظلم کے مقابلے پہ ڈٹ گئے ہیں یا امامؑ
آپ کا جو دل کو ایک حوصلہ ہے یا امامؑ !
کیجئے ! ظہور یا امامؑ.....

جدّ ہیں آپ کے علیؑ، علیؑ ہیں شیر کبریا
سیرت بتول کیا ہے، آپ کا ہے مدرسہ
درس صبر آپ نے حسینؑ ہی سے ہے لیا
خاتمہ کریں گے آپ آکے ظلم و جبر کا
ساتھ آپ کے دعائے سیدہؑ ہے یا امامؑ
کیجئے ! ظہور یا امامؑ.....

غیب پر یقین نہیں جسے وہ منکر خدا
جس کو غیب پر یقین ہے وہ پڑھے گا لا الہ
لاالہ پڑھ کے ہوگیا رسول آشنا
جو رسول آشنا ہے وہ محبّ ہے آپ کا
یہ نبی کا اور خدا کا فیصلہ ہے یا امام
کیجئے ! ظہور یا امامؑ.....

ایک دو نہیں کئی جواں شہید ہوگئے
کربلائے عصر میں ستم مزید ہوگئے
ظلم کے تمام سلسلے شدید ہوگئے
پیروئے یزیدؑ آج خود یزیدؑ ہوگئے
آپ کا حسینیوں کو آسرا ہے یا امام
کیجئے ! ظہور یا امامؑ.....

ماؤں نے پسر، بہن نے بھائی نذر کردیئے
بچے بھی شہید ہوئے سہاگ بھی اجڑ گئے
باپ نے غم حسینؑ میں لہو جگر کئے
جاری آج بھی ہیں مجلس عزا کے سلسلے
آیئے کہ پنجتن کا واسطہ ہے یا امام
کیجئے ! ظہور یا امامؑ.....

لاش جب حسینؑ نے اٹھائی تھی جوان کی
قبر جب بنائی تھی صغیرؑ بے زبان کی
آنکھ نم ہوئی تھی جب زمین و آسماں کی
یاد ہے وہی گھڑی حسینی امتحان کی
اپنا غم اسی سبب بھلا دیا یا امامؑ
کیجئے ! ظہور یا امامؑ.....

السلام علیک یا امام عصر و الزمانؑ
الامان ! الامان ! اے امام اِنس و جاں
العجل ! العجل ! اے شریکۃ القرآن
آپ کے ظہور کا ہے منتظر سبھی جہاں
سرورؔ و ریحانؔ کی بھی یہ صدا ہے یا امامؑ

یاد امام عصرؑ

zishan jawadi kaleem

کوئی کرتا ہے جب بھی احمدؐ مختار کی باتیں
تو یاد آتی ہیں مجھ کو حیدرؑ کرار کی باتیں
قدم رکھتے ہیں جب بھی آگ پر ہم یا علیؑ کہہ کر
تو شعلوں کی زباں سے سنتے ہیں گلزار کی باتیں
محب کے ساتھ اُن کے ۔ ذکر دشمن اس طرح آیا
کہ جیسے ایک منزل پر ہوں نور و نار کی باتیں
زہے قسمت ہمارے لب پہ ذکر باب حکمت ہے
کریں کیوں چھوڑ کر دروازہ کو دیوار کی باتیں
مقدر نے بنایا ہے کلیم طور ایمانی
تو لازم ہے کہ ہم کرتے رہیں دیدار کی باتیں
خدا رکھے انھیں سے حسرت دیدار زندہ ہے
مزہ دینے لگی ہیں اب تو ہجر یار کی باتیں

کتاب حق میں تو ہر گام پر ہیں غیب کے چرچے
وہ کافر ہیں جو دھراتے ہیں بس کفار کی باتیں
یقین ہونے لگا ہے دھیرے دھیرے اُن کے آنے کا
کہ اب ہونے لگی ہیں ہر طرف کردار کی باتیں
ضرورت ہے کہ بس اب یوسف زہراؑ کے چرچے ہوں
پرانی ہو چکی ہیں مصر کے بازار کی باتیں
نگاہوں میں مرے آجاتا نقشہ قیامت کا
جو یاد آجاتی ہیں سرکار کے دربار کی باتیں
زمانہ ہو گیا جب سے لگا بیٹھا ہوں پردہ سے
یونہی اے کاش سن لیتا کبھی سرکار کی باتیں
کہیں بھی سنتا ہوں جب وادی خضرا کے افسانے
یہ لگتا ہے کہ یہ ہیں عشق کے گلزار کی باتیں
مری نظروں میں ہے میدانِ خم اور وادی خضرا
میں اِن کو چھوڑ کر کیسے کروں گا غار کی باتیں
خدا شاہد یہ ان کے جذب الفت کی کرامت ہے
لبِ مجبور پر ہیں خلد کے مختار کی باتیں

سب جس کے منتظر ہیں ابھی رہ گذر میں ہے

مصرع طرح ۱۵ شعبان ۱۴۲۴ھ۔ بر مکان شارب نقوی۔ سید فیاض مہدی

قندیلِ نور جیسی کہ زہراء کے گھر میں ہے
یہ تو فقط جھلک تھی، غلاموں کا کام تھا

اُس جیسی روشنی کہاں شمس و قمر میں ہے
امیدِ مُستضعَف تو امامِ عصرؑ میں ہے

اُڑ جاؤں میں نہ طاقتِ پرواز پَر میں ہے
حیدرؑ کہیں گے مرحبِ دوراں ذرا سنبھل

اک امتحاں یہ زندگیٔ مختصر میں ہے
میری ہی ذالفقار ہے، دستِ پسر میں ہے

بیٹھا ہوا ہوں پھر بھی کہیں جا رہا ہوں میں
دعویٰ تھا جس کا قاتلِ مہدیؑ میں ہی تو ہوں

معجز نما کمال یہ شام و سحر میں ہے
خوشیاں مناؤ!! اس کی خبر اب خبر میں ہے

آئے تھے ہم جہاں سے وہیں جا رہے ہیں سب
اِک اِک طبیب و عالم و ذاکر، وہ بے گناہ

ہر دم مہاجرت ہے اور انساں سفر میں ہے
کیوں، کب، کہاں شہید ہوا سب نظر میں ہے

اٹھی صدا یہ آج دلِ نوحہ گر میں ہے
اے پاک سرزمیں کے شہیدو تمہیں سلام!!

آجایئے کہ قوم کی کشتی بھنور میں ہے
شکرِ خدا ہے قاتلِ اعظم سقر میں ہے

سر پھر یزیدیت نے اٹھایا ہے ایک بار
یہ بات ہماری نہیں، سب کہتے ہیں خناس

پھر ایک تلاطم سا اُٹھا بحر و بر میں ہے
مسلم سے دشمنی کا بھرا بُش کے سر میں ہے

پیتے ہیں پھر بھی آگ میں جلتے ہیں مغربی
پہنچے اطباء بُش کے ہیں اب اس نتیجے پر

بستی ہے ساری مستی میں، ہستی شرر میں ہے
اتنا سا بھی شعور نہیں، جتنا خر میں ہے

صیہونی سازشوں کا نشانہ ہے فلسطین
کعبہ علیؑ کی جائے ولادت بھی ہے مگر

اور عالمِ اسلام اگر اور مگر میں ہے
وہ دلکشی صدف میں کہاں جو گہر میں ہے

کلمہ تو لا الٰہ کا پڑھتا ہے حکمراں
مسجد علیؑ کے چاہنے والوں کا صحن ہے

لیکن عمل بتاتا ہے کس کے اثر میں ہے
مسجد کا راستہ فقط حیدرؑ کے در میں ہے

واجب ہے اس پہ نصرتِ حق اور زیادہ
فیاضؔ کا عریضہ نہیں ہے متاعِ شوق

جو کہتا ہے شمار ہمارا ابھی نر میں ہے
امت کا ہے یہ درد جو اس کے جگر میں ہے

آہٹ سے انقلاب کی گھبرا گئے جناب
غربت، ضعیفی، تشنہ لبی اور نہ کوئی زخم

ہم جس کے منتظر ہیں ابھی رہ گذر میں ہے
عباسؑ کا ہے درد جو شہ کی کمر میں ہے

قصیدہ در مدح امام مہدی علیہ السلام

نیویارک
۲۲ نومبر ۹۰ء

ترتیب امامت کی رعایت سے اثنا معشر[1] میں

"بس مختصر کہ دوسرے اِک مرتضیٰ ہیں آپ"

آدم کا علم. نوح کا ذہن رسا ہیں آپ — فخرِ خلیل. آبروئے ہاجرہ ہیں آپ
یعقوب کی ریاضتِ غم کا صلہ ہیں آپ — یوسف کے خواب کا عملِ ارتقا ہیں آپ
موسیٰ مثیل. عیسیٰ معجز نما ہیں آپ — زہرا کا خواب. آرزوئے مصطفیٰ ہیں آپ
بطلِ جلیل. وارثِ کُل انبیا ہیں آپ — اسلام کے سفر کی حدِ انتہا ہیں آپ
باطل کا سر کچلنے میں اِک کربلا ہیں آپ — حق کی اذان. ناصرِ دینِ خدا ہیں آپ

کس میں ہے تاب و تب جو گنائے کہ کیا ہیں آپ
بس مختصر کہ دوسرے اِک مرتضیٰ ہیں آپ

فرمودۂ رسولِ خدا یاد کیجئے — اب آکے اِس خرابے کو آباد کیجئے
راحت کدوں کو فسق کے برباد کیجئے — پاکیزہ. صاف. خلدِ خدا داد کیجئے
اِک دم سے ختم نالہ و فریاد کیجئے — انسانیت کو ظلم سے آزاد کیجئے
ڈھیلی گرفتِ پنجۂ جلاد کیجئے — حرکت میں پھر سے تیشۂ فرہاد کیجئے
نابود و نیست حلقۂ بیداد کیجئے — سفیانیوں پہ جنگ کی اُفتاد کیجئے

افسردہ ذوالفقار کا دل شاد کیجئے
جبریل پھر پکار اُٹھیں لافتیٰ ہیں آپ

علم و ہنر۔ کمال[2] کا اِک آسماں کہوں — حق ہے جدیدیت کا اگر کُن فکاں کہوں
آلاتِ برق خیز کا سیلِ رواں کہوں — تیر و تبر کو گردِ رہِ کارواں کہوں
مُنہ تک جو آچکا ہے وہ آتش فشاں کہوں — گولوں سے جگمگاتی ہوئی کہکشاں کہوں
زیادہ نہیں حدوں سے اگر لامکاں کہوں — کم ہے. حدوں میں گر میں مکان و نساں کہوں
مِل جائے الفِ لیلہ تو پھر داستاں کہوں — جتنا بھی ساتھ دے مرا زورِ بیاں کہوں

ہو خضر سا کہیں جو کوئی رازداں کہوں
زائر کو ڈر ہے لوگ نہ کہہ دیں خدا ہیں آپ

قصیدہ بروقت ظہورِ مہدی

۱۰ مارچ ۱۹۸۹ء

"صورتِ حیدرِ کرّار بنا کر آؤ"

چاندنی رات ہے پردے کو ہٹا کر آؤ
اب یہ تقسیم کی دیوار گرا کر آؤ

چودھویں رات تھی کل. چرخ تھا دشمن کی جگہ
آج کی رات زمیں طور بنا کر آؤ

اب لڑکپن نہ رہا. اب تو جواں سال ہوئے
اپنی آمد پہ قیامت کو جگا کر آؤ

گھات میں بیٹھے ہیں کچھ لوگ کمیں گاہوں میں
بد نگاہوں سے ذرا آنکھ بچا کر آؤ

دل دہل جائیں غنیموں کے سرِ راہ حضور
صورتِ حیدرِ کرّار بنا کر آؤ

کل کے ابلیس سے اب نجد کے شیطان تلک
جتنے خود سر بھی ملیں سب کو جھکا کر آؤ

بچ نکلتا رہا راون جو علی کی زد سے
اُس دغا باز کو اِس بار ہرا کر آؤ

مسکرائی ہی تھیں سُن کر وہ قصاصِ مختار
بی بی زینب کو بہت خوب ہنسا کر آؤ

ہم تو روتے ہی رہے پہلی صدی سے اب تک
اب کے اِس سال غنیموں کو رُلا کر آؤ

کر تو دو گے ہی زمیں بوس قلعہ ہائے ستم
نام کا میرے بھی اِک گولہ گرا کر آؤ

جتنے کھنڈر ملیں ایران سے توران تلک
سب کی تعمیرِ فلک بوس کرا کر آؤ

تیل کے پیسے نے مذہب کی بدل دی صورت
دینِ خالص کو ملاوٹ سے چھڑا کر آؤ

ہر جگہ قاضیِ شریحوں کی پذیرائی ہے
دیں فروشوں کو سرِ دار چڑھا کر آؤ

پھر نہ صفین کے غدار اٹھائیں کہیں سر
رہ گیا کام جو داداسے کرا کر آؤ

جس خمینی نے کیا آپ کی راہیں ہموار
اُس مجاہد کو پسِ مرگ جتا کر آؤ

سو رہے راہِ وفا میں جو شہیدانِ وفا
اُن کی تربت پہ بھی دو پھول چڑھا کر آؤ

آنِ واحد میں بنے گوشِ سماعت دنیا
سچ کی آواز کا وہ جادو جگا کر آؤ

دل سے اسلام نہ لے آئیں جو سفیان نواز
نوکِ شمشیر پہ ہی کلمہ پڑھا کر آؤ

عُذر باقی نہ رہے کہنے کو "لبیک" میں کچھ
ڈوبے خورشید کو مغرب سے پھرا کر آؤ

شیرِ شہ زور کو بھی۔ اور بزِ کمزور کو بھی
ایک ہی گھاٹ پہ سیراب کرا کر آؤ

اپنا چرچا اگر منظور ہے گلشن گلشن
محفلِ شعر میں زائر کو پڑھا کر آؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

امامِ وقت فقط ایک بار آ جاؤ
دل و نگار کا بن کر قرار آ جاؤ
نہ دھوم دھام سے آؤ تمہاری مرضی ہے
علیؑ ہو تم بھی لئے ذوالفقار آ جاؤ (ریحانؔ)

ﷺ ﷺ ﷺ

نرجسؑ ہیں آج کیا تہِ داماں لئے ہوئے
ایماں لئے ہوئے ہیں کہ قرآں لئے ہوئے
نفسِ نبیؐ امامِ مبیں حجتِ خدا
بخشش کا عاصیوں کا ہیں ساماں لئے ہوئے

ﷺ ﷺ ﷺ

قسم خدا کی یہ سب روشنی تمہاری ہے
تمام غم بھی تمہارے خوشی تمہاری ہے
امامِ عصر ہو یہ ماہ و سال کیا ہے
ازل سے تا بہ ابد ہر صدی تمہاری ہے

ﷺ ﷺ ﷺ

محمدؐ کے ہمنام حیدرؑ صفت
جہاں میں بصد احترام آئیں گے
قیامت تو جب آئے گی آئے گی
قیامت سے پہلے امام آئیں گے

ﷺ ﷺ ﷺ

قصیدہ در مدح حضرت حجتؑ

رخ سے پردہ ہٹایئے مولا — ہم کو جلوہ دکھایئے مولا
منتظر کب سے یہ زمانہ ہے — اب تو تشریف لایئے مولا
ہاتھ میں لے کے ذوالفقارِ علیؑ — نقشِ باطل مٹایئے مولا
ہنس رہے ہیں جو آج غیبت پر — آ کے اُن کو رلایئے مولا
اور جو رو رہے ہیں فرقت میں — جلد اُن کو ہنسایئے مولا
بہتے پانی پہ آ کے بہرِ نماز — اب مصلیٰ بچھایئے مولا
شاد ہوں ہم علیؑ کے لہجے میں — آپ خطبہ سنایئے مولا
خضرؑ و عیسیٰؑ بھی جس میں ہوں موجود — وہ جماعت پڑھایئے مولا
دینِ احمدؐ ہو قاف سے تا بہ قاف — حق کا سکہ چلایئے مولا
انتقامِ حسینؑ کی خاطر — لے کے تلوار آیئے مولا
مر چکے ہیں جو رنجِ فرقت میں — اُن کو آ کر جلایئے مولا
ظلمتوں کا ہے راج دنیا میں — رخِ روشن دکھایئے مولا
نہ اگر مصلحت ہو آنے میں — مجھ کو خضرا بلایئے مولا

آپ سے یہ رفیعؔ کی ہے دعا
میری عزت بڑھایئے مولا

ﷺ عباس ہادی کی ڈائری سے لکھا۔ ۲۶ اکتوبر ۲۰۰۱ء۔ سعر یاض ﷺ

گر مہدیِ دیں کی مہربانی ہو جائے
ذرہ بھی خورشید کا پانی ہو جائے
دریا میں بہا دوں جو عریضہ لکھ کر
مشکل ہو اگر سنگ تو پانی ہو جائے

نسیم کاظمی صاحب کا نذرانہ عقیدت

رباعی

صدف میں حق کے نہاں ہے گہر امامت کا
ہے کس میں دم کہ لگائے سراغ حجتؑ کا
یہ جلوہ ساماں ہے فانوسِ کبریاء میں نسیمؔ
کسے مجال بجھائے چراغ غیبت کا

☆ منقبت ☆

ایماں کو ظلمتوں سے بچانے وہ آ گیا
باطل کا نقش نقش مٹانے وہ آ گیا
وہ کاروانِ زیست کا ہے میرِ کارواں
نقشِ قدم پہ اپنے چلانے وہ آ گیا
وہ آفتابِ تازہ کی کرنیں ہوئیں بلند
محشر میں بگڑے کام بنانے وہ آ گیا
ایماں میں اب نمود بھی ہے اور تازگی بھی ہے
درسِ عمل بشر کو سکھانے وہ آ گیا
طوفاں میں بن کے نتیجہ نجات کا
ڈوبے ہوؤں کو پار لگانے وہ آ گیا
دنیا میں پھر سے احمدؐ مرسل کے روپ میں
انساں کو راہِ زیست بتانے وہ آ گیا
کب تک پڑے رہو گے یونہی محوِ خواب میں
سوئے ہوئے نصیب جگانے وہ آ گیا
اٹھو سیاہی چھٹ گئی ہے کفر کی تمام
ان ظلمتوں میں شمعیں جلانے وہ آ گیا
گمراہ کوئی حق سے نہ ہوگا نسیمؔ اب
بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھانے وہ آ گیا

ﷺ ﷺ ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ امام عصرؑ۔ از جناب سید فیاض مھدی

ٹکڑے کرے قمر وہ اشارہ کچھ اور ہے
اس گردش زمیں کا سہارا کچھ اور ہے

اُن کو خدا نے خاص بنایا کچھ اور ہے
کیوں شیخ کے ذہن میں سمایا کچھ اور ہے

روشن ہے کائنات وجودِ امامؑ سے
اپنے لئے جہاں کا اجالا کچھ اور ہے

جھکتا نہیں ہے غیر کے آگے یہ سر مگر
قائم کا میرے نقش کفِ پا کچھ اور ہے

خشکی پہ تو نماز سب ہی کرتے ہیں ادا
پانی پہ جو بچھائے مصلےٰ کچھ اور ہے

عیسیٰؑ کا شوق ان کی امامت میں اک نماز
حسرت بتا رہی ہے کہ رتبہ کچھ اور ہے

اژدر کے ٹکڑے جھولے میں بے خوف جو کرے
دستِ علیؑ نہیں یدِ بیضا کچھ اور ہے

کیوں اُن کے واسطے نہ عنایت ہوں آیتیں
جن کی عنایتوں کا سلیقہ کچھ اور ہے

کیا خود رضی اللہ کو معلوم نہ تھا
اللہ کی رضا کا وسیلہ کچھ اور ہے

اصحاب سب نجوم ہیں اپنی جگہ مگر
در پہ جو آئے زہراؑ کے تارہ کچھ اور ہے

لادین طالبان ملیں گے نہ بن لادن
سب کو پتہ ہے حملے کا منشیٰ کچھ اور ہے

لعنت ہو تیرے جھوٹ پہ امریکی میڈیا
پردے پہ کچھ ہے اور پسِ پردہ کچھ اور ہے

تقویٰ شعار لوگوں کی دنیا کچھ اور ہے
حق نے بتایا کچھ ہے تو سمجھا کچھ اور ہے

ممکن نہیں بلندیٔ ایماں عمل بغیر
غزلیں کچھ اور دین کا کلمہ کچھ اور ہے

دھوکے میں اپنے آپ کو کہتا ہے تو محبّ
اُن کی نظر میں چاہنے والا کچھ اور ہے

خوش فہمی کا علاج قرآن ہی بتائے گا
محشر کا اس کتاب میں نقشہ کچھ اور ہے

تقلید باپ دادا نہ رسم و رواج ہے
قرآن میں نجات کا رستہ کچھ اور ہے

قرآں، نبیؐ، امامؑ، دعاء مجلسیں دروس
سنتا ہے سب کی بعد میں کرتا کچھ اور ہے

سب کچھ بھلا کے بھولا ہے یوم الست بھی
رب سے کیا تھا تو نے وہ وعدہ کچھ اور ہے

افسوس حج کا نام ہوا لگ ژری ٹوئر
پکنک نہیں ہے مکہ مدینہ کچھ اور ہے

ہے یہ بھی ٹھیک وہ بھی صحیح کہنے والوں کی
دنیا تو کامیاب ہے عقبیٰ کچھ اور ہے

ہوتے نہیں ہر ایک سفینے میں ہم سوار
کشتی ہے اپنی اور کنارہ کچھ اور ہے

فہرستِ خواہشات نہ ذاتی کوئی طلب
فیاض مھدی اپنا عریضہ کچھ اور ہے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

یہ قصیدہ برادر فیاض مھدی نے کینیڈا سے ۱۵ شعبان ۱۴۲۲ھ کے لئے لکھا

المرسل ۔۔۔۔ طالب دعا ۔۔۔۔ سید ذوالعباس ۔۔۔۔ نومبر ۲۰۰۱

انوار ہی انوار

بیت زہراؑ میں جو کردار نظر آتے ہیں
سب ہی تخلیق کے شہکار نظر آتے ہیں
حسن میں احمدؐ مختار نظر آتے ہیں
رعب میں حیدرؑ کرار نظر آتے ہیں
بیت زہراؑ کو یہ مالک نے شرف بخشا ہے
اس میں سرکار ہی سرکار نظر آتے ہیں
اس کا خیاط ہے رضوان تو دربان جبریل
یہاں سردار ہی سردار نظر آتے ہیں
طور کی کوئی حقیقت نہیں اس کے آگے
یہاں انوار ہی انوار نظر آتے ہیں

اس کی تاریخ میں آتا نہیں فرار کا ذکر
یہاں کرار ہی کرار نظر آتے ہیں
ہر جگہ مرضیِ خالق کے طلب گار
دیکھ کر میرے عریضہ کو ہیں موجیں بیتاب
کچھ جواب آنے کے آثار نظر آتے ہیں
اس کے قدموں کی ہے آہٹ کہ غریبوں کے نصیب
جو تھے خوابیدہ وہ بیدار نظر آتے ہیں
شانِ غیبت تو بہت دیکھ لی اب ہے حسرت
دیکھیں کس طرح سے سرکار نظر آتے ہیں
اُس طرف وادیِ خضرا ہے اِدھر قلبِ کلیم
رہتے اُس پار ہیں اِس پار نظر آتے ہیں

by zeeshan jawadi

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ امام زمانہؑ

--نصیر عابدی کا کلام--

گلستاں میں گل نرجس کی آمد سے یہ خطرہ ہے
حسینان چمن گھر سے کہیں بے گھر نہ ہو جائیں

ہوس میں دید کی پلکیں بھی جھپکا تا نہیں میں چلے بھی آیئے آنکھیں کہیں پتھر نہ ہو جائیں

یوں ہی ایک رخ پُر نور میں چودہ جلوے
جیسے ایک نقطہِ باء پھیل کے قرآں ہو جائے

ناؤ کاغذ کی تلاطم میں بھی چل سکتی ہے صاحب الامر اگر اسکا نگہ باں ہو جائے

وہ کشش روئے منور میں کہ اللہ اللہ
ایک نظر دیکھ لے کافر تو مسلماں ہو جائے

وہ راضی ہو گئے ان کی عنایت اور کیا ہو گی میرے ٹپکے ہوئے آنسو کی قیمت اور کیا ہو گی

امیر خلد کی مادر نے پونچھے ہیں میرے آنسو اب اس سے بڑھ کے جنت کی ضمانت اور کیا ہو گی

عریضے سے لپٹ کر ڈوب جاؤں موج الفت میں
سوا اس کے قدم بوسی کی صورت اور کیا ہو گی

-- امام زمانہؑ کے یوم پیدائش پر لکھنؤ میں پڑھا گیا --

nazar collection for our children-4dec 2004 Rd

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جب امام آئیں گے

(انور خورشید ہلوری کا کلام)

زندگی کو قدموں پر ان کی ہم لٹائیں گے　　فرش راہ پر اپنی آنکھوں کو بچھائیں گے
حکم پر شہ دیں کے اپنا سر کٹائیں گے　　جلنے والوں کے دل کو اور بھی جلائیں گے
دیکھنا ہماری شان جب امام آئیں گے

شاہِ والا کا دنیا انتظار کرتی ہے　　جس سے دل لگاتی ہے اس سے پیار کرتی ہے
اس پہ اپنا تن من دھن نثار کرتی ہے　　یاد ان کی آ آ کے دل بیقرار کرتی ہے
ٹوٹے دل دکھائیں گے جب امام آئیں گے

چاند عسکریؑ کے ہیں مصطفےٰؐ کے دلبر ہیں　　پنجتن کے وارث ہیں آپ نور پیکر ہیں
اس جہان فانی کا آپ ہی مقدر ہیں　　وہ کمر میں لٹکائے ذوالفقارِ حیدرؑ ہیں
اپنا سر جھکائیں گے جب امام آئیں گے

پاس کیوں نہیں رکھتا آپ کی مَوَدت کا　　ہوتا ہے شکار اس کو انتقام حجت کا
وقت سر پہ آ پہنچا عنقریب شامت کا　　اس کو سامنا ہوگا ہر گھڑی قیامت کا
ذوالفقار اٹھائیں گے جب امام آئیں گے

پھر ادائے مولاؑ کی شان اور ہی ہوگی　　ساتھ ساتھ مولا کے انجمن سجی ہوگی
یہل غم کی ہونٹوں پر پیاس بجھ چکی ہوگی　　آنسوؤں سے پاکیزہ دھل کے زندگی ہوگی
قسمتیں بنائیں گے جب امام آئیں گے

(یہ کلام سید نذر عباس نے بواسطہ سید سلمان رضا آف محمد آباد حاصل کیا تا کہ ہمارے بچے مستفید ہو سکیں ۔۵ جنوری ۲۰۰۵م)

جانِ عسکریؑ

کوئی کسی کے لئے ہے کوئی کسی کے لئے
یہ دل ہے وقف فقط جانِ عسکریؑ کے لئے

یہ مانا جلوہ نظر میں نہیں خیال تو ہے
یہ کم نہیں ہے محبت کی دلکشی کے لئے

بغیر دیکھے زمانہ بنا ہے دیوانہ
یہ جذبِ خاص ہے بس دلبریؑ کے لئے

ہر ایک گوشۂ دل پر اُسی کا قبضہ ہے
بچا نہیں کوئی گوشہ یہاں کسی کے لئے

ہر ایک بات سے مدحت اسی کی کھلتی ہے
لکھو نبیؐ کے لئے یا لکھو علیؑ کے لئے

بلا پتہ کا عریضہ ہو اور پہنچ جائے
بڑے سکون کی منزل ہے عاشقی کے لئے

امام وقت میں شک ہو یقیں ہو شیطاں کا
یہ بات زیب نہیں دیتی آدمی کے لئے

ہے بغضِ آلِ پیمبرؐ قصور فطرت کا
کوئی علاج نہیں یار و اس کمی کے لئے

خدا کرے دین پہ کیسی گھڑی یہ آئی ہے
نبیؐ کے گھر پہ مسلمانوں کی چڑھائی ہے

قطعہ

علیؑ کا لال سنوارے گا قسمت اسلام
کہ اس نے لمحوں میں تقدیر حر بنائی ہے

جانِ نرجسؑ

نرجس کا لال وہ شہِ عالی وقار ہے
جس پر نثار رحمتِ پروردگار ہے
مالک کو اپنے بندہ پہ کیا اعتبار ہے
ہاتھوں میں اس کے گردشِ لیل و نہار ہے
نظروں سے دور دامنِ رحمت میں دی جگہ
کس درجہ اپنے بندہ سے قدرت کو پیار ہے
دورِ خزاں سے دُور نہ کیوں رکھتا کبریا
قائم اِسی سے دینِ نبیؐ کی بہار ہے
کہتا ہے اُس کا حسن۔ ہے تصویرِ مصطفیٰ
کہتا ہے دبدبہ اسدِ کردگار ہے
جب منزلِ جہاد میں رکھے گا وہ قدم
محسوس ہوگا وارثِ دلدل سوار ہے

خاموشیوں سے اس کی نہ دھوکہ ہو ظالمو
قبضہ میں اُس کے اب بھی وہی ذوالفقار ہے
جوہر کھلیں گے تیغِ علیؑ کے بوقتِ جنگ
یہ آخری شجاعتِ حیدرؑ کا وار ہے
تیغِ دو دم کا دیکھیں گے میدان میں یہ اثر
جو ایک تھا وہ دو ہے جو دو تھا وہ چار ہے
لائے گا کون حملۂ شیرانہ کا جواب
وہ شاہِ لافتیٰ ہے تو یہ ذوالفقار ہے

مدحِ امام عصرؑ

zeeshan jawadi kaleem

(مسدس)

اہل دل دیکھو یہ اعلانِ مہ شعبان ہے
اہل حق وہ ہے جسے سرکار کا عرفان ہے
اہل دیں وہ ہے جو شہ کی آل پر قربان ہے
اہل الفت ہے وہ جس کو دید کا ارمان ہے
اہلِ غَیبت جس کی نظروں میں سدا قرآن ہے
اہل قرآں وہ ہے جس کا غیب پر ایمان ہے

وہ جو صدیوں سے ہے پوشیدہ حجاب اندر حجاب
جس کے جلووں کا نہیں ممکن زمانے میں جواب
جس کے قدموں سے ہے وابستہ محبت کا شباب
اک قیامت ہو الٹ دے گر وہ چہرے سے نقاب
وہ زلیخائے شریعت کا دلی ارمان ہے
یوسف کنعاں بھی اس کے حسن پر قربان ہے

اس کی ہستی دہر میں ہے محرم راز خدا
وہ محمدؐ کی دعا ہے وہ علیؑ کا مدعا

اس سے وابستہ ہے ہر اک آرزوئے فاطمہؑ
مجتبیٰؑ کی جان ارمان شہیدِ کربلا
خامشی میں وہ رسولِ کبریا کی شان ہے
اور زباں کھولے تو گویا بولتا قرآن ہے
ہے لب کونین پر اُس کا فسانہ دیکھئے

بحر و بر پر ہر طرف ہے اس کا قبضہ دیکھئے
قعر دریا میں رواں اُس کا عریضہ دیکھئے
سطح دریا پر بچھا اُس کا مصلّٰی دیکھئے
وہ اکیلا ہے کہ حاصل جس کو اطمینان ہے
ورنہ دریا میں فقط طوفان ہی طوفان ہے

ہے رواں روزِ ازل سے زندگی کا قافلہ
ہو رہی ہیں منزلیں طے مرحلہ در مرحلہ
دورِ آخر تک آ پہنچا ہے حق کا سلسلہ
اب اسی کے دم سے ہوگا دو جہاں کا فیصلہ

قلب زہراؑ و علیؑ کا آخری ارمان ہے
یہ نکل جائے تو سمجھو حشر کا سامان ہے

جو مسلماں ہے اُسے اِس سے محبت چاہئے
دل میں الفت اور زباں پر اسکی مدحت چاہئے

مدحِ امامِ عصرؑ

دولت نہ کوئی درہم و دینار چاہیئے
خاکِ قدم حضور کی سرکار چاہیئے
عشقِ علیؑ کی دولتِ بیدار چاہیئے
ملتی ہو دار پر تو مجھے دار چاہیئے
دنیا کے جاہ و مال کا انکار چاہیئے
اور آپ کے کمال کا اقرار چاہیئے
چاروں طرف سجے ہیں محل ظلم و جور کے
کوئی تو دینِ حق کا بھی دربار چاہیئے
تاریکیوں میں ڈوب گیا ہے جہاں تمام
دنیا کو ایک مرکزِ انوار چاہیئے
گفتار کے سپاہی ہیں یہ سارے کلمہ گو
اور دینِ حق کو صاحبِ کردار چاہیئے

انسانیت بھٹکتی ہے صحرائے زیست میں
پروردگار قافلہ سالار چاہیئے
اے کردگار ہم کو بھی توفیقِ خیر دے
سنتے ہیں اُن کو لشکرِ دیندار چاہیئے
مدت سے ذوالفقار پڑی ہے نیام میں
چلنے کو دستِ حیدرِ کرار چاہیئے
ہم صورتِ کلیمؑ نہ جائیں گے طور پر
ہم کو اِسی مقام پہ دیدار چاہیئے
نرجس کے لال اب تو اٹھا دیں نقابِ رخ
کیا آپ کو بھی مصر کا بازار چاہیئے

مدحِ امام عصرؑ

zeeshan jawadi kaleem

فرقت میں ہے یہ حال دل بے قرار کا
ہر لمحہ اک صدی ہے شب انتظار کا

دشمن اڑا رہے ہیں مذاق انتظار کا
یہ کام ہے مشیت پروردگار کا

ہے ایک ہی علاج دل بے قرار کا
دامن سمیٹ لیجئے اب انتظار کا

ہم مدتوں سے اس لئے کرتے ہیں انتظار
دراصل اک ثبوت ہے یہ اعتبار کا

دامن بچائے چاہنے والوں کی بزم سے
انداز یہ نیا ہے مرے پردہ دار کا

ہر اک نظر سے دور ہر اک دل میں جلوہ گر
پہرہ ہر ایک جبر پہ ہے اختیار کا

حالت یہ ہے کہ قطروں سے طوفاں اُبل پڑیں
دامن نچوڑ دوں جو شبِ انتظار کا

سوکھی زمیں کو ابر کرم کی ہے جستجو
مژدہ کوئی سنائیے فصلِ بہار کا

سرکار اس مکان میں رہنا ہے آپ کو
کچھ تو کریں علاج دل داغ دار کا

طوفانوں میں عریضہ ہے سرکار المدد
کوئی نہیں انیس غریب الدیار کا

ہے کربلا کے بعد سے ابتک نیام میں
ارماں نکال دیجے دل ذوالفقار کا

محروم جلوہ گر رہے محفل میں بھی کلیم
طور سنا نہیں ہے یہ تختہ ہے دار کا

مدح امام عصرؑ

تمہاری یاد میں شام و سحر آنسو بہائیں گے
اندھیری زندگی میں اب یونہی شمعیں جلائیں گے

فقط یہ سوچ کر احساس بڑھ جاتا ہے فرقت کا
خدا جانے مرے سرکار کب پردہ اٹھائیں گے

دلِ بیتاب کو اکثر تسلی دی ہے یہ کہہ کر
کہ وہ فرزند زہراؑ ہیں یقیناً رحم کھائیں گے

کبھی دل میں خیال آتا ہے ان کی دید لازم ہے
علیؑ کے لال ہیں بالیں پہ وقت نزع آئیں گے

جو کہتا ہوں تڑپ کر مر گئے عاشق تو کیا ہوگا
تو کہتے ہیں ہم اپنے عاشقوں کو پھر جلائیں گے

اسی باعث لگائے ہم نے کعبہ کے بڑے چکر
وہ اہل بیت ہیں آخر خود اپنے گھر تو آئیں گے

مزہ جب ہے کہ یہ خادم بھی ہو شامل جماعت میں
ہمیں کیا گر جماعت ابن مریم کو پڑھائیں گے

مرے مولا ترا گھر ہے ہمارا اول و آخر
ترے ہاتھوں سے زمزم پی کے پھر کوثر پہ جائیں گے

اسی باعث سجائی ہے انھیں کے نام سے محفل
نہ آئے اپنی محفل میں تو پھر آخر کب آئیں گے

قطعہ

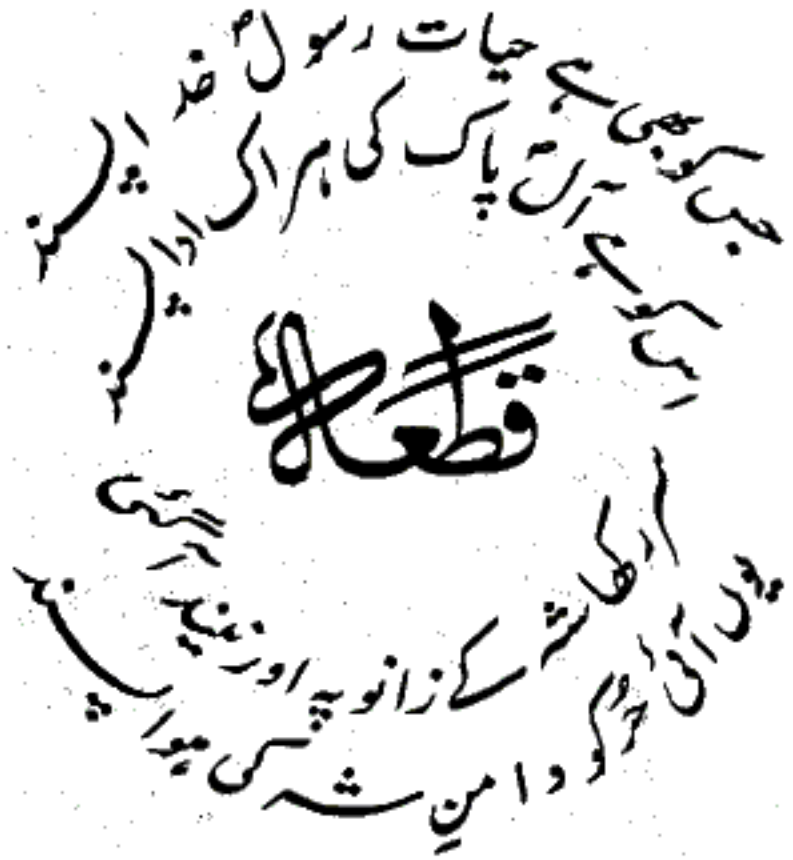

مدحِ امام عصرؑ

جب ہمارے امام آئیں گے
لے کے حق کا نظام آئیں گے
وارث شاہ تشنہ کام ہیں وہ
تشنہ کاموں کے کام آئیں گے
مقتدی بن کے آئیں گے عیسیٰؑ
اور وہ بن کر امام آئیں گے
ہر شہید نیاز کی خاطر
لے کے عمرِ دوام آئیں گے
صبح تک گھر میں روشنی ہو گی
وہ اگر وقت شام آئیں گے
میکدوں کا نظام بدلے گا
لے کے کوثر کا جام آئیں گے

کہتا ہے ذوالفقار کا قبضہ
وہ پئے انتقام آئیں گے
مجرموں کی پکار جب ہو گی
کچھ پرانے بھی نام آئیں گے
عشق کی آبرو بڑھانے کو
سوئے دار السلام آئیں گے
کہد و عہدوں پہ مرنے والوں سے
کل یہ عہدے نہ کام آئیں گے
ان کے ہمراہ بہر نصرت حق
صرف اُن کے غلام آئیں گے
سن کے نام ان کا دل یہ کہتا ہے
اب رسول انام آئیں گے
دور دنیا سے ظلمتیں ہوں گی
جب وہ ماہ تمام آئیں گے
صبح یثرب جہاں پہ چھائے گی
کچھ نہ کام اہل شام آئیں گے

روح زہراؑ کرے گی استقبال
وہ بصد اہتمام آئیں گے
قبر زہراؑ پہ آنسوؤں کے چراغ
لے کے وہ صبح و شام آئیں گے
بھیجیں گے ہم زمین والے درود
آسمان سے سلام آئیں گے

امام عصرؑ
زجس کے لال جب بھی ترا تذکرہ ہوا
اپنے دل و دماغ میں محشر بپا ہوا
اٹھنے لگے ہیں اپنے قدم سوئے بیت حق
نکلا ہوں جب بھی تیرا پتہ پوچھتا ہوا

by zeeshan haider jawadi kaleem

نیمۂ شعبان

اے خدا یہ نور کا ٹکڑا ہے یا انسان ہے
یا بشر کے بھیس میں اترا ہوا قرآن ہے

یہ جو قرآن خدا میں سورۂ رحمان ہے
ایسا لگتا ہے مرے مولا کا دسترخوان ہے

سامرہ کی سرزمیں پر نور کا طوفان ہے
اہل ایماں کے لئے یہ دوسرا فاران ہے

تیرے نقش پا کا پرتو ہے جمالِ کہکشاں
عکس تیرے رخ کا ماہ نیمہ شعبان ہے

اے گل گلزار نرجس اے دل و جان حسنؑ
تیرے دم سے گلشنِ ہستی بہارستان ہے

اس کے در کے ایک خادم کا لقب روح الامیں
اس کے گھر کے ایک درزی کا لقب رضوان ہے

اس کو ہے انکار آدم اس کو ہے خاتم میں شک
وہ بھی اک شیطان ہے اور یہ بھی اک شیطان ہے

اک طرف انکار غیب اور اک طرف ہے لو کشف
یہ بھی اک ایمان ہے اور وہ بھی اک ایمان ہے

محرم جلوہ آنکھ محرم نظر
وہ بھی اک حیران ہے اور یہ بھی اک حیران ہے

ہو اذاں کعبہ میں یا خورشید سے ظاہر ہو ہاتھ
یہ بھی اک اعلان ہے اور وہ بھی اک اعلان ہے

ہم کو غیبت کا یقیں ہے اُن کو الفت کا یقین
یہ بھی اطمینان ہے اور وہ بھی اطمینان ہے

درد فرقت اک طرف ہے شور دریا اک طرف
یہ بھی اک طوفان ہے اور وہ بھی اک طوفان ہے

ہم کو شوق دید ہے عیسیٰؑ کو ہے شوق نماز
یہ بھی اک ارمان ہے اور وہ بھی اک ارمان ہے

دفن ہوگا ظلم مکہ میں کہ ہو بغداد میں
یہ بھی قبرستان ہے اور وہ بھی قبرستان ہے

آئیں وہ اس بزم میں یا ہم کو پردہ میں بلائیں
یہ بھی اک احسان ہے اور وہ بھی اک احسان ہے

اس طرف اشعار ہیں اور اُس طرف آیات ہیں
یہ بھی اک دیوان ہے اور وہ بھی اک دیوان ہے

قبلہ نما

ہیچ یہ دنیا ہے میرے دلربا کے سامنے
ہر بلندی پست ہے عرش علا کے سامنے

اس کے آگے دست بستہ یوں کھڑے ہیں اولیا
انبیاء جیسے محمّد مصطفےٰ کے سامنے

اس طرح اس نے فقیروں میں ولایت بانٹ دی
جیسے ٹکڑے ڈال دیتے ہیں گدا کے سامنے

کہہ کے یہ چرخِ چہارم سے چلے آئے مسیحؑ
آسماں ہے خاک اس کی اقتدا کے سامنے

ہاتھ پھیلائے ہوئے دیکھا ہے ہم نے بارہا
ساکنان عرش کو اس کی عطا کے سامنے

یا روعین اللہ کو مثل بشر کیسے کہیں
ایک دن جانا ہے ہم کو بھی خدا کے سامنے

ہم ہیں خاطی وہ ہیں معطی دونوں ہی مجبور ہیں
ہم خطا کے سامنے اور وہ عطا کے سامنے

دل یہ کہتا ہے عریضوں کا نہیں گر اعتبار
حال عاشق دیکھ لیجئے خود بُلا کے سامنے

سامنے کعبہ کے آجائیں کہ دنیا دیکھ لے
جھکتا ہے کعبہ مرے قبلہ نما کے سامنے



قطعہ

جب بھی ہوتی ہے قیامت کی فضا چاروں طرف
ہم کو آتے ہیں نظر مشکل کشا چاروں طرف

تیغ حیدرؑ گرتی ہے یوں لشکر کفار پر
گھومتی ہے جس طرح رن میں قضا چاروں طرف

سلام

آ کے دیکھو دلبرِ شیرِ خدا کے سامنے
دیکھتا ہوں کون رکتا ہے قضا کے سامنے

آج تک جبریل کے شہپر پہ باقی ہیں نشاں
آ گئے تھے ایک دن خیبر کُشا کے سامنے

اب بھی ہے موجود کوئی وارثِ تیغِ علیؑ
ہے اگر شک دیکھ لینا تم بھی آ کے سامنے

نیام سے جس دن نکالے گا وہ حق کی ذوالفقار
سر اڑیں گے جیسے پتے ہوں ہوا کے سامنے

شرق سے تا غرب پھیلے گا مشیت کا نظام
سب فنا ہو جائیں گے دینِ خدا کے سامنے

اس طرح لہرائے گا دینِ پیمبرؐ کا علم
جیسے کل لہرا رہا تھا مصطفیٰؐ کے سامنے

وارثِ دینِ خدا ہے جانِ مولودِ حرم
ہو گا ظاہر اس لئے بیتِ خدا کے سامنے

لافتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار
پھر پڑھیں گے حضرتِ جبریل آ کے سامنے

دیکھ لینا آ کے اُس دن تم بھی یارو کس طرح
جھکتا ہے کعبہ مرے قبلہ نما کے سامنے

کیسے نہ کوئی لے گا شہ لافتیٰ کا نام
یہ نام ہے کتاب خدا میں خدا کا نام

قطعہ

لولا علیؑ کے کہنے سے یہ راز کھل گیا
مشکل میں سب ہی لیتے ہیں مشکل کشا کا نام

سلام

کرتے ہیں ذکرِ وفا اہلِ جفا کے سامنے
ہم چراغ اپنا جلاتے ہیں ہوا کے سامنے

کب تلک ہم ہاتھ پھیلاتے گدا کے سامنے
شکر خالق آ گئے مشکل کشا کے سامنے

چھوڑ کر حیدرؑ کو پہنچے مصطفیٰؐ کے سامنے
چور دروازہ سے جاتے ہیں خدا کے سامنے

سامنے قرآن ہے اور بند آنکھیں ہو گئیں
کیا یونہی جائیں گے یہ ظالم خدا کے سامنے

جھکتے ہیں کعبہ کے آگے اور نہیں اتنا شعور
جھکتا ہے کعبہ مرے قبلہ نما کے سامنے

وارث حیدرؑ کے ہاتھوں وہ بھی توڑے جائینگے
بُت جو محلوں میں ہیں بیتِ کبریا کے سامنے

جاتے ہیں کافر کے آگے ہاتھ پھیلائے ہوئے
باندھ کر ہاتھوں کو جاتے ہیں خدا کے سامنے

امام عصرؑ

پورا اپنی زندگی کا مدعا ہو جائے گا
جب بھی وعدہ جان زہراؑ کا وفا ہو جائے گا

طور کے بدلے چلے ہیں جانب کعبہ کلیم
دل یہ کہتا ہے کہ دیدار خدا ہو جائے گا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امیر حسن جلالپوری کی رباعیاں جو عامر امروہوی نے پڑھیں

میرے مالک مجھے لفظوں کا خزانہ دے دے
نغمہ بلبل کا ، قمری کا ترانہ دے دے
مدح حیدرؑ کی لکھوں دل کھول کے اپنا امیرؔ
قائمِ آلِ محمدؐ کا زمانہ دے دے

--عامرؔ و نیرؔ--

عشقِ شبیرؑ میں وہ لوگ جو مر جاتے ہیں
یوں سمجھ لیجئے پردیس سے گھر جاتے ہیں
ہم تو پروانے ہیں شعلوں سے گزر جاتے ہیں
اور کچھ لوگ تو جگنو سے بھی ڈر جاتے ہیں

مشکلیں گھیر لیں تو لو عباسؑ کا نام
نامِ عباس سے طوفان ٹھہر جاتے ہیں

--عامرؔ و نیرؔ--

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیاں۔ امام زمانہؑ کیلئے

جو کل تھا وہ آج تمہارا ختم نہ ہوگا راج تمہارا
ملکِ نبوت ہو کہ امامت تخت تمہارا تاج تمہارا

یوں ملو لفظ و معنی کی طرح ہو جو یوسفؑ کی کہانی کی طرح
ہم دعا مانگیں زلیخا کی مثال تم چلے آؤ جوانی کی طرح

تم ہی چلے آؤ ہم سے ملنے ہمیں تو معلوم گھر نہیں ہے
تمہیں تو سب ہے خبر ہماری ہمیں تمہاری خبر نہیں ہے
قمر وہ اس التجا کو سن کر خود آ گئے مسکرا رہے ہیں
بڑا مبارک ہے آج کا دن اگر فریبِ نظر نہیں ہے

سیدھی سی ہے یہ بات کوئی پھیر نہیں
دل ظلم سے ظالم کا ابھی سیر نہیں
بھیجے گا ضرور آپ کو بدلہ لینے
اللہ کے گھر دیر ہے اندھیر نہیں

رخ جدھر آپ کا اے بحرِ معانی پھر جائے
اس طرف موجۂ قدرت کی روانی پھر جائے
آپ کے نام پہ ڈال آئے ہیں دریا میں غریب
کہیں سرکار عریضوں پہ نہ پانی پھر جائے

ختم ہوگی کہ ابھی اور مصیبت ہوگی کم سے کم یہ تو کہو کتنی طوالت ہوگی
میری یہ عرض کہ دنیا کو سنبھالو آ کر تم یہ کہتے ہو مرے ساتھ قیامت ہوگی

نظر آ جاؤ امام دوسرا کہہ دیں گے ورنہ بے دیکھے نہ جانے تمہیں کیا کہہ دیں گے
ڈر یہ ہے پہلے پہل حشر میں دیکھا جو تمہیں جو ہیں دیدار کے قائل وہ خدا کہہ دیں گے

میرے سرکار یہ تاخیر جو فرماتے ہیں
منتظر آپ کے بے چین ہوئے جاتے ہیں
آپ اپنے جدِ امجد کی طرف غور کریں
وہ تو آواز کے سنتے ہی چلے آتے ہیں

اللہ وہ بھی وقت زمانے میں لائے گا
ڈھونڈے سے بھی نشان نہ باطل کا پائے گا
خاموش اسی طرح جو رہے گی کتابِ حق
دنیا میں بولتا ہوا قرآن آئے گا

عیاں غیبت سے اپنی شان کر دی دو بالا عظمتِ اسلام کر دی
عریضے کا جواب اُن کا یہی ہے کہ جو مشکل ہوئی آسان کر دی

سنائیں کس کو جو اسلام کا فسانہ ہے برائے واردی یہ بھی آستانہ ہے
خطا معاف کوئی اور سن نہیں سکتا امامت آ چکی ہے، آپ کا زمانہ ہے

یہ ماما غار کی رسم کہن ادا کر دی مگر فراق میں دنیا تو مبتلا کر دی
ظہور اور قریب قیامتِ کبریٰ حضور! آپ نے پردے کی انتہا کر دی

فرشتے جب ہمیں روز قیام لیکے چلے پئے حساب بڑے انتظام لے کے چلے
ہر ایک قوم کے ہمراہ تھا بس ایک امام ہم اپنے ساتھ میں بارہ امام لیکے چلے

(اپنے بچوں کے لئے جمع کی۔ سید نذر عباس۔ ۶ مئی ۲۰۰۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام زمانہؑ..جانِ عسکری

از علامہ ذیشان جوادی مرحوم

کوئی کسی کے لئے ہے کوئی کسی کے لئے
یہ دل ہے وقف فقط جانِ عسکریؑ کے لئے

بغیر دیکھے زمانہ بنا ہے دیوانہ
یہ جذبِ خاص ہے بس دلبرِ نبیؐ کیلئے

بلا پتہ کا عریضہ ہو اور پہنچ جائے
بڑے سکون کی منزل ہے عاشقی کے لئے

امامِ وقت میں شک ہو یقیں ہو شیطاں کا
یہ بات زیب نہیں دیتی آدمی کیلئے

کلیم--

مالک کو اپنے بندے پہ کیا اعتبار ہے
ہاتھوں میں اس کے گردشِ لیل و نہار ہے

دورِ خزاں سے دور نہ کیوں رکھتا کبریا
قائم اسی سے دینِ نبیؐ کی بہار ہے

کہتا ہے اس کا حسن۔ ہے تصویرِ مصطفیٰؐ
کہتا ہے دبدبہ اسدِ کردگار ہے

خاموشیوں سے اس کی نہ دھوکہ ہو ظالمو
قبضے میں اس کے اب بھی وہی ذوالفقار ہے

کلیم--

کبھی دل میں خیال آتا ہے ان کی دید لازم ہے
علیؑ کے لال ہیں بالیں پہ وقتِ نزع آئیں گے

جو کہتا ہوں تڑپ کر مر گئے عاشق تو کیا ہوگا
تو کہتے ہیں ہم اپنے عاشقوں کو پھر جلائیں گے

اسی باعث لگائے ہم نے کعبہ کے بڑے چکر
وہ اہلبیت ہیں آخر خود اپنے گھر تو آئیں گے

کلیم--

دولت نہ کوئی درہم و دینار چاہیے
خاکِ قدم حضور کی سرکارؑ چاہیے

عشقِ علیؑ کی دولتِ بیدار چاہیے
ملتی ہو وار پر تو مجھے وار چاہیے

چاروں طرف سجے ہیں محلظلم و جور کے
کوئی تو دینِ حق کا بھی دربار چاہیے

گفتار کے سپاہی ہیں یہ سارے کلمہ گو
اور دینِ حق کو صاحبِ کردار چاہیے

ہم صورتِ کلیم نہ جائیں گے طور پر
ہم کو اسی مقام پہ دیدار چاہیے

کلیم--

نرجسؑ کے لال جب بھی ترا تذکرہ ہوا
اپنے دل و دماغ میں محشر بپا ہوا

اٹھنے لگے ہیں اپنے قدم سوئے بیتِ حق
نکلا ہوں جب بھی تیرا پتہ پوچھتا ہوا

کلیم--

جب ہمارے امامؑ آئیں گے
لے کے حق کا پیام آئیں گے

دور دنیا سے ظلمتیں ہوں گی
جب وہ ماہِ تمام آئیں گے

بھیجیں گے ہم زمین والے درود آسماں سے سلام آئیں گے

کلیم--

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔ سید نذر عباس۔ ۲۵ ستمبر ۲۰۰۴ م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ امام زمانہ ۱۵ شعبان

از جناب ظہور جارچوی

جب شبِ غیبت کی دنیا میں سحر ہو جائے گی
شکل انساں میں مشیت جلوہ گر ہو جائے گی

ہم انہیں دیکھیں گے اے ذوقِ تماشہ کس طرح نذر نظارہ تو پہلی ہی نظر ہو جائے گی

وہ تو پیرو آپ کی ہے گر نہیں آتی نہ آئے
آپ آجائیں قیامت در بدر ہو جائے گی

ظلم باطل۔ کفر کی شورش۔ فروغِ عدل و داد شام ہو گی۔ رات گزرے گی۔ سحر ہو جائے گی

لو لگا کے مہدی دیں سے اگر شمع یقیں
آرزو پوری نہ ہوتی ہو ۔ مگر ہو جائے گی

دور باطل کیوں ہے، دنیا میں اگر حق آ گیا کیا کتاب اللہ بھی نامعتبر ہو جائے گی

یاں سے جائے گی اذاں آجائیں گے واں سے مسیحؑ
محفلِ ارض و سماں زیر و زبر ہو جائے گی

قبر میں میری طرف لپکے گی جب تیغِ عذاب یہ جو غیبت کی عقیدت ہے سپر ہو جائے گی

معجزہ مانگیں گے جب اہل جہاں وقتِ ظہور
تیغ حیدرؑ کھنچ کے مولا کی سپر ہو جائے گی

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا ۔ طالب دعا۔ سید ذیشان عباس۔ ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

السلام علیک یا خلیفۃ الرحمٰن۔ السلام علیک یا شریک القرآن۔ السلام علیک یا امام الانس والجان

عجل اللہ فرجک وسہل اللہ تعالیٰ مخرجک وظہورک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمدؐ کے ہمنام حیدرؑ صفت جہاں میں بصد احترام آئیں گے
قیامت تو جب آئے گی آئے گی قیامت سے پہلے امام آئیں گے

وجودِ حق سے یہ سارا نظام قائم ہے کسی کے فیض سے یہ انتظام قائم ہے
وہ اور ہوں گے یتیمانِ مذہب وملت ہمارے سر پہ ہمارا امامؑ قائم ہے

سایہ ءذوالجلال کہتے ہیں حاکم ءبے مثال کہتے ہیں
جو ہے اس دور کا امام اسے م ح م د کہتے ہیں

حجاب غیب میں جو اک امام باقی ہے اُسی سے دینِ محمدؐ کا نام باقی ہے
بتا رہا ہے کتابِ خدا میں سورۃِ قدر خدا سے رابطہ سلام وکلام باقی ہے

جناب نوحؑ سے بڑھ کر حیات ان کو ملی
جو خضرؑ نے بھی نہ پائی وہ بات ان کو ملی
خدا ہے قادرِ مطلق، یہ بندہ ءمخصوص
اسی سے سلطنت کائنات ان کو ملی

یہ رباعیاں اپنے بچوں کے لئے مختلف رسالوں سے جمع کی۔۔ طالب ءدعا۔۔ سید نذر عباس۔۔ ۱۳ نومبر ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ امام زمانہ علیہ السلام ۱۵ شعبان

(نسیم امروہوی صاحب کا کلام ان کے بیٹے اور پوتے نے عنایت کیا)

ہجوم جبر میں با اختیار آ جاؤ

قیامِ امن کے پروردگار آ جاؤ

علیؑ شکوہ محمدؐ وقار آ جاؤ امامِ غائب و غیب اقتدار آ جاؤ

بغیر دیکھے بھی ہم ہیں نثار آ جاؤ عقیدتوں پہ کرو اعتبار آ جاؤ

خزاں ہے ناظمِ لیل و نہار آ جاؤ چمن سے روٹھ گئی ہے بہار آ جاؤ

بہ اقتضائے مشیت تھی غیبتِ کبریٰ بہ حکم مصلحتِ کردگار آ جاؤ

امامِ وقت کی تقریبِ رونمائی کا نگاہِ وقت کو ہے انتظار آ جاؤ

نشانی شہِ دلدل سوار آ جاؤ سوار ابلق لیل و نہار آ جاؤ

امامِ عصر طبیبِ زماں مسیحِ جہاں مزاجِ دہر ہے ناسازگار آ جاؤ

جہاد بدر و احد نا تمام ہے اب تک بہ قوتِ اسد کردگارؑ آ جاؤ

پئے نثار مہیا ہے قوم حیَّ علیٰ اذاں نہیں، یہ ہے دل کی پکار آ جاؤ

برائے نصرتِ حق کب مجھے پکارو گے یہی بتانے کو بس ایک بار آ جاؤ

جوارِ عرش میں مدت سے تھیں جو فریادیں اتر کے آئیں ہیں سب ایک بار آ جاؤ

تم ہی ہو حجت آخر تو ختمِ حجت کو بہ حقِ حجت پروردگار آ جاؤ

یہ کربلا سے صدا دے رہی ہے روحِ بتولؑ میرے قرار دلِ بے قرار آ جاؤ

یہ آ رہی ہے صدا دم بدم مدینے سے

اٹھا کے تیغ سقیفہ شعار آ جاؤ

--نسیم امروہوی--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ امام زمانہؑ ۱۵ شعبان

(نسیم امروہوی صاحب کا کلام ان کے بیٹے اور پوتے نے عنایت کیا)

ہے ظلم کی اک شاہی اب جو بھی حکومت ہے
یہ مہدیؑ دوراں کی آنے کی علامت ہے

وحدت کو ہے کیا کھٹکا اندیشہ باطل کی جو کثرت ہے
طوفان کے رستے میں تنکوں کی جماعت ہے

عالم ہے تزلزل میں آمد کی یہ ہیبت ہے
لپٹی ہوئی قائم کے قدموں سے قیامت ہے

نظروں میں عدالت ہے وحدت ہے رسالت ہے
مٹھی میں امامت ہے ٹھوکر میں قیامت ہے

غیبت کے ہو کیوں منکر یہ رسم مشیت ہے
تخلیق کی ہر قوت اول پس غیبت ہے

ہے مہر جو شانے پر وہ اس کی شہادت ہے
جد ختم نبوت تھے یہ ختم امامت ہے

شمشیر ہے قبضے میں نظروں میں امارت ہے
اجماع کو خفت ہے شوریٰ کو ندامت ہے

یہ کہہ کے بٹھا دیں گے عفریتِ دمشقی کو
اِندر کا اکھاڑا ہے یا بزمِ خلافت ہے

اس بولتے قرآں کے دیدار کی حسرت ہے
اتری ہوئی مدت سے قرآن کی سورت ہے

معبود نصاریٰ کا بیٹا ہے جماعت میں
معبود نصیری کے پوتے کی امامت ہے

جو غیب کے معنی ہیں مطلب وہی غیبت کا
انکار یہ غیبت کا انکار مشیت ہے

مظلوم کا غم سہنا۔ ظالم کا لہو بہنا
وہ جب کی ضرورت تھی یہ اب کی ضرورت ہے

مردے کو جلا دینا عیسیٰؑ کی کرامت تھی
عیسیٰؑ کو جلا دینا مہدیؑ کی کرامت ہے

--حضرت نسیم امروہوی مرحوم--

اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا ۔طالب دعا۔سید نذر عباس۔۱۸ اکتوبر ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نسیم کاظمی صاحب کا نذرانہ عقیدت

صدف میں حق کے نہاں ہے گہر امامت کا
ہے کس میں دم کہ لگائے سراغ حجتؑ کا
یہ جلوہ ساماں ہے فانوسِ کبریاء میں نسیم
کسے مجال بجھائے چراغ غیبت کا

☆منقبت☆

ایماں کو ظلمتوں سے بچانے وہ آ گیا
باطل کا نقش نقش مٹانے وہ آ گیا

وہ کاروانِ زیست کا ہے میر کارواں — نقشِ قدم پہ اپنے چلانے وہ آ گیا
وہ آفتابِ تازہ کی کرنیں ہوئیں بلند — محشر میں بگڑے کام بنانے وہ آ گیا
ایماں میں اب نمود بھی ہے اور تازگی بھی ہے — درسِ عمل بشر کو سکھانے وہ آ گیا
طوفاں میں بن کے نتیجہ نجات کا — ڈوبے ہوؤں کو پار لگانے وہ آ گیا
دنیا میں پھر سے احمدؐ مرسل کے روپ میں — انساں کو راہِ زیست بتانے وہ آ گیا
کب تک پڑے رہو گے یونہی محوِ خواب میں — سوئے ہوئے نصیب جگانے وہ آ گیا
اٹھو سیاہی چھٹ گئی ہے کفر کی تمام — ان ظلمتوں میں شمعیں جلانے وہ آ گیا

گمراہ کوئی حق سے نہ ہوگا نسیم اب
بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھانے وہ آ گیا

(اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔طالب دعا۔سیدزعباس۔۱۱۔۱۱۔۲۰۰۲م۔۲رمضان۱۴۲۳ھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ در مدح حضرت حجت علیہ السلام

رخ سے پردہ ہٹایئے مولا — ہم کو جلوہ دکھایئے مولا

منتظر کب سے یہ زمانہ ہے — اب تو تشریف لایئے مولا

ہاتھ میں لے کے ذوالفقارِ علیؑ — نقشِ باطل مٹایئے مولا

ہنس رہے ہیں جو آج غیبت پر — آ کے اُن کو رلایئے مولا

اور جو رو رہے ہیں فرقت میں — جلد اُن کو ہنسایئے مولا

بہتے پانی پہ آ کے بہرِ نماز — اب مصلیٰ بچھایئے مولا

شاد ہوں ہم علیؑ کے لہجے میں — آپ خطبہ سنایئے مولا

خضرؑ و عیسیٰؑ بھی جسمیں ہوں موجود — وہ جماعت پڑھایئے مولا

دینِ احمدؐ ہو قاف سے تا بہ قاف — حق کا سکہ چلایئے مولا

انتقامِ حسینؑ کی خاطر — لے کے تلوار آیئے مولا

مر چکے ہیں جو رنجِ فرقت میں — اُن کو آ کر جلایئے مولا

ظلمتوں کا ہے راج دنیا میں — رخِ روشن دکھایئے مولا

نہ اگر مصلحت ہو آنے میں — مجھ کو خضرا بلایئے مولا

آپ سے یہ رقیع کی ہے دعا

میری عزت بڑھایئے مولا

علیہ السلام عباس باندی کی ڈائری سے لکھا۔ ۲۶ اکتوبر ۲۰۰۱ء ۔۔ سعر یاض علیہ السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصرؑ والزمان

امامِ وقت فقط ایک بار آ جاؤ
دل و نگار کا بن کر قرار آ جاؤ
نہ دھوم دھام سے آؤ تمہاری مرضی ہے
علیؑ ہو تم بھی لئے ذوالفقار آ جاؤ (ریحانؔ)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بی بیؑ ہیں آج کیا تہِ داماں لئے ہوئے ایماں لئے ہوئے ہیں کہ قرآں لئے ہوئے
نفس ء نبیؐ امامؑ ء مبیں حجت ء خدا بخشش کا عاصیوں کا ہیں ساماں لئے ہوئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قسم خدا کی یہ سب روشنی تمہاری ہے تمام غم بھی تمہارے خوشی تمہاری ہے
امام ء عصر ہو یہ ماہ و سال کیا ہے ازل سے تا بہ ابد ہر صدی تمہاری ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمدؐ کے ہمنام حیدرؑ صفت جہاں میں بصد احترام آئیں گے
قیامت تو جب آئے گی آئے گی قیامت سے پہلے امام آئیں گے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گر مہدیِ دیں کی مہربانی ہو جائے
ذرہ بھی خورشید کا پانی ہو جائے
دریا میں بہا دوں جو عریضہ لکھ کر
مشکل ہو اگر سنگ تو پانی ہو جائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیات ... نذر ء امام زمانہؑ

اسطرح آئیں گے وہ اک دن چھپے تھے جیسے نظر سے پہلے چراغ الفت بھڑک اٹھیں گے چراغ شمس وقمر سے پہلے
حرم سے نکلے گی جب سواری پکار اٹھیں گے اہل ءایماں تمہیں تمہاری قسم ہے مولا ادھر سے پہلے

صلی اللہ علیک یا صاحب الزمان

کب تک رہو گے غائب محمدؐ کے جانشیں اب تو خدا کے واسطے پردہ اتار دو
ہر سو یزیدیت کی کدورت ہے ان دنوں مولاؑ تیری شدید ضرورت ہے ان دنوں

خالق! مجھے تو اپنے ولی کا شعور دے بے نور ہونے والی نگاہوں کو نور دے
یارب! ہے ظلم وجور سے دنیا بھری ہوئی اب فاطمہؑ کے لعل کو اذن ظہور دے

--شوکت رضا شوکت--

کب کہاں کس کی دعاؤں کے سبب آؤ گے کس گھڑی اے میری امید کے رب آؤ گے
کچھ تو بینائی بڑھے چشم تمنا کی حضور یہ بتانے ہی چلے آؤ کہ کب آؤ گے

--شوکت--

اضطراب قلب جو بھی ہے وہی لکھا کرو چشم کے ایوان کی حالت سبھی لکھا کرو
اپنا کیا لکھنا کہ وہ کس بات سے ہیں بے خبر آپ کیسے ہیں؟ کب آئیں گے یہی لکھا کرو

--شوکت--

پردہ رخ انور سے ہٹانا بھی قیامت دیوانوں کو جلوہ نہ دکھانا بھی قیامت
کیا آمد مہدیؑ کا بیاں کیجئے شوکت آنا بھی قیامت ہے نہ آنا بھی قیامت

--شوکت--

مہدیؑ دیں کی غیبت کبریٰ کے منکرو اپنے شدید جرم پہ اصرار مت کرو
یا تو یہ بات مان لو مومن نہیں ہو تم یا پھر بقیۃ اللہ کا انکار مت کرو

--بقیۃ اللہ خیر لکم ان کنتم مومنین ۔سورۃ ہود آیت ۸۶--

--شوکت--

جمع کردہ--سیدزعباس۔۲۱ نومبر ۲۰۰۲م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشعار نزر امام زمانہ علیہ السلام

اپنے امام وقت کی جس کو خبر نہیں اس کی حیات و موت کوئی معتبر نہیں

مجھ سے کہتی ہیں ستاروں کی ضیائیں ساغر ایک بار اور زمانے میں حسینؑ آئے گا

نہ دھوم دھام سے آؤ تمہاری مرضی ہے علیؑ کی لے کے فقط ذوالفقار آ جاؤ

تم آؤ گے تمہیں آنا ہے اب تم آنے والے ہو
بتاؤ میں چراغوں سے سجا رکھوں مکاں کب تک

دنیا نہ مال و زر نہ وزارت کے واسطے ہم جی رہے ہیں تیری زیارت کے واسطے

نسل ستم ہے درپہ آزار اب تو آ پھر سج رہے ہیں ظلم کے دربار اب تو آ

یہ ظلم کم نہیں ہے کہ اپنوں کے ہاتھ سے اکھڑی ہوئی ہے خیمہ شبیرؑ کی طناب

دن ڈھل رہا ہے وقت کو تازہ اذان دے آ اے امام عصر حرم میں اذان دے

جمع کردہ سید نذر عباس ۔ ۷ جولائی ۲۰۰۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

آجایئے کہ قوم پریشاں ہے منتظر

وجہ فروغ کار رسولاں ہے منتظر

یعنی ثبات وقت گریزاں ہے منتظر

احمدؐ سے تا حسنؑ ہیں مرے والی وولی اور بادشاہِ تخت دل وجاں ہے منتظر

دل میں خیال قائمِ عالی جناب ہے

آنکھوں میں شوق دید فراواں ہے منتظر

ماموم ہیں امام زمانہؑ کے مومنیں مثل امیرؑ مہدیِ دوراں ہے منتظر

مظہرؔ امام وقت کی خدمت میں عرض کر

آجایئے کہ قوم پریشاں ہے منتظر

--پرفیسر مظہر عباس--

--جمع کردہ سیدز رعباس -جولائی ۲۰۰۲--

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

السلام علیک یا خلیفۃ الرحمٰن۔ السلام علیک یا شریک القرآن۔ السلام علیک یا امام الانس والجان

عجل اللہ فرجک وسہل اللہ تعالیٰ مخرجک وظہورک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ﷺ

اول کے محمدؐ کو نبوت دے دی اوسط کے محمدؐ کو امامت دے دی

آخر کے محمدؐ کو خدا کیا دیتا کچھ دن کے لئے اپنی سی غیبت دے دی

گر مھدیؑ دیں کی مہربانی ہو جائے ذرہ بھی خورشید کا پانی ہو جائے

دریا میں بہا دو جو عریضہ لکھ کر مشکل ہو اگر سنگ تو پانی ہو جائے

اعمال کی پاداش بھریں گے ایک دن بے موت مرے ہیں مریں گے ایک دن

جن کو ہے کسی وجودء غائب میں شک اللہ کا انکار کریں گے ایک دن

ﷺ

رتبے جو بڑے ہوئے ہیں گھٹ جائیں گے نا اہل جگہ چھوڑ کے ہٹ جائیں گے

جس روز وہ غیبت کا حجاب اٹھے گا چہروں سے بہت نقاب الٹ جائیں گے

اعجاز امام انس وجاں روشن ہے ہر دم ہیں جواں یہ حال سن روشن ہے

مہدیؑ ہیں نہاں نورء ہدایت ہے عیاں خورشید تو بدلی میں ہے دن روشن ہے

(طالب دعا ۔۔ سید نزر عباس۔ ۱۳ نومبر ۲۰۰۲ م)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

السلام علیک یا خلیفۃ الرحمٰن۔ السلام علیک یا شریک القرآن۔ السلام علیک یا امام الانس والجان

عجل اللہ فرجک وسہل اللہ تعالیٰ مخرجک وظہورک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ختم فرمایئے کب غیب کی مدت ہوگی　　کب تلک آپ کے بیمار کو صحت ہوگی

کل تک آپ نہ آئے تو نہ آئے لیکن　　آج بھی آپ نہ آئے تو قیامت ہوگی

مھدیؑ کو امام حق نما کہتے ہیں　　چھپتا نہیں حق لوگ بجا کہتے ہیں

غیبت میں ہے یوں صدق امامت جیسے　　بے دیکھے خدا کو سب خدا کہتے ہیں

احسان ہیں چہاردہ کے انس وجن پر　　واجب ہے ولا ان کی ہر مومن پر

ہیں اول و آخر دو محمدؐ ان میں　　ختم اُن پر نبوت ہے امامت اِن پر

قائم ودائم امام انس وجاں ہے　　دوران محکوم مھدیؑ دوراں ہے

کیا خوب ہے یہ غیبت مولا کی دلیل　　وہ جان ہے پنجتن کی جان پنہاں ہے

---جمع کردہ سید نذر عباس---۲۹ نومبر ۲۰۰۱ مدمام---

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نذر ء امام زمانہؑ

آنکھیں بچھی ہوئی ہیں یمین و یسار میں
ارماں مچل رہے ہیں دلِ بیقرار میں
اک میں ہی منتظر نہیں اے منتظَر امام
محشر رکا ہوا ہے تیرے انتظار میں

وِلا سے گھر کو سجالیں تو آ بھی سکتے ہیں
دلوں کو کعبہ بنالیں تو آ بھی سکتے ہیں
ابھی تو صرف زباں سے ہے التجائے ظہور
اگر ان کو دل سے بلالیں تو آ بھی سکتے ہیں

(اپنے وقت کے امامؑ کے یوم پیدائش ۱۵ شعبان کیلئے جمع کیا۔ طالب دعا سید نذر عباس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ امام زمانہؑ

ظہورؔ حیدر جارچوی صاحب کا کلام ماہنامہ پیام عمل سے لکھا

مانگیں دعا یہ آپ بھی اے عیسیٰؑ یسوع

اب جلد دور مہدیؑ موعود ہو شروع

ہر گوش ہوش سن لے یہ آوازِ جبرئیلؑ اے اہل دہر مہر امامت ہوا طلوع

رجعت جو ہو امامؑ زمانہ کی غیب سے

ہو جائیں پر خلوص عبادت پہ دل رجوع

تازہ بہار آئے گلستانِ عدل میں اصل اصول دینِ الٰہی بنیں فروع

قائم کی پیشوائی اقامت نواز ہو

ظاہر سلام شوق سے ہو عظمت رکوع

آنسو نہ رکنے پائیں ادائے رکوع میں سجدہ گزاریوں میں ہو گریہ بصد خشوع

مہدیؑ نقاب اپنا اٹھائیں گے جس گھڑی

تمہید حشر ہو گی وہی ساعتِ وقوع

ہوں سیر ایسے شربتِ دیدار سے مطیع محسوس تا معاد نہ ہو تشنگی و جوع

کرلیں قبول امامؑ زماں عرضیِ ظہورؔ

ایسا ہو طور عاجزی و زاری و خضوع

(اپنے وقت کے امام کی غیبت کبریٰ ۱۰ شوال کے لئے جناب سید ظہور حیدر جارچوی صاحب کا کلام اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔ طالب دعا سید نذر عباس ۸ دسمبر ۲۰۰۲ م)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

العجل یا امامِ زمانؑ العجل

آغا سروش کا کلام

منقلب ہے زمیں، مضطرب آسماں
ظلم و جور سے بھر چکا ہے جہاں
بجلیوں کی زد پر ہے ہر اک آشیاں
کھو گئی منزلیں لٹ گئے کارواں
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

محمدؐ کی جاں الغیاث الغیاث اے امامِ زمانؑ الغیاث
قبر زہراؑ ہے بے سائباں الغیاث الغیاث اے علیؑ کے نشاں الغیاث
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

مصطفیٰؐ کا مدینہ ہے دارالحزن دین اپنے وطن میں بھی ہے بیوطن
بے چراغ آج تک ہے مزارِ حسنؑ لو خبر جلد اے وارثِ پنجتن
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

سارے بے دین ہیں پاسبانِ حرم بیتِ ابیض پہ سبکی جبینیں ہیں خم
سرنگوں ہونے والا ہے حق کا علم تم کو عباسؑ کے بازوؤں کی قسم
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

دین اسلام پر رحم فرمایئے بہر سجادؑ امداد کو آیئے
آ کے کعبے کو آزاد کروایئے اے محمدؐ کے وارث اب آ جایئے
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

فکرِ لادین اسلام کو کھا گئی آتشِ جہل دوزخ کو شرما گئی
ہر مسلماں کے چہرے کو دھن چھا گئی دوپہر ہے مگر تیرگی چھا گئی
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

بش ہے اک سمت اک سمت صدام ہے
آج دونوں کے نرغے میں اسلام ہے
سب سے بے آبرو حق کا پیغام ہے
اب مسلمان کہنا بھی الزام ہے
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

سر اٹھائے ہیں بے دین آ جایئے جل رہا ہے فلسطین آ جایئے
قدس ہے خوں سے رنگین آ جایئے اے شہِ آلِ یاسین آ جایئے
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

خونِ شبیرؑ کا لوگے کب انتقام کب تلک ہوگی تیغ علیؑ بے نیام
جل رہے ہیں ابھی تک حسینی خیام کتنی تعجیل فرماؤ گے یا امامؑ
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

حق سادات کی بستیاں بہہ گئیں پھر بھی پیاسی ہے کرب و بلا کی زمیں
اور کب تک نہ آؤ گے خضر نشیں اب بھی چمکے گی تیغ علی یا نہیں
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

آپکے جد کا ارمان مقتل میں ہے ہر جگہ کا مسلمان مقتل میں ہے
بے خطا قوم سلمان مقتل میں ہے سچ تو یہ ہے کہ قرآن مقتل میں ہے
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

چشمِ سجادؑ کے آنسوؤں کی قسم اب پئے باقرؑ و جعفرؑ ذی حشم
بہر موسیٰ کاظمؑ اسیرِ ستم اے علیؑ ابنِ موسیٰ کے سروِ ارم
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

جانشینِ نقیؑ صدارے صفی خنکیِ چشمِ نرجسؑ دلِ عسکریؑ
بوجھ لگنے لگی ہے ہمیں زندگی گھٹ گئی اب تو طاقت بھی فریاد بھی
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

اے سروشؔ اس قدر آہ و زاری نہ کر اپنے اعمال کی لے تو کچھ تو خبر
بیت چکی رات اب نزدیک ہے سحر ترک نہ کر اپنا یہ وظیفہ مگر
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک یا عباس علیک یا عباس علیک یا عباس

اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔ سید نذر عباس۔ ۱۴ دسمبر ۲۰۰۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

السلام علیک یا خلیفۃ الرحمٰن۔ السلام علیک یا شریک القرآن۔ السلام علیک یا امام الانس والجان

عجل اللہ فرجک وسہل اللہ تعالیٰ مخرجک وظہورک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمدؐ کے ہمنام حیدرؑ صفت — جہاں میں بصد احترام آئیں گے
قیامت تو جب آئے گی آئے گی — قیامت سے پہلے امام آئیں گے

وجودِ حق سے یہ سارا نظام قائم ہے — کسی کے فیض سے یہ انتظام قائم ہے
وہ اور ہوں گے یتیمانِ مذہب وملت — ہمارے سر پہ ہمارا امام قائم ہے

سایہء ذوالجلال کہتے ہیں — حاکمء بے مثال کہتے ہیں
جو ہے اس دور کا امام اسے — م ح م د کہتے ہیں

حجاب غیب میں جو اک امام باقی ہے — اُسی سے دینِ محمدؐ کا نام باقی ہے
بتا رہا ہے کتابِ خدا میں سورۂ قدر — خدا سے رابطہ سلام وکلام باقی ہے

جنابِ نوحؑ سے بڑھ کر حیات ان کو ملی
جو خضرؑ نے بھی نہ پائی وہ بات ان کو ملی
خدا ہے قادرِ مطلق، یہ بندہء مخصوص
اسی سے سلطنتِ کائنات ان کو ملی

صلی اللہ علیک یا صاحب العصر والزمان

اول کے محمدؐ کو نبوت دے دی — اوسط کے محمدؐ کو امامت دے دی
آخر کے محمدؐ کو خدا کیا دیتا — کچھ دن کے لئے اپنی سی غیبت دے دی

امامء وقت فقط ایک بار آجاؤ
دل و نگاہ کا بن کر قرار آجاؤ
نہ دھوم دھام سے آؤ تمہاری مرضی ہے
علیؑ ہو تم بھی لئے ذوالفقار آجاؤ

گر مہدیؑ دیں کی مہربانی ہو جائے
ذرہ بھی خورشید کا پانی ہو جائے
دریا میں بہا دو جو عریضہ لکھ کر
مشکل ہو اگر سنگ تو پانی ہو جائے

اعمال کی پاداش بھریں گے ایک دن
بے موت مرے ہیں مریں گے ایک دن
جن کو ہے کسی وجودِ غائب میں شک
اللہ کا انکار کریں گے ایک دن

رتبے جو بڑے ہوئے ہیں گھٹ جائیں گے — نااہل جگہ چھوڑ کے ہٹ جائیں گے
جس روز وہ غیبت کا حجاب اٹھے گا — چہروں سے بہت نقاب الٹ جائیں گے

اعجازِ امام انس وجاں روشن ہے — ہر دم ہیں جواں یہ حال سن روشن ہے
مہدیؑ ہیں نہاں نورِ ہدایت ہے عیاں — خورشید تو بدلی میں ہے دن روشن ہے

قائم ودائم امام انس وجاں ہے — دوران محکوم مہدیؑ دوراں ہے
کیا خوب ہے یہ غیبت مولا کی دلیل — وہ جان ہے پختن کی جان پنہاں ہے

مہدیؑ کو امام حق نما کہتے ہیں — چھپتا نہیں حق لوگ بجا کہتے ہیں
غیبت میں ہے یوں صدقِ امامت جیسے — بے دیکھے خدا کو سب خدا کہتے ہیں

احسان ہیں چہاردہ کے انس وجن پر — واجب ہے ولا یہ کی ہر مومن پر
ہیں اول و آخر دو محمدؐ ان میں — ختم اُن پر نبوت ہے امامت اِن پر

ختم فرمایئے کب غیب کی مدت ہوگی — کب تلک آپ کے بیمار کو صحت ہوگی
کل تک آپ نہ آئے تو نہ آئے لیکن — آج بھی آپ نہ آئے تو قیامت ہوگی

جمع کردہ سیدنذر عباس ۔۔۔ ۲۹ نومبر ۲۰۰۱ء مدام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشعار اور رباعیات

نذر ء امام زمانہؑ

اسطرح آئیں گے وہ اک دن چھپے تھے جیسے نظر سے پہلے
چراغ الفت بھڑک اٹھیں گے چراغ شمس وقمر سے پہلے
حرم سے نکلے گی جب سواری پکار اٹھیں گے اہل ء ایماں
تمہیں تمہاری قسم ہے مولا ادھر سے پہلے ادھر سے پہلے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

کب تک رہو گے غائب محمدؐ کے جانشیں
اب تو خدا کے واسطے پردہ اتار دو
ہر سو یزیدیت کی کدورت ہے ان دنوں
مولاؑ تیری شدید ضرورت ہے ان دنوں

اپنے امامؑ وقت کی جس کو خبر نہیں
اس کی حیات وموت کوئی معتبر نہیں

مجھ سے کہتی ہیں ستاروں کی ضیائیں ساغر
ایک بار اور زمانے میں حسینؑ آئے گا

نہ دھوم دھام سے آؤ تمہاری مرضی ہے
علیؑ کی لے کے فقط ذوالفقار آجاؤ

تم آؤ گے تمہیں آنا ہے اب تم آنے والے ہو
بتاؤ میں چراغوں سے سجا رکھوں مکاں کب تک

دنیا نہ مال وزر نہ وزارت کے واسطے
ہم جی رہے ہیں تیری زیارت کے واسطے

نسل ستم ہے در پے ء آزار اب تو آ
پھر سج رہے ہیں ظلم کے دربار اب تو آ

یہ ظلم کم نہیں ہے کہ اپنوں کے ہاتھ سے
اکھڑی ہوئی ہے خیمہ ء شبیرؑ کی طناب

عاشور کی ظہر سے ابتک وہ دھوپ میں
بیٹھی ہے فاطمہؑ کی بہو انتظار میں

دن ڈھل رہا ہے وقت کو تازہ اڑان دے
آ اے امام عصرؑ حرم میں اذان دے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ امام زمانہؑ

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

ہادیِ بیکساں وارثِ پنجتن کون ہے آپ سا معتبر محترم

آپ کی ذاتِ اقدس کرم ہی کرم

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

نفرتوں کا اندھیرا ہے چاروں طرف

اس اندھیرے میں آخر کہاں جائیں ہم

اے قسیم جزا صاحبِ ذوالمنن

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

ہم ہیں سب بے خبر باخبر آپ ہیں

بیکسوں کے لئے چارہ گر آپ ہیں

جو مٹاتی ہیں دل سے شبِ کفر کو

وہ ہدایت کی روشن سحر آپ ہیں

دہر میں کربلا جیسی پھر ہے گھٹن

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

آپ ہیں غیب میں غیب لاریب ہے

اصل ایمان اب غیب ہی غیب ہے

صاحب العصر سے گر محبت نہ ہو

پھر تو یہ زندگی باخدا عیب ہے

قلبِ مومن کی ہے یہ صدا اور لگن

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

لفظ جتنے تھے سب بے اثر ہو گئے

جو بقا یا تھے سوکھا شجر ہو گئے

وارثانِ پیمبرؐ کا در چھوڑ کر

یہ مسلمان سب دربدر ہو گئے

روحِ تقدیس ہے آج پھر بے کفن

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

دشمنانِ علیؑ بے نشاں ہو گئے

بے نسب لوگ تھے بے اماں ہو گئے

یہ علیؑ سے عداوت کا انجام ہے

ان کے اعمال سب رائیگاں ہو گئے

صبر کی دھوپ سے جل اٹھا ہے بدن

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

وارثِ مصطفیٰؐ اور علیؑ آیئے

بغض کی آگ بڑھنے لگی آیئے

ہے محب کی فقط ایک ہی التجا

آ گئی فیصلے کی گھڑی آیئے

ایک میں ہی نہیں، وقت ہے نعرہ زن

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

مالکِ دو جہاں یا امامِ زمن

ابتو آجایئے اب تو آجایئے

ہادیِ بیکساں وارثِ پنجتن اب تو آجایئے اب تو آجایئے

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔یا امامِ زمن

صلی اللہ علیک یا علی صلی اللہ علیک یا حسین صلی اللہ علیک

(اپنے وقت کے امامؑ کے یوم پیدائش ۱۵ شعبان کیلئے جمع کیا۔طالب دعا سیدنذر عباس)

۲۵ اکتوبر ۲۰۰۴ م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

السلام علیک یا خلیفۃ الرحمٰن ۔ السلام علیک یا شریک القرآن ۔

السلام علیک یا امام الانس والجان

عجل اللہ تعالیٰ فرجک وسہل اللہ تعالیٰ مخرجک وظہورک

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

قیامت میں دامن اوڑھا لیجئے گا غریبوں کی قسمت بنا دیجئے گا
عریضے بہیں کشتیٔ نوحؑ مولا تھپیڑے پڑیں تو چھڑا لیجئے گا

ختم فرمایئے کب غیب کی مدت ہوگی کب تلک آپ کے بیمار کو صحت ہوگی
کل تلک آپ نہ آئے تو نہ آئے لیکن آج بھی آپ نہ آئے تو قیامت ہوگی

نرجس ہیں آج کیا تہ داماں لئے ہوئے
ایماں لئے ہوئے ہیں کہ قرآں لئے ہوئے
نفسِ نبیؐ امامِ مبینؑ حجتِ خدا
بخشش کا عاصیوں کے ہیں ساماں لئے ہوئے

دیکھنے والے ذرا اور دوبارہ دیکھو کالے بادل میں چمکتا ہوا تارہ دیکھو
گود نرجس کی بنی جس کے لئے آج رحل وہ بارھواں آیا ہے قرآن کا پارہ دیکھو

اے باغِ عسکری کے مقدس ترین پھول اے کعبۂ فروغِ نظر قبلۂ اصول
آ ہم سے کر خراجِ دل و جاں کبھی قبول تیرے بغیر ہم کو قیامت نہیں قبول
دنیا نہ مال و زر نہ وزارت کے واسطے
ہم جی رہے ہیں تیری زیارت کے واسطے
جو ان کے ہیں بہت ذی شعور ہوتے ہیں ہوا و حرص کے چکر سے دور ہوتے ہیں
مجال کیا جو کسی غیر سے سوال کیا غلام ان کے بہت ہی غیور ہوتے ہیں

--خاکی---

ہماری حال پر رحم و کرم فرما تو سکتے ہیں
مثالِ طور وہ اپنی جھلک دکھلا تو سکتے ہیں
اگر اُن کو تکلف ہے کسی محفل میں آنے سے
وہ جب چاہیں جہاں چاہیں بلوا تو سکتے ہیں

(خاکی)

بھنور سے اتفاقاً بچ نکلنے پر نہ اتراؤ سرِ ساحل پہنچ کر بھی سفینے ڈوب جاتے ہیں
وہ کل آئیں کہ آج آئیں انہیں ایک دن تو آنا ہے
ہمارے دل اسی احساس سے تسکین پاتے ہیں
انہیں دیکھا نہیں پھر بھی ان کے چاہنے والے
قیامت کے حوالے سے انہیں پہچان جاتے ہیں
وہ ابنِ روح ہوں رومی ہوں طوسی ہوں خمینی ہوں
جو مس ہوں ان کے قدموں سے تو ذرے جگمگاتے ہیں
وہ پردے میں ہیں ساحر اور ہم پردے کے باہر
بس اب یہ دیکھنا ہے کہ وہ بلاتے ہیں کہ آتے ہیں

---سحر ۔جدہ---

آج سبرات ہے ھلول کا کھلوول ہوئی ہے
پھلجری اور پڑاکن کا چھڑاول ہوئی ہے
جے کا آنا تھا اوتو آئے گوا کعبہ ماں
اب سال بھر دیکھو تکوول ہوئی ہے
آج تاثیرِ دعائے سحری دیکھیں گے
روشنی پھیلے گی اثناء عشری دیکھیں گے
جس کے ہر در سے سند ملتی ہے جنت کے لئے
علم کے شہر کی وہ بارہ دری دیکھیں گے

امامِ عصرؑ ہیں جو صاحبِ زمانہ ہیں خدائے پاک کی وہ آیتِ یگانہ ہیں
خدا کے حکم سے وہ ہیں حجاب میں خاکی ہم اُن کے حلقہ بگوشوں میں غائبانہ ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

جنابِ نوح سے بڑھ کر حیات ان کو ملی
جو خضرؑ نے بھی نہ پائی وہ بات ان کو ملی
خدا ہے قادرِ مطلق یہ بندۂ مخصوص
اسی سے سلطنتِ کائنات ان کو ملی

((((خاکی))))

طالبِ دعا---سید نزر عباس

رباعیات

"پھر ضرورت ہے کوئی حاصلِ ایماں آئے
مالکِ کون و مکاں، نازشِ دوراں آئے
لوگ قرآں کی خموشی کا اڑاتے ہیں مذاق
کاش ایسے میں کوئی بولتا قرآن آئے"

(آمین)

"ممدوحِ رب کی مدح ہے میری زبان پر
پڑھتے ہیں سب درود زمیں آسماں پر
جس چھت کے نیچے ذکر ہو کُل کے امامؑ کا
اللہ ناز کرتا ہے ایسے مکان پر!"

"جنگِ بدر و حنین باقی ہے
قلبِ زہراؑ کا چین باقی ہے
کہدو اِس دور کے یزیدوں سے
آج بھی اک حسینؑ باقی ہے"

علویہ زہرا

Assalam o Alaikum ! Taj poshi e Imam e Zamana ki khushi aap sab ko mubarak ho.

To get more Rubaaiyat , Qaseeday , naatein ,nohay & salam

Come to join the Group.

http://groups.yahoo.com/group/TheHussainiat/

رشکِ قمر یہ آج جو حسنؑ ترابؑ ہے

(در مدحِ امام حسنؑ)

رشکِ قمر یہ آج جو حسنؑ ترابؑ ہے
وقتِ نزولِ عکسِ رسالتؐ مآب ہے

چہرہ نمائی کے لیے در پہ نجوم ہیں
گودی میں فاطمہؑ کی گلِ بوتراب ہے

آئے حسنؑ تو صُلح کو معنی عطا ہوئے
اک حرف میں چھُپی ہوئی پوری کتاب ہے

کوثر پہ منکرانِ علیؑ کیسے جائیں گے
حبِ علیؑ نہ ہو تو یہ رستہ خراب ہے

تحریرِ مجتبیٰؑ کی ہے انکار ظلم سے
یہ کربلا کی جنگ کا پہلا جواب ہے

زنجیر ہے قلم کی تو قرطاس کا ہے طوق
گردن میں میرِ شام کی رب کا عذاب ہے

وہ رند لڑکھڑانے کی تہمت سے ہے پرے
ساغر میں جس کے حبِ علیؑ کی شراب ہے

اللہ رے بتولؑ کی فضہؑ کا مرتبہ
اِن کا وسیلہ ہو تو دعا مستجاب ہے

دستِ حسنؑ میں دیکھا قلم تو امیرِ شام
بولا کہ میرا آج ہی یومِ حساب ہے

ریحانؔ اعظمی درِ علمِ رسولؐ سے
مجھ جیسے بے ہنر پہ ہنر کا شباب ہے

—✹—

ثنا شبرؑ کی اور میری زباں ہے

(در مدحِ امام حسنؑ)

ثنا شبرؑ کی اور میری زباں ہے
یہ محرابِ عقیدت میں اذاں ہے

کروں میں ذکر اُن کے منکروں کا
عقیدے میں یہ گنجائش کہاں ہے

میری آنکھوں کے دروازے سے آئیں
میرا دل آپ کا مولاؑ مکاں ہے

حسنؑ کی منزلت پوچھو نبیؐ سے
حسنؑ فکرِ نبیؐ کا آسماں ہے

میرے مولاؑ کے ہاتھوں میں قلم ہے
امیرِ شام کیوں لرزا بجاں ہے

علیؑ کا بغض چہروں پر لکھا ہے
علیؑ کا عشق آنکھوں سے عیاں ہے

پہنچتے ہیں علیؑ اس کی مدد کو
علیؑ کا ماننے والا جہاں ہے

خوشی ہے فاطمہؑ زہراؑ کے گھر میں
امیرِ شام کے گھر میں فغاں ہے

فرشتوں نے دیا پیغامِ قدرت
حسنؑ کا ذکر ہی حسنؑ بیاں ہے

سعادت مل گئی ریحانؔ مجھ کو
قلم ذکرِ حسنؑ میں گلُ فشاں ہے

collection of nazar abbas for our community children for reading on 15 ramdhan 1424 h

اک عریضہ جو اُنہیں صورتِ مدحت لکھا

(در مدحِ امام عصرؑ)

اک عریضہ جو اُنہیں صورتِ مدحت لکھا
ایک اک حرف کو از روئے محبت لکھا

شرط یہ تھی کہ شریعت کی زباں میں لکھوں
بس یہی سوچ کے اللہ کی مجبت لکھا

جب کبھی آپ کی آمد کی خبر دل کو ملی
ہم نے اُس لمحے کو لمحاتِ قیامت لکھا

آپ آجائیں تو بدلے یہ نظامِ ہستی
ہم نے اس بات کو ہر سال بہ شدت لکھا

کبھی قائم کبھی مہدیؑ کبھی مولا آقا
وصف۔ کو ان کے سدا حسبِ ضرورت لکھا

مدحِ مہدیؑ جب سے کی توصیفِ حیدرؑ کی طرح

(در مدحِ امام عصرؑ)

مدحِ مہدیؑ جب سے کی توصیفِ حیدرؑ کی طرح
میں کہ اک قطرہ تھا ابھرا ہوں سمندر کی طرح

آپ کی آمد پہ ہوگا معجزہ بار دگر
پھر نظر دیوار کعبہ آئے گی در کی طرح

طور ساماں جلوۂ مہدیؑ سے ہوگی کائنات
نور جب چمکے گا اُن کا نورِ داور کی طرح

ذوالفقارِ حیدری لے کر انہیں آنے تو دو
کفر کی ہستی الٹ دیں گے وہ خیبر کی طرح

سنتے ہیں وہ سیرت و صورت میں ہیں بالکل علیؑ
ہیں صفاتِ کبریا اُن میں بھی حیدرؑ کی طرح

آپ کے جدکا مکاں ہوں دی یہ کعبے نے صدا
آپ سمجھیں مجھ کو مولاؑ اپنے ہی گھر کی طرح

حُجتِ آخر امامِ عصر ابنِ عسکریؑ
یہ بھی عینِ اللہ ہیں مولائے قمرؑ کی طرح

ڈوب جاتی میری کشتی درد کے طوفان میں
بن گئی ہو علیؑ کشتی میں لنگر کی طرح

آپؑ جب رکھتے ہیں سب مولائے قمرؑ کی صفات
آپؑ کے اصحاب بھی ہوں گے ابوذرؓ کی طرح

آپؑ کو لکھ کر عریضہ منقبت کے رنگ میں
موج میں دل آگیا ہے موجِ کوثر کی طرح

کیا لکھوں ریحانؔ قائم کی ثنا قرطاس سے
سر نہیں اُٹھتا قلم کا بھی میرے سر کی طرح

امامِ عصرؑ کا ہم انتظار کرتے ہیں

(در مدحِ امام عصرؑ)

امامِ عصرؑ کا ہم انتظار کرتے ہیں
یہ انتظار عبادت گزار کرتے ہیں

وہ آئیں گے اُنہیں آنا ہے آنے والے ہیں
نظر بچھائے ہوئے سب زمانے والے ہیں
اُنھی کے وعدے پہ ہم اعتبار کرتے ہیں

ابھی بھی وقت ہے اے منکرِ حسینؑ سنبھل
یہ وقت ہاتھ سے نکلا تو روئے گا تُو کل
ہمارا فرض ہے ہم ہوشیار کرتے ہیں

عریضے نذر کیے جا رہے ہیں سال بہ سال
اُنہی کو بھیجتے ہیں کھول کے اپنے قلب کا حال
یہ التجا کی جو ہم سب پکار کرتے ہیں

یہ آخری ہے محمدؐ یہ بارہواں ہے علیؑ
اُنہی کے قبضہ قدرت میں ہے قیامت بھی
یہ خشک پیڑ کو بھی سایہ دار کرتے ہیں

حسینی خون کے تاجر خطیب اور مُلّا
امامِ عصر کے ہاتھوں ہے تیرا قتل لکھا
منادی ہم تو یہی بار بار کرتے ہیں

جو اِن کے جد کی مصیبت پہ سوگوار ہوا
غمِ حسینؑ میں جو محض اشکبار ہوا
امامِ وقت اُسی سے تو پیار کرتے ہیں

صدائیں دیتا ہے کعبہ بھی کربلا بھی انہیں
امامِ عصر علیہ السلام آجائیں
یزیدِ وقت کلیجہ فگار کرتے ہیں

ریحانؔ اعظمی یہ ذکر ہی عبادت ہے
خدایا بھیج دے اس کو جو تیری حجت ہے
بس اک دعا یہی پروردگار کرتے ہیں

وقارِ امامت امامِ زمانہ

(در مدحِ امام عصرؑ)

وقارِ امامت امامِ زمانہؑ
نشانِ نبوت امامِ زمانہؑ

ہو چشمِ عنایت امامِ زمانہؑ
بدل دو یہ قسمت امامِ زمانہؑ

عریضہ مرا موج لے کر چلی ہے
بہ اندازِ مدحت امامِ زمانہؑ

بسی ہے مرے دل میں روزِ ازل سے
تمہاری محبت امامِ زمانہؑ

قیامت سے پہلے جو ممکن نہیں ہے
تمہاری زیارت امامِ زمانہؑ

تو پھر آج کی شب بپا ہو جہاں میں
اچانک قیامت امامِ زمانہؑ

مدینہ ہو کعبہ ہو ہم ہوں کہ چینی
ہیں سب کی ضرورت امامِ زمانہؑ

ہمیں جیتے جی مار ڈالے گی اب تو
تمہاری یہ فرقت امامِ زمانہؑ

بجز شربتِ دیدِ تشنہ لبوں کو
نہیں کوئی حاجت امامِ زمانہؑ

کرے گی زمانے میں انصاف قائم
تمہاری عدالت امامِ زمانہؑ

لکھے کیسے ریحانؔ مدحت تمہاری
یہ ہوگی جسارت امامِ زمانہؑ

—❁—

مرزا

شیرِ یزداں کو سبھی خلقِ خدا جانتی ہے
فتحِ خیبر کو محمدؐ کی دعا جانتی ہے
بارِ لکنت میں بھی ریحانؔ سبک رہتی ہے
یہ زباں مدحتِ حیدرؑ کا مزا جانتی ہے

اک عریضہ جو اُنہیں صورتِ مدحت لکھا

(در مدحِ امام عصرؑ)

اک عریضہ جو اُنہیں صورتِ مدحت لکھا
ایک اک حرف کو از روئے محبت لکھا

شرط یہ تھی کہ شریعت کی زباں میں لکھوں
بس یہی سوچ کے اللہ کی جحت لکھا

جب کبھی آپ کی آمد کی خبر دل کو ملی
ہم نے اُس لمحے کو لمحاتِ قیامت لکھا

آپ آجائیں تو بدلے یہ نظامِ ہستی
ہم نے اس بات کو ہر سال بہ شدت لکھا

کبھی قائم کبھی مہدیؑ کبھی مولا آقا
وصف کو اِن کے سدا حسبِ ضرورت لکھا

مدحِ مہدیؑ جب سے کی توصیفِ حیدرؑ کی طرح

(در مدحِ امام عصرؑ)

مدحِ مہدیؑ جب سے کی توصیفِ حیدرؑ کی طرح
میں کہ اک قطرہ تھا ابھرا ہوں سمندر کی طرح

آپ کی آمد پہ ہوگا معجزہ بارِ دگر
پھر نظر دیوارِ کعبہ آئے گی در کی طرح

طور ساماں جلوۂ مہدیؑ سے ہوگی کائنات
نور جب چمکے گا اُن کا نورِ داور کی طرح

ذوالفقارِ حیدری لے کر انہیں آنے تو دو
کفر کی ہستی الٹ دیں گے وہ خیبر کی طرح

سنتے ہیں وہ سیرت و صورت میں ہیں بالکل علیؑ
ہیں صفاتِ کبریا اُن میں بھی حیدرؑ کی طرح

آپ کے جدکا مکاں ہوں دی یہ کعبے نے صدا
آپ سمجھیں مجھ کو مولاؑ اپنے ہی گھر کی طرح

حُجتِ آخر امامِ عصر ابنِ عسکریؑ
یہ بھی عَین اللہ ہیں مولائے قمرؑ کی طرح

ڈوب جاتی میری کشتی درد کے طوفان میں
بن گئی ہو علیؑ کشتی میں لنگر کی طرح

آپؑ جب رکھتے ہیں سب مولائے قمرؑ کی صفات
آپؑ کے اصحاب بھی ہوں گے ابوذرؓ کی طرح

آپؑ کو لکھ کر عریضہ منقبت کے رنگ میں
موج میں دل آگیا ہے موجِ کوثر کی طرح

کیا لکھوں ریحانؔ قائم کی ثنا قرطاس سے
سر نہیں اُٹھتا قلم کا بھی میرے سر کی طرح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ ۱۵ شعبان ۱۴۲۲ھ

ازسید فیاض مھدی ۔کینیڈا

پیکرِ عظمتِ اسلام بچانے آؤ
لنگرِ کشتیِ اسلام اٹھانے آؤ

میری سوئی ہوئی قسمت کو جگانے آؤ آج کی شب کو شبِ نور بنانے آؤ
تم جو دو حکم تو دریا کی روانی رک جائے
آؤ پانی پہ مصلے کو بچھانے آؤ

جو پیمبرؐ نے پلایا تھا غدیرِ خم میں
اپنے ہاتھوں سے وہی جام پلانے آؤ

ایک عرصے سے ہوئی بند خلیفہ سازی ہو گئے قصے سقیفہ کے پرانے آؤ
قتل بے جرم و خطا ذلتیں کب تک آخر چاہنے والوں کا اعزاز بڑھانے آؤ
نوحہ و درد سناتے ہوئے صدیاں گزریں گائیں ہم بھی کبھی خوشیوں کے ترانے آؤ
ہر زمیں کربلا ہر روز ہے یومِ عاشور سرخ ہیں آج بھی تسبیح کے دانے آؤ
ہر طرف دورِ یزیدی ہے جہاں میں مولا قرضۂ کرب و بلا جلد چکانے آؤ
جنگلی اسلام نے بدنام کیا لفظِ جہاد لگ رہے ہیں یہ تو آنے کے زمانے آؤ
چار سو ظلم و فساد ہیں بحر و بر میں یوں بھی آنے کے بہت سے ہیں بہانے آؤ

اب زمانے میں اندھیروں کے سوا کچھ بھی نہیں ظلم کی کالی گھٹاؤں کو مٹانے آؤ

جیسے حیدرؑ نے گرائے تھے صنم کعبے کے
بت دماغوں میں جو ہیں ان کو گرانے آؤ

ایک ہی بت کے ہیں دو نام ۔۔۔اور یہود عظمتیں خانۂ کعبہ کی بچانے آؤ

ہم تو پلکوں پہ سجاتے ہیں محبت کے چراغ
قبرِ زہراؑ پہ تم ہی شمع جلانے آؤ

لیے منصوبے بنا بیٹھا ہے شیطانِ بزرگ دیکھے ہیں اس نے بڑے سپنے سہانے آؤ
صرف بربادیِ مسلم ہے نیو ورلڈ آرڈر خواب امریکہ کا مٹی میں ملانے آؤ

یہ عریضہ ہے میرا صرف قصیدہ ہی نہیں
سارے شیطانوں کو تم مار بھگانے آؤ

ہے یہودی کے لئے اب یہ علاجِ واحد خیبری ہاتھ نہیں پھر سے دکھانے آؤ
کر گئی ایک کی دو جب بھی چلی دشمن پر عدل کی حیدری تلوار چلانے آؤ
رنگ ہی وجہِ فضیلت ہے دماغوں میں اب بھی
کالے کو گورے تعصب سے بچانے آؤ

جنکی عقلوں میں سما نا نہیں عصمت کا وجود ان کی عقلوں کو بھی آئینہ دکھانے آؤ
کوئی تیاری نہیں پھر بھی یہی کہتے ہیں اپنا دیدار غلاموں کو کرانے آؤ

العجل لب پہ ہے دل شوقِ عمل سے محروم
چلتے پھرتے ہوئے مُردوں کو جلانے آؤ

وہ دکن والا یہ خوجہ وہ ہے یوپی والا یہ علی والوں کی تقسیم مٹانے آؤ

تم کو کہتے رہے ہم روز شریکِ قرآں
پھر بھی قرآں نہ پڑھا تم ہی پڑھانے آؤ

جو کھا گئے ہیں تمدن کے نام پر دھوکہ ردائے شرم و حیا ان کو اوڑھانے آؤ

یہ کس حکیم کا نسخہ ہے بے حجابوں کو
ذکرِ زینبؑ کا سنو آنسو بہانے آؤ

اپنے اعمال سے محروم و زیارت ہیں ہم دل کی آنکھوں سے حجابوں کو ہٹانے آؤ
آپ کے آنے سے پہلے ہو اگر ختم حیات موت کے وقت مجھے کلمہ پڑھانے آؤ
دے کے کروٹ مجھے تربت میں لٹانے آؤ سر کے نیچے میرے تم تکیہ لگانے آؤ
پھر نہ بھولوں گا جو تلقین سنانے آؤ اپنے ہی ہاتھوں سے تم شانے ہلانے آؤ

ہو گی آسان میری آخری مشکل مھدیؑ
وقتِ آخر اگر تم میرے سرہانے آؤ

(برادر فیاض مھدی نے یہ قصیدہ کینیڈا سے روانہ کیا۔۔طالب دعا۔۔سید نثار عباس)

طالب زر کو زر و لعل و گوہر دیتے ہیں
جیب و دامن گل امید سے بھر دیتے ہیں
آل اطہر کا تو اے نور یہی ہے دستور
ادھر اللہ سے لیتے ہیں ادھر دیتے ہیں

محمدؐ کے گلشن کی زہراؑ کلی ہے
جو آغوش عصمت میں پھولی پھلی ہے
حسینؑ و حسنؑ ہیں بہار نبوت
شمیم گل باغ جنت علیؑ ہے

★★★★★

باغ جنت پہ خدائے ازلی لکھا ہے
ڈالی ڈالی پہ علیؑ اور ولیؑ لکھا ہے
سبز پتوں پہ حسنؑ اور کلی پر زہراؑ
سرخ پھولوں پہ حسینؑ ابن علیؑ لکھا ہے

●●●●●

پوچھو رسول پاکؐ سے توقیر میکدہ
کی حضرت خلیلؑ نے تعمیر میکدہ
دست خدا سے پھر ہوئی تطہیر میکدہ
ساقی علیؑ ہیں شاہ رسلؐ میر میکدہ
چودہ طبق میں بس یہی میخانہ ایک ہے
چودہ پلانے والے ہیں پیمانہ ایک ہے

طلب نمازوں میں دن رات جس کی کرتے ہو
وہ سیدھی راہ درء پنجتن سے ملتی ہے
کبھی رسولؐ سے ملتی ہے فاطمہؑ سے کبھی
کبھی کسی کو در بوالحسنؑ سے ملتی ہے
حسنؑ حسینؑ سے اور بعد کے زمانے میں
ولیء عصر امام زمنؑ سے ملتی ہے
خدا بھی جب نہیں دیتا حسینؑ دیتے ہیں
یہ بات بزم رسولؐ زمن سے ملتی ہے
مجاہدین قیام و قعود کو جعفر
متاع ہوش حسینؑ و حسن سے ملتی ہے

★★★★★

ایک بار درود جو نبیؐ پر بھیجے
حسنینؑ و بتولؑ و علیؑ پر بھیجے
ادنیٰ ہو بشر یہ پاوے رتبہ اعلیٰ
دس بار درود حق اسی پر بھیجے

●●●●●

بعد احمدؐ ہیں علیؑ و فاطمہؑ، پھر ہیں حسنؑ و حسینؑ
اور ان کے بعد سید۔ سجاد کا نام آتا ہے
باقرؑ و جعفرؑ و کاظمؑ ہوں رضاؑ ہوں کہ تقیؑ
ایک کے بعد یوں ہی ایک امام آتا ہے
سلسلہ نور نقیؑ سے حسن عسکریؑ تک پہنچا
اور پھر حجت قائمؑ کا مقام آتا ہے
صاحب الامرؑ سے دنیا کبھی خالی نہ رہی
ان کے پاس آج بھی خالق کا کلام آتا ہے

★★★★★

10 APR 2000

کبھی نہ پھیلا کسی کے آگے ہمارا دست قلندرانہ — ہم ان کے در کے گدا ہیں جن کو خدا نے سونپا ہے دانہ دانہ
محمد مصطفےٰؐ کی سیرت ، علیؑ کا انداز عارفانہ — بتولؑ کا صدق خلق و عصمت حسنؑ کا ایثار مخلصانہ
جہاد شبیرؑ ، عزم زینبؑ ، وفائے عباسؑ ، صبرِ عابدؑ — علوم باقرؑ ، شعور جعفرؑ ، عروج ہے کاظمانہؑ
رضاؑ کی صولت ، تقیؑ کی حکمت ، نقیؑ کا عرفاں ، حسنؑ کی عزت
یہ ساری باتیں ہوں جن میں پھر ان کی عظمت کا کیا ٹھکانہ

★★★★★★★★★★★★★★★

اگر اے مرد مومن فکر ہے کچھ روز محشر کی — تو چاہت کر پیمبرؐ کی وصیؑ کی ابن حیدرؑ کی
دل ظلمت زدہ کو نور سے پر نور کرتی ہے — عقیدت ۵ کی ، ۱۲ کی ، ۱۴ کی ، ۷۲ کی

●●●●●

یہ رباعیاں مدینے میں جمع کی ـــــ جنوری ۲۰۰۰

علیؑ کو فاتح بدر و حنین کہتے ہیں — حسنؑ کو نور شہ مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزل آخر کا نام ہے عباسؑ — کمال صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

★★★★★

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچ تن — محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ

●●●●●

اگر کچھ ہے بصیرت یا بصارت دیدہ ترمیں — تو قدرت کے کرشمے دیکھ اہل بیت کے گھر میں
زمانے بھر کی ساری خوبیاں چن چن کے بھر دیں — خدا نے پانچ میں ۱۲ میں ۱۴ میں ۷۲ میں

★★★★★

ملکوں کی فتوحات سے ہوتا کیا تھا — پاریناء ملوکیت کا جذبہ کیا تھا
ہوتا نہ اگر تذکرہ آل نبیؐ — اسلام کی تاریخ میں رکھا کیا تھا

★★★★★ سنعر ★★★★★

یہ شان ولا اے دل ناکام نہیں — اب تک بھی اخوت کی روش عام نہیں
عترت سے محبت کا ہے دعوی لیکن — آپس میں محبت کا کہیں نام نہیں

ـــــ نجم آفندی ـــــ

10 APR 2000

قصیدہ مقبل

کچھ محبت کے بھی آداب ہوا کرتے ہیں
بارہا اس لئے بھی ذکر وفا کرتے ہیں

کروٹیں لیتا ہے سیلاب محبت دل میں
صرف اگر نام محمدؐ کا لیا کرتے ہیں

خوان نعمت جو سجا آل محمدؐ کے لئے
ٹکڑوں پر اس کے سبھی آج پلا کرتے ہیں

ایک ہم ہی نہیں ہر ایک یہی کہتا ہے
جب پکارا تو مدد عقدہ کشا کرتے ہیں

گو زباں کٹ گئی آقا کے فضائل نہ رکے
ذکر پاک آج بھی میثم کا سنا کرتے ہیں

سجدہ شبیرؑ کا یا ضرب علیؑ ہے اسلام
جو سمجھ دار ہیں اکثر یہ کہا کرتے ہیں

کرتے رہتے ہیں یہاں سجدے جو بے حب علیؑ
وہ کچھ اور نہیں سر کو دھنا کرتے ہیں

صرف اور صرف یہ آقا کا شرف ہے ورنہ
کس کی ہر وقت ملک مدح و ثنا کرتے ہیں

کاش کوثر پہ ابھی ساقی کوثر سے ملیں
پانچ وقت ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرتے ہیں

آگیا جب بھی تصور میں در پاک بتولؑ
ہم ستاروں کی طرح سجدہ کیا کرتے ہیں

دیر تک پھرتی ہے نظروں میں حسنؑ کی تصویر
لوگ جب تذکرہ جود و سخا کرتے ہیں

باندھ کر سر سے کفن نصرت حق کی خاطر
یا حسینؑ ابن علیؑ کہہ کے اٹھا کرتے ہیں

یہ سمجھنے کے لئے روح عبادت کیا ہے
محفل سید سجادؑ کیا کرتے ہیں

ہر طرف چرچا بس اب علم حقیقی کا رہے
واسطہ حضرت باقرؑ کا دیا کرتے ہیں

صادق پاک کے نام کا ہے یہ بھی اعجاز
ایک کی مدح میں چودہ کی ثناء کرتے ہیں

مظہر علم خدا خلق محمدؐ کی ادا
غیر بھی بزم سے کچھ لے کے اٹھا کرتے ہیں

ہر مصیبت میں جنہیں یاد خدا رہتی ہے
بس وہی موسی کاظمؑ کی ثنا کرتے ہیں

یاد آئی شب ہجرت کی رضا رب کی
جب کبھی مدح رضاؑ اہل ولا کرتے ہیں

حامل آیہ تطہیر صدا یاد رہیں
اس لئے ذکر تقیؑ صبح و مسا کرتے ہیں

حسن تقریر کی ملتی ہی نہ تھی جن کی مثال
نام لیتے ہی نقیؑ کا یہ کہا کرتے ہیں

کیا ہے اسلام اور اسلام کی شان و شوکت
عسکری میں وہ سب اوصاف ملا کرتے ہیں

حجت آل محمدؐ سے کوئی کہہ دے تنا
کچھ حدود غم فرقت بھی ہوا کرتے ہیں

خاک ہو جائیں گے ہم ان کو خبر ہونے تک
دیدہء نم سے عریضہ پہ لکھا کرتے ہیں

مدحت آل محمدؐ کی بدولت مقبل
گھیر لیتی ہے عطا جب بھی دعا کرتے ہیں

طالب دعا ــــــ ۱۳ جنوری ۲۰۰۰ ــــــ سنعریاض

نیویارک
۱۵ نومبر ۱۹۹۱ء

اُم المؤمنین

خدیجۃ الکبریٰ رض

zair zaidi qaseeda
collection byn nazar abbas
17-9-2003

"سورۂ کوثر انھیں کی شان کے شایاں بھی تھا"

۱۔ آیئے جبریل کے پر سے وہ افسانہ لکھیں — جس کو پڑھتے ہی فرشتے وجد میں سجدہ کریں
حور و غلماں جھوم کر ہر وقت یہ نغمہ پڑھیں — تذکرے ان دونوں کی الفت کے گھر گھر رہ گئے
یہ زن و شوہر کا جوڑا نازشِ انساں بھی تھا

۲۔ اس سے ہی اندازہ کر لیں صاحبِ علم و خرد — عظمت و شوکت خدیجہؓ کی تھی کس درجہ بلند
ریت سے اُس وقت کی ہٹ کر رسولِ ارجمند — بات تو ہوگی کوئی جو اک کے ہو کر رہ گئے
ورنہ گلشن میں علاجِ تنگیٔ داماں بھی تھا

۳۔ جب ہوئیں پیدا خدیجہؓ کا رِ دنیا بڑھ گیا — باپ کی دولت و ثروت کا ستارہ چڑھ گیا
عرش سے یہ لہجۂ ہاتف میں کوئی پڑھ گیا — فرش والے سن کے اس آیت کو ششدر رہ گئے
اپنی صناعی پہ صانع آج خود نازاں بھی تھا

۴۔ عمر کے ہی ساتھ مال و زر بھی بڑھتا ہی گیا — ہر تجارت پیشہ انساں ان سے گھٹتا ہی گیا
عزت و شہرت کا پارہ روز چڑھتا ہی گیا — کل کے برتر لوگ کم کم ہو کے کمتر رہ گئے
فضلِ ربی میں محرکِ جذبۂ احساں بھی تھا

۵۔ انتخابِ ہمسفر میں ہو گئیں انتیس کی — پر کسی بھی مرد کی سیرت نہ صورت ہی جنچی
آرزو شادی کی رہ رہ کے مچلتی ہی رہی — خوابِ خوش آئند آنکھوں کے ہی اندر رہ گئے
نظروں سے اوجھل رہا جو یوسفِ کنعاں بھی تھا

۶۔ دفعتاً کارِ تجارت میں وہ وسعت آ گئی — ذہن پر اک ناظم و ناصر کی حاجت چھا گئی
دل کو ہر صورت محمدؐ کی بصیرت بھا گئی — گھوم کر آنکھوں میں بھارت کے سوئمبر رہ گئے
گوش بر آواز ورنہ عالمِ امکاں بھی تھا

۷۔ برکتِ قدمِ محمدؐ سے یہ منظر ہو گیا — جو منافع پہلے دریا تھا سمندر ہو گیا
دل نے جو چاہا خدیجہ کا مقدر ہو گیا — خود محمد دیدہ و دل میں اتر کر رہ گئے
اس تجارت میں بہارِ زیست کا عنواں بھی تھا

۸۔ بدلے میں ایمان کے کیا پوچھئے کیا کیا ملا — دل ملا عزت ملی شہرت ملی رتبہ ملا
معاوضہ زیادہ ملا تو کہہ کے یہ لوٹا دیا — ہم تو نگر دل کے بس اجرت کے خوگر رہ گئے
یہ بلند کردار انساں حاصلِ قرآں بھی تھا

۹۔ درد جو دل میں خدیجہؓ کے تھا اک طرفہ نہ تھا — دل محمدؐ کا بھی اس بی بی سے بے پروا نہ تھا
من تو مائل تھے مگر منہ سے کوئی کھلتا نہ تھا — کی نفیسہؓ نے پہل تو پردے کھل کر رہ گئے
حسنِ زر افشاں بھی تھا عشقِ تہی داماں بھی تھا

۱۰۔ ایلچی نے جب کیا پیغامِ شادی کو عیاں — تب ہوا ظاہر خدیجہؓ کا یہ آزار نہاں
پڑھ کے احمدؐ کو ابوطالب نے دے دی ہی زباں — شہر والے دیکھ کر منظر یہ ششدر رہ گئے
رُت تھی ساون کی ترشح کا سر و ساماں بھی تھا

۱۱۔ مدعو تھے اشرافِ مکہ سب کے سب بارات میں — اک سے اک نایاب تحفے آئے تھے سوغات میں
جب پڑھا خطبہ ابوطالبؑ نے روشن رات میں — بیاہ کے بندھن میں بندھ کر دو گلِ تر رہ گئے
تھی پرکھ درکار چارہ گر بھی تھا درماں بھی تھا

۱۲۔ ملکۂ بطحیٰ جسے کہئے وہ شہزادی تھیں یہ — دیس میں صحراؤں کے شاداب اک وادی تھیں یہ
اُمہات المومنیں میں تنہا آبادی تھیں یہ — پیٹ سے ان کے ہی آثارِ پیمبر رہ گئے
سورۂ کوثر انھیں کی شان کے شایاں بھی تھا

۱۳۔ شعبِ ابوطالبؑ میں ان کی جاں فشانی دیکھئے — تنگ دست احباب پر دولت لٹانی دیکھئے
گھاٹیوں میں دودھ کی ندی بہانی دیکھئے — تیشۂ زر سے جگر پتھر کے کٹ کر رہ گئے
اپنے شوہر سے وفا پیماں بھی تھا ایماں بھی تھا

۱۴۔ صرف کر دی ساری دولت ہاتھ خالی رہ گئے — راہ میں اسلام کی سب کچھ نچھاور کر دیئے
بس اسی اک بات سے ایثار ان کا ناپئے — وقتِ رحلت ہاتھ میں زیور نہ گوہر رہ گئے
دیدۂ حق آشنا حیراں بھی تھا شاداں بھی تھا

۱۵۔ ازدواجی ساز چھبیس سال تک بجتا رہا — شمع بھی جلتی رہی پروانہ بھی مرتا رہا
ان کی دولت سے اثر اسلام کا بڑھتا رہا — طرۂ خدمات سر ان کے ہی اکثر رہ گئے
تھے غنی موجود گرچہ حلقۂ یاراں بھی تھا

۱۶۔ شعبِ ابوطالبؑ کی کلفت جاں گسل بنتی گئی — عمر کچھ زیادہ نہ تھی پر خستگی بڑھتی گئی
اچھے ہونے کی توقع دن بہ دن گھٹتی گئی — وہ بھی دن آیا گئیں یہ دیدۂ تر رہ گئے
گلشنِ ویراں بھی تھا اور بلبلِ نالاں بھی تھا

۱۷۔ جب خدیجہؓ اور ابوطالبؑ نہ دنیا میں رہے — حامی و ناصر محمدؐ کے یہ دونوں مر چکے
آ گیا حکمِ خدا حضرت کو ہجرت کیجئے — جو سپر اب تک بنے تھے اب نہ سر پر رہ گئے
قلبِ خونِ گشتہ بھی تھا اور دیدۂ گریاں بھی تھا

۱۸۔ شادیاں دس اور کیں بعدِ خدیجہؓ آپ نے — گاہے گاہے طعنہ و تشنیع بھی جھیلا آپ نے
پر خدیجہؓ سے کیا وعدہ نباہا آپ نے — نقش ہائے اولیں آنکھوں میں بس کر رہ گئے
عمر بھر جس کو نہ بھولے وہ رخِ تاباں بھی تھا

۱۹۔ مدحِ اہلِ بیتؑ کا آخر انعام آ ہی گیا — ساقیٔ کوثر سے صلواتوں کا جام آ ہی گیا
جس پہ تکیہ تھا سرِ محشر وہ کام آ ہی گیا — پرسشِ اعمال کی زحمت سے زائر رہ گئے
زادِ رہ میں دامنِ تر دفترِ عصیاں بھی تھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب خدیجۃؑ الکبریٰ

مدح از ریحانؔ اعظمی

اسلام کی ترویج کا عنوان خدیجہؑ

ہر صاحبِ ایمان کا ایمان خدیجہؑ

ارمان خدیجہؑ تھے نبیؐ ہم نے یہ مانا　　پیغمبرؐ آخر کا تھیں ارمان خدیجہؑ

خاتونِ جنان جس کی ہے بیٹی یہ وہی ہیں

قربان تیری عظمت پہ دل و جان خدیجہؑ

اسلام ہے احسان مسلمانوں پہ رب کا　　اسلام پہ ہے آپ کا احسان خدیجہؑ

گر دین کی تبلیغ میں زر تیرا نہ ہوتا

یہ دین نہ چڑھتا کبھی پروان خدیجہؑ

یہ مجلسِ شبیرؑ ہے جنت کی بشارت　　جاری ہے تیرا آج بھی فیضان خدیجہؑ

دختر ہے تیری چادرِ تطہیر کی مالک

شوہر ہے تیرا بولتا قرآن خدیجہؑ

منکر تیری عظمت کا اگر کوئی بشر ہے　　بخشش کا نہیں پھر کوئی امکان خدیجہؑ

کہنے کو تو ازواجِ محمدؐ ہیں کئی اور

ہے سب سے جدا آپ ہی کی شان خدیجہؑ

ریحانؔ ثنا مادر زہراؑ کی رقم کر　　یہ جان کہ بخشش کا ہیں سامان خدیجہؑ

--ریحانؔ اعظمی--

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب خدیجۃؑ الکبریٰ

شوکت رضا شوکتؔ کا نزرانہ

احسان کیوں رسولؐ کے تم نے بھلا دیئے ہے فارسی میں جرم تو ہندی میں پاپ ہے
ماں فاطمہؑ کی ہے یہ خدیجہؑ سے ہے جلن عمرانؑ سے ہے بغض کہ حیدرؑ کا باپ ہے

--شوکت رضا شوکتؔ--

بشر کو دی ہے رسالت کی آگہی اس نے بنا دیا ہے فقیروں کو بھی غنی اس نے
پلا ہے دین محمدؐ کا اس کے آنگن میں عرب پتی کو بنایا ارب پتی اس نے

--شوکتؔ--

کون بھولے بھلا پیغام خدیجہؑ تیرا دل کی دنیا پہ رقم نام خدیجہؑ تیرا
تیری دولت نے دیا دین محمدؐ کو فروغ اب بھی مقروض ہے اسلام خدیجہؑ تیرا

--شوکتؔ--

حشر تک انسانیت کا ارتقا مقروض ہے جسکے سب مقروض ہیں وہ مصطفیٰؐ مقروض ہے
اقرضو کے حکم سے یہ بات ثابت ہوگئی آدمیت کیا خدیجہؑ کا خدا مقروض ہے

--شوکتؔ--

حیا کی کیوں نہ لکھوں انجمن خدیجہؑ کو سلام کرتے ہیں سب پنجتن خدیجہؑ کو
سمجھ کے محسنہ دیں رسول اکرمؐ نے دیا ہے اپنی عباء کا کفن خدیجہؑ کو

--شوکتؔ--

اپنے بچوں کے لئے راولپنڈی میں جمع کیا۔ سیدزعباس۔ ۳ جولائی ۲۰۰۲م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب خدیجۃؑ الکبریٰ

اعجاز ثقلین بخاری کا نذرانہ

اسلام کی بنیاد ہے ایمانِ خدیجہؑ
ادراک سے بالا ہے بہت شانِ خدیجہؑ

یہ زوجیتِ فخرِ دو عالم کا اثر تھا — جبریلؑ رہے تابعِ فرمانِ خدیجہؑ
اُمت بھی ہے مقروض تو ممنون نبیؐ بھی — کس کس پہ نہیں بارشِ احسانِ خدیجہؑ
تا عمر رہی ہمدم و ہمراز نبیؐ کی — یہ آخری منزل پہ تھا عرفانِ خدیجہؑ
اصحابؓ بتائیں گے خدیجہؑ کی ضیافت — جو صبح و مسا کھاتے رہے نانِ خدیجہؑ
اللہ نے بخشا وہ شرف بنت نبیؐ کو — مادر سے بھی رتبے میں بڑھی جانِ خدیجہؑ
ہر دور میں لوٹا اسے اغیار نے پھر بھی — ہر ملک میں ہے بوئے گلستانِ خدیجہؑ

اعجازؔ یہ سچ ہے کہ کسی شاہِ جہاں کو
خاطر میں نہیں لاتے گدایانِ خدیجہؑ

--اعجازؔ ثقلین بخاری--

اپنے بچوں کے لئے راولپنڈی میں جمع کیا۔سیدز رعباس۔۳ جولائی ۲۰۰۲م

اسلام کی ترویج کا عنوان خدیجہؑ

(در مدح جناب خدیجۃ الکبریٰؑ)

اسلام کی ترویج کا عنوان خدیجہؑ
ہر صاحبِ ایمان کا ایمان خدیجہؑ

ارمان خدیجہ تھے نبیؐ ہم نے یہ مانا
پیغمبرِؐ آخر کا تھیں ارمان خدیجہؑ

خاتونِ جناں جس کی ہے بیٹی یہ وہی ہیں
قرباں تیری عظمت پہ دل و جان خدیجہؑ

اسلام ہے احسان مسلمانوں پہ رب کا
اسلام پہ ہے آپ کا احسان خدیجہؑ

گر دین کی تبلیغ میں زر تیرا نہ ہوتا
[illegible] خطرا بھی، رواں خدیجہؑ

یہ مجلسِ شبیرؑ ہے جنت کی بشارت
جاری ہے تیرا آج بھی فیضان خدیجہؑ

توصیف تیری ہو نہیں سکتی ہے بشر سے
لکھ ڈالے اگر لاکھ بھی دیوان خدیجہؑ

دختر ہے تیری چادرِ تطہیر کی مالک
شوہر ہے تیرا نُطقِ قرآن خدیجہؑ

مکر تیری عظمت کا اگر کوئی بشر ہے
بخشش کا نہیں پھر کوئی امکان خدیجہؑ

کہنے کو تو ازواجِ محمدؐ ہیں کئی اور
ہے سب سے جدا آپ ہی کی شان خدیجہؑ

ریحانؔ ثنا مادرِ زہراؑ کی رقم کر
یہ جان کے بخشش کا ہیں سامان خدیجہؑ

—❁—

حفاظت

موجِ دریا کی روانی پہ لکھا ہے عباسؑ
تُو زمانے میں وفاؤں کا خدا ہے عباسؑ
مجلسِ شبہ میں علم اٹھتا ہے تیرا ایسے
آج بھی جیسے حفاظت پہ کھڑا ہے عباس

نیو یارک
۳۰ اکتوبر ۱۹۹۳ء

قصیدہ

بیاد حضرت فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ عنہا
"مولائے کائنات کی ماں انتخاب تھیں"

۱۔ صبحِ ازل سے نظرِ خدائے جہان میں — تخلیق کی بساطِ زمان و مکان میں
بنتِ اسدؑ ہی سارے جہاں کی زنان میں — مولائے کائنات کی ماں انتخاب تھیں
تاروںؑ سے جگمگاتی شبِ ماہتاب تھیں

2۔ ہاشم کے خانوادے سے نسبت ہی تھی عظیم — اُس پر مزید طرّہ کہ شیریں سخن سلیم
روشن ضمیر اہلِ نظر زیرک و فہیم — ہم نمروں میں خدا کی قسم آفتاب تھیں
یہ فاطمہ عجیب فضیلت مآب تھیں

3۔ بچوںؑ سے اپنے پیار کی تھی اِن کو نبی کی ذات — خدمت میں پیش پیش یہ شوہر کے ساتھ ساتھ
کرتیں نہ رَد کبھی بھی بھتیجے کی کوئی بات — حضرتؐ کے واسطے یہ وفا کی کتاب تھیں
شفقت کا لطف و پیار کا فرخندہ باب تھیں

4۔ ایمان اِن کا لانا مسلّم ہے دین میں — ان کا شمار کرتے ہیں سب اوّلین میں
ملتا ہے اِن کا ذکر کتابِ مبین میں — یہ قدر دانِ ذاتِ رسالت مآب تھیں
دلدادۂ وفا کو وفا کا نصاب تھیں

5۔ رگ رگ میں تھی سخاوتِ وفا اِن کے خون میں — ہجرت میں اِن کا تذکرہ ہے سابقون میں
حرمت بھری ہے اِن کی حرم کے ستون میں — ہر اک جہت سے زندگی کامیاب تھیں
یہ فاطمہ خدا کی قسم لاجواب تھیں

6۔ اِن کے لئے فصیلِ حرم میں گلی کھلی — حرمِ خدا میں پیدا ہوئے اِن ہی سے علیؑ
اِن کے ہی گھر سے شمعِ امامت کی لَو جلی — جگ پیشوائے حق کے واسطے شمعِ تراب تھیں
بارہ دری میں داخلے کا خاص باب تھیں

7۔ مرنے سے اِن کے غیر تھا چہرہ رسولؐ کا — اِن کے لئے کفن بنا کرتہ رسولؐ کا
ماں ان کو بولنا تھا وَصیہ رسولؐ کا — اِن میں طرح طرح کی خوبیں دستیاب تھیں
زائرؔ یہ چمپا۔ موتیا۔ سوسن۔ گلاب تھیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب فاطمہ بنتِ اسد الھاشمیہؑ

مدح از ظہورؔ جارچوی

علیؑ آئے بصد جاہ و حشم اللہ کے گھر میں
ہوئے پیدا شہنشاہ امم اللہ کے گھر میں

نظر والو ذرا بنت اسدؑ کا مرتبہ دیکھو
لیا ہے ان کے بیٹے نے جنم اللہ کے گھر میں

جناب فاطمہؑ بنتِ اسد کا حوصلہ دیکھو
گئیں گھر سے رہیں بے خوف و غم اللہ کے گھر میں

ابو طالبؑ کی زوجہ والدہ بارہ اماموں کی
مکیں ہیں باوقار و باحشم اللہ کے گھر میں

تصور بھی نہیں ممکن خدا و مصطفیٰؐ جانیں
ہوئے بنتِ اسدؑ پر جو کرم اللہ کے گھر میں

خدا تھا میزباں اتمامِ نعمت کر دیا ان پر
رہے مہماں بصد ناز و نعم اللہ کے گھر میں

علیؑ کا عشق جنت ہے علیؑ کا بغض دوزخ ہے
پیمبرؐ نے کہا کھا کر قسم اللہ کے گھر میں

امام اپنے علیؑ ، ماموم ہیں دل سے ظہورؔ ان کے
ان ہی کے پاس ہیں اس وقت ہم اللہ کے گھر میں

---ظہورؔ جارچوی---

اسلام کی ترویج کا عنوان خدیجہؑ

(درمدح جناب خدیجۃ الکبریٰؑ)

By rehan aazmi

اسلام کی ترویج کا عنوان خدیجہؑ
ہر صاحبِ ایمان کا ایمان خدیجہؑ
ارمانِ خدیجہ تھے نبیؐ ہم نے یہ مانا
پیغمبرِؐ آخر کا تھیں ارمان خدیجہؑ

خاتونِ جناں جس کی ہے بیٹی یہ وہی ہیں
قرباں تیری عظمت پہ دل و جان خدیجہؑ

اسلام ہے احسان مسلمانوں پہ رب کا
اسلام پہ ہے آپ کا احسان خدیجہؑ

گر دین کی تبلیغ میں زر تیرا نہ ہوتا
یہ دین نہ چڑھتا کبھی پروان خدیجہؑ

یہ مجلسِ شبیرؑ ہے جنت کی بشارت
جاری ہے تیرا آج بھی فیضان خدیجہؑ

توصیف تیری ہو نہیں سکتی ہے بشر سے
لکھ ڈالے اگر لاکھ بھی دیوان خدیجہؑ

دُختر ہے تیری چادرِ تطہیر کی مالک
شوہر ہے تیرا بولتا قرآن خدیجہؑ

منکر تیری عظمت کا اگر کوئی بشر ہے
بخشش کا نہیں پھر کوئی امکان خدیجہؑ

کہنے کو تو ازواجِ محمدؐ ہیں کئی اور
ہے سب سے جدا آپ ہی کی شان خدیجہؑ

ریحانؔ ثنا مادرِ زہراؑ کی رقم کر
یہ جان کے بخشش کا ہیں سامان خدیجہؑ

ذاتِ واجب تیرا احسان ابوطالبؑ ہیں

(درمدح ابُوطالبؑ)

By rehan aazmi

ذاتِ واجب تیرا احسان ابوطالبؑ ہیں
فرش پر عرش کے انسان ابوطالبؑ ہیں
کیسے جھٹلائے گا اللہ کی نعمت کوئی
معنیِ سورۂ رحمان ابوطالبؑ ہیں
ہیں نبیؐ اور علیؑ ناطق قرآن اگر
بخدا دونوں کا جزدان ابوطالبؑ ہیں
کلِ ایمان محمدؐ کی زباں میں ہیں علیؑ
کلُ ایمان کا ایمان ابوطالبؑ ہیں
جس کی گودی میں نبوت بھی امامت بھی پلے
یعنی سلطانوں کے سلطان ابو طالبؑ ہیں
آلِ عمران کا سورہ یہ صدا دیتا ہے
ہیں نبیؐ آل تو عمران ابوطالبؑ ہیں
مطمئن ہوگیا اسلام بقا سے اپنی
کیوں نہ ہوں اس کے نگہبان ابو طالبؑ ہیں
کل ایمان پسر اور بھتیجا ہے نبیؐ
کتنے مضبوط مسلمان ابوطالبؑ ہیں
عقد احمد کا پڑھاتا کوئی کافر کیسے
عقد خواں قاریِ قرآن ابوطالبؑ ہیں
ہر گھڑی ذاتِ محمدؐ کی حفاظت کے لیے
رب کی بھیجی ہوئی بُرھان ابو طالبؑ ہیں
پنجتنؑ گلشنِ ایماں کے گل تازہ ہیں
اور ان پھولوں کا گلدان ابوطالبؑ ہیں
کربلا جاؤ تو ریحان یہ ہوگا محسوس
خوں فشاں چاک گریبان ابوطالبؑ ہیں

ابوطالبؑ سے / سبطِ جعفر

عزت ابو طالبؑ سے شہرت ابو طالبؑ سے
ہم لائے ہیں لکھوا کر قسمت ابو طالبؑ سے

وہ جس لئے کرتے ہیں نفرت ابو طالبؑ سے
ہم کو ہے اُسی باعث اُلفت ابو طالبؑ سے

جاں اپنی چلی جائے بچ جائے محمدؐ کی
آئی ہے یہ حیدرؑ میں عادت ابو طالبؑ سے

سَرورؐ کے محافظ تھے اور والد حیدرؑ کے
رکھتی ہے عداوت یوں اُمّت ابو طالبؑ سے

گلیوں سے محبت ہے کملی سے عقیدت ہے
پَرخاش ہے لوگوں کو حضرت ابو طالبؑ سے

جو عقد خدیجہؑ اور سَرورؐ کا پڑھایا تھا
خطبہ کی ہوئی جاری سنّت ابو طالبؑ سے

کیا شعبِ ابو طالبؑ نصرت میں پیمبرؐ کی
کیا کچھ نہ ہُوا پوچھو یہ مت ابو طالبؑ سے

محسنِ اسلام

ابوطالب

"مرا بھتیجہ ہے آزاد ہر بیاں کے لئے"

نیویارک
۱۷ اکتوبر ۱۹۹۱ء

۱۔ مرے نصیب میں وہ وقتِ شاد کام آیا — مئے دلائے کوثر سے اُٹھ کے جام آیا
فلک سے مژدۂ جنت بمع سلام آیا — "زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا"
"کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کے لئے"

۲۔ یہ نام نامِ گرانقدر ہے ابوطالبؑ — رہا جو اپنے ہم عصروں پہ ہر طرح غالب
ہنار ہا جو نبی کا جگہ جگہ حاجب — جو مشکلوں میں بھتیجے کے بڑھ کے کام آیا
وہ جس نے تنکے چُنے دیں کے آشیاں کے لئے

۳۔ وہ شیخِ بطحیٰ جسے کہئے پاسبانِ حرم — وہ جس کو سجدہ کرے جھک کے عظمتِ آدم
وہ جس کے سائے میں پل کر جواں ہوئے خاتمؐ — وہ ظلمتوں میں بہ شکلِ مہرِ تمام آیا
وہ لایا تاروں کی بارات کہکشاں کے لئے

۴۔ وہ جس کا حسب و نسب جاتا ہے براہمؑ تک — جو متصل تھا محمدؐ سے صلبِ ہاشمؐ تک
جو متصل ہے محمدؐ سے اب بھی قائم تک — وہ صلبِ مطلبی میں جزوِ لازم آیا
اب اور چاہیے کیا نام اور نشاں کے لئے

۵۔ شریکِ زندگی جس شخص کی ہوں بنتِ اسدؑ — کفن دیں کرتے کا جس بی بی کو حضور احمدؐ
ہو جس کا بیٹا علیؑ دو جہانوں کی سند — وہ کنزِ نور بداماں۔ وہ فیضِ عام آیا
یہ مہر و مہ ہیں اُجالوں کے کارواں کے لئے

۶۔ مرے نبی تھے ابھی سات سال کچھ دن میں — سدھارے سوئے جناں دادا جاں اسی سن میں
جنچا نہ دوسرا کوئی نگاہِ چشم میں میں — اسی کے ذمہ کفالت کا اہتمام آیا
یہ پیش لفظ ہے تحدیثِ داستاں کے لئے

۷۔ سُنا بحیراؑ سے جب سے کہ ہے یہی خاتمؐ — نگاہِ خاص میں رکھا بھتیجے کو ہر دم
بہت دباؤ پڑے۔ پر ہوئے نہ تل بھر خم — زباں ہی کاٹ دی گر کوئی بد لگام آیا
سپر بنے رہے رحمت کے آسماں کے لئے

۸۔ لکھی خدیجہؑ و احمدؐ کی جب کتابِ شباب — پڑھا نکاح کا خطبہ جو اُس شبِ مہتاب
ہے آج تک وہی تاریخ کا سنہرا باب — وہی قرآں میں بھی سندنامہ کلام آیا
وہ خطبہ مصحفِ ایماں ہے قدرداں کے لئے

۹۔ نبی بلاتے رہے تین دن سوئے اسلام — مگر ٹھہرتا نہ کوئی بھی بعد ختمِ طعام
کہا چچا نے گھڑک کر دفع کرو پھر لے خاص و عام — سُنو تمہاری ہی خاطر ہے یہ پیام آیا
پڑے ہو قعرِ مذلت میں کیوں زیاں کے لئے

۱۰۔ کہا قریش کے سرداروں نے بالفعل اک دن — نباہ کرنا محمدؐ سے اب ہے ناممکن
بغیر فیصلہ لوٹیں گے ہم نہ آج کے دن — چھلک ہی پڑنے کو اب صبر کا ہے جام آیا
یہ طیلِ جنگ ہے ہاشم کے دودماں کے لئے

۱۱۔ سُنی یہ دھمکی تو بولے گرج کے کس کی مجال — کرے بھتیجے سے میرے مرے حضور قتال
یہ شیخِ پیر کی عظمت بنے گی اُس کی ڈھال — رہے گا سر ہی نہ جس میں یہ خبطِ خام آیا
مرا بھتیجہ ہے آزاد ہر بیاںؐ کے لئے

۱۲۔ لکھا ہے ایک (۱) الفت کے اس فسانے میں — ہوئی جو دیر بھتیجے کو گھر کے آنے میں
دیا یہ حکم ہر اک شخص کو گھرانے میں — لہو سے رنگ دو زیں۔ وقتِ انتقام آیا
لگا دو کشتوں کے پُشتے اس ایک جاں کے لئے

۱۳۔ الگ کیا نہ بھتیجے کو ایک پل کے لئے — اگرچہ تین برس تک دکھوں پہ دکھ ہی سہے
بدل بدل کے جگہ راتوں میں سلاتے رہے — سوا چچا کے کوئی دوست بھی نہ کام آیا
تھی شعبِ طالبی میزانِ امتحاں کے لئے

۱۴۔ کہا بھتیجے نے اک دن چچا سے سنئے ذرا — کہ عہد نامۂ قریشی کا آب نشاں نہ رہا
اُسے تو کھا گئی دیمک ہوئے بسم اللہؐ — ہو ختمِ ترکِ موالات وہ مقام آیا
ہے سازگار فضا سعیِ دوستاں کے لئے

۱۵۔ خوشی سے پھول گئے سُن کے یہ ابوطالب — رہا بھتیجے پہ ایمان آخرش غالب
بُلا قریش کو انصاف کے ہوئے طالب — معاطعہ کا ندامت سے اختتام آیا
بہار لائی پیامِ اجلؐ خزاں کے لئے

ہُوا یا نہ ہُوا ؟!

گو کہ رَب کوئی بھی اللہ کا جیسا نہ ہُوا
ابو طالبؑ سا کوئی پالنے والا نہ ہُوا

جس کی آغوش میں پلتے ہوں نبیؐ اور امامؑ
پالنے والا کوئی دوسرا ایسا نہ ہُوا

بات بَدے کی ہے اللہ و نبیؐ ہی جانیں
جانے کیا کیا ہُوا معراج میں اور کیا نہ ہُوا

اُسؐ کو اپنا سا بشر کہتے ہیں خاکی بندے
جس کا سایہ بھی مشیّت کو گوارا نہ ہُوا

دَر سے یاسینؐ کے دَربان اُٹھا دیتے مجھے
شکر ہے آپؐ کا بیمار جو اچھا نہ ہُوا

میرے اعمال تو لے جاتے مجھے دوزخ میں
ہاں مگر آپؐ کی رحمت کو گوارا نہ ہُوا

ہے اگر بندہ خدا کا تو علیؑ کا ہو جا
جو علیؑ کا نہ ہُوا بندہ خدا کا نہ ہُوا

ساتھ جبریلؑ و خدا کے مرا نام آنے لگا

حق ادا مدحتِ سرورؐ کا ہوا یا نہ ہوا

جیسا جلسہ ہوا میدانِ غدیرِ خُم میں

ایسا جلسہ کبھی دنیا میں دوبارہ نہ ہوا

جب کبھی دینِ محمدؐ پہ بُرا وقت پڑا

آلِؑ احمدؐ کے سوا ٹالنے والا نہ ہوا

سورۂ "حمد" میں اَنعَمتَ عَلَیھِم کیا ہے؟

کیا ہے گر آلِ محمدؐ کا قصیدہ نہ ہوا

داہنے ہاتھ میں تھی میرے مناقب کی بیاض

شاعرِ آلِؑ عبا حشر میں رُسوا نہ ہوا

قبر میں آکے نکیرین سلامی دیں گے

سبطِ جعفر نہ مجھے کہنا جو ایسا نہ ہوا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شاعر و سوز خواں سبطِ جعفر ہوں میں، میرے ممدوحؑ و مداح ہیں ہر جگہ
حشر میں دیکھ کر میری آؤ بھگت، سب کو حیرت تھی یہ آدمی کون ہے؟!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب ام البنین مادرِ عباسؑ

--مدح از ریحاںؔ اعظمی--

ام البنینؑ مادرِ عباسؑ نامدار
جس نے کئے حسینؑ پہ بیٹے کئی نثار
کہتی تھیں میں تو فاطمہؑ زہرا کی ہوں کنیز
حاصل ہے مجھ کو ملکِ کنیزی کا اقتدار
بیٹے میرے غلام ہیں ابنِ بتولؑ کے
فضہؑ مثال مجھ کو بھی حسنینؑ سے ہے پیار
عباسؑ کو وفا کے سبق سب پڑھا دیئے
کہتی تھی مجھ کو حشر میں کرنا نہ شرمسار
پہنچی خبر مدینے میں مارے گئے حسینؑ
پوچھا وفا سے پھر گیا کیا میرا گلعذار
بولا بشیر آپ کے بیٹے نے جان دی
پھر شمر نے کیا شہِ کرب و بلا پہ وار
اُم البنینؑ زوجہء نفسِ رسولؐ تھیں
اُم حسنؑ حسینؑ ہی کہ کرا نہیں پکار
زہراؑ کی جو کمی تھی وہ پوری نہ ہو سکی
زینبؑ کو پھر بھی ان سے ملا صبر اور قرار

ریحاںؔ جب بھی دیتا ہوں میں ان کا واسطہ
مشکل کشائی کرتے ہیں عباسؑ ذی وقار

--ریحاںؔ اعظمی--

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرثیہ جناب ام البنین مادر عباسؑ

از جناب ظہور جارچوی صاحب

ادیب مجمع ہے یہ مومنیں کی مجلس ہے
بیانِ عظمتِ ام البنینؑ کی مجلس ہے

جناب فاطمہؑ ام البنینؑ نیک اساس — علیؑ کی خادمہء خاص مادر عباسؑ
نہ دیکھ سکتی تھیں زہراؑ کی بیٹیوں کو اداس — انہیں خبر نہ تھی کیا ہے ہراس کیا وسواس
علیؑ کے سائے میں حاصل سکوں تھا راحت تھی
اور ان کے بعد تو ہر گام پر قیامت تھی

شہادت حسنؑ مجتبیٰ۔قیامت تھی — بنی امیہ کی جو تھی جفا۔قیامت تھی
بتائے گا دلِ صغراؑ وہ کیا۔قیامت تھی — روانگی ءِ شہ کربلا۔ قیامت تھی
سوا رِ فاطمہؑ کی بیٹیاں جو ہوتی تھیں
کلیجے پھٹتے تھے ام البنینؑ روتی تھیں

چلا مدینے سے جب کاروانِ عشقِ خدا — امامِ عصر نے یہ دردناک نوحہ سنا
خدا کے واسطہ ٹھہرو حسینؑ ایک ذرا — مکان دیکھ کے خالی۔بھر آیا دل میرا
جدھر کا قصد ہے اے سبطِ مصطفیٰؐ جاؤ
پھر ایک بار مجھے صورتیں دکھا جاؤ

ٹھہر گئے یہ صدا سن کے شاہ نیک اساس — یہ دیکھ لاتی ہیں تشریف مادر عباسؑ
بڑھے امام بھی ان کی طرف بحسرت و یاس — گلے لگا لیا مخدومہ نے پہنچ کر پاس
کہا امامؑ نے پیکر ہیں آپ الفت کی
بتائیے سبب اس اس آمد و عنایت کی

دیا جواب یہ مخدومہ نے بہ درد و یاس — ہوا ہے پیدا میرے دل میں ایک یہ وسواس
نہ بیوفائی کرے آپ سے کہیں عباسؑ — نہ بھول جائے ادب یہ غلام قدر شناس
اسے علیؑ کی وصیت سنانے آئی ہوں
اور اپنے پالنے کا حق جتانے آئی ہوں

قدم پہ گر کے یہ عباسؑ نے کہا با ادب — جناب آپ کا ہے بے سبب یہ رنج و تعب
رہوں گا خدمتِ مولاؑ ئے دیں میں روز و شب — حسد کریں گی وفا پر مری وفائیں سب
ادا کروں گا جو حق آپ کا ہے اے اماں
مری رگوں میں لہو باپ کا ہے اے اماں

یہ سن کے شاد ہوئیں زوجہ امیر نجف — ہوئے امام رواں دشتِ کربلا کی طرف
جو پہنچا منزلِ مقصد پہ فاطمہؑ کا خلف — تو خاک و خون میں ڈوبی ہر آیتِ مصحف
کسی کو رد ے کسی کو طمانچے مارتے تھے
لعین بی بیوں کی چادریں اتارتے تھے

اسیر ہو کے گئے کوفہ و دمشق حرم — قدم قدم پہ اٹھاتے رہے الم پہ الم
یزید شحس کے زنداں میں تھے ظلم و ستم — مزار شاہ امم پر گئے بپا ماتم
نگار کر چکے جب تین روز سینے کو
اڑاتے خاک سروں پر چلے مدینے کو

قریب شہر پہنچ کر ٹھہر گئے سجاؑد — کہا بشیر سے رکھے خدا ترا دل شاد
مدینے والوں کو جا کر سنا دے یہ روداد — تباہ حال و پریشاں رسولؐ کی اولاد
رسن سے بندھے کھلوا کے ہاتھ آئی ہے
سفر سے زینبؑ و عابدؑ کے ساتھ آئی ہے

بشیر نے جو مدینے میں جا کے دی یہ صدا — مدینہ والو مدینہ نہ جائے امن رہا
شہید ہو گیا سبطِ رسولؐ واویلا — بلند ہو گیا ہر سمت شور آہ و بکا
گھروں سے بیبیاں زار و حزیں نکل آئیں
عصا سنبھال کے ام البنینؑ نکل آئیں

بشیر دیکھ کے ام البنینؑ کو غم سے نڈھال — کسی سے پوچھ رہا تھا یہ کون ہے بے حال
محمد حنفیہؑ بفرط غیض و جلال — لرز کے بولے بشیر تو اپنی زبان سنبھال
عظیم پیکر احساس ہیں یہ مخدومہ
بشیر مادر عباسؑ ہیں یہ مخدومہ

کہا بشیر نے۔عباسؑ۔عاشقِ شبیرؑ — سکون قلبِ حرم۔تو ہے دل ہمشیر
بچا رہا تھا سکینہؑ کی مشک وہ دلگیر — لگے جو ہاتھ۔لگا سر پہ گرز۔آنکھ پہ تیر
شہید ایسا نہ کوئی کبھی کہیں پہ گرا
علم کے ساتھ علمدار بھی زمیں پہ گرا

پکاریں مادر عباسؑ۔مرحبا عباسؑ — جو وعدہ کر کے گیا تھا وہ کر گیا عباسؑ
بلند مرتبہ تو نے مرا کیا۔عباسؑ — میں رو دھ بخشتی ہوں تجھ کو مدلقا عباسؑ
مگر میں تیرے الم میں نہ جان کھوؤں گی
غم حسینؑ میں روؤں گی جب بھی روؤں گی

ادا کیا جو علمدار نے وفا کا حق — کمر حسینؑ کی خم ہو گئی بفرطِ قلق
ظہورؔ روک قلم، ہو گیا جگر شق — دعا یہ مانگ اٹھا کر کتابِ غم کے ورق
پسند مرثیہ ام البنینؑ فرمائیں
زیارتوں کے لئے جلد تجھ کو بلوائیں

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

(۱۳ جمادی الثانی یوم وفات مادر عباسؑ کے لئے یہ مرثیہ جناب ظہور جارچوی کے کلام سے لیا۔۔طالب دعا سید نذر عباس۔۔۲۳ اگست ۲۰۰۲ء۔۔)

عیدِ مباہلہ ۔ٹورنٹو۔۲۴ ذالحج ۱۴۲۱ھ

نکلے رسولؐ صادقہ دُختر کے ساتھ ساتھ
جب بھاگنا ہے آپ کو ہر جنگ سے حضور

وہ پنجتن کے نورِ منوّر کے ساتھ ساتھ
کس نے کہا آیئے لشکر کے ساتھ ساتھ

حسنینؑ کے اور اپنے برادر کے ساتھ ساتھ
شمشیر زن بہت ہیں، علیؑ سا کوئی نہیں

یعنی علیؑ ء صادق وصفدر کے ساتھ ساتھ
دِل بھی جو فتح کرتا ہے خیبر کے ساتھ ساتھ

سچے یہی ہیں سارے زمانے کے دیکھ لو
مولا قبول کرلیں ہماری بھی نوکری

جو جا رہے ہیں آج پیمبرؐ کے ساتھ ساتھ
ہم بھی غلام آپ کے قنبر کے ساتھ ساتھ

کیسے مباہلہ میں وہ جاتے تمام عمر
بے کار ہے یہ دعویٰ ء ایماں عمل بغیر

گھستے رہے تھے سر کو جو پتھر کے ساتھ ساتھ
فاسق کبھی رہا نہیں حیدرؑ کے ساتھ ساتھ

سجدوں نے بُت پرستی کے یہ حال کر دیا
بازار میں ہے سر کھُلے زینبؑ کی سوگوار

پھوٹا ہے اُن کا ماتھا مقدر کے ساتھ ساتھ
غیرت اُتار پھینکی ہے چادر کے ساتھ ساتھ

صدیقہ ہے علیؑ کے مقابل خدا غضب
اپنایئے اُصولِ حیاتِ ابوترابؑ

ناراض کبریاء ہوا شوہر کے ساتھ ساتھ
جانا ہے گر جو شیرِ دلاور کے ساتھ ساتھ

جلتا ہے جو علیؑ سے وہ مرنے کے بعد بھی
مرضیٔ علیؑ کی مرضیٔ حق سے جُدا نہیں

جلتا رہے گا مرحب وعنتر کے ساتھ ساتھ
چلنا پڑے گا مرضیٔ داور کے ساتھ ساتھ

دُنیا میں کوئی در نہیں زہراؑ ء کے علاوہ
جن کو وہ خود بُلائیں گے بس وہ ہی جائے گا

جس پر مَلَک بھی آتا ہو اختر کے ساتھ ساتھ
کوثر کی سمت ساقیٔ کوثر کے ساتھ ساتھ

گھر والوں کو بھلا کے جو گھوما ہے گردِ بیت
میدانِ کارزار ہے اب تک کھُلا ہوا

چکرا گیا طواف کے چکّر کے ساتھ ساتھ
اٹھیے قدم بڑھایئے رہبر کے ساتھ ساتھ

عیدِ مباہلہ بھی نہیں کم غدیر سے
جو بھی بقائے دیں لٹائے گا اپنی جاں

میداں بھی یاد رہتا ہے منبر کے ساتھ ساتھ
ہو جائے گا شمار بہتّر (۷۲) کے ساتھ ساتھ

فیّاضؔ کی تمنّا ہے مہدیؑ کا انقلاب
سب کچھ نثار آپؑ پہ اِس سر کے ساتھ ساتھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی کیلنڈر

important dates

محرم

یکم محرم۔آغاز سال ہجری۔ دعائے ذکریاؑ قبول ہوئی

۲ محرم۔امام حسینؑ کربلا پہنچے

۳۔۴محرم۔ذکر اصحاب حسینؑ

۵محرم۔ذکر عون ومحمدؑ۔فرعون غرق ہوا

۶محرم۔ذکر علی اکبرؑ

۷محرم۔ذکر حضرت قاسمؑ۔ بندش آب

۸محرم۔ذکر غازی عباسؑ

۹محرم۔ذکر معصوم اصغرؑ

۱۰محرم۔عاشورہ شہید ان کربلا ۶۱ھ۔امام حسینؑ

۱۱محرم۔سفر اسیران کربلا

۱۲محرم۔سوئم شہدائے کربلا۔اسیر کوفے میں

۱۷محرم۔اصحاب فیل مقہور ہوئے

۲۵محرم۔شہادت امام زین العابدینؑ

۲۷محرم۔شہادت میثم تمارؓ

صفر المظفر

اصفر۔داخلہ دربار شام

۷صفر۔ولادت امام موسیٰ الکاظمؑ

۹صفر۔جنگ نہروان فتح ہوئی

۱۳ صفر۔شہادت بی بی سکینہؑ بنت الحسینؑ

۱۷صفر۔شہادت امام رضاؑ

۲۰صفر۔چہلم شہیدان کربلا

۲۸صفر۔وفات رسولؐ خدا اور شہادت امام حسنؑ

۲۹ صفر۔شہادت امام رضاؑ بقولے

ربیع الاول

یکم ربیع الاول۔ہجرت رسولؐ ازمکہ

۴ ربیع الاول۔خروج رسولؐ اللہ از غار ثور ۔۔

۴ ربیع الاول۔وفات بی بی معصومہؑ قم سلام اللہ

۸ ربیع الاول۔شہادت امام حسن العسکریؑ

۹ ربیع الاول۔عید ظہار۔ اہلبیت نے سوگ بڑھایا

۱۷ربیع الاول۔ولادت رسولؐ خدا اور یوم ولادت امام جعفر صادقؑ

۱۸ ربیع الاول۔ولادت بی بی ام کلثوم بنت علیؑ

۲۶ ربیع الاول۔وفات حضرت ابوطالبؑ

ربیع الاخر

۱۰ربیع الاخر۔ولادت امام حسن عسکریؑ

جمادی الاول

۵ جمادی الاول۔ولادت بی بی زینبؑ بقولے

۱۵جمادی الاول۔ولادت امام زین العابدینؑ ۳۸ھ

جمادی الثانی

۳ جمادی الثانی۔وفات بی بی فاطمہ زہراؑ

۱۰ جمادی الثانی۔جنگ جمل فتح ہوئی

۱۳ جمادی ثانی۔وفات مادر عباس بقولے

۲۰ جمادی الثانی۔ولادت بی بی فاطمہ زہراؑ

۲۱ جمادی الثانی۔شہادت بی بی زینبؑ بقولے

۲۶ جمادی الثانی۔شہادت امام علی نقیؑ بقولے

رجب

یکم رجب۔ولادت امام محمد الباقر علیہ السلام

۳ رجب۔شہادت امام علی نقیؑ

۵ رجب۔ولادت امام علی نقیؑ بقولے

۷ رجب۔ولادت حضرت عباس علمدارؑ بقولے

۹ رجب۔ولادت علی اصغرؑ

۱۰ رجب۔ولادت امام محمد تقیؑ

۱۳ رجب۔ولادت امیر المومنین درکعبہ

۱۵ رجب۔وفات بی بی زینبؑ بقولے۔۔شہادت امام جعفر بقولے۔شہادت امام علی نقیؑ بقولے۔عمل ام داؤد۔نکاح سیدہ طاہرہ بقولے

۲۲ رجب۔نیاز امام صادقؑ

۲۴ رجب۔خیبر فتح ہوا

۲۵ رجب شہادت امام موسیٰ الکاظمؑ

۲۷ رجب۔معراج النبی ﷺ

یوم بعثت رسول اللہؐ

۲۸ رجب۔سفر امام حسینؑ از مدینہ منورہ

شعبان

یکم شعبان۔ولادت بی بی زینبؑ بقولے

۳ شعبان۔ولادت امام حسینؑ ۴ھ

۴شعبان۔ولادت حضرت عباس علمدارؑ

۵شعبان۔ولادت امام زین العابدینؑ بقولے

۵ شعبان۔وفات بی بی فضہؑ

۷ شعبان۔ولادت حضرت قاسم ابن حسنؑ

۱۱ شعبان۔ولادت شہزادہ علی اکبرؑ

۱۴ شعبان۔شب برات

۱۵شعبان۔ولادت امام زمانہؑ

رمضان

یکم رمضان۔ولیعہدی امام رضاؑ۔صحیفہ ابراہیمؑ نازل ہوا

۴ رمضان۔حضرت موسیٰؑ پر تورات نازل ہوئی

۵ رمضان۔امام رضاؑ کے نام کا سکہ جاری ہوا

۱۰رمضان۔وفات بی بی خدیجہ الکبریٰ سلام اللہ

۱۲رمضان۔حضرت عیسےٰؑ پر انجیل نازل ہوئی

۱۳رمضان۔یوم اخوت مدینہ میں کرائی گئی

۱۵رمضان۔ولادت امام حسنؑ المجتبیٰ ۳ھ

۱۷رمضان۔جنگ بدر فتح ہوئی

۱۸رمضان۔لیلۃ القدر۔زبور نازل ہوئی

۱۹رمضان۔یوم ضربت امام علیؑ۔لیلۃ القدر

۲۰رمضان۔فتح مکہ علیؑ نے کعبے کے بت رسولؐ کے شانے پر سوار ہو کر توڑے

۲۱ رمضان۔شہادت امیر المومنین علیؑ ۴۰ھ

۔۔حضرت عیسےٰؑ آسمان پر اٹھائے گئے

۲۲ رمضان۔لیلۃ القدر

۲۳ رمضان۔نزول قرآن

۲۹ رمضان۔جنگ حنین فتح ہوئی

شوال

یکم شوال۔عید الفطر

۱۰ شوال۔ آغاز غیبت الکبریٰ امام زمانہؑ

۱۵شوال۔شہادت امام جعفر الصادقؑ (بقولے ۲۵شوال)

۱۵شوال۔شہادت امیر حمزہؓ

۱۷شوال۔جنگ احد فتح ہوئی

ذیقعدہ

یکم ذیقعدہ۔ولادت معصومہ قمؑ سلام اللہ علیہا

۵ ذیقعدہ۔حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ کی بنیاد رکھی

۱۱ذیقعدہ۔ولادت امام رضاؑ

۲۳ذیقعدہ۔شہادت امام رضاؑ بقولے

۲۵ ذیقعدہ۔عید دحول الارض۔ کعبے کے نیچے زمین بچھائی گئی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے

۲۶ ذیقعدہ۔ظہور امام زمانہؑ

۲۹ ذیقعدہ۔شہادت امام محمد تقیؑ

ذوالحجہ

یکم ذوالحجہ۔عقد حضرت فاطمہؑ

۳ ذوالحجہ۔دعائے آدمؑ قبول ہوئی

۵ ذوالحجہ۔وفات ابوذرؓ

۷ ذوالحجہ۔شہادت امام باقرؑ

۸ ذوالحجہ۔سفر امام حسینؑ از مکہ الی کربلا

۹ ذوالحجہ۔شہادت حضرت مسلمؑ یوم عرفہ

۱۰ ذوالحجہ۔عید الاضحیٰ

۱۵ ذوالحجہ۔ولادت امام علی النقیؑ

۱۶ ذوالحجہ۔شہادت بی بی زینبؑ بقولے

۱۸ ذوالحجہ۔عید غدیر

۱۱یا۲۲ ذوالحجہ۔شہادت پسران مسلمؑ (ابراہیم، محمد)

۱۹ ذوالحجہ۔رخصتی بی بی فاطمہؑ

۲۴ ذوالحجہ۔عید مباہلہ و یوم زکواۃ علیؑ

کوئی غلطی ہو تو مطلع کریں

reza_abbas@yahoo.com

طالب دعا۔سید نذر عباس

۲۲ اگست ۲۰۰۲

شہید بہشتی اور شہید مصطفٰے چمران کی برسی اور موجودہ حالات کے تناظر میں۔ ۲۰۰۳ء۔ فیاض مہدی

استغاثہ ہے سرِ دار کوئی ہو تو چلے
آتی ہی رہتی ہے کربل سے صدائے ہل من

قبلہء حق پہ ہے یلغار کوئی ہو تو چلے
پر عجب درد ہے اِس بار کوئی ہو تو چلے

یہ صدا دیتے ہیں غیبت میں امام مہدیؑ
کربلا کوفہ و اسلام کی آزادی کو

ہیں کہاں میرے مددگار کوئی ہو تو چلے
کوئی سید، کوئی سردار، کوئی ہو تو چلے

باقر و عارف و عباس و بہشتی چمران
حفظِ اسلام نمازوں سے بھی زیادہ واجب

آج اُن جیسا فداکار کوئی ہو تو چلے
آج اُس دیں کا طلبگار کوئی ہو تو چلے

زندہ تُو کر گیا اسلام خمینیؒ واللہ
کوفی و شامی تماشائی تھے مظلوموں کے

گر بچانے ہیں یہ آثار کوئی ہو تو چلے
لے کر اب ہاتھ میں تلوار کوئی ہو تو چلے

مدتوں تک نہ سنبھل پایا تھا شیطاں جس سے
نامِ شبیرؑ لیا اور بنائی دنیا

کرنے اور ایسا ہی اک وار کوئی ہو تو چلے
اب لُٹانے کو یہ انبار کوئی ہو تو چلے

کتنے چہروں کے لئے آئینہ کردارِ امام
نہ ڈرو آتشیں ہتھیاروں سے قرآں کے بقول

ہیں کہاں صاحبِ کردار کوئی ہو تو چلے
آگ بن جائے گی گلزار کوئی ہو تو چلے

پیش خیمہ تھا فقط حملہء افغان و عراق
تفرقہ کھا گیا امت کو فروعات تلے

چار سو آ گئے کفّار کوئی ہو تو چلے
ہے کوئی اس کا سزاوار کوئی ہو تو چلے

سارے کفار و منافق ہیں مقابل جس میں
کلمہ پڑھنے کو تو مل جاتے ہیں اربوں مسلم

ہے یہی آخری اب WAR کوئی ہو تو چلے
جن کے لیڈر بھی ہیں مُردار کوئی ہو تو چلے

ہے ولایت یا ہلاکت کوئی رستہ چُن لو
عمر بھر سیدِ سجّادؑ کو رونے والو!

کرنے سب شیعوں کو ہشیار کوئی ہو تو چلے
طوق و زنجیر ہیں تیار کوئی ہو تو چلے

"مباہلہ"

عکسِ یقینِ آلِ عبا ہے مباہلہ
قربِ خدا کا اس طرح سے تعارف بھی ہوگیا

شک اور گماں کے دکھ کی دوا ہے مباہلہ
ہیں کون اہلِ بیت سے کہے گا مباہلہ

دنیا کو کیا بتائیں کہ کیا ہے مباہلہ
پُرنور صورتوں کی کرامت کو دیکھ کر

تسکین استجابِ دُعا ہے مباہلہ
نجرانیوں نے ٹال دیا ہے مباہلہ

زیرِ کساء نہیں سرِ میداں ہیں پنجتن
حق پر نہ ہوں تو ناز عبادت بھی ہے فضول

آیات کا لباسِ وفا ہے مباہلہ
حق ناشناسیوں کی سزا ہے مباہلہ

واقف وہی ہیں منزلتِ اہلبیت سے
ہٹ کر تباہ کاریٔ جنگ و جدال سے

جو جانتے ہیں حکمِ خدا ہے مباہلہ
منشورِ امن و صلح و لقاء ہے مباہلہ

نجرانیوں کو ناز جو روحانیت پہ تھا
یکتا ہر ایک غزوہ و جنگ و جہاد ہے

جب تو بجائے جنگ ہوا ہے مباہلہ
لیکن مباہلہ بخدا ہے مباہلہ

رشتوں کی ہو رہی ہے وضاحت عمل کے ساتھ
اس فتح کو بھی فتح مبیں جانتے ہیں لوگ

اس واسطے نبیؐ نے کیا ہے مباہلہ
اک جنگ بر محاذ دُعا ہے مباہلہ

WRITTEN BY
SHADAN DEHLAVI

(NAZAR COLLECTION FOR OUR CHILDREN FOR 24 ZILHAJ 1424 HIJRI)

نوحہ

کعبہ میں یہ کیا تیری نظر ڈھونڈھ رہی ہے
کھولا تھا مشیت نے جو در ڈھونڈھ رہی ہے

جبرئیلؑ بتاؤ تو ذرا آیۂ تطہیر
آنے کے لئے کون سا گھر ڈھونڈھ رہی ہے
کیا ہو گیا دُنیا کو کہ ایمان کی منزل!
چھوڑی تھی کہاں اور کدھر ڈھونڈھ رہی ہے

لڑتے ہیں لعینوں سے دمِ عصرِ عشہ میں
یا تیغ علیؑ پھر کوئی پر ڈھونڈھ رہی ہے
آنسو مرے دیکھے جو فرشتوں نے تو بولے
خود رحمتِ حق ایسے گہر ڈھونڈھ رہی ہے

یہ ساری فضا آج بھی مُشتاقِ اذاں ہے!
ہر سو علی اکبرؑ کو سحر ڈھونڈھ رہی ہے
قاصد نے کہا فاطمہ صغراؑ کے پتہ پر
تصویرِ ہمیرؑ کو نظر ڈھونڈھ رہی ہے

یثرب کے مُسافر تو گئے مُلکِ عدم کو!
راہوں میں اُنھیں گردِ سفر ڈھونڈھ رہی ہے
اُن چاند سے چہروں کو جو گزرے تھے اِدھر سے
کوفہ کی ہر اک راہ گزر ڈھونڈھ رہی ہے
اس شامِ غریباں کے اندھیرے میں ہر اک سو
اک کوکھ جلی قبر پسر ڈھونڈھ رہی ہے
زنداں میں بھی مادر کے تصور میں ہے بے شیر
پہلو میں اِدھر اور اُدھر، ڈھونڈھ رہی ہے

اِک شاعرِ گمنام مجاہد کو سرِ بزم
کیوں اہلِ بصیرت کی نظر ڈھونڈھ رہی ہے

حضرت خدیجۃ الکبریٰؑ

بے وجہ نہیں دہر میں یہ شان خدیجہؑ
اللہ و پیمبرؐ کو ہے عرفان خدیجہؑ

ہیں سارے مسلمانوں سے اسلام میں سابق
ایمان کی بنیاد ہے ایمانِ خدیجہؑ

گردن پہ مسلماں کی ہے اسلام کا احسان
اسلام کی گردن پہ ہے احسان خدیجہؑ

خالق کی نظر میں ہیں یہی منزلِ کوثر
اے صلِّ علیٰ وسعتِ دامانِ خدیجہؑ

خاموش ہو کوثر تو ہے قرآن کا سورہ
ہو جائے جو خالق تو ہے قرآنِ خدیجہؑ

رہتے تھے پیمبرؐ بھی خدیجہؑ کے مکان میں
اس رشتہ سے جبریل تھے دربانِ خدیجہؑ

رضوان جو درزی ہے تو جبریل ہے دربان
افلاک پہ رہتے ہیں غلامانِ خدیجہؑ

جب یہ تھیں مسلماں تو سب لوگ تھے کافر
کس طرح مسلماں کو ہو عرفان خدیجہؑ

وہ سارے مسلمان جو ہیں منکرِ عمراں
صد شکر کہ ہیں وہ بھی مسلمانِ خدیجہؑ

اولاد کے ہاتھوں میں ہے جنت کی حکومت
دیکھے تو کوئی سرحدِ امکانِ خدیجہ

ایماں کا جو محور ہے وہ ہے نفسِ پیمبرؐ
عصمت کا جو پیکر ہے وہ ہے جانِ خدیجہؑ

ہے خانۂ احمدؐ میں جو سرچشمۂ کوثر
تاریخ میں ملتا ہے، بعنوانِ خدیجہؑ

ہیں پھول امامت کے تو عصمت کے ہیں غنچے
سرسبز نہ ہو کیسے گلستانِ خدیجہؑ

مانا کہ مسلماں نے بہت لوٹ کے کھایا
فردوس میں محفوظ ہے سامانِ خدیجہؑ

آتے تھے یہاں احمدِ مرسل سحر و شام
دیکھو تو ذرا رفعتِ ایوانِ خدیجہؑ

ہے عشقِ پیمبرؐ تو روایات کو چھوڑو
دنیا کے لئے ہے یہی فرمان خدیجہؑ

مرنے پہ بھی ہوتا رہا کردار کا چرچا
یہ شانِ خدیجہ ہے فقط شانِ خدیجہؑ

محسن اسلام — واولاد

حیف اس کو بھی سمجھنے لگی دنیا کافر
جس کے رشتوں میں نہیں کوئی بھی رشتہ کافر
جس کو بھی چاہے بنا دیتا ہے ملّا کافر
سچ ہے کافر کو نظر آتی ہے دنیا کافر
نسل وہ جس میں نہ ہو باپ نہ دادا کافر
غیر ممکن ہے کہ ہو اس کا خلاصہ کافر
اب تو کافر بھی ہے اس دور میں اندھا کافر
کل ایماں نظر آتا ہے سراپا کافر
بت پرستوں کو مسلمان سمجھنے والے
خاک سمجھیں گے مسلمان ہے کیا کیا کافر
اک قیامت ہے کہ ہوں کفر کے پالے مسلم
اور زچہ خانہ ہو جس کے لئے کعبہ، کافر

فخر سے کہتے ہیں اپنے کو سوادِ اعظم
اِن میں جو کفر کرے گا وہ ہے کالا کافر
کفر کی بحث نہ چھیڑو تو غنیمت ہے یہی
ورنہ بتلائیں گے ہم کون ہے کیسا کافر
جس کی اولاد ہوں اسلام میں چودہ معصوم
وہ بھی کافر ہو تو ہو جائیں گے چودہ کافر
کون جانے کہ پیمبرؐ کو ضرورت کیا تھی
عقدِ مسلم کا ہو پڑھنے لگے صیغہ کافر
جس کی گودی کا پلا بانیٔ اسلام بنے
وہ بھی کافر ہے تو ہے سارا زمانہ کافر
کل ایمان پسر ہوتا تو کیسے ہوتا
پالنے والا مقدر سے جو ہوتا کافر
اس کے پوتے ہیں زمانے میں حسینؑ اور حسنؑ
پوتے سردارِ جناں اور ہے دادا کافر؟
اک علیؑ نفسِ نبیؐ ایک علیؑ ہے سجّاد
اس کا بیٹا کوئی کافر ہے نہ پوتا کافر

باقرؑ علم، خلف جعفر صادقؑ وارث
کب زمانے میں کوئی ہوتا ہے سچا کافر
اس کے اک لال کو کہتا ہے زمانہ کاظمؑ
وہ ہے موسیٰؑ تو نہیں ہوتا ہے موسیٰ کافر
اُس کے ایماں کی علامت ہے رضاؑ کا دربار
جہاں آجائے تو کر لیتا ہے سجدہ کافر
اس کے کردار کا اعلان ہے تقوائے تقیؑ
اور نہیں ہوتا کوئی صاحب تقویٰ کافر
نفس ہے اُس کا نقی اور سراپا ہے حسنؑ
کون اِس نسل کے مورث کو کہے گا کافر
اس کا فرزند جب آئے گا الٹ کر پردہ
پھر زمانے میں کوئی رہ نہ سکے گا کافر
سر دربار یہ اعلان کیا زینبؑ نے
ابوطالب نہیں۔ ہے آل امیہ کافر
اُس کا پوتا تھا علمدار شہ دیں عباسؑ
پوتا ہو جس کا علمدار وہ کیسا کافر

اُس کے اکبرؑ کی اذاں آج تلک گونجتی ہے
کیا کوئی داعی توحید بھی ہو گا کافر
کلمہ پڑھنے سے مسلماں نہیں ہوتا کوئی
کرتے ہیں کتنے ہی اسلام کا دعویٰ کافر
ابوسفیان کے بارے میں زباں کھلتی نہیں
اس کو کچھ کہتے نہیں جو تھا سراپا کافر
لعبت ہاشم بالملک کی آواز سنو
قوم کا ذکر ہے کیا جب ہے خلیفہ کافر
طور مدحت پہ ہے مصروف مناجات کلیمؔ
دل لرزتا ہے کہ ہو جائے نہ دنیا کافر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ سلمان رضا آف محمد آباد نے لکھوایا

دل اپنا عزا خانہء شبیرؑ بنالے
تقدیر سنور جائے گی زہراؑ کی دعا لے

شبیرؑ سا مظلوم مجاہد نہیں دیکھا
چھ ماہ کے بچے کو مجاہد جو بنالے

اسلام سقیفہ کے اندھیروں میں گھرا تھا
قربانیء شبیر نے بخشے ہیں اجالے

ہاتھوں سے خداداد شجاعت نہیں جاتی
بیڑی میں اگر پاؤں کوئی شیر بندھالے

ماں کہتی تھی حلقوم پہ دم کر کے دعائیں
رن جیت کے آنا ہے میرے ہنسلیوں والے

آجائے نہ فرمانِ اذا زلزلۃ الارض
سجدے سے زمیں رن کی ہیں شبیرؑ سنبھالے

اُف سیدِ سجادؑ میں وہ عزمِ سفر تھا
کوفے کی زمیں گن نہ سکی پاؤں کے چھالے

عباسؑ دلاور کا علم کھول رہا ہوں
سورج کو دو آواز کہ اب دھوپ اٹھالے

حیدرؑ کی طرح رن میں الٹ دیں گے صفوں کو
دو شیر جو آغوش میں زینبؑ نے ہے پالے

اظہار یہاں کیا ہے فقط دھوپ ہے غم کی
چل روضہء شبیرؑ پہ جنت کی ہوا لے

--اظہار جلالپوری--

جشن ولا چلے کبھی دورِ عزا ق چلے
یارب تمام عمر یہی سلسلہ چلے

عباسؑ پر درود پڑھوائے حسینیؑ
جب محفلِ حسینؑ میں ذکرِ وفا چلے

پرچم اٹھا کے عزم کا زین العبا چلے
ایسا لگا جہاد پہ شیرِ خدا چلے

جب جب حسینؑ دوشِ مبارک پہ آگئے
کچھ اور جھوم جھوم رسولِ خدا چلے

کمسن سہی یہ شیر کا بچہ بھی شیر ہے
اصغرؑ سے کیا غرور تیرا حرملہ چلے

مقتل لہو جہاد علم صبر تشنگی
اک دن میں کوئی اتنا بڑا راستہ چلے

ظالم کو ہے غرور گلے پر چلے چھری
مظلوم فکر میں ہے چھری پر گلا چلے

--اظہار جلالپوری--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ از علی جعفر جلالپوری

جھوٹوں کی گواہی مت مانو بدنام عدالت ہوتی ہے
حقدار کا حق جب چھنتا ہے اللہ کی لعنت ہوتی ہے

شہزادی ءعصمت زہراؑ کی عظمت کو کوئی کیا سمجھے گا جب ان کی کنیزہ فضہؑ کی ہر بات میں آیت ہوتی ہے

دنیا کو عطا سب کچھ کر کے مانگا نہ کبھی کچھ دنیا سے
آجاتی ہے ہر شیء جنت سے جب ان کو ضرورت ہوتی ہے

بس ایک علیؑ ہے عالم میں جس کو یہ شرف حق نے بخشا کعبے میں ولادت ہوتی ہے مسجد میں شہادت ہوتی ہے

یہ آلِ نبیؐ کی الفت ہے ہر ایک کو کیسے مل جائے
ملتی ہے اسی کو بس جس کے نطفے میں طہارت ہوتی ہے

جب عقل بہت تھک جاتی ہے اور بات نہیں بن پاتی جو تخت نشیں ہے ان کو بھی حیدرؑ کی ضرورت ہوتی ہے

بہلول نے بس دو درہم میں فردوس زبیدہ کو دے دی
شیدائے علیؑ کی نظروں میں جنت کی یہ قیمت ہوتی ہے

میں موت سے پہلے ڈرتا تھا اب موت کا کچھ بھی خوف نہیں جب سے ہے سنا کہ مرقد میں مولا کی زیارت ہوتی ہے

ہم خون بہاتے ہیں اپنا شبیرؑ کے ماتم میں لیکن
مرجائے کوئی یہ ناممکن زہراؑ کی ضمانت ہوتی ہے

قرآن اور آلِ احمدؐ کا آپس میں کچھ ایسا رشتہ ہے
سر تن سے جدا ہو جائے تو نیزے پہ تلاوت ہوتی ہے

(جلالپور کے شاعر علی جعفر جلالپوری کا یہ کلام سید نذر عباس نے بواسطہ سید سلمان رضا آف محمد آباد حاصل کیا تا کہ ہمارے بچے مستفید ہو سکیں ۔۵ جنوری ۲۰۰۵م)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقی ہے

پیاس کی ہمت ٹوٹ گئی اور پیاسا باقی ہے
اب بھی ہر اک آنکھ میں اُسکے نام کا دریا باقی ہے

چودہ ۱۴ صدیاں بیت گئیں اک دشت میں اُسکا خون بہا کتنے شہر اُجاڑ ہوئے ہیں اور وہ صحرا باقی ہے

آج سقیفہ ہار گیا ہے ، دیکھ مباھلہ جیت گیا
سارے جھوٹے جھوٹ ہوئے ہیں اور وہ سچا باقی ہے

خنجر، تیر کمانیں، تلواریں، بھالیں سب ٹوٹ گئیں اسلحے والے بے جان ہوئے ہیں اور نہتا باقی ہے

شمر سے ہر شامی نے پوچھا تم کیا کاٹ کے لائے ہو
چہرہ ، تلوار ، لہجہ بلکہ یہ تو سارا باقی ہے

ناز بھرے انداز سے شبیرؑ یزید سے کہتا ہے اب کیا میرے پاس نہیں ہے ، اور تیرا کیا باقی ہے

باپ کے ہر اک دشمن سے شبیرؑ ابھی تک پوچھے ہے
آؤ ، دیکھو، سُن لو ، کس کے باپ کا نعرہ باقی ہے

ہر عاشور کی عصر کو یہ آواز حسینؑ کی آتی ہے مر گئے بیعت مانگنے والے، اور میری لا باقی ہے

سارے بُش ، صدام ، یزید اور مُلا مان گئے
ٹوٹ گئی بارود کی طاقت اور معلّٰی باقی ہے

کاش مدارس کی دنیا میں کوئی یہ تعلیم بھی دے اُسکے صدقے جاؤ جسکے صدقے صدقہ باقی ہے

مکہ ، کوفہ ، شام، مدینہ ، گھومو ، پھرو ، پھر دیکھو
اربوں عرب پڑے ہیں لیکن کس کا شجرہ باقی ہے

جس کی نسل کُشی کی خاطر تم نے سینکڑوں جنگیں کی آج بھی غیبت کے پردے میں اُس کا بیٹا باقی ہے

کتنے محسن کتنے نصرت تم نے روز شہید کئے کون ڈرا ہے، کون رُکا ہے۔ سب کا جذبہ باقی ہے

میرے ہاں جو لفظ تھے، میں نے سب کاغذ پر اُنڈیل دیئے
شوکت اس عنوان سے اب بھی سب کچھ کہنا باقی ہے

مندرجہ بالا اشعار جناب شوکت رضا شوکت نے ایک مجلس میں پڑھے۔ اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ۔ طالب دعا۔ سید نزر عباس۔ ۲۴ اگست ۲۰۰۵ م۔ ر

جشن چہاردہ معصومینؑ

zishan jawadi

جس کی نظروں میں جمال احمدؐ مختار رہے
اس کو حاصل عرش پر اللہ کا دیدار رہے
مہر خالق کا مرقع احمدؐ مختار رہے
قہر خالق کا نمونہ حیدر کرار رہے
حیدر کرار رہے نقش جلال مصطفےٰؐ
فاطمہؑ عکس جمال احمدؐ مختار رہے
صلح شبر کاٹ دیتی کیوں نہ باطل کا گلا
جس کو کہتے ہیں قلم یہ صلح کی تلوار رہے
کربلا سے ملتا ہے فردوس کا یوں سلسلہ
جو یہاں بے سر ہے وہ فردوس کا سردار رہے
خطبۂ عابد سے گونجے کیوں نہ ایوانِ ستم
ذوالفقار حیدری کی یہ بھی اک جھنکار رہے
جس کو مالک نے بنایا باقر علم نبی
وہ سلام احمدؐ مرسل کا بھی حقدار رہے

اس طرح صادق نے بانٹی دولت علم و کمال
یہ ہے جعفر اور دنیا مدح پر تیار رہے
ایسے موسیٰ کو ید بیضا کی حاجت کچھ نہیں
جس کے دم سے قید خانہ مطلع انوار رہے
ڈھونڈتا ہوں کس طرف ہے قبر مامون رشید
ہاں نگاہوں میں غریب طوس کا دربار رہے
اس طرح کھائی سیاست نے امامت سے شکست
بیٹی دینے کے لئے مامون بھی تیار رہے
رینگتی ہے خاک پر ہر حاکم ظالم کی فوج
آسماں پر بس نقی کا لشکر جرار رہے
قحط باراں ہے کہیں تاویل قرآں ہے کہیں
اس جہاں کو پھر امام عسکری درکار رہے
ابتدا سے انتہا تک ہے محمدؐ کا جمال
راز ہستی بس اسی اک نام کی تکرار رہے
اہل عصمت ہوتے ہیں کس شان کے کردار ساز
اس کا شاہد زینبؑ و عباسؑ کا کردار ہے

شمعِ شبستانِ رسالتؐ

اُمّ المعصومین حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا

اے شمعِ شبستانِ دلِ سرورِ کونینؐ
اے روشنیِ انجمنِ سیّدِ ثقلینؐ!
اے مصدرِ انوارِ حریمِ رُخِ حسنینؑ!
اے مومنۂ ہستی و صدّیقۂ دارین
تاریخ میں اِتنا بڑا اعزاز کہاں ہے؟
حد یہ کہ تُو خاتونِ قیامت کی بھی ماں ہے

اے قبلۂ اوّل کے لیے اَمن کی قندیل
اے مُصحفِ ناطق کے ہر اِک لفظ کی تاویل
اے آیۂ قرآنِ مُبیں، سُورۂ انجیل
اے دینِ پیمبرؐ کے لیے نکتۂ تکمیل
بطحا کے شبستاں کے لیے پہلی کرن ہے
تُو سرورِ کونینؐ کے خوابوں کا چمن ہے

پھیلا ترے دَم سے رُخِ ہستی پہ اُجالا
ظُلمات کو اِک صُبحِ ابد رنگ میں ڈھالا
دُنیا سے تری سوچ کا انداز نرالا
بچّوں کی طرح گود میں اِسلام کو پالا
اے شانِ خویلد تری توقیر بڑی ہے
مریمؑ تری بیٹی کی کنیزوں میں کھڑی ہے

چمکا ہے کچھ ایسے مہ و اختر ترے گھر کا
جبریلِ اَمیں بھی ہے گداگر ترے گھر کا
فیضانِ نظر سب پہ برابر ترے گھر کا
مقروض ہے خود دینِ پیمبر ترے گھر کا
مَیں سوچتا رہتا ہُوں کہ تُو کون ہے کیا ہے؟
بی بی ترا داماد "نصیری" کا خُدا ہے

اللہ رے تری عصمت و شوکت کا یہ گلزار
حُوریں ہیں نگہباں تو پیمبر ہے نگہدار
شامل ہیں نقیبوں میں ترے طالبؑ و طیّارؑ
نیچے ہیں کہ جنّت کے جوانوں کے ہیں سردار
تو مملکتِ دیں کے لیے آخری حد ہے
رشتے میں تُو کونین کے سادات کی جد ہے

اِنسان ہے اِنسان شرافت کی بدولت
زندہ ہے شرافت بھی شریعت کی بدولت
قائم ہے شریعت بھی رسالت کی بدولت
پھیلی ہے رسالت تری دولت کی بدولت
کِس درجہ اٹل رشتۂ ایمان ہے تیرا
توحید پہ کتنا بڑا احسان ہے تیرا

توحید کے دُنیا میں نگہبان بہت ہیں
اب دِیں کی حفاظت کے بھی سامان بہت ہیں
احساں ترے سرمایۂ عمران بہت ہیں
تُو کیا تری اَولاد کے احسان بہت ہیں
یہ کم تو نہیں جو تری بیٹی نے کیا ہے
دَم توڑتے اِسلام کو شبّیرؑ دیا ہے

چہرے پہ وقارِ بشریّت کی تب و تاب
آنکھوں میں بدلتے ہوئے اُس دَور کا اِک خواب
لہجے میں محمدؐ کی صداقت کے کُل آداب
دِل خواہشِ دُنیا کے کچلنے کو ہے بیتاب
ہاتھوں سے زمامِ دل و جاں چھُوٹ رہی ہے
ماتھے سے شرافت کی کرن پھُوٹ رہی ہے

قد ہے کہ اندھیروں میں دمکتا ہُوا مینار
ماتھا ہے آئینۂ سرنامۂ اسرار
یہ شرم و شرافت کی نقابیں سرِ رُخسار
پلکوں پہ حیا جان چھڑکتی ہُوئی سو بار
مُٹھی میں رواں نبضِ دلِ ارض و سما ہے
ہونٹوں پہ رسالت کے پنپنے کی دُعا ہے

پائندہ ترے دَم سے نبوّت کا حشم ہے
تُو محسنۂ زندگیِ شاہِ اُمَم ہے
محفوظ جہاں تیرا ہر اِک نقشِ قدم ہے
مُجھ کو اُسی شعبِ اَبی طالبؑ کی قسم ہے
تُو شمعِ رسالت کا وہ فانوس بنی ہے
اَب تک تری چادر سرِ اِنساں پہ تنی ہے

سرمایۂ اِنفاسِ پیمبرؐ ترا کردار
زہرا کی طبیعت سے بھی نازک تری گفتار
اربابِ جہالت کو کچلتی ہُوئی رفتار
اے دینِ مکمّل کے لیے دولتِ بیدار
اِسلام کی عظمت تری مرہُون رہے گی
تا حشر نبوّت تری ممنون رہے گی

جس دَور میں تو صاحبۂ دولت و زر تھی
تیرے زر و دینار پہ دُنیا کی نظر تھی
حیرت ہے کہ اُس وقت بھی تُو برگُ و بر تھی
تجھ کو کسی اُجڑے ہُوئے گھر کی بھی خبر تھی
یہ کام تو مشکل تھا مگر کر کے دِکھایا
اِک دُرِّ یتیمی کو سرِ تاج سجایا

ہاں قصرِ نبوّت میں چراغاں کیا تُو نے
اِیمان کو اِک صُبحِ درخشاں کیا تُو نے
اِسلام کے ہر دَور کا دَرماں کیا تُو نے
جو کچھ تھا ترے گھر میں وہ قُرباں کیا تُو نے
گر حُکمِ شہنشاہِ دو عالم نہ سمجھتا!
مَیں تجھ کو محمدؐ سے کبھی کم نہ سمجھتا

اِیماں کو مُصیبت سے بچاتی رہی تُو بھی
اِسلام کو دامن میں چھُپاتی رہی تُو بھی
باطل کے خد و خال مٹاتی رہی تُو بھی
آندھی میں چراغِ اپنا جلاتی رہی تُو بھی
جب تک یہ زمانہ یُونہی پرواز کرے گا
اِسلام ترے نام پہ سو ناز کرے گا

سُلطانۂ ایوانِ وفا بنتِ عرب تُو
دُنیا کے لیے مرکزِ عرفانِ اَدب تُو
معراج کی شب کچھ بھی سہی محورِ شب تُو
مصحف کے معارف میں ہے آیاتِ بلب تُو
ہر دَور میں تُو زیبِ دہِ ختمِ رُسل ہے
زہراؑ ہے ترا جزو تو تُو جزو کا کُل ہے

رُتبے میں کہاں کوئی ہُوا تیرے برابر؟
کیونکر کوئی کہلائے گا آخر ترا ہمسر
حیدرؑ ترا داماد محمدؐ ترا شوہر
حسنینؑ نواسے ہیں تو زہراؑ تری دُختر
دوزخ ترے دُشمن کے لیے گرم ہُوا ہے
جنّت تری نعلین اُٹھانے کا صلا ہے

پُوچھا تری تاریخ کے ہر دَور سے ہم نے
یہ بھید بھی پایا نہ کسی اَور سے ہم نے
دیکھی نہیں مائیں کبھی اس طور سے ہم نے
دیکھے جو ترے لختِ جگر غور سے ہم نے
ہر مردِ جری عکسِ اَبوجد نظر آیا
"ہر فرد ترے گھر کا محمدؐ نظر آیا"

گر تیری اجازت ہو تو اِک عرض ہے سرکار
بیٹی تری جھٹلائی گئی کیوں سرِ دربار؟
کیوں لاشِ حسنؑ پر ہُوئی تیروں کی وہ بوچھار
زینبؑ کی ردا چھن گئی، وہ بھی سرِ بازار؟
کیوں تیرے گھرانے پہ ستم اِتنا ہُوا ہے
اِتنی بڑی خدمت کا یہی اَجر مِلا ہے؟

تاراج ہُوا تیری اُمیدوں کا چمن کیوں؟
پامال ہُوئے ریت پہ معصُوم بدن کیوں؟
شبّیرؑ کی میت رہی بے گور و کفن کیوں؟
زینبؑ پسِ گردن ہُوئی مجبورِ رسن کیوں؟
معصومۂ سکینہؑ کو کفن کیوں نہ مِلا تھا؟
کیا یہ بھی فقط تیری مشقّت کا صلا تھا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ عید مباھلہ

از جناب سید فیاض مھدی صاحب ۔کینیڈا

اترا قصیدہ مطلع انوار کے ساتھ ساتھ
نکلے رسول ﷺ صادقہ دختر کے ساتھ ساتھ

حسنینؑ کے اور اپنے برادر کے ساتھ ساتھ
یعنی علیؑ ءصادق و صفدر کے ساتھ ساتھ

کیسے مباہلے میں وہ جاتے تمام عمر
گھستے رہے تھے سر کو جو پتھر کے ساتھ ساتھ

سجدوں نے بت پرستی کے یہ حال کر دیا
چھوٹا ہے ان کا ماتھا مقدر کے ساتھ ساتھ

دیکھو جمل میں کون مقابل علیؑ کے ہے
ناراض کبریاء ہوا شوہر کے ساتھ ساتھ

سچے یہی ہیں سارے زمانے کے دیکھ لو
جو جا رہے ہیں آج پیمبر ﷺ کے ساتھ ساتھ

جلتا ہے جو علیؑ سے وہ مرنے کے بعد بھی
جلتا رہے گا مرحب و عنتر کے ساتھ ساتھ

زھراؑ کے گھر کا جیسا کوئی در نہیں دیکھا
جس پر ملک بھی آتا ہے اختر کے ساتھ ساتھ

گھر والوں کو بھلا کے جو گھوما کئے گرد ءبیت
چکرا گئے طواف کے چکر کے ساتھ ساتھ

جب بھاگنا ہے آپ کو ہر جنگ سے حضور
کس نے کہا کہ آیئے لشکر کے ساتھ ساتھ

شمشیر زن بہت ہیں علیؑ سا کوئی نہیں
دل بھی جو فتح کرتا ہے خیبر کے ساتھ ساتھ

کیسے بھلا دیں حج کی یہ چوبیس ۲۴ اٹھارہ ۱۸ میداں بھی یاد رہتا ہے منبر کے ساتھ ساتھ

مولا قبول کر لیں ہماری بھی نوکری
ہم بھی غلام آپکے قنبر کے ساتھ ساتھ

سچی زباں ہے تو کہو یا علیؑ مدد
جانا ہے گر جو شیر ءدلاور کے ساتھ ساتھ

بیکار ہے یہ دعویٰ ایماں عمل بغیر
فاسق کبھی رہا نہیں حیدرؑ کے ساتھ ساتھ

ممکن نہیں وہ جا سکے حتیٰ کہ خواب میں
کوثر کی سمت ساقی ءکوثر کے ساتھ ساتھ

بازار میں ہے سر کھلے زینبؑ کی سوگوار
غیرت اتار پھینکی ہے چادر کے ساتھ ساتھ

حیدرؑ کی رضا مرضی ء حق سے جدا نہیں
چلنا پڑے گا مرضی ءداور کے ساتھ ساتھ

میدان ء کارزار ہے اب تک کھلا ہوا
اٹھیئے قدم بڑھایئے رہبر کے ساتھ ساتھ

جو بھی بقائے دیں میں لٹائے گا اپنی جاں
ہو جائے گا شمار بہتر ۷۲ کے ساتھ ساتھ

فیاض کی تمنا ہے مھدیؑ کا انقلاب
جاں بھی نثار آپ پہ اس سر کے ساتھ ساتھ

طالب دعاء ۔سید ذعباس ۲۱ مارچ ۲۰۰۱

BY SHADAN DEHLAVI

"مباہلہ"

عکسِ یقینِ آلِ عبا ہے مباہلہ
شک اور گماں کے دکھ کی دوا ہے مباہلہ

دنیا کو کیا بتائیں کہ کیا ہے مباہلہ
تسکین استجابِ دعا ہے مباہلہ

زیرِ کساء نہیں سرِ میداں ہیں پنجتن
آیات کا لباسِ وفا ہے مباہلہ

واقف وہی ہیں منزلتِ اہلبیت سے
جو جانتے ہیں حکمِ خدا ہے مباہلہ

نجرانیوں کو ناز جو روحانیت پہ تھا
جب تو بجائے جنگ ہوا ہے مباہلہ

رشتوں کی ہو رہی ہے وضاحت عمل کے ساتھ
اس واسطے نبی نے کیا ہے مباہلہ

قرباء کا اس طرح سے تعارف بھی ہو گیا
ہیں کون اہلِ بیت کہے گا مباہلہ

پُرنور صورتوں کی کرامت کو دیکھ کر
نجرانیوں نے ٹال دیا ہے مباہلہ

حق پر نہ ہوں تو ناز عبادت بھی ہے فضول
حق ناشناسیوں کی سزا ہے مباہلہ

ہٹ کر تباہ کاریٔ جنگ و جدال سے
منشورِ امن و صلح و لقاء ہے مباہلہ

یکتا ہر ایک غزوہ و جنگ و جہاد ہے
لیکن مباہلہ بخدا ہے مباہلہ

اس فتح کو بھی فتح مبیں جانتے ہیں لوگ
اک جنگ بر محاذ دعا ہے مباہلہ

قصیدہ بشان جناب ابو طالبؑ اور ان کی نسل

حیف اس کو بھی سمجھنے لگی دنیا کافر　　جس کے رشتوں میں نہیں کوئی بھی رشتہ کافر

جس کو بھی چاہے بنا دیتا ہے ملا کافر　　سچ ہے کافر کو نظر آتی ہے دنیا کافر

نسل وہ جس میں نہ ہو باپ نہ دادا کافر　　غیر ممکن ہے کہ ہو اس کا خلاصہ کافر

اب تو کافر بھی ہے اس دور میں اندھا کافر　　کل ءایماں نظر آتا ہے سراپا کافر

بت پرستوں کو مسلمان سمجھنے والے　　خاک سمجھیں گے مسلمان ہیں کیا کیا کافر

فخر سے کہتے ہیں اپنے کو سوادءاعظم　　ان میں جو کفر کرے گا وہ ہے کالا کافر

کفر کی بحث نہ چھیڑو تو غنیمت ہے یہی　　ورنہ بتلائیں گے ہم کون ہے کیسا کافر

جسکی اولاد میں ہوں اسلام میں ۱۴ معصوم　　وہ بھی کافر ہیں تو ہو جائیں گے ۱۴ کافر

کون جانے کہ پیمبرؐ کو ضرورت کیا تھی　　عقد مسلم کا ہو پڑھنے لگے صیغہ کافر

جس کی گودی کا پسر بانیء اسلام بنے

وہ بھی کافر ہے تو ہے سارا زمانہ کافر

کل ایمان پسر ہوتا تو کیسے ہوتا　　پالنے والا مقدر سے جو ہوتا کافر

اس کے پوتے ہیں زمانے میں حسینؑ و حسنؑ　　پوتے سردار جناں اور ہو دادا کافر

ایک علیؑ نفس نبیؐ　ایک　علیؑ ہے سجادؑ　　اس کا　بیٹا کوئی کافر ہے نہ پوتا کافر

باقرؑ علم خلف ــ جعفر صادقؑ وارث　　کب زمانے میں کوئی ہوتا ہے سچا کافر

اس کے ایک لال کو کہتا ہے زمانہ کاظمؑ　　وہ ہے موسیٰؑ تو نہیں ہوتا ہے موسیٰؑ کافر

اس کے ایماں کی علامت ہے رضاؑ کا دربار　　جہاں آجائے تو کر لیتا ہے سجدہ کافر

اس کے کردار کا اعلان ہے تقویء تقیؑ　　اور نہیں ہوتا کوئی صاحب تقوی کافر

نفس ہے اس کا نقیؑ اور سراپا ہے حسنؑ　　کون اس نسل کے مورث کو کہے گا کافر

اس کا فرزند جب آئے گا الٹ کر پردہ

پھر زمانے میں کوئی　رہ نہ سکے گا کافر

سر دربار یہ اعلان کیا زینبؑ نے　　ابو طالبؑ نہیں، ہے آل امیہ کافر

اس کا پوتا تھا علمدار ءشہ دیں عباسؑ　　پوتا ہو جس کا علمدار وہ کیسا کافر

اس کے اکبرؑ کی اذاں آج تلک گونجتی ہے　　کیا کوئی داعیء توحید بھی ہوگا کافر

کلمہ پڑھنے سے مسلماں نہیں ہوتا کوئی　　کرتے ہیں کتنے ہی اسلام کا دعوی کافر

ابو سفیان کے بارے میں زبان کھلتی نہیں　　اس کو کچھ کہتے نہیں جو تھا سراپا کافر

لعبۃ الھاشم بالملک کی آواز سنو　　کون ہے کافر جب ہے خلیفہ کافر

طور مدحت پہ ہے مصروف مناجات کلیم

دل لرزتا ہے کہ ہو جائے نہ دنیا کافر

ـــــ جناب جوادی صاحب کلیم نے یہ قصیدہ دارالسلام میں امام حسنؑ کی ولادت پر پڑھا ـــــ

قطعات محسن نقوی

چھٹے گی کذب کی گرد کہن آہستہ آہستہ!
مٹے گی فکرِ انساں کی تھکن آہستہ آہستہ
ابھی تاریخ کو بچپن کی سرحد سے گزرنے دو
کھلیں گے اس پہ اوصافِ حسنؑ آہستہ آہستہ

حسنؑ مولا، حوادث جب بہ اندازِ دگر آئے
تری بخشش کے ساماں آنکھ سے دل میں اتر آئے
تلاشِ رزق کی خاطر جو سوئے آسماں دیکھا
ستارے تیرِ دشمن کے ٹکڑے نظر آئے

میزانِ عدل میں ہیں برابر کے دو امام
اک سرخرو چمن ہے مقدس چمن کے بعد
لوحِ جبینِ عظمتِ آدم پہ حشر تک
نامِ حسینؑ ثبت ہے لیکن حسنؑ کے بعد

عہدِ خزاں سرشت کی غارت گری نہ پوچھ
خوشبو کو خود تلاشِ حدودِ چمن کی ہے:
اس دورِ فتنہ پرور و عصرِ فساد میں!
دنیا کو بہرِ امن ضرورت حسنؑ کی ہے

صاحبِ فکر و نظر، حق کا ولی کہتے ہیں
کاشفِ کنز و حبیبِ ازلی کہتے ہیں
جس کو ڈوبا ہوا سورج بھی پلٹ کر دیکھے
ہم اسے اپنے عقیدے میں علیؑ کہتے ہیں

حسنِ حق، واقفِ اسرارِ جلی یاد آیا
مرکزِ فقر، دو عالم کا ولی یاد آیا
جب کبھی "ماہِ رجب" صحنِ حرم سے گزرا
مسکراتے ہوئے کعبے کو علیؑ یاد آیا

ہو خُم پر جس کا اعلانِ امیر المومنین ہونا
اسے جچتا ہے سلطانِ فلک، فخرِ زمیں ہونا
بشر تو کیا فرشتے دل ہی دل میں کہہ اٹھے محسنؔ
علیؑ کو زیب دیتا ہے نبیؐ کا جانشیں ہونا

مزاجِ گل مشاخِ گل پہ دیکھو، مقامِ خوشبو صبا سے پوچھو
علیؑ کا رتبہ گھٹانے والو، علیؑ کا رتبہ خدا سے پوچھو
لحد میں منکر نکیر پوچھیں گے کچھ تو یہ کہہ کے ٹال دوں گا!
سوال مشکل ہے اے فرشتو، جواب مشکل کشا سے پوچھو

شجاعت کا صدف، مینارۂ الماس کہتے ہیں
غریبوں کا سہارا، بے کسوں کی آس کہتے ہیں
یزیدی سازشیں جس کے علم کی چھاؤں سے لرزیں
اسے ارض و سما والے سخی عباسؑ کہتے ہیں!

نبضیں لرز رہی ہیں ضمیرِ حیات کی،
سانسیں اکھڑ رہی ہیں دلِ کائنات کی
عباسؑ کے غضب کا اثر ہے کہ آج تک
ساحل سے دور دور ہیں موجیں فرات کی،

تاجدارِ قلب و جاں، سجدہ سخا عباسؑ ہے
پاسدارِ فاتحِ ارض و سما عباسؑ ہے
کیوں نہ ہو مقبول اس کا نام خاص و عام میں
حیدرؑ و حسنینؑ و زہراؑ کی دعا عباسؑ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۴ معصومین ۔ رباعیات

از پیام اعظمی

۔۔۔سرکار رسالتؐ۔۔۔

زمین جاگ اٹھی شام انجمن مہک گیا
وہ گل کھلا کہ زندگی کا پیرہن مہک گیا
وہ روم ہے وہ روس ہے وہ چین ہے یہ ہند ہے
عرب کے ایک پھول سے چمن چمن مہک گیا

۔۔۔مولائے کائناتؑ۔۔۔

امانت دار آیات جلی کہنا ہی پڑتا ہے
کریں کیا رب اکبر کا ولی کہنا ہی پڑتا ہے
لبوں پر آ ہی جاتا ہے پیام اے حضرت ناصح
جو لگ جاتی ہے ٹھوکر یا علی کہنا ہی پڑتا ہے

۔۔۔معصومہ عالمؑ۔۔۔

خوان جنت کا گلشن جنت سے لاتا ہے کوئی
لوریاں شبرؑ و شبیرؑ کو سناتا ہے کوئی
سب فرشتے خانہ زہراؑ کے ہیں خدمت گزار
کپڑے سیتا ہے کوئی جھولا جھلاتا ہے کوئی

۔۔۔امام حسنؑ۔۔۔

لشکروں پر ایک پیاسے کی چڑھائی دیکھئے
کفر سے اسلام کی زور آزمائی دیکھئے
کہتی تھی رن میں تڑپ کر حضرت قاسمؑ کی تیغ
صلح دیکھی تھی حسن کی اب لڑائی دیکھئے

۔۔۔امام حسینؑ۔۔۔

تمام جن و بشر شاہِ مشرقین سے ہیں
نظام کون و مکاں فاطمہؑ کے چین سے ہیں
نبیؐ سے ہے یہ زمانہ مگر مسلمانو
رہے یہ پیش نظر خود نبیؐ حسینؑ سے ہے

۔۔۔سید سجادؑ۔۔۔

کس طرح سے چلتا ہے سفینہ سیکھو
اولادِ نبیؐ سے یہ قرینہ سیکھو
لو حضرت شبیرؑ سے مرنے کا سبق
اور سید سجادؑ سے جینا سیکھو

۔۔۔امام باقرؑ۔۔۔

چادرِ زینبؑ و کلثوم ہے بستر تیرا
اشکِ سجادؑ سے دھلتا رہا پیکر تیرا
تیرا بابا بھی امام اور تیرا دادا بھی امام
اس فضیلت میں نہیں ہے کوئی ہمسر تیرا

۔۔۔صادق آل محمدؑ۔۔۔

صادق کی ساری بات پیمبرؐ کی بات ہے
قول رسولؐ خالق اکبر کی بات ہے
پھرتے ہو کیوں قیاس کی گلیوں میں دوستو
اس گھر پہ جا کے پوچھ لو جس گھر کی بات ہے

۔۔۔امام موسیٰ الکاظمؑ۔۔۔

خدا کے دین کے رہبر ہیں موسیٰ کاظمؑ
سکون و ضبط کے پیکر ہیں موسیٰ کاظمؑ
لٹا کے اپنا اجالا جو رہ کے زنداں میں
وہ آفتابِ منور ہیں موسیٰ کاظمؑ

۔۔۔امام رضاؑ۔۔۔

نور و نار کو آپس میں ملانے والے
ہیں عجب چیز زمانے میں زمانے والے
حق و باطل میں نہیں ہوتی ہے رشتے داری
بھول جاتے ہیں یہ داماد بنانے والے

۔۔۔امام محمد تقیؑ جواد۔۔۔

قدموں پہ درندوں نے کئے ہیں سجدے
اللہ کی یہ کتنی حسیں آیت ہیں
ہے نام محمدؐ تو لقب ان کا جواد
قرآن امامت کی نویں آیت ہیں

۔۔۔امام علیؑ نقیؑ۔۔۔

پہچانتے ہیں اوج مقام علیؑ نقی
ہوتے ہیں دل کے صاف غلام علی نقیؑ
پیغمبرؐ خدا کے خدا کی زمین پر
ہیں دسویں جانشین امام علی نقیؑ

۔۔۔امام عسکریؑ۔۔۔

گیارہویں رہنما ہیں حسنؑ عسکری
حجتِ کبریا ہیں حسنؑ عسکری
تاج اور تخت کی کیا ضرورت انہیں
وارثِ مصطفیٰؐ ہیں حسنؑ عسکری

۔۔۔امام ولی عصرؑ۔۔۔

اس آسرے پہ دل بے قرار زندہ ہے
کوئی تو اشکوں کا امیدوار زندہ ہے
غم حسینؑ کو بدعت ذرا سنبھل کے کہو
ابھی حسینؑ کا ایک سوگوار زندہ ہے

یہ رباعیاں اپنے بچوں کے لئے
بشکریہ سلمان رضا آف اعظم گڑھ جمع کی
طالب دعا ۔ سید زر عباس ۔ ۲۱ نومبر ۲۰۰۳

جب دیکھتے ہیں غم شہ میں روانی آنسو
قصر فردوس کے بن جاتے ہیں پانی آنسو

انسو

میرے مالک مرے اشکوں کا تسلسل رکھنا
یہ عزاداروں کی محبت کی نشانی آنسو

تازہ رکھے ہے آج تک کربلا اب تک
ہے آنسو نشانی آنسو

قطعہ

تو مزار ہیں سب کل کے
مگر نیزید کا لاشہ نہیں اٹھا اب تک

گونجتی ہے یوں اذانوں کی صدا چاروں طرف
ہوتا ہے ذکر علیؑ و مصطفیٰؐ چاروں طرف

قطعہ

یہ مدینہ وہ نجف یہ کربلا وہ کاظمین
نام کو آتی ہے نظر شانِ خدا چاروں طرف

ہیں ہوئی آسان مشکل اپنی دشواری سے کچھ
ہے صحت روح کو مل جائے بیماری سے کچھ

جناب زینبؑ

اس کے چوتھا دیا زینبؑ نے اسارت سے نجات
قفل ہو سکتی نہیں ہے دل کی بیداری سے بھی

سجدے کو روح مالک کی اٹھا سکتا
اسے کل پیمبرؐ کی ابشر کہا سکتا

کہے

جب اس کے پیچھے پانچ صف بستہ انبیاء کرام
ایسی نہیں کہ دو، انبیں سکھے

ایک ہی گھر میں ہے مظلوم کی ۱۴۰۶ اب تک
ہر اک گھر میں زندہ ہے کربلا اب تک

قطعہ

قدم قدم پہ سبیل حسینؑ ہے قائم
مگر یزید کو پانی نہ مل سکا اب تک

دعائے سجاد با صفا پڑھ کر کسی کی نظر نہیں ہے
تو اس سے بڑھ کے زمانے بھر میں کوئی بھی اکسیر نہیں ہے

قطعہ

مفلسی کا کوئی علاج نہ بندگی کا کوئی سلیقہ
یہی بیچ ہے ہم زباں پر دعا ہے لیکن اثر نہیں ہے

امام سجادؑ

جب بھی دیر آنی دنیا سے گم سا ہے دل
ذکر سجاد جبیں سے کچھ سکوں پاتا ہے دل
نام سجاد آتا ہے جب بھی اسے پڑھا دل
ایسا لگتا ہے کہ بھر میں بھکا جاتا ہے دل

جب بھی شام غریباں کی خبر نہیں ہے
جس نے شام غریباں کا کوئی شر نہیں ہے

کلیم

کلیم جائے گا کیا جہاں میں عزائے آل رسولؐ بن کے
کہ اس سلماں کا رخ جو ہے جہاں کا رشتہ نہیں ہے

امام سجادؑ

جب کبھی ویرانیٔ دنیا سے گھبراتا ہے دل
ذکرِ سجادؑ حزیں سے کچھ سکوں پاتا ہے دل
نام سجادؑ آتا ہے جب بھی مرے لب پر کلیم
ایسا لگتا ہے کہ سجدہ میں جھکا جاتا ہے دل

حضرت عباسؑ

ہر سمت اگر اک مجمع ہے عباسؑ ترے دیوانوں کا
دراصل ہے یہ بھی ایک اثر دنیا پہ ترے احسانوں کا
دنیا کے تلاطم میں جب بھی آیا ہے زباں پر نام ترا
چکرایا ہے سرگردابوں کا جی چھوٹ گیا طوفانوں کا

لے گیا جب شوق دیدار خدا چاروں طرف
ہم نے دیکھا جلوۂ مشکل کشا چاروں طرف

قطعہ

چھوڑ کر مولود کعبہ کو جو کرتا ہے طواف
کون جانے ڈھونڈھتا ہے شیخ کیا چاروں طرف

امام عصرؑ

پورا اپنی زندگی کا مدعا ہو جائے گا
جب بھی وعدہ جان زہراؑ کا وفا ہو جائے گا
طور کے بدلے چلے ہیں جانب کعبہ کلیم
دل یہ کہتا ہے کہ دیدار خدا ہو جائے گا

کیسے نہ کوئی لے گا شہ لافتیٰ کا نام
یہ نام ہے کتاب خدا میں خدا کا نام

قطعہ

لولا علیؑ کے کہنے سے یہ راز کھل گیا
مشکل میں سب ہی لیتے ہیں مشکل کشا کا نام

قطعہ

دیکھنے میں تو نظر آتے ہیں پانی آنسو
پھر بھی کہہ دیتے ہیں مفلس کی کہانی آنسو
اک ذرا آہ کا بیکس کی سہارا مل جائے
دیکھو دکھلاتے ہیں کیا شعلہ بیانی آنسو

جناب زینبؑ

علیؑ کی بیٹی ہے محو سخن سر دربار
کہ بیکسی ہے حکومت سے برسرِ پیکار
لگائی ظلم کو مظلومیت نے وہ ٹھوکر
یزید کرنے لگا اپنے جرم کا اقرار

رضا کے در سے مل جائے جسے پروانہ ایماں کا
یقیناً مستحق ہو جاتا ہے گلزار رضواں کا

امام رضاؑ

مقدر پر کیا ہے ناز تیرا زائر مشہد
کہ غربت میں بھی ہے مہماں تو شاہ خراساں کا

احساس ضعف کرتے نہیں ہیں کہیں سے ہم
زمزم نکال لیتے ہیں اپنی زمیں سے ہم

اسیرانِ کربلا

تھی مصلحت خدا کی جو زنداں میں آ گئے
ورنہ خراج لیتے ہیں روح الامیں سے ہم

منفرد عباسؑ اور زینبؑ کا یہ کردار ہے
ایک ہی گفتار ہے اور ایک ہی رفتار ہے

حضرت عباسؑ و زینبؑ

اک نے جیتی ہے بلا تلوار جنگ کربلا
اک کا خطبہ شام میں خود مستقل تلوار ہے

قطعہ

یوں دل کو ہے ولائے شہ لافتیٰ پسند
جیسے مریض غم کو ہو خاک شفا پسند
خاک نجف اڑا کے جو لے آئے صبح و شام
ہم بوترابیوں کو ہے بس وہ ہوا پسند

کہا یہ کس نے کوئی حرف ناروا کہئے
مگر جو کوئی برا ہو تو پھر برا کہئے

قطعہ

جو ہو رسولؐ پہ قرباں اسے کہیں عاشق
جو بھاگے چھوڑ کے اس کو تو بے وفا کہئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدح آلَ محمدؑ

طالب ِ زرکوز رولعل و گہر دیتے ہیں

جیب ودامن گل امید سے بھر دیتے ہیں

آلِ اطہرؑ کا تو اے نورؔ یہی ہے دستور

اُدہر اللہ سے لیتے ہیں اِدہر دیتے ہیں

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

باطل اگر ہے آپ کو مرغوب جایئے

بن کر جہاں سے بندۂ معتوب جایئے

مت بیٹھیے سفینہ آلِ رسولؐ میں

ہے ڈوبنے کا شوق تو پھر ڈوب جایئے

--افسرؔ عباس--

محمدؐ کے گلشن کی زہراؑ کلی ہے

جو آغوشِ عصمت میں پھولی پھلی ہے

حسینؑ و حسنؑ ہیں بہارِ نبوت

شمیم گل ِباغِ جنت علیؑ ہے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

جو کام آئے ہر اک منزل پہ وہ سوغات ملتی ہے

بلا چون وچرا شام وسحر دن رات ملتی ہے

درِ آل محمد سے بصد لطف وکرم افسرؔ

زمانے کو شعور خیر کی خیرات ملتی ہے

--افسر عباس--

مکے میں بیٹھ جا کہ مدینے میں بیٹھ جا

شوقِ نجات لے کے تو سینے میں بیٹھ جا

بچنا ہے گر تلاطمِ میدان حشر سے

آلِ رسولؐ حق کے سفینے میں بیٹھ جا

--افسر عباس--

انہی کے زیرِ نگیں ہر دیار لگتا ہے

وہ ان کا عہد ہے جو استوار لگتا ہے

بچائیں گے تجھے طوفاں سے اہل بیتِ رسولؐ

انہی کا ہے وہ سفینہ جو پار لگتا ہے

--افسرؔ عباس--

--افسر عباس--

نجس اذہان کی کچھ ہمت افزائی نہیں ہوتی

برائے منکرِ حق بزم آرائی نہیں ہوتی

درِ آلِ محمدؐ پر جلی حرفوں میں لکھا ہے

یہاں ناپاک ذہنوں کی رسائی نہیں ہوتی

--افسرؔ عباس--

حق شناسانِ درِ خاصہ باری نکلے

اپنے احوال پہ کرتے ہوئے زاری نکلے

جن کو سب لوگ سمجھتے تھے فرشتے افسرؔ

وہ درِ آل محمدؐ کے بھکاری نکلے

--افسر عباس--

مت جھوٹے رہبروں کا قبیلہ بنایئے

اک مرکزِ صفاتِ جمیلہ بنایئے

دربارِ کبریا میں رسائی کا گر ہے شوق

آلِ نبیؐ کو اپنا وسیلہ بنایئے

--افسر عباس--

آدمی کے پاس چاندی ہو نہ سونا چاہیئے

اور نہ سونے کیلئے اس کو بچھونا چاہیئے

زندگی کے مرحلے میں ساتھ ہو کچھ یا نہ ہو

ہاتھ میں دامانِ اہلِ بیت ہونا چاہیئے

--افسر عباس--

جو ساتھ دے پیہم وہ خزینہ نہ ملے گا

لطف و کرم شاہِ مدینہ نہ ملے گا

کشتی سے نہ کر آلِ محمدؐ کی کنارہ

پھر تجھکو کوئی ایسا سفینہ نہ ملے گا

--افسر عباس--

سر جھکائے درِ آل پر آیئے

نعمتِ خلد معبود سے پایئے

اور منظور گریہ نہیں ہے تو پھر

آپ دوزخ میں تشریف لے جایئے

--افسر عباس--

نعمت ہو جس میں کوئی یہ وہ مائدہ نہیں

اس میں کوئی اصول نہیں قاعدہ نہیں

بے حُبِ اہلبیت جہاں میں تمام عمر

پڑھتے رہو نماز کوئی فائدہ نہیں

--افسر عباس--

کبھی یثرب تو کبھی کرب و بلا پہنچا ہوں

اور کبھی نزدِ درِ عقدہ کشا پہنچا ہوں

الفتِ آل کے جادے پہ چلا ہوں جب بھی

دم زدن میں درِ فردوس پہ جا پہنچا ہوں

--افسر عباس--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی --طالب دعا-سید نذر عباس --۳ جون ۲۰۰۲ دبئی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیاں جو انٹرنیٹ کی آڈیو سائٹ سے لکھیں

وہ کرنے لگے جب رسن و دار کی باتیں
میں کرنے لگا میثمؑ ء تمار کی باتیں
ہو جائے گی پہچان منافق کی تمہیں بھی
ہنس ہنس کے کرو حیدرؑ کرار کی باتیں

کسی نے کچھ بھی مانا ہو مجھے اس سے غرض کیا ہے
محمدؐ کا علیؑ کو میں نے تنہا جانشیں مانا
کسی کو یا کسی کو یا کسی کو آج تک میں نے
قسم لے لو نہیں مانا نہیں مانا نہیں مانا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُم المومنین خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا

محمدؐ جب بھی اپنے محسنون کا ذکر کرتے ہیں — نساء میں سب سے پہلے، ان ہی کا نام لیتے ہیں
نبیؐ شوہر، ولیؑ داماد ، دختر فاطمہ زہراؑ — خدیجہؑ تم کہو، ہم تو اسے اسلام کہتے ہیں

میں تطہیر خدیجہؑ کے لئے اور کہوں کیا — جس گھر میں رہی اس کے ہیں افراد بھی معصوم
یہ سارے زمانے میں خدیجہؑ کا شرف ہے — اولاد بھی معصوم ہے داماد بھی معصوم

رہا خدا کے عصر پر اثر خدیجہؑ کا — جہاں بتولؑ پلی ہے وہ گھر خدیجہؑ کا
زمانہ آج تم اسلام کہہ رہے ہو جسے — وہ دربدر تھا نہ ہوتا جو گھر خدیجہؑ کا
وہ بے نیاز ہے خالق ہے اس کی ہستی پر — کسی کا قرض نہیں ہے مگر خدیجہؑ کا
خدا کے دین پہ دو طاقتوں کا سایہ ہے — لہو حسینؑ کے دادا کا ، زر خدیجہؑ کا
کبھی عرب کے گدا گر غنی نہ کہلاتے — کرم کا ہاتھ نہ ہوتا اگر خدیجہؑ کا
جو چار بیٹیاں تم نے کہیں محمدؐ کی — حقیقتاً تمہیں رہتا ہے ڈر خدیجہؑ کا

مندرجہ بالا اشعار جناب شوکت رضا شوکت نے ایک مجلس میں پڑھے۔ اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا
طالب دعا سید نذر عباس۔ ۲۳ اگست ۲۰۰۵ م۔ر

(قطعات)

مرتب: ڈاکٹر عباس رضانیّر

۱

عاشقِ شیدا علی مرتضیٰ کا ہوگیا
دل مرا بندہ نصیری کے خدا کا ہوگیا
کون تجھ سا ہے ولی اللہ اے مولا مرے
کعبہ پیدائش سے تیری گھر خدا کا ہوگیا

خواجہ حیدر علی آتش

۲

نفس اتنا مضمحل ایمان اس درجہ قوی
نانِ جو توڑے نہ ٹوٹے باب خیبر توڑ دے
جب علی سا نا خدا ہو اور خدا سا کار ساز
چھوڑ دے طوفان میں کشتی کو لنگر توڑ دے

علامہ آرزو

۳

بھلا ڈالی جو تعلیم امیر المومنیں تم نے
تو کہہ سکتے نہیں دنیا ترا انجام کیا ہوگا
نصیری نے خدا کہہ کر جس انساں کو پکارا تھا
کوئی سوچے اس انساں کا خدا کتنا بڑا ہوگا

پروفیسر جگن ناتھ آزاد

۴

عمل کا فکر کا احساس کا وقار کا نام
علی ہے گلشنِ اسلام کی بہار کا نام
علی ہے نقطۂ پرنور بائے بسم اللہ
علی ہے اصل میں قرآں کے اختصار کا نام

آذر بارہ بنکوی

۵

حیدرؑ کی عطا پہ ھل اتی شاہد ہے
اور تیغ زنی پہ لافتیٰ شاہد ہے
کعبے کی ولادت پہ پیمبر ہیں گواہ
مسجد کی شہادت پہ خدا شاہد ہے

ظفر مہدی اثیم جرولی

۶

جاننے کی حد جہاں تک تھی اسے جانا گیا
کون کہتا ہے کہ اس کے حق کو پہچانا گیا
ہم علی کو اس لئے کہتے ہیں عبدِ لاشریک
ایک ہی بندہ تو ہے جس کو خدا مانا گیا

اختر زیدی حیدرآبادی

۷

دوشِ نبی پر میری بلندی کا یہ عالم تھا
عرش کا تارہ چھو سکتا تھا ہاتھ بڑھا کر میں
چھو سکتا تھا عرش کا تارہ پھر بھی کیوں چھوتا
اس کو جب بلوا لیتا ہوں اپنے در پر میں

عباس ارشاد نقوی

۸

جس ماہ نو کو اذن نہ دیں وہ قمر نہ ہو
حکمِ علی نہ ہو تو کوئی شب سحر نہ ہو
مقصود سے ہے دور جو دشمن ہے آپ کا
کافر دعا کرے تو دعا میں اثر نہ ہو

سید مظفر علی اسیر

۹

انبیاء کی مشکلوں میں کام آئے ہر جگہ
آگ میں گلشن بنے طوفان میں لنگر بنے
آج تک اسلام نے دیکھا نہیں یہ معجزہ
باب کعبہ بند ہو دیوار کعبہ در بنے

سید نواب افسر

۱۰

منزلِ راہ رواں دور بھی دشوار بھی ہے
کوئی اس قافلے میں قافلہ سالار بھی ہے
بڑھ کے خیبر سے ہے یہ معرکۂ دین و وطن
اس زمانے میں کوئی حیدرِ کرار بھی ہے

علامہ اقبال

۱۱

مجھ کو دنیا کی بہاریں نہ دکھا اپنے ناصح
رکھ کے میں کعبۂ خضریٰ پہ نظر بھول آیا۔
شیخ کعبے میں تو لے آیا ہے مجھ کو لیکن
میں درِ حیدرِ کرار پہ سر بھول آیا

صوفی اکرام صابری

۱۲

بزمِ امکان میں نورِ ازلی کہتے ہیں
خم کا دربار سجا ہو تو ولی کہتے ہیں
عرش سے لوٹنے والا تو نبی ہے لیکن
عرش پر بولنے والے کو علی کہتے ہیں

امیر انصاری

۱۳

ہزار کام بناتی ہے دل کی دانائی
میں اپنا بگڑا عقیدہ سنوار لیتا ہوں
خدا سمجھ کے علی کو میں کچھ نہیں کہتا
علی سمجھ کے خدا کو پکار لیتا ہوں

انقلاب سرسوی

۱۴

خورشیدِ شرف برجِ شرف میں ہوگا
جوہر معدن میں دُر صدف میں ہوگا
مشرق میں کہ مغرب میں کرو دفن اسے
جو عاشقِ حیدر ہے نجف میں ہوگا

میر انیس

۱۵

ہر ایک رخ سے عظیم اور باکمال ملے
علی کے در کے تو ذرّے بھی لا زوال ملے
علی کا ذکر فریضہ قرار دینے میں
پتہ لگایا تو جبریل ہم خیال ملے

بلال کاظمی

۱۶

منشا بھی ہے معنی بھی ہے تحریر بھی ہے
آیات کی نکھری ہوئی تصویر بھی ہے
کہنا ہی ہے کافی تو علی کو کہیے
قاری بھی ہے قرآں بھی ہے تفسیر بھی ہے

پیام اعظمی

۱۷

اس روح کو پیمانۂ عنصر سے نہ ناپ
عارف ہے خود اپنی وہی معروف ہے آپ
جو باپ ہیں سب کے وہ بنے مٹی سے
لیکن ہیں ابوتراب مٹی کے باپ

باباذہین شاہ تاجی

۱۸

آلامِ جہاں سے مطمئن پھرتے ہیں
ہو ہو کے جواں بختِ مُسِن پھرتے ہیں
یا شاہِ نجف عجب ہے تیری سرکار
در پر تیرے پھیرا ہو تو دن پھرتے ہیں

ثاقب لکھنوی

۱۹

ہے سر زمین ہند تو پوجا کی سرزمیں
پوجا ہماری بندگی بو تراب ہے
اس در سے پھر گئے تو رہیں گے اسیر جہل
یہ باب شہر علم پیمبر کا باب ہے
جاوید دشت

۲۰

قلم یہ کہتا ہے دنیا کے ہر مورخ کا
یہ معجزہ مجھے کیسا دکھائی دیتا ہے
میں لکھ رہا ہوں فضائل علی کے صدیوں سے
مگر ورق ابھی سادہ دکھائی دیتا ہے
جرار اکبرآبادی

۲۱

ہماری فکر کے جب جب قدم پھسلنے لگے
علی کا نام لیا اور ہم سنبھلنے لگے
فرشتے جاتے ہیں جنت میں روٹیاں لے کر
علی کے ٹکڑوں پہ دونوں جہان پلنے لگے
جعفر لکھنوی

۲۲

یارب اک آیتِ جلی پیدا کر
سلطان کے بھیس میں ولی پیدا کر
بھرنی ہے سیاست میں جو روحِ اخلاق
پھر قلبِ محمدؐ سے علی پیدا کر
جمیل مظہری

۲۳

بنت اسد کا مثل کہاں ہے
جس کی بہو خاتونِ جناں ہے
زوجۂ عم مرسل اعظم
شیر کی بیٹی شیر کی ماں ہے
حاصل لکھنوی

۲۴

لکھا ہے صاف یہ میری سند میں
اہم احکامِ داور پڑھ چکا ہوں
مکمل ہوگئی تعلیم میری
کتابِ عشقِ حیدرؑ پڑھ چکا ہوں
حسن فراز

۲۵

مرے غم کی رات کو بھی شب غم کہا نہ جائے
جو خوشی میں آنکھ نم ہو اسے نم کہا نہ جائے
جو خوشی خوشی علی کی نہ فضیلتوں کو لکھے
اسے اس طرح تراشو کہ قلم کہا نہ جائے
حسین حیدر جائسی

۲۶

کون نظروں میں سمائے کس کی قسمت دیکھئے
جسم حق میں سے جو حیدرؑ کی فضیلت دیکھئے
ہے شرف حیدرؑ کا مولودِ حرم ہونا مگر
جس میں یہ پیدا ہوئے اس گھر کی قسمت دیکھئے
حیات لکھنوی

۲۷

نکلا علی کا نام جو میری زبان سے
برسات رحمتوں کی ہوئی آسمان سے
ساتوں طبق کو کاٹ کے رکھ دے گی ذوالفقار
ہٹ جائیں جبرئیل اگر درمیان سے
حیدر کرت پوری

۴۷

تحریرِ سلونی میں جلی لکھا ہے
جاگیرِ امامِ ازلی لکھا ہے
قدرت نے لدنی کے قلم سے سرور
ہر علم کے ماتھے پہ علی لکھا ہے

سرورنواب

۴۸

خدا کے گھر قدم بوتراب آیا ہے
جہاں چراغ نہ تھا آفتاب آیا ہے
جہاں سے آیتیں لاتے ہیں جبرئیل امیں
یہ لافتیٰ کا وہیں سے خطاب آیا ہے

آغاسروش

۴۹

نہ بھول کر بھی کبھی تم کسی کی بات کرو
خدا کا ذکر کرو یا علی کی بات کرو
مری لحد میں اندھیرا یہ غیر ممکن ہے
جہاں علی ہیں وہاں روشنی کی بات کرو

سعیدشہیدی

۵۰

علی کی جائے ولادت ہے خانۂ کعبہ
جہاں میں اس سے بڑی اور کیا فضیلت ہے
طوافِ کعبہ ہے لازم ہر اک مسلماں پر
طوافِ کعبہ کا مطلب علی کی بیعت ہے

سگارلکھنوی

۵۱

کبھی چھٹے گا نہ قرآن و اہلبیت کا ساتھ
رہے بغیر معلّم کتاب نا ممکن
کھلا تو سب کے لئے ہے نبی کے علم کا در
مگر بغیر درِ بوترابؑ نا ممکن

شارب لکھنوی

۵۲

خدا سے مانگتے ہیں اور نبی سے مانگتے ہیں
ہے جس کے ہاتھ میں سب کچھ اسی سے مانگتے ہیں
مگر خدا کی قسم یہ بھی اک حقیقت ہے
مصیبتوں میں مدد ہم علی سے مانگتے ہیں

شاعر جمالی

۵۳

دستِ رب تو نے ہی دروازۂ شب کھولے ہیں
یعنی ہر دور کے اوراقِ ادب کھولے ہیں
بے نیازی تری واجب کی حدوں میں بولی
تو نے عباسؑ کو مانگا ہے تو لب کھولے ہیں

شعلہ جون پوری

۵۴

جھلک رہی ہے ریاضت علی کے چہرے پر
رسول کی سی شرافت علی کے چہرے پر
جو سوچئے تو فضیلت کی آخری معراج
نگاہ کرنا عبادت علی کے چہرے پر

شفق شادانی

۵۵

زمیں لب کھولتی ہے سنگریزے بول اٹھتے ہیں
علی آواز دیتے ہیں تو مردے بول اٹھتے ہیں
ہمیں تو دار پر مدحِ علی کرنے کی عادت ہے
ہمارے سر ہوں نیزوں پر تو نیزے بول اٹھتے ہیں

شکیل حسن شمسی

۵۵

زمیں لب کھولتی ہے سنگریزے بول اٹھتے ہیں
علیؑ آواز دیتے ہیں تو مردے بول اٹھتے ہیں
ہمیں تو دار پر مدحِ علیؑ کرنے کی عادت ہے
ہمارے سر ہوں نیزوں پر تو نیزے بول اٹھتے ہیں
شکیل حسن شمسی

۵۶

کھلا رکھئے یقیں کے ساتھ اپنے گھر کا دروازہ
مقفل کردیا خیر البشرؐ نے شر کا دروازہ
علیؑ کے ذکر میں شامل عدو کا ذکر مت کیجے
کہیں دیکھا ہے شیشے کا مکاں پتھر کا دروازہ
شمیم امروہوی

۵۷

پیر میخانہ کے ہاتھ سے
میرا ساقی سنوارا گیا
چوم لیں ایسے ہونٹوں کو ہم
جن سے مولا پکارا گیا
شمیم کرہانی

۵۸

ادب کی دوستی مہنگی پڑے گی
زباں کی چاشنی مہنگی پڑے گی
قصیدہ مدحِ حیدرؑ میں سناؤ
وگرنہ شاعری مہنگی پڑے گی
مرزا محمد اشفاق شوق

۵۹

کس کے آنے کی یارب خبر ہوگئی
شامِ غم آشنائے سحر ہوگئی
آئیں بنتِ اسد تو جدار حرم
کچھ ادھر ہوگئی کچھ ادھر ہوگئی
شہرت لکھنوی

۶۰

کیا خوب مدحتوں کا سفر رات بھر رہا
محفل میں آفتابِ سحر رات بھر رہا
سورج کے ڈوبنے سے ذرا بھی پڑا نہ فرق
لفظوں کی روشنی کا اثر رات بھر رہا
صدف جون پوری

۶۱

چہرہ علیؑ کا اتنا ہے نکھرا غدیر میں
حوریں اتارنے لگیں صدقہ غدیر میں
بادل وفا کا پیاس بجھانے کو دین کی
اٹھا تھا ذو العشیرہ میں برسا غدیر میں
ضمیر اللہ بادی

۶۲

اپنا ہر لفظ : داستانِ علیؑ
ہم کہ ٹھہرے ہیں ترجمانِ علیؑ
آنکھ بھی کھولتے نہیں بنتا
میرے دل میں ہے وہ جہانِ علیؑ
طفیل چترویدی

۶۵

ہر قلب ہر زباں نے کہا یا علیؑ مدد
ہر پیر ہر جواں نے کہا یا علیؑ مدد
گرتا ہوا زمین پہ بچہ سنبھل گیا
بے ساختہ جواں نے کہا یا علیؑ مدد
عارف بگھروی

۶۳

اپنے اوصافِ ربانیت سونپ کر کبریائی کی جلوہ گری کے لئے
حق نے بھیجا علیؑ کو بشکل بشر کیا یہ کم فخر ہے آدمی کے لئے
میرے مولا نے مردوں کو زندہ کیا اور مغرب سے سورج بھی پلٹا لیا
آپ ہی اب بتائیں خلیلِ خدا کیا خیال آپ کا ہے علیؑ کے لئے
طیب کاظمی

۶۴

تڑپ کے رہ گئے سارے عرب کے سوداگر
رضا علیؑ نے خریدی خدا نے دام لیا
زمین کٹ گئی ہوتی پروں کی کیا گنتی
مگر علیؑ نے کلائی کا زور تھام لیا
ظفر حسین ظفر جلال پوری

۶۷

وہی ہیں مرجعِ لفظ و بیاں علیؑ سے کہو
جو دل میں ہے وہ دلِ آزردگاں علیؑ سے کہو
انہیں خبر ہے کہ کیا ہے ورائے صوت و صدا
لبِ سکوت کی یہ داستاں علیؑ سے کہو
عرفان صدیقی

۶۸

سبھی نے سمجھا علیؑ کو نبی شبِ ہجرت
وہ بے پناہ شریعت نہیں تو پھر کیا ہے
سوال ہے یہ شریعت سے احترام کے ساتھ
وہ ایک شب کی نبوت نہیں تو پھر کیا تھی
عزیز قریشی

۷۰

دھوپ نے اس جگہ پر نہ رکھے قدم
جس جگہ سایۂ بو تراب آگیا
تیغ حیدرؑ سے وہ خار بھی بچ گئے
جن کی شاخوں میں کوئی گلاب آگیا
فاضل لکھنوی

۷۱

سمجھ کے کارِ رسالت رسولؐ شام و سحر
جھلا رہے ہیں جنابِ امیرؑ کا جھولا
مثال اس کی زمانے میں مل نہیں سکتی
کہ بادشاہ جھلائے وزیر کا جھولا
فخری جعفری

۶۹

ہلچل مچی بتانِ حرم کی جہان میں
آیا مکان والا جب اپنے مکان میں
مسکان بھر کے کھول دیں آنکھیں علیؑ نے پھر
چپکے سے کچھ کہا جو محمدؐ نے کان میں
غمگین امروہوی

۷۲

سیرت و قولِ پیمبرؐ ایک پل بھولے نہیں
یاد ہے نادِ علیؑ مشکل کا حل بھولے نہیں
حافظہ دیکھو ہمارا ہم غدیرِ خم کے بعد
آج تک حیّ علیٰ خیر العمل بھولے نہیں
ڈاکٹر فیروز ناہر پوری

۷۳

دستِ نبی و شیرِ خدا یا علیؑ مدد
انسانیت کے عقدہ کشا یا علیؑ مدد
ہم نے کہا تو موردِ الزام ہو گئے
خیبر میں خود نبی نے کہا یا علیؑ مدد
عاشور کاظمی

۷۳

اوج پہ اپنی فکرِ رسا کا آج مقدر لگتا ہے
اپنے تخیل کا ہر زینہ خم کا منبر لگتا ہے
نفسِ علی کا مرضیِ حق سے سودا ہے یہ مصر نہیں
اس کے لئے شب بھر بازارِ نفس پیمبرؐ لگتا ہے
یوشع فیضی

۷۴

اگر شعور کہیں بے امام ہوتا ہے
تو ایک سانس کا لینا حرام ہوتا ہے
ہزار شاعر و دانشور و ادیب لکھیں
کہیں علی کا قصیدہ تمام ہوتا ہے
قاسم شبیر نقوی

۷۵

منتظم کعبے کا آ پہنچا صفائی کے لئے
اے بتو اب اور گھر ڈھونڈو خدائی کے لئے
چیرتے ہیں کاسۂ اژدر کو جھولے میں علی
آج پہلی مشق ہے خیبر کشائی کے لئے
قمر جلالوی

۷۶

فضیلتوں میں علی کی کوئی کلام نہیں
سحر یہ ایسی ہے جس کی کہیں بھی شام نہیں
تمام ہوگیا قرآن قل کے سورے پر
کتابِ عظمتِ حیدرؑ کا اختتام نہیں
قیصر عقیل

۷۷

شورِ ناقوس کا اٹھتا تھا جہاں سے پہلے
اب عبادت وہیں ہوتی ہے اذاں سے پہلے
یہ تری جلوہ نمائی نے سمجھنے نہ دیا
دھوکا کھایا تھا نصیری نے کہاں سے پہلے
کاظم بنارسی

۷۸

اے تابِ نظر لم یزلی بیٹھے ہیں
یا احمدِ مرسل کے وصی بیٹھے ہیں
محشر ہے تو معبودِ حقیقی ہوگا
چہرے سے تو لگتا ہے علی بیٹھے ہیں
کاظم جرولی

۸۳

ورد یہ صبح و شام اچھا ہے
بس علی ہی کا نام اچھا ہے
ساری دنیا کے بادشاہوں سے
اک علی کا غلام اچھا ہے
کیف کرمانی

۸۴

اے خدا تیری مشیت کی گواہی کون دے
کافروں میں نورِ وحدت کی گواہی کون دے
بھیج دے جلدی ابو طالب کے بیٹے کو یہاں
مسئلہ یہ ہے رسالت کی گواہی کون دے
کیفی سنبھلی

۸۵

خیبر کا ٹوٹنا ہو کہ رجعت ہو شمس کی
دو انگلیوں کا کھیل نظر کا کمال ہے
ہر بات کا جواب زمانے کو مل گیا
لیکن علی کی ذات ابھی تک سوال ہے
شہزادہ گلریز

۸۷

نفس نفس جو عقیدت میں ڈھل گیا ہوگا
تمہارا خوف سکوں میں بدل گیا ہوگا
کنویں سے بچ کے نکلنا محال تھا یوسف
علیؑ کا نام زباں سے نکل گیا ہوگا
محسن نقوی

۸۸

اسے کیا کام پھر پیر و ولی سے
ملا ہو سلسلہ جس کا علیؑ سے
کجا ذرّے کجا خورشید تاباں
بھلا خاروں کو کیا نسبت کلی سے
مخمور جمالی

۸۹

دعا جب آئی ہے لب پر ترے حوالے سے
بدل گئے ہیں مقدر ترے حوالے سے
انہیں یقیں بدل دے کچھ ایسا کر مولاؑ
ہمیں گماں ہے جو خود پر ترے حوالے سے
مخمور سعیدی

۹۰

یہ اوج و اقتدار یہ عظمت علیؑ کی ہے
ہر فتح زندگی میں شجاعت علیؑ کی ہے
ہے آسماں کو ناز کہ تیرہ رجب ہے آج
یہ روشنی نہیں ہے ولادت علیؑ کی ہے
مظفر رزمی

۹۱

آئینہ خانے اسے عکس جلی کہتے ہیں
لہجۂ عشق میں ولیوں کا ولی کہتے ہیں
حرف حرف اس کو پڑھا میں نے تو معلوم ہوا
لغتِ دینِ محمدؐ کو علیؑ کہتے ہیں
مظفر وارثی

۹۲

علیؑ کے منہ میں نبی نے زباں دی حیرت کیا
نبی ہر ایک حقیقت کو جان لیتا ہے
زبان ہر کس و ناکس کو دی نہیں جاتی
رسولؐ سوچ سمجھ کر زبان دیتا ہے
معجز سنبھلی

۹۳

جب سے ملی فضا کو شفق رنگیٔ غدیر
اسلام کے افق پہ انوکھا نکھار ہے
حارث کا خون پی گئے ذرّے غدیر کے
پتھر نہیں ہے یہ غضب کردگار ہے
معصوم اعظمی

۹۴

دل میں علیؑ زباں پہ علیؑ روح میں علیؑ
میرے لئے تو بس یہی کیف دوام ہے
تربت سے میری کہہ کے فرشتے چلے گئے
سونے دو اس کو یہ تو علیؑ کا غلام ہے
منان چشتی

۹۵

حیدرؑ ہے رسولِ ایزدی کا بازو
ایسا ممکن نہیں کسی کا بازو
معنیٔ ید اللہ سے ظاہر ہے منیر
اللہ کا ہاتھ ہے نبیؐ کا بازو
منیر شکوہ آبادی

۹۵

حیدرؑ ہے رسولِ ایزدی کا بازو
ایسا ممکن نہیں کسی کا بازو
معنیٔ ید اللہ سے ظاہر ہے منیر
اللہ کا ہاتھ ہے نبیؐ کا بازو

منیر شکوہ آبادی

۹۶

دو جہاں پر ہے اختیار اسے
زیب دیتی ہے ذو الفقار اسے
مرضیٔ رب خرید لی اس نے
نیند آئی تھی ایک بار اسے

میثم زیدی

۹۷

تجربہ میرا یہ اپنا ہے بنامِ حیدرؑ
ربط جو ان سے ہو تقدیر چمکتی ہے بہت
میری آنکھوں میں عجب نور سا جاتا ہے
یا علی لکھوں تو تحریر چمکتی ہے بہت

ناشر نقوی

۹۸

جو کل حیات میں اک رات محو خواب ہوا
اسی کا نفس مشیت کا انتخاب ہوا
غدیر خم میں جو اوڑھے تھا مصلحت کی ردا
وہ ظلم کرب و بلا آکے بے نقاب ہوا

نایاب بلوری

۹۹

اعجاز بہار اب کے جیسا آنکھوں نے کبھی دیکھا ہی نہیں
شاخوں میں فقط گل ہی گل ہیں گلشن میں کوئی کانٹا ہی نہیں
خیبر ہی پہ کچھ موقوف نہیں جس جنگ سے جی چاہے پوچھو
جس معرکے میں ہوتے ہیں علی بے فتح ہوئے رہتا ہی نہیں

ناطق پھندیڑوی

۱۰۰

کتابِ حکمتِ رحمٰن پڑھ رہا ہوں میں
بہ آگہی و بہ ایقان پڑھ رہا ہوں
مرا شعور تلاوت ہے قاریوں سے الگ
علیؑ کو دیکھ کے قرآن پڑھ رہا ہوں میں

اشفاق نجمی

۱۰۱

مرقد میں علی آئے اٹھ وقتِ نماز آیا
قرآن کا چہرہ پڑھ یہ وقت تلاوت ہے
مدّاحِ علی تیری تقدیر کا کیا کہنا
جینا بھی عبادت ہے مرنا بھی عبادت ہے

ڈاکٹر نسیم المظفر

۱۰۲

خطیب وہ ہے مگر لہجۂ خطاب ہے تو
اسے نقاب میں رہنا ہے بے نقاب ہے تو
جہاں رسولؐ کو معراج ہونے والی ہے
اسی جناب میں پہلے سے باریاب ہے تو

نظر عسکری

۱۰۳

وہ پیچھے رہ گئے جو لوگ ڈر کے بھاگے تھے۔
جو حادثات سے ٹکرا گئے وہ آگے تھے
ہمیں کسی کو بچانا تھا ایک شب سو کر
تمام عمر یہی سوچ کر تو جاگے تھے

نظیر باقری

دمشق میں مولانا کلب عباس ہاشمی کی ڈائری سے اپنے بچوں کے لئے لکھا

کرتے ہیں سجدہ سونے زچہ خانہء علیؑ
مڑ مڑ کے دیکھتے ہیں کوئی دیکھتا نہیں

★★★★★ قمر جلالوی ★★★★★

کیوں تجھ کو دشمنی ہے علیؑ و حسینؑ سے　　فرصت ملے تو پوچھ کبھی والدین سے　(محسن نقوی)

●●●●●

ملاوٹ کا لہو کیا مرتضےٰؑ کو یاد رکھے گا　　کھرا ہو خون جس کا وہ علیؑ کو یاد کرتے ہیں

★★★★★

جس میں فخری ابو طالبؑ کا نمک شامل تھا
ذوالعشیرہ میں ہر ایک نے کھائی روٹی

++++++++++

شبیرؑ کی صورت میں نظر آئے گا اسلام　　شبیرؑ کو دیکھو تو پیمبرؐ کی نظر ہے

نعمتیں سب کو بانٹنے والا اپنے بارے میں سوچتا ہی نہیں
وجہ تخلیق کائنات تھا وہ جس کے گھر ایک بوریا بھی نہیں

★★★★★

اے مسلماں دیکھ آکر ایک کنکر کا مزاج　　سنگریزہ بھی سمجھتا ہے پیمبرؐ کا مزاج
اک منافق بھی رہا اور ایک نے کلمہ پڑھ لیا　　وہ صحابی کی روش تھی یہ ہے پتھر کا مزاج

★★ نیر جلال پوری ★★

بندہ کوئی جنز　نفس ء پیمبر نہیں دیکھا　　سمٹا ہوا کوزے میں سمندر نہیں دیکھا
ہوں شہر میں وہ علم کے کس طرح سے داخل　　دیوار تو دیکھی ہے مگر در نہیں دیکھا

●●●●●

فاقہ کشی سے جس کو قیامت کا پیار ہے　　وہ آدمی ہی قوت پروردگار ہے
مشکل کے ہاتھ کٹ گئے کہتے ہی یا علیؑ　　مولا تمہارا نام ہے یا ذوالفقار ہے

★★★★★

جو لوگ علی کے شیعہ پر بہتان تراشا کرتے ہیں
وہ احمق لوگ حقیقت میں خود آپ کو کافر کہتے ہیں
آدم کی علی نے بخشش کی آدم بھی علی کا شیعہ تھا
یہ کیسے بیٹے ہیں شوکت　جو باپ کو کافر کہتے ہیں

قرآن میں مدحت حیدرؑ کی اس بات کو ثابت کرتی ہے　　دارین کا واحد خالق بھی وہ نورء علیؑ کا شیعہ ہے
شیعوں سے عداوت ہے جن کو ایک مشورہ مانیں شوکت کا　　اللہ کی عبادت مت کرنا اللہ بھی علیؑ کا شیعہ ہے

(((((((( ))))))))

ذکر حیدرؑ کرو تسبیح خدا کی صورت　　ذکر حیدرؑ سے عبادت میں مزا آتا ہے
ہم کو دیوانہ حیدر جو کہیں کہنے دو　　ان کو کہنے میں ہمیں سننے میں مزا آتا ہے

واعظ تو اپنے ذہن کی دنیا میں کھو گیا　　آنکھیں تو جاگتی ہیں پر احساس کھو گیا
اللہ رسولؐ سے کہے مجھ سے نصیر مانگ　　میں یا علیؑ مدد کہوں تو شرک ہو گیا

★★★★★

سفر ــــ ۱۷ اگست ۲۰۰۰

نہ ہو معلوم آئینہ محمدؐ کی قضاء کیا ہے جزا کیا ہے　　عمل کیا ہے　　ابد کیا ہے ازل کیا ہے
اسے میں وارث علم محمدؐ کس طرح　　مانوں　　جو گھر پر پوچھنے جائے اس مسئلے کا حل کیا ہے

★★★★★

علی کے در سے ہر پھر کر مسلماں پھر نظر آئے　　اڑے جس ڈال سے پنچھی اسی پر لوٹ کر آئے
نصیری کی نگاہ معتبر نے کیا غلط سمجھا　　علیؑ تو کم نظر والوں کو پیغمبر نظر آئے

مشکل میں جو ایک در سے مدد مانگ رہے ہیں　　آئے جو مصیبت تو وہ سب مانگ رہے ہیں
لے جائیں گے کیا خاک تجھے خلد بریں میں　　جو اپنے لئے ان سے مدد مانگ رہے ہیں

★_★_★_★_★

حکم قرآن پاک کا عامل ہے یا نہیں　　آیات کردگار کا حامل ہے کہ نہیں
کہہ کر کے یا علیؑ مدد کرتا ہوں یہ پتہ　　کیا تو میرے سلام کے قابل ہے کہ نہیں

★(★(شوکت)★)★

اژدر کو ٹکڑے کر کے علیؑ نے دکھا دیا　　میں ہوں خدا کا شیر جہاں کو بتا دیا
بو جہل جب غرور لئے سامنے گیا　　حیدرؑ نے اس کے منہ پہ طمانچہ لگا دیا

★★★★★

قرآن کیا حفظ جو حیدرؑ کے عدو نے　　جب سورۃ رحمان پڑھا حوروں کی سوجھی
دل کور نظر کور جگر کور ہے لیکن　　اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

●●●●●

ذکر علیؑ سے میرا مقدر سنور گیا　　میں مشکلوں کے نرغوں سے ہنس کر نکل گیا
چھیڑا جو میں نے ذکر علیؑ اجر ثواب تو　　کتنے منافقین کا چہرہ اتر گیا

★★★★★

جانے کس سچائی کا حامل ہے اعلان غدیر　　جان کر انجان بن جاتے ہیں یاران غدیر
وہ تو کہیئے اس گھڑی بیمار پیغمبر نہ تھے　　ورنہ یہ اعلان ہو جاتا کہ ہذیان غدیر

○○○○○

خون میں ڈوبے ہوئے ہیں آج بھی معصوم دو　　اک ابو طالبؑ کا ایماں ایک اعلان غدیر
دشمن آل محمدؐ تیرا میرا جوڑ کیا　　تو مسلمان سقیفہ میں مسلمان غدیر

●●●●●

حیدرؑ کی عداوت تمہیں کر دیتی ہے اندھا　　تم توڑنے لگتے ہو شریعت کے بھرم کو
عمران کو　کافر جو کہا　یہ بھی نہ سوچا　　بیت اللہ نے رستہ دیا کافر کے حرم کو

★★★★★

وہ کون ہے جو ذکر محمدؐ سے ٹوک دے　　خود کو بڑھا کے نار جہنم میں جھونک دے
مسجد میں تم کو ذکر حیدرؑ ہے ناگوار　　جا مرتضےٰ کو کعبے میں آنے سے روک دے

★★★★★

جتنے ڈالر سے پلا کرتے ہیں یہ فتویٰ فروش　　اتنا ہم نام　پہ مولا کے لٹا دیتے ہیں
سال میں چھپتی ہیں بدعت کی کتابیں جتنی　　اتنا ہم بچوں کو دس دن میں پڑھا دیتے ہیں

○○○○○

زر کی لالچ میں نہ تلوار کے ڈر سے آؤ　　راہ سیدھی جو نظر آئے ادھر سے آؤ
کیوں تیرا ہے پہ بھٹکتے ہو زمانے والو　　علم کے شہر میں آنا ہے تو در سے آؤ

دنیا میں جو محب شہء مشرقین ہے　　بے چینیوں کے دور میں بھی اس کو چین ہے
باطل کے سامنے نہ جھکائے جو اپنا سر　　سمجھو کہ اس کے ذہن کا مالک حسینؑ ہے

★★★★★

جب ہواؤں میں نمی محسوس کی عباسؑ نے　　احتیاطاً سانس اپنی روک لی عباسؑ نے
آ نہیں سکتی تصور میں بھی نہر علقمہ　　اتنی اونچائی پہ رکھ دی تشنگی عباسؑ نے

★★★★★

رعب عباسؑ جری چھایا ہے جو میدان پر　　جیسے غالب ہو گئے مولا علیؑ طوفان پر
پورے ملک شام کو غازی جلاد تنا ضرور　　دیکھ لیتا گر سکینہؑ کو در زندان پر

●●●●●

لفظ ہم معنی ہیں دو عباسؑ کہہ لو یا وفا　　مظہر شان علی تصویر کردار حسینؑ
دین اسلام پہ خالق کی وفا کہتے ہیں　　ناخدا تجھ کو محبت کا خدا کہتے ہیں
اے میرے حضرت عباسؑ علمدار وفا　　تجھ کو خلاق وفا اھل وفا کہتے ہیں

★★★★★

حسینؑ سے نہ جو مل پائی اس رضا کی قسم　　شجاعتوں کا　عجب شاہکار ہیں عباسؑ
جو کربلا　میں نہ نکلی　نیام سے باہر　　علیؑ کی دوسری وہ ذوالفقار ہیں عباسؑ

★★★★★

سہی سہی رہتی ہے اب بھی قضا عباسؑ سے　　اک ذرا سا ہو گیا تھا سامنا عباسؑ سے
اب کبھی　لفظ وفا کو موت آ سکتی نہیں　　اس نے حاصل کر لیا اب بقا عباسؑ سے

★★★★★

فرات خود در خیمہ کو چومتی گلریز　　علیؑ کا شیر مگر صبر کی کچھار میں ہے
حیدر بنا کے بھیجیں گے عباسؑ کو حسینؑ　　زینبؑ کو کربلا کا پیمبر بنائیں گے

اک مشک ہم ساری ترائی کو چھپا کے　　دریا کو اٹھالائے ہیں دانتوں میں دبا کے
بازو بھی تمہارے تھے مگر تم سے نہ سنبھلا　　اور ہم نے بچایا ہے علم ہاتھ کٹا کے

★★★★★★★★

اب امیر شام زندہ ہے نہ فوج شام ہے　　ہاں مگر زندہ حسینؑ ابن علیؑ کا نام ہے
حرؑ بنو تو سب سے پہلے سر بھی دے دو کاٹ کر　　پھر یہاں جنت کی قیمت کوڑیوں کے دام ہے

★★★★★

ہندو شاعر اشک کا نذرانہ عقیدت

ہر طرف زندگی حسینؑ کی ہے　　ہر صدا ہر صدی حسینؑ کی ہے
حرؑ کے لشکر کو کر دیا سیراب　　ایسی دریا دلی حسینؑ کی ہے
چاند سورج تو بس علامت ہے　　اصل میں روشنی حسینؑ کی ہے
میری آنکھوں سے اشک بہنے دو
یہ مقدس ندی حسینؑ کی ہے

★★★★★

جلتے خیمے سے اٹھالائی امامت کا وجود　　تیرے کردار پہ نازاں ہے مشیت زینبؑ
ہر عمل تیرا بنا راہ ہدایت زینبؑ　　تو بنی حیدرؑ کرار کی زینت زینبؑ

★★★★★

ابر سیاہ بن کے جفاؤں پہ چھا گئی　　دھاکوں سے فوج شام کو قیدی بنا گئی
بیعت نہ چھو سکے گی نشاں تک شہید کا　　چادر نے ہاتھ کاٹ لئے ہیں یزید کے

★★★●●★★★

معصومہ ء کونینؑ کا کردار ہیں زینبؑ　　بھائی کی طرح اپنے وفادار ہیں زینبؑ
زینبؑ کو پکارے تو کوئی وقت مصیبت　　حیدر کی طرح کل کی مددگار ہیں زینبؑ

○○○○●●●●●

ناصران ءشہ والا میں تھی نہ عمر کی قید　　چلنے والوں سے بھی آگے تھے نہ چلنے والے
ایڑیاں پیاس سے اصغر نے نہیں رگڑی تھیں　　پیر دکھلائے تھے باطل کو کچلنے والے

((((( ))))))

وہ سلیماں کا محل تھا یہ ہے زہراؑ کا مکاں　　اس کے ہر فرد مشیت کی زباں رکھتے ہیں
گھر میں معصوم کے آجائیں اجازت کے بغیر　　اتنی ہمت ملک الموت کہاں رکھتے ہیں

★★★★★

زہراؑ و مصطفےٰ کا سہارا حسینؑ ہے　　کونین کی نگاہ کا تارا حسینؑ ہے　　کہتی ہے رخ کو موڑ کے بیعت یزید سے　　ہٹ سامنے سے وقت کا دھارا حسین ہے
شمر رہ رہ کے ہاتھ ملتا ہے　　لو وہ لشکر سے حرؑ نکلتا ہے　　حرملہ ڈوب جا کہیں جا کر　　تجھ پہ اک شیر خوار ہنستا ہے
دنگ دنیا رہ گئی جب موت پر اصغرؑ سے　　ایک بچے میں کہاں سے اتنی ہمت آگئی　　ایک نقطے میں سمٹ سکتا ہے قرآں جس طرح　　یونہی اصغرؑ میں بھی حیدرؑ کی شجاعت آگئی
آتی ہے صدا جب ماتم کی مکانوں سے　　اٹھتا ہے دھواں تب بدعت کی دکانوں سے　　مفتی تیرے فتوے کو ماتم سے کچل دیں گے　　ٹکراتا ہے شیشے کو ہیرے کی چٹانوں سے
کچھ اسکا منصب بھی تھا امامت کچھ اسکا لہجہ متین ہوگا　　خدا نے معصوم جو بنایا وہ عصمتوں کا امین ہوگا　　لعاب سرور لو علیؑ کا بتول کا شیر حسن شبرؑ　　یہ ساری چیزیں ملا کے سوچو حسین کتنا حسین ہوگا

★_★_★_سفر_★_★_۱۸ اگست ۲۰۰۰ء_★_★_★ اپنے بچوں کے لئے شام میں جمع کیا_★_★_★

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امیر حسن جلالپوری کی رباعیاں جو عامر اترولوی نے پڑھیں

میر یرے مالک مجھے لفظوں کا خزانہ دے دے
نغمہ بلبل کا ، قمری کا ترانہ دے دے
مدح حیدرؑ کی لکھوں دل کھول کے اپنا امیرؔ
قائم ِ آل ِ محمدؐ کا زمانہ دے دے

--عامر و نیرؔ--

عشق شبیرؑ میں وہ لوگ جو مر جاتے ہیں
یوں سمجھ لیجئے پردیس سے گھر جاتے ہیں
ہم تو پروانے ہیں شعلوں سے گزر جاتے ہیں
اور کچھ لوگ تو جگنو سے بھی ڈر جاتے ہیں
مشکلیں گھیر لیں تو لو عباسؑ کا نام
نام عباس سے طوفان ٹھہر جاتے ہیں

--عامر و نیرؔ--

صاف ہوتا ہے عیاں موجوں کی طغیانی سے
صبح کے وقت گزرتا ہے کوئی پانی سے
طاقِ امید میں رکھے ہوئے بے نور چراغ
روشنی مانگ رہے ہیں تیری پیشانی سے

--نیر جلالپوری--

روک لے آ کے ان آنکھوں کو پتھرانے سے
چہرے مل جائیں گے جذبوں کو تیرے آنے سے
کام آ جائیں گے بچھ کر تیرے رستے میں گلاب
ورنہ کیا فائدہ گلدانوں میں مرجھانے سے

--نیر جلالپوری--

لمحے جو کٹ رہے ہیں تیرے انتظار میں
صدیاں سمیٹ لائے ہیں اپنے حصار میں

مولا مجھے نگاہِ کرم میں سمیٹ لے
بکھرا پڑا ہوا ہوں تیرے انتظار میں

--ضیاء--

دیوداسیوں میں بھی قائم میرا عقیدہ ہے
شب ِ فراق میں امید کا اجالا ہے
خوشا نصیب وہاں لائی زندگی مجھکو
جہاں چراغ نہیں ہے مگر اجالا ہے
تم انتظار کراؤ میں انتظار کروں
وہ مصلحت ہے تمہاری یہ فرض میرا ہے

--ضیاء--

دعا کا حوصلہ دستِ دعا پہ رکھ دینا
عطا کا فیصلہ مشکل کشا پہ رکھ دینا
تمہارے اشک اگر کم پڑیں پئے خدمت
تو دل نکال کے فرشِ عزا پہ رکھ دینا

--ضیاء--

آج کی رات نجفؔ ایک کرشمہ دیکھا
شب کے ماتھے پہ بھی سورج کا اجالا دیکھا
جتنا اسلام کے ماتھے پہ پسینہ دیکھا
خون شبیرؑ کا اس سے بھی زیادہ دیکھا
اس کی نظروں میں بہت دور سے دیکھا پانی
جس کی نظروں نے بہت پاس سے دریا دیکھا
بھائی دیکھے ہیں زمانے میں ہزاروں لیکن
ایک بھائی بھی نہ عباسؑ کے جیسا دیکھا

--ضیاء--

اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔۔سیدنذر عباس۔یکم جنوری ۲۰۰۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساجد نقوی کی رباعیات

کتاب جلوے سے نوٹ کی

رسولؐ اللہ

گل یوں تو کئی آئے گل تر نہیں آیا
اکملیت کے اعزاز کا رہبر نہیں آیا
امت میں ہوں محسوب رسولان سلف بھی
اس شان کا دنیا میں پیمبر نہیں آیا

آلام و مصائب میں بھی وہ شاد رہے گا
جو صاحب ایماں ہے وہ آباد رہے گا
قرآن میں ابتر کے اشارے سے ہے ثابت
دشمن جو محمدؐ کا ہے برباد رہے گا

انکار نبوت کرتے ہو انکار رسالت کرتے ہو
اور پھر بھی مسلماں بنتے ہو کیسی یہ قیامت کرتے ہو
قرآن کو جس کے کہنے سے پیغام ہدایت مانا ہے
انکار اسی کے رتبے سے، کیا دین کی خدمت کرتے ہو

اسد سے آنکھ ملانا کوئی مذاق نہیں
فنون جنگ دکھانا کوئی مذاق نہیں
دہل رہے ہیں کلیجے لرز رہی ہے نظر
علیؑ کے سامنے آنا کوئی مذاق نہیں

کہیں پر صبح کرتے ہیں کہیں پر شام کرتے ہیں
سلیقہ سے برابر وقت پر سب کام کرتے ہیں
بشارت پا چکے ہیں خاتمہ بالخیر ہونے کی
علی والے کہیں اندیشہء انجام کرتے ہیں

شیخ صاحب اپنی پیدائش کا کچھ کہیئے تو حال
کس طرح پیدا ہوئے ارشاد کچھ تو کیجئے
ہم وسیلے کا جب ہی مانیں گے تارک آپ کو
والد ماجد کا اپنے نام ہی نہ لیجئے

نہیں ہے روح تو انسان رہ نہیں سکتا
بغیر معنیٰ کے قرآن رہ نہیں سکتا
علیؑ کو چھوڑنے والے خبر بھی ہے تجھ کو
علیؑ سے ہٹتے ہی ایمان رہ نہیں سکتا

امور حق میں کہاں کس کا زور چلتا ہے
کہیں نوشتہء تقدیر بھی بدلتا ہے
یہ بات میری سمجھ میں نہ آسکی اب تک
علیؑ کے ذکر سے کیوں دل کسی کا جلتا ہے

منافقت سے کوئی فیض پا نہیں سکتا
چراغ حق کو زمانہ بجھا نہیں سکتا
سیاست امویہ پسند ہو جس کو
علیؑ کا نام زباں پر وہ لا نہیں سکتا

علیؑ سے بغض ہے دل میں نبیؐ سے الفت ہے
عجیب ہے یہ طبیعت، عجیب فطرت ہے
پکارتا ہے جہنم ادھر چلے آؤ
مخالفین علیؑ کی یہاں ضرورت ہے

علیؑ سے عشق جو اے شیخ کر نہیں سکتا
صراط سے وہ سلامت گزر نہیں سکتا
ہزار بار نہیں لاکھ بار قتل کرو
علیؑ کے عشق کا مارا تو مر نہیں سکتا

ہر اک پہ کرم ہے سحر و شام علیؑ کا
مشکل میں لیا کرتے ہیں سب نام علیؑ کا
یہ دست خدا، نفس خدا، عین خدا ہیں
معبود ہی کا کام ہے ہر کام علیؑ کا

کیا کوئی بتا سکتا ہے اسکان علیؑ کا
ہر شخص کو ہوتا نہیں عرفان علیؑ کا
اے دشمن ایماں تجھے کیا یہ نہیں معلوم
ایمان کی شہ رگ پہ ہے احسان علیؑ کا

غدیر خم میں نیا انقلاب آیا ہے
اک آفتاب پس آفتاب آیا ہے
بلند کر کے علیؑ کو نبیؐ یہ کہتے ہیں
یہ میرا مثل یہ میرا جواب آیا ہے

جو اقتدار نبیؐ ہے وہ اقتدار بتولؑ
امام وقت سے کچھ کم نہیں وقار بتولؑ
نبوت اور امامت کا ہیں یہی مرکز
اب اس سے بڑھ کے بھی کیا ہوگا اعتبار بتولؑ

ملی جو آل احمدؐ کو وہ عظمت جا نہیں سکتی
کبھی غیروں کے گھر حق کی ولایت جا نہیں سکتی
حسنؑ آئے جہاں میں بل گئی باطل کی بنیادیں
نبیؐ کے خاندان سے اب خلافت جا نہیں سکتی

اوصاف ولی ابن ولی کے منکر
کردار سعید ازلی کے منکر
اس دور میں بھی ہیں سینکڑوں شمر و یزید
اب بھی ہیں حسینؑ ابن علیؑ کے منکر

نگاہ حق میں جو ہے انتخاب آیا ہے
علیؑ کے گھر میں پھر اک آفتاب آیا ہے
فصیریوں سے یہ کہ دے کوئی خدا کے لئے
چلو تمہارے خدا کا جواب آیا ہے

آیا لب فرات وفاؤں کا جب امام
موجوں نے سر کو پاؤں پہ رکھا بہ احترام
عباسؑ نامدار نے ایک ایک بوند پر
لکھا ہے اپنے خون جگر سے وفا کا نام

طالب دعا۔ سید نذر عباس۔ ۲۰ نومبر ۲۰۰۳ م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کافر

جولوگ علیؑ کے شیعہ پر بہتان تراشا کرتے ہیں
وہ احمق لوگ حقیقت میں خود آپ کو کافر کہتے ہیں
آدمؑ کی علیؑ نے بخشش کی آدم بھی علیؑ کا شیعہ تھا
یہ کیسے بیٹے ہیں شوکتؔ جو باپ کو کافر کہتے ہیں

--شوکتؔ--

کیوں تجھکو دشمنی ہے علیؑ و حسینؑ سے
فرصت ملے تو پوچھ کبھی والدین سے

--محسنؔ نقوی--

ملاوٹ کا لہو کیا مرتضےٰؑ کو یاد رکھے گا
کھرا ہو خون جس کا وہ علیؑ کو یاد کرتے ہیں

کرتے ہیں سجدہ سوئے زچہ خانہ علیؑ
مڑ مڑ کے دیکھتے ہیں کوئی دیکھتا نہیں

--قمرؔ جلالوی--

اے مسلماں دیکھ آ کر ایک کنکر کا مزاج سنگریزہ بھی سمجھتا ہے پیمبرؐ کا مزاج
اک منافق بھی رہا اور اک نے کلمہ پڑھ لیا وہ صحابی کی روش تھی یہ ہے پتھر کا مزاج

--نیرؔ جلال پوری--

حیدرؑ کی عداوت تمہیں کر دیتی ہے اندھا
تم توڑنے لگتے ہو شریعت کے بھرم کو
عمران کو کافر جو کہا یہ بھی نہ سوچا
بیت اللہ نے رستہ دیا کافر کے حرم کو

وہ کون ہے جو ذکرِ محمدؐ سے ٹوک دے
خود کو بڑھا کے نارِ جہنم میں جھونک دے
مسجد میں تم کو ذکرِ حیدرؑ ہے ناگوار
جا مرتضےٰ کو کعبے میں آنے سے روک دے

جتنے ڈالر سے پلا کرتے ہیں یہ فتویٰ فروش
اتنا ہم نام پہ مولاؑ کے لٹا دیتے ہیں
سال میں چھپتی ہیں بدعت کی کتابیں جتنی
اتنا ہم بچوں کو دس دن میں پڑھا دیتے ہیں

.....

مشکل میں جو ایک در سے مدد مانگ رہے ہیں
آئے جو مصیبت تو وہ سب مانگ رہے ہیں
لے جائیں گے کیا خاک تجھے خلدِ بریں میں
جو اپنے لئے ان سے مدد مانگ رہے ہیں

جانے کس سچائی کا حامل ہے اعلان غدیر جان کر انجان بن جاتے ہیں یارانِ غدیر
وہ تو کہیئے اس گھڑی بیمار پیغمبر نہ تھے ورنہ یہ اعلان ہو جاتا ہذیانِ غدیر

خون میں ڈوبے ہوئے ہیں آج بھی معصوم دو
اک ابو طالبؑ کا ایماں ایک اعلانِ غدیر
دشمنِ آلِ محمدؐ تیرا میرا جوڑ کیا
تو مسلمانِ سقیفہ میں مسلمانِ غدیر

کیوں علیؑ والوں کو تو کہتا ہے کافر کافر مفتیِ عصر عجب تیری ستم رانی ہے
ڈوب جائے نہ تجھے لیکے یہ فتوؤں کا عمل غور سے دیکھ تیرے چاروں طرف پانی ہے

(اپنے بچوں کیلئے جمع کیا--طالب دعا-سیدزعباس یکم نومبر ۲۰۰۲م)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لکھنؤ اور جلالپور کے شعرا کی رباعیاں

مکہ حسینؑ کا ہے مدینہ حسینؑ کا یہ پوری کائنات ہے صدقہ حسینؑ کا
کیا کہہ سکے بشر کہ خدا کی زبان میں قرآن پڑھ رہا ہے قصیدہ حسینؑ کا

--محسن عمرانؔ--

زمیں سے تا بہ فلک جو بھی اس حصار میں ہے
وہ بوترابؑ کی مرضی کے اختیار میں ہے
نہ ہو سکے گا احاطہ علیؑ کی عظمت کا
یہ کائنات خدا ہے جو اختصار میں ہے

--محسن عمرانؔ--

فقیر سب ہیں یہاں پر مگر بنام علیؑ
بس اک وقار کو ملتا ہے کیا کیا جائے

--نذیر باقری--

زمین و آسماں کے ذرے ذرے کا سلام اس پر
کہ جس کی گود نبوت اور امامت کا ٹھکانہ ہے
ابد تک چین سے سوتا رہے گا دین پیغمبرؐ
سرا سلام کے نیچے ابوطالبؑ کا شانہ ہے

یہ کاروبار چلا ہے علیؑ کے بارے میں
کہ اختصار ہوا ہے علیؑ کے بارے میں
تیرا وجود یہیں سے نجس ہوا ثابت
یہ تو نے شک جو کیا ہے علیؑ کے بارے میں

کتنا عجب ہے صاحب غیبت کا انتظار
دو دن کی زندگی میں قیامت کا انتظار
تیرے قدم کا تیری امامت کا انتظار
پانی کو ہے نماز جماعت کا انتظار
دل آئینہ بنے ہوئے صدیاں گزر گئیں
کب تک نظر کرے تیری صورت کا انتظار
سورے کھڑے ہیں باب مدینہ کے ہر طرف
قرآن کو ہے آخری آیت کا انتظار

یہ فرمایا شیخ جی نے کہ سب کچھ خدا کا ہے
سچی تھی بات ہم نے سر اپنا جھکا لیا
پھر اس کے بعد کیا کیا تم کو خبر بھی ہے
مسجد سے چندہ لے کے اپنا گھر بنا لیا

--انور خورشید بلوری--

مال اسلام پہ سب آپ نے قربان کیا
اس لئے ایک بھی سوتا نہیں بھوکا کوئی
اور اتنی خیرات خدیجہؑ نے مسلماں کو دے دی
کہ گھر میں سادات کے جاتا نہیں صدقہ کوئی

--انور خورشید بلوری--

نسل حیدرؑ کو تو پروان چڑھایا رب نے
دشمنی کا تو نتیجہ دیکھے کوئی
ان کے گھر پہ تو ستارے نے کیا ہے سجدہ
غیر کے گھر پہ تو جاتا نہیں کوا کوئی

--انور خورشید بلوری--

دین خدا دین خلافت میں فرق ہے
لنگڑے کا ذکر کیوں ہو دسہری کے سامنے
کرتے ہو تم خدیجہؑ کا کس سے مقابلہ
کھٹیے کی کیا بساط ہے سہری کے سامنے

--انور خورشید بلوری--

ہے نمبر موبائل کا سات آٹھ چھ ۷۸۶
بھلا بات کرنا کوئی حال ہے
میں جب چاہوں سجدے میں باتیں کروں
میرے ہاتھ میں مولا کا سم SIM کارڈ ہے

--انور خورشید بلوری--

دونوں جہاں میں جزو رسالت ہے فاطمہؑ
قرآں گواہ حل امامت ہے فاطمہؑ
میں نے کہا کہ مرکز عصمت یہی تو ہے
تحریر بڑھ کے بولی طہارت ہے فاطمہؑ

یہ رباعیاں اپنے بچوں کے لئے جمع کیں --سیدنذر عباس-۱۴ جنوری ۲۰۰۴م

مولانا السیّد منظور حسین نقوی

خدائے پاک و غنی کے سہارے جیتا ہوں
عطا و فیضِ نبیؐ کے سہارے جیتا ہوں
گناہگار ہوں نادم ہوں اور پریشاں ہوں
ولائے مولا علیؑ کے سہارے جیتا ہوں

قول کچھ اور فعل کچھ مومن کا ہوتا ہی نہیں
پس وہی مومن ہے قول و فعل جس کا ایک ہے
نیک تو بنتے ہیں سارے قولِ پیغمبرؐ سنو!
صدق دل سے جو مطیع آل ہے وہ نیک ہے

سوچ تو دل میں منکرِ توحید
جز خدا رزق کون دیتا ہے
ان کی سیرت پہ بھی چلا ہوتا
نام مولا علیؑ کا لیتا ہے

جس کو علیؑ سے ہو گی محبت حلالی ہے
جنت میں جائے گا وہی مومن موالی ہے
بغض علیؑ کی جس نے بنا دل میں ڈالی ہے
ولد الحرام ہے یہ سزا اُس نے پالی ہے

اللہ کے کام کا نہ محمدؐ کے کام کا
حیدرؑ سے جو پھرا ہے وہ نطفہ حرام کا

سب سے مقدم ہے خدا اور بعد ذاتِ ذوالعلا
اول حبیبِ کبریا دویم علیؑ شیرِ خدا
سویم جناب فاطمہؑ بنتِ رسولؐ دوسرا
چوتھے حسنؑ شاہِ ہدیٰ پنجم شہیدِ کربلا

لی خمسة اطفی بها حرّ الوباء الحاطمه
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

کیا ہی یہ نام پاک ہیں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
ان ناموں میں حق نے اثر ہے اسمِ اعظم کا رکھا
جس وقت ساقِ عرش پر ان کو قلم لکھنے لگا
پیہم صریرِ کلک سے پیدا ہوئی تب یہ صدا

لی خمسة اطفی بها حرّ الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

رنج و مشکل میں اگر کوئی بشر ہو مبتلا
ان ناموں کی تاثیر کو پڑھ کر وہ لیوے آزما
زنہار آسکتی نہیں نزدیک اُس کے کچھ بلا
رکھتا ہے جو وردِ زباں شام و سحر صبح و مسا

لی خمسة اُطفی بها حرّ الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

اسمائے حسنیٰ ہیں یہ وہ قرآں میں ہے جن کی ثنا
آدمؑ کی توبہ کو ولا حسنِ قبول ان سے ملا
طوفاں سے بیڑا نوحؑ کا ان ہی کی برکت سے بچا
یونس شکم میں موت کے پڑھتے رہے یہ برملا

لی خمسة اُطفی بها حرّ الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

یہ نام یوسفؑ کے لئے تھے چاہ میں آبِ بقا
اور دار پر دردِ دلِ عیسیٰؑ کی تھی یہ ہی دوا
ان کے تصدق سے ہوئی ایوبؑ کو حاصل شفا
پڑھتے ہیں الیاسؑ و خضرؑ یہ ہی وظیفہ دائما

لی خمسة اُطفی بها حرّ الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

ان ناموں کی عظمت پہ تھے داؤدؑ سو جاں سے فدا
کرتے تھے ان کا تذکرہ دائم جنابِ زکریا
نمرود نے جب آگ میں ڈالے خلیلِ کبریا
لب پر تھے ان کے اس گھڑی یہ نام پاک اور یہ دعا

لی خمسة اُطفی بها حرّ الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

جس شہر میں جس قریہ میں طاعون ہو یا ہو وبا
اس جا کے رہنے والوں کو لازم ہے اے اہلِ ولا
برپا عقیدے سے کریں شبیرؑ کی بزمِ عزا
اور بعد مجلس یکزباں ہو کر پڑھیں یہ سب دعا

لی خمسة اُطفی بها حرّ الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

جل بھن کے کوہِ طور پہ ہو جاتے موسیٰؑ سرمہ سا
ان ناموں کی تائید سے لیکن ٹلی سر سے بلا
یعقوبؑ سے بچھڑا پسر ملتا نہ تا روزِ جزا
درگاہِ خالق میں اگر کرتا نہ یوں وہ التجا

لی خمسة اُطفی بها حرّ الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

اسمائے اعظم ہیں یہی اسمائے پاک پنجتنؑ
سب انبیاؑ و اوصیاء دائم دمِ رنج و محن
بہتر وسیلہ جان کر پیشِ خدائے ذوالمنن
کرتے تھے عرضِ مدعا پڑھ کر یہ باصوتِ حسنؑ

لی خمسة اُطفی بها حرّ الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

تیری حفاظت میں رہیں سرور کے سب اہلِ عزا
سن لے یہ سرمد کی دعا اس بزمِ غم کا واسطہ

لی خمسة اُطفی بها حرّ الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

رُباعیات

زباں پہ مولا علیؑ کا جو نام آجائے
تو قدسیوں کا فلک سے سلام آجائے
جو مشکلوں میں ہو خود کس کے کام آئے گا
پکار اس کو جو مشکل میں کام آجائے

باعمل عالم بلاشک واجب التعظیم ہے
صاحبِ تقویٰ جو ہے وہ لائقِ تکریم ہے
کبریائی ہے فقط زیبا خدا کے واسطے
انکساری سے رہو یہ دین کی تعلیم ہے

علیؑ کا ذکر مجالس کی زیب و زینت ہے
حدیث میں ہے کہ ذکرِ علی عبادت ہے
ہے جس کو بغضِ علیؑ سے جلے گا دوزخ میں
وہ جنتی ہے علیؑ سے جسے محبت ہے

جو دل میں حبِ علی ہے تو دل بلوں نہیں
بغیر اُن کی ولا کے تو کچھ حصول نہیں
عقیدہ اور عمل دونو لازم و ملزوم
بلا دلیل جو دعویٰ ہو وہ قبول نہیں

روزِ حساب سب کا سفر ہوگا مختلف
دوزخ میں کچھ گریں گے، کئی سنگ و خشت میں
لیکن حسینؑ ہم ترے نوکر بروزِ حشر
جائیں گے کربلا سے گزر کر بہشت میں

غربت ہے رشکِ بختِ سکندر بنی ہوئی
صحرا کی تشنگی ہے سمندر بنی ہوئی
دیکھو سرِ حسینؑ کی بخشش کا معجزہ
نوکِ سناں ہے دوشِ پیمبرؐ بنی ہوئی

سکتے میں خواب دیں ہے کہ تعبیر کچھ کہے
قرآن دم بخود ہے کہ تفسیر کچھ کہے
نوکِ سناں سے عرش تلک خامشی تو دیکھ
خالق کو انتظار ہے شبیرؑ کچھ کہے

ذرا احتیاط سے کام لے نہ زباں دراز ہو اس قدر
کہ حسینیت سے الجھ سکے ابھی تجھ میں اتنا تو دم نہیں
ہے عروجِ دیں کا امیں یہی ہے نشانِ فتح مبیں یہی
اسے چشمِ بد سے نہ دیکھنا یہ علَم ہے تیرا قلم نہیں

ملنگوں کی نگاہوں میں عجب مستی نظر آئی
بلندی آسمانوں کی انہیں پستی نظر آئی
کبھی بہلول نے بیچی، کبھی حر نے خریدی ہے
خداوندا تری جنت بڑی سستی نظر آئی

اب تک الجھ رہا ہے یزیدی ہجوم سے
شبیرؑ تو نے دین کو غازی بنا دیا
تجھ پر درود پڑھ کے پہنچتی ہے حق کے پاس
تو نے نماز کو بھی نمازی بنا دیا

پھوٹا تھا جو کبھی کسی نیزے کی نوک سے
ہر عہد پر محیط وہی انقلاب ہے
ہر دور میں حسینؑ نے ثابت یہ کر دیا
ہر دور کے یزید کا خانہ خراب ہے

ممکن نہیں کسی سے عداوت حسینؑ کی
سانسوں میں بٹ رہی ہے سخاوت حسینؑ کی
بازار کے ہجوم سے کہہ دو کہ چپ رہے
قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؑ کی

حسینیت، تری تعظیم جا بجا ہوگی
یزیدیت تری تذلیل برملا ہوگی
ہر ایک دل پہ لگی ہے غمِ حسینؑ کی مہر
اگر شکست یہی ہے تو فتح کیا ہوگی

مرضی ہے تیریٰ، فکر میں ترمیم کر نہ کر
سلطانِ عقل و عشق کو تسلیم کر نہ کر
بچپن میں دیکھ لے ذرا دوشِ رسولؐ پر
پھر تو مرے حسینؑ کی تعظیم کر نہ کر

کیا فکر جہاں نوکر سلطانِ وفا ہوں
میں قبر کی آغوش میں راحت سے رہوں گا
محشر کی تپش مجھ کو پریشاں نہ کرے گی
میں پرچم عباسؑ کے سائے میں رہوں گا

بشر کا ناز، نبوت کا نورِ عین حسین
جنابِ فاطمہ زہراؑ کے دل کا چین حسین
کبھی نماز سے پوچھا جو رنج و غم کا علاج
کہا نماز نے بے ساختہ حسینؑ! حسینؑ!

علیؑ جو قبر میں آئے ہوئے ہیں، چین سے ہوں
یہ دل ہے رقص میں خوشبو کی ڈالیوں کی طرح
فرشتے بہر سفارش زمیں پہ بیٹھے ہیں
کس سخی کے مہذب سوالیوں کی طرح

واجب خدا کی ذات ہے ممکن حسینؑ ہے
انسان کی نجات کا ضامن حسینؑ ہے
جس سے شب سیاہ یزیدی لرز اٹھے
خود اپنے دل سے پوچھ وہی دن حسینؑ ہے

توحید کی چاہت ہے تو پھر کرب و بلا چل
ورنہ یہ کلی کھل کے کھلی ہے نہ کھلے گی
توحید ہے مسجد میں نہ مسجد کی صفوں میں
توحید تو شبیرؑ کے سجدے میں ملے گی

اس شان سے جائیں گے سر حشر بھی ہم لوگ
مولا تیری چاہت کا بھرم ہاتھ میں ہوگا
جھک جھک کے ملیں گے ہمیں دربانِ ارم خود
سینے میں ترا عشق علم ہاتھ میں ہوگا

تحت الثریٰ ہے بغض علیؑ کی گھٹن کا روپ
کوثر مرے حسینؑ کی بخشش کا نام ہے
جنت علیؑ کے سجدۂ وافر کی ہے زکوٰۃ
دوزخ بتولِؑ پاک کی رنجش کا نام ہے

بوقت مشکل، مرض کی حالت میں، دشمنوں سے الجھ الجھ کر
کبھی تو میرے سخی سے دنیا میں تم کوئی کام لے کے دیکھو
یہ نام سن کر تو موت کے بھی نہ ہاتھ شل ہوں تو مجھ سے کہنا
کبھی مصیبت پڑے تو میرے حسینؑ کا نام لے کے دیکھو

قطعات

محسن نقوی

محشر میں اس انمول عقیدے کے عوض ہم
بخشش نہ خریدیں تو گنہگار نہ کہنا
جنت میں بھی شبیر ترے غم کی قسم ہے
ماتم نہ کریں ہم تو عزادار نہ کہنا

روحِ اذاں ہے باپ تو بیٹا نمازِ دیں
مسجد علی کی ہے تو مصلیٰ حسینؑ کا
جاگیر کبریا ہوئی تقسیم اس طرح
کعبہ علیؑ کا، عرشِ معلیٰ حسینؑ کا

وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غمِ حسینؑ
قصرِ اِرم تو اس کے لیے سنگ و خشت ہے
جس سلطنت پہ راج ہو میرے حسینؑ کا
اُس سلطنت کا ایک جزیرہ بہشت ہے

منصب کا اشتیاق نہ پروائے تخت و تاج
تیرا ہر اک غلام بڑی تمکنت میں ہے
جنت میں کون جائے گا تیری رضا بغیر
جنت بھی اے حسینؑ تیری سلطنت میں ہے

انگشتری ہے دیں کی، نگینہ حسینؑ کا
خیرات میں بھی دیکھ قرینہ حسینؑ کا
سورج پہ سوچ، چاند، ستاروں پہ غور کر
تقسیم ہو رہا ہے پسینہ حسینؑ کا

اپنی تقدیر پہ سایہ ہے ترا ابن علیؑ
قافلہ گردشِ دوراں کا کہاں رُکتا ہے؟
پرچم حضرتِ عباس کا بوسہ لینے
سجدہ کرنے کو کئی بار فلک جھکتا ہے

صبر و سکوں کا ناز وہی دِل کا چین ہے
مظلوم ہو کے بھی جو شہِ مشرقین ہے
پوچھی متاعِ دامنِ اسلام جب کبھی
اسلام کہہ اُٹھا، مرا سب کچھ حسینؑ ہے

جو ناطقِ قراں نے دیا نوکِ سناں سے
پیغام وہ دنیا سے مٹے گا نہ مٹا ہے
قانونِ حسین ابنِ علیؑ بر سرِ صحرا
عباسؑ نے ہاتھوں کو قلم کر کے لکھا ہے

کوئی تو ہے جو ظلم کے حملوں سے دُور ہے
کوئی تو ہے جو ضبط و وفا کا غرور ہے
اب تک جو سرنگوں نہ ہوا پرچم حسینؑ
اِس پر کسی کے ہاتھ کا سایہ ضرور ہے

عباسؑ صحیفہ ہے امامت کے عمل کا
عباسؑ کی آواز ہے فرمان ازل کا
ہر ظلم کی تقدیر ہے جکڑی ہوئی اس میں
عباسؑ کا پنجہ بھی شکنجہ ہے اجل کا

آنکھوں میں جاگتا ہے سدا غم حسینؑ کا
سینے میں سانس لیتا ہے ماتم حسینؑ کا
مٹی میں مل گئے ہیں ارادے یزید کے
لہرا رہا ہے آج بھی پرچم حسینؑ کا

حکمت کے آئینے کا سکندر ہے تو حسینؑ
بخشش کا ہے کنار، سمندر ہے تو حسینؑ
اے وجہ ذوالجلال فنا تجھ سے دور ہے
دل میں نہیں ہے، روح کے اندر ہے تو حسینؑ

انسان کو سکون سے رہنا سکھا دیا
ہنس ہنس کے ظلم و جور بھی سہنا سکھا دیا
شبیرؑ تیری پیاس نے محشر کی شام تک
آنکھوں کی ہر فرات کو بہنا سکھا دیا

دھوپ کی موج میں سورج کا بھی خوں ملتا ہے
سوگ میں پرچم احساس نگوں ملتا ہے
ہاں مگر ابن علیؑ ایک شجر ہے ایسا!
جس کے سائے میں شریعت کو سکوں ملتا ہے

سورج ابھی نہ جا تو حد مشرقین سے
جبریل ایک پل کو ٹھہر تو بھی چین سے
اے موت سانس روک، زمانے قیام کر
مصروفِ گفتگو ہے خدا خود حسین سے

لمحہ لمحہ رُخِ احساس کی ضو بٹتی ہے
ریزہ ریزہ غم کونین کی لو بٹتی ہے
پوچھ مت کتنی بلندی پہ ہے شبیرؑ کی پیاس
اِس کی تعریف میں کوثر کی زباں کٹتی ہے

اعمال میں ثبوتِ ولا ہے غم حسینؑ
نبیوں کی بندگی کا صلا ہے غم حسینؑ
دُشمن غمِ حسین کے دوزخ کا رزق ہیں!
وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غمِ حسینؑ

مشکل ہے قرضِ ابن علیؑ کی ادائیگی
قدرت کو پھر ادھار نہ لینا پڑے کہیں
جنت تو کچھ نہیں مجھے ڈر ہے کہ حشر میں
اللہ کو اپنا عرش نہ دینا پڑے کہیں

بوقت مشکل، مرض کی حالت میں، دشمنوں سے الجھ الجھ کر
کبھی تو میرے سخی سے دنیا میں تم کوئی کام لے کے دیکھو
یہ نام سن کر تو موت کے بھی نہ ہاتھ شل ہوں تو مجھ سے کہنا
کبھی مصیبت پڑے تو میرے حسینؑ کا نام لے کے دیکھو

حسنینؑ کے قدموں کی بچی دھول ہیں تارے
جنت کی فضا بنتؑ پیمبرؐ کے سبب ہے
ہے عرش محمدؐ کے فضائل کی بلندی
معراج، یداللہ کی زیارت کا لقب ہے

ضمیر ابن آدم میں شعاعِ نورِ ایمانی
نگہبانِ رسالت کے بس اک نقشِ قدم سے ہے
نہ ہوتا یہ مسیحا تو شریعت سانس نہ لیتی
دل اسلام کی دھڑکن ابوطالب کے دم سے ہے

یہ بات یاد رکھ کہ عقیدے کی بات ہے
اس بات کا لقب ہی کلید نجات ہے
دوزخ منافقوں کی عبادت کا ہے جہیز
جنت علیؑ کے ذکر کی پہلی زکوٰۃ ہے

دست تاریخ کی پوشیدہ لکیریں تو پڑھو
ہر مسلمان کا مقسوم ابو طالب ہے
کفر و ایماں کی سیہ بحث کہاں سے آئی
جبکہ اسلام کا مفہوم ابو طالب ہے

اگر نہ صبر مسلسل کی انتہا کرتے
کہاں سے عزمِ پیمبرؐ کی ابتدا کرتے
خدا کے دیں کو تمنا تھی سرفرازی کی
حسینؑ سر نہ کٹاتے تو اور کیا کرتے

علیؑ اس شان سے نازل ہوئے ہیں
تحیر اک جہاں پر چھا گیا ہے
بتو! نکلو خدا کے گھر سے، دیکھو
خدا کی شکل والا آ گیا ہے

اگر کسی دل میں بغض حیدر کی دھول ہوگی جنابِ والا
تو پھر عقیدے کی ہر ادا بے اصول ہوگی جناب والا
اگر کسی سے بروزِ محشر خفا خفا ہو نبیؐ کی بیٹی
تو پھر بہشت بریں کی خواہش فضول ہوگی جنابِ والا

نوکِ سناں پہ ہے سر مظلوم سرفراز
خنجر غرورِ ظلم کے سینے میں گڑ گیا
کہنے لگے حسینؑ کہ بول اے یزیدیت
بس ایک وار میں ترا چہرہ بگڑ گیا

نوکِ سناں پہ ہے سر مظلوم سرفراز
خنجر غرورِ ظلم کے سینے میں گڑ گیا
کہنے لگے حسینؑ کہ بول اے یزیدیت
بس ایک وار میں ترا چہرہ بگڑ گیا

چھیڑو نہ مجھے اے مرے دلدار ملنگو
جو کچھ بھی تمہیں چاہیے ماحول سے لے لو
اس وقت میں نبیوں کے مسائل میں ہوں مصروف
جنت کی طلب ہے تو وہ بہلول سے لے لو

اللہ رے بانکپن ابو طالب کے لال کا
آئے تو مرتضیٰؑ نے ٹھکانہ کہاں لیا
بچپن کی پہلی ضد بھی نہایت حسین تھی
ملتی تھی جس سے شکل اسی کا مکاں لیا

کعبہ علیؑ کا مسجد و منبر علیؑ کے ہیں
ابدال وغوث وقطب وقلندر علیؑ کے ہیں
محشر میں اہلِ حشر پہ آخر کھلا یہ بھید
سوداگران خلد' گداگر علیؑ کے ہیں

ہے علم و آگہی کا سمندر علیؑ کا نام
لیتے ہیں غوث وقطب وقلندر علیؑ کا نام
فرطِ ادب سے میرے فرشتے بھی جھک گئے
میں نے لیا جو قبر کے اندر علیؑ کا نام

غم حسینؑ کے آنسو ہیں اپنی آنکھوں میں
سجا کے جسم پہ ماتم کے داغ لائے ہیں
سنا تھا قبر کے اندر بڑا اندھیرا ہے
ہم اپنے ساتھ ہزاروں چراغ لائے ہیں

دنیا و آخرت میں نہ بھوکے مریں گے ہم
غربت میں بھی نہ اپنے قدم ڈگمگائیں گے
بے روزگار ہو بھی گئے گر تو دیکھنا
جنت کے گھر کو بیچ کے روٹی کمائیں گے

جلائیں مردے ٹھوکر سے' ابھاریں ڈوبتا سورج
جہاں میں بندگانِ باہنر ایسے بھی ہوتے ہیں
علیؑ میرا خدا ہرگز نہیں لیکن بتا مجھ کو
خداوندا' خدائی میں بشر ایسے بھی ہوتے ہیں

خلد بریں کی راہ کا رہبر ہے تو حسینؑ
تسکین قلب و روحِ پیمبر ہے تو حسینؑ
کیونکر نہ تیرا ورد کرے دین پنجتن
تسبیح فاطمہؑ کا مقدر ہے تو حسینؑ

شبیرؑ اگر دل میں ترا نقشِ قدم ہے
کچھ خوف ہے محشر کا نہ اعمال کا غم ہے
یہ بھید کھلا حر کے مقدر سے جہاں میں
جنت تو ترے ایک تبسم سے بھی کم ہے

اب بھی آتی ہے یہ آوازِ رباب
عمر بھر دشت کو ترسیں بادل
ڈر نہ جائے کوئی معصوم بدن
قبر اصغرؑ پہ نہ برسیں بادل

اے کفر کے فتووں کی دکاں کھولنے والو!
بوسیدہ عقائد کے درو بام سنبھالو
پھر شوق سے ہم اہلِ مودت سے الجھنا
پہلے ذرا ایمان بزرگوں کا بچا لو

ہری ہو کر مری شاخِ تمنا اور ہلتی ہے
مودت کے چمن میں ہر کلی یک لخت کھلتی ہے
خدا برحق سہی لیکن پریشانی کے عالم میں
علیؑ کا نام لینے سے بڑی تسکین ملتی ہے

پانی پانی کر گئی دریا کو اک بچے کی پیاس
تشنگی کو سانس لینے کا قرینہ آ گیا
تیر کھا کر ہنس پڑا اصغرؑ کچھ اس انداز سے
شرم سے قاتل کے ماتھے پر پسینہ آ گیا

فرعونِ عصر نو کے نمک خوار نوکرو
جو تم کو غرق کر دے وہی نیل ہم بھی ہیں
اے ابرہہ کی فوج کے بدمست ہاتھیو
انجام سوچ لو کہ ابابیل ہم بھی ہیں

اسلام کھو چکا تھا غرورِ یزید میں
کرتا نہ کربلا میں جو بیعت حسینؑ کی
شک ہو تو اب بھی روح پیمبرؐ سے پوچھ لے
رائج ہے دو جہاں میں شریعت حسینؑ کی

تو کفر کل کی ڈھال میں ایمانِ کل کا وار
دوزخ کے راستے کا مسافر ہے تو کہ میں
تو پیرو یزید میں نوکر حسینؑ کا
سچ سچ بتا کہ اصل میں کافر ہے تو کہ میں

ان کی فطرت ہے ہر اک مومن سے لڑنا بے سبب
ان سے پہلے بھی کئی شیطاں صفت آئے گئے
یہ تو کیا ہیں غور سے دیکھا' تو ان کی بھیڑ میں
کچھ نبوت پر بھی شک کرتے ہوئے پائے گئے

ہر درد کے لبوں پہ سجا ہے دوا کا نام
حاجت سے پوچھ لے کبھی حاجت روا کا نام
تجھ کو یقیں نہ ہو تو کبھی آزما کے دیکھ
مشکل کی موت ہے مرے مشکل کشا کا نام

انسانیت کو روپ بدلنا سکھا دیا
قطرے کو بحر تند میں ڈھلنا سکھا دیا
تو نے بشر کی آبلہ پائی کو اے حسینؑ
خنجر کی تیز دھار پہ چلنا سکھا دیا

جو ناطق قرآں نے دیا نوکِ سناں سے
پیغام وہ دنیا سے مٹے گا نہ مٹا ہے
قانونِ حسین ابن علی برسر صحرا
عباس نے ہاتھوں کو قلم کر کے لکھا ہے

ہر ایک اشک شبنم برگِ گل نجات
کالی قبا' لبادۂ عرشِ برین ہے
ماتم نہیں حسین کی عظمت کا طبل ہے
نوحہ نہیں ترانۂ فتح مبین ہے

مولا حسینؑ تیری مودت سے عہد ہے
اس عہد پر حضور ہمیں اب غرور ہے
ہم تیرے دشمنوں کو نہ بخشیں گے حشر تک
اور حشر میں بھی ان سے الجھنا ضرور ہے

خیراتِ علم و بخشش محشر' متاعِ خلد
ملتی ہے بے دریغ یہ حسن نصیب ہے
جو کچھ بھی مانگنا ہے وہ حیدرؑ کے در سے مانگ
یہ در' درِ خدا سے نہایت قریب ہے

حسینؑ جس کے گداگروں نے بہشت بیچی زمین پر بھی
حسینؑ جس کے علم کا سایہ رہے گا عرش برین پر بھی
حسینؑ جس کے لہو کی جھلمل ہے کہکشاں کی جبین پر بھی
حسینؑ جس کے عمل کی خوشبو برس رہی ہے یقین پر بھی

تاجدارِ قلب و جاں بحر سخا عباسؑ ہے
پاسدارِ فاتح کرب و بلا عباسؑ ہے
کیوں نہ ہو مقبول اس کا نام خاص و عام میں
حیدرؑ و حسنینؑ و زہراؑ کی دعا عباسؑ ہے

شبیرؑ تو نے درد کا ایواں سجا دیا
صحرا کو مثل عرشِ معلیٰ بنا دیا
تجھ پر نماز ختم ہے اے دیں کے تاجدار
تیروں پہ تو نے اپنا مصلیٰ بچھا دیا

ہم حسابی نہ کتابی پہ خبر ہے اتنی
اپنے مومن کے لیے حق کے ولی آتے ہیں
زندگی وار کے اس واسطے پہنچے ہیں یہاں
قبر میں ہم نے سنا تھا کہ علیؑ آتے ہیں

زمانے بھر میں ایسا کیمیا لرکب ہوا پیدا؟
کسی کنکر کو چھو لے اور پل میں دُر بنا ڈالے
حسینؑ ابن علیؑ جیسا سخی، گر ہو تو لے آؤ
جو اک چشمِ کرم سے مجرموں کو حر بنا ڈالے

عصر کی تشنہ لبی یاد آئی
وقت کی بو العجبی یاد آئی
ابر برسا جو کہیں پر محسنؔ
مجھ کو اولادِ نبیؐ یاد آئی

حشر والو! ہمیں محشر کی ضرورت کیا تھی؟
چارۂ ضعف بصارت کو چلے آئے ہیں
خوفِ دوزخ ہے نہ فردوس کا لالچ ہم کو
ہم تو مولاؑ کی زیارت کو چلے آئے ہیں

غنچہؑ بنت اسدؑ شیر جلی یاد آیا
حرزِ جاں روحِ اذاں حق کا ولی یاد آیا
جب کبھی ماہِ رجب صحن حرم سے گزرا
مسکراتے ہوئے کعبے کو علیؑ یاد آیا

یہی خیال مرے دل کا چین لگتا ہے
میں کیا کروں کہ یہی نورِ عین لگتا ہے
برا نہ مان کہ نیزے کی نوک پر مجھ کو
زمیں پہ عرش سے اونچا حسینؑ لگتا ہے

نیزے کی نوک، دوشِ نبیؐ زین ذوالجناح
جچتی ہے اس طرح کی سواری حسینؑ کو
جس زندگی پہ سایۂ ظلم یزید ہو
اس زندگی سے موت ہے پیاری حسینؑ کو

لمحہ ابھر رہا ہے فروع و اصول کا
منظر نکھر رہا ہے وہ رد و قبول کا
صف باندھ کر کھڑی ہیں جہاں کی حقیقتیں
تاریخ لکھ رہا ہے نواسۂ رسولؐ کا

ترے دل میں کیسی گرہ پڑی تجھے اس سے اتنا حسد ہے کیوں؟
جو نبیؐ کی آنکھ کا نور ہے جو علیؑ کی روح کا چین ہے
کبھی دیکھ اپنے خمیر میں کبھی پوچھ اپنے ضمیر سے
وہ جو مٹ گیا وہ یزید تھا، جو نہ مٹ سکا وہ حسینؑ ہے

MOHSIN NAQVI KI RUBAIYAT

عمل کا زیب، شریعت کا زین کہتے ہیں
بطونِ قلب نبوت کا چین کہتے ہیں
جو سر کٹا کے جھکا دے سر غرورِ یزید
اسے سناں کی لغت میں حسینؑ کہتے ہیں

شجاعت کا صدف، مینارۂ الماس کہتے ہیں
غریبوں کا سہارا بے کسوں کی آس کہتے ہیں
یزیدی سازشیں جس کے علم کی چھاؤں سے لرزیں
اسے ارض و سما والے، سخی عباسؑ کہتے ہیں

عالم میں ہر سخی نے سوالی کے واسطے
ہاتھوں سے در خود اپنے خزانوں کے وا کیے
عباسؑ وہ سخی ہے کہ دنیا میں دین کو
ہاتھوں سمیت بھیک میں بازو عطا کیے

عباسؑ کی وفا سے جسے بھی عناد ہو
اس کو خطاب کوفی و شامی دیا کرو
جب بھی مقابلے میں صفیں ہوں یزید کی
عباسؑ کے علم کو سلامی دیا کرو

عباسؑ کی چاہت کا یہ عالم ہے جہاں میں
ہر سانس پہ لگتا ہے کہ نیزے کی انی ہے
دریا میں ابھرتی ہوئی موجوں کو ذرا دیکھ
یہ ماتم عباسؑ میں زنجیر زنی ہے

آنکھوں میں جاگتا ہے سدا غم حسینؑ کا
سینے میں سانس لیتا ہے ماتم حسینؑ کا
مٹی میں مل گئے ہیں ارادے یزید کے
لہرا رہا ہے آج بھی پرچم حسینؑ کا

NAZAR ABBAS. 8-10-2004 RD

سینے میں جو عباسؑ کے قدموں کی دھمک ہے
ہیبت کئی ذروں کی سر عرش تلک ہے
یہ کہہ کے گزرتا ہے گرجتا ہوا بادل
بجلی مرے عباسؑ کے لہجے کی کڑک ہے

وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غم حسینؑ
قصر ارم تو اس کے لیے سنگ و خشت ہے
جس سلطنت پہ راج ہے میرے حسینؑ کا
اس سلطنت کا ایک جزیرہ بہشت ہے

کب بشر واقف اسرارِ جلی بنتا ہے
مردے ٹھوکر سے جلائے تو ولی بنتا ہے
کوئی انساں شب ہجرت بڑے آرام کے ساتھ
بستر موت پہ سوئے تو علیؑ بنتا ہے

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہِ مشرقین بنا
بشر کا حسن، عقیدت کا زیب و زین بنا
علی کا خون، لعابِ رسولؐ شیر بتولؑ
ملے ہیں جب یہ عناصر تو پھر حسینؑ بنا

حادثے جب بھی مجھے رہ سے ہٹانے آئے
لوگ جب بھی مجھے مشکل میں ستانے آئے
میں نے گھبرا کے کہا مولا علیؑ ادرکنی
انبیاء بڑھ کے مرا ہاتھ بٹانے آئے

کس نے کہا کہ مفتی و ملا کے شر میں آ؟
یا دشمن علیؑ کی حدودِ اثر میں آ
جنت خریدنے کو چلا ہے تو جانِ من!
بہلول کے سجے ہوئے ''نیلام گھر'' میں آ

کیوں کہہ رہے ہو رین بسیرا ہے زندگی
صحرائے کربلا کا سویرا ہے زندگی
ڈرتی ہے ان سے موت کہ جن کی نگاہ میں
عباسؑ کے علم کا پھریرا ہے زندگی

لڑکھڑائی جو زباں، نطق جلی یاد آیا
کوئی مشکل جو پڑی حق کا ولی یاد آیا
زندگی بھر تو سخن کہہ کے مکرنا سیکھا
موت جب سامنے آئی تو علیؑ یاد آیا

قرطاسِ شفاعت کے سوا اور بھی کچھ مانگ
محشر میں مودت کی جزا اور بھی کچھ مانگ
جنت کا ہر اک گھر تیری جاگیر ہے لیکن
شبیر کے ماتم کا صلا اور بھی کچھ مانگ

پڑا جو رعب تو سب قیل و قال بھو گئے
چلا دماغ کچھ ایسا کہ چال بھول گئے
لحد میں ہم نے جو مولا علیؑ کا نام لیا
قسم خدا کی فرشتے سوال بھول گئے

بدلی مصیبتوں کی جو چھائی تھی چھٹ گئی
مشکل مری حیات کے رستے سے ہٹ گئی
میں نے علیؑ کا نام لیا جب جلال میں
گھبرا کے میری موت بھی واپس پلٹ گئی

نبضیں لرز رہی ہیں ضمیر حیات کی
سانسیں اکھڑ رہی ہیں دل کائنات کی
عباسؑ کے غضب کا اثر ہے کہ آج تک
ساحل سے دور دور ہیں موجیں فرات کی

چھلنی تھا ظلم و جور سے جادہ حسینؑ کا
اپنے لہو میں تر تھا لبادہ حسینؑ کا
لیکن اصول دیں کو بچانے کے واسطے
باطل پہ چھا گیا ہے ارادہ حسینؑ کا

Rubaiyat Mohsin Naqvi

چھٹے گی کذب کی گردِ کہن آہستہ آہستہ!
مٹے گی فکرِ انساں کی تھکن آہستہ آہستہ
ابھی تاریخ کو بچپن کی سرحد سے گزرنے دو
کھلیں گے اس پہ اوصافِ حسنؑ آہستہ آہستہ

حسنؑ مولا، حوادث جب بہ اندازِ دگر آئے
تری بخشش کے ساماں آنکھ سے دل میں اتر آئے
تلاشِ رزق کی خاطر جو سوئے آسماں دیکھا
ستارے تیرے دسترخوان کے ٹکڑے نظر آئے

میزانِ عدل میں ہیں برابر کے دو امام
اک سرخرو چمن ہے مقدس چمن کے بعد
لوحِ جبینِ عظمتِ آدم پہ حشر تک
نامِ حسینؑ ثبت ہے لیکن حسنؑ کے بعد

عہدِ خزاں سرشت کی غارت گری نہ پوچھ
خوشبو کو خود تلاشِ حدودِ چمن کی ہے:
اس دورِ فتنہ پرور و عصرِ فساد میں!
دنیا کو بہرِ امن ضرورت حسنؑ کی ہے

صاحبِ فکر و نظر، حق کا ولی کہتے ہیں
کاشفِ کنز و حبیبِ ازلی کہتے ہیں
جس کو ڈوبا ہوا سورج بھی پلٹ کر دیکھے
ہم اسے اپنے عقیدے میں علیؑ کہتے ہیں

حسنِ حق، واقفِ اسرارِ جلی یاد آیا
مرکزِ فقر، دو عالم کا ولی یاد آیا
جب کبھی "ماہِ رجب" صحنِ حرم سے گزرا
مسکراتے ہوئے کعبے کو علیؑ یاد آیا

عہدِ خزاں سرشت کی غارت گری نہ پوچھ
خوشبو کو خود تلاشِ حدودِ چمن کی ہے:
اس دورِ فتنہ پرور و عصرِ فساد میں!
دنیا کو بہرِ امن ضرورت حسنؑ کی ہے

صاحبِ فکر و نظر، حق کا ولی کہتے ہیں
کاشفِ کنز و حبیبِ ازلی کہتے ہیں
جس کو ڈوبا ہوا سورج بھی پلٹ کر دیکھے
ہم اسے اپنے عقیدے میں علیؑ کہتے ہیں

حسنِ حق، واقفِ اسرارِ جلی یاد آیا
مرکزِ فقر، دو عالم کا ولی یاد آیا
جب کبھی "ماہِ رجب" صحنِ حرم سے گزرا
مسکراتے ہوئے کعبے کو علیؑ یاد آیا

انگشتری ہے دیں کی تو نگینہ حسینؑ کا
خیرات میں بھی دیکھ قرینہ حسینؑ کا
سورج پہ سوچ، چاند ستاروں پہ غور کر
تقسیم ہو رہا ہے پسینہ حسینؑ کا

اے خدا فکر کی تقسیم اٹل ہو جاتی
دل کو حاصل نئی معراجِ عمل ہو جاتی
وقتِ آخر تجھے سجدہ جو نہ کرتا شبیرؑ!
کربلا، خانۂ کعبہ کا بدل ہو جاتی!!

روزِ حساب سب کا سفر ہوگا مختلف
دوزخ میں دفن ہوں گے کئی سنگ و خشت میں
لیکن حسینؑ، ہم ترے نوکر بصد خروش
جائیں گے کربلا سے گزر کر بہشت میں

نبضیں لرز رہی ہیں ضمیرِ حیات کی
سانسیں اکھڑ رہی ہیں دلِ کائنات کی
عباسؑ کے غضب کا اثر ہے کہ آج تک
ساحل سے دور دور ہیں موجیں فرات کی

دل میں شبیرؑ کی چاہت کا اثر پیدا کر
بہرِ عقبیٰ کوئی سامانِ سفر پیدا کر
تیرے اعمال سنور جائیں گے اک لمحے میں
شرط اتنی ہے کبھی حر کی نظر پیدا کر

اس کے مقابلے میں ہے اندھی، ستم کی دھوپ
اس کے کرم کی چھاؤں کا پہرہ ہے فرش پر
کچھ اس لیے بھی جھک نہ سکے گا یہ حشر تک
عباسؑ کے علم کا پھریرا ہے عرش پر!

یہ بات صرف ختم نہیں معجزات پر
بخشش بھی ڈھونڈھتی ہے شہِ مشرقین کو
مہمان بن کے آیا تو جنت خرید لی!
حر کتنا جانتا تھا مزاجِ حسینؑ کو!!

تاجدارِ قلب و جاں، بحرِ سخا عباسؑ ہے
پاسدارِ فاتحِ ارض و سما عباسؑ ہے
کیوں نہ ہو مقبول اس کا نام خاص و عام میں
حیدرؑ و حسنینؑ و زہراؑ کی دعا عباسؑ ہے

تاریخ تیرے بخل پہ روئے گی عمر بھر!
ہر اشک ایک طنز ہے تیرے مزاج پر
چھ ماہ کا لال، اور ابھی تک ہے تشنہ لب؟
اے موجۂ فرات، کہیں جا کے ڈوب مر!!

nazar abbas collection 14-12-2004

Rubaiyat Mohsin Naqvi

دشتِ بلا کی دھوپ میں ٹکرا کے موت سے
خود زندگی کو نبضِ بشر میں پرو دیا!
شبیرؑ، تو نے اپنے لہو سے بصد خروش
بیعت کا داغ نوحِ دو عالم سے دھو دیا

توحید کی چاہت ہے تو پھر کربِ بلا چل
ورنہ یہ کلی کھل کے کھلی ہے نہ کھلے گی!
مسجد کی صفوں سے کبھی مقتل کی طرف دیکھ
توحید تو شبیرؑ کے سجدے میں ملے گی۔!

کوئی تو ہے جو ظلم کے حملوں سے دور ہے
کوئی تو ہے جو ضبطِ انا کا غرور ہے
اب تک جو سرنگوں نہ ہوا پرچمِ حسینؑ
اس پر کسی کے ہاتھ کا سایہ ضرور ہے

مصیبت کانپنے لگتی ہے اک نعرے کی ہیبت سے
مودّت کے چمن کی ہر کلی یاکِ لخت کھلتی ہے!
خدا برحق سہی لیکن پریشانی کے عالم میں
علیؑ کا نام لینے سے بڑی تسکین ملتی ہے!!

دریائے علم و فضل کا گوہر تو ہے علیؑ!
احساسِ کردگار کا جوہر تو ہے علیؑ
اب کیا کہوں علیؑ کی فضیلت کے باب میں
کچھ بھی نہ ہو ــــ بتولؑ کا شوہر تو ہے علیؑ

فشارِ قبر کو ایسا نڈھال کر دوں گا!
میں مشکلوں کی طبیعت بحال کر دوں گا
علیؑ کے نام نے جرأت وہ دی کہ زیرِ لحد
میں خود فرشتوں پہ کوئی سوال کر دوں گا

وہ اب بھی ہے ناواقفِ تہذیب و شرافت
یہ اب بھی رواں صورتِ دریائے عمل ہے!
کردارِ یزیدی کے کئی نام و نسب ہیں!!
شبیرؑ مگر اب بھی اصولوں میں اٹل ہے!

مرضی ہے تیری، فکر میں ترمیم کر نہ کر
سلطانِ عقل و عشق کو تسلیم کر نہ کر
بچپن میں دیکھ لے ذرا دوشِ رسولؐ پر
پھر تو مرے حسینؑ کی تعظیم کر نہ کر!

اس مسئلے پہ سوچنا کیسا، کہاں کی بحث؟
یہ فیصلہ ہے لشکرِ مشرقین کا
اسلام پہ ہے نار تو تاریخ پڑھ کے دیکھ۔!
اسلام اصل میں ہے تخلص حسینؑ کا

مولا حسینؑ تیری مودت سے عہد ہے
اس عہد پر ہماری انا کو غرور ہے
ہم تیرے دشمنوں کو نہ بخشیں گے حشر تک
اور حشر میں بھی ان سے الجھنا ضرور ہے

قرطاسِ شفاعت کے سوا اور بھی کچھ مانگ
محشر میں مودّت کی جزا اور بھی کچھ مانگ
جنّت مجھے بخشی تو صدا غیب سے آئی!
شبیرؑ کے ماتم کا صلا اور بھی کچھ مانگ

ممکن نہیں کسی سے عداوت حسینؑ کی
سانسوں میں بٹ رہی ہے سخاوت حسینؑ کی
بازار کے ہجوم سے کہہ دو کہ چپ رہے!!
قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؑ کی!

سکتے میں خواب دیں ہے کہ تعبیر کچھ کہے
قرآن دم بخود ہے کہ تفسیر کچھ کہے۔!!
نوکِ سناں سے عرش تلک خامشی تو دیکھ
خالق کو انتظار ہے شبیرؑ کچھ کہے!!

یہ تشنگی یہ ضمیرِ بشر کی نجات
کہ موج کوثر و تسنیم احترام کرے!
اسی کے فیض سے باقی رہے گی حشر تلک
نمازِ سجدۂ شبیرؑ کو سلام کرے!!

دشمن شکارِ موجِ عمل ہو کے رہ گیا
سب تاج و تخت، رزقِ اجل ہو کے رہ گیا
اللہ رے اے حسینؑ تیرے صبر کا مزاج
دستِ ستم اٹھا تھا کہ شل ہو کے رہ گیا

گر دل میں کدورت ہے ولی ابنِ ولی کی
کانٹا ہے تو گلشن میں نہ کر بات کلی کی
دوزخ تری منزل ہے اسی سمت سفر کر
جنت تو ہے جاگیر حسینؑ ابنِ علیؑ کی

بشر کا ناز، نبوت کا نورِ عین حسینؑ
جنابِ فاطمہ زہراؑ کے دل کا چین حسینؑ
کبھی نماز سے پوچھا جو رنج و غم کا علاج
کہا نماز نے بے ساختہ "حسین حسینؑ"!!

کیا علم تمہیں سایہ دیں اوڑھنے والو
سوکھا ہے کہاں پیڑ، کہاں شاخ جلی ہے؟
اسلام کی تاریخ جھٹک کر کبھی دیکھو۔!
اسلام تو مقروضِ حسینؑ ابنِ علیؑ ہے۔!!

Rubaiyat Mohsin Naqvi

مَولائے غَوث و قُطب و قلندر ہے تُو حسینؑ
بخشش کا بے کنار سمندر ہے تو حسینؑ
اے وَجہِ ذوالجَلال، فنا تجھ سے دُور ہے!
دِل میں نہیں ہے، رُوح کے اندر ہے تُو حسینؑ!

○

واجب خُدا کی ذات ہے، ممکن حسینؑ ہے!
اِنسان کی نجات کا ضامن حسینؑ ہے!!
شام و سحَر کی گردشِ پیہم سے پُوچھ لو!
سُورَج ہے جس کا خُمس وُہی دِن حسینؑ ہے

○

چھَلنی ہَے ظُلم و جَور سے جادہ حسینؑ کا!
اپنے لہُو میں تر ہے لبادہ حسینؑ کا
لیکن اصولِ دیں کو بچانے کے واسطے
باطل پہ چھَا گیا ہے اِرادہ حسینؑ کا

○

واجب خُدا کی ذات ہے، ممکن حسینؑ ہے!
اِنسان کی نجات کا ضامن حسینؑ ہے!!
شام و سحَر کی گردشِ پیہم سے پُوچھ لو!
سُورَج ہے جس کا خُمس وُہی دِن حسینؑ ہے

○

چھَلنی ہَے ظُلم و جَور سے جادہ حسینؑ کا!
اپنے لہُو میں تر ہے لبادہ حسینؑ کا
لیکن اصولِ دیں کو بچانے کے واسطے
باطل پہ چھَا گیا ہے اِرادہ حسینؑ کا

nazar abbas collection 14-12-2004

Rubaiyat Mohsin Naqvi

خالق نے کچھ اس طرح اُتارے ہیں محمدؐ
ہر دور میں ہر شخص کو پیارے ہیں محمدؐ
اکثر در زہراؑ پہ یہ جبریلؑ نے سوچا
پیغام کسے دوں کہ یہ سارے ہیں محمدؐ

اُس باغ پہ توحید کا پھندہ نہ ہو کیونکر؟
جس باغ کی پہچان ہی زہراؑ سی کلی ہو
اُس شخصؐ کے رُتبے کی بلندی پہ نہ جاؤ
جس شخصؐ کے ادنیٰ سے غلاموں میں علیؑ ہو

دل میں چاہت ہے، پیمبرؐ کی تو دوزخ کیسی؟
پھر سرِ حشر یہ رحمت کا لبادہ کیا ہے!
اے فرشتو! میرے اعمال نہ دیکھو ٹھہرو!
پہلے پوچھو کہ محمدؐ کا اِرادہ کیا ہے

محمدؐ کی چاہت دماغوں کی شاہی
محمدؐ کی نفرت دلوں کی تباہی
محمدؐ کی بخشش، خدا کا خزانہ
محمدؐ کی رنجش، عذابِ الٰہی

یہ بات مجھ پہ میرے عقیدے کا فیض ہے
یہ مسئلہ نہیں ہے فروع و اُصول کا
ہر چودھویں کا چاند ہے نقشِ کفِ نبیؐ
ہر دوپہر کی دھوپ ہے سایہ رسولؐ کا

فکرِ بشر خیالِ نبوت کی دُھول ہے
معیارِ بندگی میں کوئی ضد فضول ہے
پتھرؔ کو رزقِ نطق ملے جس کے ہاتھ سے
سمجھو وہ بالیقین خدا کا رسولؐ ہے

باطل کی سازشوں کو کچلتے رہیں گے ہم
جب تک رہے گا ہاتھ میں پرچم حسینؑ کا
قصرِ یزیدیت کی دراڑوں سے پوچھ لو
تاریخِ انقلاب ہے ماتم حسینؑ کا

ہر صبح، مکافات کی شاموں کے لیے ہے
دنیا دلِ نادار کے کاموں کے لیے ہے
اعدائے نبوّت کا ٹھکانہ ہے جہنّم
جنّت تو محمدؐ کے غلاموں کے لیے ہے

نازاں ہوں مقدر پہ ہے احسان محمدؐ
ہوں آئینہ بردارِ غلامانِ محمدؐ
چھیڑے نہ مجھے حشر کے سورج کی حرارت
حاصل ہے مجھے سایۂ دامانِ محمدؐ

تمام لفظ ترے حق کا انتخاب ہوئے
تمام زخم ترے ظلم کا جواب ہوئے
ترے لہو کے وہ چھینٹے جو آسماں پہ پڑے
انہی میں کچھ مہ و انجم کچھ آفتاب ہوئے!

اِنسان کی جبیں پہ ستارے سجا دیے
زخموں سے پھول دشت بلا میں کھلا دیے
نوکِ سناں پہ بول کے میرے حسینؑ نے
تاریخ کی زباں پہ تالے لگا دیے

اصولِ دیں نہ بچاتے جو کربلا والے
ورق ورق یہ کہانی بکھر گئی ہوتی
بچا گیا اسے سجدہ حسین کا ورنہ
نمازِ عصر سے پہلے ہی مر گئی ہوتی

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہِ مشرقین بنا
بشر کا ناز، نبوّت کا نورِ عین بنا
علیؑ کا خون، لعابِ رسولؐ، شیرِ بتولؑ
ملے ہیں جب یہ عناصر تو پھر حسینؑ بنا

خالق کی آبرو کے محافظ، علیؑ کے لال
نذرانۂ سجودِ ملائک وصول کر!
اکبرؑ کی لاش پر بھی تو بیٹھا ہے مطمئن
شبّیرؑ انبیاءؑ کی سلامی قبول کر

یادِ غمِ حسینؑ دلوں کی سرشت ہے
ورنہ یہ رنگ و بُو کا جہاں سنگ و خشت ہے
قانون بن کے جس میں رواں ہو حسینیّت
کوئی زمیں بھی ہو وہ یقیناً بہشت ہے

آدیکھ کربلا کو بشر کے شعور میں
شامل ہوئے ہیں خاک کے ذرّے بھی نور میں
تاثیرِ خونِ ابنِ علیؑ ہے کہ آج تک
جھکتا ہے آسماں بھی زمیں کے حضور میں

مظلوم کا غم گردشِ دوراں سے جُدا ہے
یہ درد ہر اک دل کے خزانے میں چھپا ہے
ہر وقت جھپکتی ہوئی آنکھوں کو ذرا دیکھ!
گر ماتمِ شبّیرؑ نہیں ہے تو یہ کیا ہے؟

فطرت یہ کہہ رہی ہے کہ کونین کا نصیب
تحریر ہے حسینؑ کی زخمی جبین پر!
دیکھو، عروجِ خاکِ رہِ کربلا کہ آج!
جنّت یہ چاہتی ہے "میں ہوتی زمین پر"
سورج ابھی نہ جا تو حدِ مشرقین سے
جبریلؑ! ایک پل کو ٹھہر تو بھی چین سے
اے موت، سانس روک، زمانے قیام کر
مصروفِ گفتگو ہے خدا خود حسینؑ سے

شبّیرؑ! اگر دل میں ترا نقشِ قدم ہے
کچھ خوف ہے محشر کا نہ اعمال کا غم ہے
یہ راز کھلا "حُر" کے مقدر سے جہاں میں
جنّت تو ترے اِک تبسّم سے بھی کم ہے

وہ ابنِ مظاہر ہو کہ حُر، جوّنؓ کہ مسلمؓ
یہ کہہ کے بچھڑتا تھا ہر اک "دارِ فنا" سے
جنّت میں بھی مشکل سے مری آنکھ کھلے گی
سویا ہوں میں شبّیرؑ کے دامن کی ہوا سے"

تُو نے نماز پڑھ کے سرِ دشتِ کربلا
کہتا ہے کون صرف اِرم ہی خرید کی
شبّیرؑ تیرے آخری سجدے کی ضرب سے
سانسیں اکھڑ رہی ہیں ابھی تک یزید کی

○

بڑھتی ہے برہمی سی ذرا نورِ عین میں
ملتا ہے اضطراب یونہی دل کے چین میں
سیلاب دیکھتا ہوں تو آتا ہے یہ خیال
پانی بھٹک رہا ہے تلاشِ حسینؑ میں

○

ہر ایک اشک شبنمِ برگِ گلِ نجابت
"کالی قبا" لبادۂ عرشِ بریں ہے
"ماتم نہیں" حسینؑ کی عظمت کا طبل ہے
"نوحہ نہیں" ترانۂ فتحِ مبیں ہے

لمحہ اُبھر رہا ہے وہ رد و قبول کا
چہرہ دمک رہا ہے فروع و اصول کا
صف باندھ کر کھڑی ہیں جہاں کی صداقتیں
تاریخ لکھ رہا ہے نواسہ رسولؐ کا

○

اُسی بشر کو شہِ مشرقین کہتے ہیں
دلاور دل کے دل و جاں کا چین کہتے ہیں
جو سر کٹا کے جھکا دے سرِ غرورِ یزید
اُسے سناں کی لغت میں حسینؑ کہتے ہیں

○

جب سے اُٹھا ہے ظلم کا پہرہ فرات سے
کہتی ہے موج موج کہانی حسینؑ کی
حیران ہو کے پوچھتا پھرتا ہے سیلِ آب
کیا چاہتی تھی تشنہ دہانی حسینؑ کی

---

nazar abbas collection 14-12-2004

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب شیخ ناظم صاحب کی رباعیاں

یا علیؑ آقا عظمت آپ کی، کا قرآن قصیدہ خوان ہے
شجاعت آپ کی ، کا شاھد سارا جہان ہے
حسنینؑ کی خدمت کے لئے سید الملائکہ دربان ہے
اور طہارت آپ کی، کا خدائے لم یزل پاسبان ہے
قلم اٹھا ہے اب مدح ثنائے محمدؐ و آل محمدؐ میں
اے اللہ اب تو ہی ہمارا محافظ و نگہ بان ہے

بچپن سے اک درس پکایا ہے
حیدرؑ کو اپنا مولا بنایا ہے
ماں کی شیرینی نے یہ کیسا ناظمؔ
حیات جاوداں کا دوٹوک فیصلہ سنایا ہے

ہر کوئی تلاش منزل میں بڑھا جائے
کڑی سے کڑی ملائے آگے چلا جائے
رکتے نہیں قدم علیؑ کے چاہنے والوں کے
ہر منزل میں یہی منزل قد آور نظر آئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سننے کو سنانے کو نام حیدرؑ کافی ہے
دنیا و آخرت کے بنانے کے لئے یہی نام کافی ہے
جس کو چاہیئے ہو بخشش اللہ سے ناظمؔ
اس کو بنالے وسیلہ یہی نام کافی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھو حسینؑ اس جگ کا کتنا حسین پھول ہے
وہ برادر حسنؑ اور جگر گوشہء بتولؑ ہے
بابا کائنات کا مشکل کشاء اور نانا رسولؐ ہے
اور امامت دینُ الاسلام کا اصل الاصول ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حسینؑ نانا تیرا رسولؐ اور نام تیرا کتنا حسین ہے
بس بابا جس کا ہو حیدرؑ اور مادر الزھراؑء

فرمایا پاک رسولؐ نے الحسین منی وانا من الحسینؑ
بس اُس گود میں پل کر الاسلام کتنا حسین ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حسینؑ تیرا نام کتنا پیارا ہے
رحمۃ للعالمینؐ کی آنکھ کا تارا ہے
دین الاسلام کا اقویٰ سہارا ہے
بنت الرسولؐ کا راج دلارا ہے
ہر مومن کی زباں پر یہی نعرہ ہے
جیسے ڈوبتی کشتی کو کنارا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ناظم بھائی نے اپنے بچوں کے لئے پڑھنے کے لئے عنایت کیا۔ اللہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور زور قلم عطا فرمائے۔ آمین

طالب دعا۔۔۔ سید نزر عباس۔۔۔ ۲۴ فروری ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نورؔ لدھیانوی مرحوم کی رباعیاں

حاصل ہوا کچھ زہد سے نہ علم و ہنر سے
کچھ فائدہ پہنچا نہ کسی اور کے در سے
اللہ نے دی نعمت دیں۔ دولتِ دنیا
ایمان ملا پنجتن پاک کے در سے

اے نکتہ ور و نکتہ رحمٰن علیؑ ہے
افسانۂ کونین کا عنوان علیؑ ہے
ایمان پرستو، سنو ایمان کی باتیں
ایمان علیؑ آیۂ ایمان علیؑ ہے

ہر قلب علیؑ ہر جسم علیؑ ہر جان علیؑ ہے
ہر عزت و ہر عظمت و ہر شان علیؑ ہے
ایماں شکن کے متلاشیو، ایمان کی کہہ دوں
ایمان تو یہ ہے، میرا ایمان علیؑ ہے

کسی کا چرخِ چہارم پہ ہے مقام ہوا
کوئی خدا سے سرِ طور ہم کلام ہوا
کسی سے راز کی باتیں کوئی سراپا راز
کوئی رسولؐ بنا اور کوئی امامؑ ہوا

ڈھونڈو تو جز علیؑ کوئی حاجت روا بھی ہے
انصاف سے کہو کوئی مشکل کشا بھی ہے
پیدا کرو کہ سارے خدائی میں
اے بندو کوئی بندہ کسی کا خدا بھی ہے

(المرسلہ جناب مختار مہدی۔ لاہور)

ذکر علیؑ عبادتِ یزداں سے کم نہیں
جو ہے شریکِ بزم وہ رضواں سے کم نہیں
میں ذاکرِ حسین علیہ السلام ہوں
منبر کے تخت پر ہوں سلیماں سے کم نہیں

حق جسے بہتر بنائے کیوں نہ وہ بہتر بنے
افضل و اعلیٰ بنے اُولا بنے برتر بنے
فرشِ نبویؐ پر علیؑ نے سو کے ثابت کر دیا
بننے والے اس طرح تصویرِ پیغمبرؐ بنے

ہر حال میں علیؑ کو عبادت سے کام تھا
ہر اک نفس اطاعتِ حق کا پیام تھا
کی ابتدا جو پاؤں کو رکھا رکاب میں
جب پاؤں اُس طرف پڑا قرآں تمام تھا

ہو جائے گا دماغ پر انوار دیکھ لے
کھل جائیں گے چھپے ہوئے اسرار دیکھ لے
بن جائے گی اک آن میں بگڑی ہوئی تیری
بن کر غلامِ حیدرِ کرار دیکھ لے

محبوبِ خدا شوق کو تول رہے تھے
جذبات دلی راز نہاں کھول رہے تھے
یعنی شبِ معراج سرِ عرشِ معلیٰ
کہتے ہیں کہ پردے میں علیؑ بول رہے تھے

حسینؑ روتے ہوؤں کو ہنسا دیا تو نے
حسینؑ بگڑی ہوئی کو بنا دیا تو نے
نصیبِ ترکو جو غفلت کی نیند سوتا تھا
نگاہِ لطف جو ڈالی جگا دیا تو نے

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سیدز رعباس۔ ۵ ستمبر ۲۰۰۳ م

ہم سے ہو مدحتِ اغیار یہ ناممکن ہے
ہم ہوں باطل کے پرستار یہ ناممکن ہے
اور جو کہیئے وہ اسے نُور ہے ممکن لیکن
بن سکے ریت کی دیوار یہ ناممکن ہے

اے نکتہ دو نکتۂ رحمانِ علیؑ ہے
افسانۂ کونین کا عنوانِ علیؑ ہے
ایمان پرستو، سنو ایمان کی باتیں
ایمان علیؑ۔ آیۂ ایمانِ علیؑ ہے

ہر قلب علیؑ، جسم علیؑ، جان علیؑ ہے
ہر عزّت و ہر عظمت و ہر شان علیؑ ہے
ایمان کے متلاشیو، ایمان کی کہدوں
ایمان تو یہ ہے میرا ایمان علیؑ ہے

میں نُور ہوں پر خاکِ سرِ راہ علیؑ ہوں
کیوں نازاں نہ ہو مجھ کو ہوا خواہ علیؑ ہوں
مرتدّین نکیرین نے آنکھوں پہ بٹھایا
جب میں نے کہا بندۂ درگاہ علیؑ ہوں

ظلم و ستم کرے۔ کوئی جور و جفا کرے
اے نُور اُس کے دل میں جو آئے کیا کرے
لیکن نہ بند ہوگی عزادارئے حسینؑ
"وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے"

کس کا چراغِ چہارم پہ ہے مقام ہوا
کوئی خدا سے سرِ طور ہمکلام ہوا
کسی سے راز کی باتیں کوئی سراپا راز
کوئی رسُول بنا اور کوئی امام ہوا

اے مومنو ایمان کی تکمیل علیؑ ہے
اسرارِ خداوند کی تفصیل علیؑ ہے
ہیں آئنہ دل میں اسی نُور کے جلوے
جس شمع کا پروانہ ہے جبریلؑ علیؑ ہے

ایمان کی تقویت تقریر ہے مومن کی
اور کفر کی غارت گر شمشیر ہے مومن کی
جو نارِ جہنم ہے ورثہ ہے وہ کافر کا
جنّت جسے کہتے ہیں جاگیر ہے مومن کی

علیؑ دین ہے قدرت کے سب خزینوں کا
ہے تاجدار یہی ایمان کے سفینوں کا
علیؑ کے قبضۂ قدرت میں آسماں ہیں تمام
ہے بوترابؑ ہی مختارِ کل زمینوں کا

نظر حقیقت شناس پائی تو کیا کہیں کس ادا کو دیکھا
ہر ایک ذرّے میں جلوہ فرما محمدؐ و مرتضیٰؑ کو دیکھا
قسم خدا کی خدائی سے بھی علیؑ سے جدا نہیں ہے
علیؑ کو دیکھا نبیؐ کو دیکھا نبیؐ کو دیکھا خدا کو دیکھا

جس ارض کو ہم کرب و بلا کہتے ہیں
جس خاک کو ہم خاکِ شفا کہتے ہیں
جس میں کہ حسینؑ ابنِ علیؑ دفن ہوئے
عرشی تو اسے عرشِ علا کہتے ہیں

حیدرؑ کو بھی قبلہ نما کہتے ہیں
اور زینتِ صدرِ عرشِ علا کہتے ہیں
اے نُور جو ناری ہیں نہیں ذکر اُن کا
نُوری بھی انہیں نورِ خدا کہتے ہیں

علیؑ ہے بندوں کے دل حق سے جوڑنے والا
طلسمِ کفر و ضلالت کو توڑنے والا
نہ بت پرست ہی باقی رہے نہ بت خانے
بُتوں کی آیا جو گردن مروڑنے والا

ڈھونڈھو تو بجز علیؑ کوئی حاجت روا بھی ہے
انصاف سے کہو کوئی مشکلکشا بھی ہے
پیدا کرو کہ ساری خدائی خدا کی ہے
اے بندو کوئی بندہ کسی کا خدا بھی ہے

حیرتؑ نے جوتوں کو ہنسا دیا تُو نے
خیبرؑ بگڑی ہوئی کو بنا دیا تُو نے
نصیبِ جرؑ کا جو غفلت کی نیند سوتا تھا
نگاہِ لطف ہو ڈالی جگا دیا تُو نے

بغیرِ حبِّ علیؑ مدعا نہیں ملت
عبادتوں کا بھی ہرگز صلا نہیں ملت
خدا کے بندو ذرا سوچ کر خدا کی قسم
جسے علیؑ نہیں ملتے خدا نہیں ملت

دنیا پہ بے حساب ہیں احسانِ مرتضیٰؑ
جز مصطفیٰؐ نہ سمجھ کوئی شانِ مرتضیٰؑ
دنیا و دیں کی نعمتیں حاصل ہوئیں اُسے
آیا جو زیرِ سایۂ دامانِ مرتضیٰؑ

ذکرِ علیؑ عبادتِ یزداں سے کم نہیں
جو ہے شریکِ بزم وہ رضواں سے کم نہیں
میں ذاکرِ حسینؑ علیہ السلام ہوں
منبر کے تخت پر ہوں سلیماں سے کم نہیں

ہو جائے گا دماغ پُر انوار دیکھ لے
کھل جائیں گے چھپے ہوئے اسرار دیکھ لے
بن جائیگی اک آن میں بگڑی ہوئی تیری
بن کر غلامِ حیدرِ کرارؑ دیکھ لے

محبوبِ خدا شوق کو جب تول رہے تھے
جذباتِ دل و رازِ نہاں کھول رہے تھے
یعنی شبِ معراج سرِ عرشِ معلّیٰ
کہتے ہیں کہ پردے میں علیؑ بول رہے تھے

خالی کوئی سائل نہ گیا اُس در سے
جو آیا بھریں جھولیاں کریم و ذر سے
مانگو تو خدا سے مانگو لیکن
ملتا ہے تو ملتا ہے علیؑ کے گھر سے

حق جسے بہتر بنائے کیوں نہ وہ بہتر بنے
افضل و اعلیٰ بنے اولیٰ بنے برتر بنے
فرشِ نبویؐ پر علیؑ نے سو کے ثابت کر دیا
بننے والے اس طرح تصویرِ پیغمبر بنے

ساحل ہوا کچھ زہد سے نے علم و ہنر سے
کچھ فائدہ پہنچا نہ کسی اور کے در سے
اللہ نے دی نعمت و دولت دنیا
ایمان ملا بیتِ نبیؐ پاک کے گھر سے

ہر حال میں علیؑ کو عبادت سے کام تھا
ہر اک نفس اطاعتِ حق کا پیام تھا
کی ابتدا جو پاؤں کو رکھّا رکاب میں
جب پاؤں اس طرف پھرا تو اس کا نام تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نورؔ لدھیانوی مرحوم کی رباعیاں

ایمان کی تقویت تقریر ہے مومن کی
اور کفر کی غارت گر شمشیر ہے مومن کی
جو نارِ جہنم ہے ورثہ ہے وہ کافر کا
جنّت جسے کہتے ہیں جاگیر ہے مومن کی

میں نور ہوں پر خاکِ سرِ راہِ علیؑ ہوں
کیوں ناز نہ ہو مجھ کو ہوا خواہِ علیؑ ہوں
مرقد میں نکیرین نے آنکھوں پہ بٹھایا
جب میں نے کہا بندۂ درگاہِ علیؑ ہوں

ہر مرض کی دوا ہے نامِ علیؑ
اور مکمّل دُعا ہے نامِ علیؑ
نُور ایمان کی اگر پوچھو
دافعِ ہر بلا ہے نامِ علیؑ

حرام ہے اُسے باغِ فردوس جو ہے آلِ عبا کا دشمن
قسم خدا کی وہ دوزخی ہے جو ہے شہِ کربلا کا دشمن
سنو یہ ارشادِ مصطفٰے ہے حدیث و قرآن میں لکھا ہے
علیؑ کا دشمن نبیؐ کا دشمن نبیؐ کا دشمن خدا کا دشمن

کیا جانے کوئی رتبہ میرے دستگیر کا
پیرانِ پیر یعنی جنابِ امیرؑ کا
تفصیل کیا بیاں ہو فقط مختصر یہ ہے
"بازو نبیؐ کا ہاتھ خدائے قدیر کا"

شریکِ بزم تو دل میں سمائے جاتے ہیں
وہ میری آنکھ کی پتلی میں آئے جاتے ہیں
یہ ادنا فیض ہے اُس مجلسِ حسینی کا
یہاں تو ناری بھی نُوری بنائے جاتے ہیں

میں دل میں عشقِ شہِ بوترابؑ رکھتا ہوں
نصیب رکھتا ہوں اور کامیاب رکھتا ہوں
سوال مجھسے نکیرین کیا کریں گے نُور
جو لاجواب کرے وہ جواب رکھتا ہوں

رسمِ عشاق یہی ہے کہ وفا کرتے ہیں
یعنی ہر حال میں حق اپنا ادا کرتے ہیں
حوصلہ حضرتِ شبّیرؑ کا اللہ اللہ
سر قلم ہوتا ہے اور شکرِ خدا کرتے ہیں

(المرسلہ جناب مختار مہدی۔لاہور)

حاصل ہوا کچھ زہد سے نہ علم و ہنر سے
کچھ فائدہ پہنچا نہ کسی اور کے در سے
اللہ نے دی نعمتیں۔دولتِ دنیا
ایمان ملا پنجتن پاک کے در سے

اے نکتہ ور و نکتہ رس حسنؑ علیؑ ہے
افسانۂ کونین کا عنوان علیؑ ہے
ایمان پرستو سنو ایمان کی باتیں
ایمان علیؑ آیۂ ایمان علیؑ ہے

ہر قلب علیؑ ہر جسم علیؑ ہر جان علیؑ ہے
ہر عزت و ہر عظمت و ہر شان علیؑ ہے
ایماں کے متلاشیو، ایمان کی کہہ دوں
ایمان تو یہ ہے، میرا ایمان علیؑ ہے

کسی کا چرخِ چہارم پہ ہے مقام ہوا
کوئی خدا سے سرِ طور ہم کلام ہوا
کسی سے راز کی باتیں کوئی سراپا راز
کوئی رسولؐ بنا اور کوئی امامؑ ہوا

ذکر علیؑ عبادتِ یزداں سے کم نہیں
جو ہے شریکِ بزم وہ رضواں سے کم نہیں
میں ذاکرِ حسین علیہ السلام ہوں
منبر کے تخت پر ہوں سلیماں سے کم نہیں

حق جسے بہتر بنائے کیوں نہ وہ بہتر بنے
افضل و اعلیٰ بنے اُولا بنے برتر بنے
فرشِ نبویؐ پر علیؑ نے سو کے ثابت کر دیا
بننے والے اس طرح تصویرِ پیغمبرؐ بنے

ہر حال میں علیؑ کو عبادت سے کام تھا
ہر اک نفس اطاعتِ حق کا پیام تھا
کی ابتدا جو پاؤں کو رکھا رکاب میں
جب پاؤں اُس طرف پڑا قرآں تمام تھا

عکسِ تحریرِ استاد قمرؔ جلالوی مرحوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیاں کرتی تھیں ماں شیون میں فریادوں میں نالوں میں
کہ ان پر آنے والی تھی جوانی چند سالوں میں
کوئی جب پوچھتا زینبؑ سے بیٹوں کو تو کہتی تھیں
خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والوں میں

نہ ہوں گے بھائی بھی عباسؑ ذی حشم کی طرح
منایا جاتا ہے غم جن کا شہؑ کے غم کی طرح
نہ چھوڑی تا دمِ آخر اطاعت شبیرؑ
بلند کر گئے نامِ وفا علم کی طرح

علیؑ کے لال تھے شاہِ انام ہو جاتے
شریکِ آلِ نبیؐ لاکلام ہو جاتے
وقارِ حضرتِ عباسؑ کم نہیں تھا قمرؔ
پلاتیں دودھ جو زہراؑ امام ہو جاتے

میزبان سے میہماں کی بات کا آغاز ہے
کہہ رہے ہیں مصطفےٰ یہ گفتگو کیا راز ہے
بولتا ہے خود تجھے تو اپنے ہی لہجہ میں بول
یہ تو یا رب میری پہچانی ہوئی آواز ہے

تنہا پسر کی لاش پہ ہیں شاہِ بحر و بر
سر پر ہے دھوپ پیاس سے لب خشک آنکھ تر
حیرت میں ہیں ملائکہ صبرِ حسینؑ پر
طاعت گذار ایسا نہ ہوگا کوئی قمرؔ

خدا نے بھیج دی بعدِ نبیؐ حسینؑ کے گھر
رکھی تھی اپنے لئے جو شبیہ پیغمبرؐ
گئے رسولؐ اُدھر اکبرؑ اس طرف آئے
غمِ فراق کا شکوہ رہا اِدھر نہ اُدھر

شرف یہ صرف محبوبِ خدا ہی کو میسر ہے
کہ اس گھر میں ہر اک چھوٹا بڑا رہبر ہی رہبر ہے
پیمبرؐ سے جدا آلِ پیمبرؐ ہو تو کیونکر ہو
گلِ تر سے ہے خوشبو اور خوشبو سے گلِ تر ہے

واقفِ جذبِ محبت شاید اب تک تو نہیں
ذکرِ شہؑ سن کر تری آنکھوں میں گر آنسو نہیں
فائدہ کیا مصطفےٰ کو مان کر بے آلؑ کے
پھول رکھنے سے نتیجہ کیا اگر خوشبو نہیں

ہمیشہ باب شہرِ علم جس کو مصطفےٰ سمجھے
زمانہ مشکلوں میں نام لے مشکل کشا سمجھے
پھر اس پر بھی علیؑ سے دشمنی یہ کیا قیامت ہے
علیؑ کو اب بھی جو سمجھے نہیں اُن کو خدا سمجھے

نہ جانے دینِ نبیؐ کا نظام کیا ہوتا
ملوکیت سے بھلا اہتمام کیا ہوتا
حسنؑ حسینؑ نہ ہوتے اگر زمانے میں
نبیؐ تو خیر خدا کا بھی نام کیا ہوتا

اپنی امت کی محبت کتنی دامن گیر ہے
یہ رسولِ آخری کی آخری تقریر ہے
کہہ دیا پیشِ کتابِ حق دکھا کر آلؑ کو
دیکھو یہ قرآں ہے یہ قرآن کی تفسیر ہے

انجام کیا چھپے گا جب آغاز کھل گیا
لشکر میں کون کتنا ہے جانب ز کھل گیا
دو دن گئی تھی فوجِ مسلماں علیؑ سے قبل
خیبر کا در تو کھل نہ سکا راز کھل گیا

خدا والوں کے دل میں جوشِ ایمانی بھی ہوتا ہے
انھیں پاسِ وفا تا حدِ امکانی بھی ہوتا ہے
لہو سے لکھ گئے یہ لڑکے پیاسے کربلا والے
جہادِ فی سبیل اللہ بے پانی بھی ہوتا ہے

نبیؐ کس شان سے نجران میں اللہ اکبر ہیں،
علیؑ ہیں فاطمہؑ ہیں ساتھ میں شبیرؑ و شبرؑ ہیں
نصارا کہہ رہے ہیں دیکھ کر ایک اک کو آپس میں
یہ کیسا کارواں ہے جس میں سب رہبر ہی رہبر ہیں

حسنؑ یہ کہتے تھے کر لیں جفا جفا والے
خدا کا راز بتاتے نہیں خدا والے
سوال مجھ سے جو کرتے ہو صلح کیوں کر لی
جواب اِس کا تمہیں دیں گے کربلا والے

بلا ثبوت شہ مشرقین بن جاتے
نہ تھے مگر دلِ زہراؑ کا چین بن جاتے
نہ ہوتی شرط جو سجدے میں سر کٹانے کی
خدا گواہ ہے لاکھوں حسینؑ بن جاتے

ہو جو سودائے تکبر اہلِ زر کے سر میں ہے
میں فقیرِ کربلا شاہی مری ٹھوکر میں ہے
مدح خواں اُن کا ہوں کہلاتے ہیں جو سردارِ خلد
فکرِ جنت کیوں کروں جنّت تو میرے گھر میں ہے

انھیں کب اختیارِ خشک و تر حاصل نہیں ہوتے
مگر صبر و رضا والے اِدھر مائل نہیں ہوتے
اثر ہے نہر پر شبیرؑ کی تشنہ دہانی کا
کہ پانی تا بہ لب ہے تر لبِ ساحل نہیں ہوتے

صدا مدینے میں کچھ دن سے روز آتی ہے
چلو حسینؑ تمہیں کربلا بُلاتی ہے
حسینؑ غش میں ہیں پھر بھی ہے یہ حسینؑ کا ڈر
جو فوج دیکھنے آتی ہے بھاگ جاتی ہے

قشہیر وارداتِ خونِ امام کردی
کرب و بلا سے لیکر تا ملکِ شام کردی
زینب ہی تھی کہ جس نے نرغے میں ظالموں کے
روداد کربلا کی مشہورِ عام کردی

حسینؑ دین کو بخشی ہے زندگی تو نے
کہ سر کٹا لیا بیعت مگر نہ کی تو نے
روا روی میں وہ سجدہ کیا دمِ آخر
نماز جاتی تھی دنیا سے روک لی تو نے

یہ افتخار ہیں مریم کا فخرِ حوّاؑ ہیں
وفا میں فرد ہیں صبر و رضا میں یکتا ہیں
نبیؐ کے گھر میں نہ زینبؑ سا ہو سکا کوئی
بس انتہا ہے کہ زہراؑ کے بعد زہراؑ ہیں

نگاہِ خلق میں عالی مقام ہو جاتے
شریکِ آلِ رسولؐ انام ہو جاتے
وقارِ حضرتِ عباس کم نہیں تھا قمرؑ
پلاتیں دودھ جو زہراؑ امام ہو جاتے

ایسا میخانہ نظر اب نہیں آتا ساقی
تشنہ تیرہ سو برس کا نہیں جاتا ساقی
کربلا والوں کی تقدیر میں خالص تھی شراب
پانی ملتا ہی کہاں تھا جو ملاتا ساقی

دربار میں قیدی جو ستم کھول رہے ہیں
تلواروں کو غصّے میں عدو تول رہے ہیں
مصروف ہیں خطبے میں کچھ اس شان سے زینبؑ
معلوم یہ ہوتا ہے علیؑ بول رہے ہیں

محافظِ شہِ گردوں مقام بن کے رہے
پہونچ کے نہر پہ بھی تشنہ کام بن کے رہے
جلالِ حضرتِ عباسؑ تھا خدا کی پناہ
مگر حسینؑ کے دل سے غلام بن کے رہے

سب پھر گئے بیعت سے علم تیغِ جفا کی
حیرت تو ہے اس بات پہ قسمیں تھیں وفا کی
ایسی کوئی ملتی نہیں تاریخ زمانہ
ان کوفیوں نے جیسی کہ مسلمؑ سے دغا کی

کتنی مہیب سازش دورِ یزید ہے
ڈوبی ہوئی فریب میں گفت و شنید ہے
مسلمؑ کے بعد جنگ چھڑے گی حسینؑ سے
تمہیدِ کربلا کا یہ پہلا شہید ہے

قتل ہو آلِ نبیؐ منشائے ہر حاکم تھا ایک
اِس طرف دینِ پیمبرؐ کا فقط ناظم تھا ایک
آج تک تاریخ میں کوفہ کی ملتا ہے رقم
نام کے تو سب مسلماں تھے مگر مسلم تھا ایک

رہِ صبر و رضا کی ہیں وہی حد بندیاں ابتک
نہ گذرا کربلا کے بعد کوئی کارواں ابتک
کہیں ہوتی ہے جب شادی تو ایسے کان بجتے ہیں
کہ جیسے رو رہی ہیں حضرتِ قاسمؑ کی ماں ابتک

شمر سے سنئے اگر شہ کی کہانی چاہیے
قصۂ مظلوم ظالم کی زبانی چاہیے
اس قدر سوکھا گلا شبیرؑ کا تھا اے قمر
خنجرِ قاتل پکار اُٹھا کہ پانی چاہیے

اِدھر ہے ماں کی تمنا جوان ہونے کی
اُدھر ہے منتظر اٹھارویں برس کی اجل
نمازِ حق کی اذاں دے گیا شبیہ رسولؐ
حسینیت کا موذن شہابِ علم و عمل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ جناب امام علی النقی علیہ السلام ولادت ۱۵ رجب

(از جناب سید فیاض مھدی صاحب۔کینیڈا)

علیؑ یہ دوسرا آیا ہے اس مہینے میں — ہوا ہے شور جو صلوات کا مدینے میں
تیرا کرم ہے کہ تو نے بنائے چار علیؑ — کمی نہیں ہے کرم کی تیرے خزینے میں
کرم خدا کا سمجھنا ہے تو بجھاؤ اسے — لگی ہے آگ جو بغض علیؑ کی سینے میں
جگایا جعلی خلیفہ کو خواب غفلت سے — گیا تھا ہوش سے مدھوش وہ تو پینے میں
ہزار طرح کے الزام جو لگائے گئے — ملا نہ کوئی بھی عصمت کے اس نگینے میں
کسی علیؑ کو بھی میداں میں مات دے نہ سکے — نہیں ہے ہمت وطاقت کسی کمینے میں
خدا کے واسطے نسبت نہ دے صحابہ سے — ملا نہ خون کو سرکارؐ کے پسینے سے
نجات کے لئے تعریف ہو چکی ہے بہت — بس اب سوار بھی ہو جایئے سفینے میں

ہماری نظروں سے اوجھل ہے آپ کا ہونا
مزا کہاں رہا فیاضؔ ایسے جینے میں

مجاھدؔ رضوی کا نذرانہ عقیدت

جو طفل گھر میں شہ لافتیٰ کے پلتے ہیں
وہ جنگ کے لئے گہوارے میں مچلتے ہیں
خیال آتا ہے جب کربلا کے پیاسوں کا — کمل کے قلب وجگر آنسوؤں میں ڈھلتے ہیں
یہاں تو بات ہے زخم گلوئے اصغرؑ کی — وگرنہ تیر تو ہنگام جنگ چلتے ہیں
سوال آب پر گردن سے تیر پار ہوا — پدر کے ہاتھوں پہ اصغرؑ ہوا کے پلتے ہیں
نہیں قبول زمیں کو فلک کو ہے انکار — لہو صغیر کا رخ پر حسینؑ ملتے ہیں
مجاھدؔ اب یہ شکایت بھی ہے زمانے کو
غم حسینؑ میں آنسو بہت نکلتے ہیں

کربلا میں وہ تیری جنگ الاماں اصغرؑ — تیغ لب سے باطل کی کاٹ دی زباں اصغرؑ
سرخیٔ شہادت ہے تیری داستاں اصغرؑ — ہائے ننھا لوں کے میرِ کارواں اصغرؑ
سن یہ چھ مہینے کا یہ شباب کا عالم — ننھے ننھے قدموں پر کر لیا جہاں کو خم
ہنس رہا تھا تو لیکن چشم ظلم تھی پرنم — کر دیا قیامت تک خم یزید کا پرچم
دو جہاں پہ بھاری ہے تیری ایک قربانی — تو بڑا بہادر تھا اے حسینؑ کے جانی
تجھ کو چھیڑ کر کی تھی حرملہ نے نادانی — بہہ رہا تھا تیرا خون ہر تھی اس کی پیشانی
حرملہ لرز اٹھا تن کے جب کیا نعرہ — تیر کھا کے جیتے تم، وہ تیر مار کر ہارا

ایک حشر بپا تھا، گونجتا تھا رن سارا — پھر علیؑ کے پوتے نے کل کفر کو مارا
کربلا کے میداں میں تو اگر جواں ہوتا — جرأت وشجاعت کا بڑھ کے آسماں ہوتا
تول کر علیؑ کی تیغ رن کو جب رواں ہوتا — اس جہاں کے نقشے پر شام پھر کہاں ہوتا

تو کمال آدم ہے تو کمال انسانی
تیری فکر لامحدود تیرا عزم لافانی

--سید علی محمد رضوی تپچی مرحوم--

ولادت امیر المومنینؑ

کر کے اللہ نے دونور کو شاہی دے دی — ایک کو دوسرے کی پشت پناہی دے دی
شق ہوا چاند محمدؐ کی شہادت کے لئے — کھل کے دیوار نے حیدرؑ کی گواہی دے دی

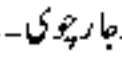

شرف یہ مادر حیدرؑ نے پایا — ولادت گاہ کعبے کو بنایا
یہ کعبے میں ہوئیں داخل وہاں سے — جہاں سے کوئی آئے گا نہ آیا

جو تیرہ بخت ہیں وہ کریں تیرگی کی بات — ہم روشنی مزاج کریں روشنی کی بات
پیوند کاریوں کے تسلسل کے باوجود — دیوار کعبہ کرتی ہے اب تک علیؑ کی بات

--ریحانؔ اعظمی--

ہر اک مومن کا شر آیا نصیری کا عدا آیا — رجب کی تیرھویں تاریخ دیں کا آسرا آیا
ملے دونور کے لکڑے زمیں پر روشنی پھیلی — کہ پہلے مصطفیٰؐ آئے تھے لو اب مرتضیٰؑ آئے
امامت کا وہ منبع ہے ولایت کا ہے سرچشمہ — مبارک ہو مسلمانو امام الاولیاء آئے

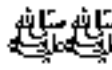

آمد شاہ ولایت ہے خدا کے گھر میں
میرے مولا کی ولادت ہے خدا کے گھر میں
آج کعبے میں ہے اس ناصر کل کی آمد جس نے ہر دور میں کی طالب نصرت کی مدد
جس کی عظمت کا احاطہ ہے نہ کوئی سرحد — در بنا لیجئے دیوار کو اے بنت اسدؑ
آپ کی آج ضرورت ہے خدا کے گھر میں
مرتضیٰؑ سر پہ رکھے حق کی رضاؤں کا تاج — لینے آیا ہے شجاؤں کی شجاعت کا خراج
اس کو اللہ نے بخشا ہے محمدؐ کا مزاج — مختصر اس کا تعارف یہ ہے اسلام کی لاج
تذکرہ اس کا عبادت ہے خدا کے گھر میں

--ظہور جارچوی--

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ریحانۂ اعظمی کی رباعیاں

سر بزم حمد کا ہے مزا میرے لب پہ نعتِ رسولؐ ہے
مجھے سُن رہا ہے میرا خدا میرے لب پہ نعتِ رسولؐ ہے
یہ جو روشنی کا نزول ہے، یہ مہک جو ساری فضا میں ہے
تجھے کیا خبر تجھے کیا پتہ میرے لب پہ نعتِ رسولؐ ہے

یہ ابو طالبؑ کے بیٹوں کی بڑی پہچان ہے
کمسن و پیر و جواں سر تا قدم ایمان ہے
کاتبِ قرآن دنیا میں کہاں شبیرؑ سا
خاک پر حلق بریدہ سے لکھا قرآن ہے

غلط بالکل غلط، بالکل غلط، بالکل غلط ہے یہ
خدا کا دین محمد مصطفیٰؐ کے گھر سے ملتا ہے
محمد مصطفیٰؐ شعبِ ابو طالب میں رہتے تھے
بتاؤ اعظ خدا کا دین کس کے گھر سے ملتا ہے

ہیں خزاؤں کی زد پہ اہل نجف بن کے آجا بہار کیا کہنا
تم ہی اُمیدِ امن عالم ہو حیدری ورثہ دار کیا کہنا

پوچھے کوئی قرآن سے عظمت ابو طالبؑ کی
اتری ہے سرِ کعبہ آیت ابو طالبؑ کی
اسلام کے دامن میں بس اسکے سوا کیا ہے
بیٹے ابو طالبؑ کے جراءت ابو طالبؑ کی
اک ضربِ یداللہی اک سجدہ شبیری

میدان عبادت میں سبقت ابو طالبؑ کی

جب ذہن میں آتے ہیں قرآن اور ابو طالبؑ
دھڑکن میں سماتے ہیں قرآن و ابو طالبؑ
کچھ فرق نہیں ملتا لہجے کی بلاغت میں
جب نعت سناتے ہیں قرآن و ابو طالبؑ

روزِ حساب کتنا پشیماں ہوئے وہی لوگ
جو مجلسِ حسینؑ کو بدعت کہا کئے
جس جس کے پاس دولتِ اشکِ عزا نہ تھی
جنت سے دور بیٹھ کے گریہ کیا کئے

رات بھر کفر کی تاریکیاں تھیں اس کا نصیب
خود وہ سورج تھا مقدر کی سحر ہونے تک
حرؑ چلا لشکر اعدا سے یہی کہتا ہوا
دیکھیں کیا گزرے قطرے کو گہر ہونے تک

جہاں بھی سجا ہم علم دیکھتے ہیں
وہیں پر خدا کا کرم دیکھتے ہیں
بندھی مَشک بھی گر عَلم میں کہیں ہو
وہاں کی فضاؤں کو نم دیکھتے ہیں

(اپنے بچوں کیلئے ۲۸ جون ۲۰۰۵ کو کراچی میں جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید نذر عباس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ریحانؔ اعظمی کی رباعیاں

جب ذہن میں آتے ہیں قرآن وابو طالبؑ
رگ رگ میں سماتے ہیں قرآن وابو طالبؑ
اللہ کی مرضی سے مدحت کا ہنر دے کر
ریحانؔ بناتے ہیں قرآن ابو طالبؑ

بغضِ حیدرؑ دل میں رکھ کے وہ جوابتر ہو گئے
رزق دوزخ کا بنے بد سے بھی بدتر ہو گئے
ہم محبانِ علیؑ گو تشنہ اعمال تھے
رو دیئے شبیرؑ پر سیرابِ کوثر ہو گئے

کس نے کہا کہ سرِ شہادت پر غور کر
خنجر تلے شعورِ عبادت پہ غور کر
اب تک فضا میں نعرہ ہل من بلند ہے
فرصت ملے تو اپنی سماعت پہ غور کر

یہ بات کیوں نہیں لکھتے ہو تم برائے غدیر
نبیؐ کے قول کا منکر ہے جو بھلائے غدیر
علیؑ کو مولا بنا کر رسولؐ کہتے تھے
سمجھ سکے گا خدا کو سمجھ جو پائے غدیر

جو غمِ شہ میں آنکھ نم رکھے کیسے دنیا کا دل میں غم رکھے
کاش اللہ مدحِ زہراؑ کی ایک محفل سرِ ارم رکھے

دیکھی نہ کبھی دہر میں اس شان کی بارات
تھی کتنی تمناؤں کی ارمان کی بارات
بیتِ ابو طالبؑ سے سوئے بیتِ محمدؐ
اسلام کے گھر جاتی تھی ایمان کی بارات

ہے یقیں محکم ہمارا شجرہ و کردار پر
ہم نہیں کرتے بھروسہ خنجر و تلوار پر
کٹ گئی گو کہ زباں رشتہ نہ ٹوٹا عشق سے
ہم نے دیکھا ہے نیا منظر فرازِ دار سے

نظر کے سامنے نورِ رسالت اور عترت ہے
حیاتِ غم کا ہر لمحہ مودت ہی مودت ہے
ہے دو لفظوں میں ساری سرگزشت زندگی پنہاں
ہمیں اُن سے محبت ہے انہیں ہم سے محبت ہے

جہاں جہاں کہیں قانون کربلا کے چلے
وہاں وہاں سے کئی قافلے وفا کے چلے
مجال کس کی جو انصارِ شاہِ دیں سے کہے
چراغ لے کے کہاں سامنے ہوا کے چلے

ہمارے دل میں جو یہ عشق بوترابی ہے
مودتوں کی عقیدت کی بے حسابی ہے
علیؑ کے عشق میں مرنا اگر نصیب ہوا
یہی تو دین کی ایمان کی کامیابی ہے

(اپنے بچوں کے لئے اپنے کراچی کے قیام کے دوران یہ رباعیاں جمع کی۔ نذر عباس ۲۰۰۵۰۶۲۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ریحانؔ اعظمی کی رباعیاں

لیتا ہوں بابِ علم سے خیراتِ منقبت
پھر بانٹتا ہوں شہر میں سوغاتِ منقبت

ادب، شعور، محبت ، عبادتوں کا مزا
ہر ایک چیز ہے زہراؑ ترے گھرانے میں
جو تیرے در سے کرے بیوفائی کوئی بھی ہوا
کسی سے کر نہیں سکتا وفا زمانے میں

خدا کا شکر کہ در دآشنا بنایا ہے
ہمارے دل کو پسِ کربلا بنایا ہے
بتاؤ خلد کی کیا آرزو کریں وہ لوگ
خدا نے جب کہ درِ سیدہؑ بنایا ہے

تبسم علی اصغرؑ نے وہ کمال کیا
پلٹ کے تیر نے دشمن پہ وار کر ڈالا
سمجھ رہے تھے جو اپنے کو کوہ ظلم و ستم
بس ایک جنبشِ لب سے غبار کر ڈالا

ہاتھوں میں کوئی حرب کا ہتیار نہیں ہے
بے شیر یہ خاموشِ تکلم سے لڑے گا
گھر سے کیا رخصت تو کہا ماں نے میرا لعل
گو تیغ نہیں تیرِ ستم سے لڑے گا

کبھی جو ذکرِ علیؑ کا ارادہ کرتے ہیں
ادائے اجرِ رسالت کا وعدہ کرتے ہیں
نبیؐ بُراق پہ لیکن علیؑ شبِ معراج
عقیدتوں کا سفر پا پیادہ کرتے ہیں

علم ادراک و شعور و آگہی عباسؑ ہیں
عزم ہمت جوش روح بندگی عباسؑ ہیں
دیکھئے! صفین سے غازی کوتاہ کربلا
مُو بہ مُو سر تا قدم بالکل علیؑ عباسؑ ہیں

تاریخ کربلا کی زباں پر ہے آج تک
بعدِ حسینؑ کام وہ سجادؑ کر گئے
قرآن و دین قید تھے زندانِ کفر میں
خود قید ہو کے آپ نے آزاد کر دیئے

خطبوں کے تیر صبر کے پیکاں میں جوڑ کے
دربارِ شام ضربِ جلالت سے ڈھا دیا
قاتل کے گھر میں مجلسِ شبیرؑ کی بپا
پھر بھی یہ پوچھتے ہو کہ زینبؑ نے کیا کیا

کمالِ عشقِ حیدرؑ مثلِ قنبرؑ دیکھتے جاؤ
لباسِ سنگ میں کچھ لعل و گہر دیکھتے جاؤ
شبِ عاشور کے بجھتے ستارو! کھول کر آنکھیں
کبھی حرؑ کو کبھی اس کا مقدر دیکھتے جاؤ

۔۔یہ رباعیاں نے اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔۔

۲۹ جون ۲۰۰۵ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ریحانؔ اعظمی کی رباعیاں

مصروف ہوگیا ہوں ثنائے حسینؑ میں　　بیدار ہر گھڑی ہوں ولائے حسینؑ میں
صد شکر میرے پالنے والے کہ میرا نام　　شامل کیا ہے تو نے گدائے حسینؑ میں

نہ ارتعاش میں تھا نہ موجود سکوں میں　　مفقود کائنات تھا سب کن فیکوں میں
زینبؑ کی نگاہوں سے وہ بچ سکتا تھا کیسے　　عکس رخ قاتل تھا ہر اک قطرہ خوں میں

عاشور کو دیئے سے ہوا بول رہی ہے　　بجھ کر بھی تم میں روح بقا بول رہی ہے
آوازِ دی چراغ امامت کے نور نے　　عمرانؑ کے لہو کی ضیاء بول رہی ہے

کعبہ کا شرف ہے کہ یہ حیدرؑ کا مقدر
وہ رب کا مکاں ہے، یہ مکیں خانہ ءرب کے
خود مادر عیسیٰؑ سے یہ کعبہ نے کہا تھا
وہ آ کے رہیں گے یہاں مولا ہیں جو سب کے

طوافِ کعبہ سے بغضِ علیؑ کے ہوتے ہوئے
پلِ صراط سے بچ کر نکل نہیں سکتا
ہر ایک دل میں عزا خانہ حسینؑ جو ہے
یہ گھر کسی کے جلانے سے جل نہیں سکتا

غم حسینؑ زمانے میں معتبر ہے بہت
یہ غم غموں کی تمازت میں چارہ گر ہے بہت
تجھے ہے خواہش جنت عبادتوں کے عیوض
میرے لئے میرے مولا کا سنگِ در ہے بہت

وہ شخص کبھی صاحبِ دستار نہ ہوگا　　جو عشقِ محمدؐ میں گرفتار نہ ہوگا
ہے جسکے لہو میں ابو طالبؑ کی محبت　　فرار کی تہمت کا سزاوار نہ ہوگا

لہو میں ظرف بھی پاکیزگی سے آتا ہے
وگرنہ رجس تو بغضِ علیؑ سے آتا ہے
سلیقہ خون بہانے کا جانثاری میں
حسینؑ ابنِ علیؑ آپ ہی سے آتا ہے

سید قائم علی باقری کی والدہ کا انتقال ۲۷ جون ۲۰۰۵ کو کراچی میں ہوا ان کے ایصال ثواب کیلئے
جناب ریحان اعظمی کے مندرجہ ذیل اشعار لکھے جا رہے ہیں

جو بے اثر نہ ہو کبھی ایسی دعا ہے ماں　　بعد خدا خدا نہیں عکسِ خدا ہے ماں
نبیوں کی اور اماموں کی حاجت روا ہے ماں　　قلب و نظر میں ذہنوں میں قبلہ نما ہے ماں
اس کی جو میم ہے وہ محمدؐ کی میم ہے
یہ میم درمیان رحیم و کریم ہے
اس کی محبتوں کا احاطہ ہو کس طرح　　یہ ماں صرہ ہے کیسی خلاصہ ہو کس طرح
فرقت میں اس کی دل کو دلاسہ ہو کس طرح　　گر یہ نہ ہو نبیؐ کا نواسہ ہو کس طرح
جب پڑ رہے تھے دین پہ سائے زوال کے
دیں کو دیا ہے اس نے کلیجہ نکال کے
دنیا میں سیدہؑ کے برابر ہے کوئی ماں　　اُم ابیہا کہتے تھے خود سرورؐ جہاں
قدموں پہ جس کے جھکتے رہے ہفت آسماں　　وہ خود تو ایک روز گئی جانبِ جناں
زندہ ہے کائنات مگر جاں نہیں رہی
جس دن سے کائنات میں وہ ماں نہیں رہی
یہ چشم اشکبار بھی حیراں نہیں رہی　　جب سے دعا بدست مہرباں نہیں رہی
جو چھاؤں سر پہ رہتی تھی ہاں ہاں نہیں رہی　　زندہ حسنؑ حسینؑ کی جب ماں نہیں رہی
فرشِ عزا پہ اب تو یہی اک خیال ہے
دل میں حسنؑ حسینؑ کی ماں کا ملال ہے
غم نے ستم وہ ڈھایا ہے ریحان اعظمی　　بادل غموں کا چھایا ہے ریحان اعظمی
پر سہ گزار آیا ہے ریحان اعظمی　　اشکوں کے پھول لایا ہے ریحان اعظمی
فرقت میں ماں کی قلب و جگر بے قرار ہیں
ہم مادر حسینؑ کے سب پرسہ دار ہیں

اپنے بچوں کے لئے یہ رباعیاں اپنے کراچی کے قیام کے دوران جمع کیں۔ طالب دعا۔ سید نذر عباس
۳۰ جون ۲۰۰۵ م۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدہ زینب عباس کی روانہ کردہ رباعیاں

ہم کو علیؑ کے عشق نے اعلیٰ بنا دیا　　قطرہ تھا حسینؑ نے دریا بنا دیا
جب ماتمی لباس کیا ہم نے زیبِ تن　　ہم کو غمِ حسینؑ نے کعبہ بنا دیا

مولا کے ملنگوں کی تقدیر ہے جنت　　حسنینؑ شریفین کی جاگیر ہے جنت
جنت کی ضرورت ہو جسے مانگے دعا وہ　　میرے لئے ہر مجلسِ شبیرؑ ہے جنت

طاقتِ ماتمِ شبیرؑ سے لاعلم ہے تو　　یہ وہ جادو ہے جو آگ پہ بھی چل جاتا ہے
جس دم کرتے ہیں موالی آگ پر ماتم　　اُن کو کچھ نہیں ہوتا اور تو جل جاتا ہے

حبِ حیدرؑ ہے اک عجب نشہ　　مبتلائے سرُور رہتے ہیں
زندگی میں کبھی شراب نہ پی　　پھر بھی نشے میں چُور رہتے ہیں

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔۔سیدہ زینب عباس۔۔۷ مئی ۲۰۰۵م ،ر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلام از محسن نقوی مرحوم

عاشور کا ڈھل جانا۔ صغرؑا کا وہ مرجانا
اکبرؑ تیرے سینے میں برچھی کا اتر جانا
اے خون علی اصغرؑ میدان قیامت میں شبیرؑ کے چہرے پر کچھ اور نکھر جانا
سجادؑ یہ کہتے تھے معصوم سکینہؑ سے
عباسؑ کے لاشے سے چپ چاپ گزر جانا
ننھے سے مجاہد کو ماں نے یہ نصیحت کی تیروں کے مقابل بھی بے خوف وخطر جانا
محسنؔ کو رلائے گا تا حشر لہو اکثر
زہراؑ تیری کلیوں کا صحرا میں بکھر جانا

جب سے اٹھا ہے ظلم کا پہرہ فرات سے
کہتی ہے موج موج کہانی حسینؑ کی
حیران ہو کے پوچھتا پھرتا ہے سیلِ آب
کیا چاہتی تھی تشنہ دہانی حسینؑ کی

اگر نہ صبرِ مسلسل کی انتہا کرتے کہاں سے عزمِ پیمبرؐ کی ابتدا کرتے
نبیؐ کے دیں کو تمنا تھی سرفرازی کی حسینؑ سر نہ کٹاتے تو اور کیا کرتے

نذر عباس نے اپنے بچوں کے لئے یہ رباعیاں راولپنڈی میں جمع کی اور باحد میں ٹائپ کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نصیب کا چکر ہے

منقبت از ظہور جارچوی صاحب

جسے علیؑ کی بلندی کا اعتراف نہیں
وہ ایسی عقل ہے جس کو نصیب قاف نہیں

اگر عنات خالق کا اعتراف نہیں
حلال ذائقہ نون میم کاف نہیں

بھری ہے ساغر دل میں مئے ولائے علیؑ
خدا کے فضل سے خالص ہے یہ مضاف نہیں

خطائے کافر و مشرک معاف ہو تو ہو
عدوئے شیر خدا کی خطا معاف نہیں

علیؑ کو جو بھی وہ چاہیں کہیں خدا نہ کہیں
ہمیں نصیریوں سے اور اختلاف نہیں

جو کہہ رہا ہے مصیبت میں یا علیؑ نہ کہو
یہ جان لیجئے کہ اس کا ضمیر صاف نہیں

شجاع پیش نظر کس کے حوصلے رکھیں
علیؑ سا اور کوئی فاتح مصاف نہیں

بغیر اجرِ رسالت حج و زکواۃ اور نماز
کہیں یہ حکم خدا سے تو انحراف نہیں

مکاں کے ساتھ نہیں معرفت مکیں کی اگر
مآل گردش تقدیر ہے طواف نہیں

اس اصلیت سے کہ کعبہ علیؑ کا مولد ہے
کسی شریف مورخ کو اختلاف نہیں

اسی کے بطن سے ظاہر ہوا ہے رازِ خدا
یہ کون کہتا ہے کعبہ زمیں کی ناف نہیں

پئے تعارفِ الیت اور اہل بیت
قیام بنتِ اسدؑ ہے یہ اعتکاف نہیں

جدارِ کعبہ میں در کا نشاں ہے لافانی
مٹا سکے جسے کوشش یہ وہ شگاف نہیں

یہ فکر ہے کہ مکیں کا شرف نہ ظاہر ہو
مکان کو تو کوئی حاجتِ غلاف نہیں

مقام چادرِ تطہیر کو ملا ہے جہاں
وہاں پہ کوئی دوشالہ نہیں لحاف نہیں

علیؑ کی مدح نے بخشا ہوا ہے اس کو عروج
ظہورؔ پر اثرِ لاف یا گزاف نہیں

کرے چاند ٹکڑے نبی کا اشارہ — تو پلٹائے سورج وصی کا اشارہ
ظہورؔ ایک خیبر کا دروازہ کیا ہے — زمیں کو الٹ دے علیؑ کا اشارہ

کعبے میں ہوا جب کہ ظہورِ حیدرؑ — اصنام گرے ڈر کے حضورِ حیدرؑ
مجرے کیلئے خم ہوا طاقِ کسریٰ — اے صلِ علیٰ وفورِ نورِ حیدرؑ

اسلام یہ کہتا ہے قرآن ہے تو سب کچھ ہے
قرآن کا دعویٰ ہے ایمان ہے تو سب کچھ ہے
محبوبِ الٰہی سے ایمان کو جب پوچھا
فرمایا کہ حیدرؑ کا عرفان ہے تو سب کچھ ہے

(اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے برادر حسن مجتبیٰ نقوی کی عنایت کردہ کتاب سے یہ منقبت اور رباعیاں لکھی گئیں ــــــ طالب دعا سید نذر عباس ــــــ ۲۱ اپریل ۲۰۰۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعات ۔ رباعی جو سلمان رضا نے لکھوائی

یہ سچ ہے رنگ نکہت و گل آگہی سے ہے
مومن کی زندگی بھی ثناء علیؑ سے ہے
جب پانچ ہوں تو کام بگڑتا نہیں کوئی
گڑبڑ خدا کے دین میں دن ٹوتھری سے ہے

جسے ذکرِ علیؑ شام و سحر اچھا نہیں لگتا
نگاہِ رب کو بھی ایسا بشر اچھا نہیں لگتا
علیؑ کے بغض نے ویران کر ڈالا ہے دل جس کا
سجاتا ہے وہ چہرے کو مگر اچھا نہیں لگتا

سنی ہوں دیوبند میں رہتا ہوں مگر میں
حیدرؑ کی محبت میں زباں کھول رہا ہوں
اس دورِ تعصب میں میرا حوصلہ دیکھو
میثمؑ کی طرح آج بھی سچ بول رہا ہوں

میں مان لوں گا کسی اور کو نبیؐ کا وصی
غدیر جیسے ایک اعلان کی دلیل تو دے
علیؑ کے باپ کو کافر بتا رہا ہے مگر
تو اپنے باپ کے ایمان کی دلیل تو دے

ایک غلط بات کو تحقیق بنا دیتے ہو
مسئلہ باعث تفریق بنا دیتے ہو
تم کو گر شک ہو پیمبرؐ پہ تو حیرت کیا ہے
تم تو جھوٹوں کو بھی صدیق بنا دیتے ہو

بستر جد مخملی تھا اسے خار کر دیا
سونا امیر شام کا دشوار کر دیا
دشمن کی نیند باندھ لی زنجیر پا کے ساتھ
سجادؑ نے یزید کو بیمار کر دیا

ویران پڑا ہوں برسوں سے آباد مجھے کر بی بی
جھک جائیں گے تیری نسبت سے اس در پہ ہزاروں سر بی بی
کاہے کو پلٹ کر جاتی ہے تو مالکن کی مہمان نہیں
انکار تو تھا عیسیٰؑ کے لئے حیدرؑ کے لئے در ہے بی بی

جس گلی سے وہ زخم کھاتا تھا
اس گلی سے وہ روز جاتا تھا
جتنے پتھر بدن پہ پڑتے تھے
اتنی شدت سے مسکراتا تھا

اصغرؑ نہیں ہیں دشت میں باطل کے سامنے
دورِ خزاں میں آیا ہے گل کھل کے سامنے
شہ بے زباں کو اس لئے میداں میں لاتے ہیں
لب کھولنا فضول ہے جاہل کے سامنے

تہذیب کو ایک درس گوارا بھی دیا
سیدانیوں کو صبر کا یارا بھی دیا
مقتل میں جو بیمار کو آنے لگا غش
زینبؑ نے امامت کو سہارا بھی دیا

--جلیل مظہری--

قدم دلیر کا ساحل سے ہل نہیں سکتا
وہ زخم زخم وفا ہے جو سل نہیں سکتا
حسینؑ کے لئے خالق نے کر دیا مخصوص
کسی کو دوسرا عباسؑ مل نہیں سکتا

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔بشکریہ سلمان رضا آف اعظم گڑھ
نزد عباس ۔۱۹ نومبر ۲۰۰۳ ۔بادیہ الخبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحمٰن الرحیم

برج ناتھ پرشاد مخمورؔ لکھنوی کی رباعی

غم عباسؑ کا

مٹ نہیں سکتا کبھی مخمورؔ غم عباسؑ کا
نقش سجدہ بن چکا ہے ہر قدم عباسؑ کا
گر جہاں والوں میں دیکھیں گے عقیدت کی کمی
ہو کے ہم ہندو اٹھائیں گے علم عباسؑ کا

---مخمورؔ---

غیض میں شہ کا علمدار نظر آتا ہے
جو تھا اُس پار وہ اس پار نظر آتا ہے
دیکھ کر حضرت عباسؑ کو کہتے تھے لعیں
ہو بہو حیدرِؑ کرار نظر آتا ہے

---پیامؔ اعظمی---

---ثانی زہرا علیہ السلام---

سرمایہ کردار و عمل جل گیا ہوتا
عاشور کو بنتِ اسد اللہ نے بچایا
اسلام بچا سید سجادؑ کے دم سے
اور سیدِ سجادؑ کو زینبؑ نے بچایا

--پیامؔ اعظمی--

عظمت زہرا سلام اللہ علیہا

از مہدی نظمی مرحوم

زہراؑ کا افتخار شہ بوترابؑ ہیں
زہراؑ کا امتیاز رسالتؐ مآب ہیں

مہکا ہے جن سے دامن تہذیبِ انبیاء
زہراؑ کے لالہ زار میں گیارہ گلاب ہیں

بیٹے ہیں شہر حکمت و دانش کے تاجدار
شوہر دیارِ علمِ پیمبرؐ کا باب ہیں

زینبؑ کا عزم قوتِ صبر دلِ حسینؑ
زہراؑ کا ایک گھر ہے کئی انقلاب ہیں

خیرہ ہوا ہے دیدۂ تاریخ زندگی
جمتی نہیں نگاہ وہ آفتاب ہیں

فردوس کی حریص نگاہوں کو کیا خبر
ان کے لہو سے سارے چمن پر شباب ہیں

خلاق کی نگاہ نے خلقت سے پیشتر
جو مسکرا کے دیکھے تھے وہ چودہ خواب ہیں

نظمی خوش بیاں تیرے اشعارِ منقبت
بزم سخنوراں میں بہت کامیاب ہیں

--مہدی نظمی مرحوم--

بشکریہ سلمان رضا اپنے بچوں کے لئے جمع کیا

طالب دعا۔سید زعباس۔۔۲۱ نومبر ۲۰۰۳م۔بادیہ

شوکت رضا شوکت

چودہ کی ثنا ارزشِ فردوسِ بریں ہے
حسانؓ کو فرمانِ شہِ عرش نشیں ہے
جو ہم پہ کہے جائیں وہ اشعار کہاں ہیں
لاریب وہ "سرگوشیِ جبریلِ امیں" ہے

حمد

اوّل سے بھی اوّل ہے تو آخر سے بھی آخر
کب سے ہے کہاں تک ہے، خبر تھی نہ خبر ہے
رکھتا بھی نہیں کان، تو سنتا ہے دعائیں
آنکھیں بھی نہیں اور ہر اک شے پہ نظر ہے

محمود ہے ایسا کہ تری حمد محمدؐ
اعلیٰ ہے تو اتنا کہ علیؑ سے بھی بڑا ہے
یہ حسن ہے تیرا کہ تو حسنینؑ کا رب ہے
فاطر ہے تو پھر فاطمہ زہراؑ کا خدا ہے

اب میرا قلم عرقِ جبیں آبلہ پا ہے
بس بات یہی ہے کہ کوئی بات نہیں ہے
جب ہیں تیرے حمّاد، محمدؐ سے محمدؐ
میں حمد کہوں یہ میری اوقات نہیں ہے

جمالِ نقشِ کوہِ طور کا سایہ نہیں ہوتا
جبینِ عرش پہ مذکور کا سایہ نہیں ہوتا
بھلا کیسے، کہاں سایہ ملے جسمِ محمدؐ کا
محمدؐ نور ہے اور نور کا سایہ نہیں ہوتا

اسمِ پاک

مایوس و گنہگار زمانے کو بتا دو
بخشش کے تصوّر سے بنا جسم محمدؐ
عصیاں کی معافی کا یہ آسان عمل ہے
تم شام و سحر چوما کرو اسمِ محمدؐ

حقیقت

ہمارے نزدیک حمد وہ ہے کہ جس کے پیکر میں ہو محمدؐ
لکھو محمدؐ، پڑھو محمدؐ، کہو محمدؐ، سنو محمدؐ
وہ اس کا ذاکر، یہ اس کا ذاکر، یہی ہے بس حمد کی حقیقت
فلک پہ قرآں وہی ہے شوکتؔ زمیں پہ کہتا جو محمدؐ

عقد اور عقیدہ

جو بشر صاحبِ ایمان نہیں ہو سکتا
وہ محمدؐ کا نگہبان نہیں ہو سکتا
قاضیٔ عقدِ محمدؐ کو جو کافر سمجھے
وہ کسی طور مسلمان نہیں ہو سکتا

سرمایہ

بشر کو دی ہے رسالتؐ کی آگہی اُس نے
بنا دیا ہے فقیروں کو بھی غنی اُس نے
پلا ہے دینِ محمدؐ کا اُس کے آنگن میں
عرب پتی کو بنایا ارب پتی اُس نے

فروغِ دین

کون بھولے، بھلا پیغام، خدیجہؓ تیرا
دل کی دنیا پہ رقم نام، خدیجہؓ تیرا
تیری دولت نے دیا دینِ محمدؐ کو فروغ
اب بھی مقروض ہے اسلام، خدیجہؓ تیرا

عباءِ رسولؐ

حیا کی کیوں نہ لکھوں انجمن خدیجہؓ کو
سلام کرتے ہیں جب پنجتنؑ خدیجہؓ کو
سمجھ کے محسنۂ دیں رسولِ اکرمؐ نے
دیا ہے اپنی عباء کا کفن خدیجہؓ کو

قرض

حشر تک انسانیت کا ارتقا مقروض ہے
جس کے سب مقروض ہیں وہ مصطفےٰؐ مقروض ہے
اقرضوا کے حکم سے یہ بات ثابت ہو گئی
آدمیت کیا! خدیجہؓ کا خدا مقروض ہے

کعبہ و نجف

ڈھونڈنے اپنے لئے اور شرف جاتا ہے
اپنی توقیر کے مرکز کی طرف جاتا ہے
لوگ جب حج کے لئے جاتے ہیں کعبے کی طرف
کعبہ اُس روز وضو کر کے نجف جاتا ہے

جدارِ کعبہ

فاطمہ بنتِ اسد آئی ہیں کعبے کے قریب
مریمِ عصر کے بی بی پہ گمان ہوتے ہیں
چاپ قدموں کی سُنی اور بنایا رستہ
سچ ہی کہتے ہیں کہ "دیواروں کے کان ہوتے ہیں"

اسمِ علیؑ

دِل کا رتبہ وَلی سے پوچھو مقام مَیں کیا وَلی کا لکھوں
شعورِ گلشن ہو گر میسّر تو تذکرہ پھر کلی کا لکھوں
قلم ہوا نوار سے تراشا، لعابِ احمدؐ کی روشنائی
رِدائے زہراؑ ملے تو اُس پر مَیں نام مولا علیؑ کا لکھوں

ذکرِ علیؑ

ماحول پارسا کرو، نورِ جلی کے ساتھ
ذہنوں کی پرورش کرو فکرِ ولی کے ساتھ
حکمِ نبیؐ کے ساتھ ہے شوکت کی شاعری
مجلس سجانی چاہیے ذکرِ علیؑ کے ساتھ

بیانِ قرآن

ہر شخص، ہر اِک بات کو پاتا ہی نہیں تھا
ذہنوں میں کوئی لفظ سماتا ہی نہیں تھا
قرآن سُناتے بھی بھلا کِس کو محمدؐ
قرآن، کِسی اور کو آتا ہی نہیں تھا

حلِّ مشکلات

اِک دن مِرے لئے یہ ہوا مثلِ برق تھی
اور جان مُشکلات کے دَریا میں غرق تھی
بے ساختہ لبوں سے جو نکلا علیؑ کا نام
دیکھا تو مشکلوں کی جبیں عرق عرق تھی

فضیلتِ محبّت

جس دن کسی کو معرفتِ حق عطا ہوئی
تاریخ ماہ و سال میں ہوتا ہے نیک دن
گذرے جو مرتضےٰؑ کی محبت میں دوستو
بھاری ہے سال بھر کی عبادت پہ ایک دن

تخلیقِ نار

دل میں اگر ابلیسؑ کی مُورت ہی نہ ہوتی
ذہنوں میں کبھی حق کی کدورت ہی نہ ہوتی
کرتے سبھی انسان، اگر پیار علیؑ سے
دوزخ کو بنانے کی ضرورت ہی نہ ہوتی

معرفت

محمدؐ سے علیؑ کی ذات کا عرفان لیتے تھے
اور اک لمحے میں وہ ساری حقیقت جان لیتے تھے
رسالتؐ کے زمانے میں صحابہؓ کی یہ عادت تھی
مُنافق کو، علیؑ کے بُغض سے پہچان لیتے تھے

نجات دہندہ

قرآن پڑھ کے دیکھ لے، ہجرت کی رات کو
رب نے رضائیں بیچ دیں اپنے ولی کے ہاتھ
راضی خدا کو کرنا ہے، راضی علیؑ کو کر
کونین کی نجات ہے مولا علیؑ کے ہاتھ

نعمتِ عظمیٰ

علیؑ سمجھتا ہے رحمٰن کے ارادوں کو
علیؑ کا کام نبھانا نبیؐ کے وعدوں کو
علیؑ کا پیار نہیں ہر بشر کی قسمت میں
ملی یہ نعمتِ عظمیٰ حلال زادوں کو

یا علیؑ مدد

مُنکر کے دل پہ ضربِ خُدایا علیؑ مدد
مومن کو کبریا کی عطا یا علیؑ مدد
بسم اللہ جس نے جب بھی کہا اور جہاں کہا
دراصل اُس بشر نے کہا یا علیؑ مدد

تکلّم

اِک رات محمدؐ ہوا مہمان جلیؑ کا
خالق سے ہوئی بات یہ کہنا ہے ولی کا
پردے میں خدا تھا کہ نہیں تھا اُسے معلوم
سرورؐ نے بتایا ہے کہ لہجہ تھا علیؑ کا

عبادت

علیؑ ولی سا نہیں ہے کوئی نبیؐ کے سوا
یہی عقیدہ حقیقت میں اِک سعادت ہے
تمہارے پاس عبادت گذار ہوں گے مگر
علیؑ وہ ہے کہ جسے دیکھنا عبادت ہے

منصبِ علیؑ

مزدور بھی، سلطان بھی اور عقدہ کشا بھی
مخلوق کا مولا بھی ہے، خالق کی رضا بھی
اِک وقت میں دو قیمتی منصب ہیں علیؑ کے
اللہ کا بندہ بھی، نصیری کا خدا بھی

خراجِ عشق

یا علیؑ! تیرا حسیں نام بھلا لگتا ہے
تیری نسبت سے یہ اسلام بھلا لگتا ہے
لوگ کہتے ہیں ترے عشق میں کافر مجھ کو
اور مرے دل کو یہ الزام بھلا لگتا ہے

شرط

نمودِ پھول سے پہلے، کلی ہونا ضروری ہے
زمانے پر حکومت کو، ولی ہونا ضروری ہے
مسلمانوں کا رب ہو، یا نصیری کا خدا شوکت
خدا کا ہو گماں جس پر، علیؑ ہونا ضروری ہے

بندگی

جو اپنے ہر عمل کو دین ہونے کی سند کر دے
خدا میں اتنا کھو جائے کہ پا لینے کی حد کر دے
علیؑ تاریخِ انسانی میں وہ ذیشان بندہ ہے
جو شانِ بندگی لے لے، خدائی مسترد کر دے

باتیں

نگر نگر میں، چمن چمن میں، گلی گلی میں علیؑ کی باتیں
مرا وظیفہ ہے روز کرنا، گلی گلی میں علیؑ کی باتیں
علیؑ کی مجلس، علیؑ کا جلسہ کیا کرو مسجدوں میں لوگو
سرور آئے گا جب بھی ہوں گی علیؑ کے گھر میں علیؑ کی باتیں

نسلِ امامؑ

وہ بیٹی محمدؐ کو خدیجہؑ سے ملی ہے
تاریخ نے لکھا ہے جسے اصلِ محمدؐ
ہاں بنتِ خدیجہؑ ہی کے بیٹے ہیں وہ شوکت
قرآن بتاتا ہے جنہیں نسلِ محمدؐ

وسیلہ

اوجِ کمال، حسنِ کرامات پانچ ہیں
جن سے خدا ملا ہے وہ آیات پانچ ہیں
آدم کی جن کے صدقے میں توبہ ہوئی قبول
قرآن کہہ رہا ہے وہ کلمات پانچ ہیں

ساتھ

محشر تلک نہ ہوں گے جدا، ساتھ ساتھ ہیں
اِک دوسرے پہ ہوں گے فدا، ساتھ ساتھ ہیں
قرآن پڑھ کے نیزے پہ شہؑ نے بتا دیا
قرآن و اہلِ بیتؑ سدا، ساتھ ساتھ ہیں

باپ کی زینت

رسولؐ کے جگر کا لخت، زینبؑ
مزاجِ حیدرؑ کا بخت، زینبؑ
حسینیتؑ کی فتح کا پرچم
یزیدیت کی شکست، زینبؑ

بضعۃ منّی

کیوں نہ عصمت کے جہاں کی ہو وہ ملکہ شوکت
جس کی تعظیم شہنشاہِ عرب کرتے تھے
کب اٹھا کرتے تھے بیٹی کے لئے میرے نبیؐ
وہ تو اک جزوِ رسالتؐ کا ادب کرتے تھے

سفینۂ نجات

مکّے میں بیٹھ جا کہ مدینے میں بیٹھ جا
شوقِ نجات لے کے تو سینے میں بیٹھ جا
بچنا ہے گر تلاطمِ میدانِ حشر سے
تو اہلِ بیتِ حق کے سفینے میں بیٹھ جا

مسلمان شورش کاشمیری کی نظر میں

سوچتا ہوں کہ اسی قوم کے وارث ہم ہیں
جس نے اولادِ پیمبر ﷺ کا تماشا دیکھا

جس نے سادات کے خیموں کی طنابیں توڑیں
جس نے لختِ دلِ حیدرؑ کو تڑپتا دیکھا

برسرِ عام سکینہؑ کی نقابیں الٹیں
لشکرِ حیدرِ کرارؑ کو لٹتا دیکھا

امِ کلثومؑ کے چہرے پہ طمانچے مارے
شام میں زینبؑ و صغراؑ کا تماشہ دیکھا

شہِ کونین کی بیٹی کا جگر چاک کیا
سبطِ پیغمبر ﷺ اسلام کا لاشہ دیکھا

دیدہ ءِ قاسمؑ و عباسؑ کے آنسو لوٹے
قلب پر عابدِ بیمار کے چرکا دیکھا

توڑ کر اصغرؑ و اکبرؑ کی رگوں پر خنجر
جورِ دوراں کا بہیمانہ تماشہ دیکھا

بھائی لاش سے ہمشیر لپٹ کر روئی
فوج کے سامنے شبیرؑ کو تنہا دیکھا

پھاڑ کر گنبدِ خضرا کے مکیں کا پرچم
عرش سے فرش تلک حشر کا نقشہ دیکھا

قلبِ اسلام میں صدمات کے خنجر بھونکے
کربلا میں کفِ قاتل کا تماشہ دیکھا

ابوسفیان کے پوتے کی غلامی کر لی
خودفروشوں کی دنائت سے نپٹتا دیکھا

اے میری قوم ترے حسن کمالات کی خیر
تو نے جو کچھ بھی دیکھا یا وہی نقشہ دیکھا

یہ سبھی کیوں یہ کیا ہے مجھے اب سوچنے دے
کوئی تیرا بھی خدا ہے مجھے اب سوچنے دے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذاکروں کی ابتدائی رباعیاں

اے فیض رساں دامن محتاج کو بھر دے
پتھر بھی پگھل جائیں وہ نالوں میں اثر دے
نہ تاج عطا کر نہ زر و لعل و گہر دے
شبیرؑ کے مدح خوانوں میں شامل مجھے کر دے

مقدور ہمیں کب ہے تیری وصفوں کی رقم کا
حقا کہ خداوند ہے تو لاح و قلم کا
کوثر ہے نبیؐ کا تو کاسہ ہے علیؑ کا
کاسے کے تلے ہاتھ حسینؑ ابن علیؑ کا

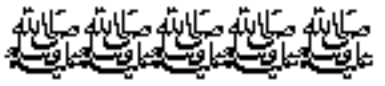

حق نے بخشی ہے جو ایمان کی دولت مجھ کو
دشمن ءآل محمد ﷺ سے ہے نفرت مجھ کو
ہے بجا ان کے محبوں سے محبت مجھ کو
کہتے ہیں اہل ولا اہل مودت مجھ کو

فرض مجھ پہ ہے عائد وہ ادا کرتا ہوں
رات دن آل محمدؐ کی ثناء کرتا ہوں

---اثر ترابی---

قلندری ہے عزیز مجھ کو تونگری سے غرض نہیں ہے
میری فقیری ہے رشک شاہی شہنشاہی سے غرض نہیں ہے
خدا نے مجھ کو دیا ہے سب کچھ علیؑ کے در سے ملا ہے سب کچھ
یہ گھر سلامت یہ در سلامت مجھے کسی سے غرض نہیں ہے

---فاتح واسطی---

اے خدا تجھ کو ہی زیبا ہے بڑائی تیری
بے نیازی تو کسی نے بھی نہ پائی تیری
جاگنے والے کو محروم دو عالم رکھا
سونے والے سے کہا ساری خدائی تیری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات از علامہ ذیشان جوادی مرحوم

زہراؑ کے گھر پہ زیست کا سامان چاہیئے
جبریلؑ جیسا خادم و دربان چاہیئے
بچوں کو گر کبھی ہو ضرورت لباس کی
درزی کے بدلے خلد کا رضوان چاہیئے

---کلیم--

بشر ہے سارے جہاں سے غافل اگر نبیؐ کی خبر نہیں ہے
نہیں ہے اہلِ نظر مسلماں اگر علیؑ پر نظر نہیں ہے
ہزار چکر لگائے لیکن جھکے گا بنتِ نبیؐ کے در پر
کلیم یہ عرش کا ہے تارا یہ اس زمیں کا بشر نہیں ہے

---کلیم--

کہاں کے خادم ملائکہ ہیں جو بنتِ احمدؐ کا گھر نہیں ہے
کہاں فرشتوں نے بھیک مانگی جو فاطمہؑ کا وہ در نہیں ہے
ہر اک غاصب سے روزِ محشر پوچھیں گے یہ پیمبرؐ
بتاؤ کیا یہ ہماری دختر ہماری لختِ جگر نہیں ہے

---کلیم--

سینکڑوں معبود ہیں لیکن خدا کوئی نہیں
انبیاء لاکھوں ہیں شاہِ انبیاء کوئی نہیں
مردِ میداں ہیں کروڑوں لافتیٰ کوئی نہیں
ماسوا زہراؑ کے بنت مصطفےٰؐ کوئی نہیں
اور اگر ہے بھی تو مثلِ فاطمہؑ کوئی نہیں
مدح کرتا ہے خدا تعظیم کرتے ہیں رسولؐ
اس سے بڑھ کر دو جہاں میں مرتبہ کوئی نہیں

---کلیم--

جو دل میں حبِ علیؑ بے حساب رکھتے ہیں
وہ ہر سوال کا زندہ جواب رکھتے ہیں
جنابِ شیخ کو نامِ علیؑ سے نفرت ہے
نہ جانے کیا دلِ خانہ خراب رکھتے ہیں
جنابِ شیخ کو سر دار تو نہ آئے نظر
مگر نگاہ میں جنت کا باب رکھتے ہیں
علیؑ کے باپ کے ایمان پر نہ بحث کرو
کہ ہم ہر اک کے حسب کا حساب رکھتے ہیں

---کلیم--

کیسے نہ کوئی لے گا شہِ لا فتیٰ کا نام
یہ نام ہے کتابِ خدا میں خدا کا نام
لولا علیؑ کے کہنے سے یہ راز کھل گیا
مشکل میں سب ہی لیتے ہیں مشکلکشا کا نام

---کلیم--

ہم سے مت پوچھئے حیدرؑ کی جلالت کیا ہے
آپ بتلایئے کعبے میں ولادت کیا ہے
ہم سے مت کہیئے نبیؐ سے سرِ میداں کہیئے
یا علیؑ کہنے کی سرکارؐ ضرورت کیا ہے
ہم سے کہتے ہیں کہ ہم آل سے الفت نہ کریں
یہ تو فرمایئے پھر اجرِ رسالت کیا ہے
آج تک کرتے ہیں سب مولدِ حیدرؑ کا طواف
دیکھ لی ہم نے مسلماں کی حقیقت کیا ہے
کم نگاہو! ابو طالبؑ جو نہیں ہیں مومن
اُن کے فرزند کی کعبے میں ولادت کیا ہے

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔ سیدہ زہرا س۔ ۲۴ ستمبر ۲۰۰۴ م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات از علامہ ذیشان جوادی مرحوم

یوں دل کو ہے ولائے شہِ لافتیٰ پسند
جیسے مریض غم کو ہو خاک شفا پسند
خاک نجف اڑا کے جو لے آئے صبح شام
ہم بوترابیوں کو ہے بس وہ ہوا پسند

لے گیا جب شوق دیدار خدا چاروں طرف
ہم نے دیکھا جلوہء مشکل کشا چاروں طرف
چھوڑ کر مولودِ کعبہ کو جو کرتا ہے طواف
کون جانے ڈھونڈتا ہے شیخ کیا چاروں طرف

ہر ایک گھر میں ہے مظلوم کی عزا اب تک
یزید مٹ گیا زندہ ہے کربلا اب تک
قدم قدم پہ ہے سبیل حسینؑ قائم
مگر یزید کو پانی نہ مل سکا اب تک

امام عصرؑ

پورا اپنی زندگی کا مدعا ہو جائے گا
جب بھی وعدہ جان زہراؑ کا وفا ہو جائیگا
طور کے بدلے چلے ہیں جانب کعبہ کلیم
دل یہ کہتا ہے کہ دیدارِ خدا ہو جائیگا

بتا دو ان دشمنان حق کو جنہیں کوئی بھی خبر نہیں ہے
جہاں میں کیسا ہے یہ اجالا جو عسکریؑ کا قمر نہیں ہے
زمانہ ہوتا ہے دیں کا پیرو، امام راس و رئیس مذہب
نہیں ہے جس میں امام کوئی وہ جسم ہے جسمیں سر نہیں ہے

عباسؑ اور زینبؑ

منفرد عباسؑ اور زینبؑ کا یہ کردار ہے
ایک ہی گفتار ہے اور ایک ہی کردار ہے
اک نے جیتی ہے بلا تلوار جنگِ کربلا
اک کا خطبہ شام میں خود مستقل تلوار ہے

ہر سمت اگر اک مجمع ہے عباسؑ ترے دیوانوں کا
دراصل ہے یہ بھی اک اثر دنیا پہ ترے احسانوں کا
دنیا کے تلاطم میں جب بھی آیا ہے زباں پر تیرا نام
چکرایا ہے سر گردابوں کا جی چھوٹ گیا طوفانوں کا

جسے عروج ملائک کی انتہا کہیئے
اسے کمال پیمبرؐ کی ابتدا کہیئے
جب اس کے پیچھے ہیں صف بستہ انبیائے کرام
اسے نبیؐ ہیں سردار انبیاء کہیئے

خدایا دین پہ کیسی گھڑی یہ آئی ہے
نبیؐ کے گھر پہ مسلمانوں کی چڑھائی ہے
کسی کے منہ سے نہ نکلا بوقتِ قتل حسینؑ
تمام عمر کی زہراؑ کی یہ کمائی ہے

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔ سیدہ زعباس۔ ۲۴ ستمبر ۲۰۰۴ م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معصومینؑ

اگر اے مردِ مومن فکر ہے کچھ روزِ محشر کی
تو چاہت کر پیمبرؐ کی وصیؑ کی ابِ حیدرؑ کی
دلِ ظلمت زدہ کو نور سے پرنور کرتی ہے
عقیدت پانچ کی بارہ کی چودہ کی بہتر کی

چپ تھے سرکار رسالتؐ ہمنوا کوئی نہ تھا
کس سے کہتے درد دل درد آشنا کوئی نہ تھا
اے ابو طالبؑ کے بیٹے زندہ و پائیندہ باد
تو نہ ہوتا تو گواہ مصطفےٰؐ کوئی نہ تھا
کیوں چلے آتے ہیں سائل ایک فاقہ کش کے گھر
کیا مدینے بھر میں دروازہ کھلا کوئی نہ تھا
اے روایت کے اسیرو لو ذرا اس کی خبر
سب غنی تھے نام کے حاجت روا کوئی نہ تھا

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

بشکریہ سید حسنین جعفری بذریعہ انٹرنیٹ میل مورخہ ۱۱ اکتوبر ۲۰۰۰

اگر کچھ ہے بصیرت یا بصارت دیدہ ء تر میں
تو قدرت کے کرشمے دیکھ اہل بیت کے گھر میں
زمانے بھر کی ساری خوبیاں چن چن کے بھر دیں
خدا نے ۵ میں ۱۲ میں ۱۴ میں ۷۲ میں

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

کبھی نہ پھیلا کسی کے آگے ہمارا دست ءقلندرانہ
ہم ان کے در کے گدا ہیں جنکو خدا نے سونپا ہے دانہ دانہ
محمد مصطفےٰؐ کی سیرت علیؑ کا انداز ء عارفانہ
بتولؑ کا صدق، خلق و عصمت، حسنؑ کا ایثار مخلصانہ
جہادِ شبیرؑ، عزمِ زینبؑ، وفائے عباسؑ، صبر عابدؑ
علومِ باقرؑ، شعورِ جعفرؑ، عروج ہے کاظمانہ
رضاؑ کی صولت، تقیؑ کی حکمت، نقیؑ کا عرفاں، حسنؑ کی عزت
یہ ساری باتیں ہوں جن میں پھر ان کی عظمت کا کیا ٹھکانہ

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

طالب دعا سید نذر عباس۔ ۲۰ دسمبر ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معصومینؑ کی نظر

اگر اے مردِ مومن فکر ہے کچھ روزِ محشر کی
تو چاہت کر پیمبرؐ کی وصیؑ کی اب حیدرؑ کی
دلِ ظلمت زدہ کو نور سے پرنور کرتی ہے
عقیدت پانچ کی بارہ کی چودہ کی بہتر کی

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

اگر کچھ ہے بصیرت یا بصارت دیدہ ء تر میں
تو قدرت کے کرشمے دیکھ اہل بیت کے گھر میں
زمانے بھر کی ساری خوبیاں چن چن کے بھر دیں
خدا نے ۵ میں ۱۲ میں ۱۴ میں ۷۲ میں

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

کبھی نہ پھیلا کسی کے آگے ہمارا دست قلندرانہ
ہم ان کے در کے گدا ہیں جنکو خدا نے سونپا ہے دانہ دانہ
محمد مصطفیٰؐ کی سیرت علیؑ کا انداز ء عارفانہ
بتولؑ کا صدق، خلق و عصمت، حسنؑ کا ایثار مخلصانہ
جہادِ شبیرؑ، عزم زینبؑ، وفائے عباسؑ، صبر عابدؑ
علومِ باقرؑ، شعورِ جعفرؑ، عروج ہے کاظمانہ
رضاؑ کی صولت، تقیؑ کی حکمت، نقیؑ کا عرفاں، حسنؑ کی عزت
یہ ساری باتیں ہوں جن میں پھر ان کی عظمت کا کیا ٹھکانہ

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

طالب ء زر کو زر و لعل و گہر دیتے ہیں
جیب و دامن گل ء اُمید سے بھر دیتے ہیں
آل ء اطہرؑ کا تو اے نور یہی ہے دستور
ادھر اللہ سے لیتے ہیں ادھر دیتے ہیں

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿قطعات عیدِ مباہلہ﴾

☆ظہور جارچوی صاحب کا کلام☆

حسنؑ حسینؑ علیؑ و بتولؑ آئے ہیں
ریاضِ ختمِ رسالت کے پھول آئے ہیں
دلوں پہ خوف نصاریٰ کے ہوگیا طاری
جو دیکھا آل کو لے کر رسولؐ آئے ہیں

۔۔ظہور جارچوی۔۔

گئے جب آل کو لے کر رسولؐ میداں میں
کیا نصاریٰ نے جذیہ قبول میداں میں
ادب سے جھک گئے مریمؑ کے ماننے والے
مباھلے کو جب آئیں بتولؑ میداں میں

۔۔ظہور جارچوی۔۔

وہ جان لے جو طلبگار ہے صداقت کا
ہمارے سامنے شہکار ہے صداقت کا
جو چاہے اپنی صداقت کو جانچ لے اس پر
مباہلہ نہیں معیار ہے صداقت کا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

مقابلے میں تو دیکھا ہے اہل عالم نے
مجادلے میں جو آتے تو مان لیتے ہم
کہاں تھے آپ چنے جب رسولؐ نے سچے
مباہلے میں جو آتے تو مان لیتے ہم

۔۔ظہور جارچوی۔۔

راہرو منزلِ مقصود نہیں ہو سکتا
کوئی عابد کوئی معبود نہیں ہوسکتا
حق جتایا تھا تو ابلیس نے پایا تھا خواب
پیشوا دین کا مردود نہیں ہوسکتا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

جمع کردہ سیدزعباس ۲۸ دسمبر ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿قطعات عیدِ مباہلہ﴾

☆ظہورؔ جارچوی صاحب کا کلام☆

نظر آتے جو ممتازِ خلائق اور بھی ہوتے
نبیؐ لاتے اگر قرآنِ ناطق اور بھی ہوتے
مدینے میں بہت تھے نام کے صدیق وصدیقہ
اسی میدان میں ہوتے جو صادق اور بھی ہوتے

--ظہورؔ جارچوی--

رد ہوئے سارے تردد قلب حق آگاہ کے
مل گئے دو رہبر کامل خدا کی راہ کے
دی شہادت آیہء ابنائنا نے اے ظہورؔ
شبرؑ و شبیرؑ بیٹے ہیں رسولؐ اللہ کے

--ظہورؔ جارچوی--

محمدؐ مصطفیٰ کے گھر کے بچے ایسے ہوتے ہیں
نصاریٰ گر پڑے قدموں پہ سچے ایسے ہوتے ہیں
ظہورؔ اکثر منافق شبرؑ و شبیرؑ کی عظمت
کبھی سنتے نہیں کانوں کے کچے ایسے ہوتے ہیں

--ظہورؔ جارچوی--

محمدؐ آل کو جب لائے میدانِ صداقت میں
نصاریٰ دیکھ کر گھبرائے میدانِ صداقت میں
مسلمانوں میں تھے یوں تو بہت صدیق وصدیقہ
مگر کل پانچ تن ہی آئے میدانِ صداقت میں

--ظہورؔ جارچوی--

مان لینا شرط ہے پہچان بھی کافی نہیں
بے اطاعت مومنو ایمان بھی کافی نہیں
آلؑ کو بھیجا خدا نے اپنے پیغمبرؐ کے ساتھ
جب یہ ثابت ہو گیا قرآن بھی کافی نہیں

--ظہورؔ جارچوی--

جان محفل میں اگر پہچان میں آجایئے
نام پیدا کیجئے قرآن میں آجایئے
چھوڑئے قرآن وہ منزل دور ہے دشوار ہے
کوئی بھی میدان ہو میدان میں آجایئے

--ظہورؔ جارچوی--

دلوں پہ صدق کی معصوم چوٹ دے کے گئے
ذرا سی بات میں یاری کے سارے ٹھیکے گئے
مباہلے میں یہ کیا کر گئے رسول اللہؐ
انہیں تو لے گئے حضرت انہیں نہ لے کے گئے

--ظہورؔ جارچوی--

جمع کردہ سیدزعباس ۲۰ دسمبر ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿قطعات عیدِ مباہلہ﴾

☆ظہورؔ جارچوی صاحب کا کلام☆

قدم راہِ حق میں جماؤ تو جانیں
ڈٹے ہیں نصاریٰ ہٹاؤ تو جانیں

ہے عیسائیت حملہ آور دینِ حق پر
بہادر ہو تو فتح پاؤ تو جانیں

تمہارے بہت کام اسلام آیا
تم اسلام کے کام آؤ تو جانیں

بچائی ہیں جانیں تو ہر معرکے میں
کبھی دینِ حق بھی بچاؤ تو جانیں

سنا ہے خدا و نبیؐ کے ہو پیارے
دعا کے لئے ہاتھ اٹھاؤ تو جانیں

بہت ہاتھ پاؤں چلاتے رہے ہو
زباں راہِ حق میں چلاؤ تو جانیں

ہے میدان میں امتحانِ صداقت
خدا سے سند آج پاؤ تو جانیں

سند یافتہ صادقوں کو دبایا
جوان کاذبوں کو دباؤ تو جانیں

ہیں اسلام کی سمت سے پانچ صادق
نصاریٰ کو بڑھ کر گھٹاؤ تو جانیں

نہ مانیں گے ہم پھر کبھی تم کو سچا
یہی وقت ہے آج آؤ تو جانیں

نصاریٰ پہ اسلام نے فتح پائی
ظہورؔ آج خوشیاں مناؤ تو جانیں

--ظہور جارچوی--

نبیؐ کس شان سے میدان میں اللہ اکبر ہیں
علیؑ ہیں فاطمہ ہیں ساتھ میں شبیرؑ و شبرؑ ہیں

نصاریٰ کہہ رہے ہیں دیکھکر ایک اک کو آپسمیں
یہ کیسا کارواں ہے جسمیں سب رہبر ہی رہبر ہیں

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی--
طالب دعا۔سیدنز رعباس--۲۵مئی۲۰۰۲م)

جمع کردہ سیدنز رعباس ۲۰دسمبر۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پنجتن پاک علیہم السلام

محمد ﷺ کے گلشن کی زہراؑ کلی ہے
جو آغوشِ عصمت میں پھولی پھلی ہے
حسینؑ و حسنؑ ہیں بہارِ نبوت
شمیمِ گلِ باغِ جنت علیؑ ہے

ﷺ ﷺ ﷺ

علیؑ کو فاتحِ بدر و حنین کہتے ہیں
حسنؑ کو نورِ شہِ مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزلِ آخر کا نام ہے عباسؑ
کمالِ صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچ تن
محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

اوجِ کمالِ حسن کرامات پانچ ہیں جن سے خدا ملا ہیب وہ آیات پانچ ہیں
آدم کی جن کے صدقے میں توبہ ہوئی قبول قرآن کہہ رہا ہے وہ کلمات پانچ ہیں

--شوکتؔ رضا شوکتؔ--

سنوان کی رگوں میں ذی تقدس خون ہوتا ہے
وہ جب بھی جو بھی کہہ دیں دین کا قانون ہوتا ہے
یہ اہل بیتِ محمدؐ کو ملا ہے مرتبہ شوکتؔ
کرم بندوں پہ کرتے ہیں خدا ممنون ہوتا ہے
(سورۃ الدہر)--شوکتؔ

مکے میں بیٹھ جا کہ مدینے میں بیٹھ جا
شوقِ نجات لے کے تو سینے میں بیٹھ جا
بچنا ہے گر تلاطمِ میدانِ حشر سے
تو اہل بیتِ حق کے سفینے میں بیٹھ جا

--شوکتؔ--

محشر تلک نہ ہوں گے جدا ساتھ ساتھ ہیں
اک دوسرے پہ ہوں گے فدا ساتھ ساتھ ہیں
قرآن پڑھ کے نیزے پہ شہؑ نے بتا دیا
قرآن و اہل بیتؑ سدا ساتھ ساتھ ہیں

--شوکتؔ--

کچھ لوگ سمجھتے ہیں ستم کر کے جئیں گے کچھ سوچ رہے ہیں کہ یہ اب ڈر کے جئیں گے
ہم اکبرؑ و عباسؑ کے حبدار ہیں شوکتؔ اپنا یہ عقیدہ ہے کہ ہم مر کے جئیں گے

--شوکتؔ--

ہم عزادارِ شہادت کے تمنائی ہیں ہم نے مولا کی زیارت کا مزہ لینا ہے
یہ وسیلہ ہے ملاقاتِ علیؑ کا شوکتؔ ورنہ اس موت نے دیوانوں سے کیا لینا ہے

--شوکتؔ--

کہتے ہیں اک لگے گی عدالت جزا کے دن جو بے ولا ہیں خوف کے مارے علیل ہیں
شوکتؔ ہمیں عدالتِ یزداں کی فکر کیا اہل عزا کے واسطے چودہ وکیل ہیں

--شوکتؔ--

خالق نے کچھ اسطرح سے اتارے ہیں محمدؐ ہر دور میں ہر شخص کو پیارے ہیں محمدؐ
اکثر درِ زہراؑ پہ یہ جبریلؑ نے سوچا پیغام کسے دوں کہ یہ سارے ہیں محمدؐ

--محسنؔ نقوی--

اس باغ پہ توحید کا پہرہ نہ ہو کیونکر جس باغ کی پہچان ہی زہراؑ سی کلی ہے
اس شخص کے رتبے کی بلندی پہ نہ جاؤ جس شخص کے کاندھے سے غلاموں میں علیؑ ہے

--محسنؔ نقوی--

علیؑ والے ہیں شہرِ علم کا ہم در بھی رکھتے ہیں
ہو خیبر سامنے تو فاتحِ خیبر بھی رکھتے ہیں
محمدؐ و علیؑ شبیرؑ اور شبرؑ ۔ فاطمہ زہراؑ
ارے ہم پنجتن جیسے سپر پاور بھی رکھتے ہیں

--حسنین کاظمی نے سیدہ کی جدہ سے روانہ کیا--

طالب دعا---سیدز رعباس--۱۳ اگست ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پنجتن پاک علیہم السلام

خالق نے محمدؐ کو رسالت بخشی
اور حیدرِؑ صفدر کو امامت بخشی
زہراؑ کو دو عالم کی نساء پر ترجیح
حسنینؑ کو سرداریء جنت بخشی

--علامہ فرقانی امروہوی--

جن کو نیند آتی ہے دہکے ہوئے انگاروں پر
گردنیں بڑھ کے وہ رکھ دیتے ہیں تلواروں پر
جیسے بیمارِ الم گزرے ہوں ان راہوں سے
چھائی ہے غم کی گھٹا شام کے بازاروں پر
رنگ اور نسل کی تفریق کے ٹھپے ہیں لگے
شہروں کی راہوں پہ، تعمیروں پہ، معماروں پہ
نہ مروت نہ اخوت نہ مشقت نہ لگن
غلبہ پھر کیوں نہ ہو امراض کا بیماروں پر
نہ رعونت، نہ خشونت، نہ تصنع، نہ حسد
ناز کرتا ہے خدا ایسے ہی دیں داروں پر
کوئی اسلام فروشوں کو ذرا سمجھا دے
اپنا ایماں نہیں بیعت کے طلبگاروں پر

انجمن سازی اور اسلام پسندی کے سوا
اور بھی فرض ہیں شہ کے عزاداروں پر
نقش کر لیجئے ذاؔبر پئے تجدید حیات
اسوہء ابن علیؑ ذہن کی دیواروں پر

--ذاؔبر فتح پوری--

علیؑ والے ہیں شہر علم کا ہم در بھی رکھتے ہیں
ہو خیبر سامنے تو فاتح ء خیبر بھی رکھتے ہیں

محمدؐ اور علیؑ شبیرؑ اور شبرؑ ۔ فاطمہ زہراؑ
ارے ہم پنجتن جیسے سپر پاور بھی رکھتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چپ تھے سرکار رسالتؐ ہمنوا کوئی نہ تھا
کس سے کہتے درد دل درد آشنا کوئی نہ تھا

اے ابو طالبؑ کے بیٹے زندہ و پائندہ باد
تو نہ ہوتا تو گواہ ء مصطفےٰؐ کوئی نہ تھا

کیوں چلے آتے ہیں سائل ایک فاقہ کش کے گھر
کیا مدینے بھر میں دروازہ کھلا کوئی نہ تھا

اے روایت کے اسیرو لو ذرا اس کی خبر
سب غنی تھے نام کے حاجت روا کوئی نہ تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بشکریہ سید حسنین جعفری بذریعہ انٹرنیٹ میل مورخہ ۱۰ اکتوبر ۲۰۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آڈیو کیسٹ سے مختصر سلام اور نوحے

یا علیؑ مدد

حیدرؑ نے ڈالیں جب درِ خیبر میں انگلیاں
تو چاروں طرف سے شور اٹھا یا علیؑ مدد

تاریخ خیبری میں ہے اب تک لکھا ہوا
ہر درد لا دوا کی دوا یا علیؑ مدد

آزاد اس وجہ سے فلسطیں نہ ہو سکا
چالیس سال میں میں نہ کہا یا علیؑ مدد

چالیس دن کا تجربہ خیبر میں دیکھ کر
اب تک نہ آیا لب پہ ذرا یا علیؑ مدد

پرچم خدا کا ہاتھ میں اور دم بدم شکست
تو نے نہ کہا شیرِ خدا یا علیؑ مدد



میں کیوں نہ کہوں دل سے صدا یا علیؑ مدد
خیبر میں جب نبیؐ نے کہا یا علیؑ مدد
زنجیریں مشکلات کی سب کٹ کے گر گئیں
جیسے ہی میرے دل نے کہا یا علیؑ مدد
بدعت نہیں ہے سنت پیغمبری ہے یہ
ہے کامیابیوں کا صلہ یا علیؑ مدد
بے مرضیء خدا سے کبھی کچھ ہوتا نہیں
واللہ رکن دیں ہے صدا یا علیؑ مدد





لا فتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

اے شجاعت کے وحید اے عزم کے پروردگار
دونوں عالم کی عبادت کے تیری ضربت نثار

لا فتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

آسماں میں گونجتی ہے اب بھی قدسی کی پکار
غیرتِ انساں نتیجہ ہے تیری للکار کا
غیرتِ اسلام صدقہ ہے تیری تلوار کا

لا فتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

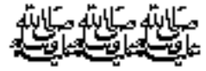

امام رضاؑ کی برکت

کیا امام رضاؑ کی برکت ہے — ملکِ ایران ایک جنت ہے
موجزن دل میں گر ہو حبِ علیؑ — زندگی پھر ہزار نعمت ہے
ایک جو نعرہء رسالت ہے — بارہ تکبیروں کی بدولت ہے
ایک معصوم اور ایک معصومہ — اس زمیں پر یہ کتنی نعمت ہے
دیکھ آیا ہوں آپ کا روضہ — پھر زیارت کی دل میں حسرت ہے

ارضِ مشہد ہو یا ہو ارضِ نجف
یہ بھی جنت ہے وہ بھی جنت ہے



دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

نفس مہ ءو لا شدم — حیدری ام قلندرم — علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ
قلب و نظر کشیدہ ام — خون و جگر چشیدہ ام — پردہ جاں دریدہ ام — رخ یار دیدہ ام

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

نزھت و شاہ پیام ءاُو — در دل و ما خیام ءاُو — شیر ءِ خدا سنام اُو
عرش ءِ علیٰ مقام ءاُو — مولود ءِ پاک ءاو حرم

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

طاہر و پاک کا نجوم — تا بہ فلک جس کی ہے دھوم — جس پہ فدا ہیں سب نجوم
باب ءِ مُعنی ءِ مدینۃ العلوم

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

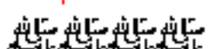

یہ تم کو حق ہے شوق سے تم لو کسی کا نام
نام ءِ نبیؐ کے بعد میں لوں گا علیؑ کا نام

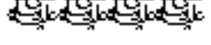

(آڈیو کیسٹ اور انٹرنیٹ سے اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔۔۔۔۔سیدنذر عباس)

kfpu ۳۰ جنوری ۲۰۰۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پنجتن پاک علیہم السلام

محمد ﷺ کے گلشن کی زہراؑ کلی ہے
جو آغوشِ عصمت میں پھولی پھلی ہے
حسینؑ و حسنؑ ہیں بہارِ نبوت
شمیمِ گلِ باغِ جنت علیؑ ہے

ﷺ ﷺ ﷺ

علیؑ کو فاتح بدر و حنین کہتے ہیں
حسنؑ کو نورِ شہِ مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزلِ آخر کا نام ہے عباسؑ
کمالِ صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچ تن
محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ

علیہم السلام علیہم السلام علیہم السلام علیہم السلام علیہم السلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پنجتن پاک علیہم السلام

محمد ﷺ کے گلشن کی زہراؑ کلی ہے
جو آغوشِ عصمت میں پھولی پھلی ہے
حسینؑ و حسنؑ ہیں بہارِ نبوت
شمیمِ گلِ باغِ جنت علیؑ ہے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

علیؑ کو فاتح بدر و حنین کہتے ہیں
حسنؑ کو نورِ شہِ مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزلِ آخر کا نام ہے عباسؑ
کمالِ صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچ تن
محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

اگر اے مردِ مومن فکر ہے کچھ روزِ محشر کی
تو چاہت کر پیمبرؐ کی وصیؑ کی ابنِ حیدرؑ کی
دلِ ظلمت زدہ کو نور سے پُر نور کرتی ہے
عقیدت پانچ کی بارہ کی چودہ کی بہتر کی

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

طالب زر کو زر و لعل و گہر دیتے ہیں
جیب و دامن گلِ امید سے بھر دیتے ہیں
آلِ اطہرؑ کا تو اے نور یہی ہے دستور
ادھر اللہ سے لیتے ہیں ادھر دیتے ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

رُباعیات

بشکریہ
بحوالہ ہفت روزہ شیعہ
مرتبہ: پروفیسر مسعود رضا خاکی
لاہور

الراقم
سید اصغر علی نقوی
نین وال

زمانہ حج کا قریب آگیا مسلمانو
اور حج کے بعد مدینے بھی جاؤ گے تم لوگ
نگاہ پڑتے ہی اس سبز گنبد پر
وفورِ عشق میں روضہ کو چومنے کے لئے

قدم قدم پہ کھڑے ہوں گے پاسبانِ حرم
نبیؐ کے روضہ کی جالی جو چوم لی تم نے

یہی حکومت آلِ سعود کا ہے چلن
عجب تو یہ ہے کہ رقص و سرور ہے جائز

وہ پادشاہ بھی گذرا ہے اس حکومت میں
یہ پوچھ لینا کہ ہے جنت البقیع کہاں

وہ ایک شہر خموشاں جہاں کے خوابیدہ
یہ پوچھ لینا کہ وہ کون سی حکومت تھی

خود اپنی آنکھ سے تم دیکھنا مسلمانو
جہاں رسولؐ کی بیٹی کی قبر اطہر تھی

نہ جانے کتنے بزرگانِ دین بقیع میں تھے!
چراغ کون جلائے گا ان کی قبروں پر

جہاں کہ والدۂ فاطمہ کی تربت تھی
خدا ہی جانے یہ کیسی ہے طرزِ اسلامی

زمانہ حج کا قریب آگیا مسلمانو
اور حج و زیارت سے جب فراغت ہو

خدا کے گھر کے محافظ جو بن کے بیٹھے ہیں
اگر مزار گرانا ہی حکم قرآن ہے!

حدودِ مکہ میں اک اژدھام دیکھو گے
نبیؐ کا روضۂ عالی مقام دیکھو گے
تمہارے لب پہ درود و سلام آئے گا
تڑپ اٹھو گے اک الم مقام آئے گا

سنبھل کے رہنا کہیں تم کو جوش آجائے
پڑیں گے دُرّے کچھ اتنے کہ ہوش آجائے

جو اپنے آپ کو کہتی ہے خادمِ اسلام
مگر رسولؐ کے روضہ کو چومنا ہے حرام

جو تھا مزار بزرگانِ دین سے بے زار
وہاں ملیں گے تمہیں اس کے ظلم کے آثار

رسولؐ پاک کے، ہی خاندان کے افراد
مٹا کے سب کے مقابر جو گئی دلشاد

میں کیا بتاؤں کیا ظلم اُن پہ ڈھائے گئے
یہ کس زبان سے کہوں، ہل وہاں چلائے گئے

مگر اب اُن کا نشان مزار بھی نہ رہا
وہاں تو اب شجر سایہ دار بھی نہ رہا

اسی مقام سے پختہ سڑک نکالی ہے
جو اس زمانے میں اہلِ عرب نے ڈھالی ہے

تلاشِ حق میں ذرا اور جستجو کرنا!
مجاورانِ حرم سے بھی گفتگو کرنا!

یہ ان سے پوچھنا کا ثواب کیوں چھوڑا
تو پھر مزار رسالت مآبؐ کیوں چھوڑا

رُباعیات

بشکریہ
بحوالہ ہفت روزہ شیعہ
مرتبہ: پروفیسر مسعود رضا خاکی
لاہور

الراقم
سید اصغر علی نقوی
نین وال

زمانہ حج کا قریب آگیا مسلمانو
اور حج کے بعد مدینے بھی جاؤ گے تم لوگ
نگاہ پڑتے ہی اس سبز گنبد پر
وفورِ عشق میں روضہ کو چومنے کے لئے
قدم قدم پہ کھڑے ہوں گے پاسبانِ حرم
نبیؐ کے روضہ کی جالی جو چوم لی تم نے
یہی حکومت آل سعود کا ہے چلن
عجب تو یہ ہے کہ رقص و سرور ہے جائز
وہ پادشاہ بھی گذرا ہے اس حکومت میں
یہ پوچھ لینا کہ ہے جنت البقیع کہاں
وہ ایک شہر خموشاں جہاں کے خوابیدہ
یہ پوچھ لینا کہ وہ کون سی حکومت تھی
خود اپنی آنکھ سے تم دیکھنا مسلمانو
جہاں رسولؐ کی بیٹی کی قبر اطہر تھی
نہ جانے کتنے بزرگان دین بقیع میں تھے!
چراغ کون جلائے گا ان کی قبروں پر
جہاں کہ والدۂ فاطمہ کی تربت تھی
خدا ہی جانے یہ کیسی ہے طرز اسلامی
زمانہ حج کا قریب آگیا مسلمانو
اور حج و زیارت سے جب فراغت ہو
خدا کے گھر کے محافظ جو بن کے بیٹھے ہیں
اگر مزار گرانا ہی حکم قرآن ہے!

حدود مکہ میں اِ اژدھام دیکھو گے
نبیؐ کا روضۂ عالی مقام دیکھو گے
تمہارے لب پہ درود و سلام آئے گا
تڑپ اٹھو گے اِک الم مقام آئے گا
سنبھل کے رہنا کہیں تم کو جوش آجائے
پڑیں گے دُرے کچھ اتنے کہ ہوش آجائے
جو اپنے آپ کو کہتی ہے خادم اسلام
مگر رسولؐ کے روضہ کو چومنا ہے حرام
جو تھا مزار بزرگان دین سے بے زار
وہاں ملیں گے تمہیں اس کے ظلم کے آثار
رسولؐ پاک کے ہی خاندان کے افراد
مٹا کے سب کے مقابر جو گئی دلشاد
میں کیا بتاؤں کیا ظلم اُن پہ ڈھائے گئے
یہ کس زبان سے کہوں ہل وہاں چلائے گئے
مگر اب اُن کا نشان مزار بھی نہ رہا
وہاں تو اب شجر سایہ دار بھی نہ رہا
اسی مقام سے پختہ سڑک نکالی ہے
جو اس زمانے میں اہل عرب نے ڈھالی ہے
تلاش حق میں ذرا اور جستجو کرنا!
مجاوران حرم سے بھی گفتگو کرنا!
یہ ان سے پوچھنا کار ثواب کیوں چھوڑا
تو پھر مزار رسالت مآبؐ کیوں چھوڑا

رباعیاں جو نسیم بھائی نے عنایت کی

سرکار صاحب العصرؑ

صدف میں حق کے نہاں ہے گہرِ امامت کا — ہے کس میں دم کہ لگائے سراغ جہت کا
یہ جلوہ ساماں ہے فانوسِ کبریاء میں نسیم — کسے مجال بجھائے چراغ غیبت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت علی اکبرؑ اور حضرت عباس علمدارؑ

میں نے سوچا کہ جوانی کا مرقع کھینچوں — میرے وجدان میں بس چہرۂ اکبرؑ آیا
میں نے تصویرِ شجاعت جو بنانا چاہی — میری تخئیل میں عباسؑ کا پیکر آیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جناب قاسم ابن حسنؑ

فنا کا جام تھا قاسمؑ کو اس قدر شیریں — ندر و کا رامتہ دستِ حنا کی خوشبو نے
نثار شہ پہ کئے اپنے جسم کے ٹکڑے — گلے کچھ ایسے لگایا قضا کی خوشبو نے

فروہ کا جگر گوشہ وہ ہم شکلِ حسنؑ — جو موت سے بے خوف تھا لڑنے میں مگن
کرتے رہے شہ لاشۂ قاسمؑ کو جمع — اعداء نے کیا ٹکڑے بہت جس کا بدن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام حسن المجتبیٰ علیہ السلام

خدائے امن و اماں کا خدائے امت ہے — یہی تو لختِ دلِ خاتمِ نبوت ہے
خدا کے بعد محمدؐ اور ان کے بعد علیؑ — علی کے بعد حسنؑ اوجِ پر امامت ہے

سمٹ کے خلق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آ گیا ان میں — حسنؑ کے روپ میں خالق کی یہ عنایت ہے
جو صلح و آشتی و انسانیت کا زیور ہے — حقیقتاً یہ امام حسنؑ کی سیرت ہے

تصور جس کا ہر دم روز و شب شام و سحر آیا — نگاہیں ڈھونڈتی ہیں جس کو وہ نورِ نظر آیا
نبوت اور امامت منتظر تھیں دید کی جس کے — ریاضِ فاطمہؑ میں آج وہ پہلا ثمر آیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام حسینؑ

سورج کی تپش گرمیِ ریگِ صحرا — وہ تین شب و روز کا بھوکا پیاسا
جنگ ایسے کی شبیرؑ نے روزِ عاشور — اعداء میں تھا محشر کی طرح خوف سزا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عباسؑ غازی